التماس

جملہ شائقین قانون واصحاب قانون پیشہ کیلیئے جیسی کہ یہ شرح ضروری اور اہم ہے آگاہ ہین یہ شرح مستند کتب شروح مجموعہ ہائے سید امیر علیصاحب بیرسٹرایٹ لا حال جج پریوی کونسل لنڈن و مسٹر وڈراف صاحب جج ہائیکورٹ کلکتہ و مسٹر موہن لال صاحب اگروالہ بیرسٹرایٹ لا رالہ آباد سے ترجمہ کیگئی ہے اور دیگر مستند مجموعہ ہائے مثلاً ٹی وی سنجیوراؤ صاحب وکیل ہائیکورٹ مدراس و مسٹر ملّا صاحب وکیل ہائیکورٹ بمبئی و مسٹر اوکینلی صاحب جج ہائیکورٹ و مسٹر بروٹن صاحب وریمنی صاحب و بابو حکم چند صاحب سے مدد لیگئی ہے عرصہ سات سال مین جو کچھ تغیر وتبدل اور ترمیم وتنسیخ مختلف ایکٹون کے ذریعہ سے مجموعہ ہذا مین ہوئی ہے ان کو حسب موقعہ درج کردیا گیا ہے ❊

ترتیب شروع مین ۱۵۸ دفعات لطور اصول اور اون کے بعد پانچ ضمیمہ جات لگادیئے گئے ہین اور ضمیمہ اوّل ضابطہ کے متعلق ہے جسکو ۵۱ آرڈرون مین اور پھر شکلی طور پر ہر ایک کو رولون رقواعد مین تقسیم کیا گیا ہے۔ ازان بعد اپنڈکس (الف) مین نمونہ جات دیئے گئے ہین ضمیمہ دوم متعلق کارروائی ثالثی کے ہے اور قبل مجموعہ ہذا کے پاس ہونیکے ہندوستان مین ثالثی کے متعلق ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۹ء موجود تھا لیکن اسمین باہم کسی قدر اختلاف ہے جسکو گورنمنٹ ہند تبدیل کردینا چاہتی ہے اور وہ زیر غور ہے اسی واسطے ان احکام کو علیحدہ ضمیمہ مین مندرج کیا گیا ہے تاکہ بوقت ترمیم اُس حصّہ کو نکال دیا جائے اور کل ضابطہ ناقص نہو ضمیمہ سوم مین احکام متعلق کارروائی اجراء ڈگری معرفت کلکٹر کے درج کیگئی ہین۔ چونکہ کارروائی کلکٹر کی نگران ہائیکورٹ نہین ہوسکتی بلکہ اگزکٹو گورنمنٹ ہوتی ہے اسلیئے اسکو بھی علیحدہ ضمیمہ مین درج کیا گیا ہے اور ضمیمہ چہارم مین ایکٹہائے ترمیم کردہ اور ضمیمہ پنجم مین ایکٹہائے منسوخ کو جس حدتک کہ وہ ترمیم یا منسوخ کیگئی ہین دکھلایا گیا ہے۔ اسکے گو صورتین زیادہ تبدیل ہوگئی ہین اصلیت زیادہ نہین بدلی کیونکہ نفس قانون مین چندان تبدیلی نہین ہوئی دفعات کی ترتیب بہت ہی بدلی گئی ہے اکثر مین قواعد عام داخل کیئگئی ہین۔ عدالتون کے اختیارات عام اور اختیار سماعت کو وسیع کیا گیا ہے ضمیمہ اوّل مین وہ دفعات رکھی گئی ہین۔ جو متعلق اصول ہین بلکہ صرف متعلق ضابطہ ہین بغیر پیدا کرنے اصولی فرق کے تبدیل کیجاسکتی ہین ہائیکورٹین اُن کو بدل سکتی ہین۔ اور نئی قایم کرسکتی ہین۔ مگر بقید چند شرائط منجملہ جنکے ایک یہ ہے کہ کلکتہ ہائیکورٹ بمنظوری گورنمنٹ ہند اور باقی ہائیکورٹین صرف بمنظوری لوکل گورنمنٹ [illegible] ہے۔ اسی طرح سے کوئی تجویز نسبت تبدیلی قانون کے منظور نہ کیجاویگی تاوقتیکہ اس کی اطلاع گورنمنٹ اور دیگر باقی کورٹون کو نہ دیجا

ہائی کورٹ صرف اُسی وقت کارروائی کریگی جبکہ وہ رول کمیٹی سے یعنی وہ جماعت جسکو ہر ایک ہائی کورٹ قائم کریگی اور جسمین مختلف طبقات کے اشخاص قانون پیشہ منتخب ہوسکین گے مشورہ لیلیگی گورنمنٹ آف انڈیا نے اون رول کمیٹیون کو بہت ضروری سمجھا ہے کیونکہ وکلا کی رائے اصلاح قانون کے لئے بہت ضروری ہے۔

ترمیمات | بعض صورتون مین قیود رفع کردیگئی ہین۔ مثلاً وہ قیود جو نالشات کی وسعت کے متعلق تہین اور نیز جو متعلق اختیار واپسی مقدمہ اور اختیارات بصیغہ اپیل دوم کے تہین۔ اور اصطلاحی عذرات متعلق اختیار سماعت وعدم اشتمال وغیرہ کو نظر انداز کردیا گیا ہے۔ اختیارات ترمیم کو وسیع کیا گیا ہے (ملاحظہ ہو دفعات ۱۵۲ و ۱۵۳ مجموعہ ہذا) حکام کو وسیع اختیارات متعلق توسیع مدت (ملاحظہ ہو دفعہ ۱۴۸ مجموعہ ہذا) اور نسبت پورا کرانے کمی رسوم اسٹامپ کے (ملاحظہ ہو دفعہ ۱۴۹ مجموعہ ہذا) نیز جبکہ بغرض انصاف کسی کام کا کرنا ضروری ہو (ملاحظہ ہو دفعہ ۱۵۱ مجموعہ ہذا) دیئے گئے ہین۔ دیگر ترمیمات کے متعلق صرف اسی قدر بتلا دینا کافی ہے کہ وہ ہر ایک دفعہ یا رول کے تحت مین حسب موقع درج کردیگئی ہین نیز ملاحظہ ہو بیان واغراض ووجوہات رپورٹ سلیکٹ کمیٹی منسلکہ مجموعہ ہذا۔

اضافہ | آرڈر ۶ (رجز قاعدہ ۱۴ و ۱۵ و ۱۸ اکے) نسبت پلیڈنگ۔ اور آرڈر ۱۲ (رجز قاعدہ ۲ کی) نسبت اقبال وواقعات ودستاویزات کے۔ اور آرڈر ۳۴ بالکل نیا داخل کیا گیا ہے۔

نظائر | شرح لکہتے وقت جہانتک ممکن ہوسکا اس امر کا لحاظ رکہا گیا ہے کہ وہ نظائر جو مجموعہ ہذا کی دفعات اور رولون کے مطابق نہونے کی وجہ سے غیر مؤثر اور بیکار ہوگئے ہین ان کا خلاصہ درج نہ کیا جاوے لیکن اوسکا جلد اور صفحہ دیا جاوے تاکہ عدالتون اور اصحاب قانون پیشہ کو کسی قسم کا مغالطہ نہو اور اسمین حسب ذیل نظائر کا خلاصہ درج کیا گیا ہے آگرہ ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۱ تا ۳ ۱۸۶۶ء تا ۱۸۶۸ء تک آگرہ ہائی کورٹ رپورٹ اجلاس کامل جلد ۱ ۱۸۶۶ء تا ۱۸۶۸ء تک الہ آباد لا جرنل جلد ۱ تا ۱۳ ۱۹۰۴ء تا ۱۹۱۵ء تک الہ آباد ویکلی نوٹس جلد ۱ تا ۲۸ ۱۸۸۱ء تا ۱۹۰۸ء تک بنگال لا رپورٹ جلد ۱ تا ۱۵ ۱۸۶۸ء تا ۱۸۷۵ء تک بنگال لا رپورٹ جلد ۱ سپلیمنٹ فیصلجات اجلاس کامل ۱۸۶۲ء تا ۱۸۶۸ء تک بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۱ تا ۱۲ ۱۸۶۲ء تا ۱۸۷۵ء تک بمبئی لا رپورٹر جلد ۱ تا ۱۷ ۱۸۹۹ء تا ۱۹۱۵ء تک بورک رپورٹ جلد ۱ ۱۸۶۵ء تک کلکتہ لا جرنل جلد ۱ تا ۸ ۱۹۰۵ء تا ۱۹۱۵ء تک کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱ تا ۱۳ ۱۸۷۷ء تا ۱۸۸۴ء تک کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱ تا ۱۹ ۱۸۹۶ء تا ۱۹۱۵ء تک ہی رپورٹ جلد ۱ و ۲ ۱۸۶۲ء و ۱۸۶۳ء ہائیڈ رپورٹ جلد ۱ و ۲ ۱۸۶۳ء و ۱۸۶۴ء انڈین کیسیز جلد ۱ تا ۲۸ ۱۹۰۹ء تا ۱۹۱۵ء تک انڈین جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۱ و ۲ ۱۸۶۶ء و ۱۸۶۷ء تک انڈین جورسٹ پورانا سلسلہ جلد ۱ ۱۸۶۳ء انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ تا ۳۷ ۱۸۷۶ء تا ۱۹۱۵ء تک انڈین لا رپورٹ

بمبئی جلد ۱ تا ۳۹ سنہ ۱۸۷۶ء تا ۱۹۱۵ء تک انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ تا ۴۲ سنہ ۱۸۷۶ء تا ۱۹۱۵ء تک انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ تا ۳۸ سنہ ۱۸۷۶ء تا ۱۹۱۵ء تک لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱ تا ۴۲ سنہ ۱۸۶۸ء تا ۱۹۱۵ء تک و مدراس ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۱ تا ۸ سنہ ۱۸۶۲ء تا ۱۸۷۵ء تک مدراس لا جرنل جلد ۱ تا ۱۴ سنہ ۱۹۰۶ء تا ۱۹۱۵ء تک و مدراس ویکلی نوٹس جلد ۱ تا ۶ سنہ ۱۹۱۰ء تا ۱۹۱۵ء تک و مارشل رپورٹ جلد ۱ سنہ ۱۸۶۲ء و ۱۸۶۳ء و مورس انڈین اپیل جلد ۱ تا ۱۴ سنہ ۱۸۳۶ء تا ۱۸۷۱ء تک ناگپور لا رپورٹ جلد ۱ تا ۱۱ سنہ ۱۹۰۵ء تا ۱۹۱۵ء و ممالک مغربی و شمالی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۱ تا ۷ سنہ ۱۸۶۹ء تا ۱۸۷۵ء تک اودھ کیسز جلد ۱ تا ۸ تک سنہ ۱۸۹۵ء تا ۱۹۱۵ء تک پنجاب لا رپورٹر جلد ۱ تا ۱۶ سنہ ۱۹۰۰ء تا ۱۹۱۵ء تک و پنجاب ریکارڈ جلد ۱ تا ۵۲ سنہ ۱۸۶۶ء تا ۱۹۱۵ء تک و پنجاب ویکلی رپورٹر جلد ۱ تا ۱۰ سنہ ۱۹۰۶ء تا ۱۹۱۵ء تک و سندھ لا رپورٹر جلد ۱ تا ۹ سنہ ۱۹۰۷ء تا ۱۹۱۵ء اور علاوہ اس کے ٹیلر رپورٹ وایلس واڈلفس صاحبان و لا رپورٹ کامن پلیز ڈویژن و لا رپورٹ چانسری ڈویژن و استصواب صیغہ دیوانی و بولنوز رپورٹ و بولنسائنز رپورٹ و لا رپورٹ ایکویٹی و بریہا لا رپورٹ درج کیے گئے ہین۔

اعتراض اور اوسکا جواب

اگر کوئی اعتراض مجموعہ ہذا کے متعلق ہوسکتا ہے تو صرف نئی ترتیب کے متعلق ہے کہ دفعات کے نمبر شمار جنسے ہر شخص واقف ہوگیا تھا بدل دیئے گئے ہین اور نئی طرز کے آرڈر اور رول (قواعد) قائم کردیئے گئے ہین جنسے طبیعتین بالکل غیر مانوس ہین۔ اور اسی وجہ سے اصحاب قانون پیشہ اور عدالتون کو دقت معلوم ہورہی ہے۔ مگر یہ صرف عارضی ہی ہے جو بلحاظ مصلحت ترتیب کے کچھ وزن نہین رکھتی۔ جہانتک ممکن ہوسکا اس شرح مین اس کی تلافی اسطرح کردیگئی ہے کہ شروع مین فہرست مقابلہ دفعات ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء و ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء لگا دیگئی ہے تاکہ آسانی ہو۔

شکریہ

آخیر مین مین جناب پنڈت جگن ناتھ صاحب ایم۔ اے وکیل ہائی کورٹ الہ آباد مقیم متھرا و جناب لالہ بابو رام صاحب بی۔ اے وکیل ہائی کورٹ الہ آباد مقیم فرخ آباد و باوا مہر سنگھ صاحب وکیل گوجرانوالہ و مسٹر گردہاری لعل صاحب مہیشری بارسٹرایٹ لا امرتسر کا شکریہ ادا کرتا ہون جنہون نے مجھکو اپنا قیمتی مشورہ دیا۔

خاکسار

نکو دریا مل بہلہ

مئی سنہ ۱۹۱۶ء

تمہید

لفظ قانون کی تعریف قانون کے اگر عام اور وسیع معنے لئے جادین تو اُس سے قاعدہ عمل مراد ہوتا ہی یعنی وہ قاعدہ جسکے مطابق عمل کیا جاتا ہے۔ اس لفظ کا استعمال بلا تمیز ہر قسم کے عمل کے لئے کیا جاتا ہی خواہ وہ عمل ذی روح کا ہو یا غیر ذی روح کا ہو یا ذی عقل کا چنانچہ ہم قوانین حرکت۔ قوانین کشش ثقل۔ قوانین علم مناظر اور قوانین جر ثقیل۔ بولتے ہین اور قوانین قدرت اور قوانین اقوام بھی کہتے ہین۔

قانون کے وسیع معنی قانون وہ قاعدہ عمل ہے جسکو کوئی اعلےٰ صادر کرے اور جس کی تعمیل کرنا ادنیٰ پر فرض ہو۔

یہ تعریف قانون کی جو اوپر بیان کیگئی ہے عام تہی اور اُن مخلوقات کے لئے جنمین نہ تو قوت متفکرہ ہے اور نہ ان کو اختیار ارادی دیا گیا ہے یہ امر ضروری ہے کہ جب تک وہ موجود ہین ان قوانین کی متابعت کرین کیونکہ اونکا وجود لفظاً اس متابعت پر منحصر ہے۔

قانون کے محدود معنی لیکن اگر قانون کے وسیع معنے نہ لئے جادین اور زیادہ محدود معنے ہین اونکا استعمال کیا جاوے تو اس سے قواعد عمل انسانی مراد ہوتی ہے یعنی وہ احکام قانون کہلاتے ہین جنکے رو سے انسان کو جسے عقل اور قوت ارادی (یعنی اختیار) دونون عطا کئے گئے ہین یہ حکم دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے اعمال اور افعال مین اُن قوتون کا استعمال کرلے۔

انسان چونکہ مخلوق ہے اس لئے ضرور ہے کہ وہ اپنے خالق کی مرضی کا جسکو قانون قدرت کہتے ہین تابع رہے۔ کیونکہ حکیم مطلق نے جب وقت انسان کو پیدا کیا اور اوسکو قوت ارادی یعنی اختیار عطا کیا تاکہ وہ زندگی کے کاروبار مین اوسکو استعمال کرلے تو اُس کے ساتھ چند ایسی قواعد وضع کردئیے ہین جنسے اختیار انسانی مقید اور محدود رہے اور اُن قوانین کا مفہوم سمجھنے کیلئے اُسکو عقل بھی عطا کی یہ قواعد نیک و بد کے ازلی قوانین ہین جنکا لحاظ خالق بھی تمام احکام مین رکھتا ہے۔ جہانتک کہ انسان کو عملہائے انسانی مین اُن قوانین کی ضرورت تھی اُس قدر پر میشر (خدا تعالےٰ) نے انسان مین اون قوانین کے دریافت کرنے کی قابلیت دی ہے۔

اس تعریف مین مشتہر اور نافذ ہونے کی قید اسلئے لگائی گئی ہے کہ لفظ وہ رزولیوشن و تجویز جو ابھی واضعان قانون کے کمرہ سے باہر نہین نکلا اور کسی علامات خارجی کے ذریعہ سے اُس کا اظہار نہین کیا گیا

قانون نہین کہلا سکتا۔ اس لئے تمام قوانین کیلئے ضروری ہے کہ اُن لوگون بین جنکو اس قانون کی تعمیل کرنی ہے اُسکو مشتہر کیا جاوے ❊

اِس تعریف کے مطابق قانون کے لئے شرط ہے کہ اُسکو کسی ایسے شخص یا جماعت اشخاص نے وضع کیا ہو جس کے ہاتھ مین اس جماعت انتظامی کی حکومت اعلےٰ ہو۔ ملاحظہ ہو کتاب بلیکسٹن صاحب کی تشریحات قوانین انگلستان پر۔

قانون کیا چیز ہے | قانون کی تعریف منطقی مین اکثر مقننون کا اتفاق ہے۔ اگرچہ الفاظ کا لباس جسمین ہر ایک نے اپنے خیال کو ظاہر کیا ہے کسی قدر مختلف ہے۔ اوّل پرفن وڈرا ف صاحب کا قول ہے کہ اُس شخص کا حکم ہے جسکو اپنے محکوم علیہم پر جنکو وہ اُس حکم کا مخاطب بناتا ہے اختیار حاصل ہوتا ہے۔ بالفاظ دیگر قانون ایک ایسا فرمان ہے کہ جس سے بادشاہ مجبور کرتا ہے کہ اُسکی رعایا اپنے افعال کو اُس فرمان کے مطابق سرزد کرلے۔ آسٹن صاحب کا قول ہے کہ قانون وہ احکام ہین جو جماعت انتظامی کے اعلےٰ ارکان ادنےٰ افراد کے لئے وضع کرتے ہین۔ مارکبی صاحب کا قول ہے کہ قانون ایسی قواعد کا وہ عام مجموعہ ہے جسکا خطاب جماعت انتظامی کے حکام اُس جماعت کے افراد کی طرف کرتے ہین اور جن کی عموماً متابعت کیجاتی ہے۔ اور ہالنڈ صاحب کا قول ہے کہ قانون انسان کے خارجی افعال کا وہ عام قاعدہ ہے جس کی تعمیل کسی ملک کی حکومت اعلیٰ کراتی ہو۔ ملاحظہ ہو اصول قانون مارکبی صاحب دفعہ ۱۱ سر ولیم راٹیگن صاحب کے نزدیک قانون وہ قاعدہ ہے جو سوسائٹی کے پیچیدہ تعلقات مین افراد بنی نوع کے افعال کو ترتیب دینے کیلئے ضروری ہے ❊

اصدار افعال کے ایک قاعدہ کے معنون مین قانون ایک قسم کے قاعدہ یا ضابطہ کو کہتے ہین جسکے ذریعہ سے افعال منضبط ہون اور جسے عقل اُن حسنات مین داخل ہونا بنائے جن کا اختیار کرنا واجبات سے ہو۔ رائے ہوکر صاحب قانون ان حالتون کا مجموعہ ہے جنمین ایک شخص کی ذاتی خواہش دوسرے شخص کی ذاتی خواہشون سے آزادی کو ایک عام قاعدہ کے مطابق مل سکین۔ کانٹ صاحب قانون انسان کی عام مرضی کا مجرد اظہار ہے جسکا وجود کسی دوسری شے کا محتاج نہین ہیگل صاحب قانون زندگی کی خارجی کی وفات کا منضبط مجموعہ ہے جسکو عقل کیساتھ تطابق ہو۔ گراز صاحب اور لفظی اختلاف کے سبب سے بحث طویل ہوجاتی ہے جس کی تفصیل اسجگہ لکھدینا مناسب خیال نہین کرتے ہین۔ صرف سیوینی صاحب کی اس تعریف کو کافی سمجھتے ہین۔ قانون اُس قاعدہ کو کہتے ہین جسکے ذریعہ وہ غیر مرئی حد فاصل قائم ہوتی ہے جسکے اندر ہر شخص کو اپنی ذات وصفات کے لحاظ سے حفاظت اور

آزادی حاصل ہو۔

قانون کے ماخذ کے معنے

ہالنڈ صاحب کا قول ہے کہ جب قانون کے تعلق لفظ "ماخذ" کا استعمال کیا جاتا ہے تو اس سے یہ مراد ہوتی ہے (۱) وہ جگہ جہان سے ہمین قانون کی واقفیت پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً ایکٹہاے و رپورٹ نظایر اور شرح کتب (۲) وہ طریقہ یا وہ شخص جسکے ذریعہ سے وہ قواعد صورت پذیر ہوتے ہین جنکو قانونی تاثیر حاصل ہے (۳) وہ طاقت یا اختیار جو اُن قواعد کو وہ تاثیر بخشتی ہے۔ ملاحظہ ہو اصول قانون مولفہ مارکبی صاحب دفعہ ۳۶۔

ہالنڈ صاحب کے نزدیک ایک معنی ہین یعنی اگر ماخذ سے وہ شے مراد ہو جس سے اُن مین قانونی تاثیر ہوتی ہے۔ قوانین کا ماخذ فقط یہ ایک ہے کہ سلطنت اُن کو منظور کرے۔ ملاحظہ ہو اصول قانون مُولفہ مارکبی صاحب دفعہ ۳۷۔

دوسرے یہ معنی ہین یعنی جب ماخذ سے مراد وہ عمل ہین جنسے قانون پیدا ہوتے ہین۔ قانون کی ماخذ حسب ذیل ہین۔ رواج۔ مذہب۔ فیصلہ عدالت۔ مباحثہ علمی۔ معدلت یعنی اکویٹی۔ وضع قانون ملاحظہ ہو اصول قانون مُولفہ مارکبی صاحب دفعہ ۳۸

مارکبی صاحب کے قول کیموافق قانون بنانے کا منصب فقط وہی جماعت اشخاص عمل مین نہین لاتے جو اس مطلب کیلیے مقرر کیے جاتے ہین۔ اور واضعان قانون کے نام سے پکارے جاتے ہین بلکہ اکثر اور جماعت اشخاص بھی خاص مقامون کے باشندون کی آسایش اور حفاظت کے لیے قانون بنانے کا اختیار رکھتے ہین مثلاً بڑے اور آباد شہرون مین میونسپلٹی ہوتی ہے جنکو باشندگان شہر کیلیے قواعد (بائیلاز) بنانے اور ٹیکس لگانے کا اختیار بھی حاصل ہے۔ ملاحظہ ہو اصول قانون مُولفہ مارکبی صاحب دفعہ ۴۴

فیصلجات عدالتی

جب کسی کونسل وضع قوانین کا مرتبہ علے ہو یا دنلے ایکٹ کسی مقدمہ کی خاص صورت پر صادق نہ آسکے تو پھر ہمین قانون کے لیے کس چیز کو تلاش کرنا چاہیے۔ ہماری تعریف کے مطابق یہ قانون کا دوسرا ماخذ ہے۔ ایسے موقعون پر تلاش کرنا چاہیے کہ قانون کی منشا بیان کرنیوالے نے اُس معاملہ یا اُسی قسم کے اور معاملہ کی بابت کیا لکھا ہے۔ لیکن سوال یہ ہوسکتا ہے کہ قانون کے منشا کے بیان کرنیوالے کون ہین۔ اس سوال کا جواب تمام ملکون مین ایک نہین ہوسکتا لیکن اسمین شک نہین کہ انگلستان اور اسکے مقبوضات مین قانون کے منشا کے بیان کرنیوالے عدالتہای قانونی کے جج ہوتے ہین۔ آجتک جو مقدمات ان کی سماعت مین آئے ہین یا اُنہون نے فیصلہ کیے ہین

ان کا حال رپورٹون مین موجود ہے - یہ اعتراض اُسوقت صحیح ہو سکتا ہے جبکہ مقنن رپورٹون کو فقط اِسی مطلب کیلئے جسکا ذکر اوپر ہوا تلاش کرتا لیکن ہر ایک شخص جو کسی عدالت قانونی مین بیٹھکر ایک ساعت تک بحث سُنے یا کسی مسل اور بحث کے کئی جزو دیکھے تو اسکو معلوم ہوگا کہ مقنن اس غرض کیلئے رپورٹ کو نہین دیکھتا بلکہ قانونی بحث مین کہ اگر اس معاملہ پر کوئی سلسلہ فیصلجات یا کسی اعلےٰ درجہ کی عدالت اپیل کا ایک ہی فیصلہ دستیاب ہوجاوے تو جج کو ماننا پڑیگا اور وہ تسلیم کریگا کہ جو کچھ اس نظیر یا نظیرون مین فیصلہ ہو چکا ہے وہ قانون ہے اور اس کی وہی وقعت ہوگی جیسے کسی ایکٹ کی لیکن اب یہ سوال پیدا ہو سکتے ہین کہ نظائر کو قانون کس نے بنایا اور اگر ججون نے بنایا تو کس اختیار سے؟ اگر بغیر اختیار کے بنایا تو قانون کسطرح ہو سکتا ہے؟

ان سوالات کا جواب دینے کیلئے چند ایسے مطالب پر غور کرنا ضروری ہے جو اس سے متعلق ہین - اول خیال کرو کہ جج کے عہدہ کی اصلیت کیا ہے اور اگر ہم تمام سوسائٹیون کی تاریخ کو دیکھین تو معلوم ہوگا - کہ (راجہ) بادشاہ کا بڑا فرض منصبی ایام امن مین قانون کا وضع کرنا نہین تہا بلکہ مقدمات کا انفصال کرنا خود بادشاہ تمام رعایا سے تنازعات کو فیصل کیا کرتے تھے - اور بادشاہ اُسوقت جج ہوتا تہا جسکے سامنے تنقیحات پر تجویز کیجاتی تہی - اگر قدیم کتابون کو پڑھین تو معلوم ہوگا کہ بادشاہ کے انفصال مقدمات کے فرض منصبی پر زیادہ زور دیا گیا ہے اور وضع قانون کے منصب کا کہین خیال ہی نہین کیا گیا منوسمرتی مین ہی ایسا ہی لکھا ہے منو ہمیشہ (راجہ) بادشاہ کو انصاف عطا کرنے والا کہتا ہے اور کہین اسکو اچھے اور عمدہ قانون بنانیکا حکم نہین دیا گیا نہ یہ چاہئے کہ ہندؤن مین (راجہ) بادشاہ کو وضع قوانین کے اختیارات اسلئے نہین دئیے گئے کہ ہندو اکاش بانی (الہام ربانی) کے پانے کا دعوٰی کرتے ہین - اور اپنے قوانین کو الہام ربانی سمجھتے ہین ٭

جو کچھ سر ہنری جان مئین صاحب نے اسبارہ مین لکھا ہے وہ یہ ہے وہ کہتے ہین کہ قانون کا وجود فیصلجات عدالت کے بعد پیدا ہوا ہے اور ایک ہی قسم کے لئے فیصلون کو جو ایک دوسرے کے مشابہ ہون دیکھہ کر قانون کا تصور پیدا ہوا اور مشابہ فیصلون کے سلسلہ سے ایک ایسا قاعدہ اخذ کرنا مفید سمجھا گیا تہا جو کہ اس قسم کے تنازعات پر جبکہ وہ پیدا ہون بخوبی صادق آسکے اور ان ہی اول قوانین مسلمہ اغلباً انہین پراگندہ قواعد کو جمع کرکے بنائے گئے تہے - اور یہی قواعد قانون بنا ہے ٭

تشریحات اس قانون کے بہت مشابہ جو فیصلجات عدالتی سے بنتا ہے ایک اور قانون ہے جو بڑی بڑی قانوندانون کی تشریحات کتب قانون سے حاصل ہوتا ہے - یہ اشخاص ہی قانون کی منشائ بیان کرنیوالون مین سے ہین اور ان کی تصنیفات کا حوالہ اکثر عدالتون مین دیا جاتا ہے اور وہ حوالہ بڑی وقعت رکھتا ہے

کوئی شرح جبکہ وہ تصنیف کیجاتی ہے تو یقین دلانے کیلئے ایک دلیل کے طور پر پیش کیجاتی ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ جج عدالت کو اوسکا پابند ہونا پڑے اور جو کچھ اسمین درج ہو اُسے تسلیم کرنا پڑے لیکن جسطرح کہ ججون کے متواتر فیصلون سے قانون کا ایک قاعدہ بنجاتا ہے اسی طرح سے شارح کے دلائل بار ہا تسلیم کئے جانیسے بطور سند مسلمہ سمجھے جانے لگتے ہین یہان تک کہ آخر کار شارح کی رائے ججون کی رائے سے وقعت مین زیادہ ہوجاتی ہے۔ مثلاً تشریحات لارڈ ہیل و لارڈ لل ٹن انگلستان مین اور دیاھاگ۔ متاکشرا۔ فتاوی عالمگیری۔ ہدایہ ہندوستان مین ملاحظہ ہو اصول قانون مولفہ مارکبی صاحب دفعہ ۴۳۔

ضابطہ | ضابطہ وہ اصطلاح ہے جو اس طریق کارروائی کے ظاہر کرنے کے لئے استعمال کیجاتی ہے جسکے ذریعہ ایک حق قانونی کی تعمیل کرائی جاتی ہے اور جو اس قانون سے مختلف ہے جس کے بموجب حق حاصل ہوتا ہے یا جس مین حق کی تعریف حاصل ہوتی ہے اور جسکا نفاذ بذریعہ کارروائی کے عدالت نے کرنا ہو یعنی ایک کل ہی جو شئے مہیا شدہ سے متمیز ہے۔ یہ وہ شاخ قانون ہی جس کو توصیفی کہتے ہین اور جو اس دیگر شاخ سے جسکو حقیقی کہتے ہین جداگانہ ہے ایک شاخ سے ہمین یہ سکھلایا جاتا ہے کہ ان حقوق کے حصول اور اُن فرائض کی تعمیل کے لئے جن کی تعریف اور تشریح دوسری شاخ مین کیجاتی ہے۔ کیا کیا طریق عمل مین لانے چاہئین۔ پس توصیفی قانون حقیقی قانون کا تکملہ ہے جس کے بغیر قانون حقیقی ایسا بیفائدہ ہے جیسے جسم بغیر ٹانگون کے اور اصولون کا ایک مجموعہ بغیر زندگی کے یا ایک جرمن مقنن کی اس عبارت بیانیہ کے بموجب وہ آگ ہے جو روشن نہین ہوتی یا ایک چراغ ہے جو روشنی نہین دیتا۔

یہ اکثر اعتراض کیا جاتا ہے کہ قانون مین ضابطہ کو دخل کرنے سے قوانین کی ٹھیک طور پر تعمیل کرانیمین مشکل پر مشکل جمع کرنا اور بڑھانا ہے۔ اور جج کو دریافت کرنے مین حیران کردینا اور روکنا ہی اور اوسکو بسا اوقات ایسا فیصلہ کرنے کیلئے مجبور کرتا ہے جو اوس کے اپنے تیقن سے متضاد ہے۔

تاہم جب ہم یہ یاد کرتے ہین کہ صدہا سال کے تجربہ سے قواعد ضابطہ کی ضرورت کا ہونا معلوم ہوا ہے تو ہم کو یقین رکہنا چاہیے کہ ایسے انتظام سے جو فوائد حاصل ہوتے ہین وہ اون سختیون سے بہت زیادہ ہین جو اُس سے پیدا ہون۔ ضابطہ کا اختیاری رکہنا عموماً یہی معنی رکہتا ہے کہ عدالتی خود مختاری اور طرفداری کی آزادی ہے جو کورٹ آف جسٹس کی کارروائی کے لئے بموجب خرابی ہے۔ لیکن جسطرح ایک کلاک یا گہنٹہ کیلئے یہ ضروری ہے کہ اظہار وقت کیلئے اسمین سوئی لگی ہو اسی طرح سے ضابطہ

کی کل کیلئے رہنمائی کنندہ اور قابو رکہنے والا ہاتھ اسکو لیاقت سے چلانے کیلئے ضروری ہے۔ یہ ہاتھ سلطنت کی اعلےٰ حکومت انتظامی ہے جو عموماً اپنے فرائض منصبی متعلقہ تعمیل قانون دوسرے معین ارکان کو نیابتاً سپرد کر دیتی ہے جسکو عدالتہائے انصاف یا کورٹ آف جسٹس کہتے ہین) اور اُن کی دستور العمل کو ضابطہ کہتے ہین ٭

ضابطہ دیوانی عدالتہائے انصاف یا تو کسی مضرت کی تلافی کے لئے مقرر کیجاتی ہین یا جرائم کی سزادہی کے لئے صورت اول الذکر مین وہ عدالتہائے دیوانی کہلاتی ہین اور اون کے دستور العمل کو ضابطہ دیوانی کہتے ہین ٭

ہندوستان مین پہلا ضابطہ دیوانی ۱۸۵۹ء مین نمبر ۸ سنہ ۱۸۵۹ء پاس ہوا تہا۔ جو اسوقت کی موجودہ حالات کے لحاظ سے کافی تہی۔ اسوقت ملک مین تعلیم کم تہی۔ عدالتین حالت طفلی مین تہین اسوقت یہی مناسب تہا کہ اون کے افعال کو تنگ دایرہ مین محدود رکہا جائے۔ ملحوظ رہے کہ قانون از خود نہین بدلتا حالات بدلتے ہین اور اُسے ہر زمانہ کے حالات کے موافق ہونا ضروری ہے عرصہ ۱۸ سال مین گو بجائے خود ملک بہی ترقی کرتا گیا۔ لیکن دیگر ممالک سے ہندوستان کے تعلقات نے خواہ بلحاظ تجارت خواہ بلحاظ اخلاقی و تمدنی امورات کے ہندوستانی رعایا کو ہر قسم نشیب و فراز سے واقف کر دیا۔ اور حالات اور واقعات نے ساتھ ساتھ تبدیلی کرتے ہوئے ایسی صورت اختیار کی کہ اسوقت کا مجموعہ ضابطہ دیوانی اون کے لئے ناکافی ثابت ہوا چنانچہ سنہ ۱۸۷۷ء مین اسکو منسوخ کرکے دوسرا ضابطہ دیوانی نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۷۷ء پاس کیا گیا اور جو کچھ ضابطہ مین کمی یا نقص معلوم ہوا پورا کر دیا گیا۔ زان بعد سنہ ۱۸۸۲ء مین وقتاً فوقتاً جو ترمیمات ہوتی لگین اُن کی وجہ سے ضروری معلوم ہوا کہ از سر نو مجموعہ ضابطہ دیوانی ترتیب دیا جائے اور جو ترمیمات اس دوران مین مختلف ایکٹہائے کے رو سے اسمین ہوتی رہی ہین انکو متن مین جگہ دیجائے چنانچہ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء اُن ترمیمات کے یکجا کرنے کیلئے معہ دیگر ضروری ترمیمات کے جو اسوقت تک مناسب معلوم ہوئین مجموعہ سنہ ۱۸۷۷ء کی بجائے پاس کیا گیا۔ مجموعہ مذکور اٹھائیس سال سے زیادہ عرصہ تک جاری رہا اس عرصہ مین تجربہ بتلاتا ہے کہ ہرچند قانون مذکور صحیح اصول پر مبنی تہا لیکن اسمین شک نہین ہوسکتا کہ اکثر امور مین وہ ناقص ثابت ہوا گو وقتاً فوقتاً اسمین ترمیمات بھی کیجاتی رہین۔ چنانچہ سلکٹ کمیٹی کی رائے ہے "یہ نقائص زیادہ تر اسوجہ سے ہین کہ ہر جزئی ضابطہ قانون کی آہنی دیوارون سے محدود و مسدود تہا اور اگر کسی قسم کا تغیر و تبدل کرنا ہو تو اسکو صرف واضعان قانون ہی کر سکتے ہین اور اسمین لامحالہ تاخیر واقعہ ہوتی۔ علاوہ اس کے یہ ممکن نہین کہ ہر ہر نقص کیواسطے

سال بسال قانون پاس ہوا کرین۔ اگر ایسا ہو تو چھوٹے چھوٹے قانون کی کثرت سے سخت دقت اور پریشانی واقعہ ہوگی بڑے ایکٹون کے لئے تو بالخصوص ایک معقول عرصہ درکار ہے نتیجہ یہ ہے کہ اصلاح کیواسطے ایک زمانہ چاہئے اور اسوجہ سے جو خرابیان ضابطہ مین ہوتی ہین وہ عرصہ تک بے علاج پڑی رہتی ہین جنسے عدالتون کو سخت دقت واقعہ ہوتی ہے اور بے انصافی برابر ہوتی رہتی ہے۔ ایک اور بھی نقص ہے جو اس قسم کے قانون مین تمدونہ ہونے کی وجہ سے پیدا ہے وہ یہ ہے کہ ضابطہ دیوانی تقریباً کل برٹش انڈیا سے متعلق بلکہ اکثر ریاست ہائے ہندوستانی مین بھی جاری ہے جب ہم دیکھتے ہین کہ اس قانون کا احاطہ کس قدر وسیع ہے اور وہان کے باشندون کی حالتین اور ضرورتین ایکدوسرے سے کس قدر مختلف ہین تو ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایسا یکسان قانون بنانا جو اتنے بڑے ملک کے تمام حصون کے مناسب حال ہو کس قدر مشکل امر ہے ایک محدود قانون مین مقنن صرف ایک ہی پیمانہ مدنظر رکھ سکتا ہے اور چونکہ غیر ترقی یافتہ لوگون کے خیال سے اصلاح اور ترقی کو کسی آئندہ زمانہ پر اٹھا رکھنا محال ہوتا ہے لہذا وہ پیمانہ زیادہ ترقی یافتہ جماعتون کی ضرورتون پر لحاظ رکھکر مقرر کیا جاتا ہے جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بعض حصّے قانون کے بعض مقامات کیواسطے ضرورت سے زیادہ دشوار اور دقیق ہو جاتے ہین" اسپر کمیٹی نے گورنمنٹ ہند سے سفارش کی کہ اگر ایسا اختیار مختلف ہائیکورٹون کے ماتحت رول کمیٹیون کو دلایا جائے جس سے چھوٹی چھوٹی اصلاحین بغیر وضع قانون کے ہو جایا کرین اور قانون کے رو سے ایسا ہو جائے کہ مشکل اور پیچیدہ ضابطہ مخصوص حالات بالخصوص مقامات سے متعلق نکیا جائے تو ہر دو نقائص مذکورہ بالا رفع ہو سکتے ہین۔

لیکن یہ ہرگز خواہش نہین کہ اصولون کی یکجہتی مین کسی طرح کا فرق آئے یا ایک صوبہ اور دوسرے صوبہ کے ضابطہ مین ایک اہم تفریق پیدا ہو جائے اصول اور ضابطہ کی یکسانی پر لحاظ رکھکر ایسے اختیار کا دیا جانا ممکن ہے جس سے کہ مجموعہ مذکور کی کم ضروری دفعات وقتاً فوقتاً بدلتی رہین تاکہ وہ نقص جو ظاہر ہوتے جائین بآسانی رفع ہو سکین اور خاص خاص حالتون مین عدالتین قانونی کارروائی کو بہت سادہ اور کم ترقی یافتہ جماعتون کے مناسب حال بنا سکین۔ چنانچہ انگلینڈ مین اسیطرح کی کمیٹیون کو اختیارات نسبت وضع قواعد ضابطہ ایک عرصہ سے حاصل ہین اوہنون نے اپنی خدمات کو بہت کامیابی سے انجام دیا ہے اب ہندوستان کی وہ حالت نہین ہے جیسی کہ ۱۸۵۹ء مین تھی اور کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی کہ ہائیکورٹون کو وہ اختیار کیون نہ دیا جائے جسکا عملدرآمد انگلستان مین نہایت کامیابی کیساتھ ہو رہا ہے حالانکہ وہ امور مذکور کے انتظام کیلئے واضعان قانون سے زیادہ شایان ہین۔ (خاکسار نکودریامل بھلہ امرتسر)

تنسیخات اور ترمیمات کا بیان

دفعہ ۸ کا شرطیہ فقرہ (۱) و (۲) بروئے دفعہ ۲ ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۴ء اضافہ کیا گیا ملاحظہ صفحہ ۶۰-

دفعہ ۶ کا ضمن (ب) بروئے ضمیمہ دوم ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۴ء منسوخ ہوا ملاحظہ صفحہ ۴۴۷

دفعہ ۶۷ کا ضمن (۳) بروئے دفعہ ۳ - ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۴ء اضافہ کیا گیا ملاحظہ صفحہ ۴۷۸

دفعہ ۱۳۸ ضمن (۱) میں الفاظ "لوکل گورنمنٹ" کی بجائے الفاظ "ہائی کورٹ" بروئے ضمیمہ ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۹۱۴ء قایم کئے گئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صفحہ ۶۶۶-

دفعہ ۱۵۶ بروئے ضمیمہ دوم ایکٹ نمبر ۱۷ سنہ ۱۹۱۴ء منسوخ ہوئی ۔ ۔ صفحہ ۶۹۱-

آرڈر ۵ قاعدہ ۲۶ ضمن (ب) بروئے ضمیمہ اوّل ایکٹ نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۹۴ء ترمیم ہوا صفحہ ۸۶۳-

ضمیمہ اوّل اپنڈکس (ک) نمونہ نمبر ۷ میں بجائے "آرڈر ۱۲ قاعدہ ۲۴" کے "آرڈر ۱۲ قاعدہ ۱۶" بروئے دفعہ ۲ ضمیمہ اوّل ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۴ء قایم کیا گیا ۔ ۔ ۔ ضمیمہ صفحہ ۷۱-

ضمیمہ اوّل اپنڈکس (د) کے آخیری دو نمبر یعنی نمبر ۶ کی بجائے ہندسہ نمبر ۹ اور نمبر ۷ کی بجائے ہندسہ نمبر ۱۰ بروئے دفعہ ۲ ضمیمہ اوّل ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۴ء قایم کیا گیا ۔ ۔ ۔ ضمیمہ صفحہ ۹۱ و ۹۲-

ضمیمہ پنجم بروئے ضمیمہ دوم ایکٹ نمبر ۱۷ سنہ ۱۹۱۴ء منسوخ ہوا ۔ ۔ ۔ ضمیمہ صفحہ ۱۵۲-

فہرست مقابلہ دفعات ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء و ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء

دفعات ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء	دفعات ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۸ء	(آرڈر۔ رول)	دفعات ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء	دفعات ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۸ء	(آرڈر۔ رول)
۱	دفعہ ۱	.. ..	۴ (الف)	دفعہ ۵	.. ..
۲	.. .. ..	.. ..	۵	〃	.. ..
〃 باب 〃 ..	متروک	.. ..	۶ فقرہ (ج) و (د)	متروک	.. ..
〃 ضلع 〃	دفعہ ۲ ضمن (۴) و دفعہ ۳	.. .. ..	۶ فقرہ اخیر ..	دفعہ ۶	.. ..
〃 عدالت ضلع 〃		.. .. ..	۷	〃 ۵ کے ساتھ مقابلہ کرو	.. ..
〃 پلیڈر 〃	〃 ۲ ضمن (۱۵) ..	.. ..	۸	〃 ۸	.. ..
〃 گورنمنٹ پلیڈر 〃 ..	〃 ۲ ضمن (۷)	.. .. ..	۹	متروک	.. ..
〃 کلکٹر 〃	متروک	.. ..	۱۰	〃	.. ..
〃 ڈگری 〃	دفعہ ۲ ضمن (۲)	.. .. ..	۱۱	دفعہ ۹	.. ..
〃 آرڈر 〃	〃 ۲ ضمن (۱۴) ..	.. .. ..	۱۲	〃 ۱۰	.. ..
〃 تجویز 〃	〃 ۲ ضمن (۹) ..	.. ..	۱۳	〃 ۱۱	.. ..
〃 جج 〃	〃 ۲ ضمن (۸) ..	.. ..	تشریح ۶	〃 ۱۴	.. ..
〃 مدیون ڈگری 〃 ..	〃 ۲ ضمن (۱۰)	.. ..	۱۴	دفعہ ۱۳	.. ..
〃 ڈگری دار 〃	〃 ۲ ضمن (۳)	.. ..	۱۵	〃 ۱۵	.. ..
〃 نوشتہ 〃	متروک	.. ..	۱۶	〃 ۱۶	.. ..
〃 دستخطی 〃	دفعہ ۲ ضمن (۲۰)	.. .. ..	۱۶ (الف) ..	〃 ۱۸	.. ..
〃 عدالت ریاست غیر 〃	〃 ۲ ضمن (۵) ..	.. .. ..	۱۷	〃 ۲۰	.. ..
〃 تجویز ریاست غیر 〃	〃 ۲ ضمن (۶) ..	.. .. ..	۱۸	〃 ۱۹	.. ..
〃 عہدہ دار سرکاری 〃	〃 ۲ ضمن (۱۷)	.. .. ..	۱۹	〃 ۱۴	.. ..
〃 گورنمنٹ 〃	متروک	.. ..	۲۰	متروک	.. .. ..
۳	دفعہ ۴ و ۵ و ۶ و ۱۵ لغایت ۱۵۸	.. .. ..	۲۱		.. .. ..
۴	〃 ۴	.. .. ..	۲۲	〃 ۲۲ و ۲۳ ضمن (۱) ..	.. ..

دفعات ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء	دفعات ایکٹ ۵ ۱۹۰۸ء	(آرڈر - رول)
۲۳	،، ۲۲ و ۲۳ ضمن (۲)	.. .. ..
۲۴ فقرات ۱ و ۳	،، ۲۱ و ۲۳ ضمن (۳)	.. .. ..
۲۴ فقرہ ۲ ..	متروک	.. .. ..
۲۵	،، ۲۴	.. .. ..
۲۶	.. .. ..	آرڈر ۱ رول و ۳ فقرہ (الف)
۲۷	.. .. ..	،، رول ۱۰ ضمن (۱)
۲۸	.. .. ..	،، رول ۳ و ۴ فقرہ (ب)
۲۹	.. .. ..	،، رول ۶
۳۰	.. .. ..	،، رول ۸ ضمن (۱)
۳۱	.. .. ..	،، رول ۹ ..
۳۲	،، رول ۸ ضمن (۲) و رول ۱۰ ضمن (۲) و (۳) و (۵) و رول ۱۱ .	
۳۳	.. .. ..	،، رول ۱۰ ضمن (۴)
۳۴	.. .. ..	،، رول ۱۳
۳۵	.. .. ..	،، رول ۱۲ ..
۳۶	.. .. ..	آرڈر ۳ رول ۱
۳۷	.. .. ..	،، رول ۲
۳۸	.. .. ..	،، رول ۳
۳۹	.. .. ..	،، رول ۴
۴۰	.. .. ..	،، رول ۵
۴۱	.. .. ..	،، رول ۶
۴۲	.. .. ..	آرڈر ۲- رول ۱
۴۳	.. .. ..	،، رول ۲

دفعات ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء	دفعات ایکٹ ۵ ۱۹۰۸ء	(آرڈر - رول)
۴۴	.. .. ..	آرڈر ۲ - رول ۴ و ۵
۴۵	.. .. ..	،، رول ۳ و ۶
۴۶ .. .. } ۴۷	.. .. ..	،، رول ۶ و ۷ کیساتھ مقابلہ کرو
۴۸	دفعہ ۲۶	آرڈر ۴ - رول ۱
۴۹	دفعہ ۳۷ سے مقابلہ کرو	.. .. ..
۵۰	.. .. ..	آرڈر ۷ رول ۱ و ۴ و ۵ و ۶
۵۱	.. .. ..	آرڈر ۷ رول ۴ و ۱۵ (۱)
۵۲	.. .. ..	،، رول ۵ (۲) و (۳)
۵۳	.. .. ..	،، رول ۱۷ مقابلہ طلب ہمراہ آرڈر ۷ رول ۱۱
۵۴	.. .. ..	آرڈر ۷- رول ۱۱ مقابلہ طلب ہمراہ آرڈر ۶ رول ۱۸ -
۵۵	.. .. ..	،، رول ۱۲ -
۵۶	.. .. ..	،، رول ۱۳
۵۷	.. .. ..	،، رول ۱۰
۵۸	.. .. ..	،، رول ۹
۵۸ فقرہ اخیر ..	.. .. ..	آرڈر ۴ رول ۲
۵۹	.. .. ..	آرڈر ۷ رول ۱۴
۶۰	.. .. ..	،، رول ۱۵
۶۱	.. .. ..	،، رول ۱۶
۶۲	.. .. ..	،، رول ۱۷
۶۳	.. .. ..	،، رول ۱۸
۶۴	دفعہ ۲۷	آرڈر ۵- رول ۱ -

دفعات ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء	دفعات ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۸ء	(آرڈر و رول)	دفعات ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء	دفعات ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۸ء	(آرڈر و رول)
۶۵		آرڈر ۵ رول ۲	۸۹		آرڈر ۵ رول ۲۵
۶۶		،، رول ۳	۹۰		،، رول ۲۶
۶۷		،، رول ۴	۹۱		،، رول ۲۶ ضمن (۱) و (۲)
۶۸		،، رول ۵	۹۲		،، رول ۲۶ ضمن (۳)
۶۹		،، رول ۶	۹۳		آرڈر ۴۸ رول ۱
۷۰		،، رول ۷	۹۴	دفعہ ۱۴۲	،، رول ۲
۷۱		،، رول ۸	۹۵	دفعہ ۱۴۳	
۷۲		،، رول ۹	۹۶		آرڈر ۹ رول ۱
۷۳		،، رول ۱۰	۹۷		،، رول ۲
۷۴		،، رول ۱۱ مقابلہ ہمراہ	۹۸		،، رول ۳
		آرڈر ۴۸ رول ۳	۹۹		،، رول ۴
۷۵		،، رول ۱۲	۹۹ (الف)		،، رول ۵
۷۶		،، رول ۱۳	۱۰۰		،، رول ۶
۷۷		،، رول ۱۴	۱۰۱		،، رول ۷
۷۸		،، رول ۱۵	۱۰۲		،، رول ۸
۷۹		،، رول ۱۶	۱۰۳		،، رول ۹
۸۰		،، رول ۱۷	۱۰۴	متروک	
۸۱		،، رول ۱۸	۱۰۵		،، رول ۱۰
۸۲		،، رول ۱۹ و ۲۰ ضمن (۱)	۱۰۶		،، رول ۱۱
۸۳		،، رول ۲۰ ضمن (۲)	۱۰۷		،، رول ۱۲
۸۴		،، رول ۲۰ ضمن (۳)	۱۰۸		،، رول ۱۳
۸۵	دفعہ ۲۸	،، رول ۲۱ و ۲۲	۱۰۹		،، رول ۱۴
۸۶		،، رول ۲۳	۱۱۰		آرڈر ۸ رول ۱
۸۷ و ۸۸		آرڈر ۵ رول ۲۴ و ۲۹	۱۱۱		،، رول ۶

دفعات ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء	دفعات ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۸ء	(آرڈر-رول)	دفعات ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء	دفعات ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۸ء	آرڈر-رول
۱۱۲	.. .. ..	آرڈر ۹ رول ۵ مقابلہ	۱۳۳	.. ..	آرڈر ۱۱- رول ۱۸ ضمن (۱)
		طلب ہمراہ رول	۱۳۴	.. ..	،، رول ۱۸ ضمن (۲)
۱۱۳	.. ..	،، رول ۱۰	۱۳۵	.. ..	،، رول ۲۰
۱۱۴	.. .. ..	آرڈر ۹ رول ۷ یکساں	۱۳۶	.. ..	،، رول ۲۱
		مقابلہ طلب -	۱۳۷	.. ..	آرڈر ۱۳ رول ۱۰
۱۱۵	.. .. ..	،، رول ۱۴ و ۱۵	۱۳۸	.. .. ..	رول ۱ ضمن (۱)
۱۱۶	.. ..	،، رول ۱۶ و ۱۷	۱۳۹	.. .. ..	،، رول ۲
۱۱۷	.. ..	آرڈر ۱۰- رول ۱	۱۴۰	.. .. ..	،، رول ۱ ضمن (۲) و رول ۳
۱۱۸	.. ..	،، رول ۲	۱۴۱	.. ..	،، رول ۴
۱۱۹	.. .. ..	،، رول ۳	۱۴۱ (الف)	.. .. ..	،، رول ۵
۱۲۰	.. ..	،، رول ۴	۱۴۲	.. .. ..	،، رول ۶
۱۲۱	.. ..	آرڈر ۱۱ رول ۱	۱۴۲ (الف) ..	.. .. ..	،، رول ۷
۱۲۲	.. ..	مقابلہ طلب ہمراہ آرڈر	۱۴۳	.. .. ..	،، رول ۸
		۸ رول ۱	۱۴۴	.. .. ..	،، رول ۹
۱۲۳	.. .. ..	آرڈر ۱۱ رول ۳	۱۴۵	.. ..	،، رول ۱۱
۱۲۴	.. .. ..	،، رول ۵	۱۴۶	.. .. ..	آرڈر ۱۴ رول ۱ و ۲
۱۲۵	.. ..	آرڈر ۱۱ رول ۶	۱۴۷	.. .. ..	،، رول ۳
۱۲۶	.. .. ..	،، رول ۸	۱۴۸	.. .. ..	،، رول ۴
۱۲۷	.. .. ..	،، رول ۱۱	۱۴۹	.. .. ..	،، رول ۵
۱۲۸	.. .. ..	آرڈر ۱۲ رول ۲	۱۵۰	.. .. ..	،، رول ۶
۱۲۹	.. .. ..	،، ۱۱ رول ۱۲ و ۱۳	۱۵۱	.. .. ..	،، رول ۷
۱۳۰	.. .. ..	،، رول ۱۴	۱۵۲	.. .. ..	آرڈر ۱۵ رول ۱
۱۳۱	.. .. ..	،، رول ۱۵	۱۵۳	.. .. ..	،، رول ۲
۱۳۲	.. .. ..	،، رول ۱۷	۱۵۴	.. ..	،، رول ۳

بابت دفعات ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع	بابت دفعات ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۸ع	(آرڈر - رول)	بابت دفعات ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع	بابت دفعات ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۸ع	(آرڈر - رول)
۱۵۵	.. .. ..	آرڈر ۱۵ رول ۴	۱۷۹	.. .. ..	آرڈر ۱۶ رول ۱ ضمن (۱)
۱۵۶	.. .. ..	آرڈر ۱۷ رول ۱	۱۸۰	.. .. ..	،، رول ۱ ضمن (۲)
۱۵۷	.. .. ..	،، رول ۲			،، رول ۳
۱۵۸	.. .. ..	،، رول ۳	۱۸۱	.. .. ..	،، رول ۴
۱۵۹	.. .. ..	آرڈر ۱۶ رول ۱	۱۸۲	.. .. ..	،، رول ۵
۱۶۰	.. .. ..	،، رول ۲	۱۸۳	.. .. ..	،، رول ۶
۱۶۱	.. .. ..	آرڈر ۱۶ رول ۳	۱۸۴	.. .. ..	،، رول ۸
۱۶۲	.. .. ..	،، رول ۴	۱۸۵	.. .. ..	،، رول ۹
۱۶۳	.. .. ..	،، رول ۵	۱۸۵ (الف) فقرہ اول و دوم	دفعہ ۱۳۸	.. .. ..
۱۶۴	.. .. ..	،، رول ۶	۱۸۵ (الف) فقرہ سوم	.. .. ..	،، رول ۷
۱۶۵	.. .. ..	،، رول ۷	۱۸۶	.. .. ..	،، رول ۱۰
۱۶۶	.. .. ..	،، رول ۸	۱۸۷	.. .. ..	،، رول ۱۱
۱۶۷	.. .. ..	،، رول ۹	۱۸۸	.. .. ..	،، رول ۱۲
۱۶۸	.. .. ..	،، رول ۱۰	۱۸۹	.. .. ..	،، رول ۱۳
۱۶۹	.. .. ..	،، رول ۱۱	۱۹۰	.. .. ..	،، رول ۱۴
۱۷۰	.. .. ..	،، رول ۱۲	۱۹۱	.. .. ..	،، رول ۱۵
۱۷۱	.. .. ..	،، رول ۱۴	۱۹۲	.. .. ..	،، رول ۱۶
۱۷۲	.. .. ..	،، رول ۱۵	۱۹۳	.. .. ..	،، رول ۱۷
۱۷۳	.. .. ..	،، رول ۱۶	۱۹۴	.. .. ..	آرڈر ۱۹ رول ۱
۱۷۴ .. .. } ۱۷۵	.. .. ..	،، رول ہائے ۱۳، ۱۷، ۱۸	۱۹۵	.. .. ..	،، رول ۲
			۱۹۶	.. .. ..	آرڈر ۱۹ رول ۳
۱۷۶	.. .. ..	،، رول ۱۹	۱۹۷	دفعہ ۱۳۹	
۱۷۷	.. .. ..	،، رول ۲۰	۱۹۸	دفعہ ۳۳	آرڈر ۲۰ رول ۱
۱۷۸	.. .. ..	،، رول ۲۱	۱۹۹	.. .. ..	،، رول ۲

دفعات ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء	دفعات ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۸ء	(آرڈر - رول)	دفعات ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء	دفعات ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۸ء	(آرڈر - رول)
۲۰۰	دفعہ ۳۷ مقابلہ طلب		۲۲۳ فقرہ اول	دفعہ ۳۸	.. ..
۲۰۱			۲۲۳ فقرہ دوم و سوم	؍؍ ۳۹	.. .. ..
۲۰۲	.. ..	آرڈر ۲۰ رول ۳	۲۲۳ فقرہ چہارم	؍؍ ۴۰	.. ..
۲۰۳	.. ..	؍؍ رول ۴	۲۲۳ فقرہ پنجم	.. .. ..	آرڈر ۲۱ رول ۴
۲۰۴	.. ..	؍؍ رول ۵	۲۲۳ فقرہ ششم	.. .. ..	؍؍ رول ۵
۲۰۵	.. ..	؍؍ رول ۷	۲۲۴	.. .. ..	؍؍ رول ۶
۲۰۶ فقرہ اول و دوم	.. .. ..	؍؍ رول ۶	۲۲۵	.. .. ..	؍؍ رول ۷
۲۰۶ فقرہ سوم	دفعہ ۱۵۲		۲۲۶	.. .. ..	؍؍ رول ۸
۲۰۷	.. .. ..	؍؍ رول ۹	۲۲۷	.. .. ..	؍؍ رول ۹
۲۰۸	.. .. ..	؍؍ رول ۱۰	۲۲۸	دفعہ ۴۲	.. ..
۲۰۹	دفعہ ۴۴		۲۲۹	؍؍ ۴۳	.. .. ..
۲۱۰	.. ..	؍؍ رول ۱۱	۲۲۹ (الف) ..	؍؍ ۴۵	.. ..
۲۱۱			۲۲۹ (ب) ..	؍؍ ۴۴	.. ..
۲۱۲	دفعہ ۲ (۱۲) ..	؍؍ رول ۱۲	۲۳۰ فقرہ اول	.. .. ..	آرڈر ۲۱ رول ۱۰
۲۱۳	.. ..	؍؍ رول ۱۳	۲۳۰ فقرہ دوم	.. .. ..	؍؍ رول ۲۱
۲۱۴	.. .. ..	؍؍ رول ۱۴ ضمن (۱)	۲۳۰ فقرہ سوم و چہارم	دفعہ ۴۸ ..	.. ..
۲۱۵	.. .. ..	؍؍ رول ۱۵	۲۳۱	.. .. ..	؍؍ رول ۱۵
۲۱۵ (الف) ..	.. ..	؍؍ رول ۱۶	۲۳۲	.. .. ..	؍؍ رول ۱۶
۲۱۶	.. .. ..	؍؍ رول ۱۹	۲۳۳	دفعہ ۴۹ ..	.. .. ..
۲۱۷	.. .. ..	؍؍ رول ۲۰	۲۳۴	دفعہ ۵۰	.. .. ..
۲۱۸			۲۳۵	.. .. ..	؍؍ رول ۱ ضمن (۲)
۲۱۹			۲۳۶	.. .. ..	؍؍ رول ۱۲
۲۲۰ ..	دفعہ ۳۵ مقابلہ طلب	؍؍ رول ۹ ضمن (۳)	۲۳۷	.. .. ..	؍؍ رول ۱۲ و ۶۶
۲۲۱ ..			۲۳۸		؍؍ رول ۱۴
۲۲۲ ..					

دفعات ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء	دفعات ایکٹ ۵ ۱۹۰۸ء	(آرڈر۔رول)	دفعات ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء	دفعات ایکٹ ۵ ۱۹۰۸ء	(آرڈر۔رول)
۲۳۹	.. .. ..	آرڈر ۲۱ رول ۲۶ ضمن (۱) و (۲)	۲۵۸	.. .. ..	آرڈر ۲۱ رول ۲
۲۴۰	.. .. ..	؍؍ رول ۲۶ ضمن (۳)	۲۵۹	.. .. ..	آرڈر ۲۱ رول ۳۱
۲۴۱	.. .. ..	؍؍ رول ۲۷	۲۶۰	.. .. ..	؍؍ رول ۳۲
۲۴۲	.. .. ..	؍؍ رول ۲۸	۲۶۱	.. .. ..	؍؍ رول ۳۴ ضمن (۱)
۲۴۳	.. .. ..	؍؍ رول ۲۹			لغایت (۴)۔
۲۴۴	دفعہ ۴۷		۲۶۲	.. .. ..	؍؍ رول ۳۴ ضمن (۵)
۲۴۵	.. .. ..	؍؍ رول ۷ ضمن (۱) و	۲۶۳	.. .. ..	؍؍ رول ۳۵ ضمن (۱)
		(۳) و (۴)۔	۲۶۴	.. .. ..	؍؍ رول ۳۶
۲۴۵ (الف) ..	دفعہ ۵۲	.. .. ..	۲۶۵	دفعہ ۵۴	
۲۴۵ (ب) ..	.. .. ..	؍؍ رول ۳۷	۲۶۶	؍؍ ۶۰	
۲۴۶	.. .. ..	؍؍ رول ۱۸	۲۶۷	.. .. ..	؍؍ رول ۴۱ مقابلہ طلب
۲۴۷	.. .. ..	؍؍ رول ۱۹	۲۶۸	.. .. ..	؍؍ رول ۴۶
۲۴۸	.. .. ..	؍؍ رول ۲۲	۲۶۹	.. .. ..	؍؍ رول ۴۳
۲۴۹	.. .. ..	؍؍ رول ۲۳	۲۷۰	.. .. ..	؍؍ رول ۵۱
۲۵۰	.. .. ..	؍؍ رول ۲۴ ضمن (۱) و	۲۷۱	دفعہ ۶۲	
۲۵۱	.. .. ..	؍؍ رول ۲۴ ضمن (۲) و	۲۷۲	.. .. ..	؍؍ رول ۵۲
		(۳) و رول ۲۵ ضمن (۱)	۲۷۳	.. .. ..	؍؍ رول ۵۳
۲۵۲	دفعہ ۵۲		۲۷۴	.. .. ..	؍؍ رول ۵۴
۲۵۳	دفعہ ۱۳۵ مقابلہ طلب		۲۷۵	.. .. ..	؍؍ رول ۵۵
۲۵۴	.. .. ..	؍؍ رول ۳۰	۲۷۶	دفعہ ۶۴	
۲۵۵	.. .. ..	؍؍ رول ۳۴	۲۷۷	.. .. ..	؍؍ رول ۵۶
۲۵۶	.. .. ..	؍؍ رول ۱ ضمن (۱)	۲۷۸	.. .. ..	؍؍ رول ۵۸
۲۵۷	.. .. ..	؍؍ رول ۱	۲۷۹	.. .. ..	؍؍ رول ۵۹
۲۵۷ (الف) ..	متروک		۲۸۰	.. .. ..	؍؍ رول ۶۰

دفعات ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء	دفعات ایکٹ ۵ ۱۹۰۸ء	(آرڈر - رول)	دفعات ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء	دفعات ایکٹ ۵ ۱۹۰۸ء	(آرڈر - رول)
۲۸۱	.. .. ..	آرڈر ۲- رول ۶۱	۳۰۴	.. .. ..	آرڈر ۲- رول ۸۳
۲۸۲	.. .. ..	،، رول ۶۲	۳۰۵	.. .. ..	،، رول ۸۳ ضمن (۱) و
۲۸۳	.. .. ..	،، رول ۶۳			(۲)
۲۸۴	.. .. ..	،، رول ۶۴	۳۰۶	.. .. ..	،، رول ۸۴ ضمن (۱)
۲۸۵	دفعہ ۶۳	.. ..	۳۰۷	.. .. ..	،، رول ۸۵
۲۸۶	.. .. ..	،، رول ۶۵	۳۰۸	.. .. ..	،، رول ۸۶
۲۸۷	.. .. ..	،، رول ۶۶ و ۷۰	۳۰۹	.. .. ..	،، رول ۸۷
۲۸۸	متروک	.. ..	۳۱۰	.. .. ..	،، رول ۸۸
۲۸۹	.. .. ..	،، رول ۶۷	۳۱۰ (الف) ..	.. .. ..	،، رول ۸۹
۲۹۰	.. .. ..	،، رول ۶۸	۳۱۱	.. .. ..	،، رول ۹۰
۲۹۱	.. .. ..	،، رول ۶۹	۳۱۲	.. .. ..	،، رول ۹۲
۲۹۲	.. .. ..	،، رول ۷۳	۳۱۳	.. .. ..	،، رول ۹۱
۲۹۳	.. .. ..	،، رول ۷۱	۳۱۴	.. .. ..	،، رول ۹۲
۲۹۴	.. .. ..	،، رول ۷۴	۳۱۵	.. .. ..	،، رول ۹۳
۲۹۵	دفعہ ۷۳		۳۱۶	دفعہ ۶۵ مقابلہ طلب	،، رول ۹۴
۲۹۶	.. .. ..	،، رول ۷۶	۳۱۷	،، ۶۶	
۲۹۷	.. .. ..	آرڈر ۲- رول ۷۷	۳۱۸	.. .. ..	،، رول ۹۵
		ضمن (۱) و (۲)	۳۱۹	.. .. ..	،، رول ۹۶
۲۹۸	.. .. ..	،، رول ۷۸	۳۲۰	دفعہ ۶۸ و ۶۹ و ۷۰	
۲۹۹	.. .. ..	،، رول ۷۹ ضمن (۱)	۳۲۱	ضمیمہ سوم ملاحظہ کرو	
۳۰۰	.. .. ..	،، رول ۷۹ ضمن (۲)	۳۲۲		
۳۰۱	.. .. ..	،، رول ۷۹ ضمن (۳)	۳۲۲ (الف)		
۳۰۲	.. .. ..	،، رول ۸۰	۳۲۲ (ب)		
۳۰۳	.. .. ..	،، رول ۸۱	۳۲۲ (ج)		

دفعات ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء	دفعات ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۸ء	(آرڈر۔رول)	دفعات ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء	دفعات ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۸ء	(آرڈر۔رول)
۳۲۳ (د)	.. .. ..	.. .. ..	۳۳۸	دفعہ ۵۷	.. .. ..
۳۲۳	.. .. ..	.. .. ..	۳۳۹	.. .. ..	آرڈر ۲۱ رول ۳۹
۳۲۴	.. .. ..	.. .. ..			ضمن (۱) لغائت (۴)-
۳۲۴ (الف) ..	ضمیمہ سوم ملاحظہ کرو	.. ..	۳۴۰	.. .. ..	” رول ۹۳ ضمن (۵)
۳۲۵	.. .. ..	.. .. ..	۳۴۱	” ۵۸	.. .. ..
۳۲۵ (الف) ..	.. .. ..	.. .. ..	۳۴۲		
۳۲۵ (ب) ..	.. .. ..	.. .. ..	۳۴۳	.. .. ..	” رول ۲۵
۳۲۵ (ج) ..	.. .. ..	.. ..	۳۴۴-۳۶۰ (الف)	[illegible]	مفصل سنہ ۱۹۰۷ء
۳۲۶	دفعہ ۲۲ ..		۳۶۱	.. .. ..	آرڈر ۲۲ رول ۱
۳۲۷	” ۲۳		۳۶۲	.. .. ..	” رول ۲
۳۲۸	.. .. ..	آرڈر ۲۱ رول ۹۷	۳۶۳	.. .. ..	” رول ۴ ضمن (۱)
۳۲۹	.. .. ..	” رول ۹۸	۳۶۵	.. .. ..	” رول ۴ ضمن (۱)
۳۳۰	.. .. ..	” رول ۹۸	۳۶۶	.. .. ..	” رول ۴ ضمن (۲)
۳۳۱	.. .. ..	” رول ۹۹	۳۶۷	.. .. ..	” رول ۵
۳۳۲	.. .. ..	” رول ۱۰۰ و	۳۶۸	.. .. ..	” رول ۶
		۱۰۱-۱۰۳	۳۶۹	.. .. ..	” رول ۷
۳۳۳	.. .. ..	” رول ۱۰۲	۳۷۰	.. .. ..	” رول ۸
۳۳۴	.. .. ..	” رول ۹۷ و	۳۷۱		” رول ۹ ضمن (۱) و
		۹۸-			(۳)-
۳۳۵	.. .. ..	” رول ۹۷ و	۳۷۲	.. .. ..	” رول ۱۰ ضمن (۱)
		۹۹-۱۰۳	۳۷۲ (الف) ..	.. .. ..	” رول ۹ ضمن (۳)
۳۳۶	دفعہ ۵۵ ..	.. ..	۳۷۳	.. .. ..	آرڈر ۲۳ رول ۱
۳۳۷	.. .. ..	” رول ۳۸	۳۷۴	.. .. ..	” رول ۲
۳۳۷ (الف) ..	.. .. ..	” رول ۴۰	۳۷۵	.. .. ..	” رول ۳

دفعات ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء	دفعات ایکٹ ۵ ۱۹۰۸ء	(آرڈر۔رول)	دفعات ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء	دفعات ایکٹ ۵ ۱۹۰۸ء	(آرڈر۔رول)
۳۷۵ (الف) ..	.. .. ..	آرڈر ۲۳ رول ۴	۳۹۸	.. ..	آرڈر ۲۶ رول ۱۶
۳۷۶	.. .. ..	״ ۲۲۔رول ۱	۳۹۹	.. ..	״ رول ۱۷ ضمن (۱)
۳۷۷	.. .. ..	״ رول ۲	۴۰۰	.. ..	״ رول ۱۸
۳۷۸	.. .. ..	آرڈر ۲۴۔رول ۱	۴۰۱	.. ..	آرڈر ۳۰۔رول ۱
۳۷۹	.. .. ..	״ رول ۲	۴۰۲	متروک	.. .. ..
۳۸۰	.. .. ..	آرڈر ۲۵۔رول ۱	۴۰۳	.. ..	״ رول ۲
		ضمن (۱) (۳)	۴۰۴	.. ..	״ رول ۳
۳۸۱	.. .. ..	״ رول ۲	۴۰۵	.. ..	״ رول ۵ الف
۳۸۲	.. .. ..	״ رول ۱ ضمن (۲)	۴۰۶	.. ..	״ رول ۴
۳۸۳	.. .. ..	آرڈر ۲۶۔رول ۱	۴۰۷	.. ..	״ رول ۵
۳۸۴	.. .. ..	״ رول ۲	۴۰۸	.. ..	״ رول ۶
۳۸۵	.. .. ..	״ رول ۳	۴۰۹	.. ..	״ رول ۷
۳۸۶	دفعہ ۷۶ ..	״ رول ۴	۴۱۰	.. ..	״ رول ۸
۳۸۷	.. .. ..	״ رول ۵	۴۱۱	.. ..	״ رول ۱۰
۳۸۸	.. .. ..	״ رول ۶	۴۱۲	.. ..	״ رول ۱۱
۳۸۹	.. .. ..	״ رول ۷	۴۱۳	.. ..	״ رول ۱۵
۳۹۰	.. .. ..	״ رول ۸	۴۱۴	.. ..	״ رول ۹
۳۹۱	دفعہ ۷۸	.. .. ..	۴۱۵	.. ..	״ رول ۱۶
۳۹۲	.. .. ..	״ رول ۹	۴۱۶	دفعہ ۷۹ (۱)	آرڈر ۲۷ رول ۱
۳۹۳	.. .. ..	״ رول ۱۰	۴۱۷	.. ..	״ رول ۲
۳۹۴	.. .. ..	״ رول ۱۱	۴۱۸	.. ..	״ رول ۳
۳۹۵	.. .. ..	״ رول ۱۲	۴۱۹	.. ..	״ رول ۴
۳۹۶	.. .. ..	״ رول ۱۳ و ۱۴	۴۲۰	.. ..	״ رول ۵
۳۹۷	.. .. ..	״ رول ۱۵	۴۲۱	.. ..	״ رول ۶

دفعات ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء	دفعات ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۸ء	(آرڈر۔ رول)	دفعات ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء	دفعات ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۸ء	(آرڈر و رول)
۴۲۲	.. ..	آرڈر ۵۔ رول ۲۷	۴۴۴	.. .. ..	آرڈر ۲۲۔ رول ۹
۴۲۳	.. ..	،، ۲۷۔ رول ۷			ضمن (۲)۔
۴۲۴	دفعہ ۸۰	.. ..	۴۴۵	.. .. ..	،، رول ۹ ضمن (۱)
۴۲۵	دفعہ ۸۰ مقابلہ طلب	.. ..	۴۴۶	.. .. ..	،، رول ۹
۴۲۶	.. .. ..	،، رول ۸	۴۴۷	.. .. ..	،، رول ۸
۴۲۷			۴۴۸	.. .. ..	،، رول ۱۰
۴۲۸	دفعہ ۸۱	.. ..			ضمن (۱)۔
۴۲۹	،، ۸۲ ..	.. ..	۴۴۹	.. .. ..	،، رول ۱۱ ضمن (۲)
۴۳۰	،، ۸۳ ..	.. ..	۴۵۰	.. .. ..	،، رول ۱۲ ضمن (۱)
۴۳۱	،، ۸۴	.. ..	۴۵۱	.. .. ..	،، رول ۱۲ ضمن
۴۳۲	،، ۸۵	.. ..			(۲) و (۳)۔
۴۳۳	،، ۸۶	.. ..	۴۵۲	.. .. ..	،، رول ۱۲ ضمن (۴)
۴۳۴	،، ۸۷	.. ..	۴۵۳	.. .. ..	،، رول ۱۲ ضمن (۵)
۴۳۵	.. ..	آرڈر ۲۹۔ رول ۱	۴۵۴	.. .. ..	آرڈر ۳۲۔ رول ۱۴
۴۳۶	.. ..	،، رول ۲ و ۳	۴۵۵	.. .. ..	،، رول ۱۴
۴۳۷	.. ..	آرڈر ۳۱۔ رول ۱	۴۵۶	.. .. ..	،، رول ۴ ضمن (۳)
۴۳۸	.. ..	،، رول ۲			،، ۳۲ رول ۴ ضمن (۴)
۴۳۹	.. ..	،، رول ۳	۴۵۷	.. .. ..	،، رول ۴ ضمن (۱)
۴۴۰	.. ..	آرڈر ۳۲۔ رول ۱ و ۴	۴۵۸	.. .. ..	،، رول ۱۱ ضمن (۱)
		ضمن (۳)۔	۴۵۹	.. .. ..	،، رول ۱۱ ضمن (۲)
۴۴۱		،، رول ۴ ضمن	۴۶۰	متروک	.. .. ..
		(۱)۔	۴۶۱	.. .. ..	،، رول ۶
۴۴۲	.. ..	،، رول ۲	۴۶۲	.. .. ..	،، رول ۷
۴۴۳	.. ..	،، رول ۴ ضمن (۱) و رول ۴ ضمن (۲)	۴۶۳	.. .. ..	،، رول ۵

دفعات ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء	دفعات ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۸ء	(آرڈر - رول)
۴۶۴	.. .. ..	آرڈر ۳۲ رول ۱۶
۴۶۵	.. .. ..	" ۲۸ رول ۱
۴۶۶	.. .. ..	" رول ۲
۴۶۷	.. .. ..	" رول ۳
۴۶۸	.. .. ..	آرڈر ۵ رول ۲۸ و ۲۹
۴۷۰	دفعہ ۸۸	.. .. ..
۴۷۱	.. .. ..	آرڈر ۳۵ رول ۱
۴۷۲	.. .. ..	" رول ۲
۴۷۳	.. .. ..	" رول ۴
۴۷۴	.. .. ..	" رول ۵
۴۷۵	.. .. ..	" رول ۶
۴۷۶	.. .. ..	" رول ۳
۴۷۷ .. .. }	.. .. ..	آرڈر ۳۸ رول ۱
۴۷۸ .. .. }		
۴۷۹	.. .. ..	" رول ۲
۴۸۰	.. .. ..	" رول ۳
۴۸۱	.. .. ..	" رول ۴
۴۸۲	منسوخ	
۴۸۳ .. .. }	.. .. ..	" رول ۵
۴۸۴ .. .. }		
۴۸۵	.. .. ..	" رول ۶
۴۸۶	.. .. ..	" رول ۷
۴۸۷	.. .. ..	" رول ۸
۴۸۸	.. .. ..	" رول ۹

دفعات ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء	دفعات ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۸ء	(آرڈر - رول)
۴۸۹	.. .. ..	آرڈر ۳۸ رول ۱۰
۴۹۰	.. .. ..	" رول ۱۱
۴۹۱	دفعہ ۹۵	.. .. ..
۴۹۲	.. .. ..	آرڈر ۳۹ رول ۱
۴۹۳	.. .. ..	" رول ۲
۴۹۴	.. .. ..	" رول ۳
۴۹۵	.. .. ..	" رول ۵
۴۹۶	.. .. ..	" رول ۴
۴۹۷	دفعہ ۹۵	.. .. ..
۴۹۸	.. .. ..	" رول ۶
۴۹۹	.. .. ..	" رول ۷
۵۰۰	.. .. ..	" رول ۸
۵۰۱	.. .. ..	" رول ۹
۵۰۲	.. .. ..	" رول ۱۰
۵۰۳	.. .. ..	آرڈر ۴۰ رول ۱ تا ۳
۵۰۴	.. .. ..	" رول ۵
۵۰۵	متروک	.. .. ..
۵۰۶ .. .. }	ضمیمہ دوم ملاحظہ ہو	
۵۰۷ .. .. }		
۵۰۸ .. .. }		
۵۰۹ .. .. }		
۵۱۰ .. .. }		
۵۱۱ .. .. }		
۵۱۲ .. .. }		

دفعات ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲	دفعات ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۸	(آرڈر - رول)	دفعات ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲	دفعات ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۸	(آرڈر - رول)
۵۱۳	ضمیمہ دوم ملاحظہ کرو		۵۳۷	.. .. ..	آرڈر ۳۷ رول ۷
۵۱۴			۵۳۸	.. .. ..	" رول ۱
۵۱۵			۵۳۹	دفعہ ۹۲ و ۹۳	.. .. ..
۵۱۶			۵۴۰	" ۹۶ (۱) و (۲)	.. .. ..
۵۱۷			۵۴۱	.. .. ..	آرڈر ۴۱ رول ۱
۵۱۸			۵۴۲	.. .. ..	" رول ۲
۵۱۹			۵۴۳	.. .. ..	" رول ۳
۵۲۰			۵۴۴	.. .. ..	" رول ۴
۵۲۱			۵۴۵		" رول ۵ ضمن (۱) و (۳)
۵۲۲					
۵۲۳			۵۴۶	.. .. ..	" رول ۶
۵۲۴			۵۴۷	.. .. ..	" رول ۷
۵۲۵			۵۴۸	.. .. ..	" رول ۹
۵۲۶			۵۴۹	.. .. ..	" رول ۱۰
۵۲۷	دفعہ ۹۰ مقابلہ طلب	آرڈر ۳۶ رول ۱	۵۵۰	.. .. ..	" رول ۱۳
۵۲۸	.. .. ..	" رول ۲	۵۵۱	.. .. ..	" رول ۱۱
۵۲۹	.. .. ..	" رول ۳	۵۵۲	.. .. ..	" رول ۱۲
۵۳۰	.. .. ..	" رول ۴	۵۵۳	.. .. ..	" رول ۱۴
۵۳۱	.. .. ..	" رول ۵	۵۵۴	.. .. ..	" رول ۱۵
۵۳۲	.. .. ..	آرڈر ۳۷ رول ۲	۵۵۵	.. .. ..	" رول ۱۶
۵۳۳	.. .. ..	" رول ۳	۵۵۶	.. .. ..	" رول ۱۷
۵۳۴	.. .. ..	" رول ۴	۵۵۷	.. .. ..	" رول ۱۸
۵۳۵	.. .. ..	" رول ۵	۵۵۸	.. .. ..	" رول ۱۹
۵۳۶	.. .. ..	" رول ۶	۵۵۹	.. .. ..	" رول ۲۰

دفعات ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء	دفعات ایکٹ ۵ ۱۹۰۸ء	(آرڈر - رول)	دفعات ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء	دفعات ایکٹ ۵ ۱۹۰۸ء	(آرڈر - رول)
۵۶۰	.. .. ..	آرڈر ۴۱ رول ۲۱	۵۸۲ (الف) ...	دفعہ ۱۴۶ مقابلہ طلب	.. .. ..
۵۶۱	.. .. ..	،، رول ۲۲		دفعہ ۱۴۹ ۔	.. ..
		ضمن (۱) و (۲) و (۳)	۵۸۳	،، ۱۴۴ ضمن (۱)	.. .. ..
		و (۵) ۔	۵۸۴	،، ۱۰۰	.. .. ..
۵۶۲	.. .. ..	،، رول ۲۳	۵۸۵	،، ۱۰۱	.. .. ..
۵۶۴	متروک		۵۸۶	،، ۱۰۲	.. .. ..
۵۶۵	.. .. ..	،، رول ۲۴	۵۸۷	،، ۱۰۳	.. .. ..
۵۶۶	.. .. ..	،، رول ۲۵	۵۸۸	،، ۱۰۴ مقابلہ طلب	آرڈر ۴۳ ۔ رول ۱
۵۶۷	.. .. ..	،، رول ۲۶	۵۸۹	،، ۱۰۶	.. .. ..
۵۶۸	.. .. ..	،، رول ۲۷	۵۹۰	،، ۱۰۸	،، رول ۲
۵۶۹	.. .. ..	،، رول ۲۸	۵۹۱	،، ۱۰۵ ضمن (۱)	.. .. ..
۵۷۰	.. .. ..	،، رول ۲۹	۵۹۲	.. .. ..	آرڈر ۴۴ رول ۱
۵۷۱	.. .. ..	آرڈر ۴۱ رول ۳۰	۵۹۳	.. .. ..	،، رول ۲
۵۷۲	دفعہ ۱۳۷ مقابلہ طلب		۵۹۴	.. .. ..	آرڈر ۴۵ رول ۱
۵۷۳		.. ..	۵۹۵	دفعہ ۱۰۵	.. .. ..
۵۷۴	.. .. ..	،، رول ۳۱	۵۹۶	،، ۱۱۰	.. .. ..
۵۷۵	دفعہ ۹۸	.. .. ..	۵۹۷	،، ۱۱۱	.. .. ..
۵۷۶	.. .. ..	،، رول ۳۳	۵۹۸	.. .. ..	آرڈر ۴۵ رول ۲
۵۷۷	.. .. ..	،، رول ۳۴	۶۰۰	.. .. ..	،، رول ۴
۵۷۸	دفعہ ۹۹	.. ..	۶۰۱	.. .. ..	،، رول ۶
۵۷۹	.. .. ..	،، رول ۳۵	۶۰۲	.. .. ..	،، رول ۷
۵۸۰	.. .. ..	،، رول ۳۶	۶۰۳	.. .. ..	،، رول ۸
۵۸۱	.. .. ..	،، رول ۳۷	۶۰۴	.. .. ..	،، رول ۹
۵۸۲	دفعہ ۔ ضمن (۳)	آرڈر ۲۲ رول ۱۱	۶۰۵	.. .. ..	،، رول ۱۰

دفعات ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲	دفعات ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۸	(آرڈر - رول)	دفعات ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲	دفعات ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۸	(آرڈر - رول)
۶۰۶	.. .. ..	آرڈر ۴۵ رول ۱۱	۶۲۸	.. .. ..	آرڈر ۴۷ رول ۶
۶۰۷	.. ..	〃 رول ۱۲	۶۲۹	.. .. ..	〃 رول ۷ و
۶۰۸	.. ..	〃 رول ۱۳			۹ -
۶۰۹	.. ..	آرڈر ۴۵ رول ۱۴	۶۳۰	.. .. ..	〃 رول ۸
۶۱۰	.. ..	〃 رول ۱۵	۶۳۱	دفعہ ۱۱۶	.. .. ..
۶۱۱	.. ..	〃 رول ۱۶	۶۳۲	〃 ۱۱۷	.. .. ..
۶۱۲	مقابلہ طلب ہمراہ		۶۳۳	〃 ۱۱۳ مقابلہ طلب	.. .. ..
	دفعہ ۱۲۹ -		۶۳۴	〃 ۱۱۸	.. .. ..
۶۱۳	مقابلہ طلب ہمراہ		۶۳۵	〃 ۱۱۹	.. .. ..
	دفعہ ۱۳۰ -		۶۳۶	.. .. ..	آرڈر ۴۹ رول ۱
۶۱۴ .. .. }	متروک		۶۳۷	دفعہ ۱۲۸ ضمن (۲)	
۶۱۵ .. .. }					
۶۱۶	دفعہ ۱۱۲		۶۳۸	〃 ۱۲۰ ضمن (۱)	آرڈر ۴۹ رول ۳
۶۱۷	〃 ۱۱۳ مقابلہ طلب	آرڈر ۴۶ رول ۱	۶۳۹	〃 ۱۲۰ ضمن (۲)	.. .. ..
۶۱۸	.. .. ..	〃 رول ۲	۶۴۰	〃 ۱۳۲	.. .. ..
۶۱۹	.. .. ..	〃 رول ۳	۶۴۱	〃 ۱۳۳	.. .. ..
۶۲۰	.. .. ..	〃 رول ۴	۶۴۲	〃 ۱۳۵ ضمن (۱) و (۲)	.. .. ..
۶۲۱	.. .. ..	〃 رول ۵	۶۴۳	متروک	
۶۲۲	دفعہ ۱۱۵	.. .. ..	۶۴۴	.. .. ..	آرڈر ۴۸ رول ۳
۶۲۳	〃 ۱۱۴ ..	آرڈر ۴۷ رول ۱	۶۴۵	دفعہ ۱۳۷ ضمن (۱)	.. .. ..
۶۲۴	.. .. ..	〃 رول ۲		و (۲) -	.. .. ..
۶۲۵	.. .. ..	〃 رول ۳	۶۴۵ (الف) ..	〃 ۱۴۰	.. .. ..
۶۲۶	.. .. ..	〃 رول ۴	۶۴۶	متروک	
۶۲۷	.. .. ..	〃 رول ۵	۶۴۷ (الف) ..	.. .. ..	آرڈر ۴۶ رول ۶

دفعات ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء	دفعات ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۸ء	(آرڈر - رول)	دفعات ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء	دفعات ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۰۸ء	(آرڈر - رول)
۶۴۶ (ب) ..	.. .. ..	آرڈر ۴۹ رول ۷	۶۵۰	متروک	.. .. ..
۶۴۷	دفعہ ۱۴۱	.. .. ..	۶۵۰ (الف)	دفعہ ۲۹	.. .. ..
۶۴۸	،، ۱۳۶	.. .. ..	۶۵۲	دفعات ۱۲۲ و ۱۲۹ و ۱۳۰ و ۱۳۱	.. .. ..
۶۴۹	،، ۳۶ و ۳۷	.. .. ..	۶۵۳	دفعہ ۵۹	.. .. ..

مطبوعہ مطبع قوانین ہند امرتسر

فہرست ابواب و دفعات مجموعہ ضابطہ دیوانی یعنی ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء

آرڈر - ۱۲

اقبال و دستاویزات

آرڈر - ۱۳

پیشی و ضبطی و واپسی دستاویزات

شرح مجموعہ ضابطہ دیوانی

یعنی

ایکٹ نمبر (۵) بابت ۱۹۰۸ء

جوکہ ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۰۸ء کو جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند با جلاس کونسل کی پیشگاہ سے منظور ہوا

ایکٹ بغرض اجتماع و ترمیم کرنے ان قوانین کے جو ضابطہ عدالتہائے دیوانی سے متعلق ہیں

تمہید | ہرگاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ قوانین جو ضابطہ عدالت ہائے دیوانی سے متعلق ہیں جمع و ترمیم کئے جائیں۔ لہذا بذریعہ اسکے حسب ذیل حکم ہوتا ہے:-

قوانین ماقبل | سنہ ۱۸۶۲ء تک عدالت ہائے بلاد پریزیڈنسی و دیگر ممالک مختلف قواعد ضابطہ کی پابند تھیں سپریم کورٹ ہائے معاملہ ضابطہ میں خود اپنے عملدرآمد قواعد و احکام ہائے و بعض ایکٹ ہائے کے تابع تھیں (۱)۔ پراونشل عدالت ہائے ان ایکٹہائے و آئین ہائے کے تابع تھیں جو خصوصیت سے ان کے ساتھ متعلق تھے (۲)۔ سنہ ۱۸۵۹ء میں پہلا مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۸۵۹ء) صادر کیا گیا تھا جسمیں یہ حکم تھا کہ جہاں وہ نفاذ پذیر ہو جائے وہاں عدالتہائے دیوانی کا ضابطہ صرف اسی کے تابع ہونا چاہئے (۳)۔ مگر ایکٹ مذکور کا منشا ابتداءً ایسی عدالتہائے سے

---

(۱) ملاحظہ ہو ایکٹ ہائے نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۵۲ء و نمبر ۲ سنہ ۱۸۵۴ء

(۲) ملاحظہ ہو فہرست منسلکہ ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۶۱ء جسمیں منسوخی بعض ایکٹ ہائے و آئین ہائے متعلق بہ ضابطہ ایسی عدالت ہائے دیوانی جو بروئے فرمان شاہی قائم نہ کی گئی تھیں۔

(۳) ملاحظہ ہو ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۸۵۹ء دفعہ ۳۸۸۔

متعلق ہونے کا تھا جو کہ فرمان شاہی کے رو سے قایم نہ کی گئی تھیں اور سنہ ۱۸۶۲ء تک وہ عدالتہائے بلاد پریزیڈنسی سے متعلق کیا گیا تھا۔ اسی سال میں بلاد پریزیڈنسی سپریم کورٹ ہائے و صدر دیوانی عدالت ہائے قایم کی گئی تھیں۔ وہ فرمان شاہی جس کے رو سے موجودہ ہائیکورٹ ہائے قایم کئے گئے تھے بہ تعمیل ایکٹ پارلیمنٹ سنہ ۱۸۶۱ء (۲۴ و ۲۵ وکٹوریہ باب ۱۰۴) کے عطا کیا گیا تھا۔ سپریم کورٹ ہائے کو منسوخ کر کے انکا پہلا ضابطہ بمقدمات دیوانی مابین فریق و فریق ترک کیا گیا تھا اور بروئے دفعہ ۳۷۔ اس فرمان شاہی کے جس کے رو سے ہائیکورٹ کلکتہ قایم کیا گیا تھا اور بروئے ہم مضمون دفعات فرمان شاہی کے جنکی رو سے مشابہ ہائیکورٹہائے مدراس و بمبئی میں قایم کئے گئے تھے۔ کارروائیات نالشات دیوانی جو ہائیکورٹ میں پیش ہوں تابع ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۸۵۹ء کے بنائے گئے تھے۔ اور نیز تابع ایسے مزید یا دیگر اناکٹمنٹ ہائے جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل متعلق بہ ضابطہ دیوانی کے جو کہ بوقت فرمانہائے شاہی مذکور کے نافذ تھے۔ شرط ہمیشہ یہ تھی کہ آئین ایسی کارروائیات کا تابع ایسے قوانین اور آئین ہائے کے ہونا چاہئے جو کہ بعد ازاں از طرف جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل کے ایسی کارروائیات کے متعلق وضع کئے جائیں۔ اس کی ترمیم بروئے دفعہ ۳۷ جدید فرمان شاہی سنہ ۱۸۶۵ء کے کیگئی تھی جو بالفاظ ذیل تھی: ”اور ہم علاوہ ازیں یہ حکم دیتے ہیں کہ ہائیکورٹ مذکور کے واسطے یہ امر جائز ہوگا کہ وقتاً فوقتاً قواعد و احکام واسطے انتظام جملہ کارروائیات بمقدمات دیوانی کے جو کہ ہائیکورٹ مذکور کے روبرو لائے جائیں بشمول کارروائیات باختیار سماعت ایڈمیرلٹی و وائس ایڈمیرلٹی و بلا چینی و ازدواجی کے وضع کرے۔ مگر شرط ہمیشہ یہ ہے کہ ہائیکورٹ مذکور کو ایسے قواعد و ضوابط کے وضع کرنے میں حتی الامکان احکام مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۸۵۹ء اور ہر ایسے حکم قانون کی پیروی کرنی چاہئے جو کہ از طرف اعلیٰ عہدہ دار مجاز کے مشعر ترمیم و تبدیلی قانون مذکور صادر کیا گیا ہو“ (۱)۔ دیگر ایکٹہائے متعلق بہ اختیار کئے جانے مجموعہ سنہ ۱۸۵۹ء کے از طرف ہائیکورٹ ذیل میں مذکور ہیں (۲) وہ ایکٹ ہائے جو بعد سنہ ۱۸۵۹ء کے از طرف ہائیکورٹ صادر کئے گئے ہیں ذیل میں درج ہیں (۳) سنہ ۱۸۷۷ء و پیع سرا

(۱) ملاحظہ ہو مجموعہ ضابطہ دیوانی براڈن صاحب صفحات ۱ و ۲ و ضمیمہ۔ (۲) ایکٹ نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۶۲ء و ایکٹ نمبر ۲۴ سنہ ۱۸۶۲ء و نمبر ۸ سنہ ۱۸۶۳ء۔ (۳) ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۸۶۰ء و نمبر ۳۴ سنہ ۱۸۶۰ء و نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ء و نمبر ۹ سنہ ۱۸۶۳ء و نمبر ۲۶ سنہ ۱۸۶۷ء و نمبر ۷ سنہ ۱۸۷۰ء و نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۷۰ء و نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۱ء و نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۷۱ء و نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ء

مجموعہ وضع کیا گیا تھا (ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۷۷ء) اسکے روسے نہایت اہم ترمیم دیوانی مجموعہ بابت سنہ ۱۸۵۹ء میں کیگئی تھی - پہلے مجموعہ میں صرف ۳۸۰ دفعات تھیں مگر مابعد ایکٹ میں ۶۵۲ تھیں - اس مجموعہ کے بعد ترمیم کنندہ ایکٹ ہائے صادر کئے گئے تھے (۱) اور اسکے بعد ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء صادر ہوا تھا جسکی ترمیم بھی بروے مابعد ایکٹہائے کے کیگئی تھی اور نیز انکے روسے وہ جزواً منسوخ کیا گیا تھا (۲) موجودہ مجموعہ ایکٹ ۱۸۸۲ء کو منسوخ کرتا ہے اور نیز ترمیم کنندہ ایکٹ ہائے نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۸ء و نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۹۱ء و نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۹۵ء کو - موجودہ مجموعہ میں بڑی بات وہ تمیز ہے جو مابین ان امور کے جنکے متعلق ایکٹ مذکور میں کارروائی کیگئی ہے یعنے ایسے امور کے جو ایک سے زیادہ صوبہ سے متعلق ہیں اور ان امور کے کیگئی ہے جنکے متعلق یہ ضروری ہے کہ جملہ صوبجات میں وہ یکساں ہوں اور ایسے خفیف امور جو ایک فہرست میں جداگانہ درج کئے گئے ہیں اور بطور محض ایسے قواعد کے متصور کئے گئے ہیں جنکو کہ ہائیکورٹ ہائے و چیف کورٹ ہائے منسوخ یا ترمیم کرسکتے ہیں - یہ قواعد ایک وسیع حد تک مجموعہ سنہ ۱۸۸۲ء کی دفعات ہیں جو بعض حصص میں ترمیم کردہ اور بعض میں ایزاد کردہ ہیں بنسبت متن ایکٹ مذکور کے بہت سی تبدیلی ہائے ان احکام میں پائی جاتی ہیں جنکا تعلق اجراء کے ساتھ ہے - گو دیگر اجزا مجموعہ کی بھی ترمیم کیگئی ہے اور ان میں اضافہ کیا گیا ہے - احکام متعلق بہ دیوالہ مجموعہ میں سے بالکل خارج کئے گئے ہیں اور علاحدہ ایک جداگانہ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۷ء میں درج ہو گئے ہیں جو گذشتہ یکم جنوری کو نافذ ہوا تھا -

اجتماع و ترمیم مجموعہ ہذا ایک اجتماع کنندہ ایکٹ ہے - وہ طریق تعبیر جو ایک ایسے مجموعہ کی صورت سے متعلق کیا جانا چاہئے لارڈ ہرشل صاحب نے (۳) ایسے الفاظ میں بیان کیا ہے جنکو کہ حکام عالیمقام پریوی کونسل نے اختیار کیا ہے (۴) اور انکا حوالہ اور انطباق دیگر معاملات ملک ہذا کے ساتھ بھی کیا گیا ہے (۵) انگلستان کے ایکٹ بلہائے ایکسچینج کے متعلق کارروائی

(۱) ایکٹ نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ء و نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۷۹ء (۲) جزواً منسوخ کردہ بروے ایکٹہائے ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء دفعہ ۳ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۹۶ء دفعہ ۲ نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۸ء دفعہ ۴۴ (۲) نمبر ۸ سنہ ۱۸۸۴ء دفعہ ۲ - نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۹ء و نمبر ۸ سنہ ۱۸۹۰ء دفعہ ۲ - ترمیم کردہ بروے ایکٹہائے نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۸ء دفعات ۳ و ۴ و ۶ نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۹۱ء و ۵ سنہ ۱۸۹۲ء دفعہ ۳ و نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۸ء دفعہ ۱۱ و نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۸ء دفعات ۲ و ۸ و نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۸۹ء دفعات ۱ و ۳ و نمبر ۶ سنہ ۱۸۹۰ء دفعہ ۵ نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۲ء دفعہ ۲ و ۴ و نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۴ء و نمبر ۷ سنہ ۱۸۹۵ء دفعات ۱ و ۲ و نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۹۵ء - (۳) مقدمہ بنک آف انگلینڈ بنام وینگلیانو برادرس لا رپورٹ مقدمات اپیل سنہ ۱۸۹۱ء صفحہ ۱۰۷ بالصفحہ ۱۴۴ و ۱۴۵ (۴) مقدمہ نریندرا ناتھ سرکار بنام کملا باسنی داسی انڈین اپیلز جلد ۲۳ صفحہ ۱۸ و ۲۶

(۵) رگھونپا بنام چنچم سنگھ گنگا رام انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۸۳ و دمودر مدلیار بنام سکریٹری آف سٹیٹ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۹۱ و گونہ باجیچی بنام بھنور تسمیو لو چٹی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۳۴ و لالہ سورج پرشاد بنام گلاب چند انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۱۵۷ -

کرتے ہوئے صاحب ممدوح نے بیان فرمایا تہا کہ:-

"میری رائے میں مناسب طریق یہ ہے کہ اولاً عبارت سٹیٹوٹ کا امتحان کیا جائے اور یہ معلوم کیا جائے کہ اصلی طبعی معنے کیا ہیں بلا کسی لحاظ اس خیال کے جو کہ پہلی حالت قانون سے پیدا ہوا ہو اور پہلے یہ معلوم نکیا جائے کہ پہلے قانون کی کیا حالت تہی اور اُس سے یہ قیاس پیدا کیا جائے کہ غالباً اُسی قانون کو غیر متبدل رہنے دینے کا منشا تہا اور یہ معلوم کیا جائے کہ آیا الفاظ قانون اس تعبیر کے ساتہہ مطابقت کہاتے ہیں - اگر یہ طریق اختیار کیا جائے تو میری دانست میں استعمال قانون میں سخت تزلزل واقعہ ہوگا اور وہ غرض زائل ہو جائیگی جسکے کہ ساتہہ وہ وضع کیا گیا تہا پس غرض یہ ہے کہ قانون کا منشا عبارت مستعملہ کی تعبیر کرنے سے معلوم کیا جانا چاہیئے نہ کہ گذشتہ سندات کا امتحان اور اُنپر نکتہ چینی کرنے سے - میرا منشا ہرگز یہ کہنے کا نہیں ہے کہ ہرگز گذشتہ حالت قانون سے احکام مجموعہ کی تعبیر کرتے وقت استمداد نہ کیا جانا چاہیئے مثلاً اگر ایک حکم قانون مشتبہ ہو تو ایسا استمداد بالکل جایز ہوگا یا اگر پہلے قانون میں ایک لفظ ایک خاص معنوں میں استعمال ہوتا رہا ہو تو مجموعہ زیر بحث میں بہی اُس لفظ کو وہی معنے عطا ہونے چاہئیں - یہ صرف مثال کے طور پر بیان کیا گیا ہے میں صرف اسبات پر زور دینا چاہتا ہوں کہ پہلا کام الفاظ مستعملہ قانون کی تعبیر کرنیکا ہونا چاہیئے اور خاص وجوہات پر پہلے فیصلجات سے استمداد کرنا بہی جایز ہو سکتا ہے"(۱)

بیان یہ کیا گیا ہے کہ پہلی تواریخ قانون متعلق بہ امر زیر بحث کا حوالہ دینا اُن وسایل میں سے ایک ہے جنسے کہ عدالت ایک ایکٹ واضعان قانون کی تعبیر کرتے وقت استمداد کرنے کی مستحق ہے (۲) اور ہائیکورٹ ہائے کلکتہ و مدراس و بمبئی کا عملدرآمد یہ رہا ہے کہ بطور امداد تعبیر ایک ایکٹ کے تواریخ کارروائیات ایکٹ مذکور پر غور کرتے ہیں - اور رپورٹ لا کمشنران و کارروائیات لیجسلیٹف کونسل و رپورٹہائے سیلکٹ کمیٹی و مسودہ بلہائے و بیانات اغراض و وجوہات کا حوالہ دیتے ہیں - مگر حکام عالیمقام پریوی کونسل نے مقدمہ ایڈمنسٹریٹر جنرل بنگال بنام پریم لال ملک (۳)

(۱) نیز ملاحظہ ہو ایڈمنسٹریٹر جنرل بنگال بنام پریم لال ملک انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۷۸۸ - لالہ سورج پرشاد بنام گلاب چند انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۵۱۷ - (۲) بہوبا کر بہاٹ بنام وشوامبہر پنڈت انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۱۳ و ایڈمنسٹریٹر جنرل بنگال بنام پریم لال ملک انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۷۳۲ - (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۷۸۸ کی پیروی گنگی وسرکار بنام سری چیرلا چینگو - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۱۷ لغایت صفحہ ۱۰۲۲ -

میں ان وسائل تعبیر کے استعمال کی نسبت ناپسندیدگی ظاہر کی ہے۔ اس سوال کے متعلق کثیر التعداد فیصلجات موجود ہیں جو کسی قدر مشکل سوال ہے (۱) اس میں شبہ نہیں کہ یہہ ایک مسلمہ قاعدہ تعبیر ہے کہ جب الفاظ ایک ایکٹ کے صریح اور صاف ہوں تو عدالت کا فرض ہے کہ انکو اسی طرح پر مطابق اُنکے صریح معنوں کے موثر کرے اور اُنمیں کوئی کمی بیشی نہ کرے واضعان قانون کی وہی مراد سمجھی جانی چاہئے جو کہ اُنہوں نے صریح الفاظ میں ظاہر کی ہے۔ اور جب ایک ایکٹ کے الفاظ کے صرف ایک ہی معنے ہو سکتے ہوں تو عدالت مجاز نہیں ہے کہ واضعان قانون کی نیت کے متعلق کوئی قیاس کرے یا اُن کی تعبیر مطابق اپنے اُس خیال کے کرے جو اُس نے اس ایکٹ کے وضع کئے جانے کی وجوہات کے متعلق اختیار کیا ہو (۲) پس مختصر الفاظ میں ابتدائی سوال یہ ہے کہ کیا کہا گیا ہے نہ کہ منشا کیا ہو سکتا ہے (۳) پس جہاں ایک ایکٹ کے متعلق یہ خیال کیا گیا ہو کہ اُس سے صریح طور پر واضعان قانون کا منشا ظاہر نہیں ہوتا تو چند سال سے ہائیکورٹ ہائے کلکتہ و مدراس و بمبئی کا طریق عمل یہ رہا ہے (۴) کہ بطور امداد بغرض تعبیر امور ذیل کو ملحوظ رکھتے ہیں (الف) اصل قانون کی تواریخ (۵) و (ب) کارروائیاں متعلق بہ ایکٹ مدوران وضع قانون:۔ یعنے

(الف) رپورٹ لا کمشنران (۶)

(۱) ملاحظہ ہو مضمون دربارہ تعبیر قوانین مندرجہ صفحہ ۲۸ جلد ۵ مدراس لا جرنل۔ (۲) غریب اللہ سرکار بنام موہن لال شاہا انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۲۷ و نیز الرحیم بنام شمس النسا بیگم ویکلی رپورٹر جلدہ صفحہ ۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۵۷۔ (۳) ملاحظہ ہو رائے لارڈ ہرسکل بمقدمہ برافی بنام اٹارنی جنرل منی ٹوبا لا رپورٹ مقدمات اپیل سنہ ۱۸۹۵ء صفحہ ۲۱۶۔ (۴) الہ آباد ہائیکورٹ نے اسکے خلاف مقدمہ قادر بخش بنام بھوانی پرشاد انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۵۴۱ نے کلکتہ ہائیکورٹ سے اختلاف کرکے قرار دیا ہے کہ ایک سٹیٹوٹ کی تعبیر کرنے میں عدالت بیان وجوہات و اغراض کا حوالہ نہیں دسکتی وغیرہ۔ (۵) بھوابا بابھ بھاٹ بنام وشواسبھر بھٹ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۱۳ و نیز ملاحظہ ہو سرکار بنام قسیح انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۴۳ و دیگر مقدمات۔ (۶) شیخ موسے بنام شیخ عیسے انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۴۱۔ جہاں سارجنٹ صاحب چیف جسٹس نے لارڈ وسٹبری کی رائے بمقدمہ معاملہ میو لا جرنل بنکرپسی جلد ۳۱ صفحہ ۸۹ کو (جس میں لارڈ چانسلر صاحب نے رپورٹ لا کمشنران متعلق بہ قانون بنکرپسی کا حوالہ دیا تھا) اختیار کرکے یہ قرار دیا تھا کہ بامداد تعبیر ایک سٹیٹوٹ کے رپورٹ لا کمشنران کا حوالہ دیا جاسکتا ہے۔ بمقدمہ رویش چندر سینیال

(ب) کارروائیات لیجس لیٹیف کونسل (۱)

(ج) رپورٹ ہائے سلیکٹ کمیٹی واضعان قانون (۲)

(د) مرحلہ جات مسودہ بل (۳) اور

(ہ) بیان اغراض ووجوہات (۴) ملحق بہ بل ہائے

سوال دربارہ استحقاق کے کہ ان امداد ہائے کا استعمال تعبیر کرتے وقت کیا جائے۔ مقدمہ محولہ بالا میں حکام عالیمقام کے روبرو پیش ہوا تھا۔ ہائیکورٹ کلکتہ نے اس مقدمہ (انڈین سٹریٹ

٭ بقیہ نوٹ صفحہ ۵ کا۔ بنام ہیرومنڈل انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۸۵۲ میں ایسا ہی قرار دیا گیا تھا مگر تمراکنا متو سرکار بنام پروستو کمار گہوس ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۴۰۸ میں کوچ صاحب چیف جسٹس نے بیان فرمایا ہے کہ: "ہم ایک ایکٹ کی تعبیر بذریعہ رپورٹ کمشنران کے نہیں کر سکتے۔"

(۱) متھورا کنٹ شاہ بنام انڈیا جنرل سٹیم نیویگیشن کمپنی انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۶ وغلام جہالا بنام گوبردہن جہا انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۴۵۴ وراجی بنام بالکرشن انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۵۸۳ میں کسی ایسی کارروائی کا حوالہ دیا گیا تھا مگر مقدمہ کرشن پراجی بنام سکھوجی راؤ انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۴۳ میں عدالت نے قرار دیا ہے کہ بحث متعلق بل کا حوالہ نہیں دیا جا سکتا مگر مقدمہ چنی لال بنام ہیرجی بومنجی انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۳۱۰ میں اس کے خلاف عمل کیا گیا۔ بخلاف ازیں الہ آباد ہائی کورٹ نے قرار دیا ہے کہ بحث ہائے واضعان قانون کا حوالہ نہیں دیا جا سکتا۔ ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۵ وجلد ۲۶ صفحہ ۱۴۴۔ (۲) ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۱۷ وجلد ۷ صفحہ ۸۵۲ وجلد ۱۹ صفحہ ۵۴۴ وجلد ۲۱ صفحہ ۷۳۲ وانڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۵۸۳۔ وانڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۲۰۷۔ مگر ہائی کورٹ الہ آباد نے اختلاف کر کے قرار دیا ہے کہ ایسی رپورٹ ہائے کا حوالہ نہیں دیا جا سکتا۔ ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۵۔

(۳) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۷۲۹۔ اس کے خلاف ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۴۱۔

(۴) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۵۴۵۔ وانڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۷۳۲ وانڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۴۱۔ اس کے خلاف ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۶ وانڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۵۔

جنرل بنگال بنام پریم لال ملک (۱) میں بامداد تعبیر ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۸۶۸ء کے امور ذیل کا حوالہ دیا تھا (الف) طریق وضع قانون (۲) (ب) بیان وجوہات و اغراض ایکٹ (۳) (ج) رپورٹ سیلکٹ کمیٹی (۴)

حکام عالی مقام پریوی کونسل نے جن کے روبرو مقدمہ بر طبق اپیل کے پیش ہوا تھا (۵) یہ قرار دیا تھا دربارہ (الف) کے کہ (اول) "ایک مثبت انا کٹمنٹ واقعہ سٹیٹوٹ سنہ ۱۸۶۱ء اُن اظہارہائے آرا سے محدود یا زائل نہیں کیا جا سکتا جو کہ پہلے قانون متعلق بہ امر مذکور سے اخذ کیگئی ہوں اور کہ ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۸۶۷ء سے بعد کا کوئی قانون دربارہ اس اختیار ہی کے موجود نہیں ہے کہ اپنا عہدہ بشمول جملہ حقوق و ذمہ واریہائے کے ایڈمنسٹریٹر جنرل کے حوالہ کردے" (۶) اور (ثانیاً) مجتمع کنندہ سٹیٹوٹ کے متعلق کارروائی کر تو قت یہ کہ ہر ایک انا کٹمنٹ کا اس کے ابتدائی ماخذ تک تجسس کیا جانا چاہیے اور جبکہ یہ معلوم ہوجاوے تو اس کی تعبیر مطابق اُن واقعات کے کیجانی چاہیے جو کہ بروقت اس کے قانون ہونے کے موجود تھے۔ اصل غرض اجتماع کی یہ ہے کہ قانون سٹیٹوٹ ایک خاص امر کے متعلق جمع کیا جائے اور وہ اس تاریخ تک مکمل کیا جاوے تاکہ وہ ایک مفید مجموعہ ہوجائے اور ایسے واقعات سے متعلق ہوجائے جو کہ بروقت نفاذ ایکٹ اجتماع کنندہ کے موجود ہوں" (۷) نسبت (ب) اور (ج) کے حکام عالی مقام پریوی کونسل نے حسب ذیل رائے ظاہر کی تھی (۸) "اُن دو فاضل ججان نے جنہوں نے عدالت اپیل میں کثرت رائے سے فیصلہ دیا تھا گو اپنے فیصلہ کو اُنپر مبنی نہ رکھا تھا تاہم اُنہوں نے اُن کارروائیات واضعان قانون کا حوالہ دیا ہے جنکا نتیجہ صدور ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۸۶۷ء میں ہوا تھا بطور جائز امداد تعبیر دفعہ ۱ کے۔ حکام عالیمقام اس مسئلہ سے اپنا اختلاف ظاہر کرنا درست نہیں سمجھتے ہیں۔ جو وجوہات قانون انگلستان سے متعلق ہو سکتی ہیں قانون ہند سے بھی متعلق ہیں"

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۷۳۲۔ ملاحظہ ہو رائے بیچفرم صاحب چیف جسٹس بر صفحہ ۷۵۳ مقدمہ مذکور و رائے ٹریولین صاحب بر صفحہ ۷۷۵۔ (۲) وہی مقدمہ صفحات ۷۳۵ و ۷۵۱ و ۷۶۴ و ۷۶۶ و ۷۷۱۔ (۳) وہی مقدمہ صفحات ۷۳۷ و ۷۴۴ و ۷۶۷۔ (۴) وہی مقدمہ ۷۵۳ و ۷۶۶ و ۷۶۷ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۷۸۸ (سنہ ۱۸۹۵ء) (۶) وہی مقدمہ بصفحہ ۷۹۷۔ (۷) وہی مقدمہ بصفحہ ۷۹۸۔ (۸) وہی مقدمہ بصفحات ۷۹۹ و ۸۰۰۔

پس سوال یہ ہے کہ کس حد تک یہ فیصلہ پریوی کونسل کو عدالت ہائے ہند کے عملدرآمد مجولہ بالا پر موثر ہوتا ہے۔ حکام عالیمقام کے فیصلہ کا نتیجہ حسب ذیل معلوم ہوتا ہے:-

(اوّل) پہلے قانون کا حوالہ اب تک بھی بطور امداد تعبیر کے دیا جاسکتا ہے (۱) تابع اس شرط کہ (الف) اگر ایک ایکٹ کے الفاظ صحیح وصاف ومثبت ہوں تو وہ ان اظہارہائے نیت سے محدود یا متزلزل نہیں ہوسکتے جو کہ پہلے قانون متعلق بہ امر متنازعہ سے اخذ کئے گئے ہوں۔

(ب) بصورت ایک اجتماع کنندہ ایکٹ کے اسکی تعبیر بحوالہ ان واقعات کے نہ کیجانی چاہیے جو بروقت پہلے ایکٹ ہائے کے موجود ہوں بلکہ بتعلق ان واقعات کے جو بروقت اجتماع کنندہ ایکٹ کے موجود ہوں (۲)۔ بیان یہ کیا گیا ہے کہ یہ آخری رائے ایسے مقدمات سے متعلق ہے جہاں کہ دو جماعت ہائے واقعات ایک دوسرے سے مختلف ہوں (۳)۔ مگر جملہ مقدمات میں مناسب طریق یہ ہے کہ پہلے عبارت ایکٹ کا امتحان کیا جائے بلا کسی لحاظ پہلی حالت قانون کے اور کہ اسپر صرف اس حالت میں غور کیا جائے اگر معنے ایکٹ کے مذبذب صحیح نہوں۔

(دوم) رپورٹہائے انڈین لاکمشنران:- انکا حوالہ عدالت ماتحت میں دیا گیا تھا اور حکام عالیمقام پریوی کونسل نے بلاواسطہ طور پر انکے استعمال کی نسبت کچھ نہیں کہا۔ مگر انہوں نے یہ ظاہر کیا ہے کہ قانون ان امور کے متعلق وہی ہونا چاہیے جو کہ انگلستان میں رائج ہے اور مطابق اس معیار کے حوالہ دیا جانا جائز ہے۔ ملاحظہ ہو رائے لارڈ ویسٹبری بمعاملہ میو محولہ بالا صفحہ ۵ نوٹ (۴) بمقدمہ چنی لال بنچارام بنام منی شنکر آتارام (۴) میں بمبئی ہائیکورٹ نے ایکٹ حق آسائش کے متعلق کارروائی کرتے وقت سفارشہائے لاکمشنران کا حوالہ دیا تھا۔

(سوم) کارروائیات کونسل واضعان قانون:- بر طبق حوالہ دینے بعض الفاظ

(۱) ہوم بنام گے لاجرنل چانسری ڈویژن جلد ۵ صفحہ ۹۰۵ محولہ ٹریولین صاحب جسٹس بمقدمہ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۷۷۱۔ (۲) بنک آف انگلینڈ بنام ویگلیانو براورس لارپورٹ مقدمات اپیل صفحہ ۱۰۷ سنہ ۱۸۹۱ء نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۰۰۔ (۳) نیز ملاحظہ ہو آرائے مندرجہ مدراس لاجرنل جلد ا صفحات ۲۸۹ و ۲۹۰۔

(۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۶۱۶۔

فیصلہ حکام پریوی کونسل کے یہ معلوم ہوگا کہ انکا حوالہ دینا اب جایز نہیں ہے مگر معاملہ میوا (۱) میں لارڈ چانسلر صاحب نے وہ سپیچ پڑھی تھی جو کہ ہاوس آف کامنس میں اُس ممبر نے کی تھی جسنے سنہ ۱۸۶۰ء کا بنکرپسی بل پیش کیا تہا۔ خود حکام پریوی کونسل نے مقدمہ ہبرٹ بنام پرچاس (۲) میں جرنل ہاے کامنس و لارڈس کا اور دیگر کارروائیات پارلیمنٹ کا حوالہ دیا تہا۔ اور مقدمہ کوین بنام بشپ آف اکسفورڈ (۳) میں بریمول صاحب جسٹس نے اُس تقریر لارڈ چانسلر کے فقرات کو پڑھا تہا جو کہ ہاوس آف لارڈس میں دربارہ چرچ ڈسپلن ایکٹ کے کیگئی تھی مگر اسکے بعد بمبئی ہایکورٹ نے یہ قرار دیا ہے کہ یہ جایز نہیں ہے کہ ایک رکن انڈین لیجسلیٹیف کونسل کی اسپیچ کا حوالہ دیا جاے جبکہ ایک بل کے اناکٹمنٹ کی تجویز پیش ہوا ہو (۴)

(چہارم) رپورٹ ہاے سیلکٹ کمیٹی واضعان قوانین۔ انکا حوالہ ہایکورٹ نے مقدمہ ایڈمنسٹریٹر جنرل بنام پریم لال ملک میں دیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حکام پریوی کونسل نے ان رپورٹہاے کا حوالہ دینا ناپسند کیا ہے۔ گو انہوں نے قاعدہ انگلستان کی طرف مراجعت کی ہے جسپر کہ انہوں نے اپنے فیصلہ کو مبنی رکہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ سر جارج جرنر صاحب نے مقدمہ ڈرمنڈ بنام ڈرمنڈ (۵) میں کارروائیات سیلکٹ کمیٹی کا حوالہ دیا ہے جسکا وہ خود ایک رکن تہا۔ مقدمہ آسام بنام پاہتا (۶) میں مدراس ہایکورٹ نے رپورٹ سیلکٹ کمیٹی کا حوالہ دیا ہے۔

(پنجم) مرحلہ جات مسودہ بل۔ انکا حوالہ اسمقدمہ میں نہ تو ہایکورٹ نے اور نہ حکام پریوی کونسل نے دیا تہا۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ وہ اُس استثنے میں آتے ہیں جو حکام پریوی کونسل نے قایم کی ہے۔ ان کے استعمال کی نسبت کوئی سند پائی نہیں جاتی۔ مقدمہ چنی لال منجارام بنام منی شنکر آتمارام (۷) میں عدالت نے مسوّدات بلہاے حق آسائیش سنہ ۱۸۷۹ء و سنہ ۱۸۸۱ء کا اور نیز آراے تیار کنندہ اول الذکر بل کا حوالہ دیا تہا۔

(ششم) بیان اغراض و وجوہات۔ انکا حوالہ ہایکورٹ نے اسمقدمہ میں دیا تہا اور

---

(۱) لا جرنل بنکرپسی جلد ۱۳ صفحہ ۸۷ (۲) لا رپورٹ پریوی کونسل جلد ۳ صفحہ ۶۴۸ - (۳) کوینز بنچ ڈویژن جلد ۴ صفحہ ۵۳۵ - (۴) سرکار بنام بالگنگادہر تلک انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۱۲۵

(۵) لا رپورٹ چانسری اپیل جلد ۲ صفحہ ۳۲ (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۴۹۴

(۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۶ -

معلوم ہوتا ہے کہ حکام پریوی کونسل نے اسکا حوالہ دینا ناپسند کیا ہے - الحاق بیان اغراض و وجوہات دربارہ ایک بل کے ایک ایسا ضابطہ ہے جو اس ملک سے خصوصیت رکھتا ہے - اس امر کے متعلق کوئی سند انگلستان موجود نہیں ہے - لیکن اگر رپورٹہائے سلکٹ کمیٹی و کارروائیات واضعان قانون کی پذیرائی کے متعلق وجوہات موجود ہیں تو ان بیانات کی نسبت بھی موجود ہونی چاہئیں - مقدمہ دہلی و لنڈن بنک بنام ہیم لال دت (۱) میں ٹریولین صاحب جج نے اغراض و وجوہات ایکٹ حق اسائش کا حوالہ دیا تھا یہ معلوم کرنیکے واسطے کہ اسوقت قانون کیا تھا اور مقدمہ چنی لال منجارام بنام منی شنکر آتمارام (۲) میں بھی کینڈی صاحب جج نے بیان اغراض و وجوہات کا حوالہ دیا ہے -

فیصلہ حکام عالیمقام پریوی کونسل کا حوالہ مختصر الفاظ میں کلکتہ ہائیکورٹ نے مقدمہ ملکہ معظمہ بنام سری چرن چنگو (۳) میں دیا ہے - نیز بمبئی ہائیکورٹ نے مقدمہ سرکار بنام بال گنگادھر تلک (۴) میں جس میں وسیع طور پر بیان کیا گیا ہے - کہ ان کارروائیات لیجسلیٹف کونسل سے استمداد کرنا ایک ایکٹ کی تعبیر کرتے وقت ناقابل پذیرائی ہے - جن کا نتیجہ ایک ایکٹ کے صدور میں ہوا ہو -

بہر حال خواہ وہ ان ایکٹ ہائے کی تعبیر کرتے وقت قابل پذیرائی ہوں یا نہ جنسے کہ وہ متعلق ہیں افعال واضعان قانون تواریخی طور پر وقعت رکھتے ہیں اگر اس امر پر غور کرنا مقصود ہو کہ ایکٹ یا دوسرے فریق کے اغراض وضع قانون کی تحریک کرنے میں کیا ہو سکتے ہیں نہ یہ معلوم کرنا کہ سٹیچوٹ میں کیا کچھ بیان کیا گیا ہے (۵) اور اسمیں کچھ شبہ نہیں ہے کہ مسلسل حوالہ ایسے افعال کا گو اصطلاحی طور پر نہیں تاہم بہرحال پرائیویٹ طور پر واضعان قانون کی نیت کے معلوم کرنے کیواسطے ممد ہو سکتا ہے - ابتدائی سوال ہر مقدمہ میں یہ ہے کہ واقعات کیا ہیں؟ مگر اس ملک میں یہ ایک عام غلطی ہے کہ ایک مقدمہ کے واقعات بحث سندات کے نظر انداز کئے جاتے ہیں (۶) -

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۸۳۹ (۲) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۶
(۳) " " " جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۱۷ (۴) " " " جلد ۲۲ صفحہ ۲۱۲
(۵) رائے ایج صاحب چیف جسٹس بمقدمہ قادر بخش بنام بھوانی پرشاد انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۹ - (۶) رائے جنکنس صاحب چیف جسٹس بمقدمہ کانشی ناتھ بنام اننت انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۴۰۹

دوسرا سوال یہ ہے کہ خود مجموعہ کے الفاظ کیا ہیں؟

ایکٹ بطور ایک مسلسل مجموعہ کے متصور کیا جانا چاہیے جسکی مختلف دفعات بلحاظ ایک دوسری کی یکے بعد دیگرے وضع کیگئی ہیں (۱) عدالت کو عبارت واضعان قانونکی پیروی کرنا چاہیئے اگر الفاظ مستعملہ صریح ہوں بغیر یہ خیال کرنیکے اسکی نیت کیا ہوسکتی ہے (۲) اُسکا محدود فرض یہ کہنا نہیں ہے کہ واضعان قانون کا کیا منشا تھا بلکہ یہ معلوم کرنیکا کہ جو کچھہ واضعان قانون نے کہا ہے وہی اُنکا منشا ہے (۳) ایک اناکٹمنٹ کے الفاظ کی بجائے دوسرے الفاظ استعمال کرنا ہمیشہ خطرناک ہے خواہ اُس کے الفاظ عین درست طور پر مستعمل ہی ہوں (۴) جہاں مجموعہ میں ایک خاص سوال کے متعلق احکام درج ہوں تو اُس کے معلوم کرنیکی معیار عام اصول ہائے نہیں ہیں بلکہ وہ عبارت مجموعہ ہے جو سوال مذکور سے متعلق ہے (۵) جہاں دو ضابطے یا دو چارہ جوئی ہائے مہیا کیئے گئے ہوں تو اُن میں سے ایک کی نسبت یہ خیال نہ کیا جانا چاہیے کہ وہ دوسرے کو زائل کرتی ہے (۶) بہت سی صورتوں میں جوڈیشل نظایر کا حوالہ دینا ضروری ہے کیونکہ یہ ایک اصول خصوصیت کے ساتھہ انگلش کامن لا کا ہے (۷) کہ ایک فیصل شدہ مقدمہ ایک مستند اور قابل پابندی وقعت رکھتا ہے اور وہ تابع بعض مشہور حدود کے ہے جس کی کہ پیروی دیگر شمار مقدمات میں کیجانی چاہیئے۔ مگر یہ امر افسوسناک واقعہ ہے کہ کثیر تعداد درج رپورٹ شدہ مقدمات ہندوستان کی سوالات قانون اضافی یا ضابطہ سے متعلق ہے۔ افسوس اسوجہ سے ہے کہ بہت سا اختلاف جو در بارہ تعبیر قواعد ضابطہ و میعاد و اسٹامپ یا رجسٹری کے موجود ہے جو ترک کیا جانا چاہیئے جس سے لیئے الفاظی

(۱) جنار دہن دوبے بنام رام دہن سنگھ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۷۳۸ -

(۲) معاملہ منچرجی بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۵۵ نیز ملاحظہ ہو دیبی دیال بنام بہادر پرتاب انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۴۳۳ (۳) لالہ سریا بنام گلاب چند انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۴ بصفحہ ۵۵-۷ (۴) درگا چودہرانی بنام جواہر سنگھ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۲۳ -

(۵) بھوپ اندر بنام بجے بہادر انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ بر صفحہ ۱۵۶ و ۱۵۷ - (۶) اجودہیا پرشاد بنام بالمکند انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۵۴ - رائے محمود صاحب جسٹس ورنگ لال مصر بنام ٹوکم مصر ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۳۰۴ (۷) اردمن لا اور موجودہ کانسٹی ٹیوشنل سسٹم میں اس خیال کی تردید کیگئی ہے ملاحظہ ہو مضمون مندرجہ بمبئی لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۸۶ -

وقوع میں آتی ہے اور اپیل ہائے کہ نکی مبادرت پیدا ہوتی ہے جو بہت سی صورتوں میں اس امید پر منحصر ہوتے ہیں کہ عدالتہائے ماتحت کے فیصلجات کو منسوخ کرایا جائے بربنائے واقعات کے نہیں بلکہ کسی نہ کسی اصطلاحی وجہ پر (۱)

اس ملک میں جوڈیشل نظائر کا استعمال کبھی کبھی استعمال بیجا کی حد تک پہونچ جاتا ہے ہر ایک مقدمہ بلا واسطہ دوسرے مقدمہ کے ہوتا ہے اور کوئی فیصلہ بربنائے واقعات کسی اور فیصلہ کی نظیر نہیں ہوتا - اور ہر تجویز اسطرحپر پڑھی جانی چاہیے کہ وہ خاص واقعات ثابت کردہ سے متعلق ہے - کیونکہ اظہار ہائے عموماً تابع اُن خاص واقعات کے ہوتے ہیں جو کہ ایک مقدمہ میں ثابت کئے جائیں - ایک مقدمہ صرف اُس امر کی سند ہوتا ہے جو اس میں فی الواقع فیصل کیا گیا ہو - وہ اُس مسئلہ کے متعلق مقتبس نہیں ہو سکتا جو کہ بطور نتیجہ کے طبعی طور پر اُس سے پیدا ہو (۲) "صرف ایک ہی استعمال سندات یا فیصل شدہ مقدمات کا اُس اصول کا قایم کرنا ہے جس کی پیروی صاحب جج اس مقدمہ کے فیصل کرنیوقت کرسکے جو اس کے روبرو موجود ہو" (۳) -

جیسا کہ ہالوے صاحب جسٹس نے بیان کیا ہے عملی زندگی کے ساتھ درست اصولہائے کا متعلق کرنا اُس سے زیادہ مشکلات پیدا نہیں کرسکتا جیسا کہ قانون مقدمات کا متعلق کرنا پیدا کرتا ہے جو غلط فہمی قانون پر مبنی ہوں اور جنکو سب بہترین رہنما خیال کرتے ہوں (۴) -

سوالات ضابطہ میں یہ امر عموماً اہم ہے کہ یکسانیت فیصلجات موجود ہو اور کہ موجودہ عملدرآمد

(۱) ملاحظہ ہو مضمون مندرجہ مدراس لا جرنل جلد ۷ صفحہ ۳۰۹ - (۲) رائے لارڈ ہالسبری لارڈ جسٹس بمقدمہ کوئین بنام لیتھم سنہ ۱۹۰۱ع مقدمات اپیل صفحہ ۵۰۶ محولہ بمقدمہ جہانگیر بنام سکریٹری آف سٹیٹ ہند بمبئی لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۸۹ - نیز ملاحظہ ہو - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۲۷ -

(۳) معاملہ جایداد ہلیٹ صاحب چانسری ڈویژن جلد ۱۳ صفحہ ۷۱۲ - رائے جیسل صاحب ماسٹر آف رولز - ملاحظہ ہو آرائے ایج صاحب چیف جسٹس و سٹریٹ صاحب جسٹس بمقدمہ سرکار بنام گوبردھن انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۵۲۸ و سرکار بنام محمد ہمایون شاہ بنگال لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۳۵۳ -

(۴) ڈی سوزا بنام کولس - مدراس ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۸۴ بصفحہ ۴۲۰ -

میں خلل اندازی نہ کیجائی چاہئے (۱) مقدمہ سداشیو پتے بنام راما لنگاپتی (۲) میں حکام عالیمقام پریوی کونسل نے بیان کیا تہا کہ "بمبینہ اتفاق عدالت ہائے ہند اس طرحپر ثابت ہوگیا ہے۔ اگر یہ سوال غیر منفصل ہوتا تو حکام عالیمقام کی رائے میں (خواہ اُنکی رائے اس فقرہ کی تعبیر کے متعلق کچھ ہی ہو) یہ درست نہ ہوگا کہ اسقدر طویل سلسلہ فیصلجات پر صرف ایک سوال ضابطہ کے متعلق غور کیا جائے۔ یہ امر تسلیم کیا گیا ہے کہ مدعی اس قسم کے حقوق کا دعوے اگر وہ موجود ہوں ایک جداگانہ نالش میں کرسکتا ہے"

عدالت ہائے ملک ہذا کو اولاً خود الفاظ ایکٹ کی پیروی کرنی چاہئے اور ثانیاً اُن فیصلجات عدالت ہائے ہند کی جنمیں مجموعہ کی تعبیر کیگئی ہے اور جو انپر قابل پابندی ہیں۔ عدالت ہائے ماتحت پر لازم ہے کہ اُن ہائیکورٹ ہائے کے فیصلجات کی پیروی کریں جن کے وہ تابع ہیں۔ جہانکہ مختلف فیصلجات مختلف ہائیکورٹوں کے موجود ہوں

ذاتی اختیار عدالت۔ اسکے متعلق ملاحظہ ہو دفعہ ۱۵۱ مجموعہ ہذا۔

عدالت ہائے باختیار سماعت دیوانی۔ تابع اُن امور کے جو بعد ازیں مذکور ہیں تمہید سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجموعہ ہذا جملہ عدالت ہائے باختیار سماعت دیوانی سے متعلق ہے اسلئے اُس کے احکام جملہ عدالت ہائے دیوانی واقعہ برٹش انڈیا پر حاوی ہیں۔ نیز ایکٹ ہذا نالشات مرجوعہ بہ عام اختیار سماعت دیوانی سے متعلق ہے۔

عدالت مرافعہ خفیفہ۔ ملاحظہ ہو شرح دفعہ ۷ و دفعہ ۸۔ ایکٹ ہذا۔

عدالت ہائے مال۔ لفظ مذکور کی تعریف دفعہ ۵ ضمن (۲) مجموعہ ہذا میں کیگئی ہے۔ عدالت ہائے دیوانی اور عدالت ہائے مال میں ایک صریح تمیز موجود ہے جیسا کہ ایکٹ ہائے قبضہ اراضی میں مذکور ہے۔ عدالت ہائے دیوانی اس امر سے عدالت ہائے مال سے ممیز ہیں کہ اول الذکر جملہ دیوانی مقدمات میں اختیار کا استعمال کرتی ہیں اور عدالت ہائے مال ایک محدود اقسام مقدمات میں اختیارات کا استعمال کرتی ہیں

---

(۱) پہولکماری بنام گہنشام انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۵۱۱ (رائے ریمینی صاحب جسٹس) نیز ملاحظہ ہو پربہاکر بہاٹ بنام وشوامبر انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۱۳ وکسوم کماری بنام ستیارنجن انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۹۹۹ - (۲) بنگال لارپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۳۸۳ و انڈین اپیلز جلد ۲ صفحہ ۲۲۸ -

مگر عدالت مال ان معنوں میں عدالت دیوانی ہے جب کہ وہ جملہ سوالات از قسم دیوانی کا فیصلہ مابین اُن اشخاص کے کرتی ہے جو اپنے دیوانی حقوق کی استدعا کرتے ہیں (۱) اسلئے بعض مقدمات میں یہ سوال پیدا ہوا ہے کہ آیا جب موخرالذکر معنوں میں عدالت ہائے مال عدالت ہائے دیوانی ہیں تو اُنکا ضابطہ بصورت عدم موجودگی خاص احکام کے تابع مجموعہ ہذا کے ہے اس سوال کے جواب کا فیصلہ اس سوال کے متعلق تحقیقات کرنے سے نہ کیا جانا چاہیے کہ آیا وہ عدالت ہائے دیوانی ہیں بلکہ اس سوال کے متعلق کہ اُنکو ویسا ہی تصور کرکے اُن ایکٹ ہائے کے احکام جو عدالت ہائے مذکور کو بناتی ہیں احکام مجموعہ ہذا کو متعلق ہونے سے باز نہیں رکھتے۔ بالفاظ دیگر کہ آیا وہ مکمل مجموعہ نہیں ہیں۔ یا کہ اُن معاملات کے متعلق جنکی نسبت وہ خاموش ہیں وہ تابع احکام مجموعہ ہذا کے ہیں؟ اسی سوال کے متعلق جو دربارہ ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۱ء و ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۵۹ء کے پیدا ہوا ہے۔ آئندہ بحث کیگئی ہے۔

مگر بہت سے مقدمات میں کوئی ایسا سوال پیدا نہیں ہوسکتا کیونکہ بہت سے ایکٹہائے قبضہ اراضی میں خاص احکام دربارہ اطلاق مجموعہ ہذا بکار روائیات بعد التہاج مال کے موجود ہیں۔ بصورت ایکٹ نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۸۱ء کے (جو ایکٹ مالگذاری اراضی ممالک متوسط ہے) مجموعہ بذات خود متعلق نہیں ہوتا۔ مگر چیف کمشنر مجاز ہے کہ بمنظوری جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل کے ایسے قواعد وضع کرے جو واسطے محدود کرنے ضابطہ عہدہ داران مال کے ایسے مقدمات میں ہوں جنکے واسطے ایکٹ میں کوئی ضابطہ مہیا نہ کیا گیا ہو۔ اور وہ مجاز ہے کہ کسی ایسے قاعدہ کی رو سے یہ ہدایت کرے کہ فلاں احکام مجموعہ اُس جملہ اقسام نالشات سے متعلق ہونگے جو عہدہ داران مال کے روبرو دایر ہوں (۲)

ایکٹ قبضہ اراضی پنجاب (نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۸۷ء) میں یہ حکم ہے کہ لوکل گورنمنٹ مجاز ہے۔ کہ بمنظوری جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل کے قواعد مطابق ایکٹ مذکور کے وضع کرے واسطے محدود کرنے ضابطہ عدالت ہائے مال کے اُن امور میں جنکے متعلق

(۱) نیلمنی سنگھ دیو بنام تارا ناتھ مکرجی - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۹۵ بصفحہ ۳۰۰ و ۳۰۱ -

(۲) ایکٹ نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۸۱ء کی دفعہ ۱۹ کا ملاحظہ ہو۔

ضابطہ بروئے ایکٹ مقرر نہیں کیا گیا۔ جبتک قواعد وضع نہ کئے گئے ہوں اور بعد وضع ہونے کے تابع اُنکے احکام کے مجموعہ ہذا تا حد امکان جملہ کارروائیات بعدالتہائے مال سے متعلق ہے خواہ وہ قبل یا بعد از صدور ڈگری ہوں (۱)

معلوم ہوتا ہے کہ ایکٹ قبضہ اراضی ممالک متحدہ آگرہ (ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۱ء) × × × میں مکمل قواعد ضابطہ درباره تجویز نالشات لگان زیر ایکٹ مذکور کے موجود ہیں۔ اور ایک مقدمہ منفصلہ ذیل (۲) میں سٹوارٹ صاحب چیف جسٹس کی یہ رائے تھی کہ منشا یہ تھا کہ احکام مجموعہ کا تعلق روکا جائے۔ مگر الہ آباد ہائیکورٹ کے اجلاس کامل نے اُس مقدمہ میں یہ قرار دیا تھا کہ عدالت ہائے مال واقعہ ممالک مغربی و شمالی اُن امور کی نسبت جنکی نسبت ایکٹ ہائے ممالک مذکور میں کوئی حکم موجود نہیں تابع مجموعہ ہذا کے ہیں۔ اسلئے وہ ضابطہ جو بروئے دفعات ۳۴۲ و ۳۴۳ مجموعہ ماقبل کے مہیا کیا گیا تھا اُن نالشات سے متعلق تھا جو زیر ایکٹ لگان ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۸۸۱ء تجویز کیجارہی ہوں (۳)۔ وجوہات فیصلہ مذکور جو درحقیقت فیصلہ پریوی کونسل بمقدمہ نیلمنی سنگھ دیو بنام تارا ناتھ مکرجی (۴) پر منحصر ہیں یہ ہیں کہ عدالت ہائے مال عدالتہائے اختیار سماعت دیوانی حسب منشاء مجموعہ ہذا ہیں اور جبتک کہ وہ خود مجموعہ کے رو سے مستثنٰے نہ کیگئی ہوں وہ جملہ امور میں ماسوائے اُن کے جنکی نسبت خاص ضابطہ ایکٹ قبضہ اراضی میں مہیا کیا گیا ہے تابع مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ہے۔ فیصلہ اجلاس کامل اُس صورت سے متعلق نہیں ہے جہانکہ ایکٹ میں خود اپنا ضابطہ بلاواسطہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے مہیا کیا گیا ہو۔ مثلاً صورت ہائے استصواب بنالشات ثالثی میں (۵) اور گو ضابطہ مہیا کردہ بروئے مجموعہ مثلاً بروئے دفعہ ۲۸۵ مجموعہ ماقبل و دفعہ ۶۳ مجموعہ حال عدالت ہائے مال مختلف مدارج سے متعلق ہو سکتا ہے مگر وہ

(۱) ایکٹ نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء کی دفعہ ۸۸ ملاحظہ ہو۔ (۲) ادھو پرکاش سنگھ بنام مرلی منوہر انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۴۰۶۔ درباره ترمیم کنندہ ایکٹ ہائے کے ملاحظہ ہو ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۷ء و نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۸ء دفعہ ۱۰ و نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۶ء ملاحظہ کرو دفعہ ۱۹۳۔ ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۱ء

(۳) حوالہ مذکورہ بالا۔ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۹۵۔ نیز ملاحظہ ہو رگھوبردیال بنام بانکے لال۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۱۸۲۔ (۵) فہیم النساء بنام اجودھیا پرشاد انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۷۰۔

اس صورت سے متعلق نہیں ہے جہانتکہ اختلاف مابین عدالت مال وعدالت دیوانی کے ہو (۱)

ایک مشابہ سوال دربارہ بنگال ایکٹ نمبر ۱۰ ۱۸۵۹ء کے پیدا ہوا تھا جو بعض جگہ پر ابھی مروج ہے۔ پہلے بہ پیروی فیصلہ اجلاس کامل الہ آباد ہائیکورٹ محولہ بالا کے یہ قرار دیا گیا تھا کہ عدالت ہائے مال ان امور ضابطہ میں جنکے متعلق ایکٹ میں کوئی حکم نہیں تابع مجموعہ کے ہیں اسلئے دفعہ ۴۳ پہلے مجموعہ کی نالش مرجوعہ زیر ایکٹ لگان سے متعلق قرار دیگئی تھی (۲) فیصلہ حکام پریوی کونسل جو اس سے پہلے مقدمہ (۳) میں صادر کیا گیا تھا اس رائے کی تائید میں ہے۔ جبکہ ایک ڈگری لگان صادر کردہ کلکٹر زیر دفعہ ۲۳۔ ایکٹ نمبر ۱۰ ۱۸۵۹ء بغرض اجرائے ایک عدالت دیوانی میں منتقل کیجائے تو اسمیں شبہ نہیں کہ عدالت موخر الذکر انتقال کو جائز متصور کرکے اس ضابطہ کے تابع عمل کریگی جو اسپر حاوی ہے مگر بعد میں فیصلہ اجلاس کامل بمقدمہ گنگندرو ناتھ ملک بنام متھرا موہن پارہی (۴) کی سند پر یہ قرار دیا گیا ہے کہ ایکٹ نمبر ۱۰ ۱۸۵۹ء ایک مکمل مجموعہ ہے اور اسمیں عام قوانین میعاد خلل انداز نہیں ہوتے اسلئے احکام مجموعہ ہذا مقدمات زیر ایکٹ نمبر ۱۰ ۱۸۵۹ء سے متعلق نہیں ہے یہ مقدمات ان آراء پر منحصر ہیں جو کہ فیصلہ اجلاس کامل الہ آباد ہائیکورٹ میں بیان کیگئی ہیں یعنی یہ کہ قطع نظر اس سوال کے کہ آیا عدالت ہائے مال عدالت ہائے دیوانی ہیں خاص ایکٹ ہائے میں خاص ضوابط کا مہیا کیا جانا اس قیاس کو رفع کرتا ہے کہ ان ایکٹ میں احکام مجموعہ اضافہ شدہ سمجھے جانے چاہئیں۔ ان امور کی نسبت جنکے متعلق خود ایکٹ میں احکام نہیں۔ اگر ایسا منشا ہوتا تو ایسا ہی حکم دیا جاتا جیسا کہ ایکٹ ۱۸۶۹ء میں کیا گیا تھا لیکن جب ایک اپیل بنا راضی فیصلہ کلکٹر کے ہائیکورٹ میں جائے تو وہ ڈگری جو بر طبق اپیل کے صادر کیجائے۔ ایک ڈگری عدالت دیوانی ہے اور اپیل دوم ہائیکورٹ میں مطابق اسی ضابطہ کے ہو سکتا ہے جو کہ دربارہ اپیل ہائے دوم کے ان نالشات میں مقرر کیا گیا ہے

(۱) رگھوبر دیال بنام بانکے لال انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۱۸۲
(۲) ادھیرانی نرائن بنام راگھو مہا پاتر انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۔
(۳) نیلمنی سنگھ بنام تارا ناتھ مکرجی۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۹۵
(۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۶۸۔

جو تمام دیوانی عدالت ہائے سے فیصل کیجائیں (۱) بالفاظ دیگر معاملہ کا عدالت دیوانی میں منتقل کیا جانا نالش کو اُن احکام کے تابع لاتا ہے جو اُسی عدالت کے عملدرآمد پر حاوی ہیں۔

اُس نیلام کی صورت میں جو زیر دفعہ ۱۱۰ ایکٹ نمبر ۱۰ شئہ ۱۸۵۹ء کیا گیا تھا یہ قرار دیا گیا دفعہ ۳۱۰ (الف) مجموعہ ماقبل کی (جو مطابق آرڈر ۲۱ قاعدہ ۸۹ کے ہے) متعلق نہیں ہوتی کیونکہ مجموعہ نیلام کے وقت تک متعلق ہے اسکے بعد متعلق نہیں (۲)

مجموعہ اُن مقدمات سے متعلق نہیں ہے جو ایکٹ ضابطہ زمینداران وکاشتکاران چھوٹا ناگپور کے تابع فیصل کئے گئے ہوں (۳)۔

بظاہر مجموعہ ہذا ان مقدمات سے متعلق ہے جو زیر ایکٹ وصولیابی لگان مدراس مرجوعہ ہو (۴) مگر گو دفعہ ۳۴ (آرڈر ۱۱ قاعدہ ۲ مجموعہ حال) زمیندار کو اُس لگان کی نالش سے باز رکھتی ہے جو پہلی نالش میں شامل نہ کیا گیا ہو تاہم وہ اسکو باز نہیں رکھتی کہ کوئی اور چارہ جوئی کرے جو اُسکو بغرض وصولی لگان قانوناً حاصل ہو مثلاً بروئے قرقی زیر ایکٹ وصولیابی لگان (۵)۔

نیز ملاحظہ ہو دفعات ۴ و ۵ مجموعہ ہذا۔

جوڈیشل اختیار تمیزی۔ مجموعہ ہذا کی بہت سی دفعات کے رو سے چند امور جنکے متعلق اسمیں کارروائی کیگئی ہے عدالت کے اختیار تمیزی پر چھوڑے گئے ہیں۔ اختیار تمیزی سے مراد وہ اختیار تمیزی ہے جو تابع ہدایت قانون کے ہو۔ وہ تابع کسی قاعدہ کے ہونا ضروری ہے۔ وہ بالضرور جائز اور باضابطہ ہونا چاہیے نہ کہ عارضی یا مذبذب یا التعجب آمیز (۶) بعض دفعات میں لفظ بہ جائز ہے گو موجود ہے۔ اسطرح پر

(۱) سدائی ناتھ بنام سرائی ناتھ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۵۳۲ (۲) ہریش چندر گھوس بنام انتاجین پتر ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۲۷۔ (۳) کہید و مہتو بنام بودھن مہتو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۵۰۸۔ (۴) ایکٹ نمبر ۸ شئہ ۱۸۶۵ء نیز ملاحظہ ہو ایکٹ نمبر ۱ شئہ ۱۹۰۶ء۔ (۵) راجہ الیسور داس بنام وینکٹا دایر انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۲۳۶ (۶) رائے لارڈ مینسفیلڈ بمقدمہ ولکس۔ برابز رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۵۳۹ بحوالہ بمقدمہ ہربنس سہائے بنام بھیرو پرشاد سنگھ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۵۹۔ نیز ملاحظہ ہو راجا ڈین جیسٹس بمقدمہ سرکار بنام دیارام انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۱

سخت غلطی واقعہ ہوئی ہے جب یہ کیا گیا ہے کہ بعض صورتوں میں "جایز ہے" سے مراد "ہونا چاہیے" ہے اس سے ہرگز یہ مراد نہیں ہو سکتی اسکے رو سے اختیار عطا کیا گیا ہے۔ پس سوال یہ باقی رہتا ہے کہ کن صورتوں میں جبکہ صاحب جج کو بروئے استعمال لفظ "جایز ہے" کے اختیار دیا گیا ہو اسکا فرض ہو جاتا ہے کہ اُسے استعمال کرے (۱)

تعبیر فعل عدالت۔ وہ قیاس جسپر کہ جملہ قواعد قانون مبنی ہیں یہ ہے کہ قایم کردہ عدالت ہائے مجاز ہیں کہ انپر عمل کریں (۲) مطابق مشہور قاعدہ کے عدالت یہ قیاس کر سکتی ہے کہ جوڈیشل اور آفیشل افعال باضابطہ طور پر عمل میں لائے گئے ہیں (۳) قاعدہ یہ قیاس کرنیکا ہے کہ عدالت ماتحت نے تعمیل فرض کی ہے۔ محض اپیلانٹ کے کہنے پر غفلت از ادائیگی فرض کا قیاس نہ کیا جانا چاہیے (۴) جب ایک فعل عدالت کی یہ تعبیر کیجاسکے کہ وہ مطابق قانون کے ہے تو یہ امر خلاف عام قواعد تعبیر کے ہوگا کہ اُسکے دیگر ایسے معنے لئے جائیں جس سے اسکا اثر قطعی طور پر زائل ہو (۵) مگر عدالت ہائے کو احتیاط کرنی چاہیے کہ اُنکے احکام عین مطابق احکام قانون کے وضع کئے گئے ہیں (۶) باضابطگی کا قیاس قابل تردید ہے۔ بیضابطگی ثابت کیجا سکتی ہے اور ایک غلط درخواست از طرف وکیل عدالت ہائے کی طرف سے ایک ناجایز حکم صادر کئے جانیکی کوئی وجہ نہیں ہے (۷)۔

مراتب ابتدائی

نام۔ شروع نفاذ و دایرہ نفاذ

دفعہ ۱۔ (۱) جایز ہے کہ اس ایکٹ کا نام مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء رکھا جاوے۔

(۲) یہ ایکٹ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۹ء سے نافذ ہوگا۔

(۳) یہ دفعہ اور دفعات ۱۵۵ لغایت ۱۵۸ تمام برٹش انڈیا سے متعلق ہیں۔ دیگر دفعات بجز اضلاع مندرجہ فہرست کے کل برٹش انڈیا سے متعلق ہیں۔

(۱) نکلس بنام بکیہ چانسری ڈویزن جلد ۲۴ صفحہ ۲۰۲۔ (۲) گوپی ناتھ سنگھ بنام اندامومی دیبیا ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱۶۷۔ (۳) ایکٹ شہادت دفعہ ۱۱۴ تمثیل (ہ)۔ (۴) رایش بہاری بنام نبیا پور ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۴۶۵۔ (۵) سرودا پرشاد بنام بھیپیت بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۱۴ (۶) ڈوسٹ بنام دائیڈ ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۳۲۲۔ (۷) مسماۃ انجو بنام لالہ راجیندر ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۴۰۔

وسعت مقامی - (الف) برٹش انڈیا - ان الفاظ میں سے دیسی ریاستہائے اور وہ ریاستہائے مستثنیٰ ہیں جو حضور ملک معظم کے ساتھ رابطہ اتحاد رکھتی ہیں - رشتہ مابین ایسے والیان ریاست اور ملک معظم کے ایک پولیٹکل رشتہ ہے اور ایسے والیان ریاست کی مملکت ہائے کوئی جزو برٹش مقبوضات کا نہیں بناتیں - گو پولیٹکل پہلو کے لحاظ سے ایسے والیان ریاست ہائے تابع تاج برطانیہ کے بطور حاکم اعلےٰ کے ہیں (۱) - قبل ازیں الفاظ مذکور کے یہ معنی قرار دیئے گئے تھے (۲) کہ اس سے مراد وہ مملکت ہائے ہیں - جو فی زمانہ ملکہ معظمہ کی تفویض میں بروئے سٹیٹوٹ ۲۱ و ۲۲ وکٹوریہ باب ۱۰۶ (سنہ ۱۸۵۸ء) کے دیگئی ہوں - ماسوائے اس انتظام کے جو پرنس آف ویلز کے ساتھ کیا گیا تھا اور سنگھاپور اور ملاکا کے - سٹیٹوٹ مذکور کی دفعہ اول کی رو سے ملکہ معظمہ دام اقبالہا کے حق میں وہ جملہ مملکت ہائے مفوض کیگئی تھیں جو کہ اسوقت ایسٹ انڈیا کمپنی کے قبضہ و اقتدار میں تھیں - بظاہر کوئی جدید صوبہ جو حاصل کیا گیا ہو بعد اس کے حصول کے ایک جزو برٹش انڈیا ہو جائیگا (۳) ضبطی مملکت مقامی اختیار سماعت عطا کرتی ہے (۴) لفظ مذکور میں وہ مملکت ہائے جو کامل اختیار شاہی سے یا دوامی طور پر ضبط کیگئی ہوں شامل ہیں دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے (۵) قبل صدور ایکٹ عبارات عامہ سنہ ۱۸۹۷ء کے یہ قرار دیا گیا تھا کہ لفظ مذکور میں وہ صورتیں شامل نہیں ہیں جہانکہ برٹش چھاونی سکندر آباد کیطرح کوئی واقعی ضبطی مملکت وقوع میں نہ آئی ہو (۶) اور نہ راج کوٹ کی ایسی صورت ہے جہانکہ اقرارنامہ مابین برٹش گورنمنٹ اور دیسی ریاست کے گو ایک پہلو کے لحاظ سے استعمال اراضی سے متعلق ہے اور بعض اختیارات اختیار سماعت افسران گورنمنٹ کو عطا کرتے ہیں تاہم بادشاہت اراضی سے متعلق نہیں ہے (۷) اور نہ مطابق صورت برار کے ہے جہانکہ اراضی کا قبضہ بطور رہن اور کفالت سرانجام دہی بعض امور کے تھا اور وہ ایک حقیت قرار

(۱) بکرم سنگھ بنام بیر سنگھ نمبر ۱۹۱ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ (۲) دفعہ ۲ ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۶۸ء عبارات عامہ ملاحظہ ہو (۳) اوسلے بنام پلاؤڈن پونیمنڈ پورٹ صفحہ ۱۶۱ و ۱۶۳ - (۴) سید محمد یوسف الدین بنام سرکار ویکلی رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱ - (۵) تریکم پرچاند بنام بمبئی برودا ریلوے کمپنی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۴۴ - (۶) حسین علی مرزا بنام عابد علی مرزا انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۱۷۷ (۷) سرکار بنام عبد الرحمن انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد - صفحہ ۱۸۶ -

دیگئی تھی جو اُس اراضی سے ممیز سمجھی جانی چاہیے جو برٹش گورنمنٹ نے سٹیشن بنانے کی واسطے حاصل کی ہو (۱)۔ تعریف الفاظ مندرجہ موجودہ ایکٹ عبارات عامہ (نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۹۷ء) اُس سے وسیع تر ہے جو کہ ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۶۸ء میں کیگئی تھی۔ الفاظ "برٹش انڈیا" سے مراد اب وہ جملہ ممالک ومقامات ہیں جو ملک معظم کے حدود اختیارات کے اندر ہوں بوساطت جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند یا دیگر عہدہ دار تابع حضور ممدوح کے اسکا اثر یہ ہے کہ تعریف مذکور اب زیادہ تر وسیع ہوگئی ہے۔ سوال وسعت کا فیصلہ موجودہ وقت میں بروئے امر واقعہ اُس مملکت کے ہوگا جو ملک معظم کے تابع حکومت ہو خواہ وہ بذریعہ ضبطی کے حاصل کیا گیا ہو یا اور طرح پر اور دوامی طور پر یا عارضی طور پر (۲) اضلاع مندرجہ فہرست کی تفصیل ایکٹ اضلاع مندرجہ فہرست کے ضمیمہ میں درج ہے جسمیں منجملہ دیگر اضلاع کے لکادیو اور نکوبار جزایر اور عدن بطور ایک جزو برٹش انڈیا کے قرار دئے گئے ہیں (۳) ایسا ہی برٹش برہما ایک جزو برٹش انڈیا ہے (۴) اور چیاونی دوہوان واقع ریاست کاٹھیاوار برٹش انڈیا کا جزو ہے (۵) اور یہ نتیجہ کہ ایک ضلع غیر آئین ضلع ہے ضروری طور پر یہ نتیجہ پیدا نہیں کرتا کہ عام ایکٹ ہائے واضعان اُسجگہ غیر موثر ہیں۔ اگر واضعان قانون نے قانون کو کافی وسعت کے ساتھ جملہ برٹش ممالک ہائے ہند سے متعلق کیا ہو تو کامل طور پر موثر ہونا چاہیے۔ ہر صورت میں یہ دیکھا جانا چاہیے کہ کن الفاظ میں قانون کا اظہار کیا گیا ہے بالخصوص بلحاظ انطباق مملکتی کے (۶)

(ب) اضلاع مندرجہ فہرست۔ اضلاع مندرجہ فہرست ایکٹ اضلاع مندرجہ فہرست سنہ ۱۸۷۴ء کی فہرست اول میں مذکور ہیں ان اضلاع میں سے حسب ذیل سے یہ قانون متعلق ہوگا۔ سنتال پرگنہ بموجب حد مندرجہ ایکٹ نمبر ۳۷ سنہ ۱۸۵۵ء (۷) بھوٹان دوار (۸) ضلع دارجیلنگ وجلپائیگوڑی۔ اضلاع لوہاری باغ ولوہارڈغا معہ ضلع پالامن دمان بھوم و پرگنہ دلبھوم

(۱) محمد یحیٰ بنام بمبئی بڑودا ریلوے کمپنی محولہ بالا صفحہ ۲۲۹ - (۲) ملاحظہ ہو کتاب مولفہ حکم چند صفحہ ۳ -
(۳) ,, ,, ,, ,, ,, ,, (۴) آغا محمد ہمدانی بنام کوہن انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۱ - (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۴۴ - (۶) ڈک بنام برلسٹین رپورٹ ممالک مغربی وشمالی جلد ۱ صفحہ ۲۸۰ - (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۷
(۸) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ ۲۰۸ -

ضلع میگھ بھوم و مہال انگول (۱) اضلاع مندرجہ فہرست پنجاب (۲) کورگ و سندھ و پرگنہ
جان سر باور اور حصہ مندرجہ فہرست از ضلع مرزاپور (۳)

۱- کل مجموعہ ضابطہ (باستثنائے دفعات ۱ و ۱۵۵[1]) اضلاع مندرجہ فہرست کے ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۷۴ء
کی دفعہ ۵ کے رو سے مرقومۃ الذیل اضلاع مندرجہ فہرست میں وسعت پذیر کیا گیا ہے۔

سندھ .. .. ملاحظہ طلب گزٹ آف انڈیا ۱۸۸۲ء حصہ ۱ صفحہ ۲۱۷-

اضلاع دارجیلنگ جلپائی گوڑی (جو ایکٹ ۱۴ ۱۸۷۴ء میں
قسمت ہائے دارجیلنگ جلپائی گوڑی کی نام کنچی گیری ... رر رر رر رر صفحہ ۲۱۸

اضلاع ہزاری باغ و لوہاردگا (جسمیں اسوقت ضلع
پلاماؤ داخل ہے جو ۱۸۹۲ء میں علیحدہ ہوگیا تھا) و
مانبھوم و پرگنہ ڈھالبھوم واقعہ ضلع سنگبھوم و مہال انگول .. .. رر رر رر رر

پرگنہ جونسار باور واقعہ ضلع ڈیرہ دون اور ضلع
مرزاپور کا جزو مندرجہ فہرست .. .. . . رر رر رر رر صفحہ ۲۱۷

اضلاع مندرجہ فہرست واقعہ پنجاب ... رر رر رر رر صفحہ ۲۱۹

کورگ ... ... رر رر رر رر صفحہ ۲۱۷

اضلاع کامروپ و نوگانو و درنگ و سیبساگر و
لکھیم پور و گوال پاڑہ (باستثنائے دوار شرقی) و
سلہٹ و کچھار (باستثنائے کوہ ہائے شمالی کچھار) رر رر رر رر صفحہ ۲۱۸

وہ ملک جو اپر برہما سے لوئر برہما میں منتقل کیا گیا
بذریعہ اشتہار نمبر ۱۱ مورخہ ۲۴ فروری ۱۸۸۶ء
اور نمبر ۴۳ مورخہ ۱۳ اگست ۱۸۸۶ء کے ... رر رر رر ۱۸۸۶ء حصہ ۱ صفحات ۱۲۳ و ۴۲۹-

اجمیر و میرواڑہ ... ... رر رر رر رر صفحہ ۴۰۹-

(۱) انڈیا گزٹ ۱۸۸۱ء حصہ اول صفحہ ۲۱۸- (۲) انڈیا گزٹ حصہ اول صفحہ ۱۹ ۱۸۸۳ء (۳) ایضاً صفحہ ۲۱۷-

[1] دفعات ۱ و ۲ و ۳ کل برٹش انڈیا میں اور اسی وجہ سے اُن تمام اضلاع مندرجہ فہرست میں وسعت پذیر
کی گئی ہیں جو غیر تابع قوانین نہیں ہیں۔ [2] جنکو اب اضلاع باقی کہا جاتا ہے۔ ملاحظہ طلب
گزٹ ۱۸۹۹ء حصہ اول صفحہ ۴۴۔

ممالک متوسط کے اضلاع مندرجہ فہرست (ابتدائی
دفعات ۱ و ۳[1] اور مجموعہ کے اُس قدر کے جسکے
رو سے کسی ایسی ڈگری کی تعمیل میں جو وہ ڈگری
نہ ہو جس کے رو سے نیلام جائیداد غیر منقولہ کا
حکم کیا جائے نیلام جائیداد مذکور کا اختیار
دیا جائے .. .. ملاحظہ طلب گزٹ آف انڈیا سنہ ۱۹۰۸ء حصہ ۱ صفحہ ۲۱۷

کل مجموعہ چائباسا کی میونسپلٹی واقع ضلع سنگبھوم
میں وسعت پذیر کیا گیا ہے.. .. ،، ،، ،، سنہ ۱۹۰۹ء ،، صفحہ ۴۴

کل مجموعہ کا اسقدر جو منسوخ نہیں ہوا ہے۔
اضلاع مندرجہ فہرست کے ایکٹ سنہ ۱۸۷۴ء (ایکٹ
نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۷۴ء) کی دفعہ ۳ (الف) کے ذریعہ سے
پراہات اسٹیٹ واقع ضلع سنگبھوم میں وسعت
پذیر کیا گیا ہے .. ... ،، ،، ،، سنہ ۱۹۰۹ء حصہ ۱ صفحہ ۱۰۵۹

کل مجموعہ اضلاع مندرجہ فہرست کے ایکٹ سنہ ۱۸۷۴ء (نمبر ۱۴ مصدرہ سنہ ۱۸۷۴ء) کی دفعات ۵ و ۵ (الف) کے ذریعہ سے قسمت کماؤن (کماؤن و گڑھوال و پرگنہ جات ترائی کے اضلاع مندرجہ فہرست کے موافق) میں وسعت پذیر کیا گیا ہے۔ (ملاحظہ طلب گزٹ آف انڈیا سنہ ۱۹۰۹ء حصہ ۱ صفحہ ۵۰۳)

۲- مجموعہ ہذا کی اثر پذیری قطعہ سرحدی ڈیروہ گڑھ واقع لکھیم پور میں اور قطعات کوہی میکیر واقعہ نوگاؤں میں موقوف کر دیگئی تھی۔ ملاحظہ طلب اشتہارات مندرجہ حصہ ۲ سنہ ۱۸۹۵ء صفحات ۲۱۲ و ۷۰۵ بالتناسب۔ مگر دفعات ۲۲۳[2] لغایت ۲۲۸۔ اُن قطعوں میں ثانیاً وسعت پذیر کیگئی ہیں (ملاحظہ طلب نیچے کا فوٹ ۳)۔

۳- مجموعہ ہذا کی دفعات ۳۲۳[3] لغایت ۳۲۸۔ اضلاع مندرجہ فہرست کے ایکٹ سنہ ۱۸۷۴ء۔

[1] دفعات ۱ و ۲ و ۳ کل برٹش انڈیا میں اور کسی وجہ سے اُن تمام اضلاع مندرجہ فہرست میں وسعت پذیر کیگئی ہیں جو غیر تابع قوانین نہیں ہیں۔

[2] جسکو اب اضلاع مانچی کہا جاتا ہے ملاحظہ طلب کلکتہ گزٹ سنہ ۱۹۰۹ء حصہ اول صفحہ ۴۴۔

[3] اب ملاحظہ ہو ضمیمہ ۳ دفعات ۶۷ و ۲۷۰۔ و آرڈر ۲۱ رول ۹۷ ملاحظہ ہو۔

نمبر ۴ مصدرہ سنہ ۱۸۸۲ء کی دفعہ ۵ کی رو سے مرقوم الذیل اضلاع مندرجہ فہرست میں وسعت پذیر کیگئی ہیں۔ یعنے :-

کولہان واقعہ ضلع سنگبھوم .. .. (ملاحظہ طلب گزٹ آف انڈیا سنہ ۱۹۰۹ء حصہ ۱ صفحہ ۱۵)

کل اپر برہما (شمالی برہما) باستثنائے شہر مانڈلے (جہاں پہلے سے جاری ہیں) اور ریاست ہائے

شان .. .. ،، ،، ،، ،، ،، صفحہ ۱۳۔

اقطاع کوہی ارکان .. .. .. ،، ،، ،، ،، ،، صفحہ ۴۵۰۔

اطلاع گارو وغاصی وچیلیا وکوہ ہائے ناگا وعدار شرقی واقعہ گوالپارا وکوہ ہائے شمالی کچار واقعہ کچار وقطعہ کوہی میکیر واقعہ نوگاؤں وقطعہ سرحدی ڈبروگڈھ واقعہ لکھیم پور .. .. ،، ،، ،، سنہ ۱۹۰۹ء ،، صفحہ ۵۴۶۔

ضلع کوہی ناگا کی قسمت ماتحت موکچنگ ... ،، ،، ،، سنہ ۱۹۱۰ء ،، صفحہ ۲۵۲

دفعات ۲۲۳ لغایت ۲۲۹[ط] جیسی کہ ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۷ء کے رو سے ترمیم ہوئی ہے۔ اسی ایکٹ کی دفعہ ۵ کے رو سے مدراس کے تمام اضلاع مندرجہ فہرست میں وسعت پذیر کی گئی ہیں .. .. ،، ،، سنہ ۱۹۰۹ء ،، صفحہ ۱۸۱

۴۔ قرضداروں کا ایکٹ (نمبر ۶ مصدرہ سنہ ۱۸۸۶ء) اضلاع مندرجہ فہرست واقعہ گنجام وزیگاپٹم میں اضلاع مندرجہ فہرست کے (ایکٹ نمبر ۱ مصدرہ سنہ) کی دفعہ ۳ (الف) کے ذریعہ سے وسعت پذیر کیا گیا ہے۔ (ملاحظہ طلب گزٹ آف انڈیا سنہ ۱۹۰۹ء حصہ ۱ صفحہ ۶۹۰)۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ترمیم کرنیوالے ایکٹ نمبر ۱۴ مصدرہ سنہ) کا اسقدر حصہ جسکے رو سے مجموعہ ضابطہ دیوانی کی ترمیم ہوئی ہے اسی دفعہ کی رو سے مرقوم الذیل اضلاع مندرجہ فہرست میں وسعت پذیر کیا گیا ہے۔ یعنے :-

سندھ .. .. ملاحظہ طلب گزٹ آف انڈیا سنہ حصہ ۱ صفحہ [illegible]

[ط] آرڈر ۲۱ قاعدہ ۴ تا ۹ دفعات ۳۸ تا ۵۴۔

اضلاع دارجیلنگ وجلپائی گوڑی .. .. ملاحظہ طلب گزٹ آف انڈیا ۱۸۹۸ء حصہ ۱ صفحہ ۵ -

اضلاع ہزاری باغ لوہارڈگا (جس میں اسوقت پلاماؤ داخل ہے جو ۱۸۹۲ء میں علیحدہ ہوگیا تھا) ومان بھوم پرگنہ ڈہال بھوم واقعہ ضلع سنگبھوم

ومحال انگول .. .. ملاحظہ طلب گزٹ آف انڈیا ۱۸۹۸ء حصہ ۱ صفحہ ۵

کورگ .. .. ,, ,, ,, ,, صفحہ ۴۹

ممالک متوسط کے اضلاع مندرجہ فہرست .. .. ,, ,, ,, ,, صفحہ ۴

جزائر انڈمان ونکوبار .. .. .. ,, ,, ,, ,, صفحہ ۸۵

شہر مانڈلے .. .. ,, ,, ,, ,, صفحہ ۳۷

پرگنہ جونسار باور واقعہ ضلع ڈیرہ دون وضلع مرزاپور کا حصہ مندرجہ فہرست .. .. .. ,, ,, ,, ,, صفحہ ۴

اضلاع کامروپ ونوگاؤں وقطعہ کوہی میکیر کو چھوڑکر) دورنگ وسیب ساگر ولکھیم پور (قطعہ سرحدی ڈبروگڑہ کو چھوڑکر) وگوالپارہ (دوار شرقی کو چھوڑکر) وسلہٹ وکچار (گوہاٹی کے شمالی کو چھوڑکر) .. .. ,, ,, ,, ,, صفحہ ۷۴

پنجاب کے اضلاع مندرجہ فہرست .. .. ,, ,, ,, ۱۸۹۹ء حصہ ۲ صفحہ ۲۹۹

اجمیر ومیرواڑہ .. .. ,, ,, ,, ,, صفحہ ۲۲ -

درخصوص وسعت پذیر ہونے جز و ایکٹ نمبر ۲ مصدرہ ۱۸۶۳ء مدراس کے اضلاع مندرجہ فہرست میں ملاحظہ طلب ماقبل کا نوٹ ۳ -

۵ - پریزیڈنسی شہروں کی عدالت ہائے مطالبات خفیفہ کے قانون کے ترمیم کرنیوالے (ایکٹ نمبر ۱ بابتہ ۱۸۹۵ء) کی دفعات ۱ و ۳ - اضلاع مندرجہ فہرست کے (ایکٹ نمبر ۱۵ بابتہ ۱۸۸۱ء) کی دفعہ ۵ کے رو سے مرقوم الذیل اضلاع مندرجہ فہرست میں وسعت پذیر کیگئی ہیں یعنی :-

اضلاع دارجیلنگ وجلپائی گوڑی وہزاری باغ ولوہارڈگا (جس میں اسوقت ضلع پلاماؤ داخل ہے)

---

[۱] جسکو اب ضلع رانچی کہا جاتا ہے ملاحظہ طلب کلکتہ گزٹ ۱۸۹۹ء حصہ اول صفحہ ۴۴ -

جو ۱۸۹۲ء میں علیحدہ ہوگیا تھا) و مان بھوم و پرگنہ ڈھال بھوم واقع ضلع سنگھبوم و محال انگول وملاحظہ طلب نیز مابعد کا نوٹ ۶ درباب

انگول .. .. ملاحظہ طلب گزٹ آف انڈیا ۱۸۹۶ء حصہ ۱ صفحہ ۵۳۶

اضلاع مندرجہ فہرست واقع پنجاب .. .. ,, ,, ,, ,, ۱۸۹۹ء ,, صفحہ ۲۹۹

کورگ .. .. ,, ,, ,, ,, حصہ ۲ صفحہ ۲۰۶

اجمیر و میرواڑہ .. .. ,, ,, ,, ,, ,, صفحہ ۲۲۰

اضلاع مندرجہ فہرست واقعہ ممالک متوسط .. ,, ,, ,, ,, حصہ ۱ صفحہ ۲۹۳

جزائر انڈمان و نکوبار .. .. .. ,, ,, ,, ,, ,, صفحہ ۴۰ -

شہر مانڈلے (ملاحظہ طلب نیز مابعد کا نوٹ ۶) .. ,, ,, ,, ,, صفحہ ۲۹

پرگنہ جونسار باور واقعہ ضلع ڈیرہ دون و ضلع ہزارا پور کا حصہ مندرجہ فہرست .. ,, ,, ,, ,, ,, صفحہ ۳ -

اضلاع کامروپ و نوگاؤں (قطعہ کوہی میکر کو چھوڑ کر) و درنگ و سیب ساگر و لکھیم پور (قطعہ سرحدی ڈیرہ گڈھ کو چھوڑ کر) و گوالپارہ (دوار شرقی کو چھوڑ کر) و سلہٹ و کچاڑ (کوہائے شمالی کچاڑ کو چھوڑ کر) .. .. .. ,, ,, ,, ,, ,, صفحہ ۲۹۲

سندھ .. .. .. ,, ,, ,, ,, صفحہ ۸۹

مجموعہ کی دفعہ ۵ - اور ایکٹ نمبر ۱۰ مصدرہ ۱۸۸۶ء کی دفعات ۱ و ۴ - ۱۰ - اضلاع مندرجہ فہرست کے (ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۷۴ء) کی دفعہ کی رو سے قطعہ کولہان واقعہ ضلع سنگھبوم میں وسعت پذیر کیگئی ہیں (ملاحظہ طلب گزٹ آف انڈیا ۱۸۹۰ء حصہ اول صفحہ ۵۲۸ -

ایکٹ مذکور کی دفعہ ۴ - اضلاع دارجیلنگ و جلپائی گوڑی و ہزاری باغ و لوہارڈگا[1] (جسمیں اس وقت ضلع پلاماؤ داخل ہے جو ۱۸۹۲ء میں علیحدہ ہوگیا تھا) مان بھوم و پرگنہ ڈھالبھوم واقعہ ضلع سنگھبوم میں وسعت پذیر کیگئی ہے - (ملاحظہ طلب گزٹ آف انڈیا ۱۸۹۰ء حصہ ۱ صفحہ ۵۳۰)

[1] جس کو اب اضلاع رانچی کہا جاتا ہے - کلکتہ گزٹ ۱۸۹۹ء حصہ اول صفحہ ۴۴ -

۶ - علاوہ ان سب وسعت پذیریوں کے جو اضلاع مندرجہ فہرست کے (ایکٹ نمبر ۱۴ مصدرہ سنہ ۱۸۷۴ء) کے روسے عمل میں آئی ہیں۔ مجموعہ ہذا خاص اناکٹمنٹوں اور مجموعہ کی دفعہ ۳ کے روسے مرقومۃ الذیل اضلاع مندرجہ فہرست میں نافذ العمل قرار دیا گیا ہے۔

عدن و پیریم[1] (اصلاحوں کے ساتھ) دیوانی اور فوجداری معدلت گستری کے ایکٹ متعلق عدن (نمبر ۲ مصدرہ سنہ ۱۸۶۴ء) کی دفعہ ۱۶ کے روسے۔

جزائر انڈمان و نکوبار معہ بعض اصطلاحات کے (جو قبل مرقوم ہیں) جزائر انڈمان و نکوبار کے ریگولیشن (نمبر ۳ سنہ ۱۸۷۶ء)۔ (جیسی ریگولیشن نمبر ۱ سنہ ۱۸۸۱ء کی دفعہ ۴ کے روسے اسکی ترمیم ہوئی ہے) کی دفعہ ۴ کے روسے ملاحظہ طلب گزٹ آف انڈیا سنہ ۱۸۸۲ء حصہ ۱ صفحہ ۱۵)

کل مجموعہ ہذا جیسی کہ اُسکی اینا کٹمنٹ ہائے مابعد کے ذریعہ سے ترمیم ہوئی ہے۔ اپر برہما کی عدالت ہائے دیوانی کے ریگولیشن ۱۸۹۶ء (نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۸۹۶ء) کے احکام کی پابندی کے ساتھ اپر برہما میں بجز ریاست ہائے شان کے) وسیع کیا گیا ہے۔ ملاحظہ طلب ریگولیشن مذکور کی دفعہ ۶- اور قوانین برہما کے ایکٹ (نمبر ۱۳ مصدرہ سنہ ۱۸۹۸ء) کا ضمیمہ اول۔

کل مجموعہ کا اس قدر جو عموماً یکم فروری سنہ ۱۸۹۷ء کو برٹش انڈیا میں نافذ تھا ضلع انگول کے ریگولیشن (نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۴ء) کے ذریعہ سے نافذ العمل قرار دیا گیا۔

مجموعہ ہذا کی دفعات ۲۲۳[2] لغایت ۲۲۸ پرگنہ جات سونتال میں وسعت پذیر کی گئیں ملاحظہ طلب پرگنہ جات سونتال کی معدلت اور قوانین کے ریگولیشن (نمبر ۳ مصدرہ سنہ ۱۸۹۹ء) کی دفعہ ۲- اور ضمیمہ۔

۷ - مجموعہ ہذا کی بعض دفعات اور ایسے اجرا جنکا قرضداروں کے (ایکٹ نمبر ۴ مصدرہ سنہ ۱۸۸۸ء) میں حوالہ ہے اور جنپر اُسکا اثر پہونچتا ہے اور جو کارروائی ہائے تحت ریگولیشن معدلت دیوانی برٹش بلوچستان سے متعلق ہو سکتے ہیں۔ برٹش بلوچستان سے متعلق کئے گئے ہیں۔ ملاحظہ طلب قوانین برٹش بلوچستان کے ریگولیشن نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۰ء کا ضمیمہ ملحقہ۔

۸ - مجموعہ ہذا جس طرح کہ اُسکی مجموعہ ضابطہ دیوانی کو ترمیم کرنیوالے ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۴ء کے

---

[1] ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۸۶۴ء پیریم میں اضلاع مندرجہ فہرست کے ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۷۴ء کی دفعہ ۵ کے روسے بذریعہ اشتہار نمبر ۲۲۳۸ کے وسعت پذیر کیا گیا ہے۔ ملاحظہ طلب گزٹ آف انڈیا سنہ ۱۸۸۸ء حصہ ۱ صفحہ ۸۶

[2] آرڈر ۲۱ - قاعدہ ۴ تا ۹ و دفعات ۳۸ تا ۵۴۔

ذریعہ سے ترمیم ہوئی ہے - ایکٹ اضلاع مندرجہ فہرست نمبر ۴ سنہ ۱۸۷۴ء کی دفعہ ۵ کے ذریعہ سے ضلع کورگ میں وسعت پذیر کیا گیا ہے - (ملاحظہ طلب گزٹ آف انڈیا سنہ ۱۸۹۹ء حصہ ۲ صفحہ ۱۳۱۷ -

۹ مجموعہ ہذا کا باب ۲ (دفعات ۴۴ لغایت ۳۶، ۱۰۶ (الف)) رنگون سے متعلق نہیں ہے ملاحظہ طلب دفعہ ۱۰ (۳) ایکٹ نمبر ۶ سنہ ۱۹۱۰ء -

تعریفات | **دفعہ ۲** - اس ایکٹ میں اگر مضمون یا سیاق عبارت میں کوئی امر خلاف اسکے نہ ہو تو -

(۱) لفظ "مجموعہ" - میں قواعد داخل ہیں -

(۲) "ڈگری" سے مراد ہے باضابطہ ظاہر کرنا فیصلہ کا جس سے بہ تعلق عدالت صادر کنندہ ڈگری حقوق فریقین نسبت کل یا بعض امور متنازعہ فیہ مقدمہ قطعاً طے ہو جائیں۔ اور یہ ابتدائی اور قطعی دونوں ہو سکتی ہے - اور اس میں نامنظوری عرضی دعوے اور تصفیہ کسی امر متذکرہ دفعہ ۴۷ یا دفعہ ۱۴۴ کا داخل سمجھا جائیگا لیکن -

(الف) کوئی ایسا فیصلہ جس کی اپیل مثل اپیل حکم کے دائر کیجائے -

(ب) یا کوئی حکم ڈسمسی بسبب عدم پیروی - داخل نہیں ہے -

تشریح - ڈگری ابتدائی اسوقت سمجھی جائیگی جب قبل اس کے کہ مقدمہ کامل طور پر تصفیہ پا سکے کچھ مزید کارروائی کرنا پڑے اور اخیر یا قطعی اسوقت سمجھی جاوے گی جبکہ اس سے مقدمہ کامل طور پر فیصل ہو جاوے - یہ ہو سکتا ہے کہ وہ جزو ابتدائی ہو اور جزو قطعی -

(۳) "ڈگریدار" سے ہر شخص مراد ہے جس کے حق میں کوئی ڈگری یا کوئی حکم لائق تعمیل صادر ہوا ہو -

(۴) "ضلع" کے لفظ سے عدالت دیوانی درجہ اعلےٰ مجاز سماعت ابتدائی کے علاقہ اختیار کی حدود ارضی مراد ہیں کہ وہ عدالت اس مجموعہ میں بعد ازیں عدالت ضلع کے نام سے موسوم ہے اور لفظ "ضلع" میں عدالت ہائیکورٹ کے معمولی اختیارات سماعت ابتدائی صیغہ دیوانی کی حدود ارضی بھی شامل ہیں -

(۵) "عدالت ریاست غیر" سے وہ عدالت مراد ہے جو برٹش انڈیا کی حدود سے باہر ہو

سلہ ملاحظہ طلب ایکٹ دیوالیہ ہند نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۷ء -

اور برٹش انڈیا کے اندر اختیار نہ رکھتی ہو اور نواب گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل کے حکم سے نہ تو از سر نو قایم ہوا اور نہ قایم رکھی گئی ہو۔

(۶) ''تجویز ریاست غیر'' سے عدالت ریاست غیر کی تجویز مراد ہے۔

(۷) ''گورنمنٹ پلیڈر'' (وکیل سرکار) میں وہ عہدہ دار داخل ہے جسے لوکل گورنمنٹ نے اُن تمام خدمات یا اُن میں سے کسی کی انجام دہی کے لئے مقرر کیا ہو جو صراحتاً اس مجموعہ کی رو سے گورنمنٹ پلیڈر سے متعلق کی گئی ہیں۔ اور وہ وکیل بھی داخل ہے جو وکیل سرکار کی ہدایات کے مطابق کام کرے۔

(۸) ''جج'' سے عدالت دیوانی کا عہدہ دار اجلاس کنندہ مراد ہے۔

(۹) ''تجویز'' سے وہ بیان حاکم عدالت کا مراد ہے جس میں کسی ڈگری یا حکم کی وجوہ ہوں

(۱۰) ''مدیون ڈگری'' سے ہر شخص مراد ہے جس پر کوئی ڈگری یا حکم لائق تعمیل صادر ہوا ہو۔

(۱۱) ''قایم مقام قانونی'' سے وہ شخص مراد ہے جو قانون میں کسی شخص متوفی کی جایداد کا قایم مقام ہو اور اس لفظ میں وہ شخص داخل ہے جو متوفی کی جایداد میں دست اندازی کرے اور جس صورت میں کوئی فریق بحیثیت قایم مقام مدعی یا مدعا علیہ ہو تو وہ شخص بھی داخل ہے جس پر بعد وفات مدعی یا مدعا علیہ مذکور کے جایداد عود کرے

(۱۲) ''واصلات جایداد'' سے وہ منافع مراد ہے جو جایداد کے قابض ناجایز نے فی الحقیقت جایداد سے وصول کیا ہو یا معمولی کوشش سے اُس سے وصول کر سکتا تھا معہ سود اوپر اُس منافع کے۔ لیکن اس میں وہ منافع داخل نہیں ہے جو اُن ترقیات کے سبب سے ہوا ہو جو قابض ناجایز نے کی ہوں۔

(۱۳) ''جایداد منقولہ'' میں فصل استادہ داخل ہے۔

(۱۴) ''حکم'' سے باضابطہ ظاہر کرنا کسی فیصلہ عدالت دیوانی کا مراد ہے جو از قسم ڈگری نہ ہو۔

(۱۵) ''پلیڈر'' سے کوئی شخص مراد ہے جو کسی دوسرے شخص کی طرف سے عدالت میں حاضر ہونے اور سوال و جواب کرنے کا مستحق ہو اور ہائیکورٹ کا ایڈوکیٹ اور وکیل اور اٹرنی بھی مراد ہے۔

(۱۶) "مقررہ" سے مقررہ از روئے قواعد مراد ہے۔

(۱۷) "عہدہ دار سرکاری" سے مراد ہر شخص ہے جو منجملہ اقسام مندرجہ ذیل کے کسی قسم میں داخل ہو۔ یعنے:۔

(الف) ہر جج۔

(ب) ہر ممبر انڈین سول سروس کا۔

(ج) ہر کمیشن یافتہ یا گزٹ شدہ عہدہ دار اعلیحضرت ملک معظم کی افواج بری یا بحری کا جنہیں شاہی انڈین میرین سروس داخل ہے۔ جب وہ گورنمنٹ کے زیر حکم خدمت انجام دیتا ہو۔

(د) عدالت کا ہر ایک اہلکار جسکو باعتبار اپنے منصب کے کسی امر قانونی یا امر واقعہ کی تحقیقات کرنا یا اُس کی کیفیت بیان کرنا یا کسی دستاویز کا مرتب یا تصدیق کرنا یا اپنے پاس رکھنا یا کسی جایداد کا اہتمام لینا یا قبضہ سے علیحدہ کرنا یا کسی حکمنامہ عدالت کی تعمیل کرنا یا کسی کو حلف دینا یا ایک زبان سے دوسری زبان میں بتانا یا عدالت کے آداب کا انتظام رکھنا ضرور ہے اور ہر شخص جسکو خدمات مذکورہ میں سے کسی خدمت کے انجام دینے کا اختیار بالخصوص عدالت سے عطا ہوا ہو۔

(ہ) ہر شخص جو ایسا عہدہ رکھتا ہو جسکے اعتبار سے کسی شخص کو قید کرنے یا قید میں رکھنے کا اُس کو اختیار رہو۔

(و) ہر عہدہ دار سرکاری جسپر اُسکے عہدہ کے اعتبار سے واجب ہے کہ جرائم کا انسداد کرے یا اُن کے وقوع کی اطلاع دے یا مجرموں کو سزا دلوائے یا خلایق کی تندرستی یا سلامتی یا آرام کی حفاظت کرتا رہے۔

(ز) ہر عہدہ دار جسپر اُسکے عہدہ کی رو سے واجب ہے کہ سرکار کیطرف کوئی مال لے یا حاصل کرے یا رکھے یا صرف کرے یا سرکار کی طرف سے کوئی پیمایش یا تشخیص یا کوئی معاہدہ کرے یا صیغہ مال کے کسی حکمنامہ کی تعمیل کرے یا زر کے متعلق اغراض سرکاری کی تحقیقات کرے یا کیفیت لکھے یا کوئی دستاویز جو اغراض سرکاری متعلقہ زر سے علاقہ رکھتی ہو مرتب یا مصدق کرے یا اپنے پاس رکھے یا جو قانون سرکاری اغراض زر کی حفاظت کے لئے نافذ ہے اُس سے خلاف ورزی نہ ہونے دے۔ اور ہر عہدہ دار جو سرکاری

ملازمت کرتا یا سرکار سے تنخواہ پاتا ہو یا جو خدمت سرکاری انجام دینے کے عوض اُجرت بذریعہ فیس یا کمیشن کے پاتا ہو۔

(۱۸) "قواعد" سے وہ قواعد اور نقشے مراد ہیں جو پہلے ضمیمہ میں دیئے ہوئے ہیں یا جو دفعہ ۱۲۲ یا ۱۲۵ کے بموجب وضع کئے جائیں۔

(۱۹) "حصص جماعت سند یافتہ" میں اسٹاک اور ڈبنچر اسٹاک اور ڈبنچر اور بانڈ داخل ہیں۔

(۲۰) لفظ "دستخطی" میں سوائے بصورت تجویز یا ڈگری کے مہر شدہ داخل ہے۔

مجموعہ۔ دربارہ قواعد کے ملاحظہ ہو دفعات ۱۲۱ الغایت ۱۳۱۔

ڈگری۔ اس لفظ کی تعریف پہلے مجموعہ ۱۸۷۷ء میں بدیں معنے کی گئی تھی "باضابطہ حکم عدالت جس میں نتیجہ فیصلہ نالش یا دیگر جوڈیشل کارروائی درج کیا گیا ہو"۔ یہ تعریف ناقص پائی گئی تھی۔ اور چند ترمیمات کے بعد اس نے وہ شکل اختیار کی تھی جو کہ مجموعہ ۱۸۸۲ء میں موجود تھی۔ موجودہ مجموعہ میں یہ الفاظ ترک کئے گئے ہیں "دربارہ کسی استحقاق متدعویہ یا جوابدعوے پیش کردہ بعدالت دیوانی کے"۔ اور انکی بجائے یہ الفاظ قائم کئے گئے ہیں "جو قطعی طور پر حقوق کا فیصلہ کرے" الخ۔

نسبت ان مقدمات کے جو ۱۸۸۲ء کے قانون سے پہلے فیصل کئے گئے تھے یہ قرار دیا گیا تھا کہ قانون میں بذریعہ ایزاد کرنے زیادہ ترمکمل تعریف لفظ "ڈگری" کے تبدیل کیگئی ہے (۱) اور کہ محدود تعبیر الفاظ دفعہ ۲ (۲) کی نہ کیجانی چاہیے۔ مگر جیسا کہ حکام پریوی کونسل قرار دیا ہے۔ اس سوال کی معیار کہ آیا ایک تصفیہ ایک حکم ہے یا کہ ایک ڈگری عام اصول ہائے کی نہ ہونی چاہیے بلکہ الفاظ مجموعہ کی ہونی چاہیے اور ان الفاظ کی تعبیر مطابق اُن کے صاف اور صریح معنوں کے کیجانی چاہیے (۳)۔ پہلی دفعہ کے متعلق بہت سا اختلاف فیصلجات میں موجود ہے بالخصوص اس سوال کے متعلق کہ لفظ "حق" مستعملہ مدفعہ مذکور سے کیا مراد ہے جیسا کہ شرح ذیل سے ظاہر ہوگا۔ اہم ضرورت تعریف مذکور کی اس سوال میں پائی جاتی ہے کہ آیا کسی خاص صورت میں اپیل ہو سکتا ہے۔ ایک ڈگری

(۱) خادم حسین بنام امداد حسین انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۷۶۹ (۲) رادھا ناتھ سنگھ بنام چندی چرن سنگھ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۶۶۳ (۳) محبوب اندر بنام امجد بہادر انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۱۵۶

گو وہ مطابق قانون نہ بہی ہوتا ہم اُسکی ناراضی سے اپیل نہ کیا جائے تو قابل پابندی ہے (۱) مابین فریقین کے خواہ اصلی ہوں یا ترتیبی (۲) اور اُنکے قایم مقامان کے جو بعد صدور ڈگری کے پہلی کارروائیات کی تجدید نہیں کر سکتے (۳) وہ ایک فرض پہلے سے زیادہ تر موثر پیدا کرتی ہے (۴) جو قابل موثر کیئے جانے کے ہے جبتک کہ ڈگری بذریعہ ایسی نالش کے منسوخ نہ کرائی گئی ہو جو غرض مذکور کے واسطے ہتیا کیگئی ہو (۵) مگر یہ ضروری ہے کہ وہ اجرائے میں موثر کیجائے - اور جدید نالش کی تائید میں نہیں ہے (۶) گو ایک نالش دوم واسطے قبضہ کے ہوسکتی ہے - اگر مدعی نے صرف باضابطہ قبضہ بروئے ڈگری اول کے حاصل کیا ہو (۷)

باضابطہ - عدالت کے تصفیہ کا اظہار بالارادہ اور مطابق اُس طریق کے صادر کردہ ہونا چاہئے - جیساکہ مجموعہ میں مذکور ہے - مگر اس لفظ کی تعبیر زیادہ تر سختی کے ساتھ کیجایگی - مقدمہ مذکورہ ذیل (۸) میں یہ امر اُٹھایا جا سکتا تھا مگر اُٹھایا نہ گیا تھا اسلیئے اُسکے متعلق کارروائی نہ کیگئی تھی - مگر بگٹ صاحب جسٹس نے یہ بیان کیا تھا کہ "مجھکو یہ ایراد کرنا چاہیئے کہ اگر امر مذکور اُٹھایا جاتا تو مجھکو یہ قرار دینے میں مشکل معلوم ہوتی کہ ایک فقرہ مندرجہ تجویز جو مطابق نمونہ ڈگری کے مرتب نہ کیگئی ہو اور جسکا جداگانہ نمونہ کے مطابق ذکر نہ کیا گیا ہو حسب منشائے مجموعہ ضابطہ دیوانی ایک ڈگری ہو سکتا ہے -

تصفیہ - تصفیہ بالعموم اُس صورت میں ہوتا ہے جہانکہ عدالت اپنی رائے کا استعمال ایک جوابدہی کردہ دعوے میں کرے بصورت یکطرفہ ڈگریات کے جو عدالت اول میں ہوں

(۱) سری راجا پا پّا بنام سری دیرا پرتاب - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۲۴۹ -
(۲) ترلوچن چکربتی بنام گووند چندر رائے - شوم رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۴۲ - (۳) رام بھجن بنام مندر کور ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۱۲۷ (۴) نولو بنام رگہو - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۰۳
(۵) ہرچندر بسواس بنام نوبو کرشن مکرجی - ویکلی رپورٹر سنہ ۱۸۶۲ء صفحہ ۱۵۹ -
(۶) راشن منجوری بنام رادہا سندری ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۲۸۳ - (۷) شاما چرن بنام مادہب چندر انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۹۳ و جگوبندہو بنام پرمانند انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۵۳۰ و ہری موہن شاما بنام بابورالی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۷۱۵ - (۸) دلہن گلاب کور بنام رادہا دولاری کور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۴۶۳ بہ نسبت ضرورت باضابطگی کے ملاحظہ ہو خادم حسین بنام امداد حسین انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۷۵۸

مجموعہ میں اُنکا ذکر بطور ڈگریات کے کیا گیا ہے اور اُنکی نسبت اُسی حیثیت سے کارروائی کیگئی ہے۔ وہ تعریف مذکور کی ذیل میں آتی ہیں کیونکہ مدعی حاضر ہوتا ہے اور تصفیہ بربنائے واقعات ہوتا ہے۔ مگر جہاں یہ عذر کیا گیا تھا کہ ایک ڈگری اس دفعہ کی ذیل میں اسوجہ سے نہیں آتی کہ وہ بعد بحث کے اور بعد قلمبند کئے جانے تجویز کے صادر نہ کیگئی تھی بلکہ صرف بروجہ غیرحاضری اپیلانٹ کے صادر کیگئی تھی۔ قرار یہ دیا گیا تھا کہ ڈگری ایک باضابطہ اظہار تصفیہ تھا اور اس بات سے کوئی خلل واقع نہوتا تھا کہ اُس کے پہلے بحث یا تجویز کیگئی تھی خواہ وہ تحریری ہو یا نہ (۱)۔ ایک حکم دسمسی بوجہ عدم پیروی اپیل مستثنےٰ کیا گیا تھا۔ قطعًا طے ہوجائے۔ فقرہ۔ فیصل کرے۔ جو گذشتہ مجموعہ میں استعمال کیا گیا تھا اس امر کے اظہار کے واسطے استعمال کیا گیا تھا جو کہ بالعموم فقرہ۔ آخری تصفیہ۔ سے ظاہر ہوتا ہے۔ لفظ۔ آخری۔ بظاہر اسوجہ سے ترک کیا گیا تھا کیونکہ اس سے عمومًا ناقابل اپیل یا ناطق فیصلہ کا اظہار ہوتا ہے (۲)۔ چنانچہ بیان یہ کیا گیا ہے کہ جب زیر دفعہ ۳۷۳ (آرڈر ۲۳ قاعدہ ۱) ایک نالش یا اپیل کے واپس لینے کی اجازت دیگئی ہو تو اُس سے نالش یا اپیل کا فیصلہ نہیں ہوجاتا۔ جب ایک نالش کے متعلق اجازت واپسی دیجائے تو معاملہ متنازعہ عدالت کے فیصلہ سے واپس لیا جاتا ہے اور جب یہ حکم بر طبق اپیل کے صادر کیا جائے تو اُس کے رو سے کوئی فیصلہ دربارہ واقعات عدالت اول کے نہیں کیا جاتا بلکہ اُسکے رو سے وہ ڈگری منسوخ ہوجاتی ہے اسوجہ سے کہ نالش واپس لیجاتی ہے (۳) اور ایک حکم مشعر نامنظوری درخواست زیر دفعہ ۳۷۳ (آرڈر ۲۳ قاعدہ ۱ مجموعہ حال) اسوجہ سے گو وہ ایک باضابطہ اظہار تصفیہ دربارہ استحقاق متدعویہ ہوسکتا ہے۔ تاہم ایسے تصفیہ سے نالش کا فیصلہ نہیں ہوتا جہانتک کہ عدالت مذکور کا تعلق ہے (۴)

(۱) رادھاناتھ سنگھ بنام چندی چرن سنگھ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۶۶۰ وہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۸۸ - (۲) کتاب حکم چند صفحہ ۱۹ - نسبت معنے لفظ "آخری" کے ملاحظہ ہو بالکرن رائے بنام گوبند ناتھ تواری - انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۵ - (۳) گیندا مل بنام پربھو لال انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۹۷ - (۴) للت موہن رائے بنام شیبک چند چودھری ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۰۴ - جمنا بی بی بنام شیخ جہان انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۵۳ - وینج سنگھ بنام چھبیلی رام انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۲۴۳ -

بعض اوقات آخری ڈگری سے ایک آخری اور ناطق فیصلہ عدالت مراد لیجاتی ہے جو کہ درمیانی حکم سے ممیز ہے (۱) دوسرے معنوں میں ایک ڈگری اسوقت آخری ہوجاتی ہے جبکہ میعاد آخری اپیل عطا کردہ ختم ہوجائے یا بصورت اپیل کئے جانے کے وہ بروئے ڈگری ہائیکورٹ بحیثیت آخری عدالت ملک کے ناطق ہوجائے (۲)۔ مگر یہ ضروری نہیں ہے کہ ڈگری اِن معنوں میں ناطق ہونی چاہیئے کہ کوئی مزید امر کیا جانا اُسمیں باقی نہیں ہے۔ ایسے سوالات فیصل کئے جانے ہونگے جنسے فیصلہ موثر ہوجائے۔ جبکہ ایک ڈگری کے روسے حقوق فریقین معلوم اور مقرر کئے گئے ہوں تو یہ امر واقعہ کہ مزید کارروائیات روبرو ایک ماسٹر یا دوسرے شخص کے بغرض انکے موثر کرنے کے ضروری ہیں اُسکو کمتر ناطق نہیں بناتا اگروہ جملہ ہدایات جو نتیجہ کارروائیات پر منحصر ہوں ڈگری میں درج کیگئی ہوں (۳)۔ چنانچہ ایک حکم مشعر فیصل کرنے اس امر کے کہ ایک شخص شریک کاروبار ہے اور مشعر ہدایت کرنے حساب و کتاب کے ایک ڈگری ہے (۴)۔ جبکہ ہر ایک ڈگری آخری تصفیہ پر مشتمل ہوتی ہے تو ایسی ڈگریات درمیانی یا ابتدائی ڈگریات کے نام سے موسوم کیگئی ہیں۔ اور وہ جو نالش کے انجام پر صادر کیجاتی ہیں آخری ڈگری کے نام سے موسوم کیگئی ہیں۔ ایسا ہی ابتدائی ڈگری تقسیم مدعی کے استحقاق حصول تقسیم کا فیصلہ کرتی ہے اور عملی طور پر نالش کو فیصل کردیتی ہے۔ اور صرف یہ کام باقی رہجاتا ہے کہ وہ تحقیقات دربارہ جزوی امور کے ہوتی ہے جو کہ آخری فیصلہ دعوے کے واسطے ضروری ہوتی ہے (۵)۔

(۱) ملاحظہ ہو ٹیل بنام ڈیوک آف ڈیون شائر مقدمات اپیل جلد ۸ صفحہ ۱۳۵ و خادم حسین بنام امداد حسین انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۷۵۸۔ (۲) شیخ عوض بنام مکونا بی بی انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۳۲ و رام سہائے بنام گیا انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۰۷۔ (۳) ملاحظہ ہو کتاب حکم چند صفحات ۲۱ و ۲۲۔ (۴) بسوا ناتھ چکی بنام بینی کنٹ دت انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۴۰۶۔ (۵) بپن بہاری مدک بنام لال موہن چٹو پادھیا۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۹ و بھولا ناتھ داس بنام سوبانی داسی انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۷ ممیز کیا گیا۔ مقدمہ بھوبن موئی دیبیا بنام شرت سندری دیبیا رر رر رر جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۵۔

اس اعتراض کی غلطی کہ ابتدائی حکم بطور ایک ڈگری کے متصور نہ کیا جانا چاہئے اسوجہ سے ہے کہ الفاظ فیصلہ نالش - بطور مرادف الفاظ آخری تصفیہ نالش کے سمجھے گئے ہیں - اور حجت یہ کی جاتی ہے کہ نالش کا فیصلہ نہیں ہوتا جبتک کہ حسابی مرحلہ طے نکیا جائے - ابتدائی حکم کی صورت میں ہر شئے کا فیصلہ کیا گیا ہوتا ہے ماسوائے اس امر کے کہ کونسے جزوہائے جائیداد حصص قایم کردہ کے برابر ہونگے - اسلئے ایک حکم بنالش تقسیم جسکے رو سے خاص حقوق فریقین کا اظہار کیا گیا ہو اور نیز جائیداد زیر تقسیم کے حصص مقرر کئے گئے ہوں - یہ فیصل کرتا ہے کہ نالش کی ڈگری دیجانی چاہئے کیونکہ بعد ایسے حکم کے عدالت صادر کنندہ حکم مذکور نالش کو خارج نہیں کرسکتی اسلئے وہ ایک ایسا حکم ہے جو استحقاق مدعویہ اور جوابدعوائے پیش کردہ بنالش کا تصفیہ کرتا ہے اور جو تاحد اس عدالت کے جسنے اسکو صادر کیا ہو نالش کا فیصلہ حسب منشائے تعریف لفظ - ڈگری - کرتا ہے - اور اسلئے بحیثیت ایک ڈگری کے قابل اپیل ہے (۱) یہ فیصلجات اب تسلیم کئے گئے ہیں اور دفعہ ہذا صریح طور پر ایک ابتدائی ڈگری پر مشتمل ہے -

مگر وہ حکم جو ایک نالش تقسیم میں بعد صدور ابتدائی ڈگری کے مشعر تقرر کمیشن بغرض تقسیم صادر کیا گیا ہو ایک حکم بر طبق اجرا نہیں ہے اور اسلئے زیر دفعہ ۲۴۴ (دفعہ ۴۷ مجموعہ حال) قابل اپیل نہیں ہے - وہ ایک درمیانی حکم بدوران ایسی نالش کے ہے جو آخری طور پر فیصل نہیں کیگئی - اور اپیلانٹ اسکی نسبت بر طبق اپیل بمقابلہ آخری ڈگری اعتراض کرسکتا ہے (۲)

ایک حکم مشعر ہدایت حساب وکتاب (ملاحظہ ہو آرڈر ۲ قاعدہ (۲۰) بر بنائے مجموعہ ہائے ۱۸۵۹ء و ۱۸۷۷ء کے قابل اپیل نہ تھا - صرف اسوقت جبکہ ترمیم کنندہ ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۸۸ء کا صادر کیا گیا تھا اس حکم سے کہ ایسا حکم ایک ڈگری کی تعریف میں آسکتا ہے وہ قابل اپیل ہوگیا تھا (۳) اور ۵

(۱) دلہن گلاب کور بنام رادھا دولاری کور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۴۶۳ - کی پیروی کیگئی - بوسورام دے بنام راجچندر دے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۲۷۹ - نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۹۷ -

(۲) جگو دلشیری دیبیا بنام کیلاش چند لاہری انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۲۲۵ و ۷۳۹ -

(۳) بسوا ناتھ چکی بنام بینی گنبٹ دت انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۲۰۶ - نسبت پہلے قانون کے ملاحظہ ہو سربناتھ رائے بنام رادھا ناتھ مکرجی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۷۳ و (دیکھو صفحہ ۳۵)

اب بھی تعریف مذکور کے اندر بطور ایک ابتدائی ڈگری کے ہے۔ تعریف لفظ ڈگری سے مفہوم ہوتا ہے کہ ایک حکم مشعر ہدایت حساب وکتاب باقی ڈگری سے جدا کئے جانیکے قابل ہے جس کے رو سے حقوق متدعویہ یا جوابدعوائے پیش کردہ بنالش کا تصفیہ کیا گیا ہو اور اسلئے گو وہ ایک مشروط ڈگری ہے تاہم قابل اپیل ہے (۱) ایک حکم مشعر انفصال اس امر کے کہ ایک شخص شریک کاروبار ہے اور جس کے رو سے ہر شریک کاروبار کے حصص کی تصریح کی گئی ہو اور حساب وکتاب لیئے جانے کی ہدایت کیگئی ہو ایک ڈگری اور قابل اپیل ہے اور وہ ایک ابتدائی مرحلہ میں بھی اسیطرح پر قابل اپیل قرار دیگئی تھی یا جب بنا راضی آخری ڈگری کے اپیل کیا جائے (۲) مگر جب ایک ڈگری حساب وکتاب میں ایک ایسا حکم صادر کیا گیا تھا جو صرف ایک امر ضابطہ تھا اور ایک سوال دربارہ حقوق فریقین کے تھا مثلاً ایک حکم مشعر انکار اس امر کے کہ مدعا علیہم سے بعض بیجات کا معائنہ کیا جائے تو ایسا حکم ایک ڈگری قرار نہ پایا گیا تھا اور نہ ایک حکم دربارہ سوال متعلق بہ اجرائے ڈگری کے (۳)۔ مزید برآں الفاظ مشعر ہدایت لئے جانے حساب وکتاب کے کی نسبت قرار دیا گیا تھا۔ کہ وہ درست اور لفظی معنوں میں استعمال کئے گئے ہیں (۴) چنانچہ ایک حکم مشعر قرارداد اس امر کے کہ مدعا علیہم اُس رقم کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہیں۔ جو کہ سرکاری پیمائش کنندہ تصدیق کرے ایک ڈگری قرار نہ دیا گیا تھا کیونکہ نہ تو وہ

(بقیہ نوٹ از صفحہ ۳۴) و رستم جی بنام کیشوجی انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۶۱۔ ابتدائی حکم کی نارضی سے اپیل نہ کرنا ایک فریق کو اُسکی نسبت برطبق اپیل بنا راضی آخری ڈگری اعتراض کرنے سے باز نہیں رکھتا خادم حسین بنام امداد حسین انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۷۵۔ وہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۶۱۔ مگر اب دربارہ اپیل کے ملاحظہ ہو دفعہ ۷۔ نسبت نوعیت ڈگری حساب وکتاب کے ملاحظہ ہو بھوپ اندر بنام بجے بہادر انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۱۵۶۔

(۱) کرشنا سامی ایانگر بنام راجا گوپالا ایانگر انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۷۳۔

(۲) لسوا ناتھ چکی بنام بینی کنٹ دت محولہ بالا البتہ گروہ بمقدمہ خادم حسین بنام امداد حسین انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۷۵۔ (۳) رستم جی بنام کیشوجی انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۸۷۔ (۴) کورجی لودھا بنام مورارجی پنجا۔ انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ سنہ ۱۸۸۵ء صفحہ ۱۸۳۔

الفاظ مذکور کی ذیل میں آتا تھا اور نہ وہ ایسا فیصلہ تھا جسکے رو سے نالش کا انفصال کیا گیا ہو (۱) - معلوم ہوتا ہے کہ تبدیل الفاظ قطعاً طے ہو جائے - بجائے الفاظ فیصل ہو جائے - سے کوئی تبدیلی قانون میں حسب مذکورہ بالا واقعہ نہیں ہوئی - حقوق فریقین - گذشتہ مجموعہ میں یہ الفاظ استعمال کیے گئے تھے - استحقاق متدعویہ یا جوابدعوے پیش کردہ - ہماری رائے میں اسمیں کچھ شبہ نہیں ہو سکتا کہ جس شئے کی طرف استعمال الفاظ مذکور سے واضعان قانون کا ابتدا ً منشا تھا - وہ اہم حقوق تھے جو محض ترتیبی حقوق سے ممیز ہیں - بالفاظ دیگر یہ کہ ایک ڈگری تا حد حقوق متدعویہ کے ایک فیصلہ بربنائے واقعات ہے اور تا حد جوابدعوے پیش کردہ کے ایک فیصلہ جوابدعوے ہے جو یا تو بربنائے واقعات کے مبنی ہو سکتا ہے یا کسی امر قانون پر جو واقعات پر موثر ہو مثلاً میعاد - اسکے خلاف تعبیر (۲) کی یعنی یہ کہ استحقاق مذکور صرف ضابطہ کا ہو سکتا ہے - عبارت دفعہ مذکور سے بھی اور اس امر واقعہ سے تردید ہو سکتی ہے کہ اگر وہ درست ہو تو کوئی موقعہ اسبات کا موجود نہو گا کہ ایک حکم مشعر نامنظوری عرضیدعوے کو ایک ڈگری بنایا جائے کیونکہ ایسے حکم میں بلا واسطہ طور پر ایک فیصلہ بخلاف اس استحقاق مدعی کے شامل ہے کہ نالش کے متعلق جو شخص رجوع کی ہے کارروائی کرے (۳)

وہ تعبیر جسکا کہ یہاں عذر کیا گیا ہے صریح طور پر کئی مقدمات اختیار یا متعلق کیگئی ہے - ایک مقدمہ میں ولسن صاحب و فیلڈ صاحب جسٹسان نے یہ قرار دیا تھا کہ ایک ڈگری بالضرور ایک اظہار رائے دربارہ حقوق فریقین کے ہونی چاہیے - اسلئے نالش کا ایسی وجہ پر خارج کیا جانا جو بالکل بے تعلق واقعات مقدمہ کے ہو مثلاً ڈسمسی زیر دفعہ ۹۷ (آرڈر ۹ قاعدہ نمبر ۲ مجموعہ حال) بوجہ عدم تعمیل سمن ہائے ایک ڈگری نہیں ہے (۴) قرار یہ دیا گیا ہے کہ ایک فیصلہ زیر دفعہ ۵ - ایکٹ رسوم عدالت ایک ڈگری نہیں ہے اور کہ استحقاق حاصل کردہ یا جوابدعوے پیش کردہ ایک استحقاق یا جواب پیش کردہ

(۱) کوبجی لودھا بنام موسابجی بیجا انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۸۳ و ۱۹۵ - (۲) کتاب حکم چند صاحب فصلہائے ۱۵ و ۱۶ - (۳) تشریح مندرجہ کتاب مذکور فصل ۱۶ - ہمکو چنداں بادقعت معلوم نہیں ہوتی - (۴) لکھی چرن چودھری بنام بدر النساء - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۲۷ -

بنالش یا اپیل ہونا چاہیے نہ یہ استحقاق کہ نالش یا اپیل کی سماعت فلاں مقدار اسٹامپ پر کیجائے یا عرضی دعوے یا یادداشت اپیل بوجہ اسٹامپ کے نامنظور کیا جائے (۱) ایسا ہی الہ آباد ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے (۲) اور پہلے ہائیکورٹ کلکتہ نے بھی ایسا ہی قرار دیا تھا (۳) کہ حکم دسمی اپیل زیر دفعہ ۵۵۶ آرڈر ۴۱ قاعدہ ۷ (مجموعہ حال) ایک ڈگری نہیں ہے پہلے مقدمہ کلکتہ میں عدالت نے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ ایسا حکم ایک باضابطہ ظاہر کرنا فیصلہ کا دربارہ استحقاق متدعویہ کے نہیں ہے۔ اور کہ قصور کرنے کی وجہ سے اپیلانٹ نے اپنا استحقاق حصول فیصلہ دربارہ حق متدعویہ بکار روائیات یا نالش زائل کر دیا تھا۔ اور کہ محض استحقاق مسموع کئے جانیکا تعریف ڈگری کی ذیل میں نہ آتا تھا۔ مگر یکے از ججان بمبئی ہائیکورٹ نے (۴) اور تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ اجلاس کامل کلکتہ ہائیکورٹ نے (۵) (باختلاف رائے پرنسیپ صاحب جج) یہ قرار دیا تھا کہ ایسا حکم ایک ڈگری ہے جیسا کہ بمبئی ہائیکورٹ نے بیان کیا ہے اور کہ وہ ایک فیصلہ بخلاف اس استحقاق اپیلانٹ کے ہے کہ اپنے اپیل کی سماعت کرائے اور اس کے رو سے اپیل کا تصفیہ ہو جاتا ہے۔ آخری مقدمہ میں یہ حجت نہایت زور سے کیگئی تھی کہ لفظ۔ استحقاق ۔ سے مراد ایک اہم استحقاق ہے جو واقعات مقدمہ سے پیدا ہوتا ہو۔ اور کہ الفاظ۔ استحقاق متدعویہ ۔ اور ۔ جو اید عوے پیش کردہ ۔ کے یکجا استعمال سے ظاہر ہوتا ہے کہ استحقاق بیان کردہ یا اس استحقاق سے جس کے موثر کرانیکی استدعا کیگئی ہو سے مراد وہ استحقاق متدعویہ ہے جسکے کہ موثر کرانے کی استدعا ایک نالش یا اپیل میں کی گئی ہو۔ اسکا بالضرور کوئی تعلق دادرسی

(۱) بالکرشن رائے بنام گوبند ناتھ تواری انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۲۹ نیز ملاحظہ ہو دادا بنام نگیش۔ انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۴۸۶ (۲) ملکھی بنام فقیر انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۳۸۲ و منصب علی بنام نہال چند انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۳۵۹ - (۳) جگرناتھ سنگھ بنام بدھن انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۱۱۵ - انور علی بنام جعفر علی انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۲۷۸ - بخلاف ازیں لال نرائن سنگھ بنام محمد رفیع الدین انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۱۰ - (۴) راجچندر پانڈورنگ بنام مدہر پرشوتم نایک انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۲۳ - (۵) راد ہا ناتھ سنگھ بنام چیندی چرن سنگھ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۸۶ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۶۶۰

مستدعیہ کے ساتھہ ہونا چاہئے اسلئے واقعات مقدمہ کے ساتھ بھی - یہ بھی حجت کیگئی تھی کہ الفاظ - جواب دعوے پیش کردہ سے محض وہ مخالفت مراد نہیں ہوسکتی جو کہ مدعاعلیہ یا رسپانڈنٹ بمقابلہ اپنے حریف کے اسکی سماعت کئے جانیکے واسطے کرے بلکہ اس سے مراد دادرسی مستدعیہ کا جواب ہونا چاہئے - ایک فیصلہ استحقاق کیا جانا ضروری ہے اور بصورت ڈسمسی بوجہ عدم پیروی عدالت فیصل کرنے سے انکار کرتی ہے اور واقعات مقدمہ پر غور نہیں کرتی - ان عذرات کو کثرت رائے عدالت نے نامنظور کیا تھا (۱) مگر اس سے پہلے کلکتہ (۲) والہ آباد (۳) و مدراس (۴) ہائیکورٹ ہائے نے یہ قرار دیا تھا کہ مشابہ صورت ڈسمسی نالش زیر دفعہ ۱۰۲ (آرڈر ۹ قاعدہ ۸ مجموعہ حال) ایک ڈگری نہیں ہے - بخلاف ازیں یہ قرار دیا گیا ہے کہ ایک حکم زیر دفعہ ۳۸۱ (آرڈر ۲۵ قاعدہ ۲ مجموعہ حال) مشعر ڈسمسی نالش بوجہ عدم ادخال ضمانت خرچہ ایک ڈگری ہے باوصف اس امر کے کہ استحقاق فیصل کردہ بحکم زیر دفعہ ۳۷۳ مدعی کا استحقاق ارجاع نالش ہے نہ کہ وہ استحقاق جسکا دعوے اسنے نالش میں کیا ہو (۵) - بخلاف ازیں ایک حکم مشعر نامنظوری اپیل زیر دفعہ ۵۴۹ (آرڈر ۴۱ قاعدہ ۱۰ مجموعہ حال) بوجہ عدم ادخال ضمانت ایک ڈگری قرار نہیں دیا گیا (۶) عدالت نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ تصفیہ استحقاق مستدعویہ یا جواب دعوے پیش کردہ کا ہونا چاہئے - قرار یہ دیا گیا ہے کہ ایک حکم مشعر نامنظوری درخواست اجازت ارجاع نالش بصیغہ مفلسی و اخراج دعوے ایک ڈگری ہے کیونکہ معاملہ فیصل کردہ دراصل یہ تھا کہ آیا مدعی کو ارجاع نالش کا حق حاصل تھا اور حکم مذکور کا اثر استحقاق مذکور کی تردید کرنے اور مقدمہ کو خارج کرنیکا تھا (۷)

---

(۱) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۸۴۸ و ۸۹۴ - (۲) امرتو لال مکرجی بنام رامچندر رائے انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۶۰ نیز ملاحظہ ہو چند کور بنام پرتاب سنگھ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۹۸ -

(۳) منصب علی بنام بہالچند انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۳۵۹ -

(۴) گلکنسن بنام سبرامنیا ایار - انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۱ وسوامیا بنام سبامنا انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۵۹۹ - (۵) ولیمس بنام براؤن انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۰۸ - (۶) لیکھا بنام بہاؤنا - انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۰۱

(۷) بلدیو بنام گولا کوار انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۲۹ -

اس امر کے متعلق بھی اختلاف ہی رہا ہے۔ آخر کار یہ قرار دیا گیا ہے کہ کوئی اپیل بنا ضی
اُس حکم کے نہیں ہو سکتا جسکے رو سے ایک درخواست اجازت اپیل بصیغہ مفلسی نامنظور
کیگئی ہو وجہ یہ بیان کیگئی تھی کہ وہ ایک تصفیہ دربارہ استحقاق متدعویہ بنالش کے
نہیں ہے (۱) بخلاف ازیں ایک حکم صادر کردہ زیر دفعہ ۳۶۶ (آرڈر ۲۲ قاعدہ ۳
مجموعہ حال) کہ ایک نالش ساقط ہوتی ہے۔ دراصل ایک ڈگری قرار دیا گیا ہے گو یہ
ایک ایسا سوال ہے جو قبل نالش یا اپیل کی سماعت بر بنائے واقعات کئے جانے کے فیصل
کیا جانا چاہئے اسوجہ پر کہ اسکے رو سے مدعی کا دعوےٰ ایسے کامل طور پر فیصل ہو جاتا ہے۔
جیسے کہ بصورت نالش کے خارج کئے جانیکے ہو (۲) اس فیصلہ سے بھی الہ آباد ہائیکورٹ نے
اختلاف کیا ہے (۳)۔ ایک مقدمہ میں الہ آباد ہائیکورٹ نے یہ قرار دیا ہے (۴) کہ
ایک حکم مشعر عطائے اجازت واپسی نالش زیر دفعہ ۳۷۳ یا $\frac{۳۷۳}{۵۸۲}$ (آرڈر ۲۳ قاعدہ ۱
و دفعہ ۷ مجموعہ حال) ایک ڈگری ہے مگر بعد میں عدالت مذکور (۵) و بمبئی ہائیکورٹ (۶)
و کلکتہ ہائیکورٹ (۷) نے یہ قرار دیا ہے۔ کہ ایسا حکم اسوجہ پر ایک ڈگری نہیں ہے
کہ اسمیں شئے متدعویہ کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا بلکہ اسمیں جملہ تنقیحات نالش
غیر منفصل چھوڑ دی گئی ہیں اور فریقین کو اسی حیثیت پر لے آتی ہے جو قبل ارجاع نالش
کے تھی جب عدالت اپیل نے ایک حکم بدیں ہدایت صادر کیا کہ مقدمہ عدالت ابتدائی
بدیں غرض واپس بھیجا جائے کہ ایک فیصلہ مطابق فیصلہ ثالثان صادر کرے تو قرار
دیا گیا کہ حکم مذکور ایک ڈگری تھا کیونکہ عدالت اپیل نے بر بنائے واقعات فیصلہ دیا
اور حکم مذکور کا منشا، نالش کے آخری فیصلہ کرنیکا تھا (۸) مقدمہ ذیل میں ایک شخص نے

(۱) سکرٹری آف سٹیٹ بنام جیلو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۳۳ (۲) بھیکاجی راجندر بنام
پرشوتم انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۰ (۳) حمیدہ بی بی بنام علی حسین خان انڈین لارپورٹ
الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۷۲ - (۴) گنگا رام بنام داتا رام انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۸۲ اسکے
خلاف ملاحظہ ہو کلیان سنگھ بنام لیکھراج سنگھ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۱۱ - (۵) جگدیش
چودھری بنام تلسی چودھری انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۱۹ و گنڈا مل بنام پربھو لال انڈین لارپورٹ
الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۹۷ (۶) بیتوجی بنام گانو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۷ (۷) جگو وندرو ناتھ
بنام سورت سندری انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۲۳ (۸) بھگوان داس مارواڑی بنام نند لال سین انڈین لارپورٹ
کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۷۳

نالش میں بحیثیت ولی حاضر ہونیکا دعوے کیا - عدالت نے فیصلہ کیا کہ اُسکو وہ حق حاصل تہا ٹپرل صاحب جسٹس نے تجویز کی کہ حکم مذکور ایک ڈگری تہا اور اپیل بنا راضی اُسکے ہو سکتا تہا (۱) جبکہ مدعی نے چند سوالات کا جواب ندیا اور عدالت نے نالش کو زیر دفعہ ۱۳۶ (آر ڈر ۱۱ قاعدہ ۱۲ مجموعہ حال) خارج کیا تو قرار دیا گیا کہ چونکہ ضابطہ عدالت کے رو سے نالش کا آخری فیصلہ ہو جاتا ہے - اسلئے وہ ایک ڈگری ہے - سارجینٹ صاحب چیف جسٹس نے بہی اسی فیصلہ سے اتفاق کیا تہا (۲)

عدالت دیوانی - مشابہ تعریف ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۷۷ء میں لفظ - دیوانی - جو گذشتہ مجموعہ میں اضافہ کیا گیا تہا موجود نتہا - قرار یہ دیا گیا ہے کہ عدالت دیوانی میں عدالت مال ممالک مغربی و شمالی شامل نہیں ہے اور لفظ - **ڈگری** - مندرجہ مجموعہ ہذا میں ایسی عدالت کی ڈگری شامل نہیں ہے (۳) گو الفاظ - **عدالت دیوانی** - اب غیر ضروری سمجہکر ترک کئے گئے ہیں ۔

مقدمہ میں - جہاں کوئی نالش دیوانی نہو وہاں کوئی ڈگری نہیں ہے اور اسلئے کوئی اپیل نہیں ہے (۴) اس میں شبہ نہیں کہ اس رائے کی تائید میں سند موجود ہے کہ لفظ مقدمہ نہایت وسیع لفظ ہے (۵) مگر لفظ مذکور ایسی کارروائیات تک محدود کیا جانا چاہیے جوکہ بروئے تشریح مذکور بلا واسطہ طور پر مجموعہ میں مذکور ہوں یا ایسی کارروائیات تک جو بروئے اطلاق خاص یکہائی کے جو اُنپر جاری ہوں بطور نالشات کے متصور کیگئی ہوں (۶) لفظ - مقدمہ - کی تعریف واسطے اغراض مجموعہ کے نہیں کیگئی (۷) یکجا استعمال الفاظ **نالش یا اپیل** - یہ مجموعہ گذشتہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اپیل جو عموماً ایک مرحلہ نالش سمجہا

(۱) بلدیو داس بنام گوبند شنکر انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۹۱۴ - (۲) مہاراج ادہیراج مان سنگہ بنام مہتا ہری ہر رام انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۳۰۷ (۳) اونکار سنگہ بنام بہوپ سنگہ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۴۹۶ - (۴) سناکشی بنام سبرامنیا انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۶ - ایساہی فیصلہ زیر دفعہ ۵ - ایکٹ رسوم عدالت ایک ڈگری نہیں ہے اسلئے کوئی اپیل نہیں ہو سکتا بالکرن رائے بنام گوبندنا تہہ تواری انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۹ (۵) وینکٹا بنام وینکٹ راما انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۵۷ - نیز ملاحظہ ہو بہوبندر و بنام بروہ ۱- انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۰ (۶) داکنسن بنام فاکس انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۹۴۸ - (۷) داکنسن بنام فاکس انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۹۴۸

ایکٹ میعاد کی دفعہ ۳ نالشات کو اپیلہا یا درخواستہائے سے تمیز کرتی ہے

جاتا ہے اسکی ذیل میں نہیں متصور کیا گیا۔ دفعہ مذکور اب صرف نالش سے متعلق ہے لفظ مذکور اسقدر وسیع ہے کہ اسمیں ہر ایک کارروائی شامل ہے خواہ ابتدائی یا بصیغہ اپیل وہ خاص احکام جنکا کہ ذکر گذشتہ مجموعہ کی ضمن (۲) میں بطور ڈگری کے کیا گیا تہا بطور اضافہ اور استثنے اس عام تعریف کے بیان کئے گئے ہیں جو کہ ضمن اول میں لکہی گئی ہے (۱)۔ یہ بات جیسا کہ ظاہر کیا گیا ہے (۲) خصوصیت کے ساتہہ اس امر سے ظاہر ہوتی ہے کہ احکام صادر کردہ بعلت اجرائے ڈگری کا ذکر زیر دفعہ ۲۴۴ مجموعہ گذشتہ کیا گیا ہے کیونکہ انکی نسبت کسی معنوں میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ قطعی طور پر نالش یا اپیل کو فیصل کرتے ہیں۔ گو ایک حکم مشعر نامنظوری عرضید عوے کی نسبت یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسکے روسے تا حد تعلق عدالت صادر کنندہ کے قطعی طور پر یہ فیصل کیا گیا ہے کہ نالش رجوع کردہ چل نہیں سکتی اور وہ ایک ڈگری بوجہ مذکور نہیں بنا سکتی (۳) احکام کی تفصیل مکمل قرار دیگئی تہی نہ محض تمثیلی یا تشریحی (۴)

(الف) **کارروائیات اجراء** - بروئے مجموعہ گذشتہ کے دفعہ ۲۴۴ (دفعہ ۴۷ مجموعہ حال) کی نسبت یہ قرار دیا گیا تہا کہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ درخواست ہائے اجرائے نالشات نہیں ہیں بلکہ صرف کارروائیات بنالش ہیں اور اپیل ہائے بنا راضی احکام برطبق درخواست ہائے کی نسبت دفعہ ۵۸۰ (دفعہ ۴۸ و آرڈر ۲۱ قاعدہ ۲ مجموعہ حال) میں کارروائی لکہی گئی ہے (۵) احکام صادر کردہ برطبق اجرا کی نسبت صریح طور پر دفعہ مذکور کی ضمن (۲) میں حکم دیا گیا تہا اور اسکی ضمن اول کا تعلق صرف نالشات یا اپیل ہائے کیساتہہ تہا زیر دفعہ ۴۸ (دفعہ ۲۶ مجموعہ حال) نالش کی ابتدا ادخال عرضید عوے سے ہونی چاہیے اسلئے کارروائی زیر دفعہ ۲۴۴ (دفعہ ۴۷ مجموعہ حال) گو وہ ایک کارروائی بمقدمہ ہے تاہم ایک نالش نہیں ہے (۶)۔

(ب) **کارروائیات دیوالہ** - کارروائیات دیوالہ بروئے پہلے مجموعہ کے کارروائیات بنالش قرار دیگئی تہیں چنانچہ ایک حکم زیر دفعہ ۳۵۸ مجموعہ گذشتہ مشعر سبکدوشی دیوالیہ

---

(۱) کتاب مولفہ حکم چند صفحہ ۲۷ و ۲۸ (۲) کتاب مولفہ حکم چند صفحہ ۲۷ و ۲۸ - (۳) جسٹس آفدی ہیس کلکتہ بنام اورینٹل گیس کمپنی بنگال لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۴۳۳ (۴) کورجی بنام سوارجی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۱۳ اود ہن گلاب کور بنام رادہا دولاری کور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۴۶۳ - (۵) ریکٹا بنام وینکٹا راما انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۵۶ (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۵۶

از آئندہ ذمہ واری ایک ڈگری اور آخری فیصل کنندۂ نالش قرار دیا گیا تھا (۱) مگر جیسا کہ ظاہر کیا گیا ہے (۲)۔ یہ سمجھنا آسان نہیں ہے کہ مقدمہ فیصل کردہ بروئے حکم مذکور سے کیا مراد ہے کیونکہ کارروائیات اجرائی گو مقدمہ میں شامل ہیں بذاتہ ایک مقدمہ نہیں ہیں۔ ایک اپیل بنا راضی ایسے حکم کے (۳) نیز بنا راضی حکم متعر انکار سبکدوش کرنے ایک دیوالیہ کے (۴) مسموع کیا گیا ہے مگر بغیر کسی اعتراض یا حجت کے۔ معاملہ مذکور اب تابع ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۷ء کے ہے۔

(ج)۔ **کارروائیات پروبیٹ**:۔ کارروائیات عطائے پروبیٹ ایک نالش قرار گئی ہیں کیونکہ ایک حکم متعر عطائے پروبیٹ گو ایکٹ پروبیٹ میں بطور ایک حکم کے مذکور ہے واسطے اغراض مجموعہ ہذا کے ایک ڈگری ہے کیونکہ جہانتک عدالت عطا کنندۂ پروبیٹ کا تعلق ہے اسکے رو سے نہ صرف استحقاق عطائے پروبیٹ کا فیصلہ کیا جاتا ہے بلکہ جواب دعوئے پیش کردہ بخلاف عطیہ کا بھی (۵)۔

(د)۔ **کارروائیات ثالثی**:۔ گذشتہ مجموعہ کے رو سے اس سوال کے متعلق بہت اختلاف مابین فیصلجات مختلف ہائیکورٹہائے کے موجود تھا کہ آیا ایک حکم سپردگی زیر دفعہ ۵۲۳ یا ایک حکم زیر دفعہ ۵۲۵ بغرض ادخال فیصلہ ثالثان ڈگری ہے یا نہیں الہ آباد ہائیکورٹ نے یہ قرار دیا تھا کہ نہ تو کارروائیات زیر دفعہ ۵۲۳ (۶) اور نہ زیر دفعہ ۵۲۵ (۷) نالشات ہیں۔ اسکے خلاف مدراس ہائیکورٹ نے قرار دیا تھا کہ ہر دو کارروائیات زیر دفعہ ۵۲۳ (۸) و زیر دفعہ ۵۲۵ (۹) نالشات ہیں اور احکام صادر کردہ بکارروائیات مذکور ڈگریات

(۱) حکم چند بنام رامین پنجاب ریکارڈ نمبر ۳۴ سنہ ۱۸۹۶ء محولہ بکتاب مجموعہ ضابطہ دیوانی حکم چند صاحب بر صفحہ ۲۵۔ (۲) کتاب مولفہ حکم چند صاحب (۳) رور امل بنام جلال الدین پنجاب ریکارڈ نمبر ۳ سنہ ۱۸۸۵ء (۴) ڈولسن بنام رچمنڈ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۵۸ (۵) امراؤ چند بنام بندرابن چند انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۴۷۵۔ (۶) دیانند بنام بختاور سنگھ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۳۳۔ بخلاف ازیں صادق علی خان بنام امداد علیخاں انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۸۶۔ (۷) بھولا بنام گوبند دیال انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۸۶ امتیز کیا گیا۔ جانکی تواری بنام گیان تواری انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۴ (۸) گودو منگاتا بنام گودو بھگوان انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۹۹۔ (۹) یونوسامی مدالی بنام منڈی سندرا مدالی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۵۵ اسکے خلاف وکرم بنام کرشنن نمبودری انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۸۰

اور قابل اپیل ہیں۔ ہائیکورٹہائے کلکتہ و بمبئی نے دفعہ ۵۲۳ کے متعلق کارروائی نہیں کی مگر عدالت کلکتہ نے قرار دیا ہے کہ احکام زیر دفعہ ۵۲۵ ڈگریات ہیں (۱) اور عدالت بمبئی نے یہ قرار دیا تہا کہ کارروائیات زیر دفعہ مذکور ایک نالش نہیں ہیں (۲) ضمیمہ دوم کی ضمن (۱۶) کے روسے اُن مقدمات کا فیصلہ کیا گیا ہے صرف جنمیں کہ اپیل بنا راضی ڈگریات یا احکام مصدرہ بکارروائیات ثالثی ہو سکتا ہے۔ ملاحظہ ہو ضمیمہ دوم۔

(۵) متفرق کارروائیات نالشات نہیں ہیں۔ آخری فیصلہ ایک متفرق کارروائی کا بروئے مجموعہ گذشتہ ایک ڈگری نہ تہا گو قرار یہ دیا گیا تہا (۳) کہ وہ بروئے مجموعہ ۱۸۵۹ء ایک ڈگری تہا۔ ایک مقدمہ بندوبست زیر دفعہ ۱۰۴ (۲) ایکٹ قبضہ اراضی بنگال قبل اسکی ترمیم بروئے ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۹۸ء کئے جانے کے ایک نالش قرار نہ دیا گیا تہا (۴) کارروائیات متذکرہ دفعہ ۲۷۔ ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۸۶۵ء مدراس نالش نہیں ہیں اور وہ فیصلہ جو اُنمیں صادر کیا جائے ایک ڈگری نہیں ہے (۵)۔ ایک حکم زیر ایکٹ امانت ہائے ہند متعر انکار معزولی امین ایک ڈگری نہیں ہے (۶) ایک حکم جسکے روسے ایک شخص ایک رکن کمیٹی زیر دفعہ ا ایکٹ اوقاف مذہبی قرار دیا گیا ڈگری نہیں (۷) ایک حکم متعر انکار عطا (۸) یا متعر عطائے (۹)

(۱) محمد وحید الدین بنام حکیمن انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۷۵۷ اُسکے خلاف سریرام چودہری بنام دینو بندہو چودہری انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۹۰ (۲) موہن بنام لکّا رام انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۶۳ ۔ (۳) ریاست حسین بنام حاجی عبد اللہ انڈین اپیلز جلد ۳ صفحہ ۲۲۱ ۔ (۴) اودیادہیا ٹہاکر بنام برسدہ سنگہ ۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۷۲۹ کارروائیات زیر دفعہ ۴۸۔ ایکٹ مذکور ملاحظہ ہو گہوگہن ملّا بنام رامیشر انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۷۱ و پیاری موہن مکرجی بنام بردواچرن چکربتی انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۸۵۴ ۔ و دفعہ ۹۳ ملاحظہ ہو حسین بخش بنام متوکدہاری لال انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۱۲ نالشات نہیں ہیں ۔ ایک حکم زیر دفعہ ۳۷۔ ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۸۶۹ء ایک ڈگری قرار دیا گیا بروجیندر وکمار رائے بنام کرشنا کمار گہوس انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۶۸ ۔ (۵) جگ بیردل بنام راجا گوپالا انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۴۸ ۔ (۶) تہہو ولسن بنام میکانی انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۱۳۱ ۔ (۷) ستاکشی بنام سبرامنیا انڈین اپیلز جلد ۴ صفحہ ۱۶ (دہی مقدمہ انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۶ ۔ (۸) کاظم علی بنام عظیم اللہ خاں انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۳۸۳ ۔ (۹) مظفر علی بنام ہدایت حسین انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴۳ صفحہ ۸۵۴ ۔

اجازت ارجاع نالش زیر ایکٹ اوقاف مذہبی ایک ڈگری نہیں ہے (۱)

نامنظوری عرضید عوائے:- ایک حکم مشعر نامنظوری عرضید عوائے ایک ڈگری ہے۔ بہرحال حکم زیر دفعہ ۵۴ (آرڈر ۷ قاعدہ ۱۱ مجموعہ حال) ایک ڈگری ہے (۲) مگر الفاظ مذکور اُن صورتوں تک محدود نہیں ہیں جنکی کہ نسبت دفعات ۵۳ و ۵۴ (آرڈر ۷ قاعدہ ۱۰ و آرڈر ۷ قاعدہ ۱۱ مجموعہ حال) محولہ ذیل (۳) میں حکم ہے اور نہ اس امر سے کوئی فرق آسکتا ہے کہ نامنظوری کیوجہ استعمال بیجا قواعد مجموعہ یا عملدرآمد ہوسکتی ہے (۴) ایساہی نہ صرف وہ حکم جسکے روسے عرضید عوائے اس وجہ پر نامنظور کیا گیا ہو کہ اسپر ناکافی اسٹامپ لگایا گیا ہے (۵) ایک ڈگری ہے بلکہ وہ حکم بھی جو اسوجہ پر عطا کیا گیا ہو کہ مدعیان نابالغ ہیں (۶) اور وہ احکام جو فی الواقعہ اور دراصل احکام مشعر نامنظوری عرضید عوائے ہوں ڈگریات قرار دئیے گئے ہیں۔ کیونکہ ایک حکم مشعر واپسی عرضید عوائے واسطے استمال بنا ہائے دعوائے کے جو بلا اجازت عدالت شامل نہ کئے جاسکتے ہوں (۷) یا ایک حکم زیر دفعہ ۱۳۳ (آرڈر ۱۲ قاعدہ ۹۹ مجموعہ حال) مشعر انکار نمبر درج کئے جانے ایک دعوائے کے بطور نالش جو نامنظوری عرضید عوائے کی حد تک پہونچتا ہے (۸) ایک حکم مشعر انکار سماعت نالش زیر مجموعہ ۱۸۵۹ء ایک تجویز قرار دیا گیا تھا (۹) ایک حکم مشعر نامنظوری اپیل کا بھی یہی حال ہے۔ ایک حکم مشعر نامنظوری عرضید عوائے ایک ڈگری ہے اور بروئے دفعہ ۵۴۳ (آرڈر ۲۳ قاعدہ ۳ حال)

---

(۱) گودارام بنام سورج مل انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۲۷ صفحہ ۳۸۰ (۲) محمد صدیق بنام محمد جان انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۹۱۔ (۳) بینی رام بہاٹ بنام رام لال دھوگٹی انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۸۹۔ (۴) رتن بائی بنام چیلداس انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۷۔ و نند بن سنگہ بنام سولہو انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۹۱۔ (۵) اجودھیا پرشاد بنام گنگا پرشاد انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۴۹ محولہ محمد صدیق بنام محمد جان انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۹۱ (۶) بینی رام بہاٹ بنام رام لال دھوگٹی محولہ بالا۔ (۷) نند بن سنگہ بنام سولہو انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۹۱۔ نسبت واپسی بغرض پیش کرنے عدالت مناسب میں ملاحظہ ہو) کاہن داس بنام نول سنگہ انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۰–۶۲۔ (۸) فنندرو دیب رائیکٹ بنام رانی جگدیشری دیبی انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۳۴ کی پیروی کیگئی انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۲۷۔ (۹) شیخ غلام یحیٰی بنام لالہ درگا دیال ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۷۔

اُس کے احکام اپیل ہائے سے متعلق کئے گئے ہیں۔ اسلئے ایک حکم مشعر نامنظوری یادوسمی اپیل ایک ڈگری عدالت اپیل ہے (۱) ایک حکم مشعر ڈسمسی اپیل بروجہ زائد المیعاد ہونے کے ایک ڈگری ہے کیونکہ اس کے رو سے اپیل کا فیصلہ ہو جاتا ہے (۲) اسیطرحپر وہ حکم جس کے رو سے اپیل اسوجہ پر خارج کیا گیا ہو کہ وہ بعد انقضائے میعاد داخل کیا گیا ہے (۳) نیز حکم نامنظوری اپیل اسوجہ پر کہ حسب ضابطہ پیش نہیں کیا گیا کیونکہ وکالت نامہ بحق دو وکیلوں کے لکھا گیا تھا مگر اُس کی تصدیق صرف ایک نے کی تھی (۴) یا بروجہ کمی رسوم عدالت کے (۵) یا حکم مشعر نامنظوری یادداشت اپیل اسوجہ پر کہ اُسمیں عدالت ادل کی نسبت خلاف ادب الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے (۶) ڈگریات قرار دیئے گئے ہیں۔ بخلاف ازیں یہ قرار دیا گیا ہے کہ ایک حکم مشعر واپسی یادداشت اپیل اسوجہ پر کہ نالش مالیت عدالت کے حدود اختیارات مالی سے متجاوز ہے ایک ڈگری نہیں ہے کیونکہ اُس کے رو سے اپیل فیصل نہیں کیا گیا بلکہ فیصل کرنے سے انکار کیا گیا ہے (۷) ایک حکم مشعر واپسی عرضی دعوے بغرض ادخال بعدالت مناسب ایک ڈگری نہیں ہے (۸) جہاں کوئی اپیل اور نہ کوئی ڈگری عدالت اپیل موجود ہو وہاں کوئی اپیل دوم نہیں ہو سکتا۔ ایک اپیل کمی رسوم عدالت کیوجہ پر اپیلانٹ کو واپس دیا گیا اور وہ بعد انقضائے میعاد پھر داخل کیا گیا اور اپیل نامنظور کیا گیا تو تجویز ہوئی کہ کوئی اپیل نہیں ہو سکتا (۹)

(۱) گنگا داس دے بنام رام جی دے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۰ نیز ملاحظہ ہو متھرا موہن بنام امیر الدین ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۴۶ (۲) گلاب رائے بنام منگل لال انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۴۲ کی پیروی کیگئی رگہوناتھ گوپال بنام شیلوناتھ جی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۵۲ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۰ وسمی ناتھ بنام وینکٹا ستیا ” ” مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۲۱ - (۴) اپاّنا بنام نگا بہورانام انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۲۰۵ - (۵) روپ سنگہ بنام کہراج سنگہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۷۸۸ دمیلال بنام ہربہج پنجاب ریکارڈ نمبر ۱۱۵ شئہ ۱۸۶ء - (۶) زمیندار توفی بنام بنیا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۱۵۵ - (۷) مہابیر سنگہ بنام بہاریلال انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۳۲ - (۸) چینا سامی پلے بنام کردیا اودائن انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۳۴ کی پیروی کیگئی - وحید اللہ بنام کہنیا لال انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۷ - (۹) وینکٹا ریدو بنام رنگیا اپاراؤ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۲ اسے تمیز واختلاف کیا گیا متھرا موہن پال بنام امیر الدین ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۶۴

تصفیہ کسی امر متذکرہ دفعہ ۴۷ یا دفعہ ۱۴۴ آگا: - یہ احکام عدالت اجرا کنندہ ڈگری ہیں جنکے رو سے کوئی سوال متعلق بہ اجرائے ایفا یا ادائے زر ڈگری فیصل کیا گیا ہو مگر شرط یہ ہے کہ سوالات مابین فریقین اُس نالش کے پیدا ہوں جسمیں ڈگری صادر ہوئی ہو یا مابین اُنکے قایم مقامان کے - اور احکام واسطے بازیافت بر طبق ترمیم یا تنسیخ ڈگری کے بیان یہ کیا گیا ہے کہ لفظ - **متذکرہ** - بجائے الفاظ - **متذکرہ یا محولہ** - کے بدینغرض قایم کئے گئے ہیں کہ تعریف لفظ ڈگری میں احکام بخلاف ضامنان (دفعہ ۱۴۵) و احکام دربارہ رسوم عدالت بنا اشاعت مفلسی (آرڈر ۳۳ قاعدہ ۱۳) مجموعہ ضابطہ دیوانی شامل ہوجائیں اور اُنکی نارضی سے اپیل ہوسکے -

حکام پریوی کونسل (۱) و عدالت ہائے ہندوستان (۲) نے یہ قرار دیا ہے کہ محدود تعبیر عبارت دفعہ ۴۷ (دفعہ ۲۴۴ ماقبل) کی نہ کیجانی چاہئے - ایک حکم زیر دفعہ مذکور تعریف ڈگری میں شامل کیا گیا ہے تاکہ اُسکی نارضی سے اپیل ہوسکے (۳) یہ نہایت ضروری ہے کہ جملہ عذرات دربارہ نیلام ہائے بعلت اجرا کے حتی الامکان سہل طریق پر اور جلدی سے فیصل کئے جایئں (۴) اگر ایک کارروائی کی منسوخی کی استدعا کیجائے اور کارروائی مذکور کا تعلق اجرا کے ساتھ ہو اور متنازعہ دربارہ اُسکے جواز کے مابین فریقین نالش کے وہ اہم وجہ ہو جسپر کہ کارروائی کی تردید کیجاتی ہو خواہ وہ فریب اُنکا ر روائیات اجرا یا دیگر وجہ ہو حسب منشائے دفعہ ۴۷ ضروری نہیں ہے (۵) - فقرہ - **متعلق با اجرا** - الخ واقعہ دفعہ ۴۷ وسیع ہے اور کسیقدر مذبذب ہے اور کئی صورتوں میں اسکی وجہ سے کسیقدر مشکل پیش آتی ہے - مگر جب یہ قرار دیا جائے کہ ایک مقدمہ ان الفاظ کی ذیل میں آتا ہے تو قانون کافی صریح معلوم ہوتا ہے (۶) معاملہ کا فیصلہ بروئے ایک حکم زیر دفعہ ۴۷ کے کیا جانا چاہئے نہ کہ بذریعہ نالش جداگانہ کے - ایسا حکم ایک ڈگری ہے اور اس طرح پر قابل اپیل ہے -

(۱) پرسنو کمار سنیال بنام کالیداس سنیال انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۶۸۳ (۲) ہیرالال گھوس بنام چنیدر کنٹ گھوس انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۳۹ ۵ ہتر (۳) موہندرو نرائن چتراج بنام گوپال منڈل انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۷۶۹ (۴) پرسنو کمار سنیال بنام کالیداس سنیال انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۶۸۳ (۵) کرشنن بنام ارونا چلم انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۴۷ (۶) موہندرو نرائن چتراج بنام گوپال منڈل انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۷۶۹

مگر واضعان قانون کا یہ منشا نہ تھا کہ جملہ احکام (بلالحاظ انکی نوعیت کے) جو بعلت اجرائے ڈگری صادر کیئے گئے ہوں۔ **ڈگریات** ۔ اور اس وجہ سے قابل اپیل قرار دیئے جائیں[1] اولاً پہلی تعریف کے ذریعہ وہ امور مستثنےٰ کیے گئے تھے جو دفعہ ۴۸ میں بیان کئے گئے تھے[2] نسبت دیگر امور کے یہ امر مشتبہ ہے کہ آیا اس سوال کی تشریح کرنا قرین مصلحت ہے گو معیار قایم کردہ (بینرجی صاحب جسٹس) (۳) کثیر تر فیصلجات میں کافی پائی جائیگی گو جملہ مقدمات میں نہو (۴) بینرجی صاحب جسٹس نے مقدمہ محولہ میں قرار دیا تھا (۵) کہ ہر ایک حکم صادر کردہ بعلت اجرائے ڈگری دفعہ ۴۷ (ابتدا دفعہ ۲۴۴) کی ذیل میں نہیں آتا اگر یہ درست ہو تو ہر ایک درمیانی حکم بکار روائی اجراء مثلاً ایک حکم مشعر منظوری یا نامنظوری طلبنامہ امتحانی[1] گواہان قابل اپیل ہوگا جو ہرگز نہیں ہو سکتا ۔ جب ایک حکم کا اثر ایک فریق کے حقوق کا فیصلہ دربارہ ایک ایسے امر کے کرنیکا ہو جو حسب ضابطہ اجراء ڈگری کے واسطے ضروری ہو تو ایسا حکم ایک ۔ **ڈگری** ۔ ہے اور ایک اپیل ہو سکتا ہے (۶) عام طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ جملہ احکام صادر کردہ بکار روائیات اجراء متعلق باستحقاق اجراء ڈگری ایک فریق کے یا ذمہ داری ایفائے ڈگری مذکور کے یا بغرض التوا اجراء حسب منشاء دفعہ ہذا ڈگریات ہیں ۔ یہ معاملہ ایسا ہے جسکے متعلق زیادہ سہولیت سے زیر دفعہ ۴۷ کارروائی کیجا سکتی ہے اسلئے اس دفعہ کی شرح کا حوالہ دیا جا سکتا ہے ۔ کوئی اپیل بنا راضی حکم اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کے نہیں ہو سکتا جو ڈگری سے ممیز ہو (۷) ۔

تابع گذشتہ مجموعہ کے یہ قرار دیا گیا تھا کہ تعریف لفظ ۔ حکم ۔ مندرجہ ضمن (۱۴) بغرض تعریف کرنے لفظ ۔ حکم ۔ مندرجہ پہلے جزو دفعہ مذکور کے استعمال نہیں کیجا سکتی کیونکہ اسکے رو سے صریح[8]

---

(۱) راجہ ایشر پرشاد نرائن سنگھ بنام رائے شرو کریسیر ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۷ - (۲) بھوپ اندر بنام بجے بہادر انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۱۵۲ دگوسٹو بہاری سردار بنام ہری موہن ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۱۲ - (۳) جگدیشری دیبیا بنام کیلاش چندر لاہری انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۷۲۵ - (۴) راجہ رام ایشر پرشاد نرائن سنگھ بنام رائے شرو کریسر ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۰ ۲۵۷

(۵) جگدیشری دیبیا بنام کیلاش چندر لاہری انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۷۲۹ و ۷۴۴ -

(۶) راجہ ایشر پرشاد بنام رائے شرو کریسر کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۱ و ۲۶۲ - (۷) زہو بنام منگا لال انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۷۵۳ (۸) بہاری لال پنڈت بنام کدار ناتھ بنک انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۷

طور پر ایک امر مندرجہ جزو مذکور مستثنےٰ کیا گیا تھا۔

ابتدائی ڈگری ۔ ملاحظہ ہو شرح ۔ **قطعاً طے ہو جائے۔**

ڈسمسی بوجہ عدم پیروی ۔ ملاحظہ ہو شرح **حقوق فریقین** ۔ مندرجہ صفحہ ۳۴ کتاب ہذا۔

ڈگریدار ۔ و ۔ **مدیونڈگری** ۔ لفظ موخر الذکر صرف وہ شخص مراد ہے جسکے برخلاف ایک حکم صادر کیا گیا ہو ۔ اور اب اسکی تعریف میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ حکم مذکور قابل اجرا ہو مدیونڈگری کی غرض ڈگریدار کیا استقبال تسلیم نہیں کیا گیا الا اس محدود حد تک کہ اسکی وفات پر اس کے قایم مقام قانونی کے حق میں ذمہ داری منتقل ہوتی ہے (ملاحظہ ہو دفعہ ۵۰ مجموعہ حال) بخلاف ازیں ڈگریدار اپنا استحقاق بروئے ڈگری منتقل کر سکتا ہے (۱) تعریف مذکور میں وہ شخص بھی داخل قرار دیا گیا ہے جسکے کہ حق میں ایک جزو ڈگری منتقل کیا گیا ہو (۲) باوجود ترک کیے جانے الفاظ ۔ اسمیں وہ شخص بھی شامل ہے جسکے حق میں کوئی ڈگری یا حکم منتقل کیا گیا ہو ۔ قانون اب بھی وہی ہے ۔ ایک مدیونڈگری کا قائمقام ایک مدیونڈگری حسب منشائے دفعہ ۲۵۸ (آرڈر ۲۱ قاعدہ ۲ مجموعہ حال) قرار دیا گیا تھا ۔ (۳)

بروئے ایکٹ عبارات عامہ (۴) لفظ **شخص** میں تا وقتیکہ کوئی امر نقیض قرینہ عبارت میں موجود نہو کوئی کمپنی یا ایسوسی ایشن وغیرہ شامل ہے اور لفظ مدعا علیہ مندرجہ آرڈر ۱ قاعدہ ۳ و ۴ میں ایک جہاز شامل ہے (۵) اگر ایک جہاز مدعا علیہ ہو سکتا ہے تو وہ مدیونڈگری بھی ہو سکتا ہے ۔

عدالت ضلع ۔ دفعہ ہذا اُن دفعات میں سے ایک ہے جو بروئے دفعہ ۱ کے مستثنےٰ کیگئی ہیں جبکہ ایک سوال متعلق بہ اضلاع مندرجہ فہرست کی نسبت کارروائی کیجائے جن کی حد تک مجموعہ کو توسیع نہیں دی گئی (۶) انمیں سے بعض اضلاع میں صاحب جج ضلع ڈپٹی کمشنر ہوتا ہے مگر چھوٹا ناگپور میں عدالت جوڈیشل کمشنر نہ کہ ڈپٹی کمشنر اعلیٰ عدالت دیوانی

(۱) پروتا بنام ڈکمبر انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۳۰۷ (۲) گیامنی بنام رادھا رمن انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۹۲ ۔ (۳) پانڈورنگ مدالیار بنام وجہلنگا ریدی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۵۳۷ ۔ (۴) ایکٹ نمبر ۱۰ ۱۸۹۷ء دفعہ ۳ (۳۹) ۔ (۵) بمبئی اینڈ پرشیا نیویگیشن کمپنی بنام شنفرڈ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۷ ۔ (۶) رام رتن بنام للتا پرشاد انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۸۳

باختیار سماعت ابتدائی اور اسلئے عدالت ضلع ہے (۱) زیر دفعہ ۸ مجموعہ ہذا دفعہ ہذا عدالتہائے مطالبات خفیفہ پریزیڈنسی سے متعلق نہیں ہے اور وہ عدالت ہائے ان الفاظ میں شامل نہیں ہیں۔ **ہر عدالت مطالبات خفیفہ** ۔ بلکہ ایسی عدالت ہائے تابع اپنی حدود کے ہائیکورٹ کے بروئے ایکٹہائے وفرمان شاہی ہائیکورٹ کے ہیں (۲)

عدالت ریاست غیر و تجویز ریاست غیر۔ الفاظ۔ **برٹش انڈیا کے اندر اختیار نرکھتی ہو**۔ اس غرض سے ایزاد کئے گئے ہیں کہ جوڈیشل کمیٹی پریوی کونسل اس تعریف سے باہر ہوجائے دیگر عدالت ہائے انگلستان اسمیں شامل ہیں (۳) یہی حال ہندوستان کی دیسی ریاست ہائے کی عدالت ہائے کا ہے (۴) مگر عدالت ہائے پریزیڈنسی دبرٹش چھاؤنی ہائے واقعہ دیسی ریاست ہائے اسمیں شامل نہیں (۵) دربارہ تجویز ریاست غیر کے ملاحظہ ہو دفعات ۱۳ و ۱۴ مجموعہ ہذا۔

گورنمنٹ پلیڈر۔ ملاحظہ ہو آرڈر ۲۳ قواعد ۶ و ۷ و ۹ و آرڈر ۲۷ قواعد ۴ و ۵ و ۶ و ۸ نسبت تعریف لوکل گورنمنٹ کے ملاحظہ ہو دفعہ ۳ (۲۹) ایکٹ نمبر ۱ بابتہ ۱۸۹۷ء۔

جج ۔ یہ تعریف اس تعریف سے مختلف ہے جو دفعہ ۱۹ مجموعہ تعزیرات ہند میں کیگئی ہے کیونکہ ضروریات قانون دیوانی و فوجداری مختلف ہیں۔ افسر میں دو یا زیادہ ججان شامل ہیں جو ایک بنچ بنائیں۔

لفظ۔ **عدالت**۔ کی تعریف نہیں کیگئی (۶) جبانکہ ایک عدالت ایک سے زیادہ افسران پر مشتمل ہو جنمیں سے ہر ایک جداگانہ کام کرتا ہو جو اسکو چیف جج نے مفوض کیا ہو تو ہر ایک افسر ہذا تہا ایک جج ہے اور وہ ایک جداگانہ عدالت کا اجلاس فرما افسر ہے (۷) نسبت تقرر اور ناقابلیت اور اختیار سماعت ججان کے ملاحظہ شرح دفعہ ۹ مجموعہ ہذا۔

(۱) جے نرائن سنگھ بنام مہوسودن سنگھ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۱۲۳۔ (۲) معاملہ وکلاء ہائیکورٹ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۵۰۱ صفحہ ۱۳۵۔ نسبت اپیل کے ملاحظہ ہو دیبی پرشاد بنام جیناداس " " الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۶۱ و نانکشاہ بنام دادا بہائی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۰۴ (۳) بوس بنام بوس انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۵۷۔ (۴) بکرم سنگھ بنام ہیرسنگھ نمبر ۱۹ اشتہار ۱۸۸۱ پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ (۵) کتاب حکم چند صاحب صفحہ ۳۰۴۔ (۶) اس لفظ کی تعریف دفعہ ۳ ایکٹ شہادت میں کیگئی ہے ملاحظہ ہو معاملہ ونکیا چلاپتی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۱۰۔ (۷) مجموعہ ضابطہ

تجویز - یہ لفظ اب اسکے عام معنوں میں استعمال کیا گیا ہے الا ازدواجی مقدمات میں جنمیں لفظ ڈگری - ابتک مستعمل ہوتا ہے (۱) تجویز متعلقہ واقعات پر مبنی ہونی چاہئے جو حسب ضابطہ عدالت کے روبرو ثابت کئے گئے ہوں اسلئے صاحب جج کو ایک مقدمہ میں خود اپنے علم دربارہ بعض واقعات سے کام نہ لینا چاہئے (۲) اور وہ ایسے دعوے پر مبنی ہونی چاہئے جو یا تو عذرات میں پایا جائے یا اس دعوے سے کیا تھا ظاہر ہو (۳) مگر ایک جج ایسے دیگر ججان سے مشورہ لے سکتا ہے جنکے کہ روبرو تجویز نہ کیگئی ہو (۴)

تہہت در نگ قورع میں آنے سے تجویز کی وقعت جاتی رہتی ہے - اسی بنا پر حکام پریوی کونسل نے ایک تجویز پر نکتہ چینی کی ہے اور فرمایا ہے کہ اسقدر کثیر اور اختلاف آمیز بیانات پر عدالت کے واسطے ایک تجویز کا قلمبند کرنا آسان امر نہیں ہے (۵) علاوہ ازیں یہ ایک اہم اعتراض دربارہ تجویز کے ہے کہ اس کے رو سے ایک سوال جیسا کہ وہ فریقین کی طرف سے پیش کیا گیا تھا فیصل نہیں کیا گیا مثلاً جہاں عدالت ایک دستخط کو جسکو فریقین نے اصلی تسلیم کیا ہو جعلی قرار دے (۶) نسبت احکام مجموعہ دربارہ تجاویز ملاحظہ ہو دفعہ ۳۳ و آرڈر ۲۰ مجموعہ ہذا -

احکام ذیل - تجاویز - قرار دئیے گئے ہیں :- ایک حکم متعلقہ منظوری عرضی دعوے (۷) احکام صادر کردہ بعلت اجراء (۸) ایک حکم صادر کردہ متعلق عطائے کمیشن بحق ایڈمنسٹریٹر جنرل ایک خاص شرح سے (۹) ایک حکم متعلق سپردگی بنام کمیشن حساب و کتاب مابین فریقین (۱۰) -

(۱) مجموعہ ضابطہ دیوانی حکم چند صاحب صفحہ ۱۱ و ۱۲ - (۲) ملاحظہ ہو قانون شہادت آرتھر صاحب طبع چہارم صفحہ ۱۶ او شرح دفعہ ۱۲۱ - ایکٹ مذکور و مورز انڈین اپیلز جلد ۳ صفحہ ۲۴۵ - (۳) ایشان چندر بنام شاما چرن مورز انڈین اپیلز جلد ۱۱ صفحہ ۷ و ایا ساجی بنام جیو کے انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۰۸ (۴) لکھمیداس بنام ابراہیم - انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۴۴ - پروتا بنام ڈگمبر انڈین لاء رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۳۰۷ - (۵) سری رگہوناتا بنام سری بروجکشور انڈین اپیلز جلد ۳ صفحہ ۱۵۱ - (۶) سری رگہوناتا بنام سری بروجکشور انڈین اپیلز جلد ۳ صفحہ ۱۵۱ - (۷) جسٹسان ہیں کلکتہ بنام اورینٹل گیس کمپنی بنگال لاء رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۴۳۳ - (۸) ملاحظہ ہو نوٹ نمبر ۲ صفحہ ہذا - وکالی سندری دیبی بنام سو چندر چودھری انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۹۴ - (۹) سوما سندرام چیٹی بنام ایڈمنسٹریٹر جنرل انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۴۸ - (۱۰) ہرجی جینا بنام نرن مولجی بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۹

ایک فیصلہ جس کے رو سے اجازت ارجاع نالش بصیغہ ابتدائی ہائیکورٹ عطا نہ کیگئی ہو (۱) ایک حکم مشعر تقرر گارڈین (۲) ایک تجویز جسکے رو سے ایک اپیل زائد المیعاد قرار دیکر خارج کیا گیا ہو (۳) ایک حکم نگرانی (۴) ایک حکم مشعر انکار التوار اجرار (۵) ایک حکم برطبق درخواست واسطے دوبارہ قبول کرنے ایک اپیل کے (۶) ایک حکم برطبق درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ پروبیٹ و اہتمام ترکہ (۷) ایک حکم مشعر نامنظوری درخواست سپردگی بوجہ توہین عدالت (۸) ایک حکم مشعر انکار منسوخی فیصلہ ثالثی (۹) ایک تجویز مشعر ڈسمسی اپیل بنا راضی حکم عدالت اپیل ماتحت و مشعر واپسی مقدمہ بغرض تجویز بر بنائے واقعات (۱۰) ایک حکم مشعر اخراج قاعدہ بغرض منسوخی نیلام (۱۱) احکام ذیل تجویز قرار نہیں دیئے گئے۔ ایک حکم مشعر ڈسمسی درخواست نظر ثانی فیصلہ (۱۲) ایک حکم واسطے پیش کرنے اور معائنہ دستاویزات کے (۱۳) حکم مشعر عطا یا انکار سرٹیفکٹ اپیل بحضور پریوی کونسل اسوجہ پر کہ ایسا حکم زیادہ تر کارروائیات پریوی کونسل سے بہ نسبت کارروائیات ہائیکورٹ کے متعلق ہے (۱۴) ایک حکم مشعر ڈسمسی اپیل بوجہ عدم پیروی (۱۵)

(۱) حاجی اسمٰعیل بنام حاجی محمد بنگال لار پورٹ جلد ۳ صفحہ ۹۱۔ (۲) اکرسو کشور بنام کادر موئی داسی کلکتہ لارپورٹ جلد ۱ صفحہ ۵۸۰۔ (۳) حسینی بیگم بنام کلکٹر مظفر نگر انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۵۵۔ (۵) برجکمباری بنام رام کرٹ داس ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۰۷ (۶) رام ہری ساہو بنام مدن موہن انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۳۳۹۔ (۷) معاملہ اسباب اندر چندر سنگہ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۵۸۰۔ (۸) موہندر لال متر بنام انند کمار متر انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۲۳۶ (۹) تلسی منی داسی بنام سدیوی داسی انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۳۶۱۔

(۱۰) داسو دیوا دپادیا بنام وسوارا جا تہرتہا ساجی انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۷۔ (۱۱) رشک لال پال بنام رومانا تہہ سین ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۶ (۱۲) بکوبی بی بنام خواجہ محمد بنگال لارپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۰ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۵۹۴ (۱۳) سو بنائی بنام احمد بہائی بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۹۸۔ (۱۴) مسماۃ اسور النسار بنام بابو بہاری لال ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۵۲۹ و مولا بخش بنام کشن پرتاب ساہی۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۲۔ و لطف علی خان بنام اصغر رضا۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۵۵۴۔ (۱۵) منصب علی بنام نہالچند انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۹۵۔

ایک حکم مشعر ہدایت استغاثہ زیر ایکٹ پریزیڈنسی مجسٹریٹان (۱) ایک حکم مشعر فیصلہ ایک خاص تنقیح بنالش کے اس وجہ پر کہ جزوی اپیلہائے ہونے چاہئیں (۲) ایک حکم مشعر ہدایت ایزادی ایک فریق نالش کے (۳) ایک حکم پریوی کونسل ڈیپارٹمنٹ مشعر انکار توسیع میعاد بغرض ادخال ضمانت خرچہ رسپانڈنٹ و مشعر ہدایت اخراج اپیل (۴) ایک حکم مشعر انکار ضمانت خرچہ زیر آرڈر ۴۵ قاعدہ ۱۳ (۵) انکار طلبی مسل زیر دفعہ ۲۵ ایکٹ عدالت ہائے مطالبات خفیفہ مفصلات (۶) ایک حکم بر طبق اپیل دوم مشعر ہدایت تجویز بعض تنقیحات قانون و امر واقعہ منجانب عدالت اپیل ماتحت (۷)

قائم مقام قانونی - ملاحظہ ہو شرح دفعہ ۵۰ مجموعہ ہذا -

واصلات - ملاحظہ ہو شرح آرڈر ۲۰ قاعدہ ۱۲ -

جائیداد منقولہ - اسمیں شبہ نہیں کہ زراعت استادہ میں ہر قسم کی زراعت ملحق بہ زمین اور پتے اور پھول اور پھل درختان کے اور اُنکی رس شامل ہے ملاحظہ ہو شرح دفعات ۶۰ و ۱۶ مجموعہ ہذا -

حکم - گذشتہ مقدمات مندرجہ شرح تعریف - **ڈگری** - کا حوالہ دیا جانا چاہئے - بعض ایسے مقدمات کا جنکا وہاں حوالہ نہیں دیا گیا یہاں ذکر کیا جا سکتا ہے - ایک نالش زیر ایکٹ اوقاف مذہبی ۱۸۶۳ء رجوع کیگئی تھی - مدعی یہ چاہتا تھا کہ نالش کو باختیار مجددًا ارجاع نالش کے واپس کیوے اور ایک حکم صادر کیا گیا تھا جسکے رو سے اُسکو ایسا کرنیکی اجازت دیگئی تھی اور یہ ہدایت کیگئی کہ خرچہ سرمایہ ایسوسی ایشن میں سے ادا کیا جاوے - قرار یہ دیا گیا تھا کہ حکم در بارہ خرچہ ڈگری نہ تھا اور کہ کوئی اپیل نہ ہو سکتا تھا - (۸)

(۱) معاملہ جانکی ناتھ رائے - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۶۶ - (۲) ابراہیم بنام فخر النساء انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۳۱ - (۳) کنور اوپیندرا کرشن بنام نوبین کرشن بوس بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۱۳ (۴) کرشن پرشاد پانڈے بنام تلک دھاری لال انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۸۲ - (۵) مہابیر پرشاد سنگھ بنام لوہکاری کنوار انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۴۷۳ - (۶) وینکٹا راما آئیر بنام مدالای اٹل انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۶۹ - (۷) کالی کرسٹو پال چودھری بنام رامچندر ناگ کلکتہ لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۴۶۱ - (۸) رام کشور کیسبی بنام سر رینگا چاریلو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۴۲۱ -

احکام واسطے ادائگی خرچہ کے زیر دفعات مستذکرہ یہ فیصلہ محولہ ڈگریات نہیں ہیں (۱) افسر تشخیص کنندہ کا فیصلہ ایک حکم نہیں ہے (۲) ایک حکم زیر آرڈر ۹ قاعدہ ۲ ایک ڈگری قرار نہیں دیا گیا (۳) ایسا ہی حال احکام زیر دفعہ ۱۰۔ ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۸۶۳ء (مدراس بگودا ایکٹ) (۴) وزیر دفعہ ۵ ایکٹ اوقاف مذہبی (۵) وزیر دفعہ ۱۶ ضمن (۷) مدراس گورنمنٹ ۳ سنہ ۱۸۰۲ء (۶) حکم مشعر نامنظوری اجازت اپیل حسب دفعہ ۱۸۔ ایکٹ نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۶۳ء جو حسب منشائے ہذا ڈگری نہیں ہے (۷) اس حکم کا اپیل جو حسب دفعہ ۱۸۔ ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۸۶۳ء ہو جس سے مدعیان کو اجازت ارجاع نالش دیگئی ہو نہیں ہوگا (۸) اور حکم زیر دفعہ ۸۴ ایکٹ قبضہ اراضی بنگال (۹) وزیر دفعہ ۱۷۳۔ ایکٹ مذکور (۱۰) اور فیصلہ سپیشل جج زیر دفعہ ۱۰۴ ضمن (۲) ایکٹ مذکور (۱۱) وحکم زیر ایکٹ امانت ہند مشعر انکار معزولی امین (۱۲) وحکم نامنظوری درخواست بغرض بحالی درخواست منسوخی نیلام (۱۳) وحکم عطائے معاوضہ زیر دفعہ ۹۱ ب گذشتہ مجموعہ (۱۴) وزیر دفعہ ۲۰۶ مجموعہ مذکور (۱۵) کا ہے۔

(۱) شیکنس بنام سکریٹری آف سٹیٹ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۰۔ (۲) بالکرن رائے بنام گوبند ناتھ تواری انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۹۔ (۳) بشیشر بھگت بنام مرلی سلی ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۶۳۔ (۴) مناکشو بنام سبرامنیا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۔ (۵) سوماسندرا بنام وتھی لنگا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۲۸۵۔

(۶) نرا سیا بنام کلکٹر اننتا پور انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۹۵۔ (۷) معاملہ ونکیتسو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۹۸۔ وکاظم علی بنام عظیم علی۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۳۸۲ وول ردس بانو بنام عبد الرحمن ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۳۶۸۔ (۸) پرتاب بنام برد جوناتھ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۲۷۵۔ (۹) گہو گہن ملا بنام راسیسر انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۷۱

(۱۰) رگھو سنگھ بنام مصری سنگھ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۸۲۵۔

(۱۱) لالہ کرت نرائین بنام پلک دہاری انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۳۲۶۔

(۱۲) مقصود الحسن بنام میکانی۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۱۳۱۔

(۱۳) شجاع الدین بنام ریاض الدین۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۴۱۴۔

(۱۴) نراسنگا بنام گووندا۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۶۲۔

(۱۵) نلی نکشا بنام مفکشر حسین انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۱۷۷۔

پلیڈر۔ آخری فقرہ کی تعبیر سے کسیقدر مشکل پیش آتی ہے۔ مگر تعریف مذکور کے معنے صحیح ہوجاتے ہیں اگر ضمنہائے فقرہ مذکور پیش کیجائیں اور وہ اسطرح پڑھا جائے۔ "پلیڈر سے مراد کوئی شخص بشمول ایڈوکیٹ وکیل و اٹرنی ہائیکورٹ کے مراد ہے جو کسی دوسرے شخص کیطرف سے عدالت میں حاضر ہونے اور سوالات کا جواب کرنیکا مستحق ہو" وکیل بھی اُس حال میں حاضر ہونیکا مستحق ہے جو حسب ضابطہ مجاز ہو اور اٹرنی بھی اُس حال میں جبکہ اُسکی قابلیت ہائے اسکو مستحق بناتی ہوں (۱)

عہدہ دار سرکاری۔ مجموعہ ہذا میں اس لفظ کی تعریف۔ ملازم سرکار کی تعریف مندرجہ مجموعہ تعزیرات ہند سے کسی قدر ترک کے ساتھہ لیگئی ہے (۲) واسطے تعریف جج کے ملاحظہ ہو تعریف۔ عدالت انصاف۔ مندرجہ مجموعہ تعزیرات ہند (۳) اشخاص ذیل عہدہ داران سرکار حسب منشا مجموعہ ہذا یا ملازمان سرکار حسب منشا تعزیرات ہند قرار دئیے گئے ہیں۔ مجرمان کے نگہبان (۴) شخص مقرر کردہ بورڈ مال زیر دفعہ ۶۔ ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۶۳ء (۵) نائب ناظر (۶) پٹواری (۷) آفیشل ٹرسٹی بنگال (۸) آفیشل اسائنی عدالت دیوالہ (۹) کلکٹر مقرر کردہ واسطے اہتمام جائداد نابالغ کے زیر ایکٹ نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۶۴ء (۱۰) یا بحیثیت ایجنٹ کورٹ آف وارڈس کے زیر دفعہ ۲۰۔ ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۹ء (۱۱) ایک افسر انڈین سٹاف کارپس (۱۲) ایڈمنسٹریٹر جنرل بنگال (۱۳) ایک شخص نامزد کردہ کلکٹر زیر دفعہ ۶۹۔ ایکٹ قبضہ اراضی بنگال واسطے تقسیم پیداوار مابین زمیندار و کاشتکار کے ایک ملازم سرکار نہیں ہے (۱۴) گو ایک پیمائش کنندہ مقرر کردہ کلکٹر بہ خاص محال ڈیپارٹمنٹ ملازم سرکار ہے (۱۵)

(۱) معاملہ وکلاء ہائیکورٹ انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۰۵ و سرکار بنام ادتم رام بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۶۴ (۲) ملاحظہ ہو دفعہ ۲۱ مجموعہ تعزیرات ہند (۳) سدرلینڈ صفحہ ۳۰ - (۴) سرکار بنام کالا چند مہتری ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۹۹ - (۵) سرکار بنام رام کرشنداس بنگال لاء رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۴۴ (۶) سرکار بنام محمد حسین رپورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۳ صفحہ ۲۹۸ (۷) سرکار بنام مسعود دین رپورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۵ صفحہ ۳۴ (۸) صاحبزادی شہنشاہ بیگم بنام فرگسن انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۹۹۴ (۹) یوسف حاجی علی بنام کیمپ بمبئی لاء رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۹۲۹ (۱۰) بہان الحبیب بنام تانا انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۳۴ (۱۱) کلکٹر بجنور بنام منور انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۰ (۱۲) ولسن بنام لائیڈ انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۰۴ (۱۳) الہ دام چودہری بنام ایڈمنسٹریٹر جنرل کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱ صفحہ ۹۱۳ - (۱۴) مقیم لال بنام نہال کر پرشاد انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۱۶ (۱۵) اچو سنگہ بنام ملکہ معظمہ انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۱۵۸ -

دستخطی - یہ لفظ اس مجموعہ میں ایسے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے جو اُس سے زیادہ تر وسیع ہیں جنمیں کہ لفظ مذکور ایکٹ عبارات عامہ میں استعمال کیا گیا ہے جو در اصل وہی الفاظ ہیں جو کہ گذشتہ مجموعہ کے فقرہ اول میں استعمال کئے گئے تھے - دوسرا فقرہ اس مجموعہ کا اولاً بروئے ترمیم کنندہ ایکٹ بل نمبر ۲ سنہ ۱۸۹۵ع کے اسوجہ پر ایزاد کیا گیا تہا تاکہ استعمال ایسی مہر کا اسمیں شامل ہو جاوے جسکا استعمال عموماً اس ملک کے معزز اشخاص کرتے ہیں - اور مہر لگانے کیواسطے یہ کوئی شرط ما تقدم نہیں ہے کہ مہر لگانیوالا اپنا نام تحریر کرنیکے ناقابل ہو (۱) - نام نہ ابتدائی حروف لکہدینا گو بصورت ایک وارنٹ پر دستخط کرنے کے مناسب معلوم نہیں ہوتا تاہم اسکی وجہ سے عہدیدار تعمیل کنندہ پر اُسکی تعمیل کرنا فرض نہیں ہے یا کہ مدیون جبر کے ساتہہ اسکی مزاحمت کرنیکا مجاز ہو سکتا ہے (۲)

ماتحتی عدالت | **دفعہ ۳** - واسطے اغراض مجموعہ ہذا کے عدالت ضلع عدالت ہائیکورٹ کی ماتحت ہے اور ہر عدالت دیوانی جو عدالت ضلع سے کم درجہ رکہتی ہے اور ہر عدالت مطالبہ جات خفیفہ ہائیکورٹ اور عدالت ضلع دونوں کی ماتحت ہے -

ماتحتی - ملاحظہ ہو شرح دفعہ ۲ گذشتہ تابع عنوان - عدالت ضلع - مندرجہ صفحہ ۴۴ کتاب ہذا -

مستثنیات | **دفعہ ۴** - (۱) جبتک کہ کوئی حکم صریح اسکے خلاف میں موجود نہ ہو کوئی قانون خاص یا مختص المقام جو بالفعل جاری ہے یا کوئی اختیار خاص عطا شدہ یا کوئی ضابطہ خاص مقررہ حسب دیگر قانون نافذ الوقت مجموعہ ہذا کے کسی مضمون سے محدود یا متاثر نہیں ہوگا -

(۲) بغیر اسکے کہ مضمون مندرجہ ضمن (۱) کی عمومیت میں کسیطرحکا فرق آئے کوئی چارہ جوئی جو زمیندار یا مالک اراضی کسی قانون نافذ الوقت کے بموجب نسبت وصولیابی زرلگان اراضی کاشت کے اراضی مذکور کی پیداوار سے رکہتا ہو وہ بہی مجموعہ ہذا کے کسی مضمون سے محدود یا متاثر نہ ہو گی -

متاثر نہ ہوگا - استثنائے ضمن بہ مجموعہ ماقبل کا منشا یہ حکم دینے کا تہا کہ وہ قواعد جو مجموعہ میں مذکور ہیں اُن نالشات یا دیگر کارروائیات سے متعلق نہونگے جو تابع مستثنے کردہ ایکٹ کے طلب

(۱) مہاراجہ بنارس بنام ہری دیال انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۷۵ - (۲) سرکار بنام جانکی پرشاد انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۹۳ -

یا قوانین کے کیگئی ہوں بلکہ یہ حکم دینے کا تہا کہ اگر ایکٹہائے مذکور میں کوئی امر نقیض مجموعہ کے موجود ہو تو مجموعہ متعلق نہ ہوگا (۱) نالشات مابین زمیندار و کاشتکار جنکا یہاں ذکر کیا گیا ہے نالشات مابین زمینداران اور اُن کے کاشتکاران یا ایجنٹان کے ہیں۔ نہ کہ مابین کاشتکاران اور ایجنٹان کے۔ ایکٹ وصولیابی لگان مدراس (نمبر ۸ سنہ ۱۸۶۵ء) ایسا ہی قانون ہے اور نتیجہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ خاص اختیارات نگرانی عطا کردہ ہائیکورٹ بروئے دفعہ ۱۱۵ (مطابق دفعہ ۶۲۲ مجموعہ ماقبل) احکام ایکٹ مذکور میں خلل انداز نہونگے (۲)۔

نیز اول الذکر مقدمہ میں یہ قرار دیا گیا تہا کہ گو کارروائیات ڈپٹی کلکٹر درست معنوں میں کارروائیات زیر ایکٹ مذکور نتہیں بلکہ ایسی کارروائیات تہیں جو ایکٹ مذکور کے پردہ میں کیگئی تہیں تاہم صرف یہی واقعہ ایسا اختیار سماعت عطا نہیں کرتا جسکے کہ مستثنے کرنیکا منشاء دفعہ ہذا کا تہا۔ ایکٹ ضابطہ زمینداران و کاشتکاران چھوٹا ناگپور (بنگال ایکٹ نمبر ۶ سنہ ۱۹۰۸ء) دفعہ ہذا کی ذیل میں آتا ہے جو بلحاظ احکام ایکٹ مذکور کے اطلاق دفعہ ۱۰۰ (دفعہ ۵۸۴ ماقبل) کا مانع ہے اسلئے کوئی اپیل دوم ایک نالش بقایا لگان رجوع کردہ زیر احکام ایکٹ مذکور میں نہیں ہو سکتا (۳)۔

جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا گیا ہے دفعہ ہذا نالشات تابع اُن قوانین کو مستثنے کرتی ہے جو تابع انڈین کونسلز ایکٹ کے صادر کئے گئے ہوں جنمیں جائیداد غیر منقولہ کی تقسیم کے متعلق احکام ہیں۔ لفظ جائیداد اسکے درست معنوں میں ایک استحقاق ہے مگر اُسکا استعمال واسطے اظہار شئے یا غرض استحقاق مذکور کے بہی کیا جا سکتا ہے۔ اور جب وہ اسطرحپر استعمال کیا گیا ہو وہ بطور مرادف لفظ شئے کے متصور کیا جا سکتا ہے عام معنوں میں لفظ مذکور نہائیت وسیع ہے اور اسمیں ہر قسم کا حصول جسمیں ایک شخص حق رکہتا ہو شامل ہے (۴) اگرچہ جہاں ایک استحقاق سب کے واسطے عام ہو تو وہ ملکیت نہیں ہو سکتا۔ مثلاً عوام کا استحقاق کہلے سمندر میں سے مچھلیاں پکڑنیکا (۵) مجموعہ ہذا اور نیز دیگر ایکٹہائے

(۱) آغا محمد ہمدانی بنام کوہن انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۱۔ (۲) ویلی پیریچامیرا بنام محی الدین پادشاہ انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۴۳ واپاندائی بنام سوبارمی انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۱۵۴ وینکٹارامہا بنام سورانا انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۲۹۰۔ (۳) کہیتو مہتو بنام بودہن مہتو انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۵۰۸ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۹ صفحہ ۳۳۴۔ (۴) ملاحظہ ہو کتاب حکم چند صفحہ ۴۶ لغایت ۴۸۔ (۵) باپن میاجا بنام نکوشرا ندیا انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۱۹

واضعان قانون ہند میں جبتک کہ کوئی امر اسکے خلاف مضمون یا سیاق عبارت میں موجود ہو جائیداد غیر منقولہ میں اراضی (بشمول اراضی زیر آب کے) و مفادات اراضی و اشیاء ملحق بہ اراضی جنکی تعریف ایکٹ انتقال جائیداد میں کیگئی شامل ہے۔ (۱) لفظ - جائیداد منقولہ سے مراد ہر قسم کی جائیداد ماسوائے جائیداد غیر منقولہ کے ہے (۲) اور بروئے دفعہ ۲ ضمن (۱۳) اسمیں زراعت روئیدہ شامل ہے ۔

دفعہ ۵ - (۱) جس حال میں کہ عدالت ہائے مال تابع احکام مجموعہ ہذا ہوں بنسبت اُن امور ضابطہ کے جنکی نسبت کسی قانون خاص میں جو عدالتہائے مذکورسے متعلق ہو کچھہ ذکر نہ ہو تو لوکل گورنمنٹ نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی منظوری حاصل کرکے مقامی گزٹ سرکاری میں یہ اعلان دیسکتی ہے کہ فلاں فلاں دفعات مجموعہ ہذا کی جو صراحت کے ساتھہ مجموعہ ہذا کی روسے متعلق نہ کردیگئی ہوں - عدالت ہائے مذکور سے متعلق نہیں ہونگی یا کہ صرف ایسی ترمیموں کے ساتھہ متعلق ہونگی جن کو لوکل گورنمنٹ بشرط منظوری مذکورہ بالا تجویز کردے -

اصلاح مجموعہ ہذا بہ تعلق عدالت ہائے مال -

(۲) عدالت مال سے جسکا ذکر ضمن (۱) میں ہے وہ عدالت مراد ہے جسکو کسی قانون مختص المقام کی روسے نالشات و دیگر کارروائیات متعلق لگان یا مالگذاری یا منافع اراضی مخصوص بہ اغراض کاشتکاری کی سماعت کا اختیار حاصل ہو لیکن اس میں وہ عدالت دیوانی داخل نہیں ہے جسکو اختیارات سماعت ابتدائی حسب مجموعہ ہذا بنسبت انفصال نالشات یا کارروائی ہائے مذکور مثل نالش یا کارروائی ہائے قسم دیوانی حاصل ہوں -

یہ دفعہ اولاً بروئے دفعہ ۴ - ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۸۹۰ء کے ایزاد کیگئی تھی اور آخری مسودہ بل کے متعلق رپورٹ سیلکٹ کمیٹی پیش کرتے وقت سر انیڈر یو سکابل صاحب نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ اسکی غرض یہ ہے کہ تنازعہ لگان کی سرسری حیثیت کو تابع مقامی قوانین کے محفوظ کیا جاوے اور اسوجہ پر یہ امر جائز ہے کہ احکام مجموعہ ضابطہ دیوانی کو کارروائیات عدالتہائے مال سے اُن جملہ امور میں جنکے متعلق خاص ایکٹ ہائے عدالت مال میں کوئی حکم نہیں متعلق قرار دینا نہایت تکلیف کا باعث ہوگا - اسوجہ سے کہ ایک تو سہل طریق وصولی لگان میں جس سے مالگذاری سرکاری ادا کیجاتی ہے سد راہ پیدا ہوگی - اور دوسری عدالتہائے مال پر زیادہ بار پڑجائیگا

(۱) ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۸۹۷ء دفعہ ۳ (۲۵) و عبارات عامہ (۲) ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۷ء دفعہ ۳ (۳۴)

جبکہ وقت پہلے سے بہت مصروفیت میں رہتا ہے۔

ممالک متحدہ میں ان امور کے متعلق جنکی نسبت ایکٹ لگان میں کچھہ ذکر نہیں۔ اسی مجموعہ کا ضابطہ برتا جاتا ہے (۱) پنجاب میں یہی حال ہے (۲) بعض ایکٹ ہائے بجائے خود ایک مکمل ضابطہ ہیں۔ مثلاً ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء اسمیں ایکٹ میعاد (۳) یا مجموعہ ضابطہ دیوانی (۴) کا کوئی اطلاق نہیں ہے۔ ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۸۶۵ء ایکٹ وصولی لگان مدراس بھی ایسا ہی ایکٹ ہے (۵) دعویٰ منافع زیر دفعہ ۹۳ ضمن (ح) ایکٹ نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء (مطابق دفعہ ۱۶۴ - ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۱ء) میں بھی مجموعہ ضابطہ کا اطلاق نہیں ہے (۶) ایکٹ رجسٹری بھی ایک مکمل ضابطہ قانون ہے۔ قواعد میعاد اس سے متعلق نہیں ہیں (۷)

اختیارات نقدی **دفعہ ۶** — سوائے اسکے جبکہ صراحت کیساتھہ اسکے خلاف حکم ہو۔ اس مجموعہ کی کوئی عبارت کسی عدالت کو ایسی نالشات میں اختیار سماعت نہیں دیگی کہ جنمیں شے متنازعہ کی تعداد یا مالیت اُس تعین سے (جبکہ کوئی تعین ہو) زیادہ ہو جسکی سماعت کا اسے حسب معمول اختیار ہے۔

اختیار سماعت - بلحاظ توسیع دفعہ ۴ مجموعہ حال کے دفعات ۶ و ۷ مجموعہ گذشتہ کا ما سوائے آخری فقرہ کے جو دفعہ ہذا ہے) دوبارہ وضع کرنا غیر ضروری سمجھا گیا ہے۔ ابتدائی دفعہ اولاً مجموعہ سنہ ۱۸۷۷ء میں اضافہ کیگئی تھی اور ہائیکورٹ ہائے کلکتہ و بمبئی نے اُسکے متعلق قرار دیا تہا کہ اُسکے رو سے وہ اختیار سماعت محدود ہو جاتا ہے جو بروئے دفعہ ۲۲ مجموعہ ماقبل کے عطا کیا گیا تہا ملاحظہ ہو دفعات ۳۸ و ۳۹ و ۴۱ و آرڈر ۲۱ قواعد ۴ و ۵) متعلق اُن عدالت ہائے کے جنسے کہ ایک ڈگری کا اجرا کیا جا سکتا ہے کیونکہ مجموعہ مذکور میں کوئی ایسا حکم موجود نہ تہا جو بصورت

(۱) مادہو پرکاش سنگھ بنام مرلی منوہر انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۰۶ و فہیم النسا بنام اجودھیا پرشاد - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۷ - (۲) ملاحظہ ہو دفعہ ۸ - ایکٹ نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۸۷ء ایکٹ قبضہ اراضی پنجاب - (۳) ناگندر ناتہہ ملک بنام متہورا موہن پاریتی - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۳۶۸ - (۴) رادہا مادہب بنام لکھمی نراین انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۲۴ و مکندا لال وکار بنام بہوگابن چند داس - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۵۱۴ - (۵) ولی ارادتہن بنام محی الدین پاساراتہن انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۳ و ونکٹا نرسمہا ننند بنام سورنا - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۹۸ (۶) محمد حسین بنام مظفر حسین انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۲ و رگھوبر دیال بنام بانکے لال انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۱۸۲ - (۷) ویرانا بنام ایسیاہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۹۹ و لیا راو سائی بنام کرشنا سوامی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۲۴۹

محدود نہ کئے جالنے بروئے فقرہ ہذا کے اسطرح حاصل ہوسکتا کہ وہ ایک عدالت کو اپنی محدود اختیارات مالی سے زیادہ مقدار کی نالش کا فیصلہ کرنیکا اختیار سماعت عطا کرتا۔ تجویز یہ کیگئی تہی کہ الفاظ "یا کارروائیات بالنسبت" اس رائے کی تردید کیواسطے ازاد کئے جایں کہ جس عدالت میں ڈگری بغرض اجرا منتقل کیگئی ہے اُسکو ڈگری کے اجراء کا اختیار حاصل ہے گو اُسکی مقدار عدالت کے پہلے حدود اختیارات مالی سے متجاوز ہو جس امر کی نسبت اختلاف رائے موجود تہا (۱) ملاحظہ ہو شرح دفعہ ۳۶ و آرڈر ۲۰ قاعدہ ۱۲۔ مگر یہ الفاظ ترک کئے گئے ہیں۔

عدالت ہائے خفیفہ مفصل **دفعہ ۷** ۔ دفعات ذیل اُن عدالتوں سے متعلق نہیں ہیں جو ایکٹ عدالت ہائے مطالبہ جات خفیفہ مفصل نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۷ع کی رو سے قایم ہوئی ہوں یا اُن عدالتوں سے جو عدالت خفیفہ قایم شدہ حسب ایکٹ مذکور کے اختیارات رکھتی ہوں۔ یعنی:-

(الف) مجموعہ ہذا کا اُسقدر حصہ جو۔

(۱) اُن نالشات سے متعلق ہے جو عدالت خفیفہ کی سماعت سے مستثنے کردیگئی ہیں۔

(۲) یا اجرا ڈگری بمقدمات مذکور

(۳) یا اجرا ڈگری جایداد غیر منقولہ سے متعلق ہے۔

(ب) اور دفعات ذیل۔ یعنی:-

دفعہ ۹

دفعہ ۹۱ و ۹۲

دفعہ ۹۴ و ۹۵ جہانتک احکام امتناعی اور احکام دربانی سے متعلق ہیں۔

دفعہ ۹۶ لغایت ۱۱۲ و ۱۱۵۔

عدالت ہائے مطالبات خفیفہ مفصلات۔ دفعہ ۱۰۔ ایکٹ عدالت ہائے مطالبات خفیفہ مفصلات میں یہ حکم ہے کہ ضابطہ مقرر کردہ بروئے ابواب و دفعات مجموعہ ماقبل خاص کردہ بضمیمہ جہانتک کہ ابواب و دفعات مذکور متعلق ہوسکتی ہیں ایسا ضابطہ ہونا چاہیے جس کی کہ پیروی عدالت مطالبات خفیفہ میں جملہ نالشات قابل سماعت عدالت مذکور میں اور اُنکی جملہ

(۱) ملاحظہ ہو شانمو گا تیے بنام رامانا تہن چیٹی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۹۰ و گوکل کرسنو بنام اہکی چندر چٹرجی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۵۔

کارروائیات میں کیجائی چاہیئے جو ایسی نالشات میں سے پیدا ہوں مگر شرط یہ ہے کہ ایک سائل حکم منسوخی ڈگری صادر کردہ یکطرفہ یا سائل نظر ثانی فیصلہ کو چاہیئے کہ بروقت درخواست کرنے کے یا تو عدالت میں رقم واجب الادا از طرف خود بروئے ڈگری یا بہ تعمیل فیصلہ داخل کرے یا حسب اطمینان عدالت واسطے تعمیل ڈگری یا فیصلہ حسب ہدایت عدالت کے ضمانت دے۔ اور جہاں ایک شخص بحیثیت ضامن کے اس شرط کے تابع ذمہ وار ہوا ہو تو ضمانت ایسے طریق پر وصول کیجا سکتی ہے جیسا کہ دفعہ ۲۵۳ (مقابلہ کیجیئے ہمراہ دفعہ ۱۴۵ مجموعہ حال) مجموعہ ماقبل میں حکم ہے۔ احکام دفعہ اول الذکر نہایت سہل طریق پر مرتب کیئے گئے ہیں۔ احکام دفعہ مذکور سے یہ امر صریح طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ اُن عدالتہائے کو جنہیں اختیار سماعت مطالبہ خفیفہ عطا کیا گیا ہے چاہیئے کہ اختیار سماعت مذکورہ کا استعمال مطابق ضابطہ مہیا کردہ دربارہ عدالت ہائے مطالبات خفیفہ کے کریں۔ نسبت قواعد کے ملاحظہ ہو آرڈر ۵۰۔ ایکٹ ہذا۔

عدالت ہائے خفیفہ واقعہ بلاد پریزیڈنسی۔

دفعہ ۸ ۔ بجز اُس کے جیسا کہ دفعات ۲۴ و ۳۸ لغایت ۴۱ و ۷۵ فقرات (الف) و (ب) و (ج) و ۷۶ و ۷۷ و ۱۵۵ لغایت ۱۵۸۔ ایکٹ عدالت ہائے خفیفہ متعلق بلاد پریسیڈنسی نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۸۲ء میں حکم ہے اس مجموعہ کے احکام کسی عدالت خفیفہ واقع شہر کلکتہ و مدراس و بمبئی کے کسی مقدمہ یا کارروائی سے متعلق نہونگے۔

عدالت ہائے مطالبات خفیفہ پریزیڈنسی۔

اس دفعہ میں یہ حکم ہے کہ بعض دفعات مجموعہ متعلق ہونی چاہیں دفعہ ۲۳۔ ایکٹ نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۸۲ء کے رو سے بعض جزوہائے مجموعہ خاص کردہ بہ ضمیمہ دوم ایکٹ مذکور عدالت ہائے مطالبات خفیفہ پریزیڈنسی سے متعلق کیئے گئے تھے۔ دفعہ مذکور اور ضمیمہ بروئے دفعہ ۱۲۔ ایکٹ ترمیم کنندہ نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۵ء کے منسوخ کیئے گئے تھے بروئے دفعہ ۵۔ ایکٹ موخر الذکر کے ہائیکورٹ مجاز ہے کہ وقتاً فوقتاً بروئے ایسے قواعد کے جو قانون کا اثر رکھتے ہوں وہ ضابطہ مقرر کرے جسکی کہ تعمیل عملدرآمد میں کیجانی چاہیئے اور جس کو عدالت مطالبہ خفیفہ سے علاوہ احکام مقرر کردہ قبل از ۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۹۴ء کے ملحوظ رکھا جانا چاہیئے اور وہ مجاز ہے کہ ایسے قواعد میں سے کسیکو منسوخ یا ترمیم کرے ہائیکورٹ نے بعض قواعد وضع کیئے ہیں جنکے رو سے وہ جزوہائے مجموعہ جنکا ذکر ضمیمہ منسلکہ قواعد میں کیا گیا ہے معہ ایسی ترمیم ہائے کے جنکا کہ ذکر ضمیمہ میں کیا گیا ہے۔ عدالت مطالبہ خفیفہ کلکتہ سے متعلق کیئے گئے ہیں۔ اس دفعہ میں جیسے کہ وہ پہلے مجموعہ میں تھی ایک دوسرا فقرہ موجود تھا جسکے رو سے لوکل گورنمنٹ کو یہ

صفحہ ۶۰

ترمیم دفعہ ۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی

دفعہ ۲ - مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء کی دفعہ ۸ مین شرائط ذیل اضافہ ہونگی

سلہ (۱) مگر شرط یہ ہے کہ عدالتہائے ہائیکورٹ کلکتہ و مدراس و بمبئی کو اختیار ہے کہ وقتاً فوقتاً بذریعہ اشتہارات گزٹ مقامی کے ہدایت کردیا کرین کہ فلان فلان دفعات مجموعہ ضابطہ دیوانی کی جو ایکٹہائے خفیفہ پریسیڈنسی ٹون (نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۸۲ء) کے خلاف ہون و مع فلان فلان ترمیم کے جنکی تصریح اشتہار مذکور مین ہوگی، عدالتہائے خفیفہ مذکور کے مقدمات یا دیگر کارروائی مین، یا فلان قسم کے مقدمات یا کارروائی مین متعلق ہونگی۔

(۲) جملہ قواعد جنکو قبل اس کے عدالتہائے ہائی کورٹ مذکورہ بالا مین سے کسی نے ایکٹ مطالبہ خفیفہ پریسیڈنسی ٹون (نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۸۲ء) کی دفعہ ۹ کے بموجب جاری کیا ہو جائز سمجھے جائین گے۔

سلہ شرطیہ فقرہ (۱) و (۲) بذریعہ دفعہ ۲ - ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۴ء جدید قائم ہوا۔

اشتہار شایع کردہ بہ گزٹ سرکاری کے اختیار دیا گیا تھا کہ بعض حِصّہ ہائے مجموعہ کو عدالتہائے مطالبات خفیفہ پریزیڈنسی سے متعلق کرے - یہ حِصّہ بروئے ایکٹ عدالت ہائے مطالبات خفیفہ مفصلات کے منسوخ کیا گیا تھا (۱) نسبت قواعد کے ملاحظہ ہو آرڈر ۵۱ - ایکٹ ہذا -

حصّہ ۱

نالشات علی العموم

اختیارات سماعت و نزاع فیصل شدہ

سوائے نالشات ممنوع السماعت کے کل نالشات دیوانی قابل تجویز عدالت ہیں

دفعہ ۹ - برعایت احکام مندرجہ مجموعہ ہذا عدالتونکو سوا اُن نالشات کے جو صریحاً یا معنی ممنوع السماعت ہوں تمام نالشات قسم دیوانی کی تجویز کا اختیار حاصل ہے -

تشریح - جس نالش میں تنازعہ درباب حق ملکیت یا حق کسی منصب کے ہو وہ از قسم نالش دیوانی ہے باوجودیکہ وہ حق بالکل منحصر اوپر تجویز مسایل رسم یا رواج مذہبی کے ہو -

عدالتوں - ہائیکورٹ کا صیغہ ابتدائی ایک عدالت حسب منشاء دفعہ ۹ ہے - اور کوئی انکٹمنٹ ایسا موجود نہیں ہے جسکے رو سے اُسکا اختیار دربارہ سماعت اُس نالش کے زایل کیا گیا ہے جو بوجہ فریب کے بغرض منسوخی اُس ڈگری کے رجوع کیجائے جو دوسری عدالت مساوی اختیارات نے صادر کی ہو (۲)

احکام مندرجہ مجموعہ ہذا - اُن احکام کا حوالہ دیا جا سکتا ہے جو دفعات ۱۰ و ۱۱ و ۴۷ و آرڈر ۹ قاعدہ ۹ - میں درج ہیں جنمیں کہ امتناع نالش ناطق ہے اور نیز دفعات ۸۰ و ۸۶ و ۹۱ کا جنمیں کہ امتناع مشروط قسم کا ہے - نسبت گورنمنٹ و نابالغان و مجانین و خیراتہائے کے ملاحظہ ہو دفعات ۷۹ و ۹۲ و ۹۳ و آرڈر ۳۲ مجموعہ ہذا -

(۱) دفعہ ۱۰ ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء نیز ملاحظہ ہو معاملہ لی چپی والہ انڈین لار پورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۴۴

(۲) نندو لال بوس بنام نسترینی داسی - ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۵۳ وہی مقدمہ نیز ملاحظہ ہو - انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۳۶۹ -

نالش - نسبت معنی اس لفظ کے ملاحظہ ہو شرح دفعہ ۲ گذشتہ در ذیل ڈگری"۔

اختیار سماعت علی العموم - اختیار سماعت کو پیدا کرنیکے واسطے اولاً فیصل کرنیکا عام اختیار حاصل ہونا چاہیے - اگر ایک جج جائز طور پر مقرر نکیا گیا ہو تو اُسکی جملہ تجاویز و ڈگریات و احکام خلاف اختیار اور ناجائز ہے اور اسکو (یا اُس پنچ کو جسکا کہ وہ ایک رکن ہو اگر کارروائی کی سماعت تنہا جج نہ کر سکتا ہو) کسی جوڈیشل کارروائی کی سماعت کا کوئی اختیار حاصل نہیں ہے (۱) لیکن اگر ایک شخص نے بلحاظ جملہ امور کے بطور ایک جج کے عمل کیا ہو تو وہ امر واقعہ ایک قیاسی ثبوت ہے جبتک کہ اُسکے خلاف دربارہ اُسکے حسب ضابطہ تقرر بحیثیت جج عدالت کے ثابت نکیا گیا ہو (۲) اگر ایک جج جائز طور پر مقرر کیا گیا ہو مگر ایک نالش کی تجویز کے ناقابل اسوجہ سے ہو گیا ہو کہ اُسمیں اسکو ذاتی حق حاصل ہے (۳) تو فیصلہ عدالت غلط اور قابل ابطال ہے مگر کالعدم نہیں (۴) آعیشل اختیار کی موجودگی اور کسی ناقابلیت کی عدم موجودگی کا قیاس کر کے دوسرا سوال دربارہ اختیار عمل کرنے اُن امور کی نسبت ہے جو باستعمال عام جوڈیشل اختیار کے صاحب جج کے روبرو فیصل کرنیکے واسطے پیش کئے گئے ہوں۔

اختیار سماعت سے جبکہ وہ عام معنوں میں بحوالہ ایک عدالت انصاف کے استعمال کیا جائے اختیار فیصل کرنیکا مراد ہے - اور ایک عدالت کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ مجاز سماعت (۵) دربارہ ایک نالش یا دیگر کارروائی کے ہے جبکہ اُسکو اُسکی سماعت اور فیصلہ کا اختیار حاصل ہو یا اُسمیں جوڈیشل اختیار استعمال کر سکتی ہو (۶) مگر لفظ مذکور کی تعریف ولسٹ صاحب جٹس نے بدین الفاظ کی ہے "مقدمہ کی سماعت کرنا جسمیں کسی قانونی رشتہ کا فیصل کرنا شامل ہے اور اسم امور فیصلہ

(۱) سرکار بنام گنگارام انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۱۳۶ - وہی سوال جواز تقرر برکٹ صاحب جٹس زیر ایکٹ ہائیکورٹ ہائے ۱۸۶۱ء پھر حکام پریوی کونسل کے روبرو مقدمہ بلونت سنگھ بنام رانی کشوری انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۲۶۷ میں اٹھایا گیا تھا - (۲) سرکار بنام گنگارام انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۱۳۶ - (۳) ملاحظہ ہو حکم چند صاحب کا امر فیصل شدہ صفحہ ۳۸۰ نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۹۱۵ (۴) الونتھو بنام گنگو بھاؤ سینگجی انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۶۰۸ - (۵) رائے محمود صاحب جسٹس بمقدمہ مدھی لال بنام مظہر حسین انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۳۹ -

(۶) ملاحظہ ہو بحث مندرجہ امر فیصل شدہ حکم چند صاحب باب پنجم و مابعد اور مولف مذکور کا مجموعہ ضابطہ دیوانی صفحہ ۵۴ -

طالب کا معلوم کرنا اور اُسپر رائے ظاہر کرنا" (۱)۔ لفظ مذکور بالعموم دو مختلف معنوں میں استعمال کیا گیا ہے جس کی وجہ سے بہت کچھہ اختلاف پیدا ہوا ہے۔ بعض اوقات اس سے مراد عام معنوں میں اختیار سماعت لیگئی ہے یعنی جبکہ اُسکا استعمال بحوالہ مقامی یا مالی اختیار سماعت کے کیا جاے یا بحوالہ فریقین کے (۲) یا اختیار سماعت بحوالہ امر مابہ النزاع نالش کے (۳) نیز اس سے مراد عدالت کا قانونی اختیار رو ر بارہ کرنے بعض امور کے لیا گیا ہے۔

چنانچہ یہ کہا گیا ہے کہ اگر عدالت کو مقدمہ واپس کرنیکا "اختیار" حاصل ہے جبکہ لفظ مذکور اول الذکر معنوں میں استعمال کیا گیا ہو تو صرف موخر الذکر معنوں میں ایک غلط حکم واپسی بطور ایک ایسے حکم کے متصور کیا جا سکتا ہے جو بلا اختیار صادر کیا گیا ہو (۴) علاوہ ازیں ایک اور مشکل پیدا کیگئی ہے کیونکہ قرار دیا گیا ہے کہ ایک ہی لفظ کے ایک دفعہ مجموعہ میں کچھہ اور معنے ہوسکتے ہیں اور دوسری دفعہ میں کچھہ اور چنانچہ قرار دیا گیا ہے (۵) کہ لفظ مذکور کا استعمال اول الذکر معنوں میں دفعہ ۹۹ (دفعہ ۵۷۸ ماقبل) میں کیا گیا ہے یعنی بمنشائے مقامی و مالی و بحوالہ امر مابہ النزاع اختیار سماعت کے مگر اُسی لفظ کے معنے دفعہ ۱۱۵ (دفعہ ۶۲۲ ماقبل) میں نہایت وسیع لئے گئے متصور ہو سکتے ہیں (۶) لفظ مذکور دفعہ ہذا میں اول الذکر معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔

تجویز یا حکم عدالت بلا اختیار سماعت موخر الذکر معنوں میں کالعدم ہے (۷) اختیار سماعت بادشاہ سے حاصل ہوتا ہے اور برٹش انڈیا میں وہ بروئے چارٹرہائے و فرمانہائے شاہی ہائیکورٹوں کے عطا کیا گیا ہے اور دیگر ہائیکورٹہائے کے بروئے مختلف ایکٹہائے واضعان قانون کے جو انکو اختیارات دیوانی و فوجداری کے محدود کرکے دئے گئے ہیں (۸)۔

(۱) امرت راؤ بنام بالکرشن انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۴۸۸ و تعریف محمود صاحب جسٹس مقدمہ ہر پرشاد بنام جعفر علی انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۵۰۔ (۲) ہر پرشاد بنام جعفر علی انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۵۰۔ (۳) میگرڈ بنام پل انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۹۱۔ سداشیو بنام راما لنگا انڈین اپیلز جلد ۲ صفحہ ۲۱۹ و ہر ونا تھہ رائے بنام سکاٹ بنگال لا رپورٹ (۱۸۷۶ء) صفحہ ۶۳۶۔

(۴) مہیش چند داس بنام ظہیر الدین ملا ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۰۹۔ نیز ملاحظہ ہو ہر پرشاد بنام جعفر علی انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۵۰۔ (۵) مقدمات محولہ بالا۔

(۶) مقدمات محولہ بالا و دہان سنگہ بنام لبنبت سنگہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۵۱۹

(۷) ایکٹ شہادت مولفہ امیر علی صاحب طبع چہارم صفحہ ۱۱۳

(۸) 〃 〃 〃 دفعہ ۱۱۴ تمثیل (الف) و کتاب حکم چند صاحب دفعہ ۲۴۳۔

یہ اختیار سماعت مختلف اقسام کا ہو سکتا ہے (الف) فریقین پر (ب) امر مابہ النزاع پر (ج) مقامی (د) مالی - خاص اختیارات بعض عدالت ہائے کو عطا کئے جا سکتے ہیں جبکہ دیگر عدالتہائے کا اختیار محدود ہو سکتا ہے مگر کسی عدالت کو اختیار نہیں ہے کہ ایسے امر کے متعلق فیصلہ صادر کرے جو اُس کے پاس فیصلہ کیواسطے پیش نکیا گیا ہو خواہ اُس نالش میں دیگر ایسے امور ہوں جو فیصلہ کیواسطے پیش کئے گئے ہوں (۱)

اختیار سماعت اور غلطی یا استعمال اختیار سماعت میں تمیز کیجانی چاہئے - اس عدالت کی کارروائیات جبکو کہ نالش کے امر مدعابہا اور فریقین پر اختیار سماعت حاصل ہو کالعدم نہیں ہیں خواہ وہ کیسی ہی غلط ہوں - ایک تجویز محض اسوجہ سے کالعدم نہیں ہے کہ وہ غلط ہے - یہ امر صریح معنے اختیار سماعت سے ظاہر ہوتا ہے جس سے مراد اختیار فیصل کرنیکا ہے نہ کہ اختیار درست طور پر فیصل کرنیکا (۲) ایسا ہی مقدمہ متذکرہ ذیل میں حکام پریوی کونسل نے قرار دیا تھا کہ جوڈیشل نیلام کالعدم نتھا اور وہ ناجائز متصور نکیا جا سکتا تھا گو اسمیں اہم بے ضابطگی کیگئی تھی - کیونکہ عدالت کا اختیار سماعت دربارہ اجراے کے کامل رہا ہے - وہ اس وجہ سے زائل نہو گیا تھا کہ ایک شخص کو مدیونڈگری کا قایم مقام قانونی متصور کرنے میں غلطی کیگئی تھی - عدالت کو درست اور غلط دونوں طریق پر فیصل کرنے کا اختیار تھا (۳)

یہ ایک عام اصول ہے کہ جب عدالت کو بروئے انا کٹمنٹ کے اختیار سماعت دیا گیا ہو اور ایسا اختیار صرف بعض خاص ایسی شرائط پر دیا گیا ہو جو انا کٹمنٹ مذکور میں درج ہوں تو شرائط مذکور کی تعمیل کیجانی اختیار سماعت کو پیدا کرنے کیواسطے ضروری ہے - کیونکہ اگر انکی تعمیل نہ کیجاوے تو اختیار سماعت پیدا نہیں ہوتا (۴)

رضامندی اختیار سماعت عطا نہیں کر سکتی جو بصورت امر مدعابہا کے موجود نہیں ہوتی (۵) اور نہ

(۱) حکم چند امر فیصل شدہ صفحہ ۴۵۱ - (۲) امر فیصل شدہ حکم چند صاحب صفحات ۴۷۳ و ۴۸۲ نیز ملاحظہ امیر حسین خاں بنام شیو بخش سنگھ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۶ و مدامی کور بنام دینو رائے انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۱۱ و محمد سلیمان خان بنام فاطمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۰۴

(۳) ملک ریوں بنام فنشان انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۳۳۷ -

(۴) لنسر دانجی بنام میر محی الدین مرزا انڈین اپیلز جلد ۶ صفحہ ۱۳۴ -

(۵) امر فیصل شدہ حکم چند صاحب صفحہ ۴۰۹ -

غالبًا وہ دربارہ مقامی یا مالی اختیار سماعت کے موجود ہوتی ہے (۱) - جبکہ صاحب جج کو کوئی ذاتی اختیار نالش کے امر مدعا بہا کی نسبت حاصل نہو تو فریقین باہمی رضامندی سے اسکو ایک مناسب جج نالش حکمنامہ میں تبدیل نہیں کر سکتے گو وہ صاحب جج کو اپنا ثالث بنا سکتے ہیں اور اُسکے فیصلہ بر بنائے واقعات کے پابند ہو سکتے ہیں جبکہ وہ واقعات اُسکے سپرد کئے گئے ہوں (۲)

مگر جہاں عدالت کو امر مدعا بہا پر اختیار سماعت حاصل ہو اور نیز ذات پہ اور مدعا علیہ کو کوئی ایسا حق حاصل ہو جو اُسکو اختیار سماعت سے مستثنے کرتا ہو تو بیان کیا گیا ہے کہ ایسا استحقاق ترک کیا جا سکتا ہے (۳) اسیطرح جہانکہ اعتراض دربارہ اختیار سماعت کے اسوجہ پر مبنی رکہا گیا تہا کہ مدعا علیہ ایک سردار دکہن کا ہے جو اس حیثیت سے تابع اختیار سماعت عدالت منصف کے نہیں ہے جس نے کہ ڈگری صادر کی تہی - قرار یہ دیا گیا تہا کہ مدعا علیہ کی نسبت یہ متصور کیا جانا چاہئے کہ اُسنے عدم اختیار سماعت کا عذر ترک کر دیا تہا اور کہ عذر مذکور کا ایسے وقت اٹہایا جانا بعد از وقت تہا جبکہ ڈگری کے اجرا کی استدعا کیگئی تہی (۴) اور بہت سی ایسی سندات موجود ہیں جنسے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب ایک ایسے مقدمہ میں جسکی تجویز کرنیکا صاحب جج مجاز ہو فریقین بغیر اعتراض کرنے کے تنقیحات قایم کرنے میں شامل ہوں اور بر بنائے واقعات فیصلہ کرائیں تو مدعا علیہ بعد میں اُسکے اختیار سماعت کی نسبت عذر نہیں کر سکتا اسوجہ پر کہ پہلے ضابطہ میں ایسی بیضابطگی ہائے کیگئی ہیں جنکی نسبت اگر بوقت اعتراض کیا جاتا تو نالش کے خارج کئے جانیکا باعث ہوتیں (۵)

بہ بروئے پہلے مجموعہ کے یہ قرار دیا گیا تہا کہ اعتراض دربارہ اختیار سماعت کے نالش کے کسی حالت میں

(۱) امر فیصل شدہ حکم چند صاحب صفحات ۱۱۴ و ۱۲۴ نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۳۶۷

(۲) لیگرڈ بنام بل انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۹۱ و انڈین اپیلز جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۴ و مناکشی سندرو بنام سبرامنیا شاستری انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۶ و انڈین اپیلز جلد ۱۴ صفحہ ۱۶۰ - و اہلی چندر بنام بالو سنی موہن کلکتہ لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۹۴ - (۳) ملاحظہ ہو امر فیصلشدہ حکم چند صاحب صفحہ ۱۲۴

(۴) معاملہ یکطرفہ منوہر بہیو راؤ بنگال ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۷ و مورو بنام گوپال انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۳۲ -

(۵) لیگرڈ بنام بل انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۹۱ و سنداشیو بنام راما لنگا انڈین اپیلز جلد ۲ صفحہ ۲۱۹ -

اوٹھایا جاسکتا ہے بلکہ بعد واپسی مقدمہ از طرف ہائیکورٹ بر طبق اپیل دوم کے بھی (۱) اور عدالت مذکور امر اختیار سماعت کو مسموع اور فیصل کریگی گو وہ عدالت ماتحت میں اٹھایا نگیا ہو۔ کیونکہ وہ افعال جو بلا اختیار سماعت کئے گئے ہوں کوئی قانونی اثر نہیں رکھتے اور منسوخ کئے جاسکتے ہیں (۲) ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا تھا کہ گو سوال اختیار سماعت اوّلاً بر طبق اپیل کے اٹھایا جاسکتا ہے تاہم اگر عدم اختیار سماعت کا عذر بظاہر عذرات یا شہادت یا اقبال فریقین سے ظاہر نہو تو عدالت محض اظہار عذر مذکور پر مقدمہ کو مزید واقعات کے معلوم کرنیکی واسطے واپس نہ کریگی تاکہ سوال اختیار سماعت پر غور کیا جائے (۳) عذر مذکور دوران کارروائیات میں اٹھایا جانا چاہیے۔ عذرات کا اپیل یا اپیل دوم میں اٹھایا نہ جانا ناطق سمجھا جاتا ہے جبکہ کارروائیات مکمل ہو گئی ہوں (۴) جبکہ کوئی اعتراض دربارہ اختیار سماعت عدالت اوّل کے وجوہات اپیل میں اٹھایا نگیا تھا اور عدالت اپیل اول کے سوال مذکور پر بحث کی سماعت نہ کی تو قرار دیا گیا کہ عذر مذکور مسموع اور فیصل کیا جانا چاہیے تھا (۵) مگر مجموعہ حال میں یہ حکم ہے کہ کوئی عذر دربارہ اختیار سماعت (مقام ارجاع نالش) کے کسی اپیل یا نگرانی میں مسموع نکیا جانا چاہیے الا جبکہ وہ عدالت اول میں قبل قایم کئے جانے تنقیحات کے اٹھایا گیا ہو (ملاحظہ ہو دفعہ ۲۱)

اگر ایک فریق اختیار سماعت کے برخلاف عذر کرے تو اُسپر لازم نہیں ہے کہ مقدمہ چھوڑ دے وہ مقدمہ کو تابع عذر مذکور کے جاری رکھہ سکتا ہے (۶) اگر ایک اعتراض دربارہ اختیار سماعت کے اولًا نالش کے آخری مرحلہ میں اُٹھایا گیا ہو اور اختیار سماعت مشتبہ ہو تو مناسب طریق یہ ہے کہ نالش کے فیصل کرنیکی کارروائی کیجاے (۷) نسبت نمونہ حکم کے جہانکہ عذر دربارہ اختیار سماعت کے اٹھایا اور منظور کیا گیا ہو۔ ملاحظہ ہو شرح آرڈر ۷ قاعدہ ۱۰۔ بعض صورتوں میں قرار دیا گیا ہے۔

(۱) کیشو بنام ونائک انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۲۲ و سید لغمت اللہ بنام نانا انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۴۲۴۔ (۲) گورو برشاد رائے بنام جگو بند و موز مدر ویکلی ربورٹر جلد ضمیمہ صفحہ ۵ اور ایا بنام سباساد و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۵ اندراج نرائن بنام ہنکاموہن انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۵۹ (۳) نیمو واجاردار بنام سکاٹ بنگال لارپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۰۸۔ (۴) نروبہری بنام اتبو زبابائی انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۶۰۔ (۵) موتی لال رامداس بنام جمنا داس بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۰۔ (۶) افتاب الدین احمد بنام موہنی موہن داس ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۲۸۰۔ (۷) ہگرم بنام موسس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۴۲۸۔

کہ ایک فریق عدم اختیار سماعت کو ایک بار بعد نالش میں ثابت کرنے سے ممنوع ہے (۱) یا مزید کارروائیاں (۲)

امر مدعا بہا - اختیار سماعت دربارہ امر مدعا بہا کے ابتداً نوعیت بنا دعوے بیان کردہ و دادرسی مستدعیہ پر منحصر ہے مگر موجودگی بنائے دعوے امر مدعا بہا نہیں بناتی مگر ایسی موجودگی کا بیان بنائے دعوے بتاتا ہے (۳)

ایک نالش ہرجانہ میں جبکہ ایک گاڑی کو نقصان پہونچایا گیا ہو تو امر مدعا بہا ایک معنوں میں گاڑی ہوگی مگر نالش کی غرض رقم مستدعویہ دلا پانیکی ہوگی بخلاف ازیں اگر دعوے ایک کہیت کے متعلق ہے تو امر مستدعویہ وہ کہیت ہوگا یہ دونوں معانی ایک دوسرے کے نقیض نہیں ہیں جس شے کی استدعا کیجائے وہ درست معیار امر مدعا بہا کی ہے نہ یہ کہ نالش کا تعلق وسیع اور مذبذب معنوں میں کس شے کے ساتھ ہے (۴)

ہر ایک مقدمہ میں مدعی دو امور فیصلہ کے واسطے پیش کرتا ہے یعنی یہ کہ آیا عدالت سے استمداد کرنیکی وجہ موجود ہے اور اگر ہے تو آیا دادرسی مستدعویہ عطا ہو سکتی ہے - ان میں سے کوئی امر بذاتہ نالش کا امر مدعا بہا نہیں ہے بالشمول امر دوم کے - کیونکہ ہر امر مساوی طور پر فیصل کرنا ضروری ہے قبل اسکے کہ ڈگری مدعی کو دیجائے (۵) اور نہ نوعیت عذر مدعا علیہ اس اختیار سماعت کو متزلزل کر سکتی ہے جو عدالت نے دعوے مدعی پر حاصل کیا ہو (۶) ایک عدالت دعوے بجرائی بہی مسموع نہوگا اگر وہ عدالت کے اختیار مالی سے متجاوز ہو گو وہ امر واقعہ خود نالش کے متعلق عدالت کے اختیار سماعت کو زائل نہیں کر سکتا (۷) اختیار سماعت دربارہ امر مدعا بہا کے کل کارروائیات نالش کے دوران میں موجود ہونا چاہیے - اختیار سماعت بروقت ارجاع و نیز بروقت تصفیہ نالش موجود ہونا ضروری ہے (۸) فیصلہ مقدمہ شام راؤ بنام نیلوجی (۹) اس رائے کے خلاف نہیں ہے کیونکہ اسکا فیصلہ اس امر پر مبنی ہے کہ اختیار سماعت بکار روائیات اجرائے ڈگری

(۱) روبری بنام ایبوز ما بای انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۱۶۰ (۲) حسین بنام گنگا نرائن بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۲ (۳) ملاحظہ ہو امر فیصل شدہ حکم چند صاحب صفحہ ۱۴۲ - (۴) از رائے ڈلیسٹ صاحب جسٹس مقدمہ لکشمن بہکار بنام بابا جی بہکار انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۱ - (۵) ہر نام سنگھ بنام کرپا رام نمبر ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ - (۶) گوبند سنگھ بنام کلو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۷۷۸ و بہادر بنام نواب جان انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۴۸ و چندو بنام کوبسی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۰۸ و بیچ مل بنام انہو رانمبر ۱۶۹ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ - (۷) ابو جند رناتہ بنام جج جج جرنل انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۲۷ (۸) ملاحظہ ہو حکم چند صاحب صفحہ ۵۰ و چندو بنام کوبسی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۱۲ (۹) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۲ -

قانوناً اُس رقم پر مبنی نہیں ہے جسکی نسبت اجرا کا دعوےٰ کیا گیا بلکہ رقم مندرجہ عرضی نالش پر (۱)
ہائیکورٹ کا اختیار سماعت بلحاظ بعض امور کے سپریم کورٹ کے مشابہ ہے مگر بلحاظ دیگر امور کے وہ بالکل غیر مشابہ ہے۔ اُس کو اختیار سماعت اپیل اُسیقدر وسیع حاصل ہے جس قدر کہ عدالت صدر کو حاصل تھا جسکا استعمال وہ واسطے اغراض موثر کرنے ڈگریات یا احکام کے نہیں کرتی اسکا استعمال وہ بوساطت عدالت ہائے ماتحت کے کرتی ہے۔ نیز اُسکو غیر معمولی اختیار سماعت ابتدائی دیوانی حاصل ہے اور نیز غیر معمولی اختیار سماعت ابتدائی فوجداری۔ اسکے علاوہ اُسکو اختیار سماعت دیوانی و اختیار سماعت فوجداری و ایڈمیرلٹی و وائس ایڈمیرلٹی و وصیتی و بلاوصیتی و ازدواجی حاصل ہے
چونکہ ہائیکورٹ کلکتہ کے متعلق کوئی حدود گورنر جنرل باجلاس کونسل کیطرف سے واسطے ابتدائی دیوانی اختیار سماعت کے مقرر نہیں کیگئیں اسلئے حدود شہر کلکتہ وہ حدود ہیں جنکے اندر اختیار سماعت کا استعمال کیا جانا چاہئے (۲)
بعض عدالت ہائے محدود یا خاص اختیار رکھتی ہیں مثلاً پریذیڈنسی و مفصلات کی عدالتہائے مطالبات خفیفہ (ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۷ء) جنکو بعض نالشات کی نسبت خاص اختیار حاصل ہے جو عدالتہائے دیوانی کی سماعت سے مستثنےٰ کیگئی ہیں۔ مگر بہت سے فیصلجات بدیں مراد موجود ہیں کہ اس بات سے نوعیت نالش تبدیل نہیں ہوتی کہ اسمیں ضمنی طور پر ایک سوال استحقاق اوٹھایا گیا ہے (۳)۔ عام طور پر ماسوائے عدالت ہائے مطالبات خفیفہ (۴) و عدالتہائے مال (۵) کے اختیار سماعت دربارہ امر مدعا بہا کے محدود نہیں ہے گو اختیار دربارہ سماعت ایک نالش کے اُسکی مالیت سے متنزل ہوسکتا ہے۔ پس گو ایک منصف بنگال جملہ نالشات قابل سماعت عدالت دیوانی کی تجویز کرسکتا ہے مگر نہیں یہ ضروری بات ہونی چاہئے کہ اُنکی مالیت مبلغ ایک ہزار سے زیادہ نہو۔

اختیار سماعت مقامی۔ ایک عدالت کا اختیار سماعت قطع نظر قانونی اختیار کے صرف اُن اشخاص پر استعمال کیا جاسکتا ہے جو اُسکی حدود ملکی کے اندر ہوں (۶)۔ قرار یہ دیا گیا ہے

(۱) حکم چند صاحب صفحہ ۵۰۴ و ۵۰۶۔ (۲) ساگورمت بنام راجچندر متر ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۳۶۔ (۳) الاگری سامی بنام انتاسامی انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۹۲ دبا بو جی بنام کرشنا جی انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴۰۰
(۴) و (۵) انکے متعلق ملاحظہ ہو امر فیصل شدہ حکم چند صاحب صفحہ ۲۶۸ و مجموعہ ضابطہ دیوانی او کینیلی صاحب شرح دفعہ ۱۵۔
(۶) حاجی قاسم بنام حاجی یوسف ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۹۰

کہ ایک عدالت کو کوئی اختیار در بارہ سماعت ایک نالش یا اپیل کے جو اسکے حدود اختیارات کے اندر ہو اور اسکی طرف سے قابل سماعت ہو حاصل نہیں ہے اگر وہ ایسی عدالت میں رجوع کیگئی ہو جسکو ایسا اختیار حاصل نہو (۱) گو وہ اسکی جانب ایک اعلیٰ تر جوڈیشل عدالت کیطرف سے منتقل کیگئی ہو - ہائیکورٹ کلکتہ نے قرار دیا ہے (۲) کہ وہ اپیل کے انتقال کی ہدایت صرف اُس عدالت سے کرسکتا ہے جسکو اُسکے حاصل اور تجویز کرنیکا اختیار حاصل ہو اور فیصلہ مذکور کو حکام جوڈیشل کمیٹی نے پسند کیا تھا (۳) ایک اپیل کی سماعت بر بنائے واقعات نہیں کیجا سکتی اِلّا جبکہ وہ ڈگری جسکی نا راضی سے اپیل کیا گیا ہو ایسے جج نے صادر کی ہو جسکو امر متنازعہ پر اختیار سماعت حاصل ہو - عدالت اپیل صرف غلطی درست کرنیکے واسطے ہے اور عدالت اپیل کی تجویز بجائے تجویز عدالت اول کے قبول نہیں کیجا سکتی (۴) مگر گو عدالت اپیل سماعت اپیل بر بنائے واقعات نہیں کرسکتی جہانکہ عدالت ماتحت کو تجویز مقدمہ کا اختیار حاصل نہ تھا تاہم اسکو بر بنائے اپیل کارروائیات کے منسوخ کرنیکا اختیار حاصل ہے (۵) جب مدعا علیہ نے بنا راضی حکم ڈپٹی کلکٹر عدالت جج ضلع میں اپیل کیا اور مدعی نے ہائیکورٹ میں بدیں عذر اپیل کیا کہ کوئی اپیل صاحب جج ضلع کے پاس (بجائیکہ ہائیکورٹ میں) ہو سکتا تھا - عذر مذکور نامنظور کیا گیا اور جج ضلع کی ڈگری نامنظور کرکے عدالت اول کی ڈگری بحال کیگئی (۶)

اختیار سماعت مالی

امر مدعا بہائے اور مالیت نالش کا فیصلہ مدعی کے بیان سے مطالبہ سے کیا جاتا ہے ، اختیار سماعت میں مدعا علیہ کے عذر سے خلل واقعہ نہیں ہوتا - یہ ایک اہم اصول ہے کہ مجاز سماعت ہونیکا فیصلہ مدعی کے مطالبہ پر کیا جاتا ہے نہ کہ مدعا علیہ کے جواب پر جو صرف انکار مطالبۂ مدعی ہوتا ہے - مگر اُس سے اسکی نوعیت میں خلل واقعہ نہیں ہوتا (۷) اسلئے اختیار سماعت کا فیصلہ کرنیکے واسطے

(۱) پا چرانی اوستھی بنام الہی بخش انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۷۰ -

(۲) بہارے لال موزمدر بنام کومل کشور داسیا انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۰ و رام نراین جوشی بنام پرمیشر نراین مہتا انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۳۹ - (۳) لیسگرڈ بنام بل انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۹۱ - (۴) دتا یودم بنام ادوناچالا انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۷۳

(۵) جوالا پرشاد بنام سالگرام انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۵۷۵ -

(۶) بحوالہ بالا نیز ملاحظہ ہو امر فیصل شدہ حکم چند صاحب صفحہ ۴۶ -

(۷) مجموعہ ضابطہ دیوانی حکم چند صاحب صفحہ ۲۵۲ -

دعوے بلحاظ رکھا جانا چاہیئے نہ کہ جواب دعوے (۱)

اسمیں شبہ نہیں کہ اولاً سوالات دربارہ اُس تمیز کے پیدا ہوتے تھے جو کہ مابین تعین مالیت نالش بغرض رسوم اسٹامپ اور تعین مالیت نالش باغراض اختیار سماعت کے موجود ہے (۲) مگر بعد صدور ایکٹ تعین مالیت نالشات ۱۸۸۷ء کے یہ سوال بالعموم پیدا نہیں ہوتے کیونکہ ایکٹ مذکور میں (۳) یہ حکم ہے کہ جہاں اُن نالشات میں جو ماسوائے نالشات محولہ ایکٹ رسوم عدالت ۱۸۷۰ء دفعہ ۷ ضمنہائے ۵ و ۶ و ۹ و ۱۰ فقرہ (د) کے ہوں۔ رسوم عدالت مطابق مالیت کے زیر ایکٹ رسوم عدالت ۱۸۷۰ء واجب الادا ہو تو مالیت واسطے اغراض رسوم عدالت کے بھی وہی ہونی چاہیئے۔ یہ حکم عدالت ہائے اپیل و عدالت ہائے ابتدائی دونوں سے متعلق ہے (۴) مگر جہاں مالیت واسطے محسوب کرنے رسوم عدالت کے اور مالیت واسطے اغراض رسوم عدالت کے ایک ہی نہ ہو اور بیان یہ کیا جائے کہ نالش کی مالیت یا تو غلطی سے (۵) یا بالارادہ (۶) زیادہ لگائی گئی ہے تو عدالت ایک ابتدائی تحقیقات قبل واقعات پر غور کرنیکے واسطے فیصل کرنے اس سوال کے کرتی ہے اور اگر معلوم ہو کہ نالش کی مالیت زیادہ لگائی گئی ہے تو وہ عرضی دعوے کو سب سے ادنے درجہ کی عدالت مجاز سماعت میں داخل کرنیکو واپس کریگی اگر دعوے کی اسطرح پر ترمیم کیجائے کہ جس سے ابتدائی مالیت بڑھ جائے تو اختیار سماعت زائل ہو سکتا ہے (۷)

(۱) جگ لال بنام ہرنراین سنگھ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۵۲۴ - نسبت انطباق اس عام اصول کے ملاحظہ ہو گوبند سنگھ بنام کلّو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۷۷۸ و بابو جی رگھوناتھ بنام کورجی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴۰۰ و چندو بنام کومبی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۰۸ و بہادر بنام نواب جان انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۲۸ و امرتا بنام نرٹو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۴۸۹ - (۲) امر فیصل شدہ حکم چند صاحب صفحہ ۳۰۹ و ۳۱۰ - دیا چند بنام ہیم چند انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۱۵ - کرتا چرن بنام اناتھ دیب انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۷۵۷ -

(۳) دفعہ ۸ - ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۷ء نیز ملاحظہ ہو ایکٹ عدالت ہائے دیوانی مدراس دفعہ ۱۴ -

(۴) مائی ورنڈا بنام بائی گنگی وہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۸۰۷ - نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۴۰ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۱۰۰ و جلد ۲۰ صفحہ ۲۶۵ -

(۵) کرشنن بنام راوتی رما انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۸۴

(۶) حمید النسا بی بی بنام گوپال چندر ملاکار انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۶۶۱ - (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۰۸

مگر جب نالش کے امر مدعا بہا کا تصفیہ مدعی کے بیانات مندرجہ عرضی دعوےٰ سے کیا جائے۔ تو امر مدعا بہا کی تعین مالیت جو بلا واسطہ طور پر اختیار سماعت کا فیصلہ کرتی ہے کامل طور پر بیانات مذکور پر منحصر نہیں ہوتی۔ مدعی جس شے کا چاہے مطالبہ کر سکتا ہے۔ اور مطالبہ سے اختیار سماعت کا فیصلہ ہوتا ہے جو مزید براں اسکی مناسب تعین مالیت پر منحصر ہے۔ مگر غرض مذکور کے واسطے مطالبہ مذکور کی تعین مالیت از طرف مدعی ہمیشہ ناطق نہیں سمجھی جاتی (۱) کوئی شخص اپنی نالش کی مالیت اُس رقم سے زیادہ قایم نہیں کر سکتا جو کہ اُس کے بیانات امر واقعہ سے درست مالیت ظاہر ہوتی ہو (۲) لیکن اگر دوران تجویز میں یا نالش کے خاتمہ پر یہ معلوم ہو کہ دعوےٰ کی مالیت زیادہ لگائی گئی ہے تو یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ آیا زیادتی نیک نیتی پر مبنی ہے یا نہیں۔ مالیت جائداد کا انحصار زیادہ تر رائے پر ہے۔ اسلئے عدالت اختیار سماعت کو زائل نہ سمجھے گی اگر مدعی نے نیک نیتی سے مالیت اختیار سماعت کے اندر بیان کی ہو۔

جو مالیت بطور تخمینہ عرضی دعوےٰ میں بیان کیگئی ہو وہ تسلیم کیجا سکتی ہے۔ کیونکہ یہ عام اصول ہے کہ اگر اختیار سماعت کا انحصار بعض واقعات بیان کردہ پر بھی ہوتا ہم کارروائیات محض اسوجہ سے کالعدم نہونگی کہ واقعات ایسے طریق پر بیان کئے گئے ہیں جنسے دعوےٰ حدود اختیارات کے اندر آجائے۔ گو وہ فریب ثابت ہونے سے کالعدم ہو سکتی ہیں اور جنسے فریب کیا ہو اُس کے مقابلہ میں قابل ابطال ہیں (۳) صرف نیک نیت نوعیت دعوےٰ سے نہ کہ رقم فی الواقعہ وصول کردہ سے اختیار سماعت کا فیصلہ ہوتا ہے بصورت دیگر عدالت بہت سی صورتوں میں کارروائی ختم کرنیکے بعد آخری مرحلہ میں یہ معلوم کرکے اختیار سماعت کو زائل کر سکتی ہے کہ مالیت اسکی حدود اختیارات کے اندر نہیں ہے۔ پس جب ایک شخص نے نیک نیتی سے ہرجانہ مبلغ ۱ لاکھ روپیہ کا دعوےٰ ہائیکورٹ میں کیا اور وہ بوجہ ناقص ثبوت کے مبلغ وجہ سے

(۱) مجموعہ ضابطہ دیوانی حکم چند صفحہ ۲۶۶۔ (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۱۷ صفحہ ۲۴۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۳۲۰۔ نیز ملاحظہ ہو ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۱۲۰۔
(۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۴۸۔

زیادہ حاصل نہ کرسکا تو یہ تجویز ہوئی کہ ہائیکورٹ کو زیر ضمن (۱۲) فرمان شاہی اختیار سماعت حاصل تہا (۱) اس امر کی اہم وجہ کہ کیوں وہ رقم جو ثابت ہو جاوے اور جسکا دعوےٰ نالش میں کیا گیا ہو اختیار سماعت کا تصفیہ نہیں کرتی اور اُسپر موثر نہیں ہوتی یہہ ہے کہ عدالت کو نہ صرف اُسی قسم کے متعلق نالش میں غور اور تصفیہ کرنا ہوتا ہے بلکہ اُس کل رقم کے متعلق جسکا کہ دعوےٰ عرضی دعوےٰ میں کیا جاتا ہے اور کارروائیات میں اسی رقم پر بحث کیجاتی ہے۔ اُس رقم کے دعوے کا تصفیہ بہی جو نہیں دلائی جاتی ویسا ہی کیا جاتا ہے جیسا کہ اُس رقم کا جس کی ڈگری دیگئی ہے۔ ایک یہ بہی وجہ ہے کہ دوسرا طریق عمل میں نہیں آسکتا کیونکہ رقم ثابت شدہ نالش کے شروع میں معلوم نہیں ہوسکتی اور اختیار سماعت کا تقرر قبل شروع ہونے کارروائیات اور اندراج شہادت کے کیا جانا چاہئے (۲) عدالت دیوانی کا مالی اختیار سماعت بصیغہ ابتدائی یا اپیل بالعموم تابع اُس مالیت کے ہے جو مدعی نے اپنے عرضی دعوے میں بیان کی ہو لیکن اگر نالش بلحوظ تعین مالیت مندرجہ عرضی دعوے کے حدود اختیارات کے اندر ہو تو اختیار سماعت عدالت کے یہ قرار دینے سے زائل نہیں ہو جاتا کہ مدعی کو ایسی رقم کی ڈگری دیجانی چاہئے جو اُس کے حدود اختیارات سماعت سے متجاوز ہے (۳) یہ ایک مشہور اصول ہے کہ واقعات متعلقہ اختیار سماعت پر موثر ہونیکے واسطے غیر ضروری ہیں۔ یہ ایک غلط خیال ہے کہ اختیار سماعت کا انحصار واقعات پر ہے یا واقعی موجودگی امور پر نہ کہ بیانات متعلق بہ امور مذکور پر (۴) سوال اختیار سماعت کا انحصار درستی یا نادرستی دعوے پر نہیں ہے بلکہ اُسکی نوعیت پر ہے اُسکا تصفیہ تحقیقات کے شروع پر ہو سکتا ہے نہ کہ اُس کے انجام پر (۵) مگر اِس ملک میں یہ قرار

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۲۰ و جلد ۱۶ صفحہ ۱۸۴ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۳۲ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۵۵۳ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۳۲۰ - و ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۷۶ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۷ و جلد ۳ صفحہ ۱۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۵۳۶ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۲۲۵ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۲۸ (۲) مجموعہ ضابطہ دیوانی حکم جدید ضابطہ دفعہ ۲۵۰ - (۳) مادہو داس بنام رامجی پٹیک انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۲۸۶ (۴) ملاحظہ ہو مجموعہ ضابطہ دیوانی حکم جدید دفعہ ۴۴ - (۵) سرکار بنام نولٹن انڈین اپیلز جلد ۷ صفحہ ۲۲ رائے ڈنمان صاحب قائم چیف جسٹس -

دیا گیا ہے کہ مدعی ایک عدالت کو اختیار سماعت عطا یا اُس عدالت سے اختیار سماعت زایل نہیں کر سکتا بذریعہ ایزاد کرنے اپنے دعوے میں کسی ایسی شئے کے جبکا وہ کسی پہلو سے مقدمہ کے لحاظ سے مستحق نہیں ہے اور ایسی ناجایز ایزادی مدعوے خارج کیجانی چاہیے اور عدالت کے اختیار سماعت کا فیصلہ بلحاظ اُس کے باقی جزو دعوے کے کیا جانا چاہیے (۱) مگر ظاہر یہ کیا گیا ہے (۲) کہ موخر الذکر مقدمات میں سے مقدمہ اول کے محولہ فیصلجات کی نسبت معلوم ہوتا ہے کہ وہ غلط فہمی نوعیت اختیار سماعت پر مبنی ہیں جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے الاجبکہ وہ اس وجہ پر جایز ہو سکیں کہ وہ ایک مبالغہ آمیز دعوے بغرض حاصل کرنے تجویز ایک مختلف عدالت کے کیا گیا ہے جو دراصل ایک فریب بمقابلہ قانون کے ہے اور وہ نامنظور کیا جانا چاہیے خواہ وہ محض غفلت سے یا ایک کاریگری کی تجویز سے بغرض حاصل کرنے تجویز ایک جج کے بجائے تجویز دوسرے جج کے پیدا کیا گیا ہو (۳) یہ ایک ایسا اصول ہے جو اُس صورت سے متعلق ہو سکتا ہے جبکہ جواز اختیار سماعت سے بچنے کا عذر متحقق ہو (۴) مگر بلحاظ عملدرآمد کے فریب کا ثابت کیا جانا جبکا قیاس نہ کیا جانا چاہیے سخت مشکلات کا باعث ہوتا ہے۔ ہر ایسی صورت میں جسمیں کہ دعوے صریح

(۱) حمید النسا بی بی بنام گوپال چندر ملاکار (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۶۶۱ جس میں حوالہ دیا گیا تھا نندا کمار بینرجی بنام الیشان چندر بینرجی - بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۹۱ جسمیں یہ قرار دیا گیا تھا کہ صدر عدالت دیوانی کا اختیار سماعت محض اس وجہ سے زایل نہیں ہو سکتا کہ ایسی عالی اپیل البدل دادرسی کی استدعا کیگئی ہے جسکا مدعی مستحق نہ تھا لکشمن بھٹکار بنام باباجی بھٹکار (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۱) مینو ملی بنام کیمبل (بنگال لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۳) اور وہ صورت تمیز کی گئی جہاں کہ دعوے بالکل چل نہ سکتا ہو۔ اور صرف ناکافی شہادت کیوجہ سے قابل خارج کئے جانے کے ہو۔

(۲) حکم جب بند دفعہ ۲۴۵ -

(۳) رائے ویسٹ صاحب جسٹس مقدمہ لکشمن بنام باباجی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۱ - نیز ملاحظہ ہو - دوارکا داس بنام کیشو پرشاد (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۷۶) -

(۴) مگر معلوم ہوتا ہے کہ رائے مذکور یا اُس کے بعض اجزا مقدمہ کو ٹی بچاری بنام منایا (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۲۷) میں پسند نہ کئے گئے تھے - ملاحظہ ہو حمید النسا بی بی بنام گوپال چندر (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۶۶۱) -

طور پر مبالغہ آمیز ہو بہت سی صورتیں ایسی ہونگی جو فی الواقعہ مشتبہ ہوں اور جہاں جج مطابق اپنی خاص رائے کے عمل کرسکتا ہو یعنے وہ اپنے آپ کو ایسے مطالبہ کی سماعت کے ناقابل قرار دیسکتا ہے جو اُس کے حدود اختیارات مال سے متجاوز ہو کیونکہ اُس کی مالیت بہت زیادہ ہے (۱)

مگر عام اثر ایکٹ تعین مالیت نالشات کا یہ ہے کہ ایک بلا واسطہ تحقیقات واسطے فیصل کرنے اختیار سماعت عدالت ہائے کے نہ کرنی پڑے۔ اور یہ سوال در بارہ سادہ زیادتی مالیت کے جو دیگر امور دیہائے بدعوائے سے ممیز ہے (۲) غالباً پہلے کیطرح پیدا نہیں ہوسکتا۔ اور بصورت اپیل ہائے کے معاملہ اب تابع دفعہ ۲۔ ایکٹ تعین مالیت نالشات کے ہے۔ بعد صدور ایکٹ مذکور کے قرار دیا گیا ہے کہ درصورتیکہ یہ ایک درست اصول ہے کہ عدالت ہائے کو چاہئیے کہ یہ اجازت فریقین کو ندے کہ قانون متعلق بہ امور اختیار سماعت کو نظر انداز کریں اور جہاں یہ معلوم ہو کہ ایک فریق نے بالارادہ اپنے دعوے میں مبالغہ کیا ہے تاکہ اپنے دعوے کو ایسی عدالت میں لادے جس کو کہ بصورت دیگر اُس کی سماعت کا اختیار نہوتا تو قبل اس کے کہ واقعات دعوے پر غور کیا جاوے عرضیدعوے عدالت مناسب میں رجوع کئے جانے کیواسطے واپس دیا جانا چاہئیے تاہم یہ قاعدہ تابع حدود ہائے کے سمجھا جانا چاہئیے۔ اور اُنمیں سے ایک اہم حد وہ ہے جو کہ دفعہ ۲ ایکٹ تعین مالیت نالشات میں درج ہے یعنی یہ کہ جہاں نالش کی سماعت بربنائے واقعات کے عدالت ادنے نے کی ہو۔ اور زیادتی مالیت کی نسبت قرار دیا گیا ہو کہ اُس سے نالش کی سماعت بربنائے واقعات میں کوئی نقصان عاید نہیں ہوا تو وہ عذر متعلق بہ اختیار سماعت موثر نہ کیا جانا چاہئیے۔ ایک مدعی جو اپنی نالش کی مالیت کو بدنیتی بغرض تبدیل کرنے کا اختیار سماعت سے بچ جائے اسطرح سزا کے قابل ہے کہ اُسکو کوئی خرچہ نالش نہیں دلایا جاتا لیکن یہ امر قرین انصاف نہیں ہے کہ عدالت اپیل اُس فیصلہ کو جو بربنائے واقعات درست ثابت ہوا ہو محض اس وجہ سے منسوخ کردے کہ نالش کی مالیت بالارادہ طور پر اختیار سماعت

(۱) حسب حکم چند دفعات ۲۴۵ و ۲۴۶ نیز ملاحظہ ہو۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۲۷۔

(۲) مثلاً دعوے داد رسی علی سبیل البدل ملاحظہ ہو۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۹۱۔

سے بچنے کے واسطے کم وبیش کی گئی ہے (۱)

مناسب تعین مالیت نالش کے امر مدعا بہا کا سوال اختیار سماعت کو جملہ مراحل نالش کے واسطے طے کر دیتا ہے - سوال اختیار سماعت کا فیصلہ اپیلہائے اور اجراء میں ابتدائے نالش کے متعین کردہ مالیت کے لحاظ سے کیا جاتا ہے - اپیلہائے بناراضی ڈگریات عدالت ہائے ابتدائی جبکہ وہ ہو سکیں اُن عدالت ہائے میں ہو سکتے ہیں جنکو کہ سماعت اپیل ہائے بناراضی فیصلجات عدالت ہائے مذکور کا اختیار دیا گیا ہو (۲) اپیلہائے بناراضی احکام اُن عدالت ہائے میں ہو سکتے ہیں جنمیں کہ اپیل بناراضی ایک ڈگری کے ہو سکتا ہو (۳) بصورت اپیلہائے بحضور پریوی کونسل کے امر مدعا بہا کی مالیت مبلغ عـ۔۔۔ اور اس سے زیادہ ہونی چاہئے اور معاملہ متنازعہ کی مالیت اپیل میں مبلغ مذکور سے ہرگز کم نہ ہونی چاہئے (۴) مگر بصورت جملہ دیگر اپیلہائے کے امر متنازعہ کی تعین مالیت بر طبق اپیل اس امر کے فیصل کرتے وقت بھی ملحوظ نہیں رکھی جاتی کہ آیا اپیل ہو سکتا ہے - ابتداءً یہ عذر کیا جاتا تھا کہ اپیل اُس عدالت میں ہونا چاہئے جسکو معاملہ متنازعہ بر طبق اپیل کی مالیت کے متعلق اختیار سماعت حاصل ہو - مگر اب ابتدائی امر ما بہ النزاع کی مالیت کے لحاظ ہی سے عدالت اپیل کے اختیار سماعت کا بھی تصفیہ ہو جاتا ہے - پس ابتدائی نالشات کے تعین مالیت ہی سے جملہ مابعد مراحل متنازعہ کیواسطے بھی اختیار سماعت کا فیصلہ ہو جاتا ہے (۵) اختیار سماعت نہ صرف کل نالش ہی میں جاری رہتا ہے بلکہ نتیجہ نالش میں بھی یعنی اُن امور میں جو مجموعہ کے رو سے بطور اجراء و دیگر کارروائیات کے ملحقات نالش قرار دیئے گئے ہیں اختیار

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۶۶۱ - و جلد ۳۱ صفحہ ۴۴۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۹۴۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۶۸ - (۲) ایکٹ عدالت ہائے دیوانی بنگال (نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۸۷ء) دفعات ۲۰ و ۲۱ و مدراس (نمبر ۳ سنہ ۱۸۷۳ء) دفعہ ۱۳ و بمبئی (نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۶۹ء) دفعات ۸ و ۱۷ و ۲۶ و ۲۷ و ایکٹ عدالت ہائے پنجاب (نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۸۴ء) دفعات ۳۹ و ۴۰ - (۳) دفعہ ۱۰۶ کتاب ہذا - (۴) ملاحظہ ہو دفعہ ۱۱۰ - (۵) موتھو سامی پلے بنام موتھو چدامبرا (مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۵۶) دولی چند بنام نربان سنگھ (ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۲۶۲) جگ لال بنام ہر نرائن سنگھ (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۵۲۴) مہابیر سنگھ بنام بہاری لال (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۳۲۰) نیز ملاحظہ ہو حکم چند امر فیصل شدہ دفعات ۱۵ و ۳۱ و ۱۶۳ -

سماعت اسوجہ سے اجرا میں زائل نہیں ہوجاتا کہ استحقاق پیدا شدہ بعد از ڈگری کیوجہ سے مالی حد مقرر کردہ میں اضافہ ہوگیا ہے (۱)

دیوانی نوعیت:- اس سے جملہ فوجداری کارروائیات مستثنے ہوجاتی ہیں۔ مگر لفظ دیوانی صرف بمقابلہ لفظ فوجداری کے سمجھا نہ جانا چاہئیے۔ کیونکہ بہت سی ایسی نالشات ہیں جو اختیار سماعت فوجداری سے متعلق نہیں تاہم دیوانی نوعیت نہیں رکھتیں۔ پس تشریح مذکور سے ظاہر ہوتا ہے کہ نالشات در بارہ رسوم وبد اجہائے مذہبی جنمیں کوئی استحقاق جائداد یا عہدہ شامل نہیں ہے نالشات بہ نوعیت دیوانی نہیں ہیں (۲) اور اسطرح ایسی عدالتہائے کی سماعت کے قابل ہیں جنہوں نے بعض صورتوں میں محض سوشل معاملات کی نسبت دست اندازی کرنے سے انکار کیا ہے۔ استحقاق بہ نوعیت دیوانی سے مراد ایسے حقوق ہیں جو کہ پرائیویٹ قانون کی ذیل میں آئیں نہ کہ پبلک قانون کی (۳)۔ یہ حقوق جائداد اور ذات دونوں سے متعلق ہیں۔ اور نالشات واسطے دلاپانے قبضہ یا ہرجانہ یا خاص دادرسی کے ہوسکتی ہیں۔

جو استحقاق قانونًا تسلیم کیا گیا ہو اُس کے مؤثر کرنے کے واسطے نالش ہوسکتی ہے الا جبکہ وہ کسی وجہ سے ممنوع السماعت ہو۔ یہ امر کہ ایسے حقوق کیا ہیں قانون سے علاقہ رکھتا ہے نہ کہ ضابطہ سے اسلئے اسپر یہاں بحث کرنا ضروری نہیں ہے (۴) یہ سوال کہ آیا ایک نالش دیوانی نوعیت کی ہے ضروری طور پر یہی سوال نہیں ہے کہ آیا وہ قابل سماعت ہے کیونکہ قابل سماعت ہونا نہ صرف نوعیت نالش پر منحصر ہے بلکہ اس امر پر کہ مثبت قانون کے رو سے حقوق بیان کردہ کا

(۱) شامراؤ پانڈوجی بنام بیلوجی راماجی (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد صفحہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی حکم چند صفحہ ۲۵ - نیز ملاحظہ ہو پرشوتم بنام دہوندو (انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲ ۵۸۲) (۲) لوکنا تھ مصر بنام دسرتھی تواری (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ ۳ صفحہ ۲ ۱۰۷) ستارا یا مدالیار بنام ویدنا تھہ جاریہ (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳ ۲۳) کونی میر اصاحب بنام محمد میر اصاحب (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۱۵) کرشنا سامی ایا نگر بنام سمارام جیر یر (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۸) (۳) گوپایالم بنام سوداسا نا (انڈین لارپورٹ مدراس جلد صفحہ ۲۱۹ مجموعہ ضابطہ دیوانی حکم چند صفحہ ۵۷ - (۴) اوکنیلی صاحب کے مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۱۱ میں عنوانہائے ذیل کی بحث میں کثیر التعداد مقدمات کا حوالہ دیا گیا ہے: نگالی لگان تینیت حصہ رسی سارا حیثیت عرفی۔ عہدہ موروثی۔ منشن حق طبری اراضی شفع وغیرہ وغیرہ اس امر کی نسبت حکم چند کے مجموعہ ضابطہ دیوانی صفحات ۵۹ لغا ۶۰ میں بحث کیگئی ہے لسنبت نالمکیت صولیانی مطالبات سرکاری کی ملاحظہ ہو ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۲۲ -

وجوہ تسلیم کیا گیا ہے اور نیز دادرسی مستدعیہ کا وجود بھی - پس نالشات واسطے مؤثر کرانے حقوق متعلق بہ قوم کے نالشات از قسم دیوانی ہیں - گو وہ ہمیشہ عدالت ہائے سے اسی نوعیت کے لحاظ سے قابل سماعت نہیں ہیں - بنگال پریزیڈنسی میں ذات برادری میں شامل کئے جانیکی نالشات صریح طور پر بروئے ریگولیشن نمبر ۳ سنہ ۱۷۹۳ء کے قابل سماعت بنائی گئی ہیں اور اسیطرح پر سماعت کیجاتی ہیں - مگر بخلاف ازیں بمبئی ریگولیشن نمبر ۲ سنہ ۱۸۲۷ء کے رو سے جبکہ عدالت ہائے دیوانی کو جملہ نالشات و تنازعات از قسم دیوانی کی سماعت کا اختیار دیا گیا ہے صریح طور پر یہ حکم دیا گیا ہے کہ "کوئی دست اندازی از طرف عدالت ہائے معاملات ذات برادری کے متعلق جائز نہیں ہے علاوہ اُس نالش کے جو کہ ہرجانہ دلا پانے کیواسطے اسوجہ پر دائر کیگئی ہو کہ فریق مخالف کے ناجائز طریق عمل کیوجہ سے مدعی کی شان میں جو برادری سے علاقہ رکھتی ہے نقصان پہنچا ہے" (۱) نیز ایک نالش خلاف ورزی حقوق خانہ داری ہر جگہ نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ بروئے عام قانون ہندوستان کے قابل سماعت نہیں ہے اسوجہ سے نہیں کہ ایسی نالش دیوانی نوعیت کی نہیں ہے - اس قسم کی نالش گجرات اور دیگر اضلاع ممالک مغربی و شمالی میں ہو سکتی ہے جہانکہ مقامی رواج کے رو سے ایسا استحقاق تسلیم کیا گیا ہے - علاوہ نالشات متعلق بذات برادری کے بعض دیگر نالشات کا ذکر کیا جا سکتا ہے جنکی کہ نسبت وقتاً فوقتاً سوالات پیدا ہوتے رہے ہیں نالشات متعلق بہ ازدواج عرصہ دراز سے عدالت ہائے دیوانی کی سماعت کے قابل قرار دیگئی ہیں - بنگال پریزیڈنسی میں خصوصیت کے ساتھ یہ حکم ریگولیشن نمبر ۱۲ سنہ ۱۷۹۶ء میں دیا گیا ہے مثلاً نالشات واسطے جائز یا ناجائز قرار دلانے ازدواج کے - اور ہرجانہ خلاف ورزی معاہدہ ازدواج گو نالشات تعمیل مختصر معاہدہ ازدواج اور اعادہ حقوق زناشوئی ایسی قرار نہیں دیگئیں -

(۱) مجموعہ ضابطہ دیوانی حکم چند صفحات ۶۱ لغایت ۶۲ ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۶ و جلد ۲۰ صفحہ ۱۹۲ اور کتاب حکم چند صفحہ ۶۵ - مدراس پریزیڈنسی میں بھی بمبئی کی طرح ذات برادری کے متعلق یہی رائے اختیار کیگئی ہے - ملاحظہ ہو کتاب حکم چند صفحہ ۶۷

جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا گیا ہے اور جیسا کہ دفعہ مذکور سے ظاہر ہوتا ہے محض نالشات متعلق بہ رسم و رواجہائے مذہبی مسموع نہ ہونگی الا جبکہ اُنمیں ایک استحقاق متعلق بہ جائداد یا عہدہ شامل ہو خواہ وہ عہدہ ذاتی ہو یا مقامی۔ ذاتی عہدہ ہائے کی حیثیت قانونی آہستہ آہستہ زائل ہوتی جاتی ہے اور قانون اب صرف مقامی عہدہ ہائے کو تسلیم کرتا ہے مثلاً عہدہ ہائے متعلق بہ مندر گہاٹ وغیرہ جو ذاتی عہدہ ہائے سے ممیز ہیں (۱)

"صریحًا یا مفہوم طور پر ممنوع السماعت ہو" اُن الفاظ سے جو پہلے مجموعہ میں درج تھے یعنی "جو کسی قانون نافذ الوقت کے رو سے ممنوع السماعت ہو" یہ مراد لیجاتی تھی کہ صریحًا ممنوع السماعت ہو۔ اسلئے متفقہ چارہ جوئی کا عطا کرنا ایک نالش کا مانع نہ ہوتا تھا (۲) ایسی ایکٹہائے کی تعبیر جو عدالت کے اختیار سماعت پر مؤثر ہوں اسطرح پر کیجانی چاہئے کہ حتی الامکان اُنسے یہ اثر پیدا نہو کہ تصفیہ حقوق و ذمہ داری ہائے کا کام عام عدالت ہائے سے ایکزکٹو افسران کی طرف منتقل ہو جائے (۳) عدالت دیوانی کا اختیار سماعت زائل نہیں ہوتا جبتک کہ کل نالش مرجوعہ کی سماعت ممنوع نہو (۴) نہایت اہم حدود ہائے متعلق بہ اختیار سماعت عام دیوانی عدالت ہائے بر مقدمات دیوانی اُن ایکٹ ہائے میں درج ہیں جنکا کہ تعلق مالگذاری یا لگان اراضیات تشخیص کردہ بہ مطالبات سرکار کے ساتھ ہے۔ ان ایکٹہائے کے احکام مختلف صوبجات کے متعلق مختلف ہیں۔ مگر وہ سب اس اصول پر مبنی معلوم ہوتے ہیں کہ معاملات متعلق ذمہ داری یا تعداد مالگذاری سرکار کا فیصلہ عدالت ہائے مال سے کیا جانا چاہئے جو ایسے معاملات سے بہتر واقفیت رکھتے ہیں اور جنکا ضابطہ بمقابلہ عدالت ہائے مال کے زیادہ تر سہل اور سرسری ہوتا ہے (۵) بطور تمثیل اُن امور کے جو عدالتہائے مال سے فیصل کئے جاسکتے ہیں اور جن کی سماعت عدالت دیوانی نہیں کر سکتی سندات ذیل کا حوالہ دیا جاسکتا ہے:۔ دفعات ۹۳ و ۹۵ و ۲۴۱ ایکٹ لگان ممالک مغربی شمالی (نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۱ء) (۶)۔ دفعہ ۵۸ ایکٹ مالگذاری اراضی پنجاب (نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۸۷ء) (۷)

(۱) مجموعہ ضابطہ دیوانی حکم چند صفحات ۷۰، ۷۶ نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۷ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۷۹۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۳۰ ۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۶۲ (۳) پریوی کونسل رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۳۸ (۴) ؍ ؍ ؍ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۰ و ضابطہ حکم چند صفحہ ۷۶ ۔ (۵) حکم چند ایضاً فیصلہ شدہ صفحہ ۲۶ ۔ (۶) کتاب مذکور و مجموعہ ضابطہ دیوانی اوکنیلی صاحب دفعہ ۱۱ ۔ (۷) ایضاً ۔

دفعات ۷۶ و ۷۷ - ایکٹ مزارعان پنجاب (نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۸۷ء) (۱) و دفعات ۴ و ۵ ایکٹ اختیار سماعت مال بمبئی (نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۷۶ء) (۲)

مدراس پریزیڈنسی میں (۳) اور جنوبی بنگال میں عدالت ہائے دیوانی کا اختیار سماعت مقدمات لگان و قبضہ اراضی میں بالعموم زائل نہیں کیا گیا - بروئے ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۸۶۹ء کے عدالتہائے مال کثیر تر حصہ بنگال سے اٹھالی گئی تہیں اور مقدمات مال کا فیصلہ عام عدالتہائے دیوانی کے سپرد کیا گیا تہا (۴) اسیطرح پر بعض صوبجات کے میونسپل احکام میں بعض ایسے احکام موجود ہیں جنکے روسے بعض نالشات کی سماعت از طرف عدالت ہائے دیوانی ممنوع قرار دیگئی ہے بالخصوص ایسے معاملات میں جنکا تعلق ٹیکس کے ساتھہ ہو (۵)

کسی قدر مشابہ اصول پر دفعہ ۱۴۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں یہ حکم ہے کہ کوئی حکم صادر کردہ مجسٹریٹ زیر دفعہ مذکور کسی عدالت دیوانی میں زیر بحث ہوگا - گو اسکی نسبت یہہ قرار دیا گیا ہے کہ وہ اس امر کا مانع نہیں ہے کہ کوئی شخص اپنا استحقاق کسی اراضی کی نسبت عدالت دیوانی سے قایم کرائے جس کو کہ مجسٹریٹ نے شارع عام قرار دیا ہو (۶) بعض صورتوں میں امتناع بخلاف اختیار سماعت دیوانی صرف مشروط قسم کا ہوتا ہے جیسے کہ ایکٹ پنشن ۱۸۷۱ء کی صورت میں ہے (۷) عدالت ہائے دیوانی پر اُس حکم کا تسلیم کرنا لازم ہے جو ایک مجسٹریٹ نے اپنے حدود اختیارات کے اندر صادر کیا ہو (۸) مگر ایک نالش کا قابل قیام ہونا قرار دیا گیا ہے جس میں یہ حکم دیا گیا ہو کہ مجسٹریٹ کا حکم صادر کردہ زیر دفعہ ۸۱ - ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۱ء بلا اختیار ہے اور جسمیں دادرسی بذریعہ عطا کرنے استحقاق مدعی کے عطا کیگئی ہو (۹) ایسا ہی ایک نالش واسطے بچے کے گذارہ کے باوصف اس بات کے کہ مجسٹریٹ نے گذارہ کے خلاف حکم دیا ہو (۱۰)

---

(۱) حکم چیدہ امر فیصلشدہ صفحہ ۲۶۸ - (۲) شرح دفعہ ۱۱ مجموعہ او کینلی صاحب (۳) دفعہ ۸۷ مدراس ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۸۶۵ء و دفعہ ۲ مدراس ریگولیشن ۶ سنہ ۱۸۳۱ء و دفعہ ۲ و ۵ ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۶۲ء (۴) بنگال ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۶۹ء و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۲۵ -
(۵) ضابطہ حکم چیدہ صفحہ ۹۵ پنجاب میونسپل ایکٹ سنہ ۱۸۹۱ء و دفعات ۱۰۱ تا ۲۶۳ - ایکٹ میونسپلٹی ہائے ضلع مدراس سنہ ۱۸۸۴ء و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۴۰۰ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۶۰ (۷) ملاحظہ ہو دفعات ۴ و ۶ و ۷ و ۹ (۸) بنگال لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۴ - (۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷ -
(۱۰) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۹۷۴ -

ایک فیصلہ یا ڈگری جو فریب یا سازش کی وجہ سے ناجائز ہو کالعدم ہے اور اُسکی
استرداد کے واسطے نالش ہو سکتی ہے (۱) کوئی قانون مانع اس بات کا موجود نہیں
کہ عدالت ایسے دعوے کی سماعت کرے۔ جو واسطے استرداد ایک ڈگری کے بربناء
فریب کیا جائے جو ڈگری کہ ایک اور عدالت معجاز سماعت نے صادر کی ہو (۲) یہ سوال
کہ آیا ایک ڈگری جس کے اجرار کی استدعا کی گئی ہے فریب سے حاصل کیگئی ہے دفعہ ۴۷
کی ذیل میں نہیں آتا اور صرف جداگانہ نالش میں اُٹھایا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر ڈگری
فریب کیوجہ سے منسوخ نہ کی جائے مگر صرف اُس کے اجرار کی کارروائیات روکی جائیں
تو سوال مذکور اُنہی کارروائیات میں اٹھایا جانا چاہیئے نہ کہ جداگانہ نالش میں (۳) پروبیٹ کا
عطا کیا جانا سرسری کارروائی کی نوعیت نہیں رکھتا جس کی کہ تردید بذریعہ نمبری نالش کے
عدالت دیوانی میں کیجا سکے عطیہ کی تردید بذریعہ درخواست منسوخی بعدالت پروبیٹ کے
کیجانی چاہیئے (۴) پروبیٹ کا عطا کیا جانا ایک ڈگری عدالت ہی ہو کوئی اور عدالت منسوخ
نہیں کر سکتی اِلّا بروجہ فریب یا عدم اختیار سماعت کے (۵)
پہلی دفعہ میں صرف امتناع بذریعہ خاص احکام کی نسبت حکم تھا۔ مگر دیگر ایسی صورتیں موجود
ہیں جنمیں قرار دیا گیا ہے کہ عام اصولہائے قانون کے رو سے دعوے چل نہیں سکتا۔
ترمیم کردہ دفعہ میں ایک مفہوم امتناع شامل ہے بعض صورتوں میں دعوے چل نہیں
سکتا کیونکہ کوئی اہم استحقاق بنائے دعوے پیدا کرنے کیواسطے موجود نہیں ہوتا کیونکہ وہ
مسلمہ حق نہیں ہوتا اسیوجہ سے ایک خاص ضابطہ فوجداری میں شوارع عام کے متعلق درج
کیا گیا ہے۔ ایک دعوے واسطے مسدود کرنے شارع عام کے نہیں چل سکتا جبتک مدعی
کو کوئی خاص نقصان نہ پہونچا ہو۔ مگر دربارہ امور باعث تکلیف عام کے ملاحظہ ہو دفعہ ۹۱
بعض نالشات اخلاق عوام کو ملحوظ رکھکر ممنوع قرار دیگئی ہیں۔ یہ مقدمات اسوجہ پر مبنی ہیں
کہ عدالت کو ایسے معاہدات موثر نہ کرنے چاہئیں جو منفعت عوام کے خلاف اور مضر ہوں
اسوجہ پر نہیں کہ دعوے دیوانی نوعیت کا نہیں ہے یا کہ عدالتہائے دیوانی کے اختیار سماعت

(۱) شرح اوکینلی صاحب دفعہ ۱ عنوان "فریب" (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۳۶۹
(۳) ملاحظہ ہو شرح دفعہ ۴۷۔ (۴) رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۲ صفحہ ۲۶
(۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۶۰۔

در بارہ دعوے مذکور میں نقص موجود ہے (۱) علاوہ ازین ایک دعوے ایک بالا رادہ ادائگی کے دلا پانیکے واسطے چل نہیں سکتا کیونکہ کوئی استحقاق وصولی موجود نہیں ہے (۲) جب کسی ایکٹ میں ایک حق یا ذمہ واری کا ذکر کیا جاکر اُس کی چارہ جوئی مہیا کی گئی ہو تو اُسی چارہ جوئی سے نہ کہ عام قانونی چارہ جوئی سے استمداد کیا جانا چاہئے - مگر جہاں ایک سٹیٹوٹ میں پہلے سے موجودہ استحقاق کو تسلیم کیا گیا ہو تو جدید چارہ جوئی جمع کنندہ یا تائیدی سمجھی جاتی ہے - الا جبکہ بعض دیگر حصہ سٹیٹوٹ مذکور سے اس کے خلاف ظاہر ہوتا ہو (۳) مدراس ہائیکورٹ نے ایک رجسٹری کے متعلق اسی اصول کو تسلیم کیا ہے - ہائیکورٹ ہائے کلکتہ و مدراس و الہ آباد نے بھی جبراً رجسٹری کرانے کی اجازت دینے سے خلاف احکام ایکٹ مذکور ہونیکی وجہ سے انکار کیا ہے (۴) نیز اگر کسی ایکٹ کے عطائے اختیار کیوجہ سے کسی کو نقصان پہونچے تو اُسی ایکٹ کی مقرر کردہ چارہ جوئی کے مطابق شخص نقصان رسیدہ عمل کر سکتا ہے (۵) ایسا ہی مجموعہ میں ایک خاص طریق خرچہ گواہ کے ادا کئے جانے کا درج ہے پس وہ اُسکا دعوے نہیں کر سکتا (۶) ہر عدالت کسی کارروائی میں خرچہ عطا کرنیکی مجاز ہے اسلئے اُس کے دلا پانیکی جداگانہ نالش نہیں ہو سکتی (۷)

اسلئے اُس صورت میں کوئی امتناع دعوے مفہوم نہیں ہو سکتا جبکہ ایک حق عام قانون کے رو سے عطا کیا گیا ہو مگر کسی خاص ایکٹ میں اُسکی نسبت سرسری چارہ جوئی درج ہو مثلاً ناجائز قرقی حیوانات کی نسبت عدالت دیوانی میں دعوے ہو سکتا ہے اور ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۱ء اُسکا مانع نہیں ہے (۸) ایک نیلام بعلت اجرا کی بحالی کیواسطے دعوے چل سکتا ہے جسکو کہ عدالت نے مسترد کیا ہو (۹) یا بصورت اجرا کے کلکٹر کے نام منتقل ہونے کے

---

(۱) مجموعہ ضابطہ دیوانی حکم چند صفحات ۱۰۳ لغایت ۱۰۵ - (۲) مگر ملاحظہ ہو دفعات ۶۹ و ۷۲ ایکٹ معاہدہ - (۳) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۴ و جلد ۷ صفحہ ۱ - (۴) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۱۰ انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۵۳۵ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۳۹۷ و جلد ۶ صفحہ ۳۰۳ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۴۲۳ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۶۹۱ (۵) کوئینز بنچ جلد ۱۱ صفحہ ۷۳۱ و چانسری ڈویژن جلد ۴ صفحہ ۱۱۱ و ضابطہ حکم چند صفحہ ۹۹ - (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۰ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۹۹ (۷) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۵۲ و جلد ۹ صفحہ ۴۴ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۰ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۶۶ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۹۱ (۸) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۱۵۹ و ۱۷۰ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۱ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۱۹ (۹) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۵۴

اُس کلکٹر کے پاس جسنے نیلام کا حکم دیا ہو (۱) ایسا ہی قرار دیا گیا تھا کہ باوصف دفعات ۲۱۸ و ۳۱۹ و ۳۲۸ پرانے مجموعہ کے خریدار نیلام جائیداد کے دلاپانے کیواسطے ایک جداگانہ نالش کرسکتا ہے (۲) ایسا ہی باوصف احکام دفعہ ۱۱ آرڈر نمبر ۴۷ رول نمبر۱ کے ایک نالش واسطے درست کرانے غلطی ڈگری کے ہوسکتی ہے (۳) -

بالعموم جہاں ایک ڈگری دار اجرائی کی دفعات کے تابع عمل کرسکتا ہے وہ ایک نمبری نالش نہیں کرسکتا - ایسا ہی جب ایک شخص نے متوفی کے برخلاف ڈگری زرنقد حاصل کی اور غیر موداے بقایا کے دلاپانے کا دعواے بخلاف دوسرے شخص کے بدیں بیان کیا کہ متوفی مدیون کی جائیداد اُس کے قبضہ میں ہے - تجویز ہوئی کہ اُسکو ڈگری بذریعہ اجراء و نیلام کے موثر کرنی چاہئے تھی نہ کہ بذریعہ جداگانہ نالش کے (۴) ایک حکم امتناعی کی عدم تعمیل کی وجہ ہرجانہ کا دعواے نہیں ہوسکتا کیونکہ مدعی کو چارہ جوئی بذریعہ اجراء حاصل ہے (۵) اور نہ ایک دعویٰ اُس خرچہ رسیور کی وصولی کے متعلق ہوسکتا ہے جو کہ اصلات ڈگری دادہ میں سہو وضع کیا گیا ہو کیونکہ اس منہائی کی نسبت کارروائی اجراء میں عذر کیا جاسکتا ہے (۶)

ایسا ہی ایک عام نالش بیدخلی کی صورت میں جسمیں مدعی ڈگری قبضہ جائیداد حاصل کرے - اگر وہ میعاد قانونی کے اندر اُسکا اجراء نکرائے تو وہ بعد میں جدید نالش رجوع کرکے میعاد پیدا نہیں کرسکتا (۷) ایسی ہی اُس شخص کی حیثیت ہے جو برنباے مالکانہ استحقاق کے جائیداد مرہونہ کے دلاپانیکا دعواے اسوجہ پر کرے کہ زر ڈگری کا ایفا ہوچکا ہے اور اسکو غیر مشروط ڈگری قبضہ عطا کیجاے (۸) اصول یہ ہے کہ جب کسی نالش میں ڈگری دیجاے تو اوس ڈگری میں جملہ امور شامل ہوجاتے ہیں اور استحقاق اُسمیں مخلوط ہوجاتا ہے (۹) جس کا

(۱) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۰۲ - (۲) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۴۴ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۵۳ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۰۲ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۰۲ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۳ و جلد ۸ صفحہ ۵۲ (۳) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۷۴ (۴) انڈین اپیلز جلد ۳ صفحہ ۲۴۱ (۵) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۹۱ (۶) ویکلی رپورٹر ۱۸۶۳ء صفحہ ۲۴۷ -
(۷) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۴ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۳۲۷
(۸) ؍؍ ؍؍ ؍؍ جلد ۴ صفحہ ۴۴ (۹) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۴۳ -

موثر کرنا اگر تمادی پذیر نہ ہوگیا ہو تو بذریعہ اجراء ڈگری ہونا چاہئیے۔ نسبت نالشہائے انفکاک کے بہت سا اختلاف موجود ہے بعض صورتوں میں کسی پہلی ڈگری انفکاک کی موجودگی جسکا اجراء نکرایا گیا ہو اُسی دادرسی کے متعلق مابعد ڈگری کے حصول کی مانع ہوسکتی ہے بعض صورتوں میں تسلیم کیا گیا ہے کہ دفعہ ۱۳ مابعد نالش کی مانع ہے۔ کلکتہ ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ ڈگریات انفکاک کی نوعیت دفعہ ۲۴۴ (دفعہ ۴۷ حال) کو غیر متعلق بناتی ہے۔ اور قاعدہ امر فیصلشدہ کے اطلاق کا انحصار ہر صورت میں ڈگری صادر کردہ کی نوعیت پر ہے۔ جبتک کہ ایک مرتہن نے ایک حکم نیلام زیر دفعہ ۹۳۔ ایکٹ انتقال جائیداد (آرڈر ۳۴ قاعدہ ۸) کی درخواست نہ کی ہو تب تک مدعی کا استحقاق انفکاک قایم رہتا ہے اور کسی وقت موثر کیا جاسکتا ہے۔ پس اگر ایک مرتہن نے ایک ڈگری انفکاک حاصل کی ہو جس میں یہ حکم درج نہو کہ بر طبق قصور کئے جانیکے بیعبات ہوگا اور اُس نے زر ڈگری میعاد معینہ کے اندر داخل نہ کیا ہو تو وہ بعد میں دوسری نالش انفکاک رہن کرسکتا ہے (۱) بخلاف ازیں مدراس ہائیکورٹ کے اجلاس کامل نے قرار دیا ہے کہ جب ایک نالش انفکاک رجوع کیجائے اور اُسمیں ڈگری انفکاک صادر کیجائے۔ مگر اسکا اجراء نکرایا جائے تو اسی رہن کے انفکاک کیواسطے مابعد نالش نہیں چل سکتی۔ اسمیں شبہ نہیں کہ استحقاق انفکاک کا بیعبات نہیں ہوتا اور رشتہ راہن و مرتہن تا صدور حکم ناطق زیر دفعہ ۹۳ (آرڈر ۳۴ قاعدہ ۸) قایم رہتا ہے اور بلحاظ اسی قایمی رشتہ کے اُسی ہائیکورٹ نے پہلے فیصلجات میں قرار دیا ہے کہ چونکہ رشتہ مذکور زایل نہیں ہوا اسلئے دوسری نالش چل سکتی ہے مگر اجلاس کامل نے یہ قرار دیا تھا کہ گو استحقاق موجود ہو سکتا ہے تاہم چارہ جوئی بروئے دفعہ ۱۱ (ابتدا ًاز دفعہ ۱۳) کے ممنوع الاسماعت ہے ایک ڈگری انفکاک صادر کردہ زیر دفعہ ۹۲ ایکٹ انتقال جائیداد (ملاحظہ ہو آرڈر ۳۴ قاعدہ ۷) ایک ناطق فیصلہ حسب منشائے دفعہ ۱۱ ہے لیکن اگر حکم ناطق دربارہ بیعبات یا نیلام زیر دفعہ ۹۳ ایک ناطق تجویز ہے اور ڈگری زیر دفعہ ۹۲ (آرڈر ۳۴ قاعدہ ۷) درمیانی ڈگری ہے تو اگر کوئی حکم زیر دفعہ ۹۳ صادر نکیا جائے تو دعوے دایر ہے اور دفعہ ۱۱ (ابتدا ًاز دفعہ ۱۲) تجویز ثانی کی مانع ہے۔ اس لئے یہ امر واقعہ کہ کوئی حکم زیر دفعہ ۹۳ (آرڈر ۳۴ قاعدہ ۸) صادر نہیں کیا گیا جس کے رو سے استحقاق انفکاک زایل کیا گیا ہو نالش دوم کے ارجاع کا مانع ہے

(۱) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۱۴ و جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۲۔

اُس کی رو سے راہن مستحق ہوتا ہے کہ اپنے استحقاق انفکاک زیر ڈگری کو بصورت اُس کا
دعوے تمادی پذیر نہ ہو جانیکے اسطرح پر موثر کرائے کہ تاریخ مقرر کردہ بغرض ادائگی کو ملتوی
کرالے (۱) بمبئی ہائیکورٹ نے یہ قرار دیا ہے کہ ڈگری انفکاک درصورتیکہ ڈگریدار میعاد معینہ
بروئے ڈگری کے اندر زر مقرر کردہ ادا کرنے سے قاصر رہے یا بصورت میعاد مقرر نہونے
کے میعاد قانونی کے اندر ادا نکرے۔ بجدمیں راہن کو اُسی جایداد کی نسبت دوسری نالش
انفکاک رجوع کرنے سے باز رکہتی ہے (۲) کلکتہ ہائیکورٹ کے صرف دو درج رپورٹ فیصلجات
اختلاف آمیز ہیں (۳) مقدمہ مفصلہ ذیل (۴) میں دوسری نالش کی اجازت اسوجہ پر
دیگئی تہی کہ پہلی نالش سے بصورت قصور کئے جانیکے استحقاق انفکاک زایل ہوتا تہا۔
اور بنائے دعوے دونوں نالشات میں ایکہی نہ تہا۔ مگر ایک مابعد مقدمہ (۵) میں
یہ عذر کیا گیا تہا کہ تا صدور حکم ناطق بغرض نیلام استحقاق انفکاک موجود تہا اور نالش
بطور ایک نالش انفکاک کے سمجہی جانی چاہئے اس عذر کو نامنظور کرتے ہوئے عدالت نے یہ
رائے ظاہر کی تہی "اگرچہ کوئی حکم ناطق موجود نہیں ہے تاہم ڈگری نمائی سابق جس میں نیلام
کی ہدایت کیگئی ہے موجود ہے۔ اور اگر استحقاق انفکاک ابتک زندہ ہے تو وہ بذریعہ
جداگانہ نالش کے موثر نہیں کیا جا سکتا"

جبکہ ایک ڈگری عطائے استحقاق تقسیم موثر نہ کرائی جائے تو فریقین یا انمیں سے کوئی
مجاز ہے کہ ایک اور نالش واسطے استقرار حق رجوع کرے درصورتیکہ کسی وجہ سے وہ پہلی
حاصل کردہ ڈگری کو موثر نہ کرا سکے اس پہلو کے لحاظ سے نالشات استقرار حق تقسیم بہت
سی دیگر نالشات سے مختلف ہیں (۶) اس مقدمہ میں کوئی ایسی ڈگری موجود نہ تہی جس سے
کہ واقعی طور پر تقسیم کی گئی ہو۔ مگر مقدمہ مفصلہ ذیل (۷) میں ایک ڈگری مشعر ہدایت تقسیم

(۱) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۳۰ (۲) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۶۷۴ و جلد ۱۹ صفحہ ۶۱
جلد ۲۳ صفحہ ۵۹۲ و جلد ۲۶ صفحہ ۶۶۸۔ (۳) ؍؍ ؍؍ ؍؍ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۳۱۱
(۴) ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۱۷۲ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۵۲ و جلد ۲ صفحہ ۶۳
(۵) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۹ و جلد ۲۲ صفحہ ۹۳۱ و انڈین لاء رپورٹ مدراس
جلد ۲۵ صفحہ ۳۴۴ - (۶) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۳۰۹ و جلد ۲۳ صفحہ ۲۹۱
(۷) بمبئی لاء رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۹۴ -

موجود تھی - تجویز یہ ہوئی تھی کہ ایسی ڈگری امر فیصل شدہ کے عامل ہوتی ہے اور نالش مابعد ممنوع السماعت قرار دیگئی تھی -

دوسری نالش چل سکتی ہے اگر پہلی نالش واسطے ڈگری زر نقد کے بخلاف (الف) ہے اور دوسری نالش واسطے وصولی زر ڈگری کے ایک اجنبی کی جائداد سے (۱)

بادی النظر میں ایک نالش ہر عدالت مجاز سماعت کی تجویز پر ہوسکتی ہے اِلّا اگر استحقاق نالش صریحاً یا مفہوم طور پر زائل کیا گیا ہو (۲) بعد تجویز کے قانونی فرض ایفا کا پیدا ہوتا ہے جسکی بناء پر دعوے چل سکتا ہے (۳) اسی بناء پر عدالت ہائے ریاست غیر کے فیصلجات موثر کیے جاتے ہیں اور نالشات بربنائے فیصلجات ریاست غیر عموماً اس ملک میں ہوتی ہیں ایک نالش بربنائے فیصلہ ایک دیسی ریاست کے چل سکتی ہے (۴) اگر ارجاع نالش سے کوئی زیادہ تر فایدہ بہ نسبت حاصل شدہ کے نہو سکے تو اس سے کچھہ سود نہیں ہے لیکن اگر ہو سکے تو صورت دگرگون ہے اور ایسی صورت ہائے موجود ہیں جنمیں نالش صرف ایک طریق فیصلہ یا ڈگری کے موثر کرانیکا ہے (۵)

ایک نالش عدالت مطالبات خفیفہ میں بربنائے ڈگری عدالت سبارڈینیٹ جج کے نہیں چل سکتی (۶) اور نہ بربنائے ڈگری خود اسی عدالت کے چل سکتی ہے (۷) کیونکہ قانون میں کامل احکام در بارہ طریق حصول ایفاء ایسی ڈگریات کے درج ہیں اور نہ ایک نالش بربنائے ڈگری لگان مصدرہ عدالت مال کے چل سکتی ہے (۸) اور نہ ایک نالش ہائیکورٹ میں بربنائے ڈگری عدالت مطالبات خفیفہ کے ہو سکتی ہے (۹) ماسوائے بمبئی کے تاکہ ڈگریدار مدیون کی جائداد غیر منقولہ کے خلاف اجراء کراسکے (۱۰) -

(۱) انڈین اپیلز جلد ۱۱ صفحہ ۵۹ - (۲) کوئینز بنچ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۵۰۸ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۹۶ و بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۳۴ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۷ (۳) نمبر ۱۱۳ سنہ ۹۰ء پنجاب ریکارڈ (مجموعہ ضابطہ دیوانی حکم جبید صفحہ ۱۰۱) - (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۸۶ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۰۵ و جلد ۷ صفحہ ۱۶۴ - (۵) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۳۱ - (۶) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۳۱ - (۷) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱ -
(۸) بنگال لارپورٹ سنہ ۶۳ء صفحہ ۱۸ - (۹) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۹۴ -
(۱۰) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۷ و جلد ۸ صفحہ ۱۲ -

مقدمہ مفصلہ ذیل (۱) میں پہلے مجموعہ کے تابع ولسن صاحب جسٹس نے قرار دیا تہا کہ ایک نالش برنبائے ڈگری ہائیکورٹ اُسی عدالت میں ہوسکتی ہے اسوجہ پر کہ ڈگری غیر موداے رہی ہے اور اُسکی تجدید عام طریق پر کرنا بعد از وقت ہے - مگر اس فیصلہ سے بمبئی ہائیکورٹ نے اختلاف کیا ہے (۲) نیز اُس استقراری ڈگری کی بناء پر نالش قابل قیام قرار دیگئی ہے جسکا اجراء نہو سکتا ہو (۳) مگر جب ایک شخص نے ایک ڈگری استقرار حق حاصل کی ہو جس سے وہ مستلزمہ دادرسی کا مستحق قرار دیا گیا ہو تو وہ پہر اُسی کا دعوے نہیں کرسکتا - بلکہ وہ بذریعہ اجراء چارہ جوئی کرسکتا ہے (۴) کوئی نالش نہیں ہوسکتی جبکہ ڈگری میں حکم دیا گیا ہو کہ فلاں مقدار گذارہ کی فلاں میعاد کے اندر ادا کیجائے کیونکہ ایسی ڈگری کا اجراء اُسیقدر رقم کی نسبت ہوسکتا ہے جو غیر موداے رہی ہو (۵) ایک نالش دیوانی میں برنبائے اُس ڈگری کے قابل قیام قرار دیگئی تہی جو عدالت ایجنٹ سرداران بخلاف پدر مدعا علیہ کے حاصل کیگئی تہی اُسمیں بذریعہ اقساط ادائگی کا حکم دیا گیا تہا اور وہ مدعا علیہ کے باپ کی وفات پر ناقابل اجراء ہو گئی تہی خود مدعا علیہ ایک سردار نتہا (۶) ایک نالش برنبائے اُس ڈگری کے جو دوران غدر میں تلف ہوگئی تہی قابل قیام قرار دیگئی تہی بنائے دعوے تاریخ صدور ڈگری پر پیدا شدہ سمجہا گیا تہا (۷) مگر ایک مابعد مقدمہ میں اس سے تمیز کر کے قرار دیا گیا تہا کہ مدعی بعد تلفی کاغذات کے ڈگری کو ثابت کر کے اُسکا اجراء کرا سکتا تہا - مگر ایسا کرنے سے قاصر رہنے کی صورت میں وہ اُسی بنا پر دوسرا دعوے نکر سکتا تہا (۸) مگر ایک نالش کی اجازت نہ دیجانی چاہیئے جبکہ مسل بعد صدور فیصلہ اپیل کے یا اُس سے پہلے تلف ہوئی ہو (۹) ایک نالش برنبائے ایسی ڈگری کے

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۷ - (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۳۳ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۱۶ و رپورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۱ صفحہ ۵۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۱۹ و جلد ۷ صفحہ ۸۰ و جلد ۷ صفحہ ۳۰۸ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۶۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۲۹۶ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۲۴ (۵) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۳۸۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۸۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۳۹ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۹۳ (۷) ویکلی رپورٹر سنہ ۱۸۶۶ء صفحہ ۳۰۱ - (۸) ویکلی رپورٹر سنہ ۱۸۶۴ء صفحہ ۳۷۸ - (۹) ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۲۷۶ -

چل نہیں سکتی جبتکہ اجراء زائد المیعاد ہو (۱) جب مدعی نے ایک ڈگری حاصل کرکے خود اپنی غفلت سے استحقاق اجراء زائل کردیا ہو تو وہ اپنی پہلی حیثیت حاصل کرکے جدید نالش نہیں کرسکتا (۲)

ایک ڈگری یا تجویز جایز سمجھی جانی چاہئے الا جبکہ وہ منسوخ یا مسترد کیگئی ہو اسلئے اس روپیہ کے واپس دلایانے کیواسطے دعوے چل نہیں سکتا جو بعلت اجراء ایک ڈگری کے وصول کیا گیا ہو درصورتیکہ وہ ڈگری بحال ہو (۳) اور اگر زر واجب الادا برئے ڈگری سے زیادہ وصول کیا گیا ہو تو زیادتی کا روپیہ مدیون صرف کارروائیات اجراء میں واپس لے سکتا ہے نہ کہ بذریعہ جداگانہ نالش کے (۴)- مگر جب ایک ڈگری منسوخ یا مسترد کیگئی ہو تو وہ روپیہ جو اُس کے ماتحت وصول کیا گیا ہو بذریعہ سرسری طریق کے اور بذریعہ نالش کے بھی وصول ہوسکتا ہے (۵) اور دفعہ ۴۷ مجموعہ کی جو صرف موجود ڈگری سے متعلق ہے ایسی نالش کی مانع نہیں ہے (۶) اس دفعہ کا اطلاق اُسیوقت ختم ہوجاتا ہے جونہی کہ ڈگری کا ایفاء بذریعہ ادائگی ہوجائے (۷) روپیہ کا سود (۸) اور واصلات اراضی (۹) جو اجراء میں وصول کیئے گئے ہوں اور واپس لئے گئے ہوں اس عرصہ کے واسطے دلائے جاسکتے ہیں جبتک کہ شخص مستحق اُس روپیہ یا اراضی سے محروم رکھا گیا ہو -+

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۷ و دیکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۹۹ مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۵۴ و دیکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۲۱۴ رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی جلد ۲ صفحہ ۳۸۲ و جلد ۳ صفحہ ۶۲ و دیکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۲۰۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۷ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۰۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۳۳۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۶۶ - (۳) بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۱۴ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۸۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۶۱ - (۵) مورز انڈین اپیلز جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۰ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۳۳۰ - (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۳۲۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۷۰ (۷) دیکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۷۰۸ -

(۸) ؍؍ ؍؍ ؍؍ مدراس جلد ۹ صفحہ ۵۰۶ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۲۴

(۹) ؍؍ ؍؍ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۴۸۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۱ -

نالش تمام کارروائیات جنکا نتیجہ ڈگری ہو نالش ہیں اور جنہیں تنازعات کا فیصلہ ہوتا ہو (۱) اور اُنکو بموجب مجموعہ ضابطہ دیوانی یا کسی اور قانون نافذ الوقت کے نالش سے موسوم کیا گیا ہے (۲) مگر لازم ہے کہ اسکی ابتداء عرضید عوے سے ہو یا کسی اور طرح جیسا کہ مقرر کر دیا جاوے (۳) نیز ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۹ ضمن (۲) مجموعہ ہذا تحت عنوان "نالش" نالش از قسم دیوانی کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۳ صفحہ ۸۷ تحت عنوان "رسوم مذہبی" زیر دفعہ ہذا۔

جو صریحاً یا معناً ممنوع السماعت ہوں الفاظ "صریحاً یا معناً" جدید ایزاد کئے گئے ہیں۔ پُرانے ضابطہ کے بموجب بھی اگرچہ دفعہ ہذا میں یہ الفاظ واقعہ نہ تھے یہی منشا رہتا کہ ممانعت صریح ہو جیسا کہ دفعہ ۳۹ ایکٹ نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۶۵ء و دفعہ ۱۴ - ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۰ء میں محکوم ہے اور اسلئے ایک ہی وقت میں کسی اور چارہ جوئی کا حاصل ہونا مانع نالش نہ تھا (۴) قوانین متعلق اختیار سماعت عدالتہائے کی تعبیر جہانتک کہ ممکن ہو ایسی کرنی چاہئیے جس سے کہ حقوق اور ذمہ واری ہائے کا طے ہونا معمولی عدالتوں سے اگزکٹو عہدہ داراں کے پاس منتقل نہو جاوے (۵) عدالت دیوانی کا اختیار سماعت جاتا نہیں رہتا الا اُس صورت میں کہ کل نالش کا مسموع کیا جانا جیسی کہ وہ دائر کیگئی ہو ممنوع نہ ہو جاوے (۶) نہایت اہم قیود عام عدالت ہائے دیوانی کے اختیار سماعت دربارہ نالشات دیوانی پر بیرد سے ایکٹ ہائے متعلق مالگذاری یا لگان اراضیات مشخصہ مطالبہ سرکار کے عائد کیگئی ہیں اور احکام ایکٹ ہائے مذکور مختلف صوبجات کے لئے مختلف ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہوں دفعات ۹۳ و ۹۵ و ۲۴۱ - ایکٹ قبضہ اراضی آگرہ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۱ء و دفعہ ۱۵۸ - ایکٹ مالگذاری اراضی پنجاب (نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۸۷ء) و دفعات ۷۶ و ۷۷ - ایکٹ مزارعان پنجاب نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۸۷ء و دفعات ۴ و ۵ - ایکٹ اختیار سماعت مالگذاری بمبئی (نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۷۶ء) و دفعہ ۹ - ایکٹ متعلق اسٹیٹ ہائے ماخوذہ دار سندھ ۱۸۸۱ء۔

اسی طرح کے اصول کی بنا پر مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۴۳ میں حکم دیا گیا ہے کہ کسی حکم صادرہ مجسٹریٹ زیر دفعہ مذکور پر عدالت دیوانی میں اعتراض نکیا جاویگا گو کہ دفعہ مذکور کے متعلق قرار دیا جا چکا ہے کہ دفعہ مذکور مانع ایسی نالش کی نہوگی جو کسی شخص کے بلا شراکت غیری استحقاق

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۵۰۰ - (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۹۴۸ -
(۳) دفعہ ۲۶ مجموعہ ہذا - و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۶ - (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۶۴۴ و ۶۴۸ - (۵) مقدمات پریوی کونسل جلد ۶ صفحہ ۳۸ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۱۰

متعلق کسی اراضی کے استقرار کے لئے دائر کیجا دے جس کو کہ مجسٹریٹ نے سرکاری شارع عام قرار دیا ہو یا سمجھا ہو (۱) بعض صورتوں میں امتناع انتظامی ضروریات یا عملی سہولیت کی غرض سے عاید کیا گیا ہے مثلاً ملاحظہ ہو ایکٹ میونسپلٹی ہائے پنجاب مصدرہ سنہ ۱۹۱۱ء و دفعات ۱۰۱ و ۲۶۲ - ایکٹ میونسپلٹی ہائے ضلع مدراس - بعض صورتوں میں امتناع عارضی قسم کا ہوتا ہے جیسا کہ بصورت ایکٹ پنشن مصدرہ سنہ ۱۸۷۱ء (۲) چنانچہ دعوے درباره تقسیم پولیٹیکل پنشن (۳) دعوے درباره استقرار اس امر کے کہ کوئی شخص اندرون مراد بمبئی ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۷۴ء بطور افسر موروثی کام کرنیکے لائق ہے (۴) اور درباره استقرار اس امر کے کہ مدعی مہار کی وطن میں حصہ دار ہے (۵) دعوے موروثی قسم کا جو معاملہ زمین کے عطیہ کے متعلق ہو (۶) دعوے درباره واپسی قبضہ اراضیات انعامی از گورنمنٹ معہ زر لقایا (۷) یا واپسی جاگیر ضبط شدہ (۸) نیز ملاحظہ ہوں انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۱۳۴ و نمبر ۳ سنہ ۱۸۹۵ء و نمبر ۲۵ سنہ ۱۹۰۰ء و نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۷۶ء و نمبر ۱۷ و ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ دعاوی زیر دفعات ۲۰ و ۲۱ و ۲۳ و ۲۴ - ایکٹ نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۷۱ء نیز ملاحظہ ہوں نمبر ۱۰۷ و ۱۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ دعاوی متعلقہ ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۱ء معابد و نمبر ۲ سنہ ۱۸۹۶ء دعوے درباره اس امر کے پرو بیٹ کیوں عطا کیا گیا ہے (۹) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۶۰ - عدالت دیوانی میں ممنوع السماعت ہے نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۵۳ - ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۴ء حصول اراضی و دفعات ۲۴ و ۳۴ - ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۶۱ء ایکٹ نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۷۶ء مالگذاری اودھ و ایکٹ نمبر ۲۲ سنہ ۱۸۸۶ء لگان اودھ و دفعہ ۱۴۲ - مجموعہ ضابطہ فوجداری -

لیکن دعوے واسطے حوالگی پسر نابالغ منجانب ایک ہندو باپ کے (۱۰) دعوے انفساخ شراکت زیر دفعہ ۶۵ - ایکٹ معاہدہ ہند (۱۱) دعوے واسطے نان و نفقہ ایک طفل کے باوجودیکہ

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۱۴ فل بنچ منسوخی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۶ (۲) ملاحظہ ہوں دفعات ۴ و ۶ و ۷ و ۹ - ایکٹ مذکور و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۴۴ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۴۳ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۴ - (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۱۸۶ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۰۹ (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۲۳ - (۸) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۹۰ - (۹) شمال مغربی ہائیکورٹ رپورٹ صفحہ ۲۶ - (۱۰) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۳ - (۱۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۲۷ -

مجسٹریٹ نے نان ونفقہ کے متعلق حکم دینے سے انکار کیا ہو (۱) دعوے واسطے منسوخی ایک ڈگری مصدرہ دیگر عدالت باختیارات مساوی کے بربنائے وجہ فریب کے (۲) عدالت دیوانی میں ہوسکیگا -

سابقہ دفعہ ۱۱ - ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء میں صرف ان امتناعات کو لیا گیا تھا جو کہ بڑے خاص ایکٹ ہائے کے عائد ہے - لیکن بعض ایسی صورتیں بھی ہیں جن میں بربنائے عام اصول کہا ہے قانون کے نالش دایر کرنیکی اجازت نہیں دیگئی - اسی واسطے اب دفعہ ہذا میں امتناع معنًا کو بھی لیا گیا ہے - کیونکہ امتناع بذریعہ تفہیم یعنی معنًا بھی اختیار سماعت عدالت کو خارج کردیتا ہے (۳) بعض صورتوں میں نالش کی اسواسطے اجازت نہیں دیگئی کہ وہاں کوئی اصلی استحقاق نہیں ہوتا جو کہ بنائے دعوے کو پیدا کرسکے کیونکہ ایسے حقوق بوجہ کسی قاعدہ قانونی یا کامن لا یا کسی اصول مصلحت عامہ یا اخلاق کے تسلیم نہیں کئے گئے - چنانچہ شوارع عام کے لئے خاص ضابطہ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں مہیا کیا گیا ہے اور نالش واسطے ردکئے شارع عام کے دایر نہ ہوسکیگی اِلّا اسصورت میں کہ مدعی کو کوئی خاص ہرجانہ پہنچا ہو - مگر امر باعث تکلیف عام کے متعلق ملاحظہ ہو دفعہ ۹۱ مجموعہ ہذا - بعض نالشات بوجہ اخلاق عام کے ممنوع ہیں اور عدالت کو ایسے معاہدات جو پبلک کے فایدہ کے خلاف اور مضر ہوں نافذ کرنے چاہئیں - نہ کہ اسوجہ پر کہ نالش دیوانی نوعیت کی نہیں ہے یا کہ عدالت ہائے دیوانی کے اختیار سماعت میں جو اُسکو اُسپر حاصل ہے نقص ہے -

معاہدات خلاف قانون جو روپیہ کسی معاہدہ خلاف قانون کے بموجب ادا کیا جاوے اُس کے لئے دعوے نہیں ہوسکتا (۴) لیکن ملاحظہ ہو نمبر ۶ ۱۸۹۵ء دنمبر ۹۶ ۱۸۹۶ء - ایسے پرامیسری نوٹ پر دعوے نہیں ہوسکتا جو مدعی کو بطور معاوضہ اس امر کے دیا جائے کہ مدعا علیہ کے دیوالیہ کے طور پر رہا ہوجانیکی مخالفت نکرے - اور باقی قرضخواہان کے مقابلہ میں کوئی خاص فایدہ حاصل کرے (۵) نہ ایسے معاہدہ کے فسخ کے لئے دعوے ہوسکتا ہے جو ایک زمیندار نے بوجہ جبر کے اپنی اراضی سپرد دینے کی بابت کیا ہو (۶) کسی ایسوسی ایشن کے خلاف قانونی

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۹۷۴ - (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۷۶۹ -
(۳) ؍؍ ؍؍ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۶۰۴ - (۴) ؍؍ ؍؍ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۶۲ دنمبر ۹۴ ۱۹۰۶ء
دنمبر ۶ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۴۸۲ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۴۱۶

مقاصد کے پورا کرنیکے لئے جو رہن مکمل ہوا اُسپر دعوے نہیں ہو سکتا (۱) مگر لاٹری کے متعلق ملاحظہ ہوں انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۶۰ - اور چندہ بذریعہ اقساط میعاد مقررہ کے لئے انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۲۱۲ - حسابات کے متعلق ملاحظہ ہوں انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۷۵۴ و جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۷ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۱۳ - اور تصفیہ حساب و کتاب کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۶۹ و ۸۹۴ و ۶۵۴ و و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۵۶۴ و جلد ۵ صفحہ ۲۳۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۵۸۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۷ و جلد ۲ صفحہ ۲۵۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۹۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ ۴ صفحہ ۹۳۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۲۷ - معاہدہ جو زیر دفعہ ۲۳ - ایکٹ معاہدہ نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۲ء ممنوع ہو اُس کے لئے دعوے نہیں ہو سکتا ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۶۲۲ و دفعہ مذکورہ روپیہ جو کسی خلاف قانون تجارت کے لئے قرض دیا گیا ہو اُس کے لئے بھی دعوے نہیں ہو سکتا (۲) نسبت شکمی ٹھیکہ کے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۶۲۶ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۰۷ - دیگر معاہدات کیلئے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۹۰۲ و جلد ۳ صفحہ ۸۰۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۶۳۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۵۱۱ و ۸۰۸ و نمبر ۱۳۵ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۵۶۶ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۸۹ - جو ٹیکس کسی ایکٹ کی رو سے ممنوع ہو اگر ادا کر دیا جائے تو اُس کی بابت بھی دعوے نہیں ہو سکتا (۳)

معاہدہ خلاف اخلاق

ایسے اقرارنامہ پر جس کے رو سے دانستہ مکان کسبیوں کو اُن کے پیشہ چلانے کیلئے دیا جائے اُس کے کرایہ کی بابت دعوے نہیں ہو سکتا (۴) خواہ اُس پیشہ کی ممانعت بروئے قانون اہل ہنود نہ ہو (۵) مگر ملاحظہ ہو نمبر ۲ سنہ ۱۸۹۶ء و نمبر ۲ سنہ ۱۸۷۸ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۵ - اور نہ ایسے قرضہ کے لئے دعوے ہو سکیگا جو اس قرار پر

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۲۰۰ - (۲) بمبئی لا رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۶۴ -
(۳) " " بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۹۶ - (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۵۴۴ و نمبر ۶۵ سنہ ۱۹۰۰ء و نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ - (۵) مدراس ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۵۶ -

دیا جائے کہ طلاق حاصل کرکے عورت قرض دینے والے سے نکاح کریگی (۱) یا آئندہ عورت اُس کے ساتھ بلا نکاح رہیگی (۲) ضامن جسکو اصل کے عدالت میں حاضر نہ ہوسکنے کی وجہ سے ضمانت کا روپیہ وصول کرلیا گیا ہو اُس روپیہ کی بابت اصل کے نام نالش نہیں کرسکتا خواہ اصل کی طرف سے کوئی ایسا معاہدہ ہوچکا ہو (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۷۵ - اگر روپیہ کسی خلاف تہذیب یا اخلاق غرض کے لئے دیا گیا ہو تو اسکی بابت بھی دعوے نہیں ہوسکتا (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۷ و جلد ۶ صفحہ ۳۱۳ کسی ہندو کو بیوی حاصل کرنے میں امداد دینے کے عوض انعام حاصل کرنیکا معاہدہ بھی قابل نالش نہیں (۵) کسبی خانہ میں استعمال کئے جانے کے لئے کسی شئے کا کسبی کے ہاتھ فروخت کرنا یا کرایہ پر دینا اُسکی قیمت یا کرایہ کی بابت دعوے کرنیکا مانع ہے کیونکہ یہ معاہدہ خلاف اخلاق قرار دیا گیا ہے (۶) مالک کسبی خانہ کو کسبی کا پیشہ کرنیکی غرض سے اقرار نامہ لکھدینا بھی خلاف اخلاق و تہذیب ہے اسلئے اسکی بنا پر دعوے نہیں ہوسکتا (۷) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۲۶ سنہ ۱۸۷۶ء و نمبر ۴۴ سنہ ۱۸۷۶ء پنجاب ریکارڈ - رشوت دینے کے معاہدہ پر دعوے نہیں ہوسکتا (۸) معاہدہ خلاف مصلحت عامہ کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۲۲ و نمبر ۱۵ سنہ ۱۹۰۱ء و نمبر ۸۶ سنہ ۱۸۹۳ء و نمبر ۶۹ سنہ ۱۹۰۲ء و نمبر ۱۱۱ سنہ ۱۸۹۴ء و نمبر ۱۱۶ سنہ ۱۸۸۸ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۶۵ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۵۴ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۲۶ و ۱۳۱ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۲ و ۵۰ و دفعہ ۲۳ - ایکٹ معاہدہ نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۲ء -

ایسے اقرار پر بھی دعوے نہو سکیگا جس کے رو سے کسی شخص کو اپنی جائز کاروبار یا تجارت یا پیشہ سے ممنوع کیا گیا ہو (۹) لیکن ملاحظہ ہو تمثیل (ب) دفعہ ۲۷ - ایکٹ معاہدہ نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۲ء نہ ایسے اقرار پر کہ کسی تجارت میں سوائے مدعا علیہ کے ہمقوم کے اور کسی سے مدد لیجاویگی (۱۰) اور نہ کسی دیوانی مقدمہ میں مدعا علیہ کی طرف سے شہادت دینے کے لئے روپیہ حاصل کرنیکے

(۱) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۲ و نمبر ۳۳ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ (۲) چانسری ڈویژن جلد ۲۶ صفحہ ۲۵۴ (۳) نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ (۴) نمبر ۲۸ سنہ ۱۸۹۹ء و نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ - (۵) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۲۹ و نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ (۶) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۲ (۷) نمبر ۴ سنہ ۱۸۶۷ء پنجاب ریکارڈ (۸) کوئینز بنچ ڈویژن جلد ۳ صفحہ ۵۵ - (۹) بنگال لاء رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۴۶ و نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۲ء و دفعہ ۲۷ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء (۱۰) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۴۴

اقرار پر (۱) مگر دعوے ہو سکیگا ایسے روپیہ کے دلا پانے کیلئے جو جوا کھیلنے کیلئے قرض دیا گیا ہو بشرطیکہ جوا کھیلنا اُس مقام میں قانوناً ممنوع نہ ہو (۲) یا جبکہ معنوی معاہدہ کسی روپیہ کے ادا کرنیکے لئے کیا گیا ہو بلا تعلق کسی ضمانت کے جو قرضہ دینے کے لئے دیجا سکتی ہے (۳) یا جبکہ عہود متقابل ہوں خواہ مدعی نے اپنے عرضیدعوے میں یہ ظاہر نہ کیا ہو کہ جن عہود کی تعمیل اُس کے ذمہ ہے وہ بجا لانیکو تیار ہے (۴) ایسی قرارداد بھی لزوماً ناجائز نہیں ہے جس کے رو سے دو یا زیادہ اشخاص آپسمیں عہد کرلیں کہ نیلام پر وہ ایک دوسرے کے خلاف بولی نہ دینگے (۵)

شادی | شادی کے بدل کے لئے ہندوؤں میں (۶) استقرار اسی امر کے لئے کہ فلاں شادی ناجائز ہے (۷) واسطے طلاق کے (۸) حکم امتناعی کے لئے کہ والدین مدعی کے سوا دوسرے اپنی لڑکی کی شادی نہ کریں (۹) مسلمانوں میں پہلی بیوی سے ایسے معاہدہ کے نقض کے لئے کہ مدعا علیہ دوسری بیوی نہ کریگا (۱۰) مقدمہ ہو سکتا ہے - مگر جبکہ فریقین کی شادی حسب قانون اہل ہنود ہو چکی ہو تو فسخ شادی کے لئے دعوے زیر ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۸۶۹ء (۱۱) نہیں ہو گا -

ایسے معاہدہ پر دعوے نہیں ہو سکتا جو ایک باپ روپیہ کے عوض لڑکے یا لڑکی کی شادی کر دینے کیلئے کرے (۱۲) ہندوؤں میں ایسے اقرار پر دعوے نہیں ہو سکتا کہ فلاں واقعہ کے پیش آنے پر شادی منسوخ ہو جائیگی (۱۳) شادی کے معاہدہ کی تعمیل مخصوص کے لئے بھی دعوے نہیں ہو سکتا (۱۴) لیکن ہندو عورت ولی دختر خورد سال کے خلاف دیوانی میں دعوے کر سکتی ہے کہ اُسکی لڑکی کی شادی ہمراہ مدعا علیہ کے کالعدم تھی (۱۵) نابالغ کی کسی بدل کے مقابل شادی کر دینا ایک معاہدہ کالعدم ہے (۱۶) مگر ولی کے خلاف ہرجانہ کا دعوے ہو سکتا ہے (۱۷) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۸۹ء

(۱) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۷ - (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۰۱ - (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۱۵۸ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۶۴۵ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۳۴۲ (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۸۳ - (۷) بنگال لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۴۳ - (۸) بنگال لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۴۴ (۹) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۳۱۶ - (۱۰) فلٹن صفحہ ۳۶۱ - (۱۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۳۵ (۱۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۶۵۰ (۱۳) بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۲۹ (۱۴) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۴۲ - (۱۵) ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۱۳۲ و بنگال لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۹ - (۱۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۲۶ - (۱۷) نمبر ۵۰ سنہ ۱۹۰۳ء پنجاب ریکارڈ -

و نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۸۱ء و نمبر ۱۱۲ سنہ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ - معاہدہ ناطہ قبل از ولادت دختر کے نہیں ہوسکتا (۱) مگر عہد شکنی کے ہرجانہ کا دعوے ہوسکیگا (۲)

تبنیت ہندو بیوہ کو متبنے کرنیکے واسطے مجبور کرنیکی نالش نہیں ہوسکتی (۳)

کارروائی ہائے فوجداری ایسے معاہدہ پر جسکا مقصود کسی پولیس افسر کو قتل کرکے اسکی حراست سے کسی بدمعاش کو چھوڑا لینا ہو (۴) یا کوئی مقدمہ ملیامیٹ کرنا ہو اس غرض سے کہ کوئی فوجداری کارروائی دب دبا جائے (۵) دعوے نہیں ہوسکتا - مگر یہ صورت ان حالات میں نہیں ہے کہ مقدمہ قابل راضی نامہ ہو اور مجسٹریٹ نے راضی نامہ کرنیکی اجازت دیدی ہو (۶) یا ممالک غیر میں ایسے فوجداری استغاثہ میں راضی نامہ کیا گیا ہو - جو استغاثہ ممالک غیر میں ہی کسی جرم کے سرزد ہونیکے باعث پیدا ہوا ہو - اور بموجب قوانین اسی ملک کے راضی نامہ کی اجازت ہو (۷) ایک قابل راضینامہ جرم میں استغاثہ سے باز رکھنے کے لئے اگر مدعا علیہ اراضیات کا قبالہ لکھدے تو ایسا معاہدہ نہ خلاف قانون ہے اور نہ خلاف مصلحت عامہ اور اس کی تعمیل کرائی جاسکتی ہے (۸) لیکن اگر جرم ناقابل راضی نامہ ہو تو معاہدہ کالعدم ہوگا (۹)

حبوب اگر معاہدہ ایسے حبوب نا ئیدا زجمع ادا کرنیکے لئے کیا گیا ہو جو قانونا بند کئے جاچکے ہیں تو اسپر دعوے نہ ہوسکیگا (۱۰) مگر ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۹۸۰ و جلد ۲۶ صفحہ ۶۱۱ - اور اس کے خلاف انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۱۳۱ و جلد ۱۰ صفحہ ۷۲۶ و دفعہ ۴ ۷ - ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۵ء - مگر حبوب کے قابل ادا ہونیکے لئے استقرار کا دعوے ایک زمیندار کرسکتا ہے (۱۱) ایسی رقم کے دلا پانے کیلئے دعوے ہوسکتا ہے جو ناجائز طور پر محصول کے نام سے وصول کرلی گئی ہو (۱۲) ہاٹ کے ایام میں پان بیچنے کی بابت جو قانونی حبوب پیدا ہوتے ہیں انکیلئے دیوانی

---

(۱) نمبر ۶۰ سنہ ۱۸۶۶ء پنجاب ریکارڈ (۲) نمبر ۴۱ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ - (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۱۲۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۸۸ (۴) بنگال لا رپورٹ جلد ۹ ضمیمہ ۳۸ - (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۴۸ و مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۸۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۴ - (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۲۴ (۷) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۴ (۸) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۳ صفحہ ۵ - (۹) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۸۹ و نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ - (۱۰) صدر دیوانی عدالت جلد ۷ صفحہ ۱۶۶ و بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۴ و ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۴۸۴ (۱۱) الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۵۴ (۱۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۶۲

عدالت میں دعوے ہو سکتا ہے مگر ایسے جھوٹ کے لئے دعوے نہیں ہو سکتا جو گورنمنٹ کی عام یا خاص منظوری سے درج کاغذات نہ ہو چکے ہوں (۱)

چمپرٹی اور مین ٹی ننس ان معاہدات پر دعوے نہیں ہو سکتا جو انگریزی قانون میں چمپرٹی اور مین ٹی ننس کے نام سے مشہور ہیں (۲) مین ٹی ننس سے مراد ہے مقدمہ کی پیروی یا جوابدہی کے لئے روپیہ یا سامان سے کسی فریق مقدمہ کو مدد دینا حالانکہ مدد دینے والے کو اس سے کوئی تعلق نہو۔ اور نیت یہ ہو کہ ایسے معاملہ سے مدد دینے والے کو کوئی مالی فایدہ ناجایز طور پر پہونچے یا تنازعات بڑہیں۔ اور خاندان تباہ ہوں (۳) ان معاملات پر سندی فیصلہ ویکلی رپورٹ جلد ۲۰ صفحہ ۴۴۶ و جلد ۳ صفحہ ۲۲۶ ۔ قابل ملاحظہ ہیں کسی نالش کو قایم رکھنے کے لئے روپیہ بہم پہونچانیکا اقرار العوض لینے حصہ منافعہ مقدمہ کے اگر وصول ہو جائے جس کے رو سے یہ قرار پایا ہو کہ عملاً تمام یا بہت کثیر حصہ منافع کا مددگار کو ملے اور صرف ایک معین خفیف رقم مدعی برائے نام کو دیجائے اور مدعی یہ بھی ذمہ کر لیوے کہ نالش میں راضینامہ نہیں کریگا چمپرٹی کی حد تک پہونچتا ہے اور بوجہ خلاف مصلحت عامہ ہونے کے کالعدم ہے (۴) صرف اپنی ضد اور دشمنی کی خاطر ایک تیسرے شخص کے خلاف مقدمہ چلانیکے لئے معاہدہ کرنا خلاف مصلحت عامہ ہے (۵) لیکن نیک نیتی سے کسی مقدمہ کے چلانے کے لئے روپیہ دینے کا عہد کرنا ممنوع نہیں ہے۔ خواہ جایداد اس مقدمہ سے ہاتھ لگنے والی ہو اس میں روپیہ دینے والے کو حصہ دینے کا اقرار بھی ہو (۶) یا اس جایداد کو روپیہ دینے والے کے پاس ٹھیکہ پر دینے کا وعدہ ہو (۷) ایک ہندو بیوہ نے جایداد کا ½ ایک اٹرنی کو ایسے روپیہ کے عوض تفویض کیا جو بیوہ کے گذارہ اور مقدمات کے خرچہ کے لئے ضروری تھا۔ اور باقی ½ انہو اٹرنی کو بعوض ان خدمات اور تکلیف کے تفویض کر دیا جو مفوض الیہ مذکور نے بابتہ مقدمات انجام دیں اور برداشت کیں۔ تجویز ہوا کہ اول الذکر جزو بیوہ کے وارثان پر قابل تعمیل ہے مگر آخر الذکر نہیں۔ اسلئے کہ وہ معاہدہ خلاف ایمان ہے اور اگر چہ وہ نہیں تو بد دیانتی کا معاملہ ضرور ہے (۸)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۹۴ - (۲) موز انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۱۷۰ -

(۳) ,, ,, مدراس جلد ۷ صفحہ ۸۴ و جلد ۱۳ صفحہ ۱۱۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۳۳

(۴) نمبر ۲۶ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ - (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۴۰ - (۶) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۳۵۲ - (۷) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۵۲ - (۸) بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱ -

نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۱ و ۱۲۸ - اٹرنی کی غلط بیانی سے ایک اہل مقدمہ کو اندیشہ ہوا کہ وہ اپنا مقدمہ ہار جائیگا - اور اٹرنی نے ظاہر کیا کہ اسکا ایک زیادہ روپیہ دینے والے موکل سے معاملہ ہوتا ہے اور مدعی کو بعض خطرات کا اندیشہ ہوا - جو اٹرنی جانتا تہا کہ حقیقت میں پیدا نہیں ہوتے - اٹرنی نے جو معاہدہ ایسے حالات میں زیادہ رقم کا کرلیا اُس کی نسبت تجویز ہوا کہ ایسی رقوم نہیں دلائی جاسکتیں اور صرف وہی رقوم دلائی جائینگی جو نیک نیتی سے دیگئی تہیں (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۰۳ -
اگر معاہدہ سے محض نفع و نقصان کی امید ہی ہو - مگر از قسم چمپرٹی نہو تو وہ خلاف مصلحت عامہ نہیں ہے (۲) چمپرٹی کے متعلق جو قانون انگلستان میں جاری ہے ہندوستان میں اسپر عملدرآمد نہیں ہے - اسلئے ایسے معاہدات جنمیں شئے مدعا بہا میں حصہ مقرر ہو محض اسوجہ سے خلاف مصلحت عامہ نہیں ہیں کہ مدعا علیہ نے اس شئے میں حصہ دینا منظور کیا ہوا ہے -
البتہ اگر معاہدہ بجبر حاصل کیا گیا ہو یا اور طور پر غیر منصفانہ ہو تو اُسکی تعمیل نہ کرائیجائیگی - مگر اس صورت میں بھی جائز اخراجات کا معاوضہ دلایا جائیگا - (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۳۴۴ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۵۲ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۱۳۰ جسمیں یہ تجویز ہوا ہے کہ محض خیالی مفاد کا معاہدہ سے فتح ہونا اُسکو معاہدہ چمپرٹی کی حد تک نہیں پہونچاتا - اگر انتقال جائداد محض مقدمہ بڑہانیکی خاطر کیا جائے تو دعوے نہ چل سکیگا (۴)

ثالثی | فیصلہ ثالثی کی تعمیل کرانے کے لئے مقدمہ ہو سکتا ہے جبکہ تقرر ثالثان بغیر حکم عدالت عمل میں آیا ہو (۵) لیکن ملاحظہ ہو نمبر ۱۳ سنہ ۱۹۰۸ء پنجاب ریکارڈ تحت عنوان "نالش بربنائے فیصلہ یا ڈگری" زیر دفعہ ہذا -

بے نامی | جبکہ کسی معاہدہ فریبانہ سے وہ فائدہ حاصل کرلیا گیا ہو جس کے لئے معاہدہ کیا گیا تہا تو بعد میں دعوے استقرار اس امر کا نہیں ہو سکتا کہ مدعی نے وہ معاہدہ بطور بینامی مکمل کیا تہا (۶)

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۲۸ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۲۷ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۷۴ - (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۸۴۳ (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۴۰۲ - (۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۴۹ - (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۲۳۱ و جلد ۲۳ صفحہ ۹۶۲ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۷ -

قبرستان ایک گاؤں کے چند مسلمانوں نے قبرستان میں ایک دیوار کھڑی کر دی۔ اسی گاؤں کے دیگر مسلمان جنکو قبرستان کے استعمال کا حق ہمراہ اول الذکر حاصل ہے دعوے کر سکتے ہیں کہ یہ دیوار اٹھائی جائے (۱)

ابواب نہر مالک اُن رقوم کے دلاپانیکے لئے دعوے عدالت دیوانی میں نہیں کر سکتا جو اسکی غلطی سے بطور ابواب نہر وصول کیگئی ہوں (۲)

بردگان ریلوے کمپنی کے برخلاف دعوے ہرجانہ دائر ہو سکتا ہے جبکہ کوئی شخص اس کمپنی کی ریل میں سفر کرتا ہوا مر جائے (۳) بردگان پر نالش ہو سکتی ہے (۴) نیز ملاحظہ ہو ایکٹہائے ذیل:- ایکٹ بردگان نمبر ۳ سنہ ۱۸۶۷ء و انڈین ریلوے ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۰ء و ایکٹ معاہدہ ہند نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۲ء دفعات ۱۵۱ و ۱۵۲ و ۱۶۱ -

ذات ذات بحال کرنے اور ذات بحال کرنیکے اخراجات۔ ہرجانہ اور معاوضہ کیلئے دعوے ہو سکتا ہے (۵) اور ذات میں پھر شامل ہونیکے لئے بھی دعوے ہو سکتا ہے (۶) مگر دعوے نہیں ہو سکیگا کہ ایک ہندو کسی شخص کو اپنی مرضی کے خلاف اپنے گھروں یا اپنی تقریبوں میں شامل کرلے (۷) یا کوئی شخص کسی سماج کا ممبر مقرر کیا جائے جبکہ ادعا یہ ہو کہ باقی ممبروں نے اسکو خارج کر دیا ہے۔ مگر خارج ہونے سے اسکی ذات یا حق استعمال جائیداد پر اثر نہیں پڑا (۸) یا بربنائے رواج یا عمل مستمرہ کے حجام کی بعض خاص خدمات بجالایا کرے (۹) عدالتہائے دیوانی صوبہ بمبئی میں لنگل کوٹ کی قوم منگائیت کا چلودی بننے کیلئے بھی دعوے نہیں ہو سکتا (۱۰) نیز ان عدالتوں میں یہ فیصلہ ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص بطور قوم کا سرغنہ ہونیکے فیس کا مستحق ہے (۱۱) جنازہ کی خیرات میں حصہ نہ ملنے کے لئے ہرجانہ کا دعوے نہیں ہو سکتا (۱۲) مگر ملاحظہ ہو انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۵ و جلد ۱۱ صفحہ ۴۳۵ - عدالت فیصلہ کر سکتی ہے کہ کسی شخص کی ذات سے

(۱) انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۶۹۹ - (۲) انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۵۲۷ (۳) انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۴۶۵ (۴) انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۷۸۶ و جلد ۳۴ صفحہ ۳۹۸ و جلد ۲۴ صفحہ ۳۰۶ و جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۰ و ۱۶۶ و جلد ۷ صفحہ ۳۹۳ و جلد ۸ صفحہ ۶۲۰ و جلد ۹ صفحہ ۵۲۸ و انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۱ و ۳۲۳ و انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۵۴۴ و انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۵۱۹ و انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۴ - (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۹۹ سال (۶) صدر دیوانی عدالت صفحہ ۲۴ - (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۳۲۵ (۸) ویکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۵۷ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۵۹۹ (۹) ویکلی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۳۵۱ - (۱۰) انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۷۴ - (۱۱) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۷ (۱۲) انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۲۶۱

خارج کیا جانا اس بنا پر کہ اسنے اس ذات کے قاعدہ کو توڑا ہے جائز ہے یا ناجائز (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴۹۵ - حقوق و مراعات متعلقہ ذات کے نفاذ کے لئے - اور نیز امتناع اس امر کے لئے کہ مدعا علیہ دیگر برادری کو مدعی کے ساتھ برادری کا سلوک کرنے سے باز رکھتا ہے دعوے نہیں ہو سکتا - کیونکہ اس سے کوئی بنائے دعوے پیدا نہیں ہوتی (۲) لیکن عدالت دیوانی اسبارہ میں تحقیقات کر سکتی ہے کہ آیا ایک شخص کو قوم سے خارج کر دینے کا فتوے جائز ہے یا ناجائز اور جو شخص اس فتوے کی بنا پر مدعا علیہ کو ان حقوق اور مراعات سے محروم کرنا چاہتا ہے اسکو لازم ہے کہ فتوے کی نسبت ثابت کرے کہ اسکے لئے کافی وجہ موجود تھیں - اور بعد تحقیقات منصفانہ وہ فتوے دیا گیا ہے (۳) مگر جبکہ کل ذات نے ایک شخص کو اپنے میں سے خارج کر دیا - بشرطیکہ یہ کارروائی انہوں نے نیک نیتی سے کی - اور بموجب رواج ذات اسمیں عمل کیا - تو پھر عدالت دیوانی کو مداخلت کا حق نہیں ہے (۴) اگر بطور قوم کے پیشوا ہونیکے قوم کی رسم و رواج کے متعلق کوئی شخص فیصلہ کرنیکا اختیار رکھتا ہے (۵)

شادی کا خرچ ادا کرکے طلاق لینا اور عورت مطلقہ سے نکاح کرنا ان قوموں میں جنمیں ایسا دستور ہے کوئی معاہدہ خلاف تہذیب نہیں (۶)

معاوضہ | مندرجہ ذیل معاملات میں ہرجانہ یا معاوضہ کا دعوے نہیں ہو سکتا - دعوت قبول کرکے اسمیں نہ جانا اس قدر خوراک کی قیمت کے لئے جو بوجہ ایسے شخص کے ناحاضر ہونے کے بچ رہے (۷) جائیداد کا بوجہ مشترکہ مالکان میں سے ایک کا مالگذاری سرکار ادا نہ کرنا (۸) یا بوجہ عدم تعمیل حکم امتناعی کے جسکے لئے مدعی کو صیغہ اجرا میں چارہ جوئی حاصل ہو (۹) صورت ہائے ذیل میں دعوے ہو سکتا ہے :- جانوروں کو خلاف قانون پکڑ لینے کے لئے (۱۰)

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۳۳ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۱۵ - (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۱۲۲ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۱۳ - (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۲۲۲ - (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۴۷۹ - (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۲۳ صفحہ ۴۱۷ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۶۴ -

(۹) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۹۰ - (۱۰) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۱۵۹ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۱۹ -

کسی ہندو باپ کی لڑکی کے اغوا کر لینے پر باپ کی خدمات کا منقطع ہو جانا (۱) گواہ کا حاضر عدالت سے پہلو تہی کرنا جبکہ اس کی غیر حاضری کے باعث مدعی کو ہرجانہ ادا کرنا پڑا ہو (۲) مگر شرط یہ ہے کہ گواہ پر سمن کی تعمیل اصالتاً ہوئی ہو (۳)

حصہ رسدی | دعوے دایر ہو سکتا ہے منجملہ یکے از حصہ داران مشترکہ برخلاف دیگر حصہ دار کے جبکہ اول الذکر کل مالگذاری ادا کر دے (۴) یا برخلاف مرتہن کے جسنے بیعبات کرالی ہو (۵) یا منجانب مزارعان کے برخلاف مدیونان کے جبکہ جایداد بوجہ غیر سودی ہونے لگان کے اجراء ڈگری میں نیلام کی گئی ہو (۶) یا منجانب مزارعان درج کاغذات کے برخلاف مزارعان غیر درج شدہ کے جبکہ اول الذکر سے آخر الذکر کا لگان لیا گیا ہو (۷) یا منجانب یکے از مدیونان کے برخلاف دیگر مدیونان کے جبکہ اول الذکر نے ڈگری مشترکہ و منفردہ کا کل روپیہ ادا کیا ہو (۸) یا منجانب ایک حصہ دار کے برخلاف دوسرے کے جبکہ اول ایسی ڈگری کا کل روپیہ ادا کر دیا ہو جو دونوں کے خلاف تھی اور اسمیں درج تہا کہ اگر ایک اپنے حصہ سے زاید روپیہ ادا کرے تو دوسرے سے وصول کرنیکا مستحق ہوگا (۹) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۸۰ -

مگر دعوے نہیں ہو سکتا منجانب ایک مشترکہ خاندان ہنود کے برخلاف دیگر ممبر کے جبتک کہ مدعی اپنے اہتمام کے متعلق حساب کتاب کی صفائی ثابت نکرے (۱۰) یا محض ڈگری پر جبتک کہ اسکا روپیہ ادا نکر دیا جاے (۱۱) یا جب مدعا علیہ ثابت کر دے کہ اگرچہ اسکا نام ڈگری میں تہا مگر اسکو دعوے میں کوئی واقعی اور حقیقی غرض نہ تہی (۱۲)

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۹۷ - (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۰ - (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۲۴ صفحہ ۲۰۷ - (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۷۰ و نمبر ۲۴ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۸۴۴ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۶ صفحہ ۲۱۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۶۸۶ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۲۵۵ (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۲۳ - (۷) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۳ صفحہ ۸۳۴ - (۸) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۱۴ و نمبر ۹۷ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ - (۹) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۳۴ (۱۰) ویکلی رپورٹ جلد ۱۷ صفحہ ۳۳۶ -

(۱۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۷۶ -

(۱۲) ویکلی رپورٹ جلد ۲۰ صفحہ ۲۴۴ -

نہ ایک ضرر رساں فعل کے کرنیوالے کی طرف سے برخلاف دوسرے شخص کے جبکہ اول الذکر یہہ
جانتا ہو کہ اوسنے خلاف قانون کام کیا ہے۔ مگر محض یہ امر کہ وہ فعل خلاف قانون تہا کافی نہوگا (۱)
نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۲۶۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۵۰۳۔
جبکہ مشترکہ خاندان ہنود کے ایک ممبر نے اپنی ذاتی ضمانت پر قرض لیا ہو تو وہ دوسروں پر
اُسوقت حصہ رسدی کے لئے نالش کر سکتا ہے جبکہ وہ رقم مذکور خرچ کر چکا ہو (۲) جائداد
مشترکہ کی مرمت پر جو روپیہ خرچ ہوا ہو اوس کے حصہ برداشت کرنیکے لئے دیگر حصہ داراں
پر دعوے ہو سکتا ہے (۳) جبکہ چند اشخاص ایک قرضہ کا تمسک لکہیں اور مدت معینہ پر اسکی
بجائے صرف ان میں سے ایک تمسک کی تجدید کردے تو دوسرو نپر حصہ رسدی برداشت
کرنیکے لئے دعوے کر سکتا ہے (۴) جبکہ ایک شخص کوئی جائداد بذریعہ ڈگری حاصل کرکے اسکی
مالگذاری و دیگر مطلوب ادا کردے۔ اور ڈگری اپیل میں قایم نرہے۔ اور قبضہ جائداد اُس کے
پاس سے جاتا رہے تو وہ ان اشخاص سے رقوم ادا کردہ دلا پانیکا مستحق ہے جو از روئے جدید
ڈگری اسپر قابض رہے ہیں (۵) یا جبکہ ادائیگی رضامندی سے نہیں کیگئی اور ادا کرنیوالے کی غرض
اس ادائیگی میں شامل ہے تو بہی حصہ رسدی کے لئے دعوے ہو سکتا ہے (۶) حصہ رسدی
کے دعووں میں ذاتی ذمہ داری پیدا ہوتی ہے جائداد پر اسکا اثر نہیں ہوتا (۷)
ایک حصہ دار دوسرے حصہ دارو نپر ایسی رقم کے لئے دعوے کر سکتا ہے جو اُسنے ایسے قرضہ کے
ایفاء میں ادا کی ہو جس سے وہ تمام متمتع ہوئے ہیں (۸) مگر جبکہ ایک مورتی کے متعلق کوئی وقف
یا ٹرسٹ نہیں ہے تو اوس کے متعلق جو اخراجات ادا کئے گئے ہوں ان میں حصہ رسدی اوروں
سے لینے کیلئے دعوے نہیں ہو سکتا (۹) تنازعات ماقبل کی طرف ایسے دعاوی میں رجوع کیا جا سکتا ہے (۱۰)

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۰۷ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۸۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد
جلد ۹ صفحہ ۱۲۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۰ و جلد ۲۴ صفحہ ۳۰۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۳۰۶
(۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۰ و جلد ۵ صفحہ ۳۲۱۔ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۲۵ صفحہ ۱۷۔
(۴) ویکلی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۵۰۲ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۲۔ (۶) انڈین لا رپورٹ
کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۳۰۵ و جلد ۲۶ صفحہ ۸۲۶۔ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۴۰۰
جلد ۲۵ صفحہ ۵۶۵۔ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۶۲ و جلد ۲۶ صفحہ ۲۵۴۔ (۹) ویکلی
رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۹ (۱۰) ؍؍ ؍؍ مدراس جلد ۱ صفحہ ۵۱۔

زر واصلات جو ڈگری میں درج نہ ہوئی مگر کارروائی اجرا میں مدعی سے وصول کیگئی اسکے حصہ رسدی کے لئے دعوے نہیں ہو سکتا۔ اسلئے کہ ڈگری میں اسکی نسبت کوئی حکم نہ تھا (۱) نیز اب ملاحظہ ہو دفعہ ۴۴ مجموعہ ہذا۔

دعاوی رسدی میں فریق مقدمہ وہ تمام اشخاص ہونے چاہئیں جنکی غرض شامل ہو (۲) اور عرضیدعوے میں جس جس قدر کا مطالبہ ہر فریق سے ہو اُس کی تفصیل درج ہونی چاہئے ورنہ عرضیدعوے نامنظور ہوگا (۳) مگر ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۔

حصہ داران مشترک ہندو خاندان مشترکہ کا ممبر جائیداد مشترکہ میں مشترکاً دخیل ہونے کیلئے دعوے کر سکتا ہے (۴) الف و ب دو مشترک مزارعہ ہیں مگر الف اسقدر زمین اس کا شت کرتا ہے جو اسکے حصہ کی ہے اور اسمیں اسطرح کاشت کرتا ہے گویا وہ الگ اسکی ملکیت ہے ب اس حصہ میں دخیل ہونیکے لئے دعوے نہیں کر سکتا جبکہ الف اسکے دخل کا مانع ہو (۵) جہانکہ یکے از حصہ داران مشترکہ اپنے خرچ سے جائیداد مشترکہ پر گھاٹ بنائے بشرطیکہ دوسرے حصہ دار دنکو جائیداد سے بیدخل نہ کردے یا اس کے استفادہ میں مخل نہو تو دیگر حصہ دار اس کے برخلاف ایسا کوئی امتناعی حکم یا حکم دربارہ ہرجانہ یا حساب کتاب کے حاصل نہیں کر سکتے خواہ ان کے استحقاق سے بھی انکاری ہو (۶) دخل کے لئے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۶۲۱ و ۹ ۲۳ – اور ایک شریک کے قبضہ کے برخلاف دیگر شرکایان کے مخالف ہونیکے متعلق ملاحظہ ہو۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۹ صفحہ ۳۲۔

عمارات مشترکہ زمین پر اگر منجملہ مالکان ایک یا چند کوئی مکان بنالیں تو ضرور نہیں ہے کہ وہ گرا دیا جائے مدعی کو ثابت کرنا چاہئے کہ اس سے اُسکو ضرور نقصان پہونچا ہے اور سہو وقت معقول میں اس عمارت کو روکنے کی تدبیر کی تھی۔ یا اُسکو ایسا نقصان پہونچا ہے کہ مقدمہ تقسیم سے اسکی تلافی نہیں ہو سکتی (۷) مگر ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۱۹۰۔

---

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۲۵ صفحہ ۲۶۹ – (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۰ – (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۳۷۳ – (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۶۰ – (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۰ – (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۲۵۳ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد صفحہ ۷۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۶۶ –

لیکن جبکہ ایک شریک مشترکہ زمین پر کوئی عمارت بنائے جو اسکے اپنے حصہ سے متجاوز جگہ پر محیط ہو تو وہ ایسا حکم امتناعی لے سکتا ہے کہ جسقدر عمارت مدعا علیہ کے حصہ زمین سے زائد پر ہے وہ روکی جائے یا اسقدر حصہ گرایا جائے (۱) مگر اجازت باقی حصہ داران کی لینی بھی ضروری ہے خواہ عمارت کے بننے سے اسکا کوئی خاص نقصان نہو (۲)

جبکہ ایک شخص غیر نے ایک مشترکہ زمین پر عمارت بنالی - اور چند کس نے منجملہ مالکان کے اس عمارت کو خرید لیا تو دیگر مالکان دعوے کر سکتے ہیں کہ انکو خریداراں کے شامل حصہ دلایا جاوے (۳)

خرچہ | فوجداری مقدمات کے خرچہ کے لئے دعوے نہیں ہو سکتا البتہ بوجہ ہونے استغاثہ مبنی بر عداوت کے ہرجہ کا دعوے ہو سکتا ہے (۴) یا جبکہ عدالت مجازنے کسی مقدمہ کا خرچہ نہیں دلایا (۵) یا جو خرچہ ایسے مقدمات کی جوابدہی میں برداشت کیا گیا ہو جو بعد مطے عذرداری مقدمات اجرائے ڈگری دائر ہوا ہو (۶) مگر ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۹۱ - جبکہ خرچہ کی ڈگری بحق ایک شخص غیر کے منتقل کیگئی اور اسنے بذریعہ عدالت وہ خرچہ وصول کرلیا - اگر عدالت اپیل میں ڈگری قایم نرہے تو پریوی کونسل نے تجویز کیا جو رقم شخص سابق الذکر وصول کر چکا ہے اس کے لئے دعوے نہیں ہو سکتا (۷) مگر کسی کارروائی زیر دفعہ ۴۸۵ ضابطہ فوجداری میں شہادت کے واسطے حاضر ہونیکے لئے جو اخراجات برداشت کئے گئے ہوں ان کے لئے دعوے ہو سکتا ہے (۸) گواہ اپنے خرچہ کے لئے نالش نہیں کر سکتا کیونکہ ہر ایک عدالت کو ہر ایک کارروائی میں خرچہ دلانیکا اختیار حاصل ہے (۹) نیز بتعلق نالشات خرچہ ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۹۱ -

کورٹ آف وارڈس | ہائیکورٹ کورٹ آف وارڈس کو اس امر سے باز نہیں رکھ سکتا کہ وہ کسی نابالغ کی شادی کہیں کر دے (۱۰)

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۴۳۶ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۱۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۰۸ - (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۳۶ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۶۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۰۰ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۱۸ و جلد ۹ صفحہ ۴۷۴ و نمبر ۳۰ سنہ ۱۸۶۶ء پنجاب ریکارڈ (۶) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۴۴۳ (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۰۸ (۸) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۸ صفحہ ۱۷ (۹) ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۶ مستصواب و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۵۲ و جلد ۹ صفحہ ۷۴ (۱۰) ویکلی رپورٹر متفرق جلد ۵ صفحہ ۱۱

ڈگری | جو امور اجراء ڈگری میں تصفیہ ہونیکے قابل ہوں اُن کے لئے دعوےٰ نہیں ہو سکتا
مثلاً ریسیور مقرر کرنیکے خرچ کے لئے (۱) یا بقایا اُس رقم کے لئے جو از روئے ڈگری مدعی کو
مل چکی ہے (۲) یا ڈگری زر نقد صادرہ خلاف (الف) حاصل کر کے غیر مودیٰ باقی کیلئے (ب)
کے نام نالش کرنا بدیں بیان کہ جائیداد مدیون متوفی کی اُس کے قبضہ میں ہے ایسی صورت
میں (ب) کے برخلاف اجراء کرانا چاہیئے نہ کہ نالش (۳) اجراء کو بوجہ غفلت کے زائد المیعاد
کر دینے سے دعوےٰ نمبری کرنیکا حق پیدا نہیں ہوتا (۴) مگر ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ الہ آباد
جلد ۱۱ صفحہ ۳۸۶ و جلد ۱۳ صفحہ ۷۹ - بیعبات کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۶
صفحہ ۳۴۲ - ڈگری تقسیم کے بعد ڈگری بنا بر استقرار حاصل کرنیکے لئے دعوےٰ نہیں ہو سکتا (۵)
لیکن اگر ڈگری نسبت روپیہ کے برخلاف (الف) کے ہو تو دوسرا دعوےٰ دربارہ اجراء
کرانیکے اوپر جائیداد اُس شخص جو بدست شخص ثالث ہو کیا جا سکتا ہے (۶) یا ڈگری ایسی ہو
کہ اسکا اجراء ناممکن ہو جیسے ممالک غیر کی قطعی ڈگری (۷) یا جبکہ اول مقدمہ میں مدعا علیہ
پر تعمیل نہوئی ہو یا ڈگری محض استقراری ہو (۸) اور جب جزو ڈگری استقراری ہو تو اس جزو کی بابت
دعوےٰ ہو سکتا ہے (۹) لیکن اگر ڈگری محض استقراری نہو تو دوسرا دعوےٰ نہ ہو سکیگا خواہ
ڈگری کے الفاظ کیسے ناقابل تعبیر ہوں (۱۰) نیز ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۱۳۹
لیکن وہ شخص جسنے ڈگری اثبات حق خود حاصل کر لی ہو جس کے رو سے وہ دادرسی مستلزمہ
کا مستحق قرار دیا گیا ہو اُس دادرسی کے لئے پھر نالش نہیں کر سکتا صرف ڈگری کو اجراء
کرا سکتا ہے (۱۱) نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۴۷ مجموعہ ہذا - اگر ڈگری کے رو سے ایک خاص رقم
گذارہ کا باوقات مقررہ ادا کرنیکا حکم ہو تو ہر رقم کی بابت جب واجب الادا ہو صرف

---

(۱) ویکلی رپورٹ ۱۸۶۶ء صفحہ ۲۴۷ - (۲) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۷ - (۳) انڈین اپیلیز جلد ۲۴ صفحہ ۱ (۴) انڈین لاء رپورٹ
الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۸۴ و جلد ۴ صفحہ ۴۰۰ - (اجلاس کامل) و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۲۲۷ و
۳۲۸ (۵) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ ۲۹۱ نیز [illegible] انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۳۲ صفحہ ۲۰۹ و ۲۱۵
و بمبئی لاء رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۹۴ - (۶) لاء رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۵۹ - (۷) چانسری ڈویژن جلد ۴۷ صفحہ ۳۲۴
(۸) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۴۱۲ و جلد ۲ صفحہ ۴۱۶ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۱۹ و جلد ۱۲ صفحہ ۲۹۶
و شمال مغربی ہائیکورٹ رپورٹ صفحہ ۴۵ (۹) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۸ و ۳۰۸ (۱۰) انڈین لاء رپورٹ
مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۸۳ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۱۳۹ - (۱۱) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۲۲۶

اجرا کرایا جاسکتا ہے (۱)
مدعی نے جو ایک جائداد رہن تھی خرید لی۔ اور دعوے کرکے ڈگری حاصل کی مگر اجرا نکرایا بعد میں اس نے انفکاک رہن کا دعوے کیا تجویز ہوا کہ دعوے چل سکتا ہے اگرچہ ڈگری سابق بھی ابھی قائم وموجود ہے (۲) لیکن ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۳۰ (اجلاس کامل) و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۶۷۴ و جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۴ و جلد ۱۳ صفحہ ۵۶۷ و جلد ۱۶ صفحہ ۲۴۲ و ۸۰۴ و جلد ۲۳ صفحہ ۵۹۲ و جلد ۲۶ صفحہ ۶۶۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۱۳۹ و ۱۴۲ و جلد ۲۲ صفحہ ۹۳۱۔
خریدار نیلام کو اختیار ہے کہ خواہ زیر قاعدہ ۹۵ آرڈر ۲۱ مجموعہ ہذا۔ درخواست واسطے حوالگی جائداد خرید کردہ کے کرے خواہ نالش قبضہ کرے (۳) گو درخواست زیر قاعدہ مذکور زائد المیعاد ہو تاہم نالش قبضہ کر سکتا ہے (۴) اگر قبضہ عدالتی مل بھی گیا ہو تاہم نالش قبضہ واقعی کر سکتا ہے (۵) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۳۱ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۵۹۳ و جلد ۱۰ صفحہ ۵۸۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۰۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۸۱ و نمبر ۱۰۳ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ۔
اگر ایک شخص بربنائے اپنے استحقاق مالکانہ کے جائداد مرہونہ کے قبضہ دلاپانیکے لئے نالش کرے اس وجہ پر کہ رہن کا ایفاء ہو چکا ہے اور ایک ڈگری غیر شرطی بابت قبضہ کے حاصل کرے تو وہ پھر قبضہ کی نالش نہیں کر سکتا (۶) وہ روپیہ جو کسی فریق سے بطور روپیہ ڈگری شدہ وصول کیا جائے یا بطور ناجائز وصول کرلیا جائے بذریعہ درخواست بحضور عدالت اجراء کنندہ ڈگری وصول ہوگا نہ بذریعہ نالش دیوانی کے (۷) یا محض بذریعہ نالش دیوانی (۸)

---

(۱) مدراس ہائیکورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۸۳۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۶۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۴ منسوخی انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۰۲ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۴۶ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۵۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۰۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۶۰۲ و نمبر ۱۴ و نمبر ۹۰ سنہ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ۔ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۶۳۴۔ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۶۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۵۳۰ و جلد ۲۴ صفحہ ۱۵ و جلد ۱۸ صفحہ ۵۲۰۔ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۴ (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۶۱ و جلد ۴ صفحہ ۳۲ (۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۷۰۔

یا بذریعہ نالش یا بذریعہ درخواست بصیغہ اجرائے ڈگری (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لار پورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۴۳ و انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۰۸ - لیکن اگر بیرون انصرام عدالت زر ڈگری وصول کرکے ڈگریدار مجرانہ دے تو اسکی بابت دعوے ہوسکتا ہے (۲)

نالش بربنائے فیصلہ یا ڈگری

بادی النظر میں ہر عدالت مجاز سماعت کے فیصلہ کی بنا پر نالش ہوسکتی ہے الا اس صورت میں کہ حق ابجاع نالش صراحتاً یا مفہوماً لے لیا گیا ہو (۳) فیصلہ پر ایک قانونی ذمہ داری اسکی بجا آوری کی پیدا ہوجاتی ہے بربنا جس کے نالش ہوسکتی ہے چنانچہ جس حال میں کہ ایک سپردگی بہ ثالثی کی گئی ہو اور فیصلہ ثالثی دیا گیا ہو تو فریقین ثالثی اصل بنائے دعوے پر نالش نہیں کر سکتے (۴) ریاست دیسی کے فیصلہ کی بنا پر نالش ہوسکتی ہے (۵) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۹ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ - ہائیکورٹ کی ڈگری پر کلکتہ میں (۶) اور مدراس میں (۷) دعوے ہوسکتا ہے لیکن بمبئی میں نہیں (۸) عدالت دیوانی کی ڈگری پر عدالت مطالبہ خفیفہ میں دعوے نہیں ہوسکتا (۹) نہ عدالت مال کی ڈگری لگان پر (۱۰) مگر بمبئی ہائیکورٹ میں عدالت مطالبہ خفیفہ کے ڈگری کی بنا پر نالش ہوسکتی ہے (۱۱) کلکتہ میں نہیں (۱۲) پنجاب میں ڈگری کی بنا پر نالش نہیں ہوسکتی (۱۳) ڈگری محصلہ بعدالت ایجنٹ سرداران بخلاف والی مدعا علیہ برائے ادائیگی ایک رقم زر نقد باقساط کی بنا پر عدالت دیوانی میں نالش ہوسکتی ہے جبکہ والی مدعا علیہ کی وفات پر ڈگری ناقابل اجرا ہوگئی ہو اسوجہ پر کہ مدعا علیہ خود سردار نہیں ہے (۱۴) نالش نہیں ہوسکیگی خواہ پیش بعد یا قبل فیصلہ اپیل کے تلف ہوچکی ہو مدعی اپنی ڈگری کو ثابت کرکے اجرا کرا سکتا ہے (۱۵) اور نہ ایسی ڈگری کی بنا پر جو زائد المیعاد ہوچکی ہو (۱۶)

(۱) انڈین لار پورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۲۶ (۲) نمبر ۹ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ (۳) انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۹۶ و جلد ۶ صفحہ ۵۷ و بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۳ و کوئینس بنچ ڈویژن جلد ۱ صفحہ ۸۰۵ (۴) نمبر ۱۸۹۰ء ۱۹ پنجاب (۵) انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۲۶۰ (۶) انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۰ (۷) انڈین لار پورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۰۵ و ۱۴۳ - (۸) انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۷ و جلد ۹ صفحہ ۱ و صفحہ ۱۲ (۹) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۳ و انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱ (۱۰) بنگال لار پورٹ صفحہ ۱ ۶۳ (اجلاس کامل) - (۱۱) انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۳ - (۱۲) انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۹ - (۱۳) نمبر ۷ ۱۸۸۲ء و نمبر ۲ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ (۱۴) انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۹۳ (۱۵) ویکلی رپورٹ ۱۸۶۴ء صفحہ ۳۷ و ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۶ (۱۶) انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۹۹ و ۳۹۹ و مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۵۸

ڈگری فریب آمیز ایسی ڈگری میں فریق ڈگری اُسکو منسوخ کرانیکا مستحق نہیں ہے (۱) اگر ڈگری میں فریب کی آمیزش نہو تو اسکی منسوخی کے لئے دعوے نہیں ہو سکتا (۲) مگر ڈگری کی غلطی درست کرانے کے لئے دعوے ہو سکتا ہے باوجودیکہ زیر دفعہ ۱۵۲ - آرڈر ۲۰ قاعدہ ۶ و دفعہ ۱۱۴ و آرڈر ۴۷ قاعدہ ۱ ضابطہ مہیا بھی ہو (۳) ڈگری کا منتقل الیہ جواز ڈگری کیلئے دعوے کرسکتا ہے (۴) ڈگری صادرہ عدالت با اختیارات سماعت مسادی بربنائے وجہ فریب کے دوسری عدالت سے منسوخ کیجا سکتی ہے (۵)

رہن جبکہ مرتہن نے راہن اور خریدار مابعد رہن کے برخلاف ڈگری حاصل کر لی ہو تو وہ دعوے اس بناء پر دائر کرسکتا ہے کہ خریدار نے ملبہ مکان اوٹھا کر کفالت کی قیمت کم کردی ہو (۶)

پروبیٹ سرٹیفکیٹ عطا شدہ زیر ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۸۶۰ء کی منسوخی کے لئے دعوے نہیں ہو سکتا (۷) مگر ایسے استحقاق کے استقرار کے لئے دعوے ہو سکتا ہے جو ایسی سرٹیفکیٹ کے لئے پیش کیا جائے (۸) اسیطرح پروبیٹ وصیت کے عطا کرنیکے خلاف بھی دعوے نہیں ہو سکتا - اسکے لئے چارہ جوئی بذریعہ درخواست بعدالت پروبیٹ ہو سکتی ہے (۹) الا جبکہ فریب یا اختیار سماعت کا عذر ہو (۱۰) لیکن ڈگریدار جبکہ قرقی کرائے اور وصیت قرضخواہاں کو فریب دینے کے لئے پیش کیجائے (۱۱) یا مرتہن نہایت قریبی رشتہ دار کا (۱۲) یا بنگال میں ایسی بیوہ جسکے بیٹے ہوں (۱۳) منسوخی کے لئے درخواست کرسکتے ہیں لیکن جو شخص کارروائی ہائے پروبیٹ میں فریق رہچکا ہو ایسا نہیں کرسکتا - اسکی چارہ جوئی یہ ہے کہ تجویز ثانی کرائے (۱۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۹۲ -

ڈگری جو قائم ہو جبتک کوئی ڈگری یا فیصلہ منسوخ نہو جائے یا اس کی بجائے اور ڈگری

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۳۴۳ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۶۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۱۹۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۲۸۹ و جلد ۲۹ صفحہ ۷۴۴ - (۳) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۸ صفحہ ۳۷۴ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۶۴ - (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۶۹ (۶) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۹۱ - (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۳۱۲ (۸) ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۳۰۱ (۹) الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۶۸ (۱۰) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۰۶ (۱۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۹۴ و جلد ۱۰ صفحہ ۱۹ (۱۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۴ و جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۲ (۱۳) ,, ,, کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۹۲۴ (۱۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۰

یا فیصلہ صادر ہو جائے جائز تصور کئے جائینگے۔ پس روپیہ جو بموجب کسی ڈگری یا فیصلے کے وصول کیا جائے بذریعہ نالش دیوانی واپس نہیں لیا جا سکتا تاوقتیکہ وہ ڈگری یا فیصلہ نافذ ہے (۱) اگر ڈگری منسوخ ہو جائے تو پہر نالش نہیں ہو سکتی بصیغہ اجرا وصول کیا جا سکتا ہے (۲) فیصلجات مندرجہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۴۴۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۶۲۵ و جلد ۳ صفحہ ۳۰ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۳۳۰ - اب غیر موثر سمجہے جانے چاہئیں۔

دیگر احکام جوڈیشل جو زمین سرکاری اغراض کے لئے لیگئی ہو اسپر حق راستہ کیلئے نالش نہیں ہو سکتی (۳) جبکہ ایک سڑک کی نسبت استقرار کیا گیا کہ وہ سرکاری ہے (۴) اور ایک دریا کی نسبت فیصلہ کیا گیا کہ وہ شارع عام ہے اور اسمیں مدعی کی طرف سے اسکا تنہا قبضہ ثابت نہیں ہوا (۵) یا ایک کوٹہی کے گرا دینے کا حکم دیا گیا اسلئے کہ اس سے شارع عام میں روک پیدا ہوتی ہے (۶) یا ایک چہپر کو گرا دینے کا حکم دیا گیا (۷) تجویز ہوا کہ ان احکام کی منسوخی کے لئے نالش نہیں ہو سکتی مگر اس غرض کے لئے مقدمہ ہو سکتا ہے کہ مدعی اسکو اپنی ملکیت ثابت کرے (۸) جو شئے کہ واقعی باعث تکلیف ہو اس کے اٹہانے کیلئے جو حکم مجسٹریٹ نے دیا ہو اس کے خلاف نالش ہو سکتی ہے (۹) یا جبکہ مجسٹریٹ راستہ کے حقوق خاص میں مداخلت کرے (۱۰) نیز ایسے ادعا پر دعویٰ دائر ہو سکیگا کہ مدعا علیہ نے مجسٹریٹ کے حکم کا بہانہ کر کے مدعی کو اپنی جایداد خاص سے بیدخل کر دیا ہے (۱۱)

ہتک نالش نہیں ہو سکتی۔ بوجہ استعمال ایسے دشنام آمیز کلمات کے جو ہتک کی حد تک نہ پہونچیں (۱۲) یا بوجہ مدعی کو خطاب کرنے میں اس کے اعزازی القاب نہ استعمال کرنیکے (۱۳) یا پسماندگان مشترکہ خاندان اہل ہنود کی طرف سے ایک ممبر متوفی کی ہتک کے لیے (۱۴) یا منجانب باپ کے بیٹی کی

---

(۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۱۴ و ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۴۴۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳ و جلد ۵ صفحہ ۵۸ (۲) ملاحظہ ہو دفعہ ۴۷ ضمن (۲) مجموعہ ہذا۔ (۳) بنگال لا رپورٹ جلد ۸ ضمیمہ ۴۷ و ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۲ (فوجداری) (۴) بنگال لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۴۴ و نمبر ۹۴ سنہ ۱۸۷۹ع پنجاب ریکارڈ۔ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۸ - (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۴۵ (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۱ (۸) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۹۴ نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۲۶۴ بمنسوخی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۴ (۹) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۸۰ (۱۰) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۲۴ (۱۱) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۶۱ (۱۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۱۵۳ (۱۳) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ (۱۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۵۸ -

ہتک کے لئے (۱) یا نزینہ رشتہ داران کی طرف سے بوجہ ہتک رشتہ داران اناث کے (۲) چند مدعاعلیہ کے برخلاف ملا کر دعوائے ہتک نہیں ہو سکتا۔ الگ الگ دعوائے ہر ایک کے برخلاف ہونا چاہئے (۳) الا اُسوقت کہ خاص ہرجہ ہوا ہو اور وہ تمام مدعاعلیہم کے مشترکہ فعل کا نتیجہ ہو (۴) ایکسپلورت لگا لگر ہتک کرنیکے لئے دعوائے ہو سکتا ہے (۵) جبکہ مقدمہ بحق مدعی فیصلہ ہو تو اس سے معقول اور غالب وجہ عداوت کا قیاس پیدا ہوتا ہے (۶)

قرقی | زمیندار اپنے مزارعہ کی قرقی واگذار کرانیکے لئے دعوائے کر سکتا ہے جبکہ قرقی ایک اجنبی نے مزارعہ کے فصل کی کرائی ہو (۷)

ڈاکٹر کی فیس | ڈاکٹر کا فیس لئے بغیر علاج شروع کر دینا فیس کے دعوائے کیلئے مانع نہیں ہے (۸)

پیشتہ | ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۰۵۔

حبس بیجا | لازم ہے کہ حبس تمام اطراف میں کامل ہو (۹) مگر ضروری نہیں ہے کہ حبس کسی واقعی قوت کا نتیجہ ہو (۱۰) حبس بیجا بہ تعلق وارنٹ عدالت دیوانی کے لئے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۔

جھوٹا الزام | حبس بیجا اور جھوٹے الزام کا فرق انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۸۷ میں مذکور ہے مقدمہ دائر کرنیکے لئے یہ ثابت کرنا لازم ہے کہ الزام کے لئے کوئی وجہ نہ تھی (۱۱) معقول اور اہم وجہ کا ہونا ہی ضروری ہے (۱۲) جو مدعی کو ثابت کرنا ہوگا (۱۳)۔ اور اگر عدالت ابتدائی نے الزام کو درست تصور کیا ہے تو خواہ اپیل میں اس کے برخلاف قرار دیا جائے وہ قیاس غلط ہو جاتا ہے (۱۴) مدعی کو یہ ثابت کرنا بھی لازم ہے کہ اسکی ذات کی شہرت یا جائداد کو

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۴ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۳۸۳ (۳) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۱۶۱ (۴) بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۳۶ نوٹ۔ (۵) الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۳۰۴ (۶) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱ صفحہ ۵۲۷ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۸۹ (۸) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۹۶ ۔ (۹) کوئینز بنچ جلد ۷ صفحہ ۷۴۲ و دفعہ ۳۴۰ مجموعہ تعزیرات ہند۔ (۱۰) ہمورز انڈین اپیلز صفحہ ۴۰۵ و ۵۲۱ و ۸۰۵ و الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ ۱۸۶۶ء صفحہ ۴۰۹ و مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۳۹۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۰۵۔ (۱۱) کامن بلیز لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۶۸۴ (۱۲) کوئینز بنچ ڈویژن جلد ۵ صفحہ ۴۴۴ (۱۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۳۹۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۷۱۷ ۔ (۱۴) مدراس ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۲۹ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۶۔

نقصان پہونچا (۱) اگر کوئی شخص دیوالیہ قرار دیا گیا ہو تو جبتک حکم دیوالہ قایم ہے دعوے نہیں ہوسکتا اور اگر اپیل میں اس فیصلہ کے خلاف قرار نہ دیا جاے تو بھی دعوے نہیں ہوسکتا (۲)

جھوٹی شہادت گواہ کے برخلاف جھوٹی شہادت دینے کے لئے کوئی دیوانی دعوے دائر نہیں ہوسکتا۔ چارہ کار صرف عدالت فوجداری کیطرف رجوع کرنا ہے (۳)

گھاٹ مالک ایسے گھاٹ کا جسکو گورنمنٹ سے گھاٹ ملا ہوا ہو۔ ایسے شخص کے خلاف دعوے کا استحقاق رکھتا ہے جو اپنا گھاٹ بنا کر اُسے اپنے یا اپنے نوکروں کے لئے استعمال نکرے (۴) اور موجودہ گھاٹ والے کو نقصان پہونچانیکی نیت سے اس کے مقابل دوسرا گھاٹ بھی نہیں بنایا جاسکتا (۵) جس گھاٹ کے سرکار نے کسی زمین میں بنانیکی اجازت دی ہو اور پھر مجسٹریٹ نے اسے حکماً بند کر دیا ہو اس کے دوبارہ کھولنے کے لئے دعوے نہیں ہوسکتا (۶) خاص گھاٹ کو عوام کا گھاٹ بنا دینے کیلئے معاوضہ کا دعوے نہیں ہوسکتا (۷) مگر ملاحظہ ہو ممالک مغربی و شمالی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۲۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۲۵۳ و جلد ۲ صفحہ ۶۵۲ -

ماہی گیری جن دریاؤں میں کشتی چل سکتی ہے انمیں مچھلی پکڑنیکا استحقاق عوام کو حاصل نہیں ہے۔ مگر گورنمنٹ کو اختیار حاصل ہے کہ کسی شخص کو یہ استحقاق دیدے (۸) اور لازم ہے کہ ایسے پانیوں میں جہاں جوار بھاٹا آتا ہو یہ استحقاق گورنمنٹ سے حاصل کیا جاوے (۹) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۴۳۴۔ دریا کی تہ سطح کا استحقاق بھی گورنمنٹ سے حاصل کرنا ہوگا (۱۰) سمندر میں سب سے نیچے نشان آب میں ماہی گیری کے استحقاق میں خلل انداز شخصوں کے خلاف

دعوے عدالت دیوانی سماعت کر سکتی ہے اور انکو بذریعہ حکم امتناعی ایسی خلل اندازی سے روک سکتی ہے (۱۱) مگر دعوے واسطے استحقاق ماہی گیری کے ایک کہال میں جسکی تہ کا مالک مدعی نہیں زیر دفعہ ۹ - ایکٹ دادرسی خاص نمبر ۱ بابت ۱۸۷۷ء نہیں ہوسکتا (۱۲) -

(۱) کوئینز بنچ ڈویژن جلد ۸ صفحہ ۱۶۷ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۱۱ و مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۵۸ - (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۲۳ و دفعہ ۱۹۳ مجموعہ تعزیرات ہند (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۹۹ و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۲۷ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۲۹۶ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۳۲ (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۹ (۸) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۱۲ (۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۳۴ (۱۰) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۵۲ -

(۱۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۹ (۱۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۴۵۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۸ -

نسبت انتقال استحقاق غیر ماوی بذریعہ پٹہ بہ تعلق اختیارات عدالت دیوانی ملاحظہ ہو کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۵ صفحہ ۴۰۸ -

ریاست غیر ریاست غیر کی جائداد میں دخل دینے کا اختیار عدالتوں کو نہیں ہے (۱) اور نہ ریاست غیر کا کوئی حکم جائداد واقعہ برٹش انڈیا پر موثر ہے (۲) ریاست غیر کی عدالت کے فیصلہ پر دعوا ے ہو سکتا ہے (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۴۰۵ -

فارسٹ افسر منصف کو اختیار نہیں ہے کہ فارسٹ افسر کے فیصلہ کے برخلاف جسکو ڈسٹرکٹ جج نے زیر دفعہ ۱۰ - مدراس فارسٹ ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۲ء بحال رکھا ہو دعوائے سماعت کرے (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۰۷ -

فریب دعوا ے ہو سکتا ہے اس بناء پر کہ ڈگری بذریعہ فریب حاصل کیگئی ہے (۵) اس بناء پر کہ مدعی کے باپ کے ایجنٹ نے ڈگری حاصل کرنیوالے کے ساتھ سازش کرکے جھوٹی شہادت دی ہو اور ڈگری حاصل کیگئی ہے (۶) اگر مدعی کو فریب واقعی ثابت کرنا چاہئیے۔ یہ کافی نہیں ہے کہ ایک جھوٹی کہانی کا بیان کرنا ثابت کرے (۷) اور یہ ہونا چاہئیے کہ فی الحقیقت فریب کیا گیا - تعبیری فریب کافی نہیں (۸) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۴۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۷۶۹ لیکن اگر ایسی ڈگری کے منسوخ کرانیکی مدبیر نہ کیگئی ہو تو ڈگری کی تعمیل واجب ہے (۹) فریب جواب دعوا ے کی بناء پر ہو سکتا ہے (۱۰) ڈگری کا اجراء نہیں رک سکتا اگر غیر شخص جو جائداد پر قابض ہو جس کے لیصیغہ اجراء نیلام ہونیکا حکم دیا گیا ہے عذر کرے کہ ڈگری فریب سے حاصل کیگئی ہے اور اس کے منسوخ کرانیکے لئے دعوا ے نہ کرے (۱۱) اور صاف اور معین طور پر فریب کا ثبوت دینا ہوگا (۱۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۷۶۹ و جلد ۲۷ صفحہ ۱۱ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۲۲۲ -

---

(۱) چانسری ڈویژن جلد ۹ صفحہ ۳۵۱ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۶۲۰ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۸۶ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۵ - (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۶ جلد ۲۱ صفحہ ۶۰۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۱ (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۹۶ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۱۲ (۸) اکیولی کورٹ - لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۴۶ - (۹) ویکلی رپورٹ سنہ ۱۸۶۴ء صفحہ ۱۵۹ - (۱۰) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۷۰۳ (۱۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۵۳ (۱۲) لا رپورٹ انڈین اپیل جلد اول صفحہ اول -

عذرات | فریب کی تمام صورتوں میں عرضیدعوے میں ان واقعات کا صاف اظہار ہونا چاہیئے
جنسے فریب مرتب ہوا ہے (۱) ورنہ مدعی کامیاب نہیں ہوسکتا (۲) فریب کی ہر حالت میں صراحت
ہونی چاہیئے۔ نمبر ۲۷ سنہ ۱۸۸۸ء پنجاب ریکارڈ۔ جو فریب عرضیدعوے یا ترمیمات میں ظاہر نکیا گیا
ہو اسپر کوئی لحاظ نہ ہوگا (۳) واسطے فرق درمیان دعوے منجانب ایک فریق فریب اور ایک
غیر شخص کے ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۷۰ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ
و جلد ۸ صفحہ ۳۷ و جلد ۲۰ صفحہ ۳۲۳ و ۳۲۶۔ شریک سازش اس ڈگری کی منسوخی کے لئے
دعوے نہیں کرسکتا (۴) لیکن اگر فریب کرنیوالا ایسا شخص ہو جس سے مدعی کو استحقاق پہونچا ہی
تو مدعی فریب کا عذر کرسکتا ہے (۵) اگر مالک جائداد اپنے قرضخواہوں کو فریب دہی کے لئے
جائداد اور اشخاص کے حوالہ کردے تو اُسکی واپسی کے لیئے دعوے نہیں کرسکتا (۶) لیکن
اگر دعوے استقرار کا اس بناء پر کیا جائے کہ مدعی نے جائداد مدعاعلیہ کے نام سے اسلئے خریدی
ہے کہ وہ تحصیلدار تہا اور حسب قواعد وہ خود نہ خرید سکتا تہا تو دعوے کامیاب ہوگا (۷) ایک
شراکت میں دو حساب کتاب رکہے گئے تہے۔ ایک صحیح اور دوسرا غلط بغرض گورنمنٹ کو دہوکا
دینے کے تجویز ہوا کہ مدعی باوجود اس کے ثابت کرسکتا ہے کہ اصلی نفع شراکت میں حصہ داروں
کو کیا ہوا (۸)

سود | زرپیشگی اور زرپیشگی کے متعلق جبکہ تمسک بوجہ فریب کے منسوخ ہوجاوے۔ ملاحظہ ہو
انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۷۴۔

مقدمہ کی تاثیر | اگر ڈگری بوجہ فریب کے برخلاف بعض مدعاعلیہم کے منسوخ ہوچکی ہو تو باقی
مدعاعلیہم کے خلاف وہ قایم رہتی ہے (۹) نیز ملاحظہ ہو۔ انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۴۳۔

میعاد | ایک سند کے ذریعہ ۱۸۵۳ء میں شوگر کارسیور مقرر کیا گیا۔ ۱۸۸۶ء میں اپیلانٹ نے دعوے
کیا کہ یہ سند گورنمنٹ سے سعطی نے بذریعہ فریب حاصل کی ہے۔ زان بعد سعطی لہ اور اسکی اولاد جائداد

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۳۰۹ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۵۳۳ و نمبر ۳۴ سنہ ۱۸۸۲ء و نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۹۳ء
پنجاب ریکارڈ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۶۲ و جلد ۸ صفحہ ۱۴۴ و جلد ۱۹ صفحہ ۵۹۳ - (۳) انڈین لارپورٹ
کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۹۹۴ - (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۳۳ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۲۷
(۶) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۴۶ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۲۳۱ و جلد ۸ صفحہ ۳۷۰ -
(۷) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۲۳ (۸) ” ” بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۶۶۸ (۹) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۱۰۱

عطا شدہ سے متمتع ہوتے رہے جسکا علم مدعی کو برابر رہا - تجویز ہوا کہ اس قدر دراز عرصہ کے بعد دعوے نہیں چل سکتا (۱)

بازار یا ہاٹ | عرضید عوے میں ادعا تھا کہ مدعی کے پاس اسکی اپنی زمین میں ایک ہاٹ بہت سالوں تک رہا ہے اور انہی دنوں میں مدعاعلیہ نے ایک اور ہاٹ مدعی کی ضد سے وہاں جاری کردیا - اور لوگوں کو مدعی کے ہاٹ پر آنے سے باز رہنے کی ترغیب دیتا رہا جسکے باعث مجسٹریٹ کو حکم دینا پڑا کہ مدعی ہاٹ چھوڑ دے جس کے باعث مدعی کو نقصان اور ہرج ہوا - تجویز ہوا کہ بنائے دعوے صحیح ہے (۲) شہادت ضروری کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۵۸۴ -

موروثی عہدہ اور پنشن | کس حد تک دعوے واسطے پنشن کے دایر ہوسکتا ہے - ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۷۰ و ۳۷۵ و جلد ۴ صفحہ ۲۵ و جلد ۶ صفحہ ۱۲۹ -

پنشن کیا ہے ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۰۳ و جلد ۶ صفحہ ۳۷۰ - دعوے واسطے حصہ وطن کے (۳) یا واسطے استقرار وطن داری کے (۴) دایر ہوسکتا ہے مگر انعامی عطیہ ممنوع ہے (۵) نیز ملاحظہ ہو اسی تعلق میں انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۴۹ و جلد ۷ صفحہ ۲۰۶ و جلد ۲ صفحہ ۱۰۸ و جلد ۹ صفحہ ۲۱۴ و ریگولیشن نمبر ۶ ۱۸۳۱ء دفعہ ۳ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۰۲ و نیز بہ تعلق اس امر کے کہ استقرار قایم مقام حیثیت وطن دار کیا جائے انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۴۳۴ و ۶۰۱ - دعوے بجانب ایک ممبر خاندان کے برخلاف دیگر کے اس امر کے استقرار اور تعمیل کے لئے کہ مدعی کو بعض درختوں کے نیچے پوجا کرنیوالوں میں بطور پروہت کے کام کرنیکا موروثی حق ہے دایر ہوسکتا ہے (۶)

منظوری | پنشن کے دعاوی دایر کرنیکے لئے منظوری کی ضرورت ہے اور دعوے واسطے دلاپانے اس روپیہ کے جو دفعہ ۴ - ایکٹ نمبر ۲۳ ۱۸۷۱ء کے رو سے پنشن میں داخل ہے کلکٹر کے سرٹیفکیٹ کے بغیر دایر نہوگا خواہ گورنمنٹ فریق مقدمہ نہ ہو (۷) دعوے برخلاف سردار کے عدالت ایجنٹ

---

(۱) لارپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۹۳ - (۲) کلکتہ لارپورٹ جلد ۴ صفحہ ۳۰۹ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۵۸۰ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۴۳ - (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۵ و جلد ۹ صفحہ ۲۵ و جلد ۳ صفحہ ۳۳ و ۲۴۴ و جلد ۸ صفحہ ۵۱۶ - (۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۹۱ - (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۳۰ - (۷) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۱۴۳ بالا -

سرداران دکن میں سوائے سرٹیفکیٹ کلکٹر کے دایر نہ ہوگا (۱) دعوے واسطے مالکانہ کے بدون سرٹیفکیٹ زیر دفعہ ۶ ایکٹ پنشن دایر نہ ہوگا (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۹۶ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۷۶ - اگر سرٹیفکیٹ ڈگری صادر ہونے سے پہلے حاصل کر لیا جائے تو نقص رفع ہو جاتا ہے (۳) دعوے درباره اہتمام ا۱۰ عنیات سرانجام پنشن ایکٹ کے تحت میں نہیں آتا (۴) نہ دعوے بجانب ایک انعامدار کے بر خلاف کہوٹ کے واسطے لگان کے (۵) "نالش" بمعنے دفعہ ۴ - ایکٹ پنشن میں اجرائے ڈگری شامل نہیں (۶) نہ نالش درباره ایسے انعام کے جو برٹش گورنمنٹ سے پہلے دیا گیا ہو - اسلئے ایسے دعوے میں کلکٹر کے سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں ہے (۷)

منتقل الیہ | منتقل الیہ پنشن جو پنشن ایکٹ کی مراد میں آتی ہو دعوے نہیں کر سکتا (۸) تا وقتیکہ انتقال پنشن ایکٹ کے نفاذ سے پہلے واقعہ نہ ہوا ہو (۹)

ہندو بیوہ | ایسی ہندو بیوہ والیسی جایداد کے لئے دعوے نہیں کر سکتی جو دوسری شادی پر پہلے خاوند کی جایداد سے محروم رہجاتی ہے (۱۰)

قسط | جبکہ قرضخواہ اقساط مقررہ تمسک کو وقت پر لینے سے اعتراض کرے تو مقروض دعوے نہیں کر سکتا کہ اُسکو قسط لینے پر مجبور کیا جائے (۱۱)

سود | اس روپئے کے سود کے لئے دعوے نہیں ہو سکتا جو بہ تعمیل کسی ڈگری کے امانت رکہا گیا ہو - اور ڈگری بصیغہ اپیل منسوخ کردیگئی ہو (۱۲) ایسے سود کے لئے علیحدہ دعوے نہیں ہو سکتا - اب ملاحظہ ہو دفعہ ۱۴۴ مجموعہ ہذا -

انعام | ایسے انعام کے بند کر لینے کے خلاف گورنمنٹ پر مدعی دعوے کر سکتا ہے جو برہمنوں کو کہلانیکے لئے منظور ہوا ہو (۱۳)

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۲۴ - (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۰۷ - (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۲۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۶۹ - (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۹۶ - (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۵۲۵ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۷۳۱ - (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۰۳ (۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۰۳ (۹) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۸۰۶ (۱۰) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۰۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۵۰۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۲۱ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۶۷ (۱۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۵۵ (۱۲) ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۲۸۵ (۱۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۳۶۱

کرنام استحقاق پٹہ داران دسدودی لسبت الگ کردینے کرنام کے ملاحظہ ہو۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۱۴۵۔

قایم مقام قانونی مدعی مستحق ہے کہ اپنے مقروض کے قایم مقام قانونی پر بغیر اسبات کے ثابت کرنے کے دعوے کرے کہ کیا کیا جایداد مقروض کی اس کے ہاتھہ میں آئی ہے (۱) نیز ملاحظہ ہو۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۹۰۳۔

شرع محمدی جبکہ کل جایداد ایک وارث کے قبضہ میں ہو تو قرضخواہ صرف اسی پر دعوے کرسکتا ہے (۲) اور اگر وارثان نے ترکہ آپسمیں تقسیم کرلیا ہو تو ہر ایک سے اس کے حصہ کے بموجب وصول کرسکتا ہے (۳) مگر ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۷۰۔ ایک متوفی مسلمان کے قرضہ کیلیے ایک وارث کے برخلاف صرف اسکے حصہ کے موافق دعوے ہوسکتا ہے۔ مگر اسمیں بیوہ کے حصہ پر کوئی اثر نہوگا (۴)

گذارہ بیوہ بدچلن بیوہ کو گذارہ کا حق حاصل نہیں (۵) اور نیک چلن بیوہ کو اپنے خسر کے خلاف کوئی دعوے گذارہ نہیں جس کے پاس جایداد جدی نہو (۶) مگر جو شخص جایداد ترکہ میں حاصل کرتا ہے اُن اشخاص کے گذارہ کا کفیل ہونا چاہیے جنکو تارک جایداد اخلاقی طور پر پرورش کرنیکا پابند تہا (۷) گذارہ کا بار جایداد خاندانی پر پڑتا ہے (۸) بیوہ نے جو ڈگری حاصل کی ہو اگر اسکی بدچلنی ثابت کیجاے تو منسوخ ہوسکتی ہے (۹) دعوے سے پہلے اگر ہندو بیوہ نے مطالبہ گذارہ سابق کا نہ کیا ہو تو بقایا کیلیے دعوے نہیں کرسکتی (۱۰) لیکن اگر بعض تفویض شدہ جایداد کے متعلق بیوہ نے اپنے خاوند کے بہائیوں سے راضی نامہ کرلیا ہو اور یہ شرط ہو کہ بصورت بدچلنی اس جایداد کی آمدنی کا حصہ بیوہ کا بند ہوجائیگا تو باوجود ثابت ہونے اسکی بدچلنی کے بہی حصہ آمدنی بحال رہ سکتا ہے (۱۱) گذارہ بیوہ کے متعلق ملاحظہ ہوں پنجاب کے فیصلجات نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۱ء و نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۱ء و نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۰۹ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۷۔ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۶۳ و جلد ۷ صفحہ ۸۲۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۱۴۔ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۷۳ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۸۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۷۴ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۲۷ (۷) ،، ،، کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۷۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۹۴ ،، ،، ،، جلد ۱ صفحہ ۱۹۹ (۸) ،، ،، مدراس جلد ۶ صفحہ ۲۶۹ (۹) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۳۸۲ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۰۱ (۱۰) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۰۴ (۱۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۳۲۱

گذارہ زوجہ زوجہ اور بیٹی شوہر اور باپ کی جائیداد سے گذارہ کی مستحق ہیں اور گذارہ کا بار جائیداد پر ڈالا جاسکتا ہے (۱) الاید چلن بیوی کو ایسا حق نہیں ہے (۲) ہندو زوجہ نے گذارہ کی ڈگری حاصل کر کے دعوے کیا کہ گذارہ کا بار ایک خاص جائیداد پر ڈالا جاوے - کیونکہ خاوند نے باقی تمام جائیداد بیوی کو گذارہ دینے کی نیت سے انتقال کردی ہے تجویز ہوئی کہ کوئی بنائے دعوے موجود نہیں ہے (۳) گذارہ جو زیر دفعہ ۴۸۸ ضابطہ فوجداری مقرر ہوا ہو دیوانی عدالت کی ڈگری استقراری سے کہ بیوی کو گذارہ کا حق نہیں ہے ٹل نہیں سکتا (۴) پنجاب کے متعلق ملاحظہ ہو نمبر ۵۷ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ -

گذارہ بہو ہندوؤں میں بہو کی پرورش توفیق پر منحصر ہے (۵) بہو کو خسر کی پیدا کردہ جائیداد میں حق گذارہ حاصل نہیں ہے - لیکن اگر وہ جائیداد وارثوں کے ہاتھ میں چلی جاوے - اور خاوند باپ کے ساتھ شامل رہا ہو تو جائیداد پر گذارہ کا بار لاحق ہوتا ہے (۶) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۲۶ سنہ ۱۹۰۳ء پنجاب ریکارڈ فوجداری و نمبر ۱ سنہ ۱۹۰۵ء پنجاب ریکارڈ -

گذارہ پسر ولد الزنا مسلمان عورت نے جسکا خاوند بھی مسلمان تھا - ایک ہندو کے خلاف اپنے ولد الزنا بیٹے کے گذارہ کے لئے دعوے کیا - جسکو وہ مدعا علیہ کا بتاتی تھی - تجویز ہوئی کہ دعوے نہیں چل سکتا (۷) بموجب قانون متاکشرا کے ولد الزنا لڑکا گذارہ کا مستحق ہے (۸) یہ ذاتی حق ہے - اور ولد الزنا بیٹے کے بیٹے کو نہیں پہونچتا (۹)

تردد ملاحظہ ہو (۱۰)

مقدمہ گذارہ مقدمہ گذارہ کے لئے ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۵۸ - کب اسمیں تغیر ہو سکتا ہے - ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۳۸۳ و جلد ۸ صفحہ ۹۴ -

ڈگری ڈگری میں سالہائے ماقبل کا گذارہ دیا گیا اور سالہائے مابعد کی نسبت بھی گذارہ جاری رکھا گیا - مگر کوئی وقت مقرر نہ کیا گیا جبکہ یہ آخری گذارہ واجب الادا ہوگا - تجویز ہوا کہ ایسی ڈگری

---

(۱) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۶۱۷ (۲) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۶ (۳) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴۸۵ (۴) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۲۹ - (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۲۵ - (۶) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۶۰۸ (۷) کلکتہ لاء رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۵۴ (۸) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۱۶۰ (۹) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۳ - (۱۰) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۳۳ -

وقتاً فوقتاً نئید بعد دعوے جدید کے جاری کرائی جاسکتی ہے (۱)

نابالغان نابالغ ہندو کے خلاف دعوے ہوسکتا ہے جبکہ اس کے ولی نے زمین کی بیع کا معاہدہ کیا ہو (۲) مگر بنگال میں نابالغ ہندو تعمیل مخصوص نہیں کرا سکتا جبکہ معاہدہ اس کے ولی نے کیا ہو (۳) نابالغ کے خلاف ایسے تمسک پر دعوے نہیں ہوسکتا جو بایام نابالغی لکھا گیا اور بالغ ہوکر اسکی تصدیق اُس نے نہ کی ہو (۴) لیکن جو روپیہ ضروریات کیلئے نابالغ کو دیا گیا ہو اسکے لئے دعوےٰ ہوسکتا ہے (۵) ضروریات کے متعلق روپیہ دیتے ہوئے تمام معقول ذرایع سے تحقیقات لازم ہے (۶) جبکہ نابالغ فریباً یہ ظاہر کرکے کہ وہ بالغ ہے زمین گرو کردے تو مرتہن ڈگری کا مستحق ہے (۷) مگر مرتہن کو ثابت کرنا ہوگا کہ نہ صرف فریب ہوا ہے بلکہ وہ اس فریب میں آگیا تھا (۸) نابالغ جو اپنی جایداد اس دعا سے فروخت کرے کہ وہ بالغ ہے بعد میں بیع کو منسوخ نہیں کرا سکتا (۹) نابالغ کے خلاف کوئی دعوے ایسے روپیہ کے لئے نہیں چل سکتا جو اُسنے اپنے آپکو بالغ ظاہر کرکے لیا ہو (۱۰)

نابالغ بچے غیر شخص ناجائز طور پر نابالغ بچونکو روک رکھے تو باپ عدالت دیوانی میں انکی واپسی کے لئے دعوے کرسکتا ہے (۱۱)

رہن حصہ دار انفکاک رہن کل رہن کے انفکاک کا دعوے کرسکتا ہے۔ خواہ راہن کو اپنی کوئی غرض اسمیں حاصل ہوگئی ہو (۱۲)

میونسپلٹی کوئی دعوے مفصل کی کمیٹیو نکو سرٹیفکیٹ زیر دفعہ ۳۳۹ - ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۴ء عطا کرنیکے لئے مجبور کرنے کی واسطے دائر نہیں ہوسکتا (۱۳) ایک ٹیکس ادا کرنیوالا حکم امتناعی حاصل کرسکتا ہے کہ میونسپل کمیٹی روپیہ کا صرف بیجا نکرے (۱۴) ٹیکس کی بابت دعوےٰ نہیں ہوسکتا

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۱۷ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۴ -
(۳) رر رر کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۵۰ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۶۹۷ -
(۵) رر رر رر رر جلد ۲۱ صفحہ ۲۷۸ (۶) رر رر رر الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۱۳۵
(۷) رر رر رر رر جلد ۲۵ صفحہ ۳۷۱ (۸) رر رر رر کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۶۱۶ -
(۹) رر رر رر بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۱۹۸ - (۱۰) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۲۶۵ (۱۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۵۷ (۱۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۴۲ خلاف اسکی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ جلد ۶ (۱۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۳۲۹ (۱۴) رر رر رر جلد ۲ صفحہ ۴۶۲ -

جس کی نسبت ادعا ہو کہ خلاف قانون وصول کیا گیا ہے (۱) ہاؤس ٹیکس لگانیکے لئے مکانات کی جو قیمت کمیٹی نے تخمینہ کی ہو عدالت دیوانی اُسکو ترمیم نہیں کرسکتی (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۶۳ و جلد ۲۲ صفحہ ۳۲۳ و ۳۴۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۱۸۰ و جلد ا صفحہ ۴۰۹ -

بارود کے لئے لائیسنس دینا یا نہ دینا کلیتاً کمیٹی کی رائے پر منحصر ہے - عدالت دیوانی اسمیں دست اندازی نہیں کرسکتی (۳) جس جرمانے کے لئے زیر ایکٹ میونسپلٹی قرقی کیجاوے اسکی واگذاری کے لئے دیوانی چارہ جوئی نہیں ہوسکتی (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۹۰۴ و جلد ۲۶ صفحہ ۲۹۴ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۲ صفحہ ۶۸۹ و جلد ۳ صفحہ ۳۰ - البتہ اس بنا پر دعوے ہوسکتا ہے کہ مدعی پر محصول نہ لگنا چاہئے تھا اسلئے وہ دکان میں نہیں رہتا (۵) یا اس بنا پر کہ کمیٹی نے اپنے اختیار سے متجاوز عمل کیا ہے (۶) یا ٹھیکہ داروں نے کسی بدرو کے کھودنے میں غفلت کی ہے (۷) یا کمیٹی نے سوراخ اور خندقوں کے گرد مناسب طور پر خاربندی نہیں کی اور ایک بچہ اسوجہ سے گر کر مر گیا ہے (۸) یا محصول مدرسہ کی عمارت پر تھا اور گھر دلسے وصول کرلیا گیا ہے (۹) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۷ صفحہ ۳۰۴ محض اسوجہ سے کہ کمیٹی نے ایک سڑک کی مرمت نہیں کی - دعویٰ نہیں ہوسکتا (۱۰)

| نوٹس | نوٹس کافی دینا چاہئے جس سے صاف پتہ دعوے کی نوعیت کا لگ جائے (۱۱)

نیز ملاحظہ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۳۲۸ و ۲۸۹ و ۶۰۵ و ۶۳۶ و ۹۳۷ -

| ممبری میونسپل کمیٹی | طلب استقرار بدیں نوع کہ سائل کو حق رائے دینے کا ہے اور امیدوار انتخاب ہوسکتا ہے - اور سائل جائز طور پر انتخاب کیا گیا ہے دیوانی نوعیت کا ہے اور دعوے ہوسکتا ہے (۱۲) اور ہر ممبر کے انتخاب پر بہ بنائے اسوجہ کے کہ انتخاب بحالت

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۱ و جلد ۲ صفحہ ۳۷ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۶۰ (۳) ؍؍ ؍؍ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۶۵۴ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۲۳ صفحہ ۲۲۲ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۱۹ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۱۹ صفحہ ۳۰۹ (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۳۰۷ - (۸) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۵۴ (۹) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۶ (۱۰) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۳ (۱۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۵۰۳ - (۱۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۱۰۷

مجموعی ناجائز ہے بذریعہ نالش اعتراض کیا جا سکتا ہے (۱)

شان عہدہ | کسی عہدہ کی شان کے قیام کے لئے جبکہ اسکا تعلق خود عہدہ یا اس کے مفاد اور وظائف سے نہو دعوائے نہیں ہو سکتا (۲) لیکن جبکہ کسی عہدہ سے ملحق ہو اور علیحدہ نہو سکتا ہو تو ہو سکتا ہے (۳) مگر شان عہدہ میں دست اندازی کرنیکی بابت دعوائے نہیں ہو سکتا ہے (۴) کم قیمت تحائف وظائف کا ثبوت نہیں بلکہ اعتراف کے خلاف ہیں (۵) مگر ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۰۵ کسی دیوتا کے تیوہار پر عزت کی نگاہ سے دیکھے جانے کے استحقاق کے لئے یا پوجاریوں کے مدعی کو اس عزت کی نگاہ سے نہ دیکھنے کے لئے دعوائے نہیں ہو سکتا (۶) نیز ملاحظہ ہو - ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۲۵ - مگر دعوائے ہو سکتا ہے واسطے استقرار استحقاق مدعی کے دربارہ انجام دلانے فرائض پوجاری کے اور مندر کے نفع میں سے حصہ کے (۷) یا کسی مندر کے چڑھاوے کے لئے بطور ملکیت موروثی کے (۸) یا واسطے حصہ کے برت مہابرہمنی میں سے معاوضہ ادائے بعض خدمات مذہبی کے بہار میں (۹) یا واسطے دلا پانے ایسے معاوضہ یا تنخواہ کے جو کسی مندر کے مہتمم کو دیا جاتا ہے یا فیصلہ کرانے اس امر کے کہ کسی مندر کے دھرما کرتا کے قابل کون شخص ہے (۱۰) مگر ایک مندر کا خدمتگار جو دیوتا کے چڑھاوا کی خوراک لیا کرتا ہے کسی انعامدار پر دعوائے اسلئے نہیں کر سکتا کہ اُسنے معمولی چڑھاوا نہیں چڑھایا (۱۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۶۲ - اور نہ واسطے خوش برضا چڑھاوا کے جو حاصل کیا گیا ہو دعوائے ہو سکتا ہے (۱۲) اور نہ واسطے استقرار اس امر کے کہ مدعا علیہ ایک مت کے عہدہ کی شان والقاب وخطاب کا مستحق نہیں ہے اور نہ واسطے استقرار اس امر کے کہ وہ لوگوں سے بحیثیت عہدہ مذکور چڑھاوا لینے کا مستحق نہیں ہے اور نہ واسطے حکم امتناعی اس امر کے کہ مدعا علیہ اپنے آپکو عہدہ دار مذکور نہ کہے اور نہ چڑھاوا وصول کرے کیونکہ تنازعات متعلق ترجیح اور مراعات مابین قابض مذہبی فرائض کے از قسم دیوانی نہیں اسلئے عدالت

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۴۶۸ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۷۶ و جلد ۶ صفحہ ۱۱۶ (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۲۹۱ - (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳۴ صفحہ ۲۷۸ (۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۲۳۳ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۹۸ (۷) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۲ - (۸) ویکلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۴ (۹) صدر عدالت دیوانی جلد ۴ صفحہ ۷۰ (۱۰) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۰۱ (۱۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۲۲ (۱۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۰۸ -

دیوانی ایسے دعاوی کو مسموع نہیں کر سکتی (۱)

انتقال مذہبی خدمات بیع و شرے کے ناقابل ہیں لیکن اگر اس بنا پر عذر نہو تو خریدار مراثی مندر کو ڈگری مل سکتی ہے (۲)

تقسیم استحقاق مشترکہ ٹرسٹی ہونیکا کسی مندر کے انتظام و اہتمام میں جبکہ ٹرسٹیونکو اس سے مالی فایدہ کوئی نہو عدالت دیوانی تقسیم نہیں کر سکتی یعنی کوئی عدالت دیوانی یہ تجویز نہیں کر سکتی کہ ان ٹرسٹیوں میں سے ہر ایک باری باری الگ الگ اہتمام اور انتظام کا حق رکھتا ہی (۳)

تقسیم جایداد جایداد مشترکہ کسی قسم کی ہو قابل تقسیم ہے مگر ایسا نہیں ہو سکتا کہ ایک جزو تقسیم ہو اور دوسری نہو تاوقتیکہ فریق ثانی منظور نہ کرے (۴) مگر ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۳۱-۱۱۱ اسوقت کہ جایداد کا جزو حدود سماعت سے باہر واقعہ ہو (۵) یا بیرون برٹش انڈیا ہو (۶) اور مدعی کے قبضہ میں ہی نہو (۷) جبکہ خاندان مشترکہ کی مشترکہ جایداد کی نسبت ایک ممبر دعویدار تقسیم اپنے حصہ کا ہو تو عدالت باقی حصہ داروں کو کل جایداد کی تقسیم کے لئے مجبور نہیں کر سکتی (۸) لیکن جب مدعی کی کل جایداد صرف ایک حصہ جایداد ہے (۹) یا جایداد کلکٹر نے تقسیم کر دی ہے سوائے حصہ متدعویہ کے (۱۰) یا جایداد متدعویہ جایداد مشترکہ پر اضافہ ہوئی ہی (۱۱) یا جایداد مشترکہ کی بعض اراضیات تین اور گاؤں کی اراضیات میں شامل ہیں تقسیم ہو سکتی ہے جبکہ خاندان کے ایک ممبر نے خاندانی جایداد کا کوئی حصہ منتقل کر دیا ہے تو دوسرا ممبر تقسیم جزوی کے لئے دعوے کر سکتا ہے (۱۲) اور جبکہ زمین پر جمع سرکاری لگتی ہو تو عدالت دیوانی خود اسکا فیصلہ نہیں کر سکتی اور تقسیم کلکٹر کو کرنا چاہئے (۱۳) اگر قانون تقسیم کے خلاف ہے تو کلکٹر تقسیم کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا (۱۴) اور جب تقسیم کو افسران مال نے منظور کر لیا ہے تو ایک

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳۰ صفحہ ۲۷ - (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۱۰۴ (۳) رر رر الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۴۲۸ - (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۵۶۶ و جلد ۷ صفحہ ۷۵ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۷۵ و جلد ۶ صفحہ ۹۹ - (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۸۳۵ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۷۲ (۶) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۸۹ (۷) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۷۲ و ۳۰۳ - (۸) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۸۴ (۹) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۱۰ (۱۰) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۳۴ (۱۱) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۰۲ (۱۲) انڈین رر مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۶۷ (۱۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۹۸ و کلکتہ لارپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۲۰۳ (۱۴) کلکتہ لارپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۵۵۰

فریق دعوے نہیں کرسکتا کہ اسکا حق یا جو حصہ اسکو دیا گیا ہے اس سے زیادہ ہے (۱) نہ دعوے
اس تقسیم کی ترمیم کے لئے ہو سکتا ہے جو افسران مال نے کی ہو (۲) بہ تبعیت شرائط مذکورہ
بالا تقسیم سے اشخاص کے حقوق دیوانی پر اثر نہیں پڑتا اور عدالت دیوانی استقرار کرسکتی ہے
کہ جو شخص کلکٹر کے روبرو کارروائی میں فریق نہ تہا۔ وہ اس حصہ کے دلا پانیکا مستحق ہے جو دوسری
کو دیا گیا ہے (۳) یا ایک فریق کا حصہ زیادہ آتا ہے (۴) یا ایک شخص نے اپنے عمل سے یا بوجہ کسی قرار
داد کے اپنے آپکو تقسیم میں حصہ پانیکے قابل نہیں رہنے دیا (۵) بہ تعلق خریدار نیلام کے ملاحظہ ہو
بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۷۰۔ دعوے نسبت حصہ پیداوار اور ایسی جائداد کے جو بوقت تقسیم
مشترکہ رکہی گئی دائر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ایسا دعوے مبنی ہے اوپر خاص حصہ جائداد کے
جسکے خاندان غیر منقسم میں کوئی ہستی نہیں ہے (۶) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۱
صفحہ ۵۴ ۔ بمبئی میں دعوے منجانب مسلمان کے دربارہ تقسیم وراثت ایسا ہے کہ اسمیں اور ایک
ہندو کے دعوے میں جو واسطے تقسیم ہو کوئی ظاہرا فرق نہیں ہے۔ ایسے دعوے میں اگر مدعا علیہ
وقت مناسب پر درخواست کرے کہ اسکا حصہ الگ کردیا جائے تو اگر وہ کورٹ فیس ضروری
ادا کرے تو استدعا منظور ہونی چاہئے (۷) سولہ ۱۶ آنے والا مالک ۶ آنہ والے پٹی دار کے
ساتھ تقسیم کرا سکتا ہے (۸) اور اسیطرح ایک شکمی حصہ دار کسی تعلقہ کا (۹) رعیت بہی تقسیم کرا سکتی
ہے (۱۰) مشترکہ مکان رہائشی میں ایک ممبر خاندان مشترکہ کا حصہ خریدنیوالا بہی (۱۱) مگر ملاحظہ ہو
انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۴۴۲ ۔ ہر ممبر خاندان مشترکہ بہی (۱۲) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ
الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۵۹ ۔ خواہ وہ نابالغ ہی ہو مگر بشرطیکہ اسکا حصہ باقی ممبروں کے پاس رہنے
سے نقصان پذیر ہوتا ہو (۱۳) پسوتادار تقسیم کرا سکتا ہے (۱۴) دو مشترکہ وارث آپسمیں تقسیم

---

(۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۲ ضمیمہ ۴ ۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۱۰ (۳) ویکلی رپورٹ
جلد ۱۶ صفحہ ۱۹۰ و ویکلی رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۲۹۱ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۷۴ (۵) انڈین
لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۲۶ و جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۴ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۶۱۱ ۔
(۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۱۸۸ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۷۵ (۹) ویکلی رپورٹ
جلد ۶ صفحہ ۱۹۲ و جلد ۸ صفحہ ۱۲۸ ۔ (۱۰) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۸۴ (۱۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲
صفحہ ۲۰۹ ۔ (۱۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۷۳ ۔ (۱۳) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۹۴ و انڈین
لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۹۹ (۱۴) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۷۷ ۔

کرا سکتے ہیں۔ مگر وارثان بازگشت پر اسکا اثر نہ ہوگا (۱) مدعا علیہم میں سے ایک کا لڑکا اور دوسرے کے بھتیجے (۲) مگر ستارامیں ایک لڑکا باپ اور چچاؤں کی زندگی میں تقسیم نہیں کرا سکتا اگر باپ انکاری ہو (۳) بہ تعلق مشترکہ ہندو بیوگان ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۸۰۔ مرتہناں کو آپسمیں تقسیم کرانیکا حق نہیں (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۷۹۷ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۵۔

تقسیم جایداد از قسم لکھیراج عدالت دیوانی کے ذریعہ ہوسکتی ہے (۵)

جب ادعا یہ ہو کہ خاوند نے بیوی کو گذارہ دینا چھوڑ دیا ہے تو ہندو زوجہ خاوند پر تقسیم کا دعویٰ نہیں کرسکتی (۶) بہ تعلق تقسیم اراضی معرفت افسران مال ملاحظہ ہو نمبر ۴ ۱۳ سنہ ۱۸۷۹ء و نمبر ۳۱ سنہ ۱۹۰۰ء و نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۶ء و نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۹۰ء و نمبر ۴ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ۔

دیوار درمیانی | دو مزارعان میں سے جنکے پاس ایک مشترکہ دیوار ہو ایک دعوے کرسکتا ہے کہ اس دیوار کا جدید حصہ گرایا جاوے (۷)

شراکت | بہ تعلق ضابطہ و دستور مروجہ مقدمات از قسم ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۴ و کلکتہ لارپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۵۷ بہ تعلق کوٹھی شراکتی ازاں ہندو خاندان مشترکہ ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۴۴ بہ تعلق دعوے ایک شریک کے برخلاف دوسرے کے ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۲۰ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۳۵۰۔ ایک باقیماندہ حصہ دار قرضجات کوٹھی شراکتی کے لئے اکیلا یا باقیماندہ شریک وارثان شریک متوفی کے ساتھ ملکر دعوے کرسکتا ہے (۸) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۱۴۷۔

قبضہ | واپسی قبضہ کا دعوے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۷ء ہو سکتا ہے مگر غاصب اگر بیدخل کیا جائے تو ایسا دعوے نہیں کرسکتا (۹) اور اگر دفعہ ۹۔ ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۷ء حالات مقدمہ پر عاید ہوتی ہے تو عدالت کو لازم ہے کہ اسکو عاید کرے خواہ خاص طور پر مدعی اس دفعہ کا حوالہ ندے یا عذر نکرے (۱۰) مدعی نے دعوے کیا کہ ایک خاص کمرہ میں وہ اپنے باپ اور چچا کی طرف سے

(۱) بنگال لارپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۳۴۔ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۱۷۹۔ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۲۹۔ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۴۷۶۔ (۵) بنگال لارپورٹ جلد ۴ ضمیمہ ۵۵۔ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۴۷۶۔ (۷) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۳۰۔ (۸) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۱۰۔ (۹) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۶۸۵۔ (۱۰) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۳۸۴

رہتا تہا۔ وہ باپ اور چچا زندہ تہے اور ۶ ماہ کے اندر اُسکو بیدخل کیا گیا ہے تجویز ہوا کہ مدعی کا قبضہ قانونی نہیں اسلئے دعوے کا حق حاصل نہیں ہے (۱)

استحقاق | دعوے حصول قبضہ بوجہ ملکیت کے محض سابق قبضہ کی بنا پر نہیں چل سکتا (۲) اُس آخری فیصلہ میں پریوی کونسل کے فیصلہ بمقدمہ اسمٰعیل عارف بنام محمد غوث انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۸۳۴ کی تشریح کی گئی ہے اور فرق بتایا گیا ہے کہ کس طرح محض قبضہ کی بناء پر دعوے حصول ملکیت ہو سکتا ہے۔ قبضہ اور حق ملکیت کی حیثیت کی نسبت بمبئی کے حسب ذیل فیصلے قابل ملاحظہ ہیں:- انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۱۵ و جلد ۸ صفحہ ۳۷۱ و جلد ۲ صفحہ ۲۷۰ و جلد ۹ صفحہ ۸۰۳ و ۸۲۸ و جلد ۲۰ صفحہ ۷۹۸۔ مدراس میں بہی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۴۱۰ میں یہ تجویز کیا گیا ہے کہ قبضہ تمام اشخاص کے خلاف جائز حق ہے سوائے اصلی مالک کے اور یہی فیصلہ بمبئی کے فیصلجات مذکورہ بالا میں ہوا ہے۔ فیصلہ ماسبق میں انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۵۷۹ سے اختلاف کیا گیا ہے نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۴۶۔

شہادت استحقاق | ایک فریق کا قبضہ جو ناجائز طریق پر نہ شروع ہوا ہو صرف اُس صورت میں اُٹھ سکتا ہے کہ فریق ثانی اس سے بہتر حق ثابت کرے (۳) قبضہ سالہائے دراز کا بصورت عدم موجودگی شہادت برعکس کے (۴) دعوے برائے ہرجہ قیمت ثمر کے بجانب مدعی ہو سکتا ہے اگر ثابت ہو کہ مدعی دعوے دائر کرنیکی تاریخ تک قابض باغ تہا۔ اور اسکے لئے اپنا حق ملکیت ثابت کرنا ضروری نہیں ہے جبتک کہ مدعا علیہ اس سے بہتر حق ثابت نکرے (۵) اور اگر مدعی ۱۲ سال سے زیادہ قبضہ ثابت کردے تو مستحق ڈگری کا ہے (۶)

شفع | شفع کل جایداد کے لئے ہونا چاہئے (۷) مقابلہ کرو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۵۷ مشتری مالع جملہ حقوق بائع کے ہے (۸) نسبت قیمت ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۰۲۔ اور نسبت عذر قیمت ادا شدہ بعدالت ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۷۳

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۵۶۲ - (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۹۳۰ و ۱۳ کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۳۹۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۵۶ و جلد ۲۴ صفحہ ۵۷۹ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۸۱ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۵۶۳ - (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۴۴۲ (۶) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۳ صفحہ ۱۴۴ - (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۳۴ و جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۲ و نمبر ۴۰ سنہ ۱۸۸۶ء و نمبر ۹۲ سنہ ۱۸۹۶ء (۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۸

پنجاب کے متعلق تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۵ء -

نسبت شیعاں | نسبت شیعاں ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۹ -

پردہ | بنگال میں پردہ کا کوئی حق نہیں ہے (۱) بمقدمہ محمد عبدو بنام برجو ساہو تجویز ہوا کہ پردہ کا حق کسی جائیداد کی ذات میں موجود نہیں ہے بلکہ وراثت یا عطیہ یا رواج سے حاصل ہو سکتا ہے (۲) اسی طرح بمبئی میں تجویز کیا گیا ہے کہ باستثنائے گجرات کے پردہ میں مداخلت کرنا کوئی فعل ناجائز نہیں ہے (۳) مدراس میں دریچہ کا کھولنا دوسرے کے مکان کیطرف ایسا فعل نہیں جسکے لئے دعوے دائر ہو سکتا ہے (۴) مگر دفعہ ۱۶ - ایکٹ نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۸۷ء کی رو سے یہ امر مفہوم ہے کہ جہانپر ایکٹ نافذ ہے حق پردہ حسب رواج ملک حاصل ہو سکتا ہے اور ممالک مغربی و شمالی میں اسپر عمل ہوتا ہے (۵) اور ان ممالک میں یہ حق جائیداد میں موجود ہوتا ہے اور مذہب کی قید سے آزاد ہے (۶)

خاص رعائتیں | جج اُن کلمات کے لئے مستوجب دعوے نہیں جو اسکی زبان سے عدالت میں نکلیں (۷) ایسا ہی ان خطوط کا حال ہے جو جج اس ملک میں ہائیکورٹ کو لکھنے کا پابند ہے (۸) مجسٹریٹ کے خلاف دعوے نہیں ہو سکتا کسی جوڈیشل کارروائی کی بابت خواہ غلط یا بیقاعدہ کی گئی ہو (۹) نہ برخلاف پولیٹیکل ایجنٹ (۱۰) نہ برخلاف وکیل کے (۱۱) جبکہ موکل پر اعتبار کر کے اسنے اپنی تقریر میں ہتک آمیز الفاظ استعمال کئے ہوں (۱۲) مقدمہ کے دوران میں یا عدالت میں کوئی فریق ہتک آمیز کلمات کے استعمال کرنے کے لئے دعوے کا مستوجب نہیں (۱۳) الا جب کہ نیک نیتی کے بغیر اور ضرورت سے زیادہ ایسا عمل کرے (۱۴) مگر اس کے خلاف تجویز کی گیا ہے بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۳۲۱ و ویکلی رپورٹ جلد ۱۷ صفحہ ۲۸۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۸۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۲۶۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۴۷۷

(۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۶۷۷ و جلد ۸ ضمیمہ ۷۶ - (۲) بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۶۷۶ - (۳) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۶۶ و جلد ۵ صفحہ ۲۲ و جلد ۷ صفحہ ۸۰ و جلد ۶ صفحہ ۱۴۳ - (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۹۳ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۶۲ و ۳۵۸ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۹ (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۸۷ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۳ صفحہ ۵۳۹ (۸) بوفنسائیز رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱ - (۹) بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۹۴۴ (۱۰) بنگال لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۵۲۴ (۱۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۸ (۱۲) الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۸۴ (۱۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۷۰۴ (۱۴) ویکلی رپورٹ فوجداری جلد ۲ صفحہ ۵۳۶ و جلد ۳ صفحہ ۴۵ -

میں جو فریق تہتک آمیز مواد جو دعوے سے غیر متعلق ہو اور عذر نامناسب استعمال کرے مستوجب دعوے ہے (۱) اس کے خلاف فیصلہ ہوا۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۹۷ میں۔ اور استعمال کلمات کاروائی کے معمولی مرحلوں پر ہونا چاہئے ورنہ دعوے ہوسکیگا جیساکہ ایک ملزم نے اپنے وکیل کو چپ کرا کر ایک گواہ کی نسبت جسکا اظہار ہو رہا تھا ہتک آمیز کلمات استعمال کئے (۲) یا جبکہ ایک فریق نے درخواست انتقال مقدمہ میں منصف کی نسبت بیان کیا کہ منصف نے فریق مخالف سے قرضہ لیا ہوا ہے اور ایک اور مقدمہ میں شہادت کو جھوٹ لکھا ہے (۳) خاص رعائتیں صرف جوڈیشل کارروائی تک محدود ہیں (۴) جبکہ ایک وکیل نے گواہ استغاثہ کو بگر گدا کہا۔ تجویز ہوا کہ وہ خاص رعائت کا مستحق ہے (۵) پولیس افسر کے سوال کے جواب میں جو کلمات استعمال کئے جائیں (۶) انپر بھی مقدمہ نہیں ہوسکتا (۷)

افعال عاملانہ	ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۵۴۷۔
اطلاع مامون	ملاحظہ ہو دفعہ ۱۲۷۔ ایکٹ شہادت ہند جو اس اطلاع پر بھی حاوی ہے جو وکیل کے منشی یا کلارک کو دیجائے (۸)

رجسٹری | بنگال میں تاوقتیکہ دفعہ ۷۷ کی تعمیل ہو چکی ہو (۹) دستاویز کی مجبوراً رجسٹری کرانیکے لئے دعوے نہیں ہوسکتا نہ مدراس ۔۔ میں (۱۰) نہ ممالک مغربی و شمالی میں (۱۱) نہ بمبئی میں الا اُس صورت میں کہ کوئی صریح یا معنوی قرار داد ہو (۱۲) نہ پنجاب میں (۱۳) جو دعوے بلالحاظ ایکٹ رجسٹری ہوسکتے ہیں ان میں دفعہ ۷۷ کی پابندی لازم نہیں (۱۴) جن صورتوں میں رجسٹری لازمی نہیں ہے۔ خریدار اپنے قبالہ کی رجسٹری کرانے کے لئے دعوے کرسکتا ہے (۱۵) جہاں بموجب

(۱) صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۸۶۲ء صفحہ ۲۸۴۔ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۱۱۴ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۹ (۴) آگرہ ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۳ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۴۳ (۶) دفعہ ۱۶۱ ضابطہ فوجداری (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۲۳۵۔ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۵۳ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۲ صفحہ ۹ ۶۴ (۹) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۴ و جلد ۱۲ صفحہ ۵۲۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۷۵ و جلد ۳ صفحہ ۲۶۴ و جلد ۵ صفحہ ۸۴۴ و جلد ۹ صفحہ ۱۵۰ (۱۰) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۵۳۵ و جلد ۲ صفحہ ۳۴۱ (۱۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۳۹۷ (۱۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۶۳ و جلد ۱۹ صفحہ ۶۹۱ و ۶۹۵۔ (۱۳) نمبر ۱۰۰ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ (۱۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۰ و جلد ۲ صفحہ ۴۶ (۱۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۵۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۶۹۱

قانون مقامی کے ایک پرامیسری نوٹ یا تمسک بلا رجسٹری سے استحقاق پیدا نہیں ہوتا وہاں
دستاویز کے رجسٹری ہونیکے بغیر دعوے دائر نہو گا۔ یہ سوال کہ آیا دعوے وثیقہ کے بدل پر دائر
ہوسکتا ہے سوال ضابطہ ہے۔ اور حسب قانون عدالت اسکا فیصلہ ہوگا۔ اور برٹش انڈیا میں
ضروری ہے کہ ایسے دعوے کی نوعیت عرضیدعوے میں ظاہر کیجائے اُسکو ایسا تصور کرکے تنقیح
میں ڈالا جائے (۱) دعوے جو زیر دفعہ ۷۷۔ ایکٹ رجسٹری ہو۔ اسمیں دستاویز کے جواز سے
صرف اس حد تک بحث ہوسکتی ہے کہ وہ اصلی ہے۔ پس اگر دستاویز اصلی ثابت ہو تو
عدالت رجسٹری کا حکم دیسکتی ہے (۲) جبکہ تکمیل کنندہ دستاویز سب رجسٹرار کے روبرو
حاضر نہو تو رجسٹری کرانے کے لئے دعوے ہوسکتا ہے (۳) اور جبکہ رجسٹرار نے ہدایت کردی
ہو کہ دستاویز رجسٹری کے لئے منظور کیجاوے عدالت اسمیں دست اندازی نہیں کرسکتی (۴)
نہ ایسی ہدایت کے منسوخ کرنیکے لئے دعوے ہوسکتا ہے (۵) جبکہ دستاویز اندرون میعاد رجسٹری
گم ہوجائے تو مشتری بایع پر دعوے اس امر کا کرسکتا ہے کہ اور دستاویز تحریر کرکے رجسٹری کرادے (۶)
نیز ملاحظہ ہو نمبر ۱۰۰ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ۔

رسوم مذہبی | جن رسوم مذہبی میں کوئی حق دیوانی شامل نہو انکی ادائگی کے لئے عدالت دیوانی
کا دعوے کو سماعت کرنیکا اختیار مشکوک ہے۔ مثلاً ایک تبنیت کی رسوم ادا کرنیکے لئے
مجبور کرنا (۷) یا پوجاریوں کو بعض اوقات پر مورتی دیوتا کے بجانیکے لئے مجبور کرنا (۸) یا اس کے
رتبہ کے مطابق بعض رسوم ادا کرنا (۹) مگر عدالت دیوانی فیصلہ کرسکتی ہے کہ ایک مورتی دیوتا کے
بلا شراکت غیر پرستش کرنیکا حق کسکو ہے (۱۰) اور ایسے عہدہ کے لئے دعوے دائر ہوسکیگا
خواہ اُس کے ساتھ کوئی فیس شامل نہ ہو (۱۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۹۲ و
جلد ۵ صفحہ ۳۱۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۹۰۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳
صفحہ ۵۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۳۔ پوجا میں خلل انداز شخص کے خلاف

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۲ - (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۶۹۸ (۳) انڈین لا رپورٹ
کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۹۳ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۷۲۴ - (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۹۹
(۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۲۵۰ - (۷) بومبائے رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۳۷ - (۸) انڈین لا رپورٹ
بمبئی جلد ۵ صفحہ ۸۰ (۹) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۰ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۹۱
(۱۰) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۳۲۳ (۱۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۴۲۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۱۵۹

حکم امتناعی بھی دیا جاسکتا ہے (۱) نیز وظیفہ کے اہتمام میں حصہ لینے اور اُسکی عہدہ کے لئے دعوے ہو سکتا ہے (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۹ - مگر ایک مورتی دیوتا کو مقررہ اوقات پر لگانے کے حق کے استقرار کے لئے دعوے نہیں ہو سکتا (۳) دعوے ہرجانہ کا ہو سکتا ہے اُس شخص کیطرف سے جو اپنے فرقہ کی عبادت میں شریک ہونے سے روکا گیا ہو (۴) ہندوؤں کے مورتی دیوتا جایداد ہیں۔ اسلئے انکے استعمال کا حق ایک حق دیوانی ہے (۵) دعوے بمجانب کمیٹی مندر برخلاف ملازمان مندر واسطے استقرار اس امر کے کہ اُنکو کسی اور سے خدمات مندر انجام دلوانیکا استحقاق حاصل ہے جبکہ ملازمان انجام ندیں ہو سکتا ہے اور ایسی نالش از قسم دیوانی ہے (۶) پوجا کے دن مورتی دیوتا کی باری سے انکار ہونے پر ہرجانہ کا دعوے دائر ہو سکتا ہے (۷)

مسلمانوں کو مسجد میں خطبہ پڑھنے کا امتناع کرنیکے لئے دعوے دائر نہیں ہو سکتا (۸) ایسا ہی ایک مذہبی جلوس کے کسی خاص راستہ پر چلانے کے لئے جبتک کہ کوئی خاص ہرج واقعہ ہوا ہو (۹) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۲۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۴۰ و جلد ۶ صفحہ ۳۷۶ و جلد ۲ صفحہ ۳۴۱ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۶۹ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۴۸۷ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۱۸۹ و جلد ۹۹ صفحہ ۱۲۷ - دعوے نہیں ہو سکتا بمجانب ایک ناچنے والی عورت کے کہ مندر میں جسمیں عبادت ہوتی ہے وہ بھی شامل ہونیکا حق رکھتی ہے (۱۰) بمجانب ایک ہندو کے درباره اس کے کہ مسلمانوں کو گنگا کے ایک گھاٹ پر آنے سے منع کیا جائے اور وہ گھاٹ محض مذہبی مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے (۱۱) جنازہ کے رسوم ادا کرنا ناقابل انتقال ہے اور اسکے متعلق دعوے نہ ہوگا (۱۲) ایک گھاٹ کے حق آسایش کی نسبت جو محض مذہب کے مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ مدعاعلیہ کو اسے تجارت کے مقاصد کے لئے استعمال کرنے سے امتناع کرنیکے لئے دعوے ہو سکتا ہے (۱۳)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۵۰۴ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۵ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۱۶ و ۱۲۲ - (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۹۳ و جلد ۶ صفحہ ۱۵۱ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۱۵ (۶) ،، ،، بمبئی جلد ۳ صفحہ ۳۸۷ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۹ (۸) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۵۵ (۹) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۶۹۲ - (۱۰) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۲۵ (۱۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۹۹ (۱۲) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۸۱ (۱۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۵ -

پروہتم کے حق غیر مشترک کی نسبت (۱) مسجد کے منتظم کے خلاف کہ مسجد کو اور کسی مصرف میں لاوے (۲) ایک سجد میں عبادت کرنے سے نزد کنے کے لئے (۳) امام مسجد کیطرف سے در بارہ استقرار اس امر کے کہ وہ جمعہ کے دن خطبہ پڑھنے کا استحقاق رکھتا ہے (۴) اور منجانب موحدین کے کہ وہ کسی خاص مسجد میں عبادت ادا کرنے کے مستحق ہیں (۵) دعوے ہو سکتا ہے۔

اگر جیمان خود کسی دوسرے پروہت کو ارادتاً عطیہ دیدے تو دوسرا پروہت بربنائے ورثہت دعوے یا ضیافت نہیں کر سکتا (۶) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۷ ۱۸۷۳ء و نمبر ۲۱ ۱۸۷۴ء پنجاب ریکارڈ۔

فیس | جب عہدہ جلودی کے ساتھ کوئی فیس استحقاقاً شامل نہو۔ اور صرف انعام دیا جاتا ہو تو کوئی دعوے ایسے شخص کے خلاف دایر نہ ہوگا جس نے خود یہ انعام وصول کر لیا ہو (۷) نہ اس صورت میں کہ باوجود فیس کے شامل ہونے کے فیصلہ عدالت سے اس ذات کے اختیارات میں مداخلت ہوتی ہو (۸) مگر ملاحظہ ہو بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۹ و جلد ۴ صفحہ ۱۶۷۔ اور اس کے خلاف مدراس کا فیصلہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۴۴۔ نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۴۲۔ جیمان کو خاص پروہت سے کام لینے کے لئے مجبور کرنے کے واسطے دعوے نہیں ہو سکتا (۹) لیکن اگر کوئی معاہدہ فیمابین ہو یا عرصہ دراز سے ایسا عمل ہو رہا ہو (۱۰)

اگر اور پروہت مامور کئے جاویں تو ان کے خلاف اس مفاد سے حصہ پانیکا استقرار کرایا جا سکتا ہے (۱۱) کسی مندر میں کسی خاص دن دہی کا برتن توڑنے کیلئے استحقاق کا استقرار ہو سکتا ہے (۱۲) نیز ملاحظہ ہو مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۴۴۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۲۸۱ و جلد ۲ صفحہ ۲۷۸۔

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۱۔ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۶۳۶۔
(۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۷۸ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۴۴۴۔
(۵) " " " جلد ۳ صفحہ ۱۹۴ (۶) نمبر ۱۱۹ ۱۸۷۹ء پنجاب ریکارڈ۔
(۷) " " بمبئی جلد ۲ صفحہ ۷۰۴ (۸) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۵۷
(۹) ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۴ و بنگال لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۵۰۔ (۱۰) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۳۰۔ (۱۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۴ و بنگال لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۵۰۔
(۱۲) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۳۴۔

معاوضہ خدمت | اہل کمیشن جو حسابات کی پڑتال کے لئے عدالت سے مقرر ہوا ہو اگر اُس کی فیس نہیں دلائی گئی تو دعوےٰ کر سکتا ہے (۱)

حقوق زناشوئی | ہندوؤں میں انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۷ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۶۴ و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۶۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۱۲۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۰۳۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۸۴ - اور بہ تعین شادی بٹا زناطہ کے مقابلہ ناطہ) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۱۰۰ - مسلمانوں میں مورز انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۵۵۱ پارسیوں میں مورز انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۸۴۳ قابل ملاحظہ ہیں -

بنائے دعوےٰ ایسے مقدمات میں بیوی کا اپنے خاوند کی اجازت بغیر گھر سے نکل جانا ہو (۲) دوسری دفعہ اسیطرح نکل جانے سے یہی بنا دعوےٰ پیدا ہوتی ہے (۳) مدعی کا ذات کے ایک فرقہ سے خارج ہونا (۴) یا بوجہ زوجہ کے گھر میں نہ رہنے کے کسبیوں سے مباشرت کرنا (۵) باز وسے محروم نہیں کرتا - کمسن عورت کا بازو نہ دلانا چاہئے (۶) اور نہ مطلقہ عورت کا (۷) اور نہ جب کہ زوجہ عیسائی ہو جائے (۸)

مالگذاری | سکرٹری آف سٹیٹ کو دعوےٰ استقراریہ کا حق حاصل ہے کہ زمین جو ایکاری کے محصول کے لئے قرق کیگئی تھی - مدعا علیہ کے قرضہ میں قرق ہو کر نیلام نہونی چاہئے (۹) نالش متعلق عطیہ مالگذاری عدالت دیوانی میں نہیں ہو سکتی (۱۰)

عدالت مال | الف کے جانور ب کی مالگذاری کے بقایا کی بابت نیلام ہو گئے - تجویز ہوا کہ الف کو چارہ جوئی عدالت مال میں کرنا چاہئے نہ کہ عدالت دیوانی میں (۱۱) مگر نیلام زیر ایکٹ نمبر ۱۱ ۱۸۵۹ء جو کلکٹر کی طرف سے عمل میں آیا ہو عدالت دیوانی منسوخ کر سکتی ہے (۱۲) ملاحظہ ہو بنگال لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۶۱۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۸۰۵ و بنگال لا رپورٹ جلد ۳ ضمیمہ ۳۵ - مگر عدالت مال کا حکم جسکے رو سے ایک مزارعہ بوجہ نہ قبول کرنے ایک پٹہ کے

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۹۹ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۳۱۶ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۲۷ (۴) نمبر ۸۰ ۱۸۷۸ء پنجاب ریکارڈ - (۵) نمبر ۱۴ ۱۸۸۸ء پنجاب ریکارڈ - (۶) نمبر ۲ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ (۷) نمبر ۱ ۱۸۷۸ء پنجاب ریکارڈ (۸) نمبر ۲۳ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ و ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۳۵ - (۹) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۴۷۹ (۱۰) نمبر ۲ ۱۸۸۲ء و نمبر ۳۳ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ (۱۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۲۶ (۱۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۳۳ و ۸۹۶ و ۸۰۸ -

بیدخل کیا گیا عدالت دیوانی میں منسوخ نہیں ہو سکتا (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۶۲۴ و جلد ۲۶ صفحہ ۵۳۴ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۰۲ - نیز ملاحظہ ہوں دفعہ ۷۷ ایکٹ دخیلکاران پنجاب نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۸۷ء و دفعہ ۱۵۸ - ایکٹ مالگذاری پنجاب نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۸۷ء -

ایکٹ قبضہ اراضی ممالک متحدہ آگرہ | زمیندار کے خلاف کاشتکار عدالت دیوانی میں ایسی کہا تہ سے بیدخل ہو جانے کے لئے دعوے نہیں کرسکتا جس سے ایکٹ قبضہ اراضی متعلق ہو (۲) نہ بندوبست حال کے اندراج باطل کرنیکے لئے بوجہ اس کے کہ سابقہ بندوبست میں اور اندراج ہے (۳) مگر دعوےٰ ہو سکتا ہے جبکہ اسامی کی استدعا قبضہ حاصل کرسکی ہو بہ خلاف ایسے اشخاص کے جنکو افسر بندوبست نے قبضہ دلا دیا ہو - اور عرضی دعوے میں ادعا ہو کہ وہ مالک نہیں ہیں بلکہ مداخلت بیجا کر نیوالے ہیں تجویز ہوا کہ اگرچہ عدالت دیوانی ایسے مقدمہ کی سماعت کرسکتی ہے مگر نوعیت دخیلکاری کی نسبت کوئی استقرار نہیں کرسکتی (۴) ایک دخیلکار کی فوتیدگی پر اسکی بیوہ کا کاغذات میں اس کی بجائے درج ہوئی - اس کے مرنے پر اس کی بیٹی نے اصل دخیلکار کی جگہ نام درج کرانیکے لئے عدالت مال میں دعوے کیا زمیندار ان اس مقدمہ میں فریق بنائے گئے - اور مدعی کو ڈگری ملی زمیندار نے اپیل کیا اور ناکام رہا - تجویز ہوا کہ عدالت دیوانی میں دعوے استقرار یہ نہیں ہو سکتا وہ حقدار دخیلکاری کی نہیں لیکن اس امر کا استقرار کیا گیا کہ مدعا علیہا اصل دخیلکار متوفی کی بیٹی نہیں ہے (۵) کاشتکار دخیلکار جو بیدخل ہو کر عدالت اپیل مال سے بحال ہو جائے بیدخل کنندہ زمیندار کے خلاف دعوے ہرجانہ عدالت دیوانی میں کرسکتا ہے (۶) زمیندار کاشتکار بیدخل شدہ پر ہرجانہ کا دعوے عدالت دیوانی میں نہیں کرسکتا - اسکا چارہ کار مطابق ایکٹ قبضہ اراضی عدالت مال میں ہو سکتا ہے (۷) بنگال کے لئے ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۸۲۷ و ویکلی رپورٹ جلد ۲۱ صفحہ ۲۰۸ -

کاشتکار دخیلکار کے ثبوت پر ایک شخص نے بذریعہ درخواست مطابق ایکٹ مال ممالک مغربی و شمالی قبضہ کہا تہ متوفی کا حاصل کیا - بحیثیت وارث متوفی کے اور داخل خارج منظور ہو گیا - اسپر زمینداران نے عدالت دیوانی میں دعوے کیا کہ وہ وارث نہیں ہے بلکہ اجنبی ہے -

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۹ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۳۸۷ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۸۴ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۵۲۴ و جلد ۲ صفحہ ۵۲ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۱۰ (۶) ؍؍ ؍؍ ؍؍ جلد ۱۹ صفحہ ۵۶۴ (۷) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۲۹۶

تجویز ہوا کہ ایسا دعویٰ عدالت دیوانی میں ہی ہو سکتا ہے عدالت مال میں نہ ہونا چاہیئے (۱) زمیندار نے کاشتکار اور اُس کے شکمی کاشتکار کے خلاف دعویٰ کیا کہ زمین زرعی پر اُس نے درخت بو دیئے ہیں جو اکھاڑے جائیں تجویز ہوا کہ نالش میں ایسا معاملہ پیدا ہوا ہے کہ جسکی بابت اُس قسم کی نالش دائر کیجا سکتی تھی جو دفعہ ۹۳ - ایکٹ لگان نمبر ۲ ۱۸۸۱ء میں تحریر ہے (۲)

قانون لگان مدراس | ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۴ و جلد ۱۷ صفحہ ۱ و جلد ۱۵ صفحہ ۲۲۳ و ۴۰۸ و جلد ۱۷ صفحہ ۱۴۰ -

ایکٹ اختیار سماعت مال | ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۶۰۱ و جلد ۸ صفحہ ۵۲۵ جبکہ کلکٹر نے وطن دار کا معاوضہ بڑھا دیا اور اُسکی وصولی بذریعہ قرقی جائیداد مدعی و انعامدار کے کی - تجویز ہوا کہ ایسا مقدمہ زیر دفعہ ۴ (ج) ایکٹ نمبر ۱۰ ۱۸۷۶ء ممنوع نہیں ہے (۳) جبکہ کلکٹر نے بذریعہ حکم کے الف کے کہاتہ سے زمین ب کے کہاتہ میں شامل کر دی تجویز ہوا کہ ایسی زمین کی واپسی کے لئے دعویٰ زیر دفعہ ۴ (ج) ایکٹ نمبر ۱۰ ۱۸۷۶ء ممنوع نہیں ہے (۴) ممانعت دعاوی زیر دفعہ ۱۱ - ایکٹ نمبر ۱۰ ۱۸۷۶ء ان حالات سے متعلق نہیں ہے جنمیں کلکٹر زیر دفعہ ۱۰ - ایکٹ نمبر ۷ ۱۸۶۸ء تحریک کرے (۵) فارسٹ افسر اندرون مراد ایکٹ نمبر ۱۰ ۱۸۷۶ء ریونیو افسر نہیں ہے اسکے دعوے برخلاف فارسٹ افسر کے زیر دفعہ ۱۱ ممنوع نہیں ہے (۶) مدعی کو ایسا دعویٰ دائر کرنیکے لیے کیا کیا مراحل طے کر لینے چاہئیں ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۱۷۳ و ۵۷۹ و ۵۸۳ -

جب دعوے برخلاف مدعا علیہ کے بحیثیت عہدہ نہ ہو تو عدالت دیوانی میں دائر ہو سکتا ہے (۷) نیز ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۶ -

پنجاب | ملاحظہ ہو پنجاب ریکارڈ نمبر ۹۶ ۱۸۹۳ء و نمبر ۱ ۱۸۹۵ء و نمبر ۱۰۶ ۱۹۰۰ء و نمبر ۱ ۱۹۰۱ء و نمبر ۴ و ۷۷ و ۸۰ و ۱۰۸ ۱۹۰۱ء و دفعہ ۷۷ - ایکٹ نمبر ۱۲ ۱۸۸۷ء و دفعہ ۱۵ - ایکٹ نمبر ۱ ۱۸۸۶ء -

وارثان بازگشت | انتقال - ہندو بیوہ کے برخلاف جو اپنی بے پسر لڑکی کے ہمراہ خاوند کی جائیداد پر

---

(۱) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۵۳ - (۲) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۴۰۶ (۳) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۸۱ (۴) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۲۴۷ (۵) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۷۴۶ (۶) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۸ (۷) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۴۷۷ -

قابض ہے دعوائے امتناع اس امر کا ہو سکتا ہے منجانب قریبی وارث بازگشت کے کہ وہ انتقال جائیداد نکرے (۱) لیکن اگر مدعی ماں بیٹی کے درمیان سازش ثابت نکر سکے (۲) یا وارث بازگشت بعیدی ہو۔ اور قریبی وارث کی سازش ہمراہ بیوہ یا کوئی ایسا فعل جس کا مدعی کو محروم کرنیکا اثر ہو ثابت نکر سکے یا ثابت کر سکے کہ قریبی وارث نے بدوں وجہ کافی دعویٰ کرنیسے انکار کیا ہے تو دعوائے نہو سکے گا (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۶۹۔

ہندو بیوہ کے برخلاف استرداد تبنیت کے دعوائے کا حق بالعموم قریب تر وارث کو ہے۔ الا اس صورت میں کہ وہ بیوہ کے ساتھ سازش کر گیا ہو۔ یا کسی فعل سے اپنے آپکو دعوائے کرنے کے حق سے محروم کر لیا ہو۔ اور اس سے بعد کا وارث دعوائے کریگا۔ ایسی حالت میں عدالت کو تجویز کرنا ہوگا کہ بعیدی وارث دعوائے کا استحقاق رکھتا ہے اور قریبی وارث کو فریق مقدمہ بنانیکا حکم دیگی (۴)

پنجاب کے متعلق ملاحظہ ہوں نمبر ۶۶ سنہ ۱۸۷۶ء و نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۳ء و نمبر ۹۹ سنہ ۱۸۷۹ء و نمبر ۲۴ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ۔

اہتمام جائیداد مقروض ایک زندہ ہندو مقروض کی جائیداد کے اہتمام کیلئے عدالت دیوانی میں نالش نہیں ہو سکتی (۵)

نیلام بصیغہ اجرائے ڈگری دعوائے دیوانی ہو سکتا ہے۔ برائے تنسیخ نیلام جائیداد جو روپیہ کیلئے نیلام کی گئی ہو (۶) واسطے واپسی زر نیلام جبکہ مدیون ڈگری کا کوئی حق شئے نیلام شدہ میں نہو (۷) واسطے تنسیخ نیلام زیر سرٹیفکٹ پبلک ڈیمانڈز ریکوری ایکٹ (۸) مگر جبکہ نیلام بوجہ ایک ڈگری فریب آمیز کی ہو تو صرف یہی کافی نہیں ہے کہ زر ثمن ناکافی ہے بلکہ ثابت کرنا ہوگا کہ فریب میں حصہ لیا گیا یا اسکا علم تھا ورنہ برخلاف خریدار نیلام منسوخ نہوگا (۹) اور کہ نیلام جو عدالت نے منسوخ کر دیا ہے بحال کیا جاوے (۱۰) نالش

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۴۱۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۶۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۴۰۔ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۴۴ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۶۱۴ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۱۸۳۰۔ (۶) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۶ صفحہ ۷۶۲۔ (۷) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۵ صفحہ ۲۴۴ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۶۱۹۔ (۹) انڈین لا رپورٹ جلد ۲۶ صفحہ ۳۴۵۔ (۱۰) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۵۴۔

واسطے بحالی ایک نیلام بعلت اعتراضات کے جسکو صاحب کلکٹر نے نامنظور کیا تھا دائر ہوسکتی ہے (۱)

فیس مدرسہ فیس کی واپسی کے لئے جو کسی طالب علم نے سرکاری مدرسہ میں ادا کی ہو دعوےٰ نہو گا (۲)

خدمات حجامان حجاموں سے کوئی خاص خدمت ادا کرنے کے لئے دعوےٰ نہیں ہو سکیگا (۳)

سوسائیٹی ملاحظہ ہو ویکلی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۳۲۳ -

چارہ جوئی خاص ملاحظہ ہو مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۵ -

سرکاری راستے ملاحظہ ہو بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۸۵ ۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۴۹ و جلد ۱ صفحہ ۹۰۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۵۱ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۷۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۵ -

دعوےٰ دائر کرنیکے لئے ضروری ہے کہ مدعی کو خاص تکلیف ہوئی ہو (۴) یا زمین کو وقف کرنے والے کا قائم مقام ہو (۵)

ایک دعوے میں معلوم ہوا کہ راستہ کی روکاوٹ سے مدعیان کو کوئی راستہ اپنے جانوروں کو چرانے کے واسطے لیجانیکو نہیں رہا - اور انکی چند جانور اسی وجہ سے ضایع ہوگئے تجویز ہوا کہ راستہ بند ہوجانے سے انکے حق میں بناء دعوے پیدا ہوتی ہے - مگر جانوروں کا ضایع ہونا ایک نہایت بعید نتیجہ ہے (۶) مالک زمین ایسے شخص کے برخلاف دعوے کرسکتا ہے جو اُسکی زمین پر راستہ کے حق کا مطالبہ کرے (۷) جبکہ ایک راستہ کی زمین کے مالک پر اسکے درست رکھنے کی ذمہ داری ہے تو وہ برخلاف اُن اشخاص کے دعوے کرسکتا ہے جو کسی ایسے نقصان کے مرتکب ہوں جس سے راستہ کو نقصان پہونچا ہو اور اسپر لازم نہیں ہے کہ کوئی خاص تکلیف ثابت کرے (۸)

بہ تعلق معافی مقام عام کے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۴ و پبلک حق کے

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۰۲ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۳۸۹ - (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۵۱ - (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۰ و جلد ۷ صفحہ ۳۹۷ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۵۵۳ - (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۵۵۱ - (۷) " " کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۲۸ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۸۳۹

انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۔
مجسٹریٹ کا حکم زیر دفعہ ۱۴۵ ضابطہ فوجداری حق کی نسبت قطعی فیصلہ کا حکم نہیں رکھتا (۱) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۷۶۰۔

حق دعوے | ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۷۰ خریدار حق دعویٰ کو کوئی بنار دعوے حاصل نہیں ہے (۲)

سکرٹری آف سٹیٹ | گورنمنٹ کے ریزولیوشن میں اگر کوئی مواد شک آمیز ہو تو اس کے لئے کوئی بنار دعوے پیدا نہیں ہوتی۔ اور سکرٹری آف سٹیٹ پر دعوے نہیں ہو سکتا (۳)

ہرجہ | فریق ضرر رسیدہ اگر دعوے فوجداری نکر سکے تو اسکا دعوے دیوانی کرنیکا حق زائل نہیں ہو جاتا (۴)

استعمال | محض استعمال سے حق قبضہ غیر مشترک پیدا نہیں ہوتا (۵)

ادائگی برضا | الف نے چند دیگر اشخاص کی ڈگری اپنی مرضی سے خود ادا کر دی۔ وہ روپیہ کے واپس لینے کا مستحق نہیں ہے (۶) الف نے ب کے حق خرید لئے۔ اور بعد ازاں الف و ب دونوں پر بقایا کا دعوے ہوا۔ اور الف نے جایداد کو نیلام سے بچانے کے لئے بقایا خود ادا کر دیا۔ تجویز ہوا کہ وہ ب پر اس کے لئے دعوے نہیں کر سکتا (۷) مگر ملاحظہ ہو دفعہ ۶۹ ایکٹ معاہدہ ہند و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۴۰۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۸۰۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۲۷ و ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۰۰
الف نے ایک ڈگری برخلاف ج و د کے حاصل کی۔ اور ج نے بطور گارڈین ایک نابالغ کے ایک ڈگری برخلاف الف کے حاصل کی ہوئی تھی۔ الف نے وہ روپیہ داخل کر دیا۔ مگر اپنی اجرائے ڈگری کو برخلاف ج و د کے واپس لے لیا۔ بعد ازاں ج نے د پر دعوے کیا۔ کہ د روپیہ کا حصہ ادا کرے اس بنا پر کہ اس نے نابالغ کو وہ روپیہ ادا کر دیا ہے جو الف نے

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۲۹۳۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۹۵
(۳) ؍؍ ؍؍ ؍؍ جلد ۲۷ صفحہ ۱۸۹ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۸ و ویکلی رپورٹ سول رپورٹس جلد ۲ صفحہ ۹ و ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۷ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۴۱۔ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۹۔ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲
(۷) ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱۴۶۔

وصول کرلیا تھا۔ تجویز ہوا کہ یہ ادائگی برضا تھی (۱) الف کے خاوند کے برخلاف ایک ڈگری صادر ہوچکی تھی جس کے اجرا میں جائداد خاندانی کے نیلام کا حکم ہوچکا تھا۔ الف کو اس جائداد میں بوجہ اپنے مہر حق حاصل تھا جس وجہ سے اسنے عذرداری کی مگر ناکام ہوئی اور زر ڈگری شدہ بدیں اعتراض عدالت میں داخل کردیا کہ وہ مقدمہ نمبری واسطے تنسیخ حکم نیلام دائر کریگی۔ مگر اس نے منظور کرلیا کہ روپیہ ڈگریدار کو دیا جائے۔ تجویز ہوا کہ عدالت میں روپیہ اس غرض سے داخل کیا گیا تھا کہ ایسا نیلام جو مضر حقوق الف ہو واقعہ نہو۔ اور رضا صرف اس امر کے متعلق تھی کہ روپیہ بجائے عدالت میں رہنے کے اسوقت تک ڈگریدار کو دیدیا جائے جبتک کہ حقوق فریقین کا فیصلہ دعوے میں نہیں ہوجاتا۔ اس لئے یہ ادائیگی برضا تسلیم نہیں ہوئی (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۶۴ و جلد ۴ صفحہ ۵۳۹۔

کس طرح ادائیگی برضا ہوتی ہے۔ ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۷۰۸ و جلد ۲ صفحہ ۲۱۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۳۷ و جلد ۴ صفحہ ۲۹۹ و ۵۶۲۔

واصلات کے لئے دعوے نہیں ہوسکتا جو ایک عورت کو جہیز میں دیگئی ہو اسکی ادائگی برضا ہے (۳) نیز ملاحظہ ہوں نمبر ۹ ۱۸۷۵ء و نمبر ۶۹ ۱۸۷۶ء و نمبر ۹۹ ۱۸۷۸ء و نمبر ۱۱ ۱۸۷۳ء و نمبر ۹۴ ۱۸۷۶ء و نمبر ۳۳ ۱۸۸۳ء و نمبر ۲۴ ۱۸۸۳ء و نمبر ۱۱ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ۔

ابواب آبپاشی وصولی آبپاشی کے ابواب کے واسطے برخلاف ایسی رعیت کے دعوے ہوسکتا ہے جسنے اگرچہ پانی کے لئے کوئی درخواست نہ کی ہو مگر اس کی اراضیات پر نالیوں سے وقتاً فوقتاً پانی رہا ہے خواہ اس سے اسکو کوئی فائدہ نہ ہوا ہو (۴) بمبئی کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۷۰۳ اور مدراس کے متعلق انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۸۲ اور ممالک مغربی و شمالی کے متعلق انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۳۹۔

قسم دیوانی میں کیا شامل ہے مقاصد دفعہ ہذا کے واسطے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ قسم دیوانی کسکو کہتے ہیں اور اس میں کونسے مقدمات شامل ہیں۔ مجموعہ سابق نمبر ۱۰ ۱۸۸۲ء میں یہ نہیں

---

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۶۔ (۲) مورز انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۶۵۔ (۳) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ ۲۷۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۳۵۶ و ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۴۵۷۔
(۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۲۴۔

بیان کیا گیا تھا کہ کونسے مقدمات ایسے ہیں جو قسم دیوانی میں شامل ہو سکتے ہیں - اور اب بہی اگرچہ تشریح دفعہ ہذا میں بحث مذکورہ بالا کو رفع کیا ہے - لیکن اس سے صاف طور پر اسکی توضیح نہیں ہوئی - اسلئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس شرح میں مفصل طور سے اون مقدمات کا ذکر کیا جاوے کہ جو قابل دیوانی ہیں - شجرہ مندرجہ ذیل سے میرے نزدیک آسان طریق ہے - معلوم ہوگا -

اقسام نالشات

- ٹارٹس
  - استحقاق جایداد
  - منصب
- معاہدہ
- فوجداری
- محصولات سرکاری
- جایداد غیر قابل انتقال

ٹارٹس | جس کی تعریف یہ ہے کہ لفظ ٹارٹس قانون انگریزی میں ایک لفظ مصطلح ہے جسکے لفظی معنے موڑے ہوئے یا ٹوٹے ہوئے کے ہیں پس اصطلاح قانون میں یہ معنے ہیں کہ جو چیز حق کے خلاف کیجاوے - انگریزی مقننوں نے اُسکو ایک ناجایز کام بلاتعلق معاہدہ کے بیان کیا ہے اور اسکی تعریف اسطرح کی ہے کہ زیادتی کرنی زید کی بکر کے حق پر کہ وہ زیادتی جایداد یا ذات یا آزادی یا نیکنامی پر ہو -

معاہدہ | معاہدہ بالکل ٹارٹس سے علیحدہ ہے - معاہدہ ایک اقرار ہے جس سے دو شخص آپسمیں اقرار کرتے ہیں - اور آپسمیں ایک دوسرے کو کسی فعل کے کرنے یا نکرنیکا پابند کرتا یا ایک اقرار کرتا ہے اور اپنے کو پابند کسی چیز کے حوالہ کرنے یا کسی خاص کام کے کرنے یا نہ کرنیکا کرتا ہے اور دوسرے کی رضامندی حاصل کرتا ہے -

فوجداری کی | جس لفظ کا فوجداری ترجمہ ہے وہ انگریزی میں (کریمنل) ہے جو کرایم سے بنا ہے - کرایم کے انگریزی میں معنے جرم کے ہیں اور جرم وہ فعل ہے جو خلاف قانون کیا جاوے خواہ قدرتی ہو یا مصنوعی -

اصطلاح قانون میں کرایم اُس فعل کو کہتے ہیں جو خلاف قانون متعلق سلطنت یا انتظام مدن کے کیا جاوے -

شکل جورس ڈکسن یعنے محصولات سرکاری	یہ عدالت اکسچکیر سے متعلق ہے اکسچکر ولایت میں ایک عدالت ہے جس کو بادشاہ ولیم نے مقرر کیا تھا اوس کے دو شعبہ تھے ایک شعبہ کا نام

عدالت فسکل (یعنی محصولات سرکاری) ہے اور دوسری کا نام عدالت کامن لا (عدالت محصولات سلطنت و رعایا کے مالکانہ حقوق متعلق جایداد کا تصفیہ کرتی ہے۔

رئیل پراپرٹی کے معنے جایداد غیر قابل انتقال کے ہیں۔

ہندوستان میں فوجداری اور وہ عدالتیں جو محصولات سرکاری سے متعلق ہیں علیحدہ ہیں اور رئیل پراپرٹی یعنی جایداد غیر قابل انتقال ہندوستان میں نہیں ہے انگلستان میں اس کا خاص قانون ہے۔ اور عدالتیں مقرر ہیں۔ ایک شجرہ مذکورہ بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف سات اقسام کی نالشیں ہیں۔ جو عدالتوں میں پیش اور فیصل ہوسکتی ہیں۔

منصب۔ استحقاق بنسبت جایداد۔ ٹارٹس۔ معاہدہ۔ فوجداری۔ محصولات سرکاری۔ جایداد غیر قابل انتقال۔ جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے۔ فوجداری اور محصولات سرکاری کے تنازعات کے واسطے عدالتیں علیحدہ مقرر ہیں۔ اور جایداد غیر قابل انتقال ہندوستان میں نہیں ہے۔ اب اول کی چار اقسام باقی رہ گئی ہیں کہ وہ بھی دیوانی کی ہیں۔ لیکن اقسام بالا کے بھی بہت سوالیسے معاملات ہوئے ہیں جنھیں یہ مباحثہ رہا ہے کہ وہ قابل سماعت عدالت دیوانی ہیں یا نہیں۔ جنکو ہم دفعہ ہذا میں پہلے لکھہ آئے ہیں۔

حق رام لیلا کرنیکا کسی مندر یا شوالہ سے متعلق نہیں

مدعی ایک نابالغ نے نالش واسطے استقرار اس امر کے دائر کی کہ اُسکو حق ایک رام لیلا کرنیکا ہے اور یہ دعوے کیا کہ حکم بنام مدعا علیہم مشعر اس کے صادر کیا جائے کہ وہ حق مذکور میں دست اندازی نکریں یہ تسلیم کیا گیا تھا کہ رام لیلا بذریعہ چندہ ہندو جماعت کے ہوتی تھی اس چندہ میں سے رام لیلا کا صرف ادا کیا جاتا اور باقی مدعی کے تصرف میں آتا تھا۔ تجویز ہوئی کہ نالش حسب منشاء دفعہ ہذا قابل پذیرائی نہیں ہے کیونکہ جلوس کا تعلق کسی مندر یا شوالہ یا کسی متبرک مقام سے نہ تھا۔ اور مدعی کسی عہدہ پر مامور نہ تہا اور نہ اُس کو کچھہ منافع یا اُجرت ملتی تھی۔ (۱)

مدعی کا بیان فریب کا

مدعی نے ایک نالش بنام مدعا علیہ واسطے استقرار اس امر کے دائر کی کہ رہننامہ جو اسنے بحق مدعا علیہ تحریر کیا ہے اسوجہ سے کالعدم اور بے اثر تھا کہ زر رہن مندرجہ دستاویز مذکور واقعی ادا نہیں کیا گیا تہا اور دستاویز صرف بہ نیت فریبًا بغرض نقصان رسانی برادر نابالغ کے تحریر کیگئی تھی عدالت اپیل نے مقدمہ کو اسوجہ پر ڈسمس کیا بلحاظ بیان

(۱) الہ آباد لا جرنل جلد ۷ صفحہ ۵۲۹ -

مدعی کے جس نے خود اپنا فریب بیان کیا نالش قابل پذیرائی نہیں ہے۔ تجویز ہوئی کہ چونکہ نالش جس شکل میں کہ وہ دایر کیگئی صاف قابل سماعت عدالت ہائے دیوانی حسب دفعہ ہذا کے تھی (۱)

التوائے مقدمہ **دفعہ ۱۰** - کوئی عدالت کسی ایسے مقدمہ کی تجویز کی کارروائی شروع نہ کریگی جس میں امر متنازعہ فیہ صراحتاً اور دراصل وہی ہو جو کسی اور پہلے رجوع کئے ہوئے ایسے مقدمہ میں جو فیمابین انہی اشخاص کے یا درمیان ایسے اشخاص کے متنازعہ فیہ ہو جن کے ذریعہ سے اشخاص مذکور یا بعض اُن میں سے دعویدار ہیں اور اُسی استحقاق پر خصومت قایم کرتے ہیں اور جو برٹش انڈیا کے اندر اُسی عدالت یا کسی اور عدالت میں جسے دادرسی مطلوبہ کا اختیار ہو یا برٹش انڈیا کی حدود کے باہر کسی ایسی عدالت میں دایر ہو جو جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے حکم سے مقرر ہوئی ہو یا قایم رکھی گئی ہو اور اُسی طرح کا اختیار رکھتی ہو یا جو ملک معظم باجلاس کونسل کے حضور میں دایر اور زیر تجویز ہو۔

تشریح- اگر کوئی مقدمہ کسی ریاست غیر کی عدالت میں دایر ہو تو اس بات کی ممانعت نہیں ہے کہ دوسرا مقدمہ جسکی وہی بناء دعوےٰ ہے برٹش انڈیا کی کسی عدالت میں رجوع کیا جاسکے۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۱۲۔ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

دفعہ ہذا میں اصول (لیس پن ڈنسی) یعنی مقدمہ متدایرہ کا بیان کیا ہے۔ جب کوئی مقدمہ کسی عدالت واقع برٹش انڈیا میں یا کسی ایسی عدالت بیرون حدود عدالت برٹش انڈیا میں دایر ہو۔ جس کو گورنر جنرل ہند نے باجلاس کونسل مقرر کیا ہو یا عدالت ملک معظم باجلاس کونسل میں دایر ہو تب کوئی مقدمہ کسی دوسری عدالت درجہ اعلےٰ خواہ ادنےٰ میں اسی چارہ کار کی نسبت درمیان اُنہیں فریقین کے قابل تحقیقات نہوگا۔

منشاء دفعہ ہذا کا کیا ہے منشاء دفعہ ہذا کا یہ ہے کہ سرکاری عدالتوں میں ایک حق کی نسبت جو اُنہیں فریقین میں متنازعہ فیہ ہو مختلف فیصلے صادر نہ ہو جاویں دفعہ ہذا کو کسی مقدمہ سے متعلق کرنیکے واسطے یہ ضرور ہے کہ چار امور ثابت کئے جائیں۔

اوّل- امور تنقیح طلب صریحًا اور اصولاً وہی ہیں جو مقدمہ متدایرہ سابق میں ہیں۔

(۱) اودھ کیسز جلد ۵ صفحہ ۲۷۰۔

دوم - مقدمہ متدایر سابق اور حال دونوں میں ایکہی چارۂ کار کی استدعا ہے -
سوم - فریقین وہی ہیں جو مقدمہ متدایرہ سابق میں ہیں یا کل یا بعض فریقین میں سے ایسے ہیں جو فریقین سابق کے ذریعہ سے دعویدار ہیں -
چہارم - کسی ایسی عدالت واقعہ برٹش انڈیا میں مقدمہ سابق دایر ہے جو مجاز سماعت دعوے کی ہے یا اگر بیرون حدود برٹش انڈیا ہے تو یہ بھی ثابت کرنا چاہئے کہ اُسکو گورنر جنرل باجلاس کونسل نے مقرر کیا ہے یا وہ ملک معظم کی پریوی کونسل ہے - ان چار امور کی مفصل شرح دفعہ ۱۱ میں ملیگی - تشریح دفعہ ہذا سے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ کوئی مقدمہ متدایرہ عدالت غیر کا مانع تحقیقات کسی دوسرے مقدمہ کا جو عدالت برٹش انڈیا میں اُسی بناء مخاصمت پر رجوع کیا جائے نہ ہوگا -

---

دفعہ ہذا کا منشاء یہ بھی ہے کہ مساوی اختیار سماعت والی عدالتہائے کو ایک ہی بناء دعویٰ نسبت مدعا بہا اور ایک ہی دادرسی کے لیئے دو برابر کے تنازعات کو ایکہی وقت میں سماعت اور فیصلہ کرنے سے روکا جاوے - مصلحت قانون یہ ہے کہ مدعی کو ایکہی مقدمہ تک محدود کیا جاوے اسطرح سے دو یا زیادہ عدالتوں کو ایک ہی دادرسی کے متعلق دو مخالف آرائے ظاہر کرنیکا موقع نہ ملیگا (۱)

التوائے — الفاظ "ورنہ بجز اس کے جہانکہ نالش زیر دفعہ ۲۰ ملتوی کی گئی ہو" سابقہ دفعہ سے نکال دیئے گئے ہیں عدالت کو عام طور پر بھی اختیار حاصل ہے کہ بوجہ سہولت اسباب کے ایکہی وقت میں مختلف عدالتوں کے روبرو حاضر ہونا پڑے کسی کارروائیات کو ملتوی کردے (۲)
کارروائیات اجراء بھی ملتوی کیجا سکتی ہیں (۳) دفعہ ۱۲ اشتباہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کو اب متروک کردیا گیا ہے کیونکہ موجودگی دفعہ ہذا کے اسکی کوئی ضرورت نہیں رہی -

تجویز کی کارروائی شروع نہ کرے گی — الفاظ مندرجہ عنوان سے مراد ہے کہ کارروائی کو ملتوی کردیگی جو عام مصلحت کی غرض سے ضروری ہے اس سے نالش کا رجوع کرنا ممنوع نہیں قرار دیا گیا اسلئے نالش میعاد مقررہ کے اندر دایر ہوسکتی ہے جبکہ قانوناً اسکا رجوع کیا جانا امر احتمالاً ضروری ہو (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۱۸۱ -

---

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۸ لغایت صفحہ ۱۵۵ رائے محمود صاحب جسٹس - (۲) کلکتہ لارپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۸۲
(۳) رر رر کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۸ (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۶۴ و ۶۷۵ -

نالش یا مقدمہ | کارروائی اجراء نالش یا مقدمہ نہیں ہے لیکن کارروائی بنالش ہے اس لئے کارروائی زیر دفعہ ۴۷ مجموعہ ہذا حسب مراد دفعہ ہذا مقدمہ یا نالش نہیں (۱)

امر متنازعہ فیہ | اطلاق دفعہ ہذا کے لئے ضروری ہے کہ مابعد کے مقدمہ میں صراحتاً اور دراصل امر متنازعہ فیہ وہی ہو جو کہ پہلے مرجوعہ مقدمہ میں ہو اور ہر دو مقدمات میں فریقین مدعا بہا بھی وہی ہونی چاہئیے (۲) جبکہ سوال استحقاق ایک ہی ہو لیکن امر تنقیح متعلق دیگر قطعہ اراضی اور مختلف وقت کے ہو تو دفعہ ہذا متعلق نہ ہوگی (۳)

پہلا رجوع کیا ہوا مقدمہ | دو مقدمات میں سے صرف اسی میں کارروائی ہوگی جو پہلے دائر ہوا ہے (۴) الف نے جو ب کا ایجنٹ تہا کلکتہ میں ب کے خلاف جولائی ۱۸۷۶ء میں دعوائے حساب کتاب کیا۔ دسمبر ۱۸۷۶ء میں ب نے الف پر کلکتہ میں حساب کا دعوائے کیا اور ہرجانہ کے واسطے جو الف کی غفلت کی باعث ہوا تہا۔ تجویز ہوا کہ دوسرا مقدمہ ملتوی کیا جائے۔ مگر دعوئے واسطے لگان یا مالکانہ کے نسبت سال دیگر کے نہیں رُک سکتا جبکہ سال اول کے لگان یا مالکانہ کے لئے پہلے دعوائے دائر ہوا (۵) اس دعوائے سے دائری دعوے کا امتناع نہیں ہوتا۔ صرف تحقیقات ملتوی کیجائیگی (۶)

مدعاعلیہ نے ایک دعوائے زر نقد میں اقبال کیا کہ مدعی کے ہمراہ جو دادوستد اسکا تہا اس کا حساب کتاب لینے پر معلوم ہوگا کہ مدعی مدعاعلیہ کا مقروض ہے۔ عدالت نے مدعی کا دعوی خارج کیا۔ مگر حساب کتاب برخلاف مدعی لینے سے انکار کیا تجویز ہوا کہ مدعاعلیہ کو اسمقدمہ میں حساب کتاب لینے کا کوئی حق نہ تہا۔ اور دفعہ ہذا سے الگ مقدمہ کا جو واسطے حساب کتاب کیا جاتا امتناع نہ تہا (۷) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۱۸۔

مدعی نے پہلے مدعاعلیہ پر پٹہ پٹنی کی تنسیخ اور زر واصلات کا دعوائے کیا۔ اور بعد میں اسی مدعاعلیہ کے خلاف بقایا لگان بابت اسی قدر عرصہ کے دائر کیا۔ تجویز ہوا کہ زیر دفعہ ہذا دعوئے ثانی کی

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۲۵۶- (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۰ العفحہ ۱۱۰ — (۳) کلکتہ لارپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۱۳ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۰ و ۲۲ و ۲۶ — (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۵۶ و کلکتہ لارپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۸۲ و ۲۸۳ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۸ (۶) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۶۴۰- (۷) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۱۳۱-

تحقیقات ممنوع نہیں۔ البتہ جبتک پہلے مقدمہ کا خاتمہ نہوا دوسرے کی ڈگری کا اجراء ملتوی کیا گیا (۱)

بیشک نالش کا اُسوقت خاتمہ ہوتا ہے جبکہ اُس میں ڈگری صادر کیجائے مگر یہ امر اہم نہیں ہے کہ آیا نالش بطور نالش ابتدائی یا اپیل کے متدائرہ ہے۔ لہذا اپیل کا دائر ہونا مانع تجویز نالش مابعد ہوگا (۲) محض درخواست یا حصول اجازت اپیل بحضور پریوی کونسل اپیل کا دائر ہونا نہیں ہے (۳) اسلئے فیصلہ اور اپیل کے درمیان اگر کوئی نالش رجوع کیجائے تو اُس کی تجویز منع نہیں ہے۔

دادرسی | اطلاق دفعہ ہذا کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ دادرسی مطلوبہ ہر دو نالشات ایکہی ہو اگر امر تنقیح ایک ہی ہو لیکن دادرسی ایک نہ ہو تو دفعہ ہذا متعلق نہوگی (۴) چنانچہ جس حال میں کہ مدعی نے پہلے مقدمہ میں تنسیخ پٹہ پٹنی اور زر واصلات کا دعوے کیا اور بعد میں دوسرا مقدمہ اس مدعاعلیہ کے خلاف واسطے بقایا لگان بابت اُسی عرصہ کے کیا تو قرار دیا گیا کہ ہر دو مقدمات میں دادرسی ایک ہی نہیں ہے اور دفعہ ہذا متعلق نہیں (۵) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۰ و ۳۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۱۴۸۔ اور اگر جزو دادرسی بھی ہر دو مقدمات میں مشترک ہو تاہم مقدمہ مابعد ممنوع السماعت ہوگا (۶) چونکہ دادرسی کا ایکہی ہونا امر تنقیح کے ایک ہی ہونے پر منحصر ہے اسلئے الفاظ "واسطے اُسی دادرسی کے" دفعہ سابق سے بوجہ بلاضرورت ہونے کے نکال دیئے گئے ہیں۔

اُنہی اشخاص | اطلاق دفعہ ہذا کے لئے نالش مابعد میں فریقین وہی ہونے چاہئیں جو کہ نالش اول میں ہوں یا ایسے ہوں جو اشخاص نالش اول کے ذریعہ سے یا بعض اُن میں سے اُنہی اشخاص کے ذریعہ سے نالش مابعد میں دعویدار ہوں۔

عدالت | یہ ضروری نہیں ہے کہ عدالت جس میں مقدمات دائر ہوں ایک ہی ہو صرف یہ ضروری ہے کہ عدالت جس میں مقدمہ مابعد دائر ہو مقدمہ اول میں دادرسی عطا کرسکتی ہو (۷)

(۱) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۷ صفحہ ۲۰۷۔ (۲) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۷ صفحہ ۲۰۷ و ۲۱۷ و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۱۳ و ۱۱۴۔ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۸ و ۲۲۔ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۱۴۱ و ۲۰۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۵ و ۱۵۵ (۵) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۸ صفحہ ۲۰۷ و ۲۲۷ (۶) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۱۰۰ (۷) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۲۸ و ۳۴۔

رس جوڈیکٹیا (امر تجویز شدہ)

دفعہ ۱۱- کوئی عدالت کسی ایسے مقدمہ یا بحث کی تجویز نکریگی جس میں وہ امر جو صریحاً اور دراصل تنقیح طلب ہو کسی سابق مقدمہ میں مابین فریقین حال یا ایسے فریقین کے جن کے ذریعہ سے تخاصمین حال یا لبعض ان میں سے دعویدار ہیں اور اوسی استحقاق پر خصوصت قایم کرتے ہیں ایسی عدالت میں صریحاً اور دراصل تنقیح پاکر اوسکی معرفت مسموع اور قطعاً طے ہو چکا ہو جو مقدمہ مرجوعہ مابعد یا اس مقدمہ کے تجویز کرنیکی مجاز ہو جسمیں بحث مذکور بار ثانی پیش کیجائے۔

تشریح ۱- "مقدمہ سابق" سے ایسا مقدمہ مراد ہے جو اس دوسرے مقدمہ کے پہلے طے پاچکا ہو عام اس سے کہ رجوع اس کے پیشتر ہوا ہو یا نہ ہو۔

تشریح ۲- دفعہ ہذا کی اغراض کے لئے یہ امر کہ آیا فلاں عدالت فلاں مقدمہ کی تجویز کی مجاز ہے بلالحاظ کسی احکام نسبت حق ارجاع اپیل عدالت مذکور کے طے کیا جائیگا۔

تشریح ۳- ضرور ہے کہ مقدمہ سابق میں امر متذکرہ صدر کو ایک فریق نے تسلیم کیا ہو اور دوسرے فریق نے صراحتاً یا ضمناً اس سے انکار یا اقبال کیا ہو۔

تشریح ۴- ہر امر جو اس مقدمہ سابق میں جواب یا دعوے کی بنا قرار دیا جاسکتا تھا اور قرار دینا چاہئے تھا سمجھا جائیگا کہ وہ مقدمہ میں ایک امر صریحاً اور دراصل تنقیح طلب تھا۔

تشریح ۵- جس دادرسی کا دعوے عرضیدعوے میں کیا گیا ہو اور اگر وہ ڈگری میں صراحتاً منظور نہ کی گئی ہو وہ اس دفعہ کی اغراض کے لئے سمجھی جائیگی کہ منظور نہیں ہوئی۔

تشریح ۶- جس حال میں کہ اشخاص بابت کسی حق عام یا کسی ذاتی حق کے جسکا دعوے وہ واسطے اپنے اور دیگر اشخاص کے شرکت کرتے ہوں بہ نیک نیتی عدالت میں نزاع رجوع کریں تو تمام اشخاص جو اس حق میں غرض رکھتے ہوں واسطے مطالب اس دفعہ کے دعویدار بذریعہ ان اشخاص کے سمجھے جائیں گے جنہوں نے ایسی نزاع رجوع کی۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۲- ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۸۵۹ء و دفعہ ۱۳- ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۷۷ء و دفعہ ۱۳ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے قایم ہوئی ہے۔

دفعہ ہذا کس اصول پر قایم ہوئی ہے

دفعہ ہذا اس اصول پر قایم ہوئی ہے کہ کسی شخص کو ایک ہی سبب کی بابت دوبارہ تکلیف نہ دیجائیگی۔ (۱)

(۱) بروس لیگل میکزمس طبع پنجم صفحہ ۳۲۷۔

یہ اصول اس لحاظ سے قایم ہوا ہے کہ بعد طے ہونے معاملہ کے تنازعہ کا خاتمہ ہوجائے ورنہ کسی شخص کی حفاظت کبھی ممکن نہ تھی اور تعبیر قانون کے بہت بڑی سختی ہوسکتی ہے (۱)

پس کسی معاملہ کو تجویز شدہ کے رتبہ پر پہونچانے کے لئے امور ذیل ضروری ہیں:-

(۱) جو امر کہ اب معرض بحث میں ہے اور مقدمہ میں صریحاً و در اصل تنقیح طلب ہے پہلے مقدمہ میں بھی وہ امر صریحاً و در اصل تنقیح طلب رہا ہو۔

(۲) وہ مقدمہ سابق مابین فریقین حال کے ہو یا اُن لوگوں کے درمیان ہو جن کے ذریعہ سے فریقین حال یا اُن میں سے بعض دعویدار ہوں۔

(۳) جس استحقاق پر کہ مقدمہ سابق مبنی تھا اسی استحقاق پر فریقین حال دعوے کرتے ہوں۔

(۴) امر مذکور کی تجویز قطعاً ہوگئی ہو۔

(۵) وہ عدالت جس نے پہلے مقدمہ میں امر متنازعہ کو فیصل کیا مقدمہ مرجوعہ حال کی سماعت کی مجاز ہو جسمیں کہ اُس امر پر بحث کیجاوے۔

(۶) مقدمہ سابق جس میں امر متنازعہ فیصل ہوا ہو واقعی ہو سازشی نہو اور ایک نزاع اصلی یا حق اصلی کی بابت ہو۔

واضعان قانون کی منشاء دفعہ ہذا کے قایم کرنیکی یہ ہے کہ ایک ہی وجوہات پر بار بار مقدمہ بازی نہو اور مدعا علیہ کو ایک ہی امر کی بابت بذریعہ متعدد نالشات کے حراساں اور دق نکیا جاوے (۲)

امورات ذیل ثابت کرنے ہونگی

جو شخص اسبات کو بیان کرے کہ یہ مقدمہ حسب دفعہ ہذا قابل سماعت نہیں ہے اسکو مفصلہ ذیل امور ثابت کرنے ہونگے:-

اول - یہ کہ امر متنازعہ فیہ صریحاً اور اصولاً تنقیح طلب قرار پاکے تجویز ہوگیا۔

دوم - یہ کہ عدالت مجازہ نے سماعت کر کے فیصلہ قطعی کر دیا۔

سوم - یہ کہ فریقین مقدمہ وہی ہیں جو مقدمہ سابق میں تھے یا اُن کے قایم مقام جایز رہیں۔

چہارم - یہ کہ جس شے سے فیصلہ سابق متعلق تھا اُسی سے فیصلہ حال بھی متعلق ہوگا۔

دفعہ ہذا مدعی اور مدعا علیہ دونوں سے متعلق ہے

دفعہ ہذا مدعی اور مدعا علیہ دونوں سے متعلق ہے جیسے کہ ...ی

(۱) برومس لیگل میگزمس صفحات ۳۲۹ و ۳۳۰- (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۶۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۳۲

امر تنقیح طلب مدعا علیہ کے بیان کی وجہ سے قایم کیا گیا ہو اور بعد میں وہ خلاف مدعا علیہ فیصل ہو جائے تو پھر مدعا علیہ یا اُن کے قایم مقامان کو یہ اختیار نہ ہوگا کہ وہ اُسی امر کو دوبارہ تجویز کے واسطے پیش کریں کیونکہ وہ امر تجویز شدہ قرار پا چکا ہے۔

ایک مقدمہ میں جس کے واقعات یہ ہیں کہ زید نے ایک دعوے بکر پر کیا جو ڈسمس ہو گیا اور اُس کے بعد بکر نے زید پر دعوے قیمت ایک ہاتھی کا کیا زید نے اُس دعوے کے جواب میں حجت مجرائی محسوبی کی پیش کی اور اسی دعوے کو جو پہلے ڈسمس ہو چکا تہا پہر قیمت ہاتھی میں مجرا لینا چاہا۔ تجویز ہوئی کہ عذر مجرائی و محسوبی کا در حقیقت طریقہ مدعا علیہ کیواسطے دعوے کرنیکا ہے کسواسطے کہ مدعا علیہ اُس رقم کی بابت جسکی نسبت پہلے اُسکا دعویٰ ڈسمس ہو چکا ہے شبد اللہ خان بنام سری گنو (۱)

ایک اور مقدمہ میں مدعیہ نے پٹہ بعض دیہات کا سنہ ۱۸۶۲ء میں بہ تقرر لگان کے حاصل کیا اور سنہ ۱۸۶۵ء میں ایک جزو اراضی سے بیدخل ہو گئی لیکن اُس نے کوئی کارروائی تخفیف لگان کے واسطے نہیں کی اور چونکہ اُس نے سنہ ۱۸۷۱ء کا لگان ادا نہیں کیا مدعا علیہ نے بذریعہ مقدمہ بذانے دعوے لگان رجوع کیا اُسمیں مدعیہ نے یہ عذر کیا کہ وہ مبلغ ۱۵۵ روپیہ کی تخفیف کی مستحق تہی جو برابر لگان اراضی غیر مقبوضہ مدعیہ کی ہے۔ اُس مقدمہ میں عدالت نے مطلب کی تخفیف کی اور اُس فیصلہ کی ناراضی سے اپیل نہیں ہوا۔ اب مدعیہ نے یہ مقدمہ واسطے تخفیف لگان کے اُسی مقدار مبلغ روپیہ کے رجوع کیا۔ تجویز ہوئی کہ یہ امر پہلے مدعیہ کیطرف سے پیش ہو کر فیصل ہو چکا ہے اب دوبارہ سماعت نہیں ہو سکتی (۲)

امر فیصلشدہ سابقہ یا امر تجویز شدہ	(امر تجویز شدہ یا فیصل شدہ سابقہ) کے پیچیدہ مضمون کو کسی ایکٹ کی ایک دفعہ میں وضاحت کے ساتھ محیط کرنا ناممکن ہے۔ اسلئے کمیٹی نے

دفعہ ۳ مجموعہ سابق میں ضروری ترمیمات داخل کر کے اُسکو دوبارہ داخل کیا ہے۔ کمیٹی کو معلوم ہے کہ اس دفعہ میں کارروائی نہیں آتی مگر صاف الفاظ میں اس امر کو ظاہر کرنا بہتر نہیں سمجہا گیا اس وجہ سے کہ بلاشبہ اصول "رس جوڈیکیٹا" بعض کارروائی سے متعلق ہو سکیگا۔ اور بلحاظ پیش بینی کے کارروائی کو صاف تعریف میں بیان کرنا خالی از دقت نہ ہوگا۔ ملاحظہ طلب انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۷ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۷۰۔ تشریحات اول و دوم جدید ایزاد کیگئی ہیں تشریح اول میں الفاظ

(۱) ویکلی رپورٹر دیوانی جلد ۱۵ صفحہ ۲۵۲۔ (۲) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۰۰۔

"مقدمہ سابق" کی تشریح کردیگئی ہے اور لفظ "سابق" بجائے لفظ "دوسرے" کے اس غرض سے قایم کیا گیا ہے کہ ہندوستان کی عدالتوں کے فیصلجات میں مطابقت ہوجائے۔ تشریح دوم کا مقصود اس امر کا یقین دلانا ہے کہ عدالت کا اختیار کامل منحصر اسپر نہیں کہ اُسکے فیصلہ کی نارضی سے حق ارجاع اپیل حاصل ہے۔ تشریح ششم میں الفاظ "حق عام" اس غرض سے بڑھائے گئے ہیں کہ نالشات امور باعث تکلیف کو مناسب تاثیر حاصل ہو۔ ملاحظہ ہو دفعہ ۹۱ مجموعہ ہذا۔ اور الفاظ "نیک نیتی" بھی تشریح مذکور میں جدید ایزاد کئے گئے ہیں۔ سابقہ تشریح ششم کو اب دفعہ ۱۴ بنا دیا گیا ہے۔

اطلاق دفعہ | اطلاق دفعہ ہذا کے لئے ضروری ہے (۱) کہ وہی نزاع عدالت کے روبرو مقدمہ سابق میں پیش ہوچکی ہو (۲) مابین فریقین حال یا ایسے فریقین کے جنکے ذریعہ سے متخاصمین حال یا بعض اُنمیں سے دعویدار ہیں (۳) عدالت تجویز کنندہ مقدمہ سابق کو نزاع مابعد کی سماعت کا اختیار سماعت حاصل ہو (۴) وہ امر صریحاً اور درحال تنقیح طلب رہا ہو۔ (۵) اور مسموع ہوکر قطعی طور پر طے ہوچکا ہو (۱)

تاثیر امر تجویز شدہ | امتناع رس جوڈیکیٹا (امر تجویز شدہ یا فیصلشدہ سابق) بمقابلہ جملہ فریقین کے قطعی ہوتا ہے۔ کیونکہ معیار امر فیصل شدہ سابق کا فریقین کا ہر دو مقدمات میں ایک ہونا ہے (۲) جہانکہ ایسی صورت ہو تو بنائے دعوے زائل ہوجاتی ہے۔ اگر ثابت کیا جائے کہ رس جوڈیکیٹا (امر تجویز شدہ سابق) نہیں ہے تو پھر وہ بحال رہ سکتی ہے (۳) لہذا ڈگریدار کو اپنی ڈگری کا ایفا بذریعہ اجراء حاصل کرنا چاہیئے نہ کہ بذریعہ نالش ثانی کے جوکہ نہ تو اصلی بناء دعوے پر اور نہ اس ڈگری پر جسمیں کہ وہ مدغم یعنی مخلوط ہوگئی ہوتی ہے دایر ہوسکتی ہے اگر ڈگریدار کو ایسا کرنیکی اجازت دیجاوے تو غرض دفعہ ہذا فوت ہوجاویگی (۴) اگر ایک فیصلہ نامناسب طور سے حاصل کیا جاوے مثلاً برخلاف ایک مردہ شخص کے تو وہ نالش مابعد میں بطور امر تجویز شدہ کے مؤثر نہیں ہوسکتا کیونکہ اُسکا مابین فریقین کے ہونا ضروری ہے (۵) عذر امر تجویز شدہ ہر حالت میں غالب آئیگا خواہ اُس کے مؤثر کرنیکا نتیجہ کیسی ہی امر کا

(۱) ملاحظہ ہو کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۳ صفحہ ۵۱۷ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۵۶ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۴۷۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۶۱۹ - (۳) لا رپورٹ اپیل کیس جلد ۲ صفحہ ۵۲۸ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۶۹ (۵) بمبئی لا رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۲۷۲

اجازت دینا ہو جو کہ بذریعہ کسی قانون کے ممنوع ہونیکی وجہ سے خلاف قانون ہو (۱)
امر تجویز شدہ عارض ہوگا | گو کہ کسی نالش میں امر مستدعیہ کی تجویز نہ ہوا اور مقدمہ صرف اعتراض
تمادی پر ڈسمس ہو جائے تاہم نالش آئندہ میں تشریح سوم امر تجویز شدہ عارض ہوگا (۲)
جو مدعا علیہ جوابدہی میں اپنے کسی حق متعلقہ معاملہ نزاعی کو بیان نہ کرے وہ آئندہ اُس کی
نالش نہیں کر سکتا - امر تجویز شدہ عارض ہوگا (۳) نالش دخلیابی بربناء بیع میں شرکاء
حقیت نے عذر ناجوازی بیع پیش کیا وہ نامنظور ہوا - اُس کے بعد دعوائے شفع بربناء بیع
مذکور ممنوع ہے کیونکہ اول بھی بربناء حق شفع جواب ہونا چاہئے تھا اور ہو سکتا تھا لہذا امر تجویز
شدہ عارض ہے (۴) جن وجوہ پر کوئی فریق کر سکتا ہو اُنپر وہ نالش جدید نہیں کر سکتا امر تجویز شدہ
عارض ہوگا (۵) زید کے وارث بکر نے جائداد متروکہ زید کو خالد کے پاس رہن دخلی کیا - اُس کے
بعد عمرو دیگر وارث زید نے بنام بکر اپنے حصہ وراثت کی نالش کر کے ڈگری پائی دوسری
نالش تیسرے وارث زید حامد نے بنام بکر و خالد راہن و مرتہن کی بابت دخل دایر کی - اور وہ
بمقابلہ بکر کے ڈگری اور بمقابلہ خالد مرتہن کی بوجہ قبل از وقت ہونے کے ڈسمس ہوئی کیونکہ اُسکا
رہن واگذاشت نہیں ہوا تھا اُس کے بعد زید کے ورثاء دوم و سوم یعنی عمرو و خالد و حامد کے
حقوق منتقل ہو گئے اور محمود نے خرید کئے بعد خریداری کے محمود نے بنام مرتہن نالش دایر
کی - تجویز ہوئی کہ گو عمرو کی نالش میں خالد مدعا علیہ نہ تھا مگر ہونا ضروری تھا اور عمرو کو اُسکے
رہن و قبضہ کا علم تھا باوجود علم کے اُس نے خالد کو مدعا علیہ نہ بنایا اور حامد کا دعوائے بمقابلہ
خالد کے ڈسمس ہو چکا ہے لہذا اس مقدمہ میں جو کہ محمود کی طرف سے بہ قایم مقامی حامد و عمرو کی
دایر ہوئی ہے استحقاق مرتہنی خالد کا امر تجویز شدہ ہے اور اُسپر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا (۶)
مہتمم بندوبست کا کسی کی نسبت یہ تجویز کر دینا کہ وہ پٹہ دار زمیندار کا نہیں ہے - بلکہ مالک
حقیت ادنے بہ لگان معین ہے اثر امر تجویز شدہ کا رکھیگا اور اُس کے خلاف دیوانی میں نالش
ممنوع ہے (۷) مرتہن نے نالش نفاذ رہن کی دایر کی مشتریاں حقیت مرہونہ کو مدعا علیہ کیا

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۳ صفحہ ۹۷۴ - (۲) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۲ء جلد ۲ صفحہ ۱۶ -
(۳) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۱ سنہ ۱۹۰۱ء صفحہ ۲۳ - (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵، کا حوالہ دیا
گیا - ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۱ء جلد ۱ صفحہ ۶۳ و ۷ (۵) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۲ء جلد ۲ صفحہ ۴ -
(۶) ؍؍ ؍؍ ؍؍ سنہ ۱۹۰۲ء جلد ۲ صفحہ ۱۴ - (۷) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۲ء جلد ۲ صفحہ ۱۱۱ -

اُنہوں نے عذر اپنے حق مقدم کا نہ کیا جدید نالش میں بربنائے حق خریداری مقدم کی جو بجانب مشتریاں حقیقت کی دائر تجویز اول بطور امر تجویز شدہ عارض ہوگی۔ (۱) واصلات آئیندہ کا دعوے کیا گیا لیکن ڈگری خاموش رہی لہذا دوسری نالش واصلات میں امر تجویز شدہ عارض ہے۔ (۲) عدالت مال مقدمات بقایا لگان میں اس امر کی تجویز کی مجاز ہے کہ مدعا علیہ ذمہ دار ادائے لگان ہے یا نہیں اور وہ تجویز نالش آئیندہ میں امر تجویز شدہ ہوگی (۳) توجہ نہ داخل ہونے مصارف اجرائے کمیشن کے جو مقدمہ خارج ہوا اُس سے آئیندہ نالش میں امر تجویز شدہ عارض ہوگا (۴)

امر تجویز شدہ عارض ہوگا	جبکہ کسی مقدمہ میں بعد ملاحظہ سوال وجواب فریقین کے اور اُن امور کے جو مابین فریقین کے پیدا ہوں فیصلہ کسی امر استحقاق کا واسطے صدور ڈگری کے

ضرور ہو تو وہ فیصلہ در بارہ استحقاق مذکور امر تجویز شدہ ہوگا اور اگر غیر ضروری ہو تو کچھ اثر نرکھیگا۔ (۵) بابت قرضہ مسلمان متوفی کے اُس کے بعض ورثا پر نالش ہو کر ڈگری نفاذ کفالت کل جایداد حاصل ہوئی اور اُس کے اجرا میں ایک جزو جایداد نیلام ہوئی مشتری نیلام نے کل زر نیلام اور کل زر ڈگری ادا کر کے کل جایداد مرہونہ پر دخل کر لیا۔ دیگر ورثا نے دعوے دخل بمقابلہ مشتری ڈگری کے کیا۔ ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ نظیر انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد صفحہ ۸۲

۸۲ کاداکی ہوئے اور دعوے ڈگری کا ہوا مشتری کی ۴

۴ نیلام نے منجملہ زر ڈگری ادا کردہ کے دعوے دلا پانے رقم رسدی کا بمقابلہ ورثاء مذکور کے کیا تجویز ہوئی کہ امر تجویز شدہ عارض ہے (۶) نالش دخلیابی میں اگر مدعا علیہ عذر اپنے استحقاق شفع کا نکرے تو آئیندہ نالش شفع میں امر تجویز شدہ عارض ہوگا (۷) نالش نفاذ کفالت میں مدعا علیہ غیر حاضر رہا ڈگریاں صادر ہوئیں اُس کے ابعد مدعا علیہ نے بدیں استقرار نالش دائر کی کہ راہن کو استحقاق کفالت کرنیکا نہ تہا۔ تجویز ہوئی کہ یہ عذر نالش سابق میں ہو سکتا تہا امر تجویز شدہ عارض ہے (۸) حکم بیعیات حسب آئین نمبر ۴ سنہ ۱۸۶۱ء حاصل کرنیکے بعد مرتہن نے دعوے دخل دائر کیا۔ اور یکطرفہ ڈگری ہوا۔ ڈگریدار نے دخل لیا بعد بارہ سال کے راہن نے

(۱) دیکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۳ء جلد ۳ صفحہ ۹۰ (۲) دیکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۴ء جلد ۴ صفحہ ۱۵۸
(۳) رر رر رر سنہ ۱۸۸۸ء جلد ۸ صفحہ ۱۵۹۔ (۴) رر رر رر رر سنہ ۱۸۸۵ء جلد ۵ صفحہ ۱۶۰
(۵) رر رر رر سنہ ۱۸۸۶ء جلد ۶ صفحہ ۳ (۶) رر رر رر رر سنہ ۱۸۸۹ء جلد ۹ صفحہ ۴۔
(۷) رر رر رر سنہ ۱۸۸۹ء جلد ۹ صفحہ ۱۷۵۔ (۸) رر رر رر رر سنہ ۱۸۹۱ء جلد ۱۱ صفحہ ۱۳۲۔

ناجوازی حکم ہبیات کی نالش دایر کی تجویز ہوئی کہ حکم یکطرفہ جو قایم ہے نالش راہن میں وہ امر تجویز شدہ ہے اور سوائے اس کے چونکہ عرصہ دخل کو زاید بارہ سال سے گذر گیا لہذا تمادی بہی عارض ہے (۱) اگر کوئی ڈگری بمقابلہ نابالغ بولائیت ہوگئی ہو تو اُس کے اثر تجویز شدہ کو نابالغ دوسری نالش میں رفع نہیں کرسکتا تا وقتیکہ یہ ثابت نکرا دے کہ وہ ڈگری ولی اور فریق نالش کے فریب سے حاصل کیگئی تہی صرف ولی کی غفلت کافی نہیں ہے اور فریب بالتصریح بیان و ثابت کرنا چاہئیے کہ کیا فریب تہا (۲) اگر ڈگری سابق میں جو بحیثیت مدعا علیہ کی برنباے قبولیت نوشتہ مدعی کی تجویز ہوچکی ہو تو اُس کے بعد پہر اُس تجویز کے خلاف بیان کرنے میں بمقابلہ مدعا علیہ امر تجویز شدہ و امر مانع تقریر مخالف عارض ہے (۳)

امر تجویز شدہ عارض نہوگا | مدعیان نے عدالت مال میں درخواست بغرض بٹوارہ جایداد مشترکہ کے پیش کی - اراضی جسپر مکانات متنازعہ واقعہ تہے تقسیم کیگئی اور ایک جزو مدعیان کے حصہ میں آیا مدعیان کو یہ یقین تہا کہ اس بٹوارہ کی رو سے نہ صرف اراضی بلکہ مکانات بہی تقسیم کئے گئے ہیں مدعا علیہم نے مدعیان کو مکانات کے اُن حصص سے جو مدعیان کے یقین کے موافق بٹوارہ کی رو سے اُن کے حصہ میں آئے تہے بیدخل کیا - برطبق اس کے مدعیان نے بغرض حصول قبضہ نالش دایر کی یہ نالش اس بنا پر ڈسمس ہوئی کہ عدالت مال کو کوئی اختیار جایداد مسکونہ کے تقسیم کا نہ تہا برطبق اس کے مدعیان نے ایک دوسری نالش بغرض بٹوارہ جایداد مسکونہ عدالت دیوانی میں دایر کی - تجویز ہوئی کہ دفعہ ہذا یا آرڈر ۲ قاعدہ ۲ مانع نالش حال نہیں ہے (۴)

سنہ [illegible]ء میں بہادر شاہ نے جو ایک مرتہن انتفاعی تہا اپنے حقوق کا رہن در رہن بنام گورکہہ سنگہ کردیا اور یہ شرائط قایم ہوئیں کہ شخص موخر الذکر کو قبضہ دیا جاویگا اور شخص اول الذکر بذات خود ذمہ وار زر رہن ہوگا - سنہ ۱۹۰۱ء میں گورکہہ سنگہ نے نالش براے اصل و سود بدیں بیان دایر کی - کہ اُسکو کبہی قبضہ نہیں دیا گیا - چنانچہ اس کے حق میں ڈگری صرف براے زر اصل بر جائداد مرہونہ صادر ہوئی - کیونکہ بموجب بیان بہادر شاہ مدعا علیہ گورکہہ سنگہ قابض اراضی رہا تہا

(۱) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۲ء جلد ۱۲ صفحہ ۵۱ - (۲) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۴ء جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۱
(۳) رر رر سنہ ۱۸۸۴ء جلد ۴ صفحہ ۲۷۴ - (۴) رر رر رر سنہ ۱۹۰۴ء جلد ۲۴ صفحہ ۹۸ یہی
مقدمہ انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۱۰۵ یہی مقدمہ الہ آباد لاجرنل جلد ۱ صفحہ ۲۲۸ -

ڈگری ہذا بر طبق اپیل بحال رکھی گئی۔ لیکن بوجہ نفاذ ایکٹ انتقال اراضی نمبر ۱۳ سنہ ۱۹۰۰ء کے گورمکھ سنگھ نے اپنی ڈگری کا اجراء نہیں کرایا۔ اور نامبردہ نے سنہ ۱۹۰۷ء میں نالش حال برائے دخلیابی بدیں وجہ دائر کی کہ بہادر شاہ نے اسکے استحقاق سے سنہ ۱۹۰۵ء میں انکار کر دیا تھا عدالت ہائے ماتحت نے تجویز کی کہ گورمکھ سنگھ کو قبضہ تعمیری اراضی سنہ ۱۹۰۵ء تک حاصل تھا اور کہ کوئی اقرار جدید مابین فریقین سنہ ۱۹۰۱ء میں نہیں ہوا تھا اور انہوں نے ڈگری نسبت دعوے مدعی کے صادر کی۔ تجویز ہوئی کہ نہ تو دفعہ ہذا اور نہ آرڈر ۲ قاعدہ ۲۔ مانع نالش ہے (۱)

نالش مدعی نے بنام مدعا علیہا واسطے حصول قبضہ ارآنہ حصہ یہ اثبات اپنے استحقاق خریداری کے مدعا علیہم نمبر ۳ لغایت نمبر ۷ سے دائر کی اس سے پیشتر مدعی نے ڈگری تعمیل مختص معاہدہ بیع کی بنام مدعا علیہم نمبر ۳ لغایت نمبر ۷ نالش دائر کرکے ڈگری حاصل کی تھی اصل مدعا علیہم وہ اشخاص ہیں جنکے حق میں مدعا علیہم نمبر ۳ لغایت نمبر ۷ نے بیعنامہ تحریر کیا تھا اصل مدعا علیہم کو نالش سابق میں فریق بنائے گئے تھے لیکن انکا نام حسب استدعا مدعی بوجہ زمرہ مدعا علیہم سے خارج کیا گیا تھا اور عدالت اول نے تجویز کی کہ مدعا علیہم نمبر ۳ لغایت نمبر ۷ نے بیعنامہ بحق اصل مدعا علیہم کے سازشی تحریر کیا اور انکو علم معاہدہ زبانی کا جو مدعی سے بابت بیع کے کیا گیا تھا بخوبی تھا۔ جج ماتحت نے ڈگری عدالت اول کو منسوخ کرکے نالش کو ڈسمس کیا اور یہ لکھا کہ اسمیں دفعہ ہذا و آرڈر ۲ قاعدہ ۲۔ عارض ہے۔ تجویز ہوئی کہ دعوے بمقابلہ دو گروہ مدعا علیہم کے ایک ہی بنائے مخاصمت سے پیدا نہیں ہوا اور اس نالش میں دفعہ ہذا و آرڈر ۲ قاعدہ ۲۔ عارض نہیں ہے (۲)

بنائے مخاصمت جو تواریخ مختلف پر پیدا ہوں اور مختلف جائیدادوں سے متعلق ہوں دفعہ ہذا اور آرڈر ۲ قاعدہ ۲ ما ایسی نالش سے متعلق نہیں ہے (۳) معاملات منفصلہ نالش سابق جو اس نالش میں پیش کئے گئے ہیں مابین مدعیہ اور مدعا علیہم کے تنقیح طلب نہ تھے اور نسبت اُن معاملات کے باہم اُنکے نزاع نہ تھا۔ اور اسلئے دفعہ ہذا عارض نہیں ہے (۴) ایک نالش سابق تقسیم میں

(۱) نمبر ۲۳ سنہ ۱۹۱۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ یہی مقدمہ پنجاب ویکلی رپورٹر نمبر ۵۰ سنہ ۱۹۱۰ء یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۶۵۵۔ یہی مقدمہ پنجاب لاء رپورٹر نمبر ۵۷ سنہ ۱۹۱۰ء۔
(۲) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۴۳۔ (۳) اودھ کیسز جلد ۸ صفحہ ۶۵۔
(۴) اودھ کیسز جلد ۴ صفحہ ۱۰۸۔

جو مدعیان نے دایر کی تہی مصالحت ہوئی ایک امین واسطے کرنے تقسیم مطابق شرائط صلحنامہ کے مقرر کیا گیا بعد اُس کے فریقین حاضر نہیں ہوئے اور مقدمہ اجرائے ڈگری جو اُسوقت دایر تہا عدم پیروی میں ڈسمس کیا گیا۔ تجویز ہوئی کہ نالش جدید تقسیم از روے دفعہ ہذا و آرڈر ۹ قاعدہ ۹ ممنوع السماعت نہیں ہے (۱)

ہندو خاندان مشترکہ کے ایک منتقل الیہ نے ناجوازی انتقال کا دعوے کیا۔ اور اسمیں وہ ناکام ہوا۔ اُس کے بعد جبکہ اُسکا بیٹا بحیثیت ممبر خاندان کے دعوے ناجوازی کرے تو تجویز اول امر تجویز شدہ نہوگی کیونکہ مدعی حال بہ توسط مدعی سابق کے نہیں آیا ہے بلکہ جو بحیثیت ممبر خاندان کے آیا ہے (۲) دعوے مدعیان اس بیان سے دایر ہوا کہ جائیداد خاندان مشترکہ کی ہے اور مدعا علیہا بیوہ نے جو ہبہ انتقال بنام دیگر مدعا علیہم کیا ہے وہ ایسا نہیں کرسکتی تہی اور وہ ناجائز ہے۔ اور استقرار حق مدعی کا کردیا جاوے۔ عدالت نے تجویز کی کہ خاندان مشترکہ نہیں بلکہ علیحدہ ہے۔ اور تجویز میں یہ بہی لکہدیا کہ بیوہ کا ہبہ کرنا زاید از استحقاق ہے اور وہ ناجائز ہے مگر دعوے بربنائے علیحدگی خاندان ڈسمس کیا۔ عدالت اپیل نے محض بربنائے علیحدگی خاندان تجویز ماتحت بحال رکہی اُس کے بعد موہوب لہ نے بنام مدعیان نالش اول بربنائے ہبہ مذکور بہ بیان علیحدگی خاندان نالش دایر کی۔ تجویز ہوئی کہ چونکہ فیصلہ نالش اول محض بنائے علیحدگی خاندان کے صادر ہوا تہا اور تجویز ناجوازی ہبہ کی اُس نالش کے فیصلہ کے لئے فضول تہی لہذا وہ تجویز اس نالش میں بطور امر تجویز شدہ مؤثر نہیں ہے (۳) مدعی نے نالش تعمیل مختص معاہدہ کی دایر کی۔ مگر ناکام رہا اُس کے بعد اُسنے دعوے واپسی اس مال کا دایر جو بغرض تکمیل معاہدہ مدعا علیہم کو دیا تہا۔ تجویز ہوئی کہ ایسی نالش میں دفعہ ۱۱ و آرڈر ۲ قاعدہ ۲۔ عارض ہے۔ (۴) بکر نے اپنے حصص ایک موضع کے خالد کے پاس رہن کئے۔ بوقت بندوبست عام عمرو نے بذریعہ بکر خالد پر بربنائے رہنا مجات نالش دایر کی اُس نے یہ بیان کیا کہ اُسکا دعوے انفکاک رہن کا ہے۔ اُسنے یہ تحریر کیا کہ اُس نے زر رہن خالد کو دینے کے لئے پیش کیا مگر اُس نے اُس کے لینے سے انکار کیا۔ عدالت نے اس شرط سے ڈگری دی کہ مدعی خود لمارچہ بماہ جیٹھ جب اراضی خالی ہوا کرے اُسوقت وہ مستحق قبضہ حصص مرہونہ کا ہوگا

(۱) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۸۳۹ - (۲) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۱۳ سنہ ۱۸۹۳ء صفحہ ۱۶۸ -
(۳) رر رر الہ آباد سنہ ۱۸۹۵ء جلد ۱۵ صفحہ ۱۰۸ - (۴) رر رر جلد ۱۴ سنہ ۱۸۹۴ء صفحہ ۱۵۷ -

اگر وہ اُن شرطوں کی تعمیل نکرے تو ڈگری ناقابل اجرا ہوگی - مدعی نے بذریعہ بکر کے نالش انفکاک رہن دایر کی اپنے عرضیہ دعوے میں اُس نے ڈگری مورخہ ۱۳ جولائی سنہ ۱۸۹۶ء کو ڈگری استقراریہ بیان کیا مدعاعلیہ نے یہ عذر کیا کہ نالش میں دفعہ ہذا و دفعہ ۲/۴۷ مجموعہ حال عارض ہے - کیونکہ ڈگری انفکاک رہن صادر ہوچکی ہے - تجویز ہوئی کہ ڈگری کا منشا یہ نہ تھا کہ دادرسی مسئلہ فرد عطا کیجاے بلکہ اُسکا منشا صرف استقرار کا تھا اور اسی وجہ سے نالش میں دفعات ۱۱ و ۲/۴۷ مجموعہ حال عارض نہیں ہے بلکہ نالش قابل پذیرائی ہے (۱) نالش جو عمرو نے زید پر بربناے ایک رہن منظہرہ کے دایر کی ہو اور ڈسمس ہوئی ہو مانع دوسری نالش کی منجانب عمرو بنام زید بربناے دوسرے رہنامہ کے بابت اُسی جایداد کے امر تجویز شدہ عارض نہیں ہے (۲) گو کہ نالش کسی ایسے معاملہ کی بابت ہو جو نالش سابق میں پیش ہوا ہو مگر بناے مخاصمت جدید پر مبنی ہو تو امر تجویز شدہ عارض ہوگا (۳) بعد ڈگری کے جو بناے مخاصمت پیدا ہوئی ہو اُسکی بناء پر نالش ہو تو اُسمیں ڈگری سابق اثر تجویز شدہ کا نرکھیگی (۴) مقدمات لگان میں تجویز استحقاق ملکیت عارضی ہے وہ نالش آیندہ کے لئے امر تجویز شدہ نہیں ہے (۵) جبکہ بروقت دایر ہونے نالش قرقی بیجا حسب ایکٹ نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کے فصل مقروقہ یا اُسکی مالیت کی وجہ سے باقی نہیں رہی تھی تو عدالت مال کو صرف بربناے عدم موجودگی مال مقروقہ نالش خارج کرنا چاہیے - اگر وہ اُس مقدمہ میں بحث واجبیت لگان کی طے کریگی تو وہ امر فضول ہوگا اور نالش آیندہ بقایا لگان میں امر تجویز شدہ نہ سمجھا جائیگا (۶) مسئلہ تجویز شدہ درخواست اجراے مال سے متعلق نہیں ہے (۷) جس مقدمہ میں فریقین ایکہی زمرہ میں داخل ہے اُسکی تجویز بمقابلہ اُن کے مانع نالش آیندہ بطور امر تجویز شدہ نہیں ہے اور بوجہ کارروائی اور طریق عمل کے جو کسی شخص نے عدالت مال میں کی ہو وہ اُس کے خلاف نالش کرنے پر بوجہ امر مانع تقریر مخالف کے ممنوع ہے (۸) ایک شخص نے منسوخی بیعنامہ کی نالش بربناے فریبی و سازشی ہونیکی تنسیخ دستاویز کی دایر کی وہ بوجہ تمادی ڈسمس ہوئی - نالش حال اُسی مدعاعلیہ نے بنام مدعی بابت دخل کے بربناے اُسی

(۱) اودہ کیسیز جلد ۶ صفحہ ۲۹۲ و جلد ۳ صفحہ ۳۸۱ - (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۹ صفحہ ۵۳ ایضاً مقدمہ مدراس لا جرنل جلد ۱۶ صفحہ ۴۸ (اجلاس کامل) (۳) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۶ء جلد ۱ صفحہ ۴ -

(۴) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۸ء جلد ۱ صفحہ ۴۸ - (۵) " " سنہ ۱۸۹۹ء جلد ۱ صفحہ ۱۰۵ -

(۶) " " " سنہ ۱۹۰۲ء جلد ۲ صفحہ ۵۰ - (۷) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۲ء جلد ۲ صفحہ ۵۸ (۸) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۲ سنہ ۱۹۰۵ء صفحہ ۹۷

دستاویز کی دائر کی اُس کے جواب میں عذر فریبی بیعنامہ کا بوجہ تجویز شدہ ہونے کے ممنوع نہیں ہے (۱) جو مقدمہ کہ بحیثیت دستحقاق مبدل دائر ہوا ہو اسمیں تجویز مقدمہ سابق اثر امر تجویز شدہ کا نرکھیگا (۲) نالشات ہرچہ درو درختاں میں جو تجویز استحقاق اراضی کی بضرورت کیگئی وہ اثر امر تجویز شدہ کا نالشات آئیندہ متعلقہ اراضی میں نرکھیگی کیونکہ نالش اول قابل تجویز عدالت خفیفہ کے تھی۔ جس میں وہ بحث فیصل کیگئی تھی (۳) عدالت دیوانی سے بصیغہ اپیل اس بناء پر دعوی ڈسمس ہوا کہ بناے مخاصمت پیدا نہیں ہے اُس کے بعد عدالت مال نے نسبت اُسی استحقاق کے تجویز کردی۔ نتیجہ یہ ہوئی کہ تاریخ تجویز مال سے جدید بناے مخاصمت اور نئی میعاد واسطے نالش حق کے پیدا ہوئی۔ امر تجویز شدہ یا میعاد باعتبار فیصلہ سابق دیوانی کے عارض نہیں ہے (۴) بوجہ دست برداری باختیار ارجاع آئیندہ کے نالش ثانی میں امر تجویز شدہ عارض نہیں ہے (۵) بوجہ اس کے کہ تمام اشخاص ضروری فریقین میں شامل نہ تھے مقدمہ بلا تجویز امور تنقیح کے ڈسمس ہوا نالش آئیندہ میں وہ ڈسمسی امر تجویز شدہ نہ ہوگی (۶) منجانب مدعی نالش محض استقرار انفکاک کی دائر ہونا اور منجانب مرتہن اس حق سے انکار کرنا اور مدعی کا ڈگری پانا آئیندہ نالش انفکاک میں امر تجویز شدہ نہیں ہے (۷) ڈگری دار مقدم اگر ڈگری دار موخر کی نالش میں عذر اپنی مواخذہ مقدم ایک جزو جائیداد مرہونہ کا نکرے احتمال ہیں کہ وہ نالش اُس جزو جائیداد کی بابت ہو جو ڈگری دار مقدم کے مواخذہ دار نہیں ہے تو اُس نالش میں جو کہ ڈگری دار مقدم اپنے استقرار حق مقدم کی اُس جزو کی بابت نالش دائر کرے جسکی بابت پہلے نالش میں اُسنے عذر نہیں کیا تھا امر تجویز شدہ عارض نہوگا (۸) نالش خفیفہ میں جو تجویز ضمنی نسبت استحقاق فریقین کے ہو جاوے وہ اثر امر تجویز شدہ کا نہیں رکھتی (۹) مقدمہ اس بیان سے ڈسمس ہوا کہ نالش بشکل موجودہ قابل سرسبزی نہیں ہے مگر اور کسی امر کی تجویز نہیں ہوئی۔ اُس کے بعد دوسری نالش میں ڈسمسی اول امر تجویز شدہ نہوگی (۱۰)

(۱) دیکھو ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۳ء جلد ۳ صفحہ ۱۰۰ - (۲) دیکھو ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۳ء جلد ۳ صفحہ ۱۹۰

(۳) ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۱۸۸۳ء جلد ۳ صفحہ ۲۰۳ (۴) ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۱۸۸۴ء جلد ۴ صفحہ ۲ -

(۵) ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۱۸۸۵ء جلد ۵ صفحہ ۱۵۱ (۶) ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۱۸۸۵ء جلد ۵ صفحہ ۱۸۱ -

(۷) ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۱۸۸۵ء جلد ۵ صفحہ ۱۹۴ (۸) ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۱۸۸۵ء جلد ۵ صفحہ ۲۶۵ -

(۹) ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۱۸۸۶ء جلد ۶ صفحہ ۴۴ (۱۰) ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۱۸۸۶ء جلد ۶ صفحہ ۵۳ -

ایک شخص نے نالش دخلیابی اپنے حصہ شرعی کی بادائے ایک رقم خاص دین مہر مدعا علیہا کے اور بہ ناجوازی رہن نوشتہ مدعا علیہا زوجہ متوفی کی دایر کی وہ نالش اس تجویز سے ڈسمس ہوئی کہ دین مہر اس رقم سے زیادہ ہے جو مدعی بیان کرتا ہے بلا ادائے اس کے ورثائے مستحق وراثت نہیں ہیں اور رہن صحیح ہے۔ دوبارہ مدعی نے نالش دخل بادائے دین مہر مجوزہ اور بادائے زر رہن مجوزہ بربنائے ڈگری سابق دایر کی۔ تجویز ہوئی کہ بوجہ ڈگری سابق امر تجویز شدہ عارض نہیں ہے (۱) جو مقدمہ بمقابلہ بعض شرکائے خاندان ہندو کے تجویز ہوچکا ہو وہ بمقابلہ دیگر شرکا رخاندان کے جو اس میں فریق نہوں امر تجویز شدہ نہیں ہے (۲) ڈسمسی نالش بحیثیت موجودہ مانع تجویز دوبارہ نہیں ہے اور یہ امر کہ فریقین اور یہ امر کہ فریقین نالش سابق میں زمرہ واحد تھے اعتراض امر تجویز شدہ کو رفع کرتا ہے (۳) مدعی مقدمہ حال نے نالش سابق میں بمقابلہ مدعا علیہ دعوائے تقدم کفالت کا کیا تھا مگر وہ ناکام رہا۔ اور جایداد مرہونہ نزاعی مدعا علیہ نے نیلام کرائی زر فاضل جو باقی رہا اس کے دلاپانے کی نالش میں دفعہ ہذا یا آرڈر ۲ قاعدہ ۲ عارض نہوگی اور یہ مقدمہ قابل سماعت عدالت خفیفہ کے نہیں ہے (۴) جو تجویز کہ دعویداری جایداد مفروقہ میں مابین دعویدار ڈگریدار رضادر ہو وہ نالش آیندہ میں بابت جایداد مفروقہ کے بمقابلہ مدیون اثر امر تجویز شدہ کا رکھیگی۔ اور سند میں یہ قاعدہ نہیں ہے کہ جو اشخاص ایک فریق میں ہوں تو وہ تجویز باہم ان کے اثر تجویز شدہ رکھے (۵)
چونکہ مقدمہ سابق میں فریقین ایک ہی زمرہ میں شامل تھے لہذا اس کی تجویز بجز خاص حالات کے باہم فریقین حال امر تجویز شدہ نہیں ہوسکتی (۶) گو کہ کسی مقدمہ میں امور تنقیح قایم ہوئے ہوں مگر عدالت نے انکو تجویز نہ کیا ہو ان امور تنقیحی کی بناء پر عذر امر تجویز شدہ کا نہیں ہوسکتا (۷) ایک نالش ماقبل مابین ان فریقین میں جو اب تنازعہ کر رہے ہیں جسمیں وہی دعوائے بربنائے استحقاق کے کیا گیا تھا۔ ایک ڈگری کے رو سے نالش خارج ہوگئی تھی لیکن فیصلہ نالش اول میں بیان کیا گیا تھا کہ مدعی پھر نالش کرنیکا مجاز ہے اور گو کسی معاملات

(۱) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۶ء جلد ۶ صفحہ ۶۹ (۲) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۷ء جلد ۷ صفحہ ۲۱۴
(۳) رر رر رر سنہ ۱۸۸۷ء جلد ۷ صفحہ ۲۲۶ (۴) رر رر رر سنہ ۱۸۹۰ء جلد ۱۰ صفحہ ۲۱
(۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۳۳ کی تقلید کیگئی ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۰ء جلد ۱۰ صفحہ ۱۷۶
(۶) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۱ء جلد ۱۱ صفحہ ۴۳ - (۷) رر رر رر سنہ ۱۸۹۲ء جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۸

متعلق بہ حقوق فریقین کا اُسمیں فیصلہ نہ کیا گیا تھا تجویز ہوئی کہ ڈگری ماقبل ایک ناطق فیصلہ حسب منشاء دفعہ ہذا نہیں ہے اور جو بدعوائے امر فیصلہ شدہ بحال نہ رکھا گیا۔ (۱)

امر تجویز شدہ سابق کی بنا اور طریق ثبوت عذر امر تجویز شدہ وجوہات فیصلہ پر مبنی ہونا چاہئے جو کہ فیصلہ میں بیان کی گئی ہوں (۲) اور جو فریق عذر امر تجویز شدہ پیش کرے اُسے لازم ہے کہ عذر مذکور کو ثابت کرے اور عدالت مجاز کو لازم ہے کہ اس امر کی جانچ و پڑتال کرے کہ آیا امر مذکور فیصلہ مقدمہ کے لئے بربنائے اس وجہ کے اہم امر تھا جس وجہ پر فیصلہ قطعی بالآخر ہوا اور کہ آیا وہ امر صریح طور پر مقدمہ سابق میں متنازعہ فیہ تھا (۳) امتناع مذکور کے ثابت کرنیکے لئے ضروری ہے کہ جس ڈگری یا حکم سے امتناع لازم آتا ہو اُس کی نقل بطور شہادت پیش اور شامل مسل کی جاوے (۴) بغرض تجویز کرنے اس امر کے کہ آیا امر تجویز شدہ ہے یا نہیں یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ مابین فریقین کیا کچھ حقوق متنازعہ فیہ تھے اور کیا کچھ اُن کے مابین بیان کئے گئے ہیں اور اس امر کے لئے محض ڈگری ہی کے ملاحظہ پر ہی اکتفا کرنا چاہئے بلکہ پلیڈنگس اور فیصلہ کو بھی ملاحظہ کرنا چاہئیے (۵)

بنائے مخاصمت سے کیا مراد ہے بنائے مخاصمت سے مراد ہر ایک واقعہ سے ہے جس کا ثابت کرنا اسلئے ضروری ہے کہ مدعی مستحق کو کامیابی ہو اور ہر ایک واقعہ جس سے انکار کرنیکا مدعا علیہ کو حق ہو اور وہ دادرسی مستدعویہ پر منحصر نہیں ہے ایک طریقہ طے کرنے اس امر کا کہ آیا بنائے مخاصمت دونو نالشات میں ایک ہے یا نہیں یہ ہے کہ آیا ایک ہی شہادت سے دونوں نالشوں کی تائید ہو سکتی ہے یا نہیں (۶)

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۵۰۵ (پریوی کونسل) نیز ملاحظہ ہو پنجاب ریکارڈ نمبر ۶۶ سنہ ۱۸۹۴ء و نمبر ۵۶ سنہ ۱۹۱۲ء یہی مقدمہ پنجاب ویکلی رپورٹر نمبر ۲۴۵ سنہ ۱۹۱۲ء یہی مقدمہ پنجاب لا رپورٹر نمبر ۱۲۵ سنہ ۱۹۱۲ء یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۱۵ صفحہ ۹۳۰ - (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۹ صفحہ ۲۴ - یہی مقدمہ مدراس لا جرنل جلد ۱۶ صفحہ ۳۵ - (۳) نمبر ۵۷ سنہ ۱۹۰۷ء پنجاب ریکارڈ - (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۱۹ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۹ صفحہ ۲۴ یہی مقدمہ مدراس لا جرنل جلد ۱۶ صفحہ ۳۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۱۱۶ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۹۲۸ یہی مقدمہ کلکتہ لا جرنل جلد ۱ صفحہ ۵۹۴ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۲ صفحہ ۵۰۸ یہی مقدمہ مدراس لا جرنل جلد ۵ صفحہ ۳۶۳ یہی مقدمہ بمبئی لا رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۷۸۶ یہی مقدمہ انڈین اپیل جلد ۳۲ صفحہ ۲۲۸ (پریوی کونسل) (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۶ صفحہ ۹۳ و کلکتہ لا جرنل جلد ۱ صفحہ ۲۳۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۹۵ (۶) انڈین کیسز جلد ۸ صفحہ ۳۸۹ -

بنائے مخاصمت کسکو کہتے ہیں بنائے مخاصمت اُسکو کہتے ہیں جو مدعی کو عدالت میں چارہ جوئی کی غرض سے آنیکو مجبور کرے۔

ایک مقدمہ میں یہ تجویز ہوئی کہ مدعی کو اپنے عرضید عوے میں لازم ہے کہ تمام امور جنپر وہ تکیہ کرتا ہے اور جنپر وہ اپنا دعوے مبنی کرتا ہے بیان کرلینے چاہئیے ورنہ نالش ثانی دوسری بناء پر جو کہ پہلے سے موجود تھی جائز تصور نہ کیجائیگی۔ کیونکہ یہ بنائے دعوے کے ٹکڑے ٹکڑے کرنا ہے اور یہ قانوناً ناجائز نہیں (۱)

عذر امر فیصل شدہ سابقہ کب اٹھایا جاسکتا ہے عذر امر فیصلشدہ سابقہ کا مقدمہ کے کسی مرحلہ میں اٹھایا جاسکتا ہے کیونکہ الفاظ دفعہ ہذا امرؔیہ ہیں مگر جہاں عذر مذکور عدالت اپیل میں کیا جائے وہاں وہ واقعات پہلے سے شہادت میں موجود ہونے چاہئیں جنکی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ اُنکے بروئے دفعہ ہذا نالش ممنوع السماعت ہوجاتی (۲) کلکتہ ہائیکورٹ کی رائے ہے کہ عذر امر تجویز شدہ صرف عدالت ابتدائی کی تجویز سے متعلق ہے (۳) لیکن الہ آباد اور مدراس ہائیکورٹ اور پنجاب چیفکورٹ کی رائے ہے کہ قاعدہ مندرجہ دفعہ ہذا صرف عدالت ابتدائی ہی تک محدود نہیں بلکہ عدالت اپیل اول اور دوم سے بھی بوجہ دفعات ۱۰۰ و ۱۰۸ مجموعہ ہذا کے متعلق ہے اور نیز کارروائیات متفرق سے بھی بوجہ دفعہ ۱۴۹ مجموعہ ہذا کے (۴) اور امر فیصلشدہ کے استعمال کا وقت تنازعہ کے شروع ہونیکا وقت نہیں بلکہ وہ وقت ہے جبکہ جج تنقیحات کا فیصلہ کرنے لگتا ہے (۵) نیز ملاحظہ ہو تشریح اول دفعہ ہذا۔ جبکہ دو اپیل مابین بالمقابل ایک ہی نالش میں کیے گئے ہوں تو فیصلہ صادرہ بہ ایک اپیل دوسرے اپیل میں امر تجویز شدہ ہوسکتا ہے (۶) لیکن جبکہ دو حریف دعویداران شفع کی نالشات میں فیصلہ صادرہ بہ ایک نالش کی ناراضی سے اپیل کیا جائے اور دوسری میں نکیا جائے تو عذر امر تجویز شدہ اسوجہ سے عاید نہیں ہوسکتا کہ فیصلہ صادرہ بنالش ثانی بوجہ اپیل نہ کیئے جانے کے قطعی ہوگیا ہے (۷) بخلاف اسکے ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰

(۱) بنگال لاء رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۲۴۔ (۲) نمبر ۹۲ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ۔ (۳) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۳۲۳ (۴) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۸ و جلد ۱۰ صفحہ ۳۱۲ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۳۵۰ و جلد ۲ صفحہ ۴۲ و نمبر ۹۳ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ (۵) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۸ و جلد ۱ صفحہ ۲۳۱ و جلد ۲۳ صفحہ ۶۷ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۳۵۰ و نمبر ۹۳ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ (۶) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۷ باختلاف انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۱۴۶ (۷) نمبر ۵ ۱۹۰۵ء پنجاب ریکارڈ اجلاس کامل جسکی روسے نمبر ۶ ۱۹۰۴ء پنجاب ریکارڈ منسوخ کیا گیا۔

اور اسیطرح جبکہ برضامندی فریقین چند نالشات کی تجویز یکجا کیجاوے اور ایکہی فیصلہ انمیں دیا جاوے اور مدعی صرف اپنی نالش میں اپیل کرے تو دوسری نالشات میں اُسکا اپیل نہ کرنا امر فیصلشدہ کا اثر نہیں رکہتا (۱) اور جبکہ دو بالمقابل نالشات متعلق ایکہی شئے مدعا بہا کے جبکہ انمیں یکساں قسم کی تنقیحات پیدا ہوتی ہوں ایکہی عدالت سے تجویز کیجاویں تو ایک میں اپیل نکرنا عذر امر تجویز شدہ کو عاید نہیں کرتا (۲)

لفظ "عدالت" | لفظ "عدالت" سے جہانتک کہ اُسکا استعمال بہ تعلق نالش مابعد کے کیا گیا ہے مراد وہ عدالت ہے جو تابع مجموعہ ہذا ہے احکام دفعہ ۴۴ مجموعہ ہذا سے ظاہر ہوتا ہے کہ عمل دفعہ ہذا ڈگری ہاے صدرہ عدالت ہاے برٹش انڈیا تک ہی محدود نہیں (۳) لہذا لفظ "عدالت" میں جیسا کہ بہ تعلق نالش سابقہ کے استعمال کیا گیا ہے عدالت ریاست غیر داخل ہو اور عدالت مجاز سماعت عدالت مجاز ریاست غیر داخل ہے (۴) نسبت اس امر کے تجویز ریاست غیر کہانتک امر تجویز شدہ ہوسکتی ہے ملاحظہ ہوں دفعات ۱۳ و ۱۴ مجموعہ ہذا کمیٹی تعلقداران جس نے مدعی کی تعینیت کے جواز کا فیصلہ کیا ہو حسب مراد دفعہ ہذا عدالت نہیں ہے (۵)

قایم مقام | قایم مقام کے لفظ سے وہ اشخاص مراد ہیں جنکو کہ اصل فریق مقدمہ کا حق پہونچا ہو وہ لوگ فریق مقدمہ تو نہیں تہے لیکن وہ ایسے اشخاص ہیں کہ جن کو فریق مقدمہ کا حق پہونچا ہے قایم مقام جہانتک میرا خیال ہے پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔

اوّل بذریعہ معاہدہ۔ جیسے واہب اور موہوب لہٗ پٹہ دہندہ اور پٹہ دار بایع اور مشتری۔
دوم بذریعہ وراثت۔ مورث اور وارث۔ سوم بذریعہ وصیت۔ موصی اور موصی لہٗ۔
چہارم بذریعہ تقرر۔ موصی اور وصی۔ متوفی بلا وصیت اور اُس کی جایداد کا منتظم۔ پنجم

(۱) نمبر ۳۴ سنہ ۱۸۹۷ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۱۱۰ و جلد ۱۶ صفحہ ۲۳۳۔ (۲) نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ بہ پیروی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۳۳ و بعدم پیروی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۳۱۹ و بہ تمیز انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۴۸۔ (۳) بنگال لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۹۹ و ۱۰۲۔ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۴ (۵) انڈین اپیلز جلد ۴ صفحہ ۱۲۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۱۹۵ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۰ و بمبئی لا رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۵۷۷ و مدراس لا جرنل جلد ۷ صفحہ ۲۵۴۔ الہ آباد لا جرنل جلد ۴ صفحہ ۷۹۴۔ و کلکتہ لا جرنل جلد ۶ صفحہ ۱۳۔

بذریعہ احکام قانونی -

قایم مقام فریقین | قایم مقام فریقین کا منشاء یہ ہے کہ عدالت کے فیصلے کے وہی اشخاص پابند ہیں جنکو مقابلہ میں وہ فیصلہ صادر کیا گیا ہو اس میں ان مقدمات کا ذکر نہیں ہے جنکے فیصلہ کے وہ لوگ بھی پابند ہوتے ہیں جو فریق نہیں تہے انکا ذکر آگے اسی دفعہ کی شرح میں بیان کیا جاویگا -

اگر فیصلہ جات عدالت کے غیر شخص بہی پابند قرار دیئے جاویں اور ان کے مقابلہ میں ایسے فیصلے ناطق سمجہے جاویں تو یہ امر درحقیقت خلاف انصاف ہو کہ اُس شخص کو جس کو نہ جواب دینے کا موقع تہا نہ سوال جرح کا اور نہ ثبوت تردید داخل کر سکتا تہا اور نہ اپیل کا مجاز تہا اُس کو غیر شخصوں کی کارروائی کا پابند کردیا جاوے دفعہ ہذا کی رو سے فریقین مقدمہ کا واحد ہونا یا اُن میں سے کل یا بعض کے قایم مقاموں کا ہونا ضرور ہے اگر ایک فریق وہی ہو جو مقدمہ سابق میں تہا اور فریق ثانی کوئی غیر ہو جس کو پچہلے مقدمہ کے کسی فریق سے کچہہ تعلق نہ تہا تو وہ حسب منشے دفعہ ہذا فریقین مقدمہ نہ سمجہے جاوینگے -

دفعہ ہذا کی رو سے یہ ضرور نہیں ہے کہ جو شخص پہلے مقدمہ میں مدعی تہا وہی مقدمہ حال میں بہی مدعی ہو اور جو پہلے مقدمہ میں مدعاعلیہ تہا وہی مقدمہ حال میں بہی مدعاعلیہ ہو مگر یہ ضرور ہے کہ فریقین مقدمہ حال جو اسوقت آپسمیں ایک دوسرے کے مخالف ہیں پہلے مقدمہ میں بہی مخالف ہوئے ہوں گو حیثیت مدعی و مدعاعلیہ کی بدل گئی ہو کوئی فیصلہ باہم ایسے فریقوں کے جو مقدمہ سابق میں ایک طرف تہے حسب منشائے دفعہ ہذا اُن کے مقابلہ میں ناطق نہوگا -

اگرچہ قایم مقام قانونی مدیون ڈگری جسکا یہ بیان ہو کہ جایداد جسکی نیلام کے صیغہ اجراء میں مدعا لگئی جایداد مدیون ڈگری کی نہیں ہے بلکہ ایسی جایداد ہے جسپر قایم مقام قانونی بطور امین کے بمنجانب دیگر اشخاص کے قابض ہے عذرداری حسب آرڈر ۲۱ قاعدہ ۵۸ کے کر سکتا ہے مگر ایسی عذرداری کے داخل کرنے پر وہ مجبور نہیں ہے اور قایم مقام قانونی کو اختیار ہے کہ یہ جوابدہی نالش مابعد میں کرے جو خریدار نیلام واسطے قبضہ کے دایر کرے (۱)

نالش یا مقدمہ | نالش کی تعریف مجموعہ ہذا میں نہیں کیگئی - اس کے لئے ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۲ مجموعہ ہذا تحت عنوان "نالش" فوجداری کارروائیات نالش نہیں ہیں (۲) نہ کارروائیات زیر ایکٹ

---

(۱) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۶ء جلد ۲ صفحہ ۱۵ - یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۳ صفحہ ۵۶۵ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۴۴۶ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۹۷ و نمبر ۵۶ سنہ ۱۸۷۵ء پنجاب ریکارڈ -

حصول ا۔ احنی (۱) متفرق دیوانی کارروائیات نالش نہیں ہیں لیکن اُس صورت میں نالش متصور ہوسکتی ہیں جبکہ واضعان قانون نے کسی کے متعلق ایسا خاص حکم کردیا ہو (۲) نہ کارروائیات پروبیٹ (۳) نہ کارروائیات زیر ایکٹ سرٹفکیٹ وراثت (۴) لیکن کارروائیات اجرا گوکہ نالش نہیں ہیں تاہم کارروائیات بنالش ہیں (۵) اسلئے جملہ کارروائیات باجرائے ڈگری صادرہ بنالش مذکور لفظ "نالش" کے اندر داخل ہیں۔ لہذا جو امر کسی ایسی کارروائی میں فیصل کیا گیا ہو نالش یا کارروائی مابعد میں امر تجویز شدہ ہوسکتا ہے (۶) نیز ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۴ و ۶۰ و ۶۱ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۵۔ اسیطرح فیصلہ کسی امر کا جو اُسی نالش یا کارروائی دیوانی کے کسی سابقہ مرحلہ میں کیا گیا ہو اُسی امر کی بابت اُسی نالش یا کارروائی کے کسی مرحلہ مابعد میں مکرر تجویز کئے جانیکا مانع ہے (۷) کارروائیات اجرا میں اصول امر تجویز شدہ سابق متعلق ہے (۸) فیصلجات بمقدمات انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۸۱ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۰۶۔ چونکہ قبل از ترمیم دفعہ ۲۴۷ مجموعہ ضابطہ دیوانی سابق فیصل ہوئے تھے اسلئے وہ غیر مؤثر سمجھے جانے چاہئیں۔ لیکن ملحوظ رہے کہ ہر حکم صادرہ بدوران اجرائے ڈگری بطریق امر تجویز شدہ کے عامل نہیں ہوتا بعض بعض احکام ایسے ہوتے ہیں (۹) اطلاق اصول امر تجویز شدہ کے لئے ضروری ہے کہ جملہ شرائط مندرجہ دفعہ ہذا موجود ہوں ورنہ متعلق نہ ہوگا چنانچہ ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۰۶ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۵۷ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۳۹ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۳۷ جس حال میں کہ

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۶۰۴ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۲۶۹ (۲) ملاحظہ ہوں انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۹۴ و بنگال لاء رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۸ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۴۴ و جلد ۲۵ صفحہ ۱۴۶۔ (۳) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۸۰۰ و ۹۵۸ و جلد ۳ صفحہ ۱۱۶ و جلد ۴ صفحہ ۱۲۷۔ (۴) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۴۲۱۔ (۵) ملاحظہ ہو دفعہ ۱۴۱ مجموعہ ہذا (۶) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۶۹۔ (پریوی کونسل) (۷) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۳۹ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۱۹۳ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۲۳ (۸) انڈین اپیلز جلد ۱ صفحہ ۱۸۱ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۵ و جلد ۱۲ صفحہ ۵۵۱ و ۵۵۷ و جلد ۱۴ صفحہ ۱۳۲ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۳۹ و جلد ۹ صفحہ ۹۶ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۰۴ و جلد ۹ صفحہ ۵۰۴ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۶۴ و جلد ۴ صفحہ ۱۶۲ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲۷ صفحہ ۱۴۸ و جلد ۲۳ صفحہ ۲۱ و کلکتہ لاء جرنل جلد ۲ صفحہ ۴۹۹ (۹) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۵۷ و ۶۳۔

ڈگری جس کے متعلق سوال پیدا ہوا اُس ڈگری سے مختلف ہو نسبت جس کے سوال مذکور پہلے پیدا ہوا ہو تو اصول امر تجویز شدہ سابق متعلق نہیں ہوگا کیونکہ امر تنقیح ہر دو مقدمات میں مختلف ہوگا لہٰذا ڈگری جس کے رو سے دائیگی باوقات معینہ کا حکم کیا گیا ہو بلحاظ ہر ایک دائیگی کے مختلف متصور کیجاویگی (۱) اور اسیطرح نالش بہ جسمیں چند بنا ہائے دعوے شامل کیگئی ہوں ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۵۲ - اور ڈگری جو صیغہ اپیل میں بحال ہے اپنی صورت قبل بحالی سے مختلف متصور ہوگی - اور درخواست اجرائے ڈگری ابتدائی کا خارج کیا جانا مانع درخواست اجرائے ڈگری مصدرہ بصیغہ اپیل کا نہوگا (۲) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۷۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۲۵ جس حال میں کہ ایک عدالت اجرار کنندہ ڈگری نے درخواست اجرای بوجہ عدم اختیار سماعت خارج کردی تو دوسری درخواست اجرائے ڈگری مذکور بعدالت مذکور بخلاف مدیون مذکور ممنوع السماعت قرار دیگئی (۳) گو کارروائیات دیوالہ کو مجموعہ ضابطہ دیوانی سے خارج کر کے ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۷ء کے تحت کر دیا گیا ہے تاہم کارروائیات دیوالہ سے قاعدہ امر فیصل شدہ متعلق ہوتا ہے جبکہ متواتر درخواست ہائے اونہیں واقعات پر کیگئی ہوں (۴)

فیصلہ قطعی ہو گیا مگر سماعت نہیں ہوا۔

یہاں ایک شبہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ مقدمہ بغیر سماعت فیصلہ قطعی ہو جاوے قبل اس کے کہ تشریح اس امر کی کیجاوے نہایت ضرور ہے کہ دفعہ ہٰذا کی عبارت کا ملاحظہ کیا جاوے جس میں فیصلہ قطعی کی تعریف بیان کیگئی ہے اور وہ یہ ہے کہ کوئی حکم عدالت کا جسکو عدالت اپنی عرضی یا کسی فریق کی درخواست پر بجز طریقہ نظر ثانی دوبارہ تجویز نہیں کر سکتی وہ فیصلہ قطعی ہے اس کے ساتھ یہ بھی بیان کر دینا ضرور ہے کہ سماعت سے کیا مراد ہے وہ یہ ہے کہ فریقین کو موقعہ اپنی ادعا کے بیان کرنے اور اُس کے ثبوت کے پیش کرنیکا ملا ہو یہ ضرور نہیں ہے کہ اُنہوں نے پیش کیا ہو پس جو مقدمہ کہ امر تمہیدی یا عذر قانونی پر فیصل ہو جاوے اسکی نسبت یہ کہہ سکتے ہیں کہ فیصل ہو گیا۔ مگر سماعت نہیں ہوا۔ چنانچہ ہائیکورٹ کلکتہ نے ایک مقدمہ میں تجویز کی ہے کہ بلحاظ عام اصول مانع سماعت کے مقدمہ کا بوجہ تعدد دعوے یا استعمال بیجا مدعا علیہ کے ڈسمس ہو جانا ایسا نہیں ہے کہ مانع نالش دوبارہ کیواسطے کہ سماعت اور فیصل نہیں ہوا (۵)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۰۹ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۰۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۶۹ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۴۸ (۴) نمبر ۵ جوب (اجلاس کامل) بہ پیروی الہ آباد ویکلی نوٹس سنہ ۱۹۰۸ء جلد ۱ صفحہ ۲۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۶۹ بہ پیروی کونسل و مجموعی نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ - (۵) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۳۲۷

سماعت ہوا مگر فیصلہ قطعی نہیں ہوا زید نے بکر پر اس بیان سے نالش کی کہ ایک معاہدہ کی تعمیل کرادیجاوے بعد اس کے تمام شہادت فریقین کیجانب سے پیش ہوچکی اور مباحثہ ختم ہوگیا صرف عدالتنے اپنا فیصلہ نہیں دیا تھا کہ مدعی نے عدالت سے استجازت دست برداری کی چاہی اور بمنظوری عدالت دست برداری ہوگئی اس حالت میں مقدمہ سماعت ہوا مگر فیصل نہیں ہوا اسواسطے دوبارہ مانع سماعت نہیں۔(۱) صرف کسی مقدمہ کا سماعت ہو کر فیصل ہوجانا عذر سماعت کے واسطے کافی نہیں ہے درحقیقت وجہ مخاصمت کا سماعت ہو کر فیصل ہونا مانع سماعت ہوتا ہے ایک مقدمہ میں یہ بحث پیش ہوئی کہ پہلے ہی مقدمہ سماعت ہو کر فیصل ہوچکا ہے تو اب دوبارہ دعوے نہیں ہوسکتا ہے اور فیصلہ سابق میں یہ مندرج تھا کہ تمام وہ اشخاص جنکو استحقاق وصول جمع ہے فریق نہیں ہیں اور مدعی جزو دعوے جمع کی نسبت ہے اسواسطے ڈسمس کیا جاتا ہے ہائیکورٹ نے تجویز کی کہ ایسا فیصلہ مانع سماعت نہیں ہے (۲)

اسیطرح سے دفعہ ہذا کارروائی اجراے ڈگری سے متعلق نہیں ہے اور جبکہ ایک درخواست اجراے ڈگری میں یہ بحث پیش ہوئی کہ آیا ڈگری سے واصلات دلائی جاسکتی ہے یا نہیں تو عدالت اجرا کنندہ ڈگری نے یہ تجویز کی کہ ڈگری میں واصلات دلانیکا حکم نہیں ہے تو یہ فیصلہ قطعی نہیں ہے بلکہ یہی امر دوسری درخواست اجراے ڈگری میں پیش ہوسکتا ہے (۳)

ججمنٹ آن ریم بلا تعلق دفعہ ہذا کے بعض مقدمات ایسے ہیں کہ وہ بہ ثبوت عذر مانع سماعت تمام دنیا کے مقابلہ میں پیش ہوسکتے ہیں اس قسم کے فیصلے (ججمنٹ یعنی وہ فیصلجات) جو تمام دنیا کو پابند کرتے ہوں کہلاتے ہیں۔ یہ ایک قسم کا فیصلہ ہوتا ہے جو بطور عذر مانع سماعت ہر شخص کے مقابلہ میں پیش ہوسکتا ہے گو اُس مقدمہ میں فریق ہوا ہو یا نہیں اُن فیصلوں کی نسبت یہ تجویز ہوگئی ہے کہ صرف عدالت ہائیکورٹ کے فیصلے مقدمات مثل شادی و طلاق و دیوالیہ وغیرہ کے اس قسم میں داخل ہیں۔

صریحًا اور دراصل تنقیح طلب بغرض اطلاق دفعہ ہذا یہ ضروری ہے کہ وہ امر جو صریحًا اور دراصل تنقیح طلب مقدمہ مابعد میں ہو مقدمہ سابق میں صریحًا اور دراصل تنقیح طلب رہا ہو۔ الفاظ مندرجہ عنوان کو تشریح چہارم دفعہ ہذا کے ساتھ ملا کر پڑھنا چاہئیے (۴) صرف اوسی امر کے متعلق فیصلہ سابق

(۱) ویکلی رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۷۶ (دیوانی) (۲) ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۳۷۲ - (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۰۱ ۔ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۹۰ -

قطعی ہوتا ہے (۱) جہانکہ بنا ہائے دعوائے مختلف ہوں وہاں اصول مندرجہ دفعہ ہذا متعلق نہیں ہوتا (۲) الفاظ "امر جو صریحًا اور دراصل تنقیح طلب ہو" نالش سابق میں صریحًا اور دراصل تنقیح طلب ہا ہوگا سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ہر دو نالشات میں امور تنقیح اور امر مدعا بہا ایک ہونے چاہئیں (۳) لہذا یہ ثابت کرنا ضروری نہیں ہے کہ امر مدعا بہا نالش سابق وہی ہونا چاہئے جو کہ ام م نالش مابعد میں ہے صرف جو امر کہ بطور امتناع کے نالش مابعد میں پیش کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ جو امر صریحًا اور دراصل تنقیح طلب مقدمہ مابعد ہے وہی امر صریحًا اور دراصل تنقیح طلب مقدمہ سابق میں رہا ہے (۴) کسی امر کی بابت یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ صریحًا اور دراصل تنقیح طلب ہے الا اس صورت میں اور اسوقت تک کہ وہ فیصلہ نالش کیلئے اہم ہو یا ہوتا ہو (۵) سوال یہ نہیں ہوتا کہ فیصلہ نالش سابق صحیح تہا یا نہیں بلکہ یہ ہوتا ہے کہ آیا اس کے روسے امر تنقیح طلب کا قطعی فیصلہ ہوگیا ہے یا نہیں (٦) صحیح قاعدہ بغرض عام اطلاق کیواسطے حل کرنے اس سوال کے قائم تو نہیں کیا جا سکتا کہ آیا وہی امر مقدمہ سابق میں صریحًا اور دراصل تنقیح طلب رہا ہے لیکن ایک عملی جانچ واسطے طے کرنے اس امر کے کہ آیا کوئی امر یا معاملہ ایک نالش سابقہ میں صریحًا اور دراصل تنقیح طلب تہا اسطرح پر بہم پہونچتی ہے کہ تنقیحات کے مختلف مجموعوں کی نسبت (جنکا ذکر فیصلہ میں کیا گیا ہو) جو مباحثہ اور تجاویز ہوئی ہوں انکو علیحدہ علیحدہ کر دیا جائے۔ اگر سوائے ایک مجموعہ از قسم مذکور کے کل دیگر مجموعہ ہائے کے علیحدہ کرنیکے بعد فیصلہ یہی قابل فہم رہے اور بجائے خود تصفیہ نالش کے لئے کافی ہو اور ڈگری اس سے سراسر مطابق ہو تو وہ معاملہ جسکا ذکر حسب شرح بالا کیا گیا ہو صریحًا اور دراصل تنقیح طلب ہا ہے (۷) ایک مقدمہ میں سوال مستفسرہ از اجلاس کامل یہ تہا کہ جس صورت میں کوئی نالش بوجہ فیصلہ کسی ضمنی امر کے خارج کی گئی ہو تو آیا فیصلہ بنسبت کسی امر تنقیح طلب کے جو بلحاظ اس وجہ کے جسپر کہ نالش

(۱) موروز انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ٥٠ و بنگال لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ٦٧٣ و جلد ۱۱ صفحہ ۱٥۸ و ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱ مع الف و جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۹ و جلد ۱٥ صفحہ ۱٦۸ و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲٥۳ و جلد ۴ صفحہ ٥۹۹ و بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۴۴ (پریوی کونسل) و ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ٦۲۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ٦ صفحہ ۹ ۱۸ و جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۱ و جلد ۴ صفحہ ۱۹۰ و جلد ۲۰ صفحہ ۱٥۴۔ (۲) بمبئی لا رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۲۷۴ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳٥ صفحہ ۹٦۹ بحوالہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۸۳ و جلد ۸ صفحہ ۱۷ و کلکتہ لا جرنل جلد ۱ صفحہ ۳۲۷۔ (۴) کلکتہ لا جرنل جلد ۲ صفحہ ٥۰۴۔

(٥) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۱۷۴۔ (٦) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ٥۰٥

(۷) نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ۔

فی الواقعہ خارج ہوئی ہو اخراج نالش کیواسطے ضروری نہو فیصلہ قطعی نسبت ایسے امر کے ہوتا ہے جو صریحًا اور دراصل تنقیح طلب ہو اور امر تصفیہ شدہ سابقہ ہوتا ہے ۹ اجلاس کامل پنجاب چیفکورٹ کی پیشگاہ سے قرار پایا کہ درست معیاد یہ ہے کہ آیا امر متنازعہ نالش سابقہ میں صریحًا اور دراصل تنقیح طلب تھا۔ اور مسموع ہو کر قطعی طور پر فیصل ہو چکا ہے کسی امر کی نسبت نہیں کہا جاسکتا کہ وہ صریحًا اور دراصل تنقیح طلب ہے یا کہ فیصل ہو چکا ہے بجز اس صورت کے کہ فیصلہ نسبت امر مذکور بلحاظ اُس وجہ کی جسپر کہ فیصلہ انجام کار مبنی ہو انفصال مقدمہ کے لئے ضروری ہو۔ ممکن ہے کہ دیگر امور صریحًا تنقیح طلب ہوں گو دراصل نہوں بلکہ ضمنی طور پر تنقیح طلب ہوں۔ اور قطعی طور پر فیصل کئے جانے کے بعد اُن سماعت کئے گئے ہوں۔ ایسے امور کی بابت جو فیصلہ ہو اُس سے امر تصفیہ شدہ سابقہ قائم نہیں ہوتا (۱) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۵۰ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ۔ یہ سوال کہ آیا ایک تنقیح دراصل اٹھائی گئی تھی ایک امر واقعہ ہے جو بلحاظ حالات ہر ایک مقدمہ کے فیصل کیا جانا چاہیے (۲) قاعدہ یہ ہے کہ جس حال میں کہ آخری ڈگری عام الفاظ میں مرتب کیگئی ہو تو یہ امر کہ کس حد تک بطور امر تجویز شدہ کے خیال کیجانی چاہیے صرف یہ دریافت کرنے سے طے کیا جا سکتا ہے کہ مقدمہ میں اصل امور متنازعہ فیہ کیا کیا تھے (۳) جب کوئی نالش بعد کامل غور واقعات و روئداد مقدمہ کے ڈسمس کیجاوے اور ہر ایک تنقیح قائم کردہ کی نسبت تجویز برخلاف مدعیان کیجاوے تو فیصلہ بوجہ تجاویز مذکور اسوجہ سے کچھ کم نزاع فیصل شدہ سابقہ نہیں ہو جاتا کہ نالش اس بنا پر بھی ڈسمس کیگئی تھی کہ وہ زائد المیعاد تھی (۴) لیکن جبکہ نزاع غیر ضروری کا فیصلہ پہلے مقدمہ میں کیا گیا ہو تو اسوجہ سے دوسرا مقدمہ ممنوع السماعت نہیں ہو جاتا (۵) محض یہ امر واقعہ کہ ایک دعوے ایک سابقہ مقدمہ میں شامل کیا گیا تھا اور رہا لیکن اُسکی بابت صریحًا اور دراصل کوئی تنقیح قائم کیجا کر فیصل نہ کیگئی ہو مقدمہ ثانی بر بنائے دعوے مذکور کا مانع نہیں (۶)

(۱) [illegible] سنہ ء پنجاب ریکارڈ باختلاف انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۰۳ و بحوالہ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۲۱ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۳ و جلد ۷ صفحہ ۱۴۵ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۶۰۶ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۶۴ و نمبر ۲۹ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۷۴ و ۱۰۱۔ رائے وسٹ صاحب جسٹس۔ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۵۰ و ۵۱۹۔ (۴) نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ۔ (۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۷ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۴۳ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۷۴ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۹۱ و ۲۱۷ (پریوی کونسل یعنی مقدمہ انڈین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۵۔

اگر کسی ایسے امر کا فیصلہ کیا جائے جو تصفیہ نالش کے لئے ضروری نہوں اور نالش کا فیصلہ کسی دیگر امر پر کیا جائے تو امر مقدم الذکر کا فیصلہ بطور نزاع فیصلشدہ سابقہ کے موثر نہیں ہو سکتا چنانچہ جس صورت میں کہ مدعیہ نے خود اپنی نالش دائر کی جس میں اُس کے استحقاق کا سوال لازمی طور پر اور بلا واسطہ پیدا ہوا تو قرار دیا گیا کہ مدعیہ کی نسبت یہ قرار نہیں دیا جا سکتا کہ وہ اسبابت رضامند ہو گئی تھی کہ وہی تنقیح اسی عدالت میں ایک دوسری نالش میں در اصل تنقیح طلب متصور کیجائے جس میں وہ محض بحیثیت رکن خاندان فریق بنائی گئی تھی اور ہر دو نالشات کی تجویز یکجا عمل میں آئی تھی (۱) بر طبق وفات ایک لاولد کاشتکار دخیلکار کے بعض مالکان دیہہ نے ایک نالش دائر کر کے ڈگری قبضہ اراضی برخلاف اُن اشخاص کے جنہوں نے بطور قایم مقامان کاشتکار متوفی کے اراضی پر قبضہ کر لیا تھا حاصل کی اور نالش میں بطور مدعا علیہم ترتیبی اُن شریک مالکان دیہہ کو شامل کیا جنہوں نے بطور مدعی اُن کے ساتھ شامل ہونے سے انکار کیا تھا قرار دیا گیا کہ رسپانڈنٹان جو کہ نالش سابق میں مدعیان تھے اُس نالش مابعد میں جو برخلاف اُن کے شریک مالکان نے جو کہ سابقہ نالش میں مدعا علیہم ترتیبی بنائے گئے تھے دائر کی عذر امر تجویز شدہ کا نہ کر سکتے تھے کیونکہ اُنکے حق در بارہ قبضہ بلا شرکت غیری کا سوال بخلاف مدعیان صرگیا اور در اصل تنقیح طلب نہ تھا۔ اور نہ ڈگری صادرہ بنالش سابق سے اسمیں کچھ خلل واقعہ ہوا ہے اور کہ قایم مقامان کاشتکار متوفی صرف اصلی مدعا علیہم تھے اور مدعا علیہم ترتیبی نالش مذکورہ کے فریق نہ تھے (۲) ۱۹ جولائی ۹۴ء کو مدعا علیہ نے ایک فرم کو ایک قرضہ کی بابت کچھ ادا کر کے باقی کی بابت ایک ہنڈی تعدادی تشمار روپیہ اور ایک تمسک باقساط لکھدیا۔ ہنڈی وقت پر نہ سکاری گئی جسکی بابت نالش کیگئی۔ مدعا علیہ نے ہنڈی کے بلا بدل ہونیکا عذر کیا اور نیز کہ اقرار قرضہ بوجہ لاعلمی اصل حالات حساب کتاب کے کیا گیا تھا کیونکہ اصلی واقعات مخفی رکھے گئے تھے اور غلط بیانی کیگئی تھی ایک اہل کمیشن مقرر کیا گیا جسنے رقم مندرجہ اقرار قرضہ سے کم واجب الادا ہونیکی رپورٹ کی۔ اسپر بدوں تصفیہ دیگر عذرات مدعا علیہ کے دعوے میں ڈگری دیگئی۔ بعد میں فرم نے مدعا علیہ کے نام بابت اقساط اول و دوم تمسک قسط بندی نالش کی۔ مدعا علیہ نے دعوے کا اقبال کیا اور ڈگری بر صادر کیگئی۔ ازاں بعد مدعا علیہ نے فرم کے نام واسطے منسوخی تمسک قسط بندی کے بدیں بیان نالش کی کہ وہ غلط بیانی اور فریب سے حاصل کیا گیا تھا اور قانوناً باطل ہے۔ چنانچہ آخری فیصلہ ہائیکورٹ

(۱) نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۹۷ء پنجاب ریکارڈ (۲) نمبر ۷ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ۔

باخراج نالش بوجہ انقضائے میعاد صادر کیا اور رد دیا دمقدمہ پر کوئی فیصلہ نہ دیا گیا۔ اس دوران میں فرم (مدعی) نے نالش برخلاف مدعاعلیہ بابت اقساط سوم وچہارم وپنجم متمسک قسط بندی کے دائر کی مدعاعلیہ نے منجملہ دیگر عذرات کے یہ عذر کیا کہ اقرار قرضہ (رازو) بوجہ فریب اور غلط بیانی کے حاصل کیا گیا تہا اور قرضہ واجب الطلب بوجہ ہونے معاہدات قماربازی کے قانونًا ناقابل نفاذ ہے۔ عدالت اپیل ماتحت نے مدعاعلیہ کے عذر کو بوجہ امر تجویز شدہ کے مسترد کیا۔ عند الاپیل تجویز کیا گیا کہ مدعاعلیہ بوجہ امر تجویز شدہ سابق کے ممنوع السماعت نہیں اور وہ عذر کرسکتا ہے کیونکہ نالش بربنائے ہنڈی میں مدعاعلیہ کی ذمہ داری بقدر ہنڈی کے امر تنقیح طلب تہی (۱) یہ امر کہ واقعہ کہ وجوہات جنپر کہ فیصلہ سابق مبنی تہا یکساں طور پر مقدمہ مابعد میں بہی متعلق ہوسکتی ہیں فیصلہ سابق کو امر تجویز شدہ نہیں بناتا (۲) درخواست ہائے منسوخی ڈگری یکطرفہ زیر قاعدہ ۱۳ آرڈر ۹ کا نامنظور کیا جانا اور اس کے اجرا میں زیر قاعدہ ۸۹ آرڈر ۲۱ نیلام کیا دیا جانا صرف خاص امورات بنالش مذکور سے تعلق رکہتے ہیں اسلئے مانع نالش ہذا۔ یہ واسطے منسوخی ڈگری یکطرفہ بربنائے اس وجہ کے نہیں ہیں کہ کل نالش بربنائے فریب کیگئی تہی (۳) مدعیاں نے جو ایک لاولد مالک کے بعض حقداران بازگشت تہے ایک نالش استقراریہ برخلاف بیوہ نامبردہ بنا بر تبلیغ اس ہبہ کے دائر کی جو بیوہ نے بحق بیکے داماد ان خود کیا تہا اور ڈگری حاصل کی۔ بوقت وفات بیوہ نامبردگان نے اسکی دختران پر بابت قبضہ جایداد نالش کی منجانب مدعاعلیہ یہ حجت کیگئی کہ مدعیاں کو قابل حق وراثت حاصل نہیں ہے مگر انکی حجت بوجہ امتناع امر تجویز شدہ نامنظور کردیگئی تنازعہ سابق میں دختران نہ تو بطور فریق شامل کیگئی تہیں اور نہ یہ سوال کہ آیا جدیاں کو انکے برخلاف فائق حق حاصل تہا زیر تنقیح لایا گیا تہا اور نہ عدالت نے اسکو بطریق جوڈیشل فیصل کیا تہا قرار دیا گیا کہ معاملہ زیر تنقیح جواب اٹہایا گیا ہے ایسا نہیں جسکو نالش سابق میں جوابدہی کی بناء بنانا چاہیئے تہا اور بہرکیف اسکو عدالت نے سماعت کرکے اسکا آخری فیصلہ صراحتًا یا کنایتًا بہی حسب مراد دفعہ ۱۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی سابق (حال کی دفعہ ۱۱) نہیں کیا تہا اور اسلئے مدعاعلیہ نالش حال میں اس کو سبب اٹہانے سے ممتنع نہ تہے (۴)، جبکہ دونوں مقدمات میں صریحًا اور دراصل تنقیح طلب امور ایک ہی ہوں تو دوسرا مقدمہ ممنوع ہوتا ہے خواہ عدالت نے پہلے مقدمہ کے فیصلہ کرنے میں کسی اور بنا زیر بحث

(۱) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۳۰ صفحہ ۳۹۵ - (۲) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۵ - (۳) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۶ صفحہ ۲۰۳، ۲۰۴ - (۴) نمبر ۶۷ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۱، رخلاصہ ۱۷

دعوے خارج کیا ہو (۱) الف نے بحیثیت وارثہ اپنے لڑکے کے ب پر قبضہ جائیداد کا دعوے کیا۔ ب کا جواب دعوے تھا کہ وہ بموجب قانون شاستر وارث تھا۔ اور مطابق رواج قدیم کے گدی پر بٹھایا گیا تھا۔ مدعی نے ڈگری حاصل کی اور اجراء کرا کر قابض ہوئی۔ بعد ازاں ب نے بربنائے رواج خاندان یہ دعوے کیا کہ وہ الف کے لڑکے کے بعد وارث ہے اسکو جائیداد کا قبضہ دلایا جائے نیز اس لئے یہ استقرار چاہا کہ بعد وفات الف کے وہ جائیداد کا مستحق ہوگا از روئے رواج خاندان اس مقدمہ میں ب نے اس امر سے انکار کیا کہ پہلے مقدمہ میں اسنے اپنا جواب رواج خاندان پر مبنی کیا تھا۔ مگر جوڈیشل کمیٹی پریوی کونسل نے تحقیقات سے ثابت پایا کہ ب نے پہلے مقدمہ میں اس بناء پر اپنا جواب مبنی کیا تھا۔ اور اگر یہ فرض کیا جائے کہ اسنے اسی بناء پر جواب مبنی نہ کیا تھا تو بھی اسکو اسی بناء پر عذر کرنا چاہئے تھا۔ اسلئے دعوے ممنوع قرار دیا گیا (۲) ح ایک تعلقدار نے سنہ ۱۸۵۹ء میں ایک ہبہ نامہ تحریر کیا جس کے رو سے اس نے ر کو (جو اس کے پسر کلاں متوفی کا اکلوتا بیٹا تھا) کل تعلقہ بجز چند مواضعات کے دیدیا۔ سنہ ۱۸ء میں ح نے ر کے برخلاف نالش واسطے استقرار اس امر کے دائر کی۔ کہ باوجود ہبہ نامہ کے مالکانہ حقوق واقعہ متعلقہ اسکو حاصل ہیں اس نالش میں راضینامہ ہوگیا جس کے رو سے بعض حصص تعلقہ ح۔ ر۔ د (والدہ ر) کو تاحیات ملگئے اور بعد وفات ہر سہ کے ل (پسر خورد ح) اور اس کے ورثاء کو کل تعلقہ ملنا قرار پایا مطابق راضینامہ مذکور ڈگری صادر کیگئی سنہ ء میں ح و ل نے نالش برخلاف ر اور اس کی زوجہ کے واسطے منسوخی دستاویز کے جس کے رو سے ایک جزو تعلقہ ر نے اپنی زوجہ کے نام منتقل کردیا تھا دائر کی کیونکہ ر کو بروئے راضینامہ سنہ ء ایسا اختیار نہ دیا گیا تھا مدعا علیہم نے نالش مذکور میں راضینامہ کے جواز کے متعلق کوئی تنازعہ نہ کیا بلکہ انتقال مذکور کو جائز ہونا بیان کیا اور عذر کیا کہ ل کو کوئی حق جائیداد میں حاصل نہیں اسلئے وہ نالش کرنیکا مستحق نہیں چنانچہ ان ہر دو امور کے متعلق تنقیحات قایم کی گئیں اور عدالت نے قرار دیا کہ ہر انتقال بمقابلہ ح کے باطل ہے اور کہ ل بروئے شرائط راضینامہ ایک خاص شخص پسماندہ ہے اور وہ یا اس کے ورثاء کسی وقت میں وراثت حاصل کرینگے اور کہ وہ دعوے کرنیکا مستحق ہے لیکن قرار دیا کہ مدعیان کو کوئی حق ارجاع نالش پیدا نہیں ہوا کیونکہ ر ابھی زندہ ہے۔ سنہ ۱۸۸۶ء میں بعد وفات ح۔ د۔ ل کے ر کے دائنان نے ایک جزو تعلقہ

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۵۰۰ - (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۹۰ و لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۱۴۹ -

قرق کرا کر بدوں کسی حد استحقاق کے نیلام کرایا۔ سنہ ۱۸۹۶ء میں آل نے لسپر لے نالش برخلاف
ر اور اُس کے دائینان خریدار نیلام کرواسطے استقرار اس امر کے دائر کی۔ کہ ر کی وفات پر مدعی
بطور وارث بازگشت کے جزو نیلام شدہ میں قطعی مالکیت کا مستحق ہے اور کہ بعد وفات ر نیلام
بمقابلہ اُس کے غیر مؤثر ہوگا۔ مدعا علیہ ر نے جواب دیا کہ اُسکو بوجہ ہبہ نامہ مورخہ سنہ ۱۸۵۹ء کے قطعی
استحقاق حاصل ہے جو بذریعہ اقرار راضی نامہ اور ڈگری بربنائے راضینامہ مذکور سے زایل نہیں ہوا
حکام جوڈیشل کمیٹی نے قرار دیا کہ فیصلہ بنالش سنہ ۱۸۶۷ء جس کے رو سے مابین ر اور آل کے یہ
قایم کیا گیا تہا کہ ر کو صرف تاحیات خود استحقاق حاصل ہے اور آل (اور اسلئے مدعی اور اُس کے
ورثا) کو مفوضہ استحقاق پسماندگی حاصل ہے نالش حال میں امر فیصلشدہ سابقہ ہے اور
نالش ممنوع السماعت ہے (۱)

الف کے متبنےٰ بنائے جانے سے پہلے الف نے اس بناء پر کہ اس کے متبنےٰ بنانیوالی والدہ نے
جو ٹہٹی ب کو دیدی تہی وہ منسوخ کیجاوے جواب دعوےٰ یہ کہ الف متبنےٰ نہیں ہے۔
متبنے بنانیوالی فریق وارثہ بتائی گئی۔ تبنیت کا تنازعہ ہوا جو ثابت ہو گیا۔ بعد میں اسی عورت نے
تبنیت کی منسوخی کے لئے دعویٰ کیا۔ تجویز ہوا۔ دعوےٰ ممنوع ہے (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ
کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۴۵ و ۷۰۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۸۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵
صفحہ ۸۳۳۔ بیٹے نے باپ اور باپ کے موصی لہٗ کے برخلاف دعوےٰ کیا کہ وصیت ناجائز ہے اس لئے
کہ جایداد یا تو جدی ہے یا جدی جایداد کی آمدنی سے خریدی گئی ہے۔ جدی جایداد کی نسبت استقرار
منظور ہوا مگر خریدی ہوئی جایداد کی نسبت دعوےٰ خارج ہوا۔ باپ کی موت کے بعد اسی موصی لہٗ
کے خلاف دعوےٰ واسطے حصول قبضہ جایداد خرید کردہ کے ممنوع تجویز ہوا (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین
لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۹۷۔ اس دعوےٰ قبضہ میں پہلا دعوےٰ قبضہ کے لئے تہا۔ دوسرا
مالکانہ کے لئے۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۱۴۔ اس فیصلہ میں ایک قبالہ کے اصلی ہونیکا
سوال اگرچہ پہلے مقدمہ میں نہ اٹہایا گیا تہا مگر دوسرے مقدمہ میں ممنوع السماعت قرار دیا گیا۔
الف کی بیوہ نے ب پر الف کی جایداد خود حاصل کردہ کے لئے دعوےٰ کیا۔ اور ادعا کیا کہ وصیت
جسپر ب حصر کرتا ہے جعلی ہے ب کا جواب تہا کہ جایداد غیر منقسمہ خاندانی جایداد ہے اور ب اس
وصیت پر حصر نہیں کرتا۔ الف کو اس بنا پر ڈگری ملی کہ جایداد خود حاصل کردہ ہے بعد میں ب نے

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۷ صفحہ ۳ (۲) لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۲۸۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۲
(۳) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۳۰۴

وصیت کی بنا پر اس جائیداد کے قبضہ کا دعوے کیا جو ممنوع السماعت تجویز کیا گیا (۱) نیز ملاحظہ ہو ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۰۷ و جلد ۴ صفحہ ۲۷۲ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۴۱۸ و جلد ۱ صفحہ ۴۰۸ -

الف نے ایک زمین کا دعوے اس بناء پر کیا کہ اگر وہ اس کے تعلقہ سے باہر واقعہ ہے مگر چونکہ اسنے اسکو توڑ کیا اور کاشت کے قابل کیا ہے قبضہ کا مستحق ہے دعوے خارج ہوا - بعد میں اسی زمین کے متعلق اس بناء پر دعوے کیا کہ وہ تعلقہ کے اندر واقعہ ہے دعوے ممنوع السماعت تجویز کیا گیا (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۶۵ و ویکلی رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۱۶۸ و جلد ۲ صفحہ ۵۵ و جلد ۲۴ صفحہ ۴۳۰ و جلد ۳۱ صفحہ ۲۰۹ و جلد ۲۲ صفحہ ۴۶۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۷۱۵ - پہلے مقدمہ میں بنائے دعوے برخلاف مدعا علیہ یہ تھی کہ بربنائے جس ہبہ نامہ کے وہ جائیداد پر قابض ہے وہ جعلی ہے - مدعا علیہ مدعیہ کی لڑکی کا خاوند تھا ہبہ نامہ اصلی ثابت ہوا - مقدمہ خارج ہوا - دوسرے دعوے میں بناء یہ پیش کیگئی کہ مدعیہ اپنی متوفیہ لڑکی کی وارث ہے دعوے ممنوع السماعت قرار دیا گیا (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۱ و لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۱۵۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۱۰۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۳۷ و جلد ۱۳ صفحہ ۲۵ - پہلے دعوے میں استقرار کی استدعا تھی کہ زمین اجمالی ہے خارج ہوا - دوسری میں اسی تقسیم کی استدعا تھی ممنوع السماعت قرار دیا گیا (۴) یہی اصول مطالبات نقدی کے متعلق ملحوظ ہے (۵) مگر انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۳ سے انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۰ میں اختلاف ہوا ہے -

دعوے قبضہ بربنائے ایک پٹہ تحریری واسطے مدت مقررہ کے تھا جو مدت گذر چکی تھی جواب کہ پٹہ استمراری تھا جو ثابت ہوا - اور دعوے خارج ہوا - دوسرے دعوے میں مدعی نے قبضہ بوجہ مالک ہونیکے مانگا - تجویز ہوا کہ دعوے ہو سکتا ہے (۶) ایسے ہی اور فیصلجات کیلئے ملاحظہ ہو الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۶۰ - پہلا دعوے بربنائے وصیت دوسرا بربنائے وراثت انڈین لا رپورٹ

(۱) سورز انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۵۰ - (۲) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۵ - (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۵ - (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۱۹۵ - (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۱۶۰ - (۶) " " " بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۷۴ -

مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۲۵۲ - و جلد ۲۴ صفحہ ۲۹۶ و بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۲۲۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۶۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۵۱ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۸۰۰ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۳۲۶ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۳۲ -

پہلے مقدمہ میں سیتا کے خاوند نے راجہ کے باپ دلگاتا کے برخلاف پتی پور کی زمینداری کی بابت دعوے اس بنا پر کیا کہ وہ دلگاتا کا بھائی از روئے تبنیت کے تھا تبنیت ثابت نہوئی دعویٰ خارج ہوا -- مدعی نے اپیل کیا مگر اسمیں راضینامہ ہو گیا - اور اپیل سے دست برداری ہوئی - بعد میں وہ مر گیا اس کے پیچھے اسکا لڑکا بھی مر گیا اور سیتا باقی رہی - دوسرا مقدمہ راجہ نے دائر کیا واسطے استقرار اس امر کے کہ سیتا کی وفات کے بعد وہ سیتا کے بیٹے کی جایداد کا وارث ہے اور بنائے دعوے یہ تھی کہ سیتا کا خاوند راجہ کے باپ کا بھائی از روئے تبنیت تھا - تجویز ہوئی کہ دعویٰ ممنوع ہے (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۱۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۳۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۱۰۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۲۰۶ -

الف نے ب پر پٹنی ٹھیکہ کے لگان ۱۸۸۰ء کی بابت دعوے کیا جواب بوجہ بیدخلی ۱۸۶۵ء کے از جزو جایداد لگان میں تخفیف ہو گئی تھی - ڈگری زر متدعویہ بعد منہائی بمطلب بابت بیدخلی ہوئی بعد ازاں ب نے الف پر دعوے کیا کہ بشرح ما ... فی بگیہ مستقل طور پر تخفیف ہو چکی ہے دعوے ممنوع السماعت تجویز بنایا گیا (۲) نیز ملاحظہ ہوں انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۰۶ و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۴۰۲ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۸۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۷۷ و جلد ۷ صفحہ ۲۱۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۷۴ و جلد ۴ صفحہ ۱۳۱ -

دعوے کو سود بصورت وعدہ خلافی قسط کے تاریخ تمسک سے واجب الادا ہو گا جواب کہ صرف تاریخ قصور قسط سے واجب ہو گا ڈگری بحق مدعی ہوئی دوسرے دعوے میں مدعا علیہ یہ عذر نہیں کر سکتا کہ سود تاریخ قصور قسط سے واجب ہو گا (۳)

ایک نالش سابق جو باہمی فریقین بابت اضافہ لگان تھی یہ فیصلہ ہوا تھا کہ مدعی کو حق اضافہ کرنے لگان کا مدعا علیہم پر ہے لیکن نالش اس بنا پر ڈسمس ہوئی تھی کہ لگان جو مدعا علیہم نے

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۱۹ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۰۲ - (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۲۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۵ -

ادا کیا اُس شرح سے کم نہ تھا کہ حسب شرح پیر لگان آسامیان نے متصلہ اراضیات میں ادا کیا تھا نالش مابعد مابین انہی فریقین میں مدعی نے یہ بحث پیش کی تھی کہ اسکا حق اضافہ لگان مدعا علیہ کا امر تجویز شدہ ہے۔ تجویز ہوئی کہ چونکہ فیصلہ بنسبت حق مدعی اضافہ لگان کے بنا ہر ڈگری نہ تھا جو بالآخر نالش ماسبق میں صادر ہوگئی لہذا وہ امر تجویز شدہ مابین فریقین نہ تھا (۱)

معاملہ جو صراحتاً اور درصل ہو | مسماۃ سلیمن و مقیمن نے نالش بنام اپنی ماں بخن اور حافظ بکر واسطے دلا پانے اپنے حصہ ترکہ پدر بکر کے دائر کی جوابدہی یہ کیگئی کہ مقیمن دختر بخن کی خالد سے تھی عدالت مرافعہ اولٰی نے یہ عذر منظور کیا اور سلیمن کے حق میں ڈگری بابت ایک جزو جائیداد کے صادر کی بر طبق اپیل عدالت اپیل نے یہ تجویز کی کہ مقیمن دختر بخن کی خالد سے ہے اور سلیمن مستحق کل جائیداد متدعویہ کی ہے ایک نالش مابعد میں جو مبنا ایک رہن نامہ نوشتہ سلیمن و خالد کے دائر کیگئی مقیمن اور پسران خالد مدعا علیہ تھے تجویز ہوئی کہ تجویز سابق بطور امر تجویز شدہ کے جہانتک کہ حقوق مقیمن کو بحیثیت دختر بکر کے تعلق ہے اثر پذیر۔ اثر پذیر نہیں ہے کیونکہ صریحاً اور درصل یہ امر تنقیح طلب مابین سلیمن اور مقیمن کے نہ تھا جو نالش سابق میں ایک ہی طرف تھیں۔ کوئی اختلاف مابین اُن کے نہ تھا (۲)

کیا جا سکتا تھا اور کرنا چاہیے تھا۔ | مدعیان نے ایک نالش نیلام بر بنائے اپنے رہن نامجات ۱۱ جولائی ۱۸۶۸ء بنام مدعا علیہ کے دائر کی۔ مدعی کے پاس علاوہ اس رہننامہ کے دو اور رہن نامجے سادہ اقراری پدر مدعا علیہم تھے۔ ایک ۱۸۶۹ء کا دوسرا ۱۸۷۳ء کا۔ مدعی نے ڈگری حاصل کی اور جائیداد تابع مواخذہ دستاویزات ۱۸۶۹ء و ۱۸۷۳ء کے نیلام ہوئی اور خود ڈگریدار نے خرید کی۔ مدعا علیہم نے جو پسران و نبیرگان اصل راہن کے ہیں نالش منسوخی نیلام بقدر دو ثلث اپنے حصہ کے جائیداد نیلام شدہ کے اس بنا پر دائر کی کہ اُنکا حصہ ذمہ وار اس قرضہ کا نہیں ہے جو بذریعہ رہن نامہ ۱۸۶۸ء لیا گیا یہ نالش تابع مواخذہ مدعیان بموجب رہننامہ استفاعی ۱۸۶۹ء کے ڈگری ہوئی۔ مدعیان نے اس رہننامہ کو اپنی جوابدہی میں پیش کیا تھا لیکن رہننامجات ۱۸۶۹ء و ۱۸۷۳ء کو پیش نہیں کیا تھا۔ بعد اس کے مدعیان نے نالش حال بر بنائے رہن نامجات ۱۸۶۹ء و ۱۸۷۳ء کے دائر کی تجویز ہوئی کہ مدعیان کی نالش

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۱ (۲) الہ آباد لا جرنل جلد ۸ صفحہ ۸۰۵ -

بوجہ اصول امر تجویز شدہ کے ممنوع السماعت ہے (۱)

فیصلہ جو امور قانونی پر مبنی ہو

دفعہ ہذا میں اسبارہ میں کوئی حکم نہیں کیا گیا کہ اصول امر تجویز شدہ سوال قانونی سے متعلق نہ ہوگا لیکن بمبئی ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ فیصلہ امر قانونی امر فیصلشدہ نہیں ہو سکتا (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۲۵ - ہو بھی سکتا ہے (۳) لیکن حسب رائے بیمن صاحب جسٹس صرف ایک غلط فیصلہ امر قانونی کا صرف مابین فریقین ہو سکتا ہے (۴) مدراس ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ جبکہ ہر دو نالشات میں امور مدعا بہا مختلف ہوں توکسی امر قانونی کا فیصلہ بنالش سابق نالش مابعد میں بطور امر مانع کے پیش نہیں کیا جا سکتا (۵) اور کہ حکم یا ڈگری جو غلطی قانونی پر مبنی ہو کسی مابعد کی کارروائی میں جسمیں کہ ڈگری یا حکم مذکور کے اثر کے متعلق کوئی نزاع نکیا گیا ہو بطور امر تجویز شدہ کے عامل نہیں ہوتا (۶) ایک غلط فیصلہ ایک سوال قانونی کے متعلق ایک سابقہ درخواست اجرائے ڈگری گذارہ میں مابعد کی درخواست بعوض دلاپانے بقایا گذارہ کا جو وجہ میں واجب الادا ٹھیرا ہو مانع نہیں ہے (۷) پنجاب چیفکورٹ کے متعلق ملاحظہ ہو اظہار رائے راٹیگن صاحب جسٹس مندرجہ فیصلہ نمبر ۴۴ سنہ ۱۹۰۷ء الہ آباد ہائیکورٹ کی رائے میں اصول امر تجویز شدہ اپنے اطلاق کے لئے اس امر پر منحصر نہیں ہوتا کہ آیا فیصلہ جس کو بطور امتناع کے استعمال کیا جاتا ہے ایک صحیح یا غلط فیصلہ بلحاظ قانون یا واقعات کے ہے یا نہیں اور یہ غیر ضروری ہے کہ آیا ڈگری جسکو بطور امتناع کے پیش کیا گیا ہے قانوناً یا بلحاظ واقعات کے صحیح یا غلط طور پر صادر کیگئی ہے (۸) کلکتہ ہائیکورٹ نے بلحاظ خالص امر قانونی کے یہ قرار دیا ہے کہ اگر ایک غلط فیصلہ امر قانونی مقدمہ سابق کو ایک بعد کے مقدمہ میں جسمیں شئے مدعا بہا مختلف ہو بطور امر تجویز شدہ کے موثر ہونے دیا جائے تو بہت برے نتائج پیدا ہو سکتے ہیں کیونکہ ممکن ہے کہ غلط فیصلہ سے قانون قابل اطلاق مابین فریقین تبدیل ہو جائے - گو کہ عبارت دفعہ ہذا ایسی صورت سے

(۱) الہ آباد لا جرنل جلد ۸ صفحہ ۹۳۶ - (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۶۶۹ - (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۲۸ - (۴) انڈین رر رر جلد ۱۳ صفحہ ۲۸ و صفحہ ۱۳۷
(۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۵۱۷ و جلد ۱۱ صفحہ ۳۹۳ - (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۷۰ و جلد ۳ صفحہ ۴۱۶ و جلد ۸ صفحہ ۵۱۷ و جلد ۱۱ صفحہ ۳۹۳ و ۳۹۵ و ۳۹۶ و جلد ۵ صفحہ ۳۰۴ (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۵۰۲ و جلد ۲۴ صفحہ ۲۹۳ (۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴۲ صفحہ ۳۶ و جلد ۲۳ صفحہ ۵۹ و ۴۰۴ و جلد ۱۵ صفحہ ۳۲۷ -

قاعدہ مذکور کو متعلق کرنے کی اجازت دے تاہم یہ نہایت مشتبہ ہے کہ آیا ایسے اطلاق کا منشاء واضعان قانون نے رکہا تہا یا نہیں (۱) لیکن بعد میں قرار دیا ہے کہ فیصلہ امر قانونی امر تجویز شدہ ہو سکتا ہے مگر ایک مقدمہ میں جبکہ فیصلہ بہ پیروی فیصلہ ہائیکورٹ کیا گیا جو بعد میں اجلاس کامل سے منسوخ کیا گیا تہا اور نالش ثانی میں فیصلہ مقدمہ اول کو بطور امتناع کے پیش کیا گیا تو قرار دیا کہ فیصلہ مقدمہ سابق بطور امتناع کے پیش نہیں کیا جاسکتا ہر ایک مقدمہ کا فیصلہ بلحاظ قانون موجود الوقت کے کیا جانا چاہئیے۔ گو کہ فیصلہ جسکی پیروی کیگئی تہی بعد میں اجلاس کامل سے منسوخ کر دیا گیا (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۸۔ جبکہ ایک مرتبہ مابین فریقین کسی امر کے متعلق قانون کی تعبیر کیگئی ہو تو بعد میں جبکہ قانون مذکور کی بجائے اور قانون جاری ہو جاوے تو اُس تعبیر کی پیروی نہ کیجانی چاہئیے (۳) چنانچہ جو فیصلہ متعلق امر میعاد بوقت اجرائے ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ء یا ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۱ء کے دیا گیا ہو اور جو بعد میں غلط قرار دیا جاوے مابعد کی نالش میں جو بدوران نفاذ قانون میعاد حال کے رجوع کی گئی ہو بطور امر تجویز شدہ کے قرار نہ دیا جانا چاہئیے (۴)

فیصلہ جو امور قانونی پر مبنی ہو | مدعی کے باپ نے نالش واسطے استقرار اس امر کے دائر کی کہ جو ہبہ بنام مدعاعلیہا اُس کے باپ نے کیا بعد وفات بدرسماۃ کے کالعدم ہے مدعی فوت ہوا اور اسکے پسران اس نالش کی پیروی کی۔ جج ماتحت نے ڈگری بحق مدعیان صادر کی جسکو صاحب جج ضلع نے بحال رکہا اور جوڈیشل کمشنر نے اسمیں حسب دفعہ ۵۸۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی سابق دست اندازی کرنے سے انکار کیا مدعیان نے بعدہ دوسری نالش بنام مدعاعلیہا واسطے قبضہ جایداد موہوبہ کے دائر کی۔ جج ماتحت نے ڈگری قبضہ صادر کی مدعاعلیہا نے روبرو جوڈیشل کمشنر کے اپیل کیا۔ اہل امر فیصلہ طلب یہ تہا کہ فیصلہ صاحب جج ضلع مصدرہ نالش اول نسبت حق وراثت جایداد واہب اور نسبت جواز ہبہ موسومہ مدعاعلیہا کے ایک امر تجویز شدہ ہے یا نہیں۔ تجویز ہوئی کہ فیصلہ صاحب جج ضلع کا امر تجویز شدہ ہے گو اسکا اپیل روبرو جوڈیشل کمشنر اُسوقت نہیں ہو سکتا تہا۔ لفظ "مجاز" موقوعہ دفعہ ہذا سے مراد مجاز تجویز قطعی بلحاظ اختیار سماعت عدالت

(۱) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱ صفحہ ۶۸۷ — ۶۹۰ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۳۱۸ و ۳۲۲ و ۳۲۳ رائے بینرجی صاحب جسٹس۔ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۷۴۹۔ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۶۶۹۔ (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۱۸ و ۲۵۔

بوقت ارجاع نالش ہے۔ فیصلہ بنسبت خاص امر متنازعہ کے جہانتک کہ اس نزاع کو تعلق ہے قطعی ہے گو وہ بنسبت امر قانونی کے صادر ہوا ہو لیکن فیصلہ بنسبت امر قانونی کے جبکہ معاملہ نزاعی دوسرا ہو قطعی نہیں ہے (۱)

یہ بحث امر تجویز شدہ ہے کہ ڈگری سابق جو مدعی نے حاصل کی گو ڈگری یکطرفہ تھی مگر وہ باوجود اس کے قطعی تھی اور اس سے ظاہر ہے کہ مدعی مستحق دخل حصہ متنازعہ کا بطور مرتہن کے قرار پایا تھا یہ امر کہ آیا فیصلہ مندرجہ ڈگری قانوناً صحیح تھا یا غلط اہم نہیں ہے (۲)

فیصلہ مخلوط امر قانونی و واقعاتی

جس حال میں کہ کوئی امر مخلوط قانونی اور واقعاتی ہو تو اُسکا فیصلہ بطور امر تجویز شدہ کے مابعد کے مقدمہ میں بطور امتناع کے پیش کیا جا سکتا ہے (۳) کلکتہ ہائیکورٹ (۴) اور مدراس ہائیکورٹ نے بھی ایسا ہی قرار دیا ہے (۵)

فیصلہ جو قانوناً غلط تھا بذریعہ فیصلہ مابعد کے منسوخ کیا گیا

ایک مقدمہ سابق میں جو مابین فریقین کے تھا یہ فیصلہ ہوا تھا کہ لگان جو اپیلانٹان پر واجب الادا ہے لگانسی ہر سال پر منحصر ہے اور وہ بابت میعاد بندوبست کے مقرر نہیں کیا گیا تھا اپیلانٹان نے یہ بحث کی کہ فیصلہ مذکور اُن پر قابل پابندی نہیں ہے۔ اول اسوجہ سے کہ جو امر اب تنقیح طلب ہے وہ بالتخصیص اُسوقت فیصل نہیں کیا گیا تھا اور ثانیاً اسوجہ سے کہ وہ فیصلہ نظیر مال نمبر ۶۲ پر مبنی تھا جو از روئے ایک فیصلہ عدالت جوڈیشل کمشنر کے منسوخ ہوگئی تھی تجویز ہوئی کہ فیصلہ سابق بطور امر تجویز شدہ کے اثر پذیر ہے اور فیصلہ باہم فریقین اگر دیگر مراتب میں داخل مقتضیات دفعہ ہذا کے ہو تو وہ یہ امر ثابت کرنے سے کالعدم نہیں ہو جاتا کہ وہ قانوناً غلط تھا (۶)

اُسی استحقاق

الفاظ در "اُسی استحقاق" سے وجہ نالش کا وہی ہونا مراد نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ سوال اُسی حق سے اُٹھایا اور فیصل کیا گیا ہو یعنی فریقین نالش ثانی کے استحقاق سے نہ کہ کسی اور شخص کے استحقاق سے اگر ایک شخص سرکاری حیثیت سے مدعا علیہ بنایا گیا ہو تو فیصلہ اسکو بلحاظ اُس کی ذاتی حیثیت کے پابند نکریگا اور ایسا ہی جبکہ ذاتی حیثیت سے مدعا علیہ بنایا گیا ہو تو فیصلہ اُس کو

(۱) اودھ کیس جلد ۳ صفحہ ۲۷۱۔ (۲) اودھ کیسز جلد ۵ صفحہ ۱۸۱۔
(۳) نمبر ۴۴ سنہ ۱۹۰۸ء پنجاب ریکارڈ۔ (۴) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱ صفحہ ۲۰۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۳۲۱
و ۳۲۲ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۹ صفحہ ۲۲۵ بہ پیروی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۵۲۱ و انڈین لا رپورٹ
مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۱۰۴ و ۱۰۹۔ (۶) اودھ کیسز جلد ۹ صفحہ ۳۴۴۔

بلحاظ اُس کی سرکاری حیثیت کے پابند نکریگا - مدعی نے جس نے بحیثیت قریب تر وارث اپنے چچا کے نالش کی ہو اس کے مقابل میں وہ فیصلہ جو اُس کے باپ کے خلاف ہو بطور امر مانع کے پیش نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اُس نے اُس استحقاق کے ذریعہ دعوے کیا ہے جو کہ اُسے اپنے باپ سے حاصل نہیں ہوا (۱) فیصلہ جو ایک شخص کے خلاف اُسکی ایک حیثیت میں ہو جبکہ وہ دوسری حیثیت میں نالش کرے تو اُس کا مانع نہیں ہوتا کیونکہ موخر الذکر صورت میں وہ بالکل مختلف شخص ہے (۲) نالش گذارہ بخلاف برادر کلاں بوجہ کسی سابقہ محکم مشعر ڈسمسی دعوے گذارہ بخلاف باپ بربناء وجوہات دیگر ممنوع السماعت نہیں ہوگی کیونکہ سابقہ فیصلہ مابین برادران کے نہیں بلکہ مابین مدعی اور اُس کے باپ کے تہا اور دیگر وجوہات پر مبنی تہا (۳) نالش منجانب اُن اشخاص کے جو پبلک کی طرف سے قایمقام ہوں بوجہ فیصلہ بنالش سابق جو اُسی مدعی نے بحیثیت ذاتی و شخصی حاصل کیا ہو ممنوع السماعت نہیں ہو جاتی (۴) جبکہ پہلا دعوے بربنائے پٹہ کے ہو تو دوسرا دعوے بربنائے استحقاق خود ممنوع السماعت نہیں ہوتا (۵) دعوے بربنائے کانم ایک ایسا دعوے ہے جو معاہدہ سے پیدا ہوتا ہے حالانکہ دعوے بربنائے استحقاق بخلاف مداخلت بیجا کنندہ بربنائے ٹارٹ ہوتا ہے اسلئے پہلا دعوے انفکاک کانم مابعد کی نالش مبنی بر کانم اور استحقاق کا مانع نہیں ہوتا جہاں تک کہ دعوے موخر الذکر استحقاق پر مبنی ہے (۶) جبکہ پہلا دعوے مدعیہ نے بربنائے استحقاق خود دایر کیا اور دوسرے مقدمہ میں وہ محض بحیثیت رکن خاندان فریق بنائی گئی تو پہلا دعوے مانع دوسرے مقدمہ کا قرار ندیا گیا (۷) فیصلہ برخلاف ایک ہندو باپ کے اُس نالش میں جو اُسنے واسطے تقسیم مشترکہ غیر منقسمہ جایداد جدی کے دایر کی ہو بمقابلہ اُس کے پسر کے امر تجویز شدہ سابق ہوتا ہے اور موخر الذکر مجاز نہیں ہے کہ بار ثانی اُسی استحقاق پر محض اسوجہ سے نالش کرے کہ وہ سابقہ نالش میں فریق نہ تہا (۸)

فیصلہ متعلق دستاویز نالش سابق ہیں مابین فریقین۔	ایک نالش بغرض نفاذ دستاویز کے دایر کیگئی جسکی نسبت نالش سابق میں یہ تجویز ہوچکی تہی کہ وہ جایداد متنازعہ پر اثر قابل پابندی نہیں رکہتی اور وہ

کسی طرح جایداد پر مابین فریقین کے موثر نہیں ہے تجویز ہوئی کہ نالش میں اصول امر تجویز شدہ

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۷۳ - (۲) بمبئی لا رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۹۳۲ (انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۱۶) - (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۹۴۵ و ۹۴۸ - (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۲۱۴ - (۵) " " مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۳ - (۶) " " مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۶۰۴ - (۷) نمبر ۳۱ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ - (۸) نمبر ۱۴ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ -

عارض ہے (۱)

کہانتک ڈگری بابت لگان نالش سابق میں امر تجویز شدہ نسبت بحث استحقاق کے نالش مابعد میں ہے۔

عمرو ایک زمیندار نے پٹہ بکر اپنی اسامی کو دیا جسنے نسبت پٹے کے اس بنا پر عذر کیا کہ رقبہ اراضی کا زاید لکھا گیا ہے بعض اراضیات مندرجہ پٹہ ملکیت عمرو کی نہ تھیں بلکہ خود بکر کی امر تنقیح طلب جو پیش کیا گیا یہ تھا کہ آیا پٹہ جو حوالگی کے لئے پیش کیا گیا مناسب تھا یا نہیں۔ عدالت نے یہ تجویز کی کہ اسمیں کوئی امر قابل اعتراض نہ تھا ڈگری لگان کی بحق عمرو کے صادر کی۔ عمرو نے اسی قسم کا پٹہ بکر کو بابت سن مابعد کے دیا اور بکر نے پھر اسی قسم کا عذر کیا۔ تجویز ہوئی کہ ڈگری لگان سے خواہ مخواہ یہ لازم نہیں آتا کہ فیصلہ نسبت شرائط پٹہ کے یا رقبہ اراضی کے کیا گیا جسکا لگان ادا ہونیکو ہے کوئی صریح تجویز نالش سابق میں نسبت ملکیت اراضی کے نتھی محض صادر ہونے ڈگری لگان ہی سے یہ مستنبط نہیں ہوتا کہ فیصلہ امر مذکور کا بغرض نالش مابعد کیا گیا جس صورت میں کہ یہ ضروری نہ ہو کہ یہ فیصلہ کیا جائے کہ ڈگری نالش سابق میں ایسا قیاس کرنا اسلئے ضروری تہا کہ ڈگری صحیح طور پر صادر کیجائے کوئی فریق نالش بصورت عدم موجودگی خواہ صریح تجویز کے پیش ہونے اس بحث سے نالش مابعد میں ممنوع نہیں ہے یہ امر کہ آیا عمرو یا بکر مالک اراضی تہے جو پٹہ میں درج تہی امر تجویز شدہ بوجہ فیصلہ ماقبل کے نہیں ہے (۲)

ایکہی بنا پر دعوے

الف نے ب و ج کے خلاف ایک ڈگری حاصل کی جو غیر مودی رہی۔ پھر ب و ج و د کے برخلاف دعوے کیا۔ اسی روپیہ کیواسطے بدیں ادعا کہ ب و ج نے معاہدہ بطور ایجنٹ ب و ج و د کے کیا تہا یہ دعوے ممنوع تجویز کیا گیا (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۹۱ و جلد ۷ صفحہ ۶۲۷ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۱۳۱ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۲۸۴۔

دعوے رہن انفکاکی میں عدالت نے ڈگری صادر کی کہ بادائیگی ایک رقم کے قبضہ دیا جائے۔ وہ رقم ادا نہوئی۔ اور دعوے ڈسمس ہوا۔ تجویز ہوا کہ دوسرا دعوے جبکہ کل روپیہ ادا کردیا جاوے ممنوع نہیں ہے (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۸۰ و جلد ۱۴ صفحہ ۴۶۴۔

الف نے دعوے دخلیابی اراضی و منسوخی قبالہ جس کے رو سے ب نے ج کے نام اراضی مذکور منتقل

(۱) الہ آباد لا جرنل جلد ۲ صفحہ ۱۶۵ (پریوی کونسل) (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۵ صفحہ ۲۱۶ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۵۳۔ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۴۰ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۳۸۶۔

کر دی تھی تب ج کے نام دایر کیا جس کی ڈگری ہوئی بعد میں ب نے ایک دعوے واسطے استقرار حق خود نسبت نصف حصہ ایک خاص جایداد کے جس کے ایک جزو پر قبالہ مذکور حاوی تھا اور نیز دربارہ اس امر کے کہ الف کے ساتھ اس کو مشترک قبضہ دلایا جائے دایر کیا۔ الف نے امر فیصلشدہ کا عذر کیا یا کم از کم اس حد تک جہانتک جزو مذکور کا تعلق ہے تجویز ہوئی کہ نالش ممنوع السماعت نہ تھی (۱) جبکہ ڈگری انفکاک صادر ہو چکی ہو مگر اسکا اجرا نکرایا گیا ہو تو دوسرا دعوے اسی انفکاک کے لئے نہیں ہو سکتا (۲) نیز ملاحظہ ہو کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۶ صفحہ ۱۳۴ جبکہ راہن نالش انفکاک دایر کرے اور ڈگری شرطیہ حاصل کرے لیکن عاید شدہ شرط کو پورا نکرے تو وہ دوسری نالش انفکاک کے دایر کرنے سے ممنوع نہیں ہو جاتا بجز اس صورت کے کہ ڈگری میں یہ حکم ہو کہ بصورت عدم ایفاء شرط جایداد نیلام کیجاویگی یا وہ اپنے حق انفکاک سے ممنوع رہیگا (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۴ بمنسوخی انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۲ و شرح زیر دفعہ ۹ مجموعہ ہذا تحت عنوان ڈگری در رہن۔ لیکن اب ملاحظہ ہو قاعدہ ۷ و ۸ آرڈر ۳۴ مجموعہ ہذا۔

سابقہ نالش جو واسطے انفکاک اراضی کے تھی جسمیں مدعا علیہ نے یہ جواب دیا کہ "حقیقتاً دمیان" واقعہ اراضی ناقابل انفکاک ہے اور بنا منظوری عذر مذکور ڈگری نک المرہن صادر کیگئی تھی۔ دوسری نالش میں جو بجانب مدعا علیہ مقدمہ سابق واسطے دلاپانے "اُڈمیاوان" وظیفہ از مدعی مقدمہ سابق کے تھی بطور امر تجویز شدہ کے مانع ہونی قرار نہ دیگئی کیونکہ ہر دو میں بناء دعوے جداگانہ ہیں (۴)

نالش نیلام بربناے رہن میں ان شرائط پر راضی نامہ ہوا کہ مرتہن ڈگری زر نقد بقدر زر رہن قبول کرتا ہے چنانچہ مطابق اس کے ڈگری صادر کیگئی۔ چونکہ ڈگری کا ایفاء نہ کیا گیا اسلئے مرتہن نے پھر نالش نیلام جایداد مرہونہ کے دایر کی تجویز ہوئی کہ نالش ممنوع ہے (۵) لیکن جسحال میں کہ مرتہن استغاثی نے نالش بابت اصل زر رہن اور سود بریں بیان کی کہ اسکو اراضی مرہونہ کا کبھی قبضہ نہیں دیا گیا جس میں کہ بربناے بیان راہن کہ قبضہ مرتہن کا رہا ہے صرف اصل زر رہن کی

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۵ صفحہ ۳۵۳ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۳۰ یہی مقدمہ مدراس جرنل جلد ۱۲ صفحہ ۲۱۲ (اجلاس کامل) و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۴ و ۶۰ (اجلاس کامل) (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۲۱۵ (۴) " " مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۲۰۳ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۱ صفحہ ۱۹ و جلد ۲۶ صفحہ ۲۲۳۔

ڈگری دیگئی ہو تو نالش ثانی بجانب مرتہن برائے دخلیابی بدیں بیان کہ اُسکو تعمیری قبضہ جو معرفت مزارعان کچھہ عرصہ تک بعد ڈگری بمقدمہ اول حاصل رہا ہے اُس سے راہن نے انکار کر دیا ہے ممنوع السماعت نہیں ہوتی اور مرتہن کا بیان بمقدمہ سابق کے اُسکو کبھی قبضہ نہیں دیا گیا بطور امر مانع کے پیش نہیں کیا جاسکتا (۱) زر رہن کے لئے دعوے ہو سکتا ہے اور قبضہ جائداد مرہونہ کا دعوے بوجہ دستاویز کے غیر رجسٹری ہونے کے خارج ہو جائے (۲) ورثا مدعیان نے میونسپل کمیٹی پر ایک جگہ کے قبضہ کا دعوے کیا۔ بعد میں مدعیاں نے اسی زمین کی نسبت برخلاف مشتری کے جسنے میونسپل کمیٹی سے وہ زمین خریدی تھی۔ استقرار حق اور بید خلی کا دعوے کیا۔ تجویز ہوا کہ دوسرا دعوے ممنوع نہیں ہے (۳) جبکہ سابقہ نالش جو لا ولد نرینہ مالک کے حقدار بازگشت نے بحین حیات انتقال کنندہ بنا بر استقرار اس امر کے دائر کی تھی کہ ایک بیع جو انتقال کنندہ نے کیا تہا اُس کے حقوق بازگشت پر موثر ہوگا بوجہ زائد المیعاد ہونے کے ڈسمس کیگئی اور کسی معاملات موثر بر حقوق فریقین کا فیصلہ اُن کے درمیان نہ کیا گیا تو قرار دیا گیا کہ اخراج مذکور بطور تنازع فیصلشدہ سابقہ بہ تعلق نالش مابعد اثر پذیر نہیں ہوتا جو وہی حقدار بازگشت بعد وفات انتقال کنندہ بنا بر بازیافت قبضہ جائداد مبیعہ از مشتری دائر کرے (۴) کسی نالش کا بروئے استقرار اس امر کے کہ مدعی واحد مالک و قابض بعض خاص اراضی کا بذریعہ خرید تہا ڈسمس کیا جانا ایک امر فیصل شدہ نالش مابعد میں نہیں ہے جو دخلیابی اُسی جائداد کے لئے بدیں بناء دائر کیجاوے کہ مدعی اُس اراضی کا مستحق تہا نہ بطور مالک کے بلکہ بطور وارث اور بسبب متبنے آخری مالک نرینہ کے کیونکہ اُسکا استحقاق بطور وارث بوجہ ہونے ایک دعوے متناقض نالش سابقہ میں بطور وجہ متبادل دعوے بلا مخلوط کرنے واقعات کے شامل نکیا جاسکتا تھا (۵) لیکن اگر پہلا دعوے بر بنائے رواج کے خارج ہو جاوے تو بر بنائے اسی شئے مدعا بہا کے بنا و دعوے کے دوسرا دعوے از روئے دہرم شاستر ممنوع السماعت ہے (۶) پہلا دعوے واسطے منسوخی انتقال بیوہ دوسرا واسطے حق شفع کے ممنوع السماعت نہیں (۷) مدعی نے کسی زمین کے لگان کی نسبت دعوے کیا۔ مدعا علیہ نے عذر کیا کہ زمین کا ایک جزو خود مدعی کے قبضہ میں ہے

(۱) نمبر ۲۳ سنہ ۱۹۱۰ء پنجاب ریکارڈ۔ (۲) نمبر ۵۵ سنہ ۱۹۰۷ء پنجاب ریکارڈ۔
(۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۲۳۷ - (۴) نمبر ۶ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ - (۵) نمبر ۵۰ سنہ ۱۹۰۷ء پنجاب ریکارڈ - (۶) نمبر ۱۴۶ سنہ ۱۹۰۸ء پنجاب ریکارڈ (۷) نمبر ۱۰۰ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ۔

یہ عذر ثابت نہوا۔ بعدازاں مدعی نے سالہائے مابعد کے لگان کا دعوےٰ کیا اور مدعاعلیہ نے وہی عذر پیش کیا۔ تجویز ہوا کہ یہ عذر ممنوع السماعت نہیں ہے۔ سالہائے مابعد کے لگان کا دعوےٰ الگ بناء ہے۔ اور پہلے دعوے میں اراضی زیر قبضہ مدعاعلیہ کا فیصلہ قطعی طور پر نہیں ہوا تھا (۱) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۷۶ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ۔ مدعی کے حصہ دار مشترکہ کے حق میں جو فیصلہ الف پہلے دعوے میں نسبت قبضہ $\frac{2}{3}$ جائداد کے ہو چکا ہو وہ مدعی کے اس دعوے میں بطور شہادت قابل ادخال نہیں ہے جو اسی مدعاعلیہ کے خلاف باقی $\frac{1}{3}$ جائداد کے لئے ہو۔ اسلئے کہ دونوں مقدمات میں شئے متدعویہ ایک ہی نہیں ہے اور حق نسبت $\frac{1}{3}$ کے حق نسبت $\frac{2}{3}$ سے مختلف ہو سکتا ہے (۲)

ن نے ایک محال کے منافع کے حصہ کی بابت نمبردار پر دعوےٰ کیا۔ بربنائے ایک انتقال کے جو ۲۹ جولائی سنہ ۱۸۸۹ء کو ب نے بطور وارث م متوفی کے ن کے حق میں کیا تھا۔ اس انتقال سے پہلے ۳ جون سنہ ۱۸۸۶ء کو ایک مقدمہ نمبردار نے برخلاف ب اور ج کے دائر کیا ہوا تھا واسطے قبضہ ایک اور جائداد کے جسکی نسبت ادعا تھا کہ م کی ہے۔ اس دعوے میں انتقال متنازعہ فیہ کے بعد یہ امر طے کیا گیا تھا کہ م کا وارث ب نہ تھا بلکہ ج تھا۔ تجویز ہوا کہ مقدمہ ۳ جون سنہ ۱۸۸۶ء مدعی کے برخلاف نزاع فیصل شدہ کا اثر نہیں رکھتا اسلئے کہ علاوہ اور وجوہات کے ایک وجہ یہ تھی کہ شئے متدعویہ ہر دو مقدمات میں ایک نہ تھی (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۳۳۵ و جلد ۱۵ صفحہ ۲۶۔

ایک ہندو بیوہ نے اپنے خاوند کے شرکایان کے برخلاف سنہ ۱۸۶۶ء میں ایک ڈگری گذارہ کی حاصل کی جس سے زمین پر کوئی بار عائد ہوتا تھا۔ بعدہ میں جائداد خاندانی ایک یکجدی کے پاس منتقل ہو گئی۔ اور بیوہ نے اسپر دعوےٰ گذارہ کا بشرح زائد کیا اور بقایا کے لئے بھی دعوے میں استدعا کی اور درخواست کی کہ گذارہ کا بار جائداد پر عائد کیا جائے۔ تجویز ہوا کہ ڈگری جو دعوے سنہ ۱۸۶۶ء میں صادر کیگئی تھی مقدمہ حال کی مانع نہیں ہے (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۴۹۱۔

مدعی نے دعوےٰ کیا کہ میں ایک شخص م کا متبنےٰ ہوں اور الف سے جو م کی بیوہ ہے جائداد کا قبضہ

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۲۳۶۔ (۲) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۲ صفحہ ۱۰۵۔ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۱۰۸ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۷۵۔

دلایا جاوے - الف نے تبنیت سے انکار کیا - دعوے زیر دفعہ ۱۵۸ ڈسمس ہوا - بعد میں ایک اقرار نامہ کی رو سے الف نے س کو م کا متبنٰی تسلیم کر لیا - الف فوت ہوگئی - اور م کے وارث بازگشت نے اس جایداد کے لئے س پر دعوے کیا - تجویز ہوا کہ س بوجہ ڈگری بمقدمہ سابق تبنیت کا عذر کرنے سے ممنوع ہے - اور بعد کا اقرار نامہ مدعی کے حقوق پر کوئی مضر اثر نہیں پیدا کر سکتا (۱)

جبکہ منجملہ دو مدعا علیہم کے ایک کے خلاف دعوے ڈسمس ہو جائے تو اسی مدعا علیہ کے خلاف بربنار دیگر دعوے ہو سکتا ہے (۲)

تجویز دوبارہ نسبت دستاویز موثر جایداد منقولہ و غیر منقولہ -

بیوہ دختر و بھائی متوفی نے جو اپنے بھائی سے علیحدہ رہتا تھا - ایک دستاویز آپس میں لکھدی جس کے رو سے جایداد منقولہ و غیر منقولہ آپس میں ایک خاص حصص میں تقسیم کی گئی تھی دستاویز پر رجسٹری نہیں ہوئی تھی - اس جایداد کی بابت فریقین میں تنازع تھی بیوہ نے ایک وصیت نامہ کے اوپر استدلال کیا - جو وہ بحق اپنے تحریر کیا جانا بیان کرتی تھی - بھائی نے نالش کی کہ وصیت نامہ جعلی قرار دیا جاوے اور عدالت سے تجویز ہوا کہ وصیت نامہ جعلی نہیں ہے - اب بھائی نے نالش بمقابلہ بیوہ واسطے استقرار اپنے حصہ جایداد کے جو بذریعہ تقسیم دلائی گئی تھی دائر کی - تجویز ہوئی کہ اول نسبت رجسٹری کے ہماری دانست میں یہانتک دستاویز ہذا کو تعلق جایداد غیر منقولہ سے ہے - دستاویز مذکور بلا رجسٹری کے ناجائز ہے اور جہانتک اسکو تعلق جایداد منقولہ سے ہے وہ جائز ہے - دوم امر کی نسبت ہماری یہ رائے ہے کہ فیصلہ سابق مانع نہیں ہے مقدمہ سابق میں یہ بحث تھی کہ آیا دستاویز جعلی ہے یا نہیں مقدمہ حال میں یہ بحث ہے کہ آیا دستاویز مذکور بوجہ کسی رواج خاندانی کے ناجائز ہے یا نہیں - رواج یہ بیان کیا گیا ہے کہ جایداد مذکور بوجہ رواج خاندان کے ناقابل انتقال ہے ہماری سمجھ میں یہ عذر جواب سابق میں کیا جانا ضروری نہ تھا - نہ دفعہ ہذا اور نہ آرڈر ۲ - قاعدہ ۲۰ عارض ہے (۳)

خارج از تنقیح

تنازع فیصل شدہ کا اصل معیار یہ ہے کہ معاملہ تنقیح میں آچکا ہو محض شے متدعویہ کا ایک ہونا تنازع فیصل شدہ کی حد کو نہیں پہونچتا (۴)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۴۴ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۷ صفحہ ۱۴۱

(۳) " " " جلد ۱۵ صفحہ ۳۳۶ - بمبئی مقدمہ مدراس لا ٹیمس جلد ۲ صفحہ ۱۳۰

(۴) " " بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۲۵ -

اگر پہلے دعوے میں وہ معاملہ تنقیح میں آکر فیصلہ نہیں ہوا - اور وہ پہلے مقدمہ کے لئے ضروری بہی نہ تہا تو دوسرے مقدمہ میں وہ ممانعت نہیں پیدا کرسکتا (۱) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۱۰۷ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ - زیر عنوان صریحًا و دراصل تنقیح طلب و ویکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۴۰۷ جسمیں دوسرا مقدمہ ایک ایسے ضامن کے خلاف تہا جو پہلے مقدمہ میں ترتیبی مدعا علیہ تہا - اور انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۷ جسمیں پہلا مقدمہ بربنائے ایک پہلی تقسیم کے تہا جس سے مدعا علیہ کو اقبال تہا اور تنازعہ صرف یہ تہا کہ جزو متدعویہ مدعی کو مل چکی تہی یا نہیں - اور عدالت نے تجویز کیا تہا کہ کوئی تقسیم نہیں ہوئی یہ دعوے خارج ہوا تہا اور اب تجویز کیا گیا تہا کہ دوسرا دعوے تقسیم کے لئے دائر ہو سکتا ہے نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۵۸۹ - پہلے مقدمہ میں جو عذر مدعا علیہ نے اپنے تحریری بیان میں اوٹہایا تہا اوسکا فیصلہ مقدمہ کے لئے ضروری نہ تہا (۲) جہاں فیصلہ اور ڈگری میں مغائرت ہو - اور فریق ثانی نے ڈگری کو فیصلہ کے مطابق کرانیکے لئے کوئی تدبیر اختیار نہ کی ہو اور ڈگری ویسی ہی عدالت اپیل نے بحال رکہی ہو - تو مدعا علیہ دوسرے مقدمہ میں مدعی بنکر ڈگری کے صاف الفاظ کے خلاف تجویز مندرجہ فیصلہ کو نزاع فیصلشدہ برخلاف فریق ثانی پیش نہیں کرسکتا (۳)

تنقیح اتفاقی یا ضمنی

دوسرے دعوے کی کوئی نزاع جو محض اتفاقیہ طور پر سابقہ دعوے میں بہی داخل تنقیح تہی باعث امتناع دعوے ثانی نہیں ہے (۴) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۴۱ سنہ ۱۸۹۹ء و نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۷ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۱۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۱۷۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۱۵۹ و ۱۷۲ و نمبر ۳۱ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ - تحت عنوان "صریحًا اور دراصل تنقیح طلب" زیر دفعہ ہذا - معیار قابل اطلاق یہ ہے کہ آیا سوال منفصلہ مقدمہ سابق بنائے دعوے کا جزو اہم تہا یا کہ صرف اہم وجہ کا ضمنی ہے (۵) اگر امر منفصلہ صریحًا اور دراصل تنقیح طلب نالش ثانی میں ہے تو وہ مانع اوسکی تجویز کا ہوگا - اور اگر امر مذکور تنقیح طلب

---

(۱) مقدمات اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۵۴۱ (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۲۴ صفحہ ۱۳۱ -
(۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۳۰ - (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۴۰۱ - (۵) لا رپورٹ انڈین اپیلز جلد ۵ صفحہ ۱۴۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۱ -

تو ہے لیکن اتفاقیہ یا ضمنی طور پر تو پھر وہ مانع نالش مابعد نہ ہوگا (۱) سوال استحقاق جو عدالت مال میں اٹھایا گیا ہو محض اتفاقیہ ہوتا ہے اور جدید نالش بر بنائے استحقاق لعدالت دیوانی کا مانع نہیں ہوتا (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۶۰۴ و ۶۰۱ -

الف نے ب و ج پر دعوے برائے استقرار اس امر کے کیا کہ ج کی قرقی میں جو جائداد قرق کرائی ہے وہ جزو ایک طرف کا ہے جو الف نے ج سے خریدا ہوا ہے۔ دعوے خارج ہوا۔ اس بنا پر کہ خرید بینامی ہے۔ پھر ب نے باقی طرف ج سے خرید لیا۔ اور الف و ج پر قبضہ کا دعوے کیا تجویز ہوا کہ سوال استحقاق پر الف ممنوع نہیں ہے (۳) نیز ملاحظہ ہو ویکلی رپورٹ جلد ۲۵ صفحہ ۳۹۳ - و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۳۵۵ و ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۸۲ و ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۵۲۵ و جلد ۴ صفحہ ۱۲۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۷۸۹ -

بہ تعلق اراضی حاصل کردہ زیر ایکٹ حصول اراضی ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۶۰ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۲۶۹ -

بہ تعلق اثر ڈگری لگان کے اوپر شرح لگان کے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۳۰۹ جسمیں تجویز ہوا کہ مقدمہ میں محض ایک اظہار بنسبت شرح لگان جبکہ ڈگری یکطرفہ ہوئی ہو۔ ایسا اظہار نہیں ہے جس سے تسلیم کیا جائے کہ زیر دفعہ ۱۱ کوئی امر متنازعہ فیہ درمیان فریقین پیدا ہوا تھا۔ نیز ملاحظہ ہو کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ ۳۴ جس میں قرار دیا گیا ہے کہ لگان کے مقدمہ میں پہلا فیصلہ دوسرے مقدمہ میں نزاع فیصلشدہ کا اثر نہیں رکھتا جسمیں مقدار لگان بابت سالہائے مابعد کا تنازعہ ہو اور اگر ڈگری برخلاف اجارہ دار ہوئی ہو تو وہ اس مقدمہ میں جسمیں صاحب زمین اور مزارعہ کا بابت تعلق فیمابین تنازعہ ہو سوال شرح لگان پر اثر نزاع فیصلشدہ کا نہیں رکھتی (۴) مگر جبکہ جج نے تنقیح یہ وضع کی ہو کہ "آیا لگان

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۹ و جلد ۹ صفحہ ۵۹۲ و جلد ۸ صفحہ ۱۷۵ و بنگال لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱ و ویکلی رپورٹ سنہ ۱۸۶۳ء صفحہ ۱۲۷ (اجلاس کامل) و بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۴۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۱ و جلد ۳ صفحہ ۱۷ و جلد ۸ صفحہ ۶۴۷ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۶۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۶۰۶ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد و جلد ۴ صفحہ ۴۹۱ و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۴۶۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۱۰۶ (۲) " " مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۱۰۶ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۶ صفحہ ۶۶ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۵۷ -

(۴) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ ۱۶۱ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۶ -

سالانہ کیا ہے" اور اس تنقیح کا فیصلہ کردے - تو مابعد کے مقدمات میں یہ سوال نزاع فیصل شدہ سمجھا جائیگا (۱) بہ تعلق ڈگری در بارہ حبوب ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۱۰۹ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۲ صفحہ ۵۸۹ - اور بہ تعلق اثر دعوائے لگان مقدمات انفکاک میں ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۷۵۶ - دعوائے لگان میں اگر سوال استحقاق محض اتفاقی طور پر اٹھایا گیا ہو تو اُس کو نزاع فیصلشدہ کا اثر حاصل نہیں (۲) مگر ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۱۳۶ و جلد ۲۳ صفحہ ۵۶۳ و جلد ۳۲ صفحہ ۵۰۷ و ۱۴۵ و نیز انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۸۹۹ - جبکہ مدعی کی تبنیت کی نسبت ایک مقدمہ میں اتفاقی طور پر فیصلہ کیا گیا تھا - مگر ڈگری اور وجوہات پر دی گئی تھی تجویز ہوا کہ سوال تبنیت نزاع فیصل شدہ نہیں ہے - کیونکہ اس بناء پر وہ عدالت ماتحت کی ڈگری کا اپیل نہیں کرا سکتا تھا (۳) ایسا ہی جبکہ ایک دستاویز کی تعبیر کے متعلق کوئی رائے عدالت نے ظاہر نہیں کی تو اُس کو کوئی تاثیر نزاع فیصل شدہ کی حاصل نہیں ہے (۴)

ایک سوال استحقاق کی نسبت ضمنی فیصلہ جو نالش بابت لگان میں دیا گیا ہو ایک نالش مابعد میں جو خود اُس جائداد کی نسبت استحقاق ثابت کرنے کی غرض سے دائر کیگئی ہو نزاع فیصل شدہ سابقہ کا عمل نہیں رکھتا جبکہ اُس عدالت کو جسنے ضمنی فیصلہ صادر کیا تھا اُس نالش مابعد کے تجویز کرنیکا اختیار نہ تھا - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۱۳۶ و جلد ۲۶ صفحہ ۲۸۴ و نمبر ۲ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۷۵ و جلد ۵ صفحہ ۱۰۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۱۱۱ و جلد ۲۰ صفحہ ۱۸۹ و نمبر ۶ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۶۶ کا حوالہ دیا گیا (۵)

امر جو اپیل میں فیصل کیا گیا

ملدیو سنگھ و نند کشور نے جائداد موروثی رنجیت کے پاس بغرض ادائے قرضہ ذمگی باپ کے رہن کی - نند کشور کا حق واقعہ جائداد ایک سادہ ڈگری میں نیلام ہوا اور محمد رضا نے خرید کیا بعد اس کے رنجیت نے ملدیو سنگھ و نند کشور اور محمد رضا پر نالش بر بنائے اپنے رہن نامہ کے دائر کی - اور ڈگری حاصل کر کے جائداد نیلام میں خود خریدی نیلام منظور ہوا

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۵۰۵ و جلد ۱۹ صفحہ ۶۵۶ - (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۵۶۹ و جلد ۲۶ صفحہ ۲۸۴ و جلد ۸ صفحہ ۷۴ - (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۲ صفحہ ۲۹۶ - (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۳۰۱ و ۳۱۲ (۵) نمبر ۴۵ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ -

لیکن رنجیت نے سرٹیفکیٹ نیلام حاصل نہیں کیا بعد تین سال کے سرٹیفکیٹ کی درخواست کی اور سرٹیفکیٹ عطا کیا گیا۔ بعد اس کے اُسنے حسب دفعہ ۲۱۰ ضابطہ دیوانی سابق مطابق دفعہ ۳۵ و آرڈر ۲۰ قاعدہ ۱۴ ضمن (۳) مجموعہ حال، عدالت سے دخل کی درخواست کی اور بلدیو سنگھ نے یہ اعتراض کیا کہ درخواست بعد میعاد کے پیش کیگئی اس اعتراض کو ہائیکورٹ نے بحال رکھا بعد اس کے خریدار نے نالش دلا پانے قبضہ کی دائر کی۔ مدعا علیہم نے یہ عذر کیا کہ نالش میں مسئلہ امر تجویز شدہ عارض ہے تجویز ہوئی کہ نالش میں اصول امر تجویز شدہ عارض نہیں ہے کیونکہ تجویز ہائیکورٹ جو قطعی تجویز نہیں کوئی رائے بنسبت اس امر کے ظاہر نہیں کیگئی تھی کہ یہ مسئلہ مذکور حسب دفعہ ۲۴۴ تھا اور نالش مجری نہیں ہوسکتی تھی (۱)

سابق مقدمہ میں | مقدمہ سابق سے ایسا مقدمہ مراد ہے جو اس دوسرے مقدمہ کے پہلے طے پا چکا ہو عام اس سے کہ رجوع اُس کے پیشتر ہوا ہو یا نہ ہو (۲)

مدعی نے سابق دعوے میں بطور وارث بازگشت خاوند مدعا علیہا کے استقرار چاہا کہ انتقالات منجانب مدعا علیہ ناجائز ہیں۔ بعد میں دوسرا دعوے مدعا علیہ کی بیٹی پر واسطے قبضہ جائداد کے دائر کیا۔ تجویز ہوا کہ وارث مالبعد کا سوال جب پہلے مقدمہ میں طے ہو چکا ہے دوسرے مقدمہ میں اس کی نسبت عذر نہیں ہو سکتا اور وہ استحقاق کی کافی شہادت ہے (۳)

مدعی نے عدالت سروالیہ خفیفہ میں ایک دعوے واسطے دلا پانے زرثمن کے اسوجہ پر کیا کہ جس زمین کی مبینہ قیمت ادا کر کے اُس کو دخل ملا تھا اُس سے اور اشخاص کے دعوے پر عدالت نے اس کو بیدخل کر دیا ہے تجویز ہوا کہ فیصلہ جس میں مدعا علیہ کوئی فریق نہ تھا مقدمہ ہذا کے لیے مانع نہیں ہے (۴) مدعی نے جو ایک شخص مسمی لچھمن داس کے ایک خاص جائداد کے حقوق کا خریدار تھا اور وہ جائداد لچھمنداس نے مدعا علیہ کے پاس رہن کی تھی۔ مدعا علیہ پر خریف سمت ۱۹۴۳ کے زر واصلات کے واسطے نالش دائر کی اور بیان کیا کہ قرضہ رہن لچھمنداس نے بیع سے پیشتر ادا کر دیا تھا۔ مگر مدعا علیہ نے پیداوار بیجا طور پر لے لی تھی۔ یہ نالش بدیں وجہ خارج ہو گئی کہ چونکہ انفکاک رہن نہ کرایا گیا تھا اسلئے کوئی حق پیداوار کے لینے کا مدعی کو نہیں پہنچتا۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۱۴۲ کی توضیح کی گئی۔ الہ آباد لاجرنل جلد ۹ صفحہ ۶۷۔
(۲) تشریح اول دفعہ ہذا۔ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۲۴۴ و جلد ۷ صفحہ ۲۸۴۔
(۴) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ ۶۳۔

بعد ازاں ایک اور کارروائی میں مدعی اور لچھمن داس نے اس رقم کے علاوہ جو ادا ہو چکی تھی ایک اور رقم ادا کر کے انفکاک رہن کی ڈگری حاصل کی اور پھر مدعی نے مدعا علیہ پر مقدمہ حال دائر کر کے پھر خریف سمت ۱۹۳۷ کے زرواصلات کیواسطے دعوے کیا اور بیان کیا کہ چونکہ زر رہن ہاڑ سمت ۱۹۳۷ میں ادا کر دیا گیا تھا اسلئے مدعا علیہ اُس تاریخ کے بعد پیداوار لینے کا مستحق نہ تھا۔ اس صورت میں حکام نے قرار دیا کہ چونکہ مقدمہ سابق انہی فریقین کے درمیان اسی معاملہ کی بابت تھا جو مقدمہ حال میں درپیش ہے اور مدعی کو یہ اجازت نہ ملی تھی کہ وہ اُسوقت اپنا دعوے بازیافت کرکے پھر دائر کرے بلکہ اُس کا دعوے خارج ہوگیا تھا اسلئے یہ قرار نہیں دیا جا سکتا کہ فیصلہ سابق معاملہ مذکور کا فیصلہ اخیر نہ تھا۔ اگر مدعی خریف سمت ۱۹۳۷ کی پیداوار کا مستحق ہے تو وہ اُسوقت بھی مستحق تھا جبکہ پہلا مقدمہ دائر ہوا تھا اور عدالت نے یہ فیصلہ کرنے میں غلطی پر تھی کہ کوئی بنائے دعوے پیدا نہیں ہوئی۔ مگر چونکہ اُس فیصلہ کے برخلاف اپیل نہ کیا گیا تھا۔ اسلئے وہ فیصلہ اخیر اور ناطق ہوگیا اور نالش حال کا مانع ہے (۱)

مدعی نے بنالش سابقہ برخلاف اُنہی مدعا علیہم کے برائے دخلیابی اراضی افتادہ بعد انہدام عمارت کے جو اسپر بنی تھی نالش کی منصف نے مدعی کو نصف حصہ اراضی متدعویہ میں حق مالکانہ کی ڈگری دی مگر یہ کہ مکان نہیں گرایا جانا چاہئے مدعی نے صاحب جوڈیشل کمشنر کے ہاں اپیل کیا جنہوں نے حکم مشعر اخراج اپیل صادر کیا اور ساتھ ہی اس کے تحریر کیا کہ مدعی نے انہدام مکان کی بابت نالش نہیں کی تھی۔ عدالت اپیل میں کوئی ڈگری مرتب نہیں کیگئی تھی۔ مدعی نے بنارضی حکم صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر نہ تو کوئی اپیل مزید کیا اور نہ درخواست نظر ثانی فیصلہ دی اور نہ یہ درخواست دی کہ باضابطہ ڈگری مرتب کیجاوے۔ ابعدازاں نامبردہ نے برخلاف انہی مدعا علیہم کے دوبارہ نالش برائے انہدام اسی مکان کے کی۔ چونکہ مدعی دادرسی متدعویہ بنالش سابقہ کی بابت جسے منصف نے اپنی ڈگری بنالش مذکور میں جو ڈگری غیر منسوخ شدہ ہے نامنظور کیا تھا نالش کرتا ہے تجویز ہوا کہ نالش ہذا قایم نہیں رکھی جاسکتی (۲)

نالش دوم بغرض نیلام لقبیہ جایداد مرہونہ بمقابلہ مرتہن دوم ممنوع السماعت نہیں ہے

جبکہ ایک ہی جایداد کی نسبت دو رہن سادہ ہوں تو جب نالش بربنائے رہن نامہ اول دائر کیجائے تو اُسمیں مرتہن دوم کو فریق بنانا چاہیئے تاکہ اُسکو موقعہ انفکاک رہن کا ملے اگر وہ

(۱) نمبر ۶۹ سنہ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ۔ (۲) نمبر ۹۷ سنہ ۱۸۹۸ء پنجاب ریکارڈ۔

اسطرح فریق نہ بنایا جائے اور ڈگری حاصل کیجائے اور نیلام بعلت اجرائے ڈگری مذکور عمل میں آوے تو خریدار نیلام مجاز نہیں ہے کہ نالش دلاپانے قبضہ کی بمقابلہ مرتہن دوم کے جو قابض ہو دایر کرے کیونکہ وہ فریق ڈگری مذکور کا نہ تہا لیکن وہ شخص جو رہن اول میں حق رکہتا ہو ممنوع نہیں ہے کہ نالش ثانی واسطے نیلام خرید جایداد مرہونہ کے کہ جسکے نیلام کی بابت مناسب ڈگری بمقابلہ مرتہن دوم صادر نہیں ہوئی تہی دایر کرے۔ ایسی نالش کا منشا یہ ہے کہ مرتہن دوم کو موقع انفکاک جایداد مذکور کا مرتہن اول سے ہے اور نہ دفعہ ہذا اور نہ آرڈر ۲ قاعدہ ۲ مانع نالش ہذا ہیں۔ کیونکہ مرتہن دوم فریق نالش اول نہ تہا۔ (۱)

نالش کا مدعا علیہ کی غیر حاضری میں ڈسمس ہونا۔ آیا نالش جدید ممنوع السماعت ہے یا نہیں۔

تجویز ہوئی کہ دفعہ ہذا مانع نالش جدید کا ایسی صورت میں نہیں ہے جبکہ نالش سابق مدعا علیہ کی غیر حاضری میں بوجہ نہ پیش کئے جانے شہادت کے بجانب مدعی ڈسمس ہوئی تہی (۲)

نالش مابعد بغرض نفاذ اقرار معہ کی بناء پر ابتدائی دعوے سے دست برداری کیگئی تہی

سنہ ۱۸۹۱ء میں مدعی نے فہمیدگی حسابات کی نالش کی۔ مقدمہ سپرد ثالثی کیا گیا۔ ثالث نے فریقین کو ترغیب دیکر اُنسے اس مضمون کی مصالحت کرائی کہ اُنہوں نے تمام حسابات کا تصفیہ کر لیا اور کوئی مزید تنازعہ نہیں رہا اور اس مصالحت کو عدالت میں معہ ایک درخواست کے مرسل کر دیا۔ فریقین نے عدالت کے روبرو مصالحت کی شرائط کو تسلیم کیا اور نالش ڈسمس کیگئی من ابعد مدعی نے اسی مدعا علیہ کے برخلاف نالش دایر کی جو فی الاصل اُسی مضمون کی تہی اور اسی دادرسی کے لئے تہی اور ایک بیان کیا کہ مدعا علیہ نے ثالث کے روبرو اقرار کیا تہا کہ حسابات اُسکو سمجہا دیگا اور جو کچھہ رقم اُنکی رو سے واجب نکلے اُسکو ادا کریگا بشرطیکہ پہلے ایک راضینامہ اُس مقدمہ میں داخل کیا جائے جو اُسوقت زیر تجویز تہا مگر حسب اقرار حسابات نہیں سمجہائے تہے مدعا علیہ نے اس اقرار سے انکار کیا اور یہ عذر کیا کہ راضینامہ کی رو سے مقدمہ میں امر تجویز شدہ عارض ہے۔ تجویز ہوئی کہ بہ تعلق اُن معاملات کے جو اُس کی

(۱) الہ آباد لاجرنل جلد ۷ صفحہ ۲۹ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۲ صفحہ ۱۱۹ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۱۵۴ ۔ (۲) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۴ ۔

رد سے طے ہو گئے ہوں نزاع فیصل شدہ سابقہ کا اثر رکھتی ہے تاہم جبکہ نالش حال ایک مبینہ اقرار جو مصلحت کیکئے جانیکے وقت ہوا تہا اور صریح تفہیم پر مبنی تہی کہ مدعی اپنے دعوے کا کامل انفکاک کر دے اور اُس کو بیرون از عدالت رکہے اور اُس کی خلاف ورزی جو نالش سابق کے دائر کئے جانے سے پیشتر وجود پذیر نہ تہی اور اسلئے پیش نہیں کیجا سکتی تہی اور نہ اُس سے انکار کیا جا سکتا تہا اور نہ براہ راست اور فی الاصل زیر تنقیح ہو سکتی تہی تو بنائے دعاوی جو ہر دو مقدمات میں متعلق تہے بالکل جدا ہے۔ لہذا نالش حال بروئے اصول امر تجویز شدہ سابقہ کے ممنوع السماعت نہ تہی (۱)

جہاں کہ دعوے اخیر دعوے اول پر مبنی ہے

جہاں پہلا دعوے خارج ہوا۔ مگر عدالت نے ایسے امور عند التحقیقات دریافت کر لئے کہ اگر مدعی کا دعوے صحیح طور پر مرتب ہوتا تو اُسکو ڈگری ملتی۔ دوسرے دعوے میں نزاع فیصل شدہ کا اثر نہیں رکہتا۔ ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۲۔ جہانکہ پہلا دعوے واسطے قبضہ کے تہا اور دوسرا انفکاک کے لئے۔ لیکن ملاحظہ ہو نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ۔ پہلا دعوے واسطے دخل اور تمتع کے تہا اور دوسرا لگان کیلئے (۲) پہلا دعوے واسطے قبضہ کے اور دوسرا واسطے تقسیم کے (۳) پہلا دعوے قبضہ کے لئے دوسرا واسطے تنسیخ نیلام بصیغہ اجرائے ڈگری (۴) پہلا دعوے واسطے برجیات اور دخل کے دوسرا واسطے قبضہ کے (۵) پہلا دعوے واسطے انفکاک کے دوسرا واسطے بیدخلی کے (۶) سابقہ دعوے واسطے استقرار کے اور دوسرا واسطے دخلیابی کے (۷) مقدمہ اول بابت واصلات کے دوسرا واسطے قبضہ کے (۸) ہو سکتا ہے۔ لیکن دوسرے مقدمہ میں مدعا علیہ کو پہلے مقدمہ کی ان وجوہات پر نزاع کرنیکی اجازت ندیجائیگی۔ جنپر دعوے خارج ہو چکا ہے اسلئے کہ اُسکو اسکا فائدہ پہونچ چکا ہے (۹) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۵۵ و جلد ۱ صفحہ ۱۰۷ جنمیں پہلے فیصلہ کی تشریح ہوئی ہے۔

---

(۱) نمبر ۱ سنہ ۱۹۰۲ء پنجاب ریکارڈ کا یہی مقدمہ پنجاب لا رپورٹ نمبر ۱۸ سنہ ۱۹۰۲ء۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۔ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۷ و ۵۸۹۔ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۳۴۳۔ (۵) نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ۔ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۹۶۔ (۷) نمبر ۴ سنہ ۱۹۰۹ء و نمبر ۵۵ سنہ ۱۹۰۷ء پنجاب ریکارڈ۔ (۸) نمبر ۸۹ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ۔ (۹) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۲۹۔

بہ تعلق اثر ڈگریات سابق کے جو اپیل پر منسوخ نہیں ہوئیں ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۳۳ -

بہ تعلق اس امر کے کہ کب ایک ڈگری کو بے اثر اور غیر واجب التعمیل تصور کرنا چاہئے - ملاحظہ ہوں انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۰ و جلد ۵ صفحہ ۵۰۹ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۳۴۷ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۳۳ -

ڈگری دربارہ ایک رہن انتفاعی کے تھی - شرط یہ درج ہوئی کہ روپیہ ایک خاص مدت تک ادا کردیا جائے بصورت عدم ادائیگی روپیہ کے ڈگری کالعدم سمجھی جائیگی - یہ درج نکیا گیا - کہ بصورت عدم ادائے روپیہ جائداد مرہونہ فروخت کیجائے - مدعیاں نے روپیہ ادا نہ کیا اگر بعد چند سالوں کے پھر دعوے انفکاک کا دائر کیا - تجویز ہوا کہ دوسرا دعوے ممنوع نہیں ہے (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۲۱۵ - لیکن اب ایسی صورت کے لئے ملاحظہ ہو قاعدہ ۷ و ۸ - آرڈر ۳۴ مجموعہ ہذا -

مدعی نے بابت قبضہ مالکانہ کے اس وجہ پر نالش کی کہ وہ بمرور عرصہ چند سال پیشتر دائر کرنے مقدمہ کے بیدخل کیا گیا ہے - لیکن کارروائی مقدمہ میں ظاہر ہوا کہ مدعا علیہ بطور مرتہنان قابض ہے گو جواب اُسکا یہ تھا کہ ہم عرصہ دراز سے بحیثیت مالک قابض ہیں - چیفکورٹ نے دعوے مدعی کو ڈسمس کیا - اور بموجب دفعہ ۹۷ - ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۸۵۹ء - اور دفعہ ۳۷ - ایکٹ نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ء مدعی کے لئے حق جدید نالش کرنیکا واسطے انفکاک رہن کے محفوظ رکھا (۲)

مدعیاں و مدعا علیہم دو خاندانوں کے قائم مقام تھے جو ابتداً ایک پتی کے نصف نصف حصہ کے مالک تھے سنہ ۱۸۶۳ء سے پیشتر مدعیاں کے مورثان غیرحاضر رہے تھے لیکن سال مذکور میں اُنہوں نے واپس آکر مدعا علیہم کے مورثان پر ایک نالش بابت قبضہ اپنے اصل نصف حصہ کے دائر کی - انجام کار اس تنازعہ کا راضی نامہ ہوگیا اسطرح پر کہ مدعیاں سات گھماؤں اراضی لینے پر اور باقی دعوے خود کو چھوڑ دینے پر راضی ہوگئے - سنہ ۱۸۹۶ء میں شاملات دیہہ تقسیم کی گئی اور پتی ملکیت فریقین کے حصہ میں ۲۰۲ کنال ۷ مرلہ اراضی آئی - تھوڑے عرصہ بعد مدعیاں نے اراضی موخرالذکر کی تقسیم کی درخواست کی - اس درخواست کی نسبت مدعا علیہم نے مخالفت کی

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۴۴ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۳۰۰ (اجلاس کامل)

(۲) نمبر ۴۴ سنہ ۱۸۷۲ء پنجاب ریکارڈ -

اور کہا کہ مدعیان کا اس اراضی میں کوئی حصہ نہیں ہے جو حسب بالا تفریق ہوئی تھی - مدعیان کو یہ فہمایش ہوئی کہ عدالت ہائے مال سے اپنا حق ثابت کرانے کے لئے نمبری نالش رجوع کریں۔ لہذا نامبردگان نے نصف اراضی شاملات کی نالش کی جو انکی پتی کے حصہ میں آئی تھی- عدالت اول نے نالش کو اس وجہ پر ڈسمس کیا کہ وہ بروئے دفعات ۱۳ و ۴۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۸۸۲ء ممنوع السماعت ہے کیونکہ دعوے حال اس نالش میں شامل کیا جانا چاہئے تھا جو مدعیان کے مورثان نے ۱۸۶۲ء میں دائر کی تھی صاحب ڈویژنل جج نے یہ قرار دیا کہ مدعیان اپنے کہاتہ سات گہماؤں کے تناسب میں ڈگری دخل حصہ شاملات کے مستحق تھے۔

یہ قرار دیا گیا کہ نالش جس شکل میں دائر کی گئی بوجہ دفعہ ۴۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی ممنوع السماعت نہ تھی اگر دفعہ مذکور بلحاظ دیگر مراتب متعلق بھی کیجا سکتی کیونکہ مدعیان کے مورثان پر ۱۸۶۲ء میں یہ واجب نہ تھا کہ علاوہ اپنے دعوے دخل بحیثیت کھیوٹ داران جزو کہاتہ کے حصہ شاملات کے لئے صراحتاً نالش کرتے اور کہ جب سات گہماؤں اراضی انکو دیگئی تو نامبردگان اس اراضی کے کامل مالک بن گئے اور انکو ہر شئے متعلق کہاتہ خود کی نسبت حق تمتع حاصل ہو گیا- نمبر ۱۲ ۱۸۹۱ء و نمبر ۲۳ ۱۸۹۲ء و نمبر ۷ ۱۸۹۳ء و ۵۲ ۱۸۶۶ء و نمبر ۱ ۱۸۹۲ء و نمبر ۱۲ ۱۸۶۷ء و نمبر ۱۵ ۱۸۹۱ء و نمبر ۶۵ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ- کی پیروی کیگئی (۱)

واقعہ ۲۷ مئی ۱۸۷۳ء کو مدعی حال نے مدعا علیہ حال پر اس مضمون کی ڈگری حاصل کی کہ ۱۵ یوم کے اندر ایک ہزار روپیہ عدالت میں ادا کرکے ایک دوکان فک رہن کرائے - مدعی نے فک رہن کے واسطے کوئی تدبیر نہ کی اور بابت ایک ہزار روپیہ مذکورہ کے عدالت میں یا مدعا علیہ کو کچھ روپیہ ادا نکیا بلکہ ۱۸۷۶ء میں مدعی نے ایک ہزار روپیہ ادا کرکے دوکان مذکور کے چھوڑانے کے لئے مدعا علیہ پر از سر نو مقدمہ دائر کیا - قرار پایا کہ مقدمہ ثانی بوجہ قاعدہ امر تصفیہ شدہ سابقہ کے ممنوع السماعت نہیں ہے (۲)

حکام چیفکورٹ نے بہ پیروی فیصلہ نمبر ۹۰ ۱۸۷۶ء پنجاب ریکارڈ- تجویز کی کہ یہ امر کہ ایک پیشتر کے مقدمہ میں انفکاک رہن کی ڈگری کیجا چکی ہے- اسی رہن کے انفکاک کے واسطے دوسری نالش کا مانع نہیں ہے (۳)

(۱) نمبر ۱۱۳ سنہ ۱۹۰۰ء پنجاب ریکارڈ- (۲) نمبر ۹۰ ۱۸۷۶ء پنجاب ریکارڈ

(۳) نمبر ۱۴ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ-

مابین فریقین حال یا ایسے فریقین کے جن کے ذریعہ سے تنخاصمین حال یا بعض اُن میں سے دعویدار ہیں	فیصلجات اور ڈگریاں صرف فریقین اور اُن اشخاص کو جو اُن کے ذریعہ دعویدار ہوں پابند کرتی ہیں (۱) جو شخص کسی ڈگری کا فریق نہ ہو وہ اُسکا پابند نہیں ہوتا (۲)

بغرض اس امر کے کہ عذر امر تجویز شدہ سابق برقرار رہے ملاحظہ مسل سے یہ ظاہر ہونا چاہئے کہ وہ شخص جسکو پابند کرنیکی استدعا ہے کسی نہ کسی طرح سے فریق نالش تھا (۳) فیصلہ ایک اہم امر تنقیح کا بنالش متدایرہ بخلاف اُس شخص کے جو ایک تعلقہ کا قایم مقام ہو مانع نالش اصل مالک بربنائے تنقیح مذکور کا ہوتا ہے (۴) کسی شخص کا قایم مقام ڈگری صادرہ بخلاف شخص مذکور کا پابند ہوتا ہے لیکن اس امر کی بابت فیصلہ ہونا ضروری ہے کہ وہ اسکا قایم مقام ہے (۵) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۷ - مگر ڈگری بخلاف یاحق بینامیدار کا مالک مستفید پابند ہوتا ہے گو نام سے فریقین ایک نہیں ہوتے تاہم در اصل فریقین ایک ہی ہوتے ہیں (۶) بسوائے بصورت فیصلجات ان ریم (بالتعمیم) اور فیصلجات متعلق امورات نوع عام کے جو مختلف اصول کے تابع ہیں کوئی شخص کسی فیصلہ کا پابند نہیں ہوتا الا اُس صورت میں کہ وہ یا وہ لوگ جو اس کے ذریعہ دعویدار ہیں اُن کارروائیات کے فریق ہیں جنمیں کہ فیصلہ مذکور دیا گیا ہے (۷) علاوہ فریقین نالش کے تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں جنکو بلحاظ اُنکی حیثیت کے فیصلہ سے اثر پہونچتا ہے یا نہیں پہونچتا (۸) اول وہ شخص جو سابقہ نالش کے فریقین کے ذریعہ سے دعویدار ہوں خواہ بحیثیت ان کے جانشین ہونے کے جیساکہ منتقل الیہ یا معطی لہٗ خواہ بحیثیت اُن کے ماتحت ہونے کے جیسی کہ صورت مالک اراضی اور کاشتکار کی ہے - یا اُس صورت میں پابند ہوتے ہیں جبکہ انہوں نے بعد نالش یا کارروائی کے استحقاق حاصل کیا ہو اگر فیصلہ بعد انتقال کے انتقال کنندہ کے

(۱) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ ۲۸۳ و جلد ۴ صفحہ ۶۳ — (۲) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ ۶۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۲۰۱ - (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۱ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۷ - (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۷۷۷ -
(۶) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ ۲۸۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۲۸ و جلد ۸ صفحہ ۶۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۹۷ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۶۷ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۹۶ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۸۹ و ۲۷۱ (۸) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۷۰۳ و ۷۰۹ -

برخلاف حاصل کیا گیا ہو تو منتقل الیہ اُسکا پابند نہیں ہوتا (۱) ایک شخص کی نسبت اُسوقت کہا جا سکتا ہے کہ وہ دوسرے شخص کے ذریعہ سے دعویدار ہے جبکہ وہ اپنا استحقاق اُس دوسرے شخص سے بذریعہ انتقال یا کسی اَور طرح سے حاصل کرتا ہے (۲) ڈگریدار دائن اور خریدار نیلام کے درمیان شرکت استحقاق موجود ہوتی ہے (۳) لیکن خریدار نیلام مالک قاصر کا قایم مقام نہیں ہوتا جس کے قصور ادائیگی بقایا یا مالگذاری کیوجہ سے جائیداد نیلام ہو گئی ہو (۴) دوم وہ اشخاص جو گو فریقین نالش سابق کے ذریعہ سے دعویدار نہوں تاہم اُنکی طرف سے فریقین مذکور نالش مذکور میں قایممقام ہوتے ہیں۔ مثلاً وہ اشخاص جو کسی موصی یا بلا وصیت شخص کی جائیداد میں واسطہ رکھتے ہوں بہ تعلق وصی یا مہتمم ترکہ کے یا کسی کمپنی کے حصہ داران بہ تعلق رجسٹرڈ افیسر کمپنی مذکور کے اور ممبران خاندان مشترکہ اور غیر منقسمہ بہ تعلق اُس ممبر کے جو سابقہ نالش میں اُنکی طرف سے بطور کافی قایممقام ہو (۵) پوجاریوں کی نالش بحیثیت قایم مقامی کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۱۸۵۔ سوم اشخاص اجنبی جو نہ تو فریقین نالش سابق کے ذریعہ سے دعویدار ہوتے ہیں اور نہ وہ اُن کی طرف سے نالش میں قایم مقام ہوتے ہیں۔ اُنسے دفعہ ہذا متعلق نہیں ہے۔

عام قاعدہ یہ ہے کہ بصورت عدم موجودگی فریب کے فیصلہ فریقین نالش یا اُن اشخاص پر قابل پابندی ہوتا ہے جو اُن کے ذریعہ سے دعویدار ہیں یا جنکی طرف سے وہ قایم مقام تھے۔ اس غرض کے لئے کہ کون اشخاص درحقیقت اور قرار واقعی طور پر متنازعین تھے نوعیت اور غرض نالش سابق کو دیکھنا چاہئیے (۶) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۴۶۳ و ۴۶۶۔

جبکہ ایک مرتبہ یہ صریح طور پر ظاہر ہو گیا ہو کہ ہر دو نالشات میں ایک ہی حق اور استحقاق درحقیقت زیر تنقیح تھا تو نمونہ نالش جسمیں کہ وہ دایر کی گئی ہوں یا یہ امر واقعہ کہ ایک مقدمہ میں جو شخص مدعی تھا دوسرے میں مدعا علیہ ہے غیر اہم اور غیر قابل لحاظ ہوتا ہے (۷) ملاحظہ طلب انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۹۲۔ اور یہ امر واقعہ کہ مابعد کی نالش میں اور اشخاص بھی فریق بنائے گئے ہیں

(۱) شرح ضابطہ دیوانی سید امیر علی صاحب صفحہ ۱۲۱ نوٹ ۳ بحوالہ رسالہ بجلو صاحب در بارہ امر مانع آقربینی الف طبع پنجم صفحہ ۱۴۲ تا ۱۴۴۔ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۱۰۳۔ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۱۳ (۴) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۸ صفحہ ۶۷۶ (۵) شرح ضابطہ دیوانی سید امیر علی صاحب صفحہ ۱۲۱ و سورز انڈین اپیلز جلد ۱۱ صفحہ ۳۷۶۔ (۶) لا رپورٹ انڈین اپیلز جلد ۵ صفحہ ۲۰۶۔ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۲۳۔ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۴۵ فل بنچ۔

صورت کو تبدیل نہیں کرتا جہانتک کہ ہر دو نالشات کے مشترک فریقین کا تعلق ہے اصول مندرجہ دفعہ ہذا متعلق ہوگا مگر شرط یہ ہے کہ دادرسی مستدعیہ ہر دو نالشات میں ایک ہی ہو (۱) مدعیان نے مدعاعلیہا حال کے برخلاف سنہ ۱۸۹۶ء میں صاحب ڈویزنل جج کی عدالت سے ایک ڈگری بایں مضمون حاصل کی کہ مدعاعلیہا ایک خاص دروازہ اور بعض خاص پرنالوں کے استعمال سے روکی جاوے سوائے بغرض گرانے آب باران کے اور یہ ہدایت کیگئی کہ اگر مدعاعلیہا ازاں بعد اُن پرنالوں میں سے کسی کا استعمال بغرض گرانے پانی پاخانہ کے استعمال کرے تو مدعی اُس پرنالہ یا اُن پرنالوں کی مسدودی کا دعوے کر سکیگا۔ سنہ ۱۹۰۱ء میں مدعیان نے مدعاعلیہا پر پھر نالش بایں بیان کی کہ مشارٌالیہا دروازہ اور ایک پرنالہ کا استعمال خلاف شرائط ڈگری سابقہ کر رہی ہے اور اُنکی مسدودی کی استدعا کی۔ جب مدعاعلیہا نے یہ جواب دیا کہ مدعیان اُس کوچہ کے واحد مالکان نہیں ہیں تو دیگر اشخاص بطور مدعاعلیہم کے ایزاد کئے گئے عدالت اول نے نالش مدعیان کی ڈگری بہ تعلق مسدودی پرنالہ صادر کی الا دعوے کو بہ تعلق دروازہ ڈسمس کیا۔ اور قرار دیا کہ نالش سابق کے یا سوال متنازعہ پر پھر غور کرنیکی نسبت کوئی روک نہیں ہے کیونکہ فریقین نالش ایک ہی نہیں ہیں۔ عندالاپیل صاحب ڈویزنل جج نے قرار دیا کہ امر یا سوال متنازعہ ایک نزاع فیصلشدہ سابقہ ہے اور دعوے کی پوری ڈگری دی چیفکورٹ میں بہ اپیل مزید مدعاعلیہا نے بحث کی کہ سوال متنازعہ ایک نزاع فیصل شدہ نہیں ہے کیونکہ فریقین ہر دو نالشات میں مختلف تھے اور نالش سابق میں عدالت اول نے تمام ضروری تنقیحات کو طے نہیں کیا تہا۔ قرار دیا گیا کہ سوال متنازعہ مابین فریقین ایک نزاع فیصل شدہ سابقہ تہا کیونکہ نالش سابق یا مابعد میں فریقین کے عدم اشتمال سے یا اُنکی ایزادی سے کچھ فرق نہیں ہوتا جبکہ نالش مابعد کے فریقین نالش میں روبروئے عدالت موجود تھے اور یہ عذر کچھ وزن نہیں رکھتا کہ نالش سابق میں صاحب ڈویزنل جج نے کئی ایسے امور طے کئے تھے جنکو عدالت اول نے فیصل نہیں کیا تہا۔ کیا معنے کہ اُن امور کی نسبت فیصلہ بروئے عذرات فریقین اور شہادت موجودہ مسل کیا جا سکتا تہا (۲) لیکن جہانتک مابعد کا فیصلہ مابین فریقین یا اُن اشخاص کے نہو جو اُن کے ذریعہ سے دعویدار ہیں تو اصول

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۸۴ و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۸ و مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۴۵ - (۲) نمبر ۱۲ سنہ ۱۹۰۳ء پنجاب ریکارڈ بحوالہ کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۰ -

دفعہ ہذا متعلق نہ ہوگا (۱) مدعی نے دو کس مدعا علیہم کے نام نالش بغرض حصول قبضہ بعض جایداد
مرہونہ کے بدیں بیان دایر کی کہ نصف زر رہن مدعا علیہم کو اور نصف دیگر اشخاص کو بحیثیت
قایم مقامان ایک شخص مترسین کے ادا کیا جا چکا ہے مدعا علیہم فریق اول نے عذر کیا کہ وہ کل
زر رہن کے مستحق ہیں اور نصف جو دیگر اشخاص کو دیا گیا ہے اُس کو وہ تسلیم نہیں کرتے۔ اسپر اشخاص
مذکور مدعا علیہم بنائے گئے اور عدالت نے تجویز کیا کہ صرف مدعا علیہم فریق اول زر رہن کے مستحق
ہیں اور ڈگری بحق مدعی بشرط ادائیگی باقی نصف بحق مدعا علیہم فریق اول صادر کی اور دیگر مدعا علیہم
کو بدیں قرار داد بری کیا کہ اُنکو جایداد متنازعہ میں کوئی حق حاصل نہیں۔ بعد میں مدعی نے اُن
اشخاص کے نام جنکو بحیثیت قایم مقام مترسین نصف زر رہن ادا کیا گیا تھا بغرض دلاپانے رقم
مذکور کے نالش کی جنہوں نے عذر کیا کہ فیصلہ سابق مانع دعوے ہذا ہے۔ تجویز ہوئی کہ فیصلہ
بنالش سابق سے سوال ادائیگی بحق مدعا علیہم حال امر تجویز شدہ نہیں ہوا (۲) اور نہ اس صورت
میں جہاں کہ جملہ فریقین نالش مابعد اُس شخص کے ذریعہ سے دعویدار ہوں جس کے حق میں فیصلہ
بنالش سابق دیا گیا ہو (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۵۵۶۔

کسی نالش میں اگر کوئی ترتیبی مدعا علیہ نہ تو حاضر ہو اور نہ اُسکی جوابدہی کرے اور اُس سے کسی
حق رسی کی استدعا بھی نہ کیگئی ہو اور نہ کوئی ڈگری اُس کے حق میں یا اُس کے برخلاف دیگئی ہو تو
نامبردہ بعد میں نالش بحیثیت مدعی دایر کرنے سے ممتنع نہیں ہوتا باوجودیکہ وہ معاملہ جو نالش
ثانی میں زیر تنقیح ہو اُس نالش میں جس میں نامبردہ ترتیبی مدعا علیہ تھا زیر تنقیح رکھا گیا تھا اور
باضابطہ طے کیا گیا تھا (۴) ڈگری جو برخلاف ہندو بیوہ معقول اور مناسب طور پر متعلق اُسکی
شوہری جایداد کے حاصل کیگئی ہو ورثائے بازگشت پر قابل پابندی ہوتی ہے (۵) وارثان
اور دختر پر بھی (۶) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۷۲۔ لیکن ڈگری بابت

(۱) لا رپورٹ انڈین اپیلز جلد ۵ صفحہ ۲۰۶ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۳۳۔ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد
جلد ۱۷ صفحہ ۵۹۔ (۳) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۷ صفحہ ۴۸۲۔ (۴) نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ۔ (۵) مورز انڈین
اپیلز جلد ۹ صفحہ ۵۳۹ و ۵۴۳ و ۶۰۴ و جلد ۱ صفحہ ۲۴۱ و ۲۶۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۸۲ و انڈین
لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۸۶ و جلد ۲ صفحہ ۲۲۲ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۶۵ و ۴۰۲ و جلد ۵ صفحہ
۵۸۲ و نمبر ۱۳۹ سنہ ۱۸۹۹ء و نمبر ۹۴ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ (۶) مورز انڈین اپیلز جلد ۹ صفحہ ۵۳۹ و ۵۴۳
و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۱۴۳، الہ آباد لا جرنل جلد ۴ صفحہ ۱۱۷

ایسے روپیہ کے جو ہندو بیوہ نے اپنی ضمانت پر قرض لیا ہو اور نیلام جایداد متوفی شوہر بیوہ باجراے ڈگری مذکور صرف بیوہ کی جایداد کو پابند کریگی گو کہ اصل قرضہ ضرورت جایز کے لئے لیا گیا ہو (۱) اور ڈگری صدرہ بنالش متدایرہ یک کس وارث بازگشت بخلاف بیوہ بنا بر استقرار اس امر کے کہ نامبردہ وہ جایداد جو شوہری جایداد کے منافع سے خرید کیگئی ہے منتقل نہیں کر سکتی اور کہ اُسکا انتقال بجز اُس قدر کے جہانتک کہ اُس کے حق حین حیاتی کا تعلق ہے کالعدم اور باطل ہے۔ جدید وارث بازگشت کو پابند نہ کریگی خواہ مدعی بیوہ سے پہلے فوت ہو جاوے (۲) اور ڈگری صدرہ بنالش جو وارث بازگشت نے اس امر کے لئے دایر کی ہو کہ بیوہ جایداد کو تلف نکرے جو بعد میں قبل از بیوہ فوت ہو گیا ہو جدید وارث بازگشت کو پابند نہ کریگی (۳) جس حالمیں کہ ہندو بیوہ بروئے وصیت شوہر خود اُسکی ترکہ کی قایم مقام قرار پائی ہو تو ڈگری صدرہ بخلاف نامبردہ مشعر استقرار اس امر کے کہ وصیت منسوخ کی گئی ہے اور کہ پلینٹف جانشین ہونیکا مستحق ہے رسپانڈنٹ پر قابل پابندی قرار دیگئی جو از طرف بیوہ بروئے وصیت بذریعہ تقرر دعویدار تہا خواہ وہ اُس نالش میں جسمیں کہ ڈگری مذکور صادر کیگئی کوئی فریق تہا یا نہ تہا (۴) جبکہ ہندو بیوہ اور اُس کے پسر نے جو اُسوقت جایداد متدعویہ بیوہ کا قیاسی وارث تہا ایک ڈگری بخلاف وارث بعیدی کے حاصل کی اور بیٹا ماں سے پہلے فوت ہو گیا اور وہ شخص بخلاف جس کے ڈگری حاصل کیگئی تہی قریب تر وارث بازگشت ہو گیا تو اُسکی طرف سے نالش قبضہ میں قرار دیا گیا کہ ڈگری بنالش سابق بطور امر فیصل شدہ کے موثر نہیں ہے (۵) جس حالمیں کہ چند ورثاے بازگشت یکے بعد دیگرے جایداد مقبوضہ ہندو عورت کے وارث ہونیکے مستحق ہوں تو ڈگری جو ورثاے بازگشت مذکور میں سے کسی ایک نالش میں صادر کیگئی ہو اُسی قسم کی نالش متدایرہ دیگر ورثاء بازگشت کے متعلق امر تجویز شدہ سابق نہ بنائیگی (۶) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۶۔

جبکہ ایک شخص نے جو انتقال منجانب بیوہ کی نسبت اعتراض کرنیکا مستحق تہا۔ ایک نالش واسطے استقرار اس امر کے رجوع کی کہ انتقال مذکور کالعدم اور باطل قرار دیا جاوے اور بالآخر ازروے ڈگری نیتی

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۴۹۳ - (۲) لا رپورٹ انڈین اپیلز جلد ۱ صفحہ ۱۵ و ۱۵۷
(۳) لا رپورٹ انڈین اپیلز جلد ۵ صفحہ ۲۰۶ (۴) لا رپورٹ انڈین اپیلز جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۷۔
(۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۴۶۳ - (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۳۸۲ و ۳۳۳۔

بیوہ کی ہمراہ راضینامہ کرلیا تو وہ خود اور اُس کے جانشینان راضینامہ مذکور کے پابند قرار دیئے گئے اور نالش بحیثیت قسیم جو پسر وارث بازگشت مذکور نے دایر کی بروئے قاعدہ امر فیصل شدہ ممنوع السماعت قرار دیگئی (۱) لیکن وارث بازگشت اُس انتقال کی نسبت تنازعہ کرنے سے ممتنع نہیں ہے جو خود اُس کے بھائی کے حق میں ہو محض اسوجہ سے کہ ایک سابقہ نالش مرجوعہ منجانب بعض دیگر ورثاء بازگشت مالک متوفی بخلاف منتقل الیہ میں اُس کا باپ بطور مدعا علیہ ترتیبی کے شامل کیا گیا تھا خصوصاً اُس صورت میں جہانکہ باپ کے حقوق کی نسبت جو منتقل الیہ اُس کے پسر کے مخالف تھے کوئی تصفیہ نہ ہوا ہو (۲) جبکہ ایک وارثہ نے ایک نیلام کی منسوخی کے واسطے دعوے کیا جو کہ بوجہ ڈگری لگان کے عمل میں آیا تھا جو برخلاف وارثہ مذکور صادر کیگئی تھی یہ تجویز ہوا کہ دعوے جو وارثان بازگشت اُسی جائداد غیر منقولہ کے حصول کے لئے کریں ممنوع نہیں ہے کیونکہ دعوے سابق صرف ایک محدود حق کے متعلق تھا اور دعوے مابعد کل جائداد کے لئے (۳)

جہانکہ ہندو پسر خاندان مشترکہ میں بوجہ پیدایش اور باستحقاق خود مستحق ہو جاتا ہے تو حق جس کا نفاذ وہ برخلاف والد خود کرسکتا ہے حسب مراد دفعہ ہذا باپ کے ذریعہ سے حاصل کردہ نہیں ہوتا (۴) لہذا نالش فک الرہن جائداد خاندان مشترکہ جو صرف باپ نے ہندو خاندان مشترکہ میں سے دایر کی ہو مابعد کی نالش انفکاک منجانب پسران کی مانع نہ ہوگی کیونکہ ایسی صورت میں پسران کا استحقاق اُن کے باپ کے ذریعہ سے نہیں بلکہ جداگانہ اور بلا واسطہ ہوتا ہے (۵) یہ امر کہ آیا ہندو باپ ایک خاص نالش میں جسمیں کہ وہ تنہا منجملہ خاندان کے فریق ہے قائم مقام اپنے شریک حصہ داران کا ہے یا نہیں ایک ایسا سوال ہے جسکا فیصلہ بلحاظ حالات ہر ایک مقدمہ کے کیا جانا چاہئے۔ بلحاظ حالات ایک مقدمہ کے قرار دیا گیا کہ غلط ڈگری بیدخلی جو برخلاف ہندو باپ کے حاصل کیگئی ہو ایک مابعد کی نالش منجانب پسر برائے حصول بقبوضہ کی مانع نہیں ہوتی (۶) ذمہ داری ایک ہندو پسر کی نسبت ادائیگی قرضہ پدر کے ایک ایسی ذمہ داری نہیں ہے جو اُس نے بالاشتراک والد خود برداشت کی ہو اور دائن کی بناء

(۱) نمبر ۷ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ (۲) نمبر ۷۹ سنہ ۱۹۰۵ء پنجاب ریکارڈ — (۳) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۸۵ — (۴) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۱ — (۵) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۱ بحوالہ انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۴۸ (۶) مدراس لاء جرنل جلد ۱۷ صفحہ ۱۹۷ —

دعوئے بمقابلہ باپ اور پسر کے ایک ہی بنائے دعوئے نہیں ہوتی جو صرف اُن میں سے ایک کے برخلاف ڈگری حاصل کرنے سے ختم ہو جائے لہٰذا فیصلہ جو برخلاف باپ کے حاصل کیا گیا ہو نالش بخلاف پسر کا مانع نہیں ہے (۱) لیکن فیصلہ برخلاف ایک ہندو باپ کے اُس نالش میں جو اُس کی واسطے تقسیم مشترکہ غیر منقسمہ جائداد جدی کے دائرہ کی ہو بمقابلہ اُس کے پسر کے امر تجویز شدہ سابق ہوتا ہے اور موخر الذکر مجاز نہیں ہے کہ بار ثانی اُسی استحقاق پر محض اس وجہ سے نالش کرے کہ وہ سابقہ نالش میں فریق نہ تھا (۲) لیکن حق نفاذ تقسیم چونکہ مزارعت مشترک کا ایک امر متعلقہ ہے لہٰذا جبتک کہ مزارعت مذکور موجود و قایم رہے۔ ہر ایک رکن عدالت میں درخواست تقسیم کرسکتا ہے (۳) اور مقدمہ سابق برخلاف کے از ممبران خاندان مشترک اُس دعوائے کا مانع نہیں جو بجانب دیگر ممبران خاندان کے ہو (۴)

مینجر ایک ہندو خاندان کا جبکہ وہ کسی پر نالش کرے یا اُس پر کوئی نالش کیجاوے بحیثیت قایم مقامی عمل کرتا ہے لہٰذا جس صورت میں کہ استحقاق ایک مشترکہ اور غیر منقسمہ خاندان کا زیر تنقیح ہو اگر ایک رکن خاندان نالش کی پیروی یا جوابدہی کرے تو ڈگری مذکور بعد میں ایسی متصور کیجاویگی کہ گویا وہ جملہ اراکین خاندان پر قابل پابندی ہے کیونکہ نالش میں اُن کے استحقاق کی کافی طور پر قایم مقامی ہو چکی ہے (۵) اور ڈگری برخلاف کرتا کے جو بموجب قانون متاکشرا کے خاندان مشترکہ اہل ہنود سے ہو تمام خاندان پر موثر ہے (۶) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۶۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۸۱۲۔ اس بارہ میں فرق بیان کیا گیا ہے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۴۔ قیاس یہ ہے کہ وہ خاندان کی طرف سے عمل کر رہا ہے۔ الا اُس صورت میں کہ ثابت کیا جاوے کہ اُس نے صرف بحیثیت خود عمل کیا اور عمل کرنا تسلیم کیا (۷) اور جو ڈگری مہتمم خاندان مشترکہ کے خلاف ہو وہ تمام خاندان پر موثر ہے گو وہ فریق نالش نہوئے ہوں (۸)

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۱۔ (۲) نمبر ۱۴۱ سنہ ۱۹۰۵ء پنجاب ریکارڈ۔ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۶۲۷۔ و نیز ملاحظہ ہو کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱ صفحہ ۴۳۹۔ (۴) مورز انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۳۶۷۔ (۵) مورز انڈین اپیلز جلد ۱۴ صفحہ ۳۷۶۔ (۶) ہائیکورٹ رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۸۵۔ (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۶۷۔ (۸) نمبر ۱۰۳ سنہ ۱۸۹۰ء و نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ۔

فیصلہ افسر بندوبست جنگلات جو ایک تحقیقات زیر ایکٹ حد بندی سنہ ۱۸۹۶ء میں صادر کیا گیا ہو جبمیں نابالغ مدعی کا قایم مقام ایک منیجر مقررہ زیر دفعہ ۸ ریگولیشن نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۲ء ہو نالش دلا پانے اراضی میں بطور امر تجویز شدہ کے عامل ہے (۱) منیجر تعلقہ جس نے سرٹیفکیٹ زیر ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۸۶۶ء حاصل کیا ہو نابالغ شریک مالکان کا ولی ہوتا ہے اور نالشات زر نقد میں جو تعلقہ کے لئے قرض دیا گیا ہو کامل طور پر انکا قایم مقام ہوتا ہے (۲) نابالغ پابند نہ قرار دیا گیا ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۵۴ بغرض اس امر کے کہ نابالغ کو پابند کیا جائے مسل سے بطور کافی یہ ظاہر ہونا چاہیئے کہ وہ کسی نہ کسی طرح سے فریق نالش تہا صرف یہ نیت کہ نالش سے فایدہ نابالغ مقصود تہا کافی نہیں - نابالغ قایم مقامی مناسب طور سے نالش میں ہونی ضروری ہے (۳) ڈگری صادرہ بخلاف نابالغ جس کی مناسب طور پر قایم مقامی ہو چکی ہو نابالغ پر اُسی طرح قابل پابندی ہے جس طرح کہ بالغ پر ہے لیکن نابالغ یا اسکا مہتمم مجاز ہے کہ بذریعہ نالش جداگانہ ایسی صورتوں میں ڈگری کے متعلق اعتراض کرے جن میں اسکا ولی (گارڈین) قصوروار فریب یا غفلت کا ڈگری کے صادر کئے جانے میں ہوا ہو (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۸ - اگر کوئی فریب یا غفلت ولی کی ثابت نہ کیجائے تو سابقہ فیصلہ بطور امر مانع کے مؤثر ہوگا (۵)

راہن کے افعال قبل از رہن اُس کے مرتہن کو پابند کرتے ہیں (۶) مگر اُس کے بعد کے افعال نہیں - لہذا نالش منجانب راہن بعد رہن جبکہ مرتہن کی درخواست پر نہ کیگئی ہو مرتہن کو پابند نہ کرے گی (۷) خریدار از طرف راہن کی بہی ایسی ہی حیثیت ہے خواہ اُس نے دوران مقدمہ میں خرید کی ہو خواہ بعد اجرائے ڈگری مذکور یا کسی اور طرح (۸) ایک مالک تعلقہ کی نسبت یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کل تعلقہ کا قایمقام ہے بعد اسکے کہ اُسنے اُسکو رہن کر دیا ہو (۹)

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۰۹ - (۲) لا رپورٹ انڈین اپیلز جلد ۹ صفحہ ۲۷ - (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱ (پریوی کونسل) (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۷۵۰ و ۷۶۵

(۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۷۴۵ - (۶) " " کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۷۵۶ -

(۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۹۲ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۲۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴۹۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۷ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۶۵ (۹) " " " جلد ۲۲ صفحہ ۳۶۴ -

ڈگری محصلہ مرتہنان بخلاف اصلی راہنان (یا ئیجان اپیلانٹان) بمقابلہ اپیلانٹان (خریداران حقوق راہنان) اگر وہ فریق ڈگری مذکور نہ ہوں اور اگر انتقال بحق اُن کے قبل ارجاع نالش جس میں کہ ڈگری صادر کی گئی ہو عمل میں آیا ہو تو کوئی شہادت نہیں ہو سکتی (۱) جس حال میں کہ راہن نے ڈگری انفکاک حاصل کی۔ لیکن اُسکا اجراء نہ کرایا اور بعد میں حق انفکاک مدعی کے ہاتھ فروخت کر دیا جس نے مرتہن کے نام نالش انفکاک کی تو قرار دیا گیا کہ نالش بوجہ ڈگری سابقہ کے ممنوع السماعت نہیں کیونکہ تعلق راہن اور مرتہن کا ختم نہیں ہو گیا اور تاوقتیکہ تعلق مذکور موجود ہے حق انفکاک اُس سے علیحدہ نہیں ہو سکتا (۲) مگر ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۴۳ - جائداد مرہونہ کے مرتہن سابق نے کل جائداد مذکور کو بدوں شامل کرنے ایک حصہ جائداد مذکور کے مرتہن مابعد کے دائر نیلام کرایا اور خود خریدار ہوا۔ زاں بعد مرتہن ثانی نے بدوں شامل کرنے مرتہن اول کے ایک جزو جائداد مرہونہ کو نیلام کرا کر خود خرید لیا۔ مرتہن اول کو چونکہ مرتہن مابعد سے کل جائداد خرید کردہ خود کا قبضہ نہ ملا اسلئے اُس نے نالش واسطے نیلام بغرض وصولی بقایا کے دائر کی تجویز ہوئی کہ نالش ممنوع السماعت نہیں (۳)

پٹہ دار اپنے پٹہ دہندہ کے ذریعہ سے دعویدار ہوتا ہے لیکن پٹہ دہندہ اپنے پٹہ دار کے ذریعہ دعویدار نہیں ہوتا لہذا فیصلہ بنالش دائرہ پٹہ دار دربارہ بیدخلی شخص اجنبی نالش پٹہ دار بنا بر بیدخلی بخلاف شخص مذکور کا مانع نہیں ہوتا (۴) اسی طرح ڈگری محصلہ بخلاف کاشتکار درج رجسٹر کے اصلی مالک کے خلاف شہادت میں ناقابل پذیرائی ہے جو کہ اُس نالش میں کوئی فریق نہیں جسمیں کہ ڈگری حاصل کیگئی ہے اور جو اُس فریق کے ذریعہ دعویدار نہیں بخلاف جس کے ڈگری صادر کیگئی ہے لیکن اگر مالک بذریعہ کاشتکار درج رجسٹر کے دعویدار ہو تو صورت دگرگوں ہوگی (۵) نالش منجانب پٹہ دہندہ بخلاف رعیت واسطے منسوخی پٹہ کے اس امر سے ممنوع السماعت نہیں ہو جاتی کہ پٹہ مذکور اُس نالش میں اصلی قرار دیا جا چکا ہے جو مدعی کے ٹھیکہ دار نے بخلاف اُسی مدعا علیہ کے دائر کی تھی (۶) جس صورت میں کہ دو اشخاص میں سے ہر ایک اُس اراضی کے قبضہ کا دعویدار ہو

(۱) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۷ صفحہ ۳۴۳ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۴۷۸ - (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۱۱۹ (۴) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۲۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۸۰ - (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۵۶۲ - (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۲۴ صفحہ ۱۲۸ -

جو بقبضہ مزارعہ ہے اور ایک منجملہ اُن کے مزارعہ کے نام نالش لگان عدالت مجازمیں دائر کری اور دوسرا امر اہم ہو کر استحقاق کا دعویدار ہوا اور تنقیح اسبارہ میں قایم کیجا کر قطعی طور پر فیصل کیگئی ہو کہ مزارعہ اُن میں سے ایک کو لگان ادا کرے تو استحقاق کے متعلق بعد کی نالش مابین دعویداران مذکور میں نزاع نہیں کیا جاسکتا (۱) ڈگری جو ایک سابقہ نالش لگان منجانب اجارہ دار میں حاصل کیگئی ہو مزارعہ کے خلاف اس سوال پر کہ آیا تعلق مالک و مزارعہ موجود ہے یا نہیں ایک مابعد کی نالش لگان متدایرہ مالک اعلیٰ میں بطور امر تجویز شدہ کے مؤثر نہیں ہوسکتی (۲)

نسبت نالشات دلاپانے ابواب کے ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۱۰۹ - اور نسبت لگان کے انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۲۵۶ و جلد ۲۰ صفحہ ۵۰۵ و جلد ۲۱ صفحہ ۲۳۶ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۲ صفحہ ۳۴۳ و ۱۶۱ - اگر دعوے لگان بوجہ انکار از تعلق مالک اور مزارعہ کے خارج ہو جاوے تو مدعی نالش بیدخلی کرسکتا ہے - (۳) لیکن جبکہ مزارعہ اراضی کے متعلق اپنا استحقاق پیش کرے تو فیصلہ متعلق امر استحقاق امر تجویز شدہ ہوسکتا ہے (۴)

فیصلہ محصلہ بخلاف ایک یا چند منجملہ شریک معاہدین یا فعل بیجا کنندگان کے نالش ثانی بخلاف کسی ایک منجملہ دیگران کا مانع ہوتا ہے (۵) اس قاعدہ کی انڈیا میں پیروی کیگئی ہے ملاحظہ ہو بنگال لارپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۰ و ویکلی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۵ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۵۳ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۷۵ و ۳۴۳ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۷۰ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۹۲۴ و ۹۲۸ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۰ - کیونکہ بنائے دعوائے فریق مضرت رسیدہ کے لئے بصورت معاہدہ مشترکہ یا ہر یک شریک کی ایکہی ہوتی ہے اور وہ مدعی کے فیصلہ کے برخلاف منجملہ یا کسی ایک شریک معاہدین یا فعل بیجا کنندگان کے حاصل کر لینے سے زایل ہو جاتی ہے (۶) لیکن جہاں مشترک اور منفرد ذمہ داری ہو تو قاعدہ مختلف ہے اور ڈگری بخلاف ایک منجملہ چند مشترک اور منفرد معاہدین کے جبتک کہ ایفا نہ کیا گیا ہو دوسری نالش کی مانع نہ ہوگی (۷) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۶۲۷ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۶

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۴۵ - (۲) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ ۱۶ - (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۹۲۴ - (۴) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۰ صفحہ ۸۲۰ (۵) میسن و ولزلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۹۴ و لارپورٹ کامن بلیز جلد ۷ صفحہ ۵۴۷ و لارپورٹ مقدمات اپیل جلد ۴ صفحہ ۵۰ و کوئینس بنچ ڈویژن جلد ۱ صفحہ ۵۲ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۵۳ - (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۹۱ -

خریدار نیلام اراضی منجانب گورنمنٹ بعلت ایصال باقیات مالگذاری بموجب قانون متعلق نیلام بری از مواخذہ جات خرید کرتا ہے اسلئے وہ اُس فیصلہ صدرہ بنالش کا پابند نہیں ہے جو اصل مالک نے یا اُس کے خلاف کسی نے دائر کی ہو (۱) ایک شریک حصہ دار ایک تعلقہ کا اُس فیصلہ کا پابند نہیں ہوتا جو دوسرے شریک حصہ دار نے برخلاف اسامی ایک نالش لگان میں حاصل کیا ہو (۲) جس حال میں کہ جملہ شرائط دفعہ ہذا موجود ہوں تو یہ امر واقعہ کہ سابقہ نالش میں مدعا علیہ ایک دائن اجراء تہا اور دوسری میں خریدار نیلام تہا کچھہ فرق پیدا نہیں کرتا اور دوسری نالش بوجہ امر تجویز شدہ کے ممنوع السماعت ہوتی ہے کیونکہ دونوں میں شرکت استحقاق ہوتی ہے (۳) لیکن خریدار اراضی اُس فیصلہ کا پابند نہیں ہوتا جو نالش متدائرہ بخلاف بایگان نامبردہ بعد خرید میں حاصل کیا گیا ہو (۴)

ڈگری برخلاف وطن دار کے (۵) یا برخلاف شبیت کے (۶) یا برخلاف کرنام کے (۷) انکے جانشینان پر موثر ہے نسبت نالشات متعلق مرت کے ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۲۱۵ - بہ تعلق اثر ڈگری کے برخلاف تارداد کرناون کے ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۳۴ و جلد ۸ صفحہ ۴۸۴ و جلد ۷ صفحہ ۲۱۴ و جلد ۵ صفحہ ۱۶ و جلد ۷ صفحہ ۵۱۳ و جلد ۵ صفحہ ۲۰۱ و جلد ۱۰ صفحہ ۷۹ - مگر ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۴۴ بہی گو کہ دیگر ممبران خاندان واقعی فریق نہ بنائے گئے ہوں (۸) نسبت حیثیت اختیارات اور ذمہ داری ہائے کرناون کے ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۲۱ و جلد ۲ صفحہ ۳۲۸ -

مدعی ایک گاؤں کے معاملہ سرکاری کا مفوض الیہ تہا۔ گاؤں کی تقسیم کہاتوں میں ہوئی تہی مگر استحقاق دربارہ معاملہ ہر ایک کہاتہ کا غیر منقسم تہا۔ مدعی نے بقایا معاملہ نمبر ۲۹ کے لئے معہ سود کے دعوے کیا۔ مگر مدعا علیہ نے اس کے استحقاق کی بابت تنازعہ کیا۔ تجویز ہوا کہ ایک مقدمہ سابق میں ایک عدالت مجاز نے جو فیصلہ نسبت سود زر بقایا کہاتہ نمبر ۴۷ کا کیا تہا۔ مدعا علیہ کے لئے کہاتہ ۲۹ کے واسطے مانع ہے (۹)

---

(۱) کلکتہ لارپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۵۱ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۳۵۲ و ۳۵۶ (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۳۱ - (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۳۵۷ - (۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۹۶

(۶) ویکلی رپورٹ جلد ۲۰ صفحہ ۲۸۰ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۲ صفحہ ۱۷۶ و مورز انڈین اپیلز جلد ۱۳ صفحہ ۲۷ و ۲۷۳ -

(۷) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۳۵ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۳۵ (۸) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۱۹

(۹) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۱۲

خریدار نیلام ڈگری مال پر اس ڈگری کا اثر نہیں ہے جو اس کے مستحق ماقبل کے خلاف ہوئی (۱) اگر دعوے زیر قاعدہ ۶۳ - آرڈر ۲۱ مجموعہ ہذا منظور ہو تو نالش واسطے ثابت کرانے حق جائداد متنازعہ کے ممنوع نہیں ہے (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۱۱ و انڈین لار پورٹ مدراس جلد ۳۱ صفحہ ۳۶۶ - البتہ فیصلہ صرف بہ تعین جائداد مقروقہ کے قطعی ہوگا (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۳۱ صفحہ ۵۲ و ۶۲ - گو کہ جائز قائم مقامان مدیون ڈگری جنہوں نے بیان کیا ہو کہ جائداد نیلام کردنی باجرائے جائداد مدیون نہیں ہے بلکہ انکی مقبوضہ بطور امانت و دیگر استحقاق کے ہے عذرداری زیر قاعدہ ۵۸ - آرڈر ۲۱ - مجموعہ ہذا کر سکتے ہیں - اگر وہ ایسا ہی نکریں تو وہ اس نالش میں جو مشتری نیلام واسطے قبضہ کے اُن پر کرے عذر مذکور کر سکتے ہیں (۴)

ایک مقدمہ سابق برخلاف یکے از ممبران خاندان مشترکہ اس دعوے کا مانع نہیں ہے جو رسیور کل خاندان کی طرف سے کل جائداد کے حصول کے لئے ہو (۵)

گذارہ کا دعوے برخلاف والد کے دوسرے دعوے کا مانع نہیں ہے جو بعد وفات والد کے برخلاف بڑے بھائی کے ایک مختلف استحقاق پر مبنی ہو (۶) نیز ملاحظہ ہو انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۴۲۸ - نسبت ججمنٹ ان ریم ملاحظہ ہو ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳۳۸ و اپیل کیس جلد ۱ صفحہ ۱۸۱ و دفعہ ۴۱ قانون شہادت نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ء - لیکن یہ ثابت ہو سکتا ہے کہ ڈگری بذریعہ فریب کے حاصل کیگئی تھی (۷) اور نسبت فیصلجات متعلق معاملات از قسم نوع عام ملاحظہ ہو - دفعہ ۴۲ ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ء -

کورٹ آف پروبیٹ میں بشہادت نزاع فیصل شدہ کے صرف کورٹ آف پروبیٹ کا فیصلہ ہی پیش کیا جا سکتا ہے (۸) اگرچہ پروبیٹ قطعی ثبوت اس امر کا ہے کہ جبتک وہ منسوخ نہو وصیت صحیح اور حقیقی ہے (۹) مگر پروبیٹ کے انکار کرنے سے اس کے برعکس نتیجہ لزوماً پیدا نہیں ہوتا اور اگرچہ پروبیٹ کا پہلے حکم میں انکار رہا ہو مدعیان دعوےٰ کر سکتے ہیں

(۱) انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۸۲ - (۲) قاعدہ ۶۳ - آرڈر ۲۱ مجموعہ ہذا - (۳) انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۲۰۶ (۴) انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۶۴۴ - (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۷ - (۶) انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۹۴۵ - (۷) انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۷۰۳ - (۸) انڈین لار پورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۳۸۰ - (۹) ،، ،، کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۰۳ -

کہ جائداد متوفی مدعیان کی تھی (۱) اگر لیٹرز آف اڈمنسٹریشن مدعاعلیہ کو ترجیحاً مدعی کے خلاف دیگئی ہوں تو مدعی کسی سوال متعلقہ وراثت یا حق تقرری بطور شیبت کے دعوائے کرسکتا ہے (۲) دہرم کرتا کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۳۱۲۔

بعض اشخاص نے ادعا کیا کہ وہ ایک مندر کے امنا مقرر کئے گئے تھے اسلئے مدعاعلیہ کو بیدخل کیا جائے۔ دعوائے سوال میعاد پر خارج ہوگیا۔ بعدازاں مدعیان نے اڈوکیٹ جنرل کی منظوری سے دوسرا دعوائے دائر کیا جس میں یہ ادعا تھا کہ مندر کے بانی کی وفات کے بعد مدعاعلیہ جائداد پر قابض ہوا۔ اور کچھ عرصہ تک بانی کے ٹرسٹ کے اغراض پورا کرتا رہا مگر تھوڑے عرصہ سے وہ جائداد کو اپنی بناتا ہے اور ٹرسٹ کے اغراض پورا نہیں کرتا۔ بناریں مدعیان نے استدعا کی کہ ٹرسٹی مقرر کئے جائیں یہ جائداد ان کے حوالہ کیجائے تجویز ہوا کہ دوسرا دعوائے ممنوع نہیں ہے (۳) لیکن اگر ایک ٹرسٹی جائداد ٹرسٹ کے لئے دعوائے کرسکے تو دوسرا ٹرسٹی اسی جائداد کا دعوائے نہ کرسکیگا۔ کیونکہ دوسرا ٹرسٹی پہلے ٹرسٹی کے ذریعہ دعویدار ہے (۴) نیز ملاحظہ ہو شرح زیر تشریح چہارم دفعہ ہذا۔

تعریف عدالت مجاز عدالت مجاز اسکو کہتے ہیں جو قانوناً اختیار تصفیہ کسی قسم مقدمہ کا رکھتی ہو اور اختیارات سماعت میں تین امور قابل لحاظ ہوتے ہیں:-

اوّل یہ دیکھنا چاہئے کہ نوعیت چارہ کار جس کا مدعی مستدعی تھا اس قسم کی تھی جو عدالت فیصل کنندہ تصفیہ کرسکتی تھی۔

دوم۔ مقدار تعداد دعوائے عدالت تصفیہ کنندہ کے اختیار سماعت کے قابل تھی۔

سوم۔ عدالت تصفیہ کنندہ باعتبار حدود ارضی یا ملکی کے اختیار سماعت رکھتی تھی۔

اصول قانونی یہ ہے کہ عدالت غیر مجاز کا فیصلہ کالعدم ہوتا ہے۔

یہ تینوں شرائط جو اوپر بیان ہوئے ہیں وہ ایسے ہیں جو علیحدہ علیحدہ واقعہ ہوسکتے ہیں یعنی ایسا تعلق و اختلاط آپسمیں ان کے نہیں ہے کہ ایک دوسرے کا لازم ملزوم ہو۔ ممکن ہے کہ سماعت ہوا ہو اور فیصل ہوا ہو مگر عدالت مجاز نہو یا یہ کہ عدالت مجاز ہو مگر سماعت نہ فیصل نہوا ہو۔ اسیطرح یہ بھی ممکن ہے کہ عدالت مجاز ہو اور سماعت ہوا ہو مگر فیصل قطعی نہوا ہو۔

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۵۶۳ - (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۳۵۴ - (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۲۱۶ - (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۱ -

یا یہ کہ عدالت مجاز ہو مقدمہ قطعی فیصل ہو گیا ہو مگر سماعت ہوا ہو غرض تینوں شرائط علیحدہ علیحدہ ہیں اور شرط دوم کے متعلق کرنیکے واسطے تینوں امور کا ثابت کرنا ضروری ہوگا - بغرض اس امر کے کہ ایک عدالت کے فیصلہ کو دوسری عدالت میں قطعی اور مختتم بنایا جاوے عدالت اول کو اُس امر کے تجویز کرنیکا اختیار سماعت حاصل ہونا چاہیئے جو کہ نالش مابعد میں پیدا ہوا ہے یعنی ایک فیصلہ کے امر تجویز شدہ ہونیکے لیئے ضروری ہے کہ وہ اُس عدالت کا صادر کردہ ہو جس کو نہ صرف اُس نالش پر جس میں کہ وہ فیصلہ صادر کیا گیا ہے اختیار سماعت حاصل ہونا چاہیئے بلکہ مابعد کی نالش پر بھی جسمیں کہ اُسکو بطور امر تجویز شدہ کے پیش کیا گیا ہے چونکہ ہندوستان میں مختلف عدالتیں ہیں جنکو مختلف تعداد کی نالشات پر خاص مقامی حدود مقررہ کے اندر اختیار سماعت حاصل ہوتا ہے لہذا عدالتیں ہر دو بلحاظ مالی حد اور شیئے مدعا بہا نالش کے مساوی اختیار سماعت کی ہونی چاہئیں - اور فیصلہ بنالش سابق ایک مابعد کی نالش میں اُسی شیئے مدعا بہا کے متعلق بطور امر تجویز شدہ کے عامل نہیں ہوتا اگر مالیت شیئے مدعا بہا نالش مابعد اس عدالت کے مالی حدود اختیار سماعت سے زیادہ ہو جس نے کہ نالش سابقہ کا فیصلہ کیا ہے - پس امر مانع پیدا کرنیکے لیئے ہر دو عدالتوں کے اختیار سماعت بلحاظ مالی حد اور شیئے مدعا بہا کے یکساں ہونے چاہئیں (۱) بغرض قائم کرنے عذر امر تجویز شدہ کے یا ثابت کیا جانا چاہیئے کہ عدالت باختیار مساوی جس نے سابق مقدمہ کا فیصلہ کیا عدالت مجاز تجویز کرنے نالش مابعد کی تھی (۲) سوال امر تجویز شدہ کے فیصل کرنیکی غرض سے عدالت کے مجاز ہونیکے متعلق غور کرنے میں عدالت کو اس عدالت کے اختیارات کو دیکھنا چاہیئے جسمیں کہ نالش رجوع کیگئی تھی نہ کہ اُس عدالت کے اختیارات کو جسنے کہ نالش کو بر طبق اپیل فیصل کیا ہو (۳) واسطے اغراض دفعہ ہذا ایک عدالت کے واسطے تجویز ایسی نالش مابعد کے یا اُس نالش کے جس میں تنقیح مذکور بعد میں اٹھائی گئی ہو جبکہ اُسکا مقابلہ دوسرے کیساتھ کیا جاوے مجاز ہونے میں اس امر واقعہ سے کچھ خلل واقعہ نہیں ہوتا کہ ایک صورت میں اپیل اولاً ڈویزنل کورٹ میں اور عدالت مذکور کی ناراضی سے چیفکورٹ میں ہوتا ہے اور دوسری صورت میں براہ راست

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۹ صفحہ ۶۵ و لا رپورٹ انڈین اپیلز جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۰ - (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۵۳ - (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۰ صفحہ ۲۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۳۸ و ۸۳۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۶۷ -

عدالت چیفکورٹ میں ہوتا ہے (۱) نیز ملاحظہ ہو تشریح دوم دفعہ ہذا اور اب فیصلہ مندرجہ
انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۹ صفحہ ۱۹۵ و جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۹ و جلد ۲۰ صفحہ ۱۶۲ و نمبر ۴۰ سنہ ۱۸۹۱ء
کو غیر موثر سمجھنا چاہئیے۔ بہرحال دونوں عدالتوں کے اختیارات نسبت مالیت مقدمہ و
نوعیت شئے مدعا بہا مقدمہ یکساں ہونے چاہئیں (۲) اور وسعت اختیارات کے لئے اس
عدالت کے اختیارات دیکھنے چاہئیں جس میں سابق مقدمہ دائر ہوا ہے (۳) اور بوقت رجوع
مقدمہ اول کے (۴) نہ کہ عدالت اپیل کے (۵) مروجہ رائے فیصلجات قابل اپیل کے متعلق یہ
ہے کہ جبتک اُنکی ناراضی سے اپیل نہ کیا جاوے بطور امر تجویز شدہ کے عامل ہوتے ہیں
اگر اُنکی ناراضی سے اپیل کیا جائے تو پھر نہیں۔ الا اُس صورت میں کہ فیصلہ مذکور عدالت اپیل
سے بحال رہے (۶) جس حال میں کہ ڈگری ہائے بنا لشات بالمقابل بر بنائے واقعات ہوں
اور اپیل صرف ایک ڈگری کے خلاف کیا جاوے تو ڈگری جسکی ناراضی سے اپیل نہ کیا جاوے
امر مانع نہیں ہوتی (۷) نیز ملاحظہ ہوں نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء و نمبر ۳۴ سنہ ۱۸۹۷ء پنجاب ریکارڈ و
انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۱۱۰۱ و جلد ۱۶ صفحہ ۲۳۳ و نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ۔
تحت عنوان "عذر امر فیصلشدہ سابق کب اُٹھایا جاسکتا ہے" زیر دفعہ ہذا۔
جب کسی عدالت غیر کا فیصلہ بطور امتناع کے پیش کیا جاوے تو یہ ثابت کرنا لازم ہے کہ وہ فیصلہ
جس بحیثیت مذکور صادر کیا گیا ہے ایک باضابطہ اور باقاعدہ قائم شدہ عدالت قانونی کا

---

(۱) نمبر ۱۱ سنہ ۱۹۰۸ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۳۲ صفحہ ۶۷ (۲) انڈین لاء رپورٹ
کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۹۳۴ و جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۱ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۰۸ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ
جلد ۳۳ صفحہ ۵۱۴ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۱۸۳ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۶ صفحہ ۸۲۵ و انڈین
لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۱۳۸ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۳۱ صفحہ ۲۲۴ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۳
(۳) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۷۴۷ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۵۷ و جلد ۱۵ صفحہ ۱۰۴ و انڈین
لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۱۱ و جلد ۴ صفحہ ۲۷۵۔ (۴) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۶۹۷ و جلد ۱۱
صفحہ ۱۵۳ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۹۴ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۲ صفحہ ۲۹۷۔ (۵) انڈین لاء رپورٹ
کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۵۷۱ و جلد ۲۸ صفحہ ۷ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۴۴ و جلد ۱۷ صفحہ ۲۷۳ و جلد ۲۷
صفحہ ۳۶ و بمبئی لاء رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۱۵۴ (۶) ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۱ و انڈین لاء رپورٹ
الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۴۸ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۸ (۷) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۹ صفحہ ۳۳۴

فیصلہ ہے جسے معاملہ متنازعہ کے فیصل کرنیکا اور جہانتک کہ خود عدالت کا تعلق ہے اُسکو
قطعی طور پر فیصل کرنیکا بلا واسطہ اختیار سماعت حاصل تہا (۱) نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۱۳ مجموعہ ہذا۔
لیکن ملاحظہ ہوں انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۷۰ و بمبئی لا رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۹ کمیٹی تعلقہ
داران اوردہ جو زیر دفعہ ۳۳ - ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۶۹ء مقرر کیگئی ہو عدالت مندرجہ دفعہ ہذا نہیں
اسلئے اُسکا فیصلہ بہی بطور امتناع کے پیش نہیں کیا جا سکتا (۲) فیصلہ بنالش سابق مصدرہ
ڈسٹرکٹ منصف باستعمال اختیارات معمولی مابعد کی نالش میں جو مابین فریقین مذکور بعدالت
مذکور بصیغہ مطالبہ خفیفہ ہو بطور امر تجویز شدہ کے عامل ہو سکتا ہے (۳) ایسی ڈگری جس کو
ایسی عدالت نے صادر کیا ہو جو اُس کے صادر کرنیکی مجاز نہ تہی محض بے وجود ہوتی ہے اور نالش
مابعد میں بطور امتناع کے پیش نہیں کیجا سکتی کیونکہ فریقین اُس کے وجود کو قطعاً خارج از غور
کرنے کے مستحق ہوتے ہیں اور ایسی صورت میں اگر عدالت ادنےٰ کار روائی مابعد میں یہ فیصل کرے
کہ آیا ڈگری عدالت اعلےٰ بنالش سابق (جو بطور امتناع کے پیش کیگئی تہی) بوجہ نقص اختیار سماعت
کالعدم تو نہ تہی تو اسمیں کوئی ناشائستگی نہیں ہے (۴) جس حال میں کہ سابق مقدمہ قابل سماعت
عدالت منصف ہو اور اُس نے اسکی تجویز کر کے اُسکو فیصل کیا ہو تو وہ مابعد کے مقدمہ میں
بطور امر تجویز شدہ کے عامل نہیں ہوتا جو قابل سماعت سبارڈنیٹ جج ہو اور جس نے اُس کی
تجویز کی ہو (۵) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۷۷ و ۵۸ - اور نسبت اسکی جبکہ دوسرا
مقدمہ قابل سماعت عدالت مال ہو ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۱۶۰ -
و جلد ۲۷ صفحہ ۱۹۳ - اور نسبت افسر بندوبست تعلقہ داری کے انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۰
صفحہ ۲۲۰ - امر تجویز شدہ کے اُس صورت میں بہی متعلق ہو گا جبکہ نالش مابعد عدالت سبارڈنیٹ
جج میں رجوع کی گئی ہو درحالیکہ اگر درست مالیت لگائی جاتی جو عدالت منصف میں رجوع ہو سکتا تہا
جس میں کہ سابقہ فیصلہ دیا گیا تہا (۶) اُس صورت میں بہی قاعدہ مندرجہ دفعہ ہذا متعلق ہو گا

(۱) نمبر ۲ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ - (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۵۱۹ - (۳) انڈین لا رپورٹ
مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۳۶۳ (۴) نمبر ۳۳ سنہ ۱۹۰۳ء پنجاب ریکارڈ بحوالہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۱۹۸ و
انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۶۲۴ و نمبر ۸ سنہ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۲۷ و
۶۵۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۹۱ و جلد ۵ صفحہ ۵۹۴ و لا رپورٹ انڈین اپیلز جلد ۱۴ صفحہ ۱۶۰ -
(۵) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۴ صفحہ ۸۰ - (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۵۶۴ -

جہانکہ عدالت فیصل کنندہ نالش اول مقدمہ مذکور کی تجویز کرنیکی مجاز تو ہو لیکن بوجہ موجودگی ایک دیگر عدالت باختیارات اعلیٰ کے ناقابل ہو جائے (۱) الفاظ "تجویز کرنیکی مجاز ہو" سے مراد "مجاز تجویز کرنے باثر قطعی" ہے (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۵۳۶ و ۵۳۸ - لیکن انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۴۲ و ۱۵۸ بھی ملاحظہ ہو - کوئی مدعی احکام دفعہ ہذا کو اس طرح سے پسپا نہیں کرسکتا کہ ایک ہی مدعا علیہ کے خلاف چند بنا ہائے دعوے کو یکجا شامل کر کے مابعد کی نالش ایک عدالت باختیارات اعلیٰ میں دائر کرے (۳) کوئی امر تجویز شدہ نہیں ہو سکتا بجز اس صورت کے کہ جج جس نے سابقہ مقدمہ میں ڈگری صادر کی ہو اس کی تجویز اور فیصل کرنیکا اختیار سماعت رکھتا ہو نہ صرف خاص امر زیر تنقیح کا بلکہ بعد کی نالش کا بھی جس میں کہ تنقیح مذکور اٹھائی گئی ہو (۴) نسبت کارروائیات متعلق اراضی ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۸۸ و ۴۰۶ و جلد ۴ صفحہ ۵۷ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۲۶۹ و نسبت درخواست ہائے زیر دفعہ ۶۳ - ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۲ء ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۳ - نسبت درخواست ہائے درباره ولایت نابالغان ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۸۴ نسبت کارروائیات حکام رجسٹری کے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۶۷ - نسبت فیصلہ افسر بندوبست کے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۳۷۸ و الہ آباد لا جرنل جلد ۱ صفحہ ۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۶۷۶ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱ صفحہ ۹۳۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۲ و ۸۷ نسبت ڈگری ہائے استقراریہ کے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۲۳ و جلد ۱۵ صفحہ ۴۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۱۱ و نمبر ۵۵ سنہ ۱۹۰۷ء پنجاب ریکارڈ - نسبت درخواستہائے تقسیم ملاحظہ ہو نمبر ۷۴ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۴۲۷ - نسبت نالشات تقسیم ملاحظہ ہو نمبر ۱۴ سنہ ۱۹۰۷ء پنجاب ریکارڈ -

(۵) اختیار سماعت کی تجویز کرنے کے لئے نوعیت دعوائے مدعی کو دیکھنا چاہیے نہ کہ جوابدعویٰ مدعا علیہ کو

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۷۳ - (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۵۰۷ و جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۴ و ۲۲۸ و جلد ۱۵ صفحہ ۴۱۰ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۶۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۱۱۱ و ۱۱۸ - (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۷۰ - (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۸۰۶
(۵) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۵۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۲۴ و ۵۲۸ -

عدالت ہائے مال

عدالت مال کا وہ فیصلہ جو اندرون اختیارات عدالت ہو عدالت دیوانی میں اسی معاملہ کے متعلق دعوے کرنیکا مانع ہے (۱) ورنہ نہیں (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۹۲ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۲۰ و جلد ۲۵ صفحہ ۲۸۲ و جلد ۲۶ صفحہ ۵۸۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۶۵ - ممالک مغربی و شمالی میں کاغذات مال کا اندراج عدالت دیوانی میں استحقاق کے سوال پر نزاع فیصلشدہ کا اثر نہیں رکھتا (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۶۸۴ و ۱۰۱۶ مدراس میں استحقاق کے سوال کا فیصلہ عدالت مال سے محض اتفاقیہ تصور کیا جاتا ہے اور عدالت دیوانی میں دعوے کا مانع بطور نزاع فیصلشدہ کے نہیں ہے (۴) کلکتہ میں بھی نہیں (۵) لیکن الہ آباد ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ جس حال میں کہ ایک نالش مبتدایہ بعدالت مال ایک سوال متعلق استحقاق اٹھایا گیا ہو اور عدالت مذکور زیر دفعہ ۱۹۹ - ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۱ء عمل کرنا پسند کرکے سوال مذکور کا خود بخود فیصل کرے تو فیصلہ مذکور ایک مابعد کی نالش بعدالت دیوانی برائے تجویز سوال مذکور میں بطور امر تجویز شدہ عامل ہوگا (۶) اور اگر نالش بیدخلی زیر ایکٹ مذکور میں مدعا علیہ اراضی متنازعہ کے متعلق اپنے استحقاق کا عذر پیش نکرے اور نہ نالش بیدخلی کی مخالفت کرے تو مابعد کی نالش مبتدایہ بعدالت دیوانی منجانب مدعا علیہ بنالش اول الذکر برائے قبضہ اراضی مذکور بوجہ قاعدہ امر فیصلشدہ کے ممنوع السماعت ہوگی (۷) اور قاعدہ مذکور میں محض اس امر واقعہ سے کچھ خلل نہیں آئیگا کہ ممکن ہے کہ نالش بعدالت دیوانی عدالت مال کے اختیار سماعت سے متجاوز ہو (۸) مدعیان نے واسطے دلاپانے

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۸۰ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۹۵ و ۶۰۹ و جلد ۵ صفحہ ۲۹۴ و ۲۴۵ و جلد ۴ صفحہ ۱۲۴ و جلد ۸ صفحہ ۱۴۸ و ۱۹۱ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۸۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۶۴ و جلد ۸ صفحہ ۵۶ و جلد ۵ صفحہ ۳۸۷ و جلد ۱۸ صفحہ ۲۷۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۱۷ - (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۰۴ و جلد ۸ صفحہ ۲۵۲ و جلد ۲ صفحہ ۳۹۸ و جلد ۲۵ صفحہ ۱۳۸ - (۳) رر رر رر جلد ۲ صفحہ ۵۲۰ -

(۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۶۱ و جلد ۷ صفحہ ۱۰۶ - (۵) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۶ صفحہ ۲۶۰

(۶) رر رر الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۱۴۰ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۲ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۳۳

(۷) رر رر رر جلد ۱۹ صفحہ ۶۰۱ (۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۸ -

اپنے حصہ ایک وظیفہ کے جسپر مواخذہ ½ ہے بسبوہ حصہ ایک بو شیع پر تہا بابت سنہ ۱۳۰۹ فصلی لغایت سنہ ۱۳۱۱ فصلی نالش کی۔ ایک سابقہ نالش مابین فریقین مذکور بابت سالہائے سنہ ۱۳۰۶ فصلی لغایت سنہ ۱۳۰۸ فصلی میں مدعاعلیہ نے مدعیان کے حق وصول وظیفہ مذکور کو تسلیم کیا تہا جس کے مطابق ڈگری بحال در کیگئی اور ہائیکورٹ تک بحال رہی۔ تجویز ہوئی کہ یہ امر ہر دو نالشات مختلف سالہائے کی بابت تہیں سابقہ فیصلہ کو مابعد کے مقدمہ میں بطور امر تجویز شدہ حائل ہونے سے باز نہیں رکہتا (۱) اور نہ یہ امر واقعہ کہ پہلا فیصلہ عدالت مال کا تہا اور نہ یہ کہ نالش اول غلطی سے عدالت مال میں رجوع کیگئی تہی جو برطبق اپیل بعدالت دیوانی رفع ہوگیا تہا یا کہ عدالت مال نے سوال استحقاق کا فیصلہ کیا تہا کیونکہ اس حد تک وہ عدالت دیوانی متصور کیجا سکتی ہے (۲) لیکن جس حال میں کہ مدعیان نے عدالت مال میں واسطے بیدخلی مدعاعلیہ کے بدیں بیان درخواست کی کہ وہ انکا کاشتکار (اسامی) ہے لیکن انکی درخواست آخرالذکر بدیں قرار داد خارج کیگئی کہ مدعاعلیہ مالک ہے یا آسامی بلالگان سالہائے سال تک کا ہے۔ پہر مدعیان نے درخواست واسطے اضافہ لگان بنسبت اسی اراضی کے کی جو بوجہ قرار داد اس امر کے کہ مدعاعلیہ کا قبضہ مخالفانہ ہے خارج کیگئی بعد میں مدعیان نے نالش بہ بیدخلی بخلاف مدعاعلیہ مذکور بطور مداخلت بیجا کنندہ کے دائر کی تو تجویز ہوئی کہ مدعیان عدالت دیوانی میں چارہ جوئی کرنے سے ممنوع نہیں ہیں (۳) مدراس میں زیر دفعہ ۱۳۔ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۹۵ء کلکٹر کو اس امر کی تجویز کرنیکا اختیار ہے کہ آیا اراضیات بطور وظیفہ ایک عہدہ کے ہیں یا نہیں اور فریقین کارروائی مذکور زیر دفعہ ہذا بعد میں سوال مذکور کو عدالت دیوانی میں از سر نو شروع کرنے سے ممتنع ہیں (۴) بایں غرض کہ کوئی معاملہ نزاع فیصلشدہ سابقہ ہوجائے دونوں وقت اختیار سماعت کا حاصل ہونا لابد ہے جس صورت میں کہ نالش سابق قابل تجویز صرف عدالت مال تہی اور اُس نالش کی تجویز مناسب کے لئے عدالت مذکور کو اتفاق سے ہر ایک امر مشمول نالش ما بہا نالش حال کا فیصلہ کرنا پڑا تہا تو اس عدالت کا فیصلہ عدالت دیوانی پر واجب التعمیل نہ تہا کیونکہ وہ ایک عدالت مجاز تجویز نالش حال نہ تہی اور بناشتمال بوجہ قاعدہ نزاع فیصل شدہ سابقہ کے ممنوع السماعت نہ تہی (۵) نالش واسطے حصول قبضہ بجانب ایسے کاشتکار کے جسکو بصیغہ اجراء

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۷۰۰ بمبئی ۲ جلد ۲۴ صفحہ ۱۱۲۔ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ ۱۷۰
(۳) ؍؍ ؍؍ الہ آباد جلد ۲۷ صفحہ ۱۶۳ (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۳۲ (۵) نمبر ۶۸ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ

ایک ڈگری مصدرہ عدالت مال بیدخل کیا گیا تھا ان بیانات پر کہ ڈگری زیر بحث میں علاوہ اس اراضی کے جسکا اجارہ اسکو دیا گیا تھا دیگر قطعات شامل تھے جن پر اس کو یا تو حقوق دخیلکاری حاصل تھے یا وہ بذریعہ قبضہ مخالفانہ دیرینہ قابض ہو گیا تھا قابل سماعت محض عدالت دیوانی کے ہوتی ہے اور ڈگری عدالت مال بطور امر تجویز شدہ کے مؤثر نہیں ہو سکتی کیونکہ اس عدالت کو کوئی اختیار سماعت نالش ہذا حاصل نہیں ہوتا ہے (۱) جبکہ افسر مال درخواست تقسیم پر بطور عدالت دیوانی یا مال کے سوال استحقاق کی بابت تجویز نکرے بلکہ صرف اس سوال کا تصفیہ کرے جو جائداد قابل التقسیم کے متعلق ہو تو بعد میں نالش بدیں بیان کہ مدعیان بذریعہ تولوڑ کرنے اور چاہ لگانے اور درختان نصب کرنے کے مالک بعض خاص اراضی کے ہیں بروئے قاعدہ امر تجویز شدہ کے ممنوع السماعت نہیں ہو جاتی (۲) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۸ سنہ ۱۹۱۰ء پنجاب ریکارڈ بحت قاعدہ ۲ - آرڈر ۲ مجموعہ ہذا -

ایک اسامی دخیلکار نے بعد رہن بالقبض کرنے کاشت دخیلکاری بحق مدعیان کے استعفا بحق زمیندار دیا بعد اس کے زمیندار نے ڈگری یکطرفہ بمقابلہ مرتہن کے عدالت مال سے بدیں تجویز حاصل کی کہ وہ آسامی ہے اور قبضہ واقعی کاشت کا زمیندار کو دلایا گیا گو نالش مدعی مرتہن عدالت دیوانی میں واسطے کالعدم قرار دیئے جانے استعفا کے دایر تھی تجویز ہوئی کہ نالش مدعی مرتہن ہیں اصول امر تجویز شدہ اور نیز یہ اصول عارض ہے کہ عدالت ڈگری استقراریہ اس صورت میں عطا نہیں کریگی جبکہ ڈگری مذکور کا اس کے مفید جس نے ڈگری حاصل کی کوئی نتیجہ نہ نکلے - (۳)

عدالت ہائے مطالبہ خفیفہ

عدالت مطالبہ خفیفہ ایک مقدمہ مہر میں اس امر کی تجویز کہ آیا مدعیہ کو اپنا مہر وصول ہوا تھا یا نہیں فریقین کی رضامندی سے ملتوی کیگئی تھی - تاوقتیکہ اسی امر کا فیصلہ ایک مقدمہ نسبت اعادہ حقوق زناشوئی میں جو انہیں فریقین کے مابین عدالت ضلع میں زیر تجویز تھا نہ ہولے - تجویز ہوا کہ ایسے امر کا فیصلہ عدالت ضلع سے اسی امر کی نسبت عدالت مطالبہ خفیفہ میں دوبارہ تجویز کا مانع ہے (۴)

---

(۱) نمبر ۱۰ سنہ ۱۹۰۹ء پنجاب ریکارڈ نیز مقدمہ پنجاب چیف کورٹ ریپورٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۱۰ء نیز مقدمہ پنجاب لا رپورٹ نمبر ۴۳ سنہ ۱۹۱۰ء نیز مقدمہ انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۳۲۲ - (۲) نمبر ۱۱ سنہ ۱۹۱۰ء پنجاب ریکارڈ - (۳) الہ آباد لا جرنل جلد ۷ صفحہ ۹۴ - (۴) نمبر ۱۱ سنہ ۱۹۱۰ء پنجاب ریکارڈ -

عدالت ہائے فوجداری

فوجداری کارروائیات نالش نہیں ہیں اسلئے عدالت فوجداری کا فیصلہ مانع دعوے بعدالت دیوانی نہیں ہوسکتا (۱) عدالت فوجداری کی تجویز کہ ب کو الف نکال لے گیا تھا۔ ب کے والد کے دعوے بنام الف میں جو بنابر دلاپانے ہرجانہ کے ہو نزاع فیصل شدہ نہیں ہے (۲) اور نہ دعوے دلاپانے زوجہ میں (۳) نہ مجسٹریٹ کا حکم کہ ایک بازار سرکاری ہے بمقدمہ استقرار اس امر کے کہ وہ خاص جائداد ہے (۴) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۰۸۔

کوئی امر ثابت شدہ بعدالت فوجداری عدالت دیوانی میں صرف اسوجہ سے ثابت شدہ خیال نہ کیا جائیگا کہ عدالت فوجداری میں ثابت ہوچکا ہے (۵) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۶۱۰۔ خلاف انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۷۲۹۔

یہ کوئی عام قاعدہ نہیں ہے کہ فوجداری نالش کی سماعت ملتوی کیجاوے تاوقتیکہ دیوانی نالش میں فیصلہ ہوجائے جبکہ دونوں عدالتوں میں نالش ایک مضمون کی ہو (۶) لیکن اگر کوئی سوال متعلق استحقاق کے ہو تو اُس صورت میں فوجداری کارروائیات ملتوی کیجاسکتی ہیں

نالش نیلام بر بنائے رہن دوم نالش دوم واسطے قبضہ کے۔

دیوجیت لال پدر دادے کرشن درام لال وگھورے نے رہن معہ قبضہ بحق ساگرام کیا بعد ازاں دادے کرشن درام لال نے اپنا حصہ کا رہن نہیں کیا۔ عدالت نے ڈگری صادر کی۔ کہ وہ ساگرام کا روپیہ ادا کرے بہورا نے درخواست حکم قطعی نیلام حصہ گھورے کی بعد انفکاک کے پیش کی یہ درخواست نامنظور ہوئی تب اُس نے نالش حال بنام گھورے واسطے قبضہ ایک ثلث حصہ گھورے کے دائر کی۔ تجویز ہوئی کہ نالشمیں امر تجویز شدہ مانع ہے (۷)

بنائے مخاصمت کی کس طور پر تجویز کی جانی چاہیئے۔

مدعی نے نالش حال میں جسمی سری نواس آیر بمقدمہ ابتدائی دیوانی نمبر ۹۲ شنہ ۱۸۹۴ء اس بنا پر دائر کی کہ وہ اپنی جائداد پر داخل ہونے

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۹۷ و نمبر ۵۶ شنہ ۱۸۷۷ء پنجاب ریکارڈ۔ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد صفحہ ۹۷۔ (۳) نمبر ۱۵ شنہ ۱۸۷۵ء پنجاب ریکارڈ۔ (۴) کوئینز بنچ ڈویژن جلد ۶ صفحہ ۳۰۰۔ (۵) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۷ و جلد ۶ صفحہ ۲۶۔ استصواب صیغہ دیوانی۔ و ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۵۶۔ و بنگال لارپورٹ جلد صفحہ ۱۳ و ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۷۴ و جلد ۱۲ صفحہ ۳۳۹ و الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ ۱۸۷۰ء جلد ۲ صفحہ ۸ (۶) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۵۸۱۔ (۷) الہ آباد لا جرنل جلد ۸ صفحہ ۳۵۲۔

رد کا گیا تھا اور حکم امتناعی کی مشعر ممانعت سری نواس آیر مذکور کو مدعی کے روکنے سے تھا کی۔ مدعی نے نالش حال میں جانشینان استحقاق سری نواس آیر پر نالش اس بیان سے دایر کی کہ سری نواس آیر نے بیجا طور پر اُس کے دایر کرنے نالش ابتدائی نمبر ۶ سنہ ۹۲ء کے قبضہ حاصل کیا تھا اور استدعا بالغرض استقرار حق اور قبضہ کے کی۔ تجویز ہوئی کہ نالش حال بطور امر تجویز شدہ ممنوع السماعت ہے (۱)

نالش کا ڈسمس ہونا بوجہ کمی رسوم کے نالش دوم کی تجویز پر بنائے اُسی رو‌ئداد کے | نالش سابق مابین فریقین اس بناء پر ساقط ہوئی کہ دعوے کی مالیت کا تعین کم کیا گیا تھا اور جب مدعی سے کمی رسوم عدالت طلب کیگئی تو اُس نے اُسکو ادا نہیں کیا امور تنقیح طلب بر بنائے رو‌ئداد بھی فیصل کئے گئے ایک نالش مابعد میں جو واسطے تجویز اُسی رو‌ئداد کی تھی فیصلہ نالش کا عذر بطور امر تجویز شدہ کے کیا گیا۔ تجویز ہوئی کہ نامنظوری نالش سے بر بنائے کمی مالیت کسی نوبت نالش میں امر تجویز شدہ واسطے اغراض نالش مابعد کے باست اسی وجہ مخاصمت کے یا نزاع اُسی استحقاق کے تجویز امر تجویز شدہ نہیں ہوجاتی مزید براں ڈسمسی نالش بوجہ کمی تعین مالیت بنفسہ کافی تھی تجویز نسبت دیگر امور تنقیح طلب کے بر بنائے رو‌ئداد واسطے فیصلہ نالش کے ضروری نہ تھی اور وہ بطور امر تجویز شدہ کے اثر پذیر نہیں ہوسکتی (۲)

فیصلہ امر تنقیح طلب کا جسکی تجویز اول ہونی چاہئے تھی | اگر دو تجاویز واقعاتی ایسی ہوں کہ اُن میں سے ایک سے قانوناً صادر کرنا ڈگری کا جایز ہوتا تو ایک ان تجاویز واقعاتی میں سے جو بطور نتیجہ منطقی تنقیحات ضروری کے کیجانی چاہئے تھی اول کیجاتی اور اُسکی تجویز سے دو امور کی تجویز واسطے ثبوت ڈگری کے جو صادر کیگئی غیر ضروری ہوجاتی۔ یہ تجویز بطور امر تجویز شدہ کے اثر پذیر ہوسکتی ہے (۳)

مسموع اور قطعاً طے ہوچکا ہو | بجز اس امر کے کہ کوئی امر بطور امر تجویز شدہ کے عامل ہو۔ یہ ضروری ہے کہ وہ مسموع ہوکر قطعی طور پر طے ہوچکا ہو۔ امتناع اس صورت میں ہوسکتا ہے کہ امر تنقیح سابقہ مقدمہ میں سماعت ہوکر طے کردیا گیا ہو خواہ بنائے دعوائے کچھ ہی ہو(۴)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۹۷ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۰۸

(۳) الہ آباد لا جرنل جلد ۸ صفحہ ۹۰۴ — (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۵۲ و انڈین لا رپورٹ بمبئی ۱۲ صفحہ ۲۵ —

ورنہ نہیں (۱) اصول نزاع فیصلشدہ عاید ہوتا ہے اسغرض کے لئے کہ فریقین کو ایسے عذرات کے دوسری مرتبہ اسی مقدمہ اجرائے ڈگری میں اٹھانے سے باز رکھا جاوے جو اس مقدمہ یا اجراء میں پہلے طے ہو چکے ہوں (۲) مگر مدعی اپنے متفرق واقعہ جائداد کو ایک ہی مرتبہ بیان کرنے پر مجبور نہیں (۳) امر تجویز شدہ سے یہ مراد ہے کہ عدالت نے بعد بحث اور غور کے امر متنازعہ فیہ پر اپنا فیصلہ دیا ہو (۴) یعنی عدالت مذکور نے امر مذکور کو مسموع کر کے اسپر قطعی فیصلہ دیا ہو۔ اگر اسکی ناراضی سے اپیل کیا گیا ہو تو فیصلہ عدالت اپیل جو اسکی بجائے صادر کیا گیا ہو امر تجویز شدہ ہوتا ہے (۵) بہر کیف قطعی فیصلہ ہونا چاہئے (۶) فیصلہ قابل اپیل اسوقت تک قطعی ہوتا ہے جبتک کہ اسکی ناراضی سے اپیل نکیا جائے (۷) آخری ڈگری قطعی ہوتی ہے باوجودیکہ غلط رائے قانون پر صادر کیگئی ہو (۸) قرارداد جو غیر قطعی ہو یا جو صرف اصطلاحی امور پر مبنی ہو اور جس کے رو سے نالش کسی وجہ پر خارج کی گئی ہو جو متعلق روئداد نہ ہو تو وہ بطور امر تجویز شدہ کے عامل نہ ہوگی مثلاً جبکہ دعوے اس بناء پر خارج کیا گیا ہو کہ قرقی واگذار ہو چکی تو دوسرا دعوے دوبارہ قرقی پر ہو سکتا ہے (۹) یا جبکہ ریمانڈ کی واپسی پر کوئی فریق حاضر نہوا (۱۰) یا تحت دفعہ ۱۰ ضمن (۲) ایکٹ رسوم عدالت (۱۱) یا بوجہ عدم ادائگی فیس کے (۱۲) یا بوجہ نامناسب تعین مالیت (۱۳) یا اس وجہ پر کہ گورنمنٹ سے پہلے سے اجازت حاصل نہیں کیگئی (۱۴)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۱۳۱ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۵۳ و ۶۲ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۹ صفحہ ۱۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۲۷ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۱۵۱ (۲) ؍؍ ؍؍ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۱۳۸ (۳) نمبر ۲۶ سنہ ۱۸۷۰ع پنجاب ریکارڈ۔ (۴) لا رپورٹ ہاوس آف لارڈز جلد ۱ صفحہ ۱۴۷۔ نیز ملاحظہ ہو مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۳۱ و ۱۴۰ و جلد ۳ صفحہ ۴۰ و ویکلی رپورٹ جلد ۲۳ صفحہ ۳۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۶۱۶ و ۱۱۰ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ ۱۶۱۔ (۵) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۲ صفحہ ۲۹۷ و ۳۰۰۔ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۵ و ۵۱۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۲۹۶۔ (۷) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۱۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۸ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۷ (۹) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۰ و جلد ۳ صفحہ ۷۲۔ (۱۰) ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۱۸ (۱۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۸۲۔ (۱۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۸۱۰ (۱۳) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۸۹۔ (۱۴) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۴۱۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۲۳۔

یا بوجہ عدم ادخال ضمانت خرچہ (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۶۳۷ و قاعدہ ۲ آرڈر ۲۵ مجموعہ ہذا - یا جہانکہ نالش بوجہ منظور کئے جانے درخواست اس امر کے خارج کر دیگئی ہو کہ عدالت نے باوجودیکہ اُسکو نالش کی تجویز کا اختیار نہ تھا اُس کی تجویز شروع کردی ہے (۲) یا بوجہ اختیار سماعت (۳) یا بوجہ عدم اشتمال جملہ فریقین (۴) یا بوجہ عدم اشتمال فریقین اور عدم ادائیگی رسوم کے (۵) یا بخلاف اُس فریق کے جس کے نام کے خارج از مسل کئے جانیکے متعلق سابقہ نالش میں حکم دیا گیا تھا (۶) یا بوجہ نہ ادا کرنے رسوم طلبانہ سمن بنام مدعاعلیہ (۷) یا جبکہ نالش اسوجہ پر خارج کی گئی ہو کہ وہ قبل از وقت ہے (۸) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۳۵ سنہ ۱۹۰۳ء پنجاب ریکارڈ شرح زیر آرڈر ۲ قاعدہ ۲۵ مجموعہ ہذا - یا کہ بوجہ غلط طور پر مرتب کئے جانے کے (۹) یا بوجہ درج کئے جانے غلط حلیہ جایداد کے عرضیدعوے میں (۱۰) یا بوجہ نہ دینے نوٹس زیر دفعہ ۱۳۲ - ایکٹ نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۲ء (۱۱) یا بوجہ اس کے کہ چونکہ پہلے دعوے میں فریقین داخل نہ کئے گئے تھے اسلئے ڈگری استقراریہ نہ دیجا سکتی تھی (۱۲) یا بوجہ عدم ادخال سرٹیفکیٹ جانشینی (۱۳) یا بوجہ اصطلاحی نقص یا بیضابطگی کے (۱۴) یا بوجہ غفلت مدعی کے (۱۵) یا جبکہ نالش ملحوظی دفعہ ۴۲ - ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۷ء اسوجہ پر خارج کیگئی کہ مدعیان نے قبضہ کی بابت دعوے نہیں کیا جبکہ وہ کر سکتے تھے تو مابعد کی نالش قبضہ اور نسبت استقرار اس امر میں کہ ایک دستاویز باطل ہے بطور امر تجویز شدہ عامل ہونی قرار دیگئی (۱۶)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۰۴ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴ و لا رپورٹ انڈین اپیلز جلد ۷ صفحہ ۱۸۱ - (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۹ و جلد ۵ صفحہ ۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۴۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۵۶۲ و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۳۰۸ و ویکلی رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۸ و رپورٹ شمالمغربی جلد ۶ صفحہ ۷۷ - (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۲ - (۵) لا رپورٹ انڈین اپیلز جلد ۸ صفحہ ۲۰۸ و ویکلی رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۱۰۵ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۱۸ صفحہ ۲۹ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۶۳ (۸) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴ و ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳۶۰ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۰ (۹) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۵۹۳ (۱۰) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۲۷ (۱۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۰ - (۱۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۶۱۶ - (۱۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۴۶۶ - (۱۴) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۲۷ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۰ - (۱۵) نمبر ۱۰۴ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ - (۱۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۶۱

نیز ملاحظہ ہو نمبر ۶ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ - کوئی قرارداد متعلق ایسے امر کے جو صریحاً زیر تنقیح نہ لایا گیا ہو اور نہ کوئی رائے جو اتفاقیہ طور پر ظاہر کیگئی ہو قطعی فیصلہ خیال کیجا سکتی ہے (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۷۵ - ڈسمسی نالش زیر آرڈر ۹ قاعدہ ۸ بوجہ عدم پیروی بحق مدعاعلیہ بطور امر تجویز شدہ کے عامل نہیں ہوگی البتہ جبکہ اُسکو قاعدہ ۹ آرڈر مذکور کے ساتھہ ملاکر پڑھا جائے تو مدعی پر یہ ناقابلیت عاید کرتی ہے کہ اسی بناے دعوے پر نئی نالش نہیں کر سکتا (۲) لیکن جبکہ مدعی نالش میں حاضر ہوا و شہادت دے لیکن قبل از اختتام کل شہادت مقدمہ کے غیر حاضر ہو جائے اور مقدمہ خارج کیا جائے تو ایسا اخراج اُس کے لئے امتناع عاید کریگا (۳) کسی دعوے کا بعد قرار دیئے جانے امور تنقیح کے اسوجہ پر خارج کیا جانا کہ مدعی نے بتائید دعوے خود شہادت پیش نہیں کی ویسا ہی اثر رکھتا ہے گویا کہ وہ شہادت پر خارج کیا گیا ہے - اور وہ امر تجویز شدہ دوسرے دعوے کیلئے ہوگا (۴) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۴ سنہ ۱۹۱۰ء زیر قاعدہ ۶۰ آرڈر ۱۲ مجموعہ ہذا - جبکہ سابقہ نالش میں جو مابین اُنہیں فریق کے ہو اور جس میں وہی دعوے بربنای استحقاق کیا گیا ہو ڈگری ڈسمسی نالش صادر کیجائے مگر فیصلہ بمقدمہ مذکور کے رو سے یہ اجازت دیگئی ہو کہ مدعی پھر نالش کر سکتا ہے اور کسی امر متعلق حقوق فریقین کے متعلق فیصلہ نہ کیا گیا ہو تو ڈگری مذکور حسب منشاء دفعہ ہذا قطعی ڈگری نہیں ہوتی اور نہ بطور عذر امر تجویز شدہ کے پیش کیجا سکتی ہے (۵) اور جبکہ سابقہ نالش سے دست برداری کیگئی ہو تو اُس صورت میں بھی دفعہ ہذا متعلق نہیں ہوتی (۶) نیز ملاحظہ ہو آرڈر ۲۳ قاعدہ اول مجموعہ ہذا - و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۹۰ و جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۷ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۵۷۸ و ۶۰۸ - جبکہ کسی امر کا

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۲۱ صفحہ ۱۰۹ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۵۹۷ (۲) لارپورٹ انڈین اپیلز جلد ۵ صفحہ ۱۵۶ و ۱۶۶ - و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۲۴ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۸۲ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۶۴ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۷۷۴ و ۲۸۴ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۲۵۱ و ۲۵۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۹ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۵۱۰ و نمبر ۳۲ سنہ ۱۹۰۵ء پنجاب ریکارڈ و نمبر ۱۷ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ (۳) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۹ صفحہ ۴۷۹ -

(۴) مورز انڈین اپیلز جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۰ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۵۷۳ و جلد ۲۳ صفحہ ۵۸ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۶۳ و ۵۶۵ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۵۰۵ (۶) بمبئی لارپورٹر جلد ۲ صفحہ ۱۰۸ و نمبر ۱۱۹ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ -

فیصلہ عدالت اپیل آخری نے نہ کیا ہو گو عدالت ابتدائی یا عدالت اپیل ماتحت نے کیا ہو تو
اُسکی بابت یہ سمجھا جانا چاہئیے کہ وہ مسموع ہو کر قطعاً طے نہیں ہوا اور یہ امر واقعہ کہ اپیل بوجہ
کسی نقص ترتیب کے خارج کیا گیا ہے ہر امر کے لئے جسکا فیصلہ عدالت ماتحت نے کیا ہو قطعی نہیں
ہوتا (۱) لیکن ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۶۱۶ - قایم اور موجودہ فیصلہ ثالثی
ویسا ہی قابل پابندی ہوتا ہے جیسا کہ کوئی اور فیصلہ (۲) اور جبکہ ڈگری مصدرہ مابین فریقین
کسی سوال امر واقعہ کی بابت حلف کئے جانے پر مبنی ہو (۳) لیکن ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس
جلد ۵ صفحہ ۲۵۹ و جلد ۷ صفحہ ۱۳۴ - فیصلہ ڈگری مبنی برضامندی فریقین (۴) اور جبکہ عدالت
نے مقدمہ کو جوڈیشل طور پر سماعت کر کے فیصلہ کیا ہو اور اُسکی نا راضی سے اپیل کیا گیا ہو جو بوجہ
راضی نامہ باہمی فریقین کے واپس لیا گیا ہو تو ابتدائی فیصلہ قطعی ہو جاتا ہے اور بعد کی نالش
کے لئے بطور امر مانع کے عائل ہوتا ہے (۵) ڈگری برضامندی فریقین پر عدالت اپیل میں اعتراض
نہیں کیا جا سکتا (۶) لیکن بعض صورتوں میں مثلاً بربنائے غلطی یا فریب کے کیا جا سکتا ہے (۷)
یکطرفہ ڈگری جبکہ قطعی ہو صرف اُس حد تک امر تجویز شدہ ہو سکتی ہے جہانتک کہ فیصلہ کے
رو سے کسی امر تنقیح کا فیصلہ کیا گیا ہو ورنہ نہیں (۸) نیز ملاحظہ ہو کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۹ صفحہ ۲۱۴
و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۰۴ - ڈگری مصدرہ بنالش گذارہ شرح مقررہ کے متعلق
قطعی نہیں ہوتی - کیونکہ بوجہ تبدیل حالات فریقین شرح گذارہ تبدیل ہو سکتی ہے (۹)
فیصلہ عدالت معاملہ دار نالش زیر دفعہ ۹ - ایکٹ دادرسی خاص میں بطور امر تجویز شدہ
کے عائل نہیں ہوتا کیونکہ وہ قطعی نہیں ہوتا (۱۰)

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۶۳۱ و جلد ۷ صفحہ ۱۰۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۱۰ - (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۷۷ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۴۶۵ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۴۴ (۴) لا رپورٹ چانسری ڈویژن جلد ۱ صفحہ ۴۲ محولہ بہ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۰ صفحہ ۳۹۵ و ۴۰۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۲۳۷ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۳۴ - (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۴ صفحہ ۱۳۸ (۷) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۷ صفحہ ۸۰ - و لا رپورٹ چانسری ڈویژن ۱۸۹۵ء جلد ۲ صفحہ ۲۷۳ - (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۳۰۰ - (۹) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۱۷۵ - (۱۰) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۲ صفحہ ۲۵۱ -

مسمی جھنڈے خاں کے فوت ہو جانے پر اسکی بیوہ اور دو پسران اکٹھے اسکی اراضی کے مالکان بحصص مساوی درج کئے گئے جب بیوہ نے ایک نالش بابت قبضہ حصہ خود منجملہ جایداد شوہر خود دائر کی جو اُسنے اپنے سوتیلے پسران کو اس شرط پر کاشت کرنے دی تھی کہ نامبردگان اسکو منافع اراضی میں سے گذارہ دیتے رہیں تو یہ قرار دیا گیا کہ مشارٌ الیہا کی نالش حسب دفعہ ہذا باین وجہ ممنوع السماعت نہ تھی کہ وہ ایک نالش میں فریق بنائی گئی تھی جو منجانب ایسے شخص کے تھی جسنے سوتیلے پسران سے ایک رہن حاصل کیا تھا اور قبضہ کی نالش کی تھی کیونکہ یہ امر کہ مشارٌ الیہا بصورت عدم ادائیگی گذارہ خود قبضہ کی مستحق ہے نالش سابق میں کبھی نہیں اُٹھایا گیا تھا اور نہ فیصل کیا گیا تھا (۱) سنہ ۱۸۹۳ء میں بعد کچھہ سابقہ تنازعات کے مسمی حاجی احمد مدعا علیہ حال نے ایک بیوہ اور اُس کے وارثان بازگشت پر بابت قبضہ بعض خاص اراضی کے نالش کی جس کی نسبت اُسنے بیان کیا کہ بیوہ نے اُس کے پاس بیع کر دی تھی۔ نالش مذکور عدالت اول میں اور نیز بعدالت صاحب ڈسٹرکٹ جج عندالاپیل ڈسمس کیگئی۔ الا صاحب ڈویژنل جج نے حاجی احمد کی اپیل کو ڈسمس کرتے وقت یہ تجویز کی کہ گو بیوہ کی طرف سے کوئی بیع نہیں ہوا تھا تاہم حقداران بازگشت نے اپنے شرطیہ حقوق بحق مدعی بیع کر دیئے تھے اور بیع مذکور کی بابت پورا زربدل وصول پایا تھا۔ وارثان بازگشت نے بعد وفات بیوہ مذکور اس قرار داد کی نالش کی۔ کہ اراضی بدست حاجی احمد بیع نہیں کیگئی تھی اور کہ نامبردگان مالکان ہیں۔ حاجی احمد کیجانب سے یہ بحث کیگئی تھی کہ عدالت اپیل کی تجویز بمقدمہ سابق نزاع فیصل شدہ سابق تھی۔ یہ قرار دیا گیا کہ صرف وہ تجویز جو مقدمہ سابق میں برائے فیصلہ اپیل ضروری تھی یہ تھی کہ حاجی احمد حق رسی مستدعیہ خود یعنی قبضہ اراضی کا مستحق نہ تھا کیونکہ بیوہ کی جانب سے کوئی بیع نہیں ہوا تھا اور اسکا حق حین حیات ہنوز قائم الموجود تھا اور کہ مزید تجویز بہ تعلق حقداران بازگشت غیر ضروری تھی۔ اور ضروری ہے کہ صرف بطور اتفاقیہ تجویز کے تصور کیجائے جو نامبردگان کو مقدمات مابعد میں کسی طرح پابند نہیں کرتی تھی (۲) مدعیان نے جو ایک لاولد مالک کے بعض حقداران بازگشت تھے ایک نالش استقراریہ برخلاف بیوہ نامبردہ بنا بر تنسیخ ایسے ہبہ کے دائر کی جو بیوہ نے بحق یکے از دامادان خود کیا تھا اور ڈگری حاصل کی۔ بوقت وفات بیوہ نامبردگان نے اُس کی دختران پر بابت قبضہ جایداد نالش کی منجانب مدعا علیہم یہ بحث کی گئی کہ مدعیان کو فائق حق وراثت حاصل نہیں ہے مگر اُنکی بحث اسوجہ سے

(۱) نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۰ء پنجاب ریکارڈ۔ (۲) نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ۔

نامنظور کیگئی کہ زیر دفعہ ہذا ممنوع السماعت ہے۔ معلوم ہوا کہ تنازعہ سابقہ میں دختران بطور فریق شامل مقدمہ نہیں کیگئی تھیں اور یہ سوال کہ آیا جدیاں کو اُن کے برخلاف فائق حق حاصل تھا نہ تو زیر تنقیح لایا گیا اور نہ اُسکو عدالت نے بطریق جوڈیشل طے کیا۔ قرار دیا گیا کہ معاملہ زیر تنقیح جواب اُٹھایا گیا ہے ایسا نہیں کہ جسکو نالش سابق میں جوابدہی کی بنا بنانا چاہئے تھا اور بہرکیف اُسکو عدالت نے سماعت کرکے اسکا آخری فیصلہ صراحتاً یا کنایتاً ہی حسب مراد دفعہ ہذا نہیں کیا تھا۔ اور اسلئے مدعا علیہم نالش حال میں اُسکو اب اٹھانیسے ممتنع نہ تھے (۱) جہانکہ مدعی کا دعوائے اراضی مدعا علیہ کے اظہار تحریر کرنے یا امر تنقیح طلب نکالنے کے بغیر عدالت نے سرسری طور پر بدیں وجہ ڈسمس کر دیا کہ مدعی نے جس اراضی کا وہ دعویدار تھا اُس سے متعلق انتخاب نقشہ بندوبست کا حسب ہدایت عدالت عرضی دعوائے کیساتھ داخل نہ کیا اور اس واسطے عدالت نے ظاہر کیا تھا کہ یہ نہیں سمجھ میں آتا کہ مدعی کا دعوائے کیا ہے تو حکام چیفکورٹ نے قرار دیا کہ بعد ازاں اوسی اراضی کا دعوائے کرنا بطور امر فیصل شدہ سابق کے روکا نہیں جاسکتا (۲) جبکہ مدعا علیہ ایک مقدمہ سابقہ مابین فریقین میں کامیابی کے ساتھ یہ اعتراض کر چکے کہ عدالت ایک جزو دعویٰ کے سماعت کرنیکا اختیار نہیں رکھتی ہی تو بعد کے مقدمہ میں جو اسی جزو دعوائے کیواسطے ہو یہ تنازعہ کرنیکی اجازت نہیں دیجاسکتی کہ مقدمہ آخر الذکر کا اصل معاملہ مقدمہ سابق میں تصفیہ پانا چاہئے تھا۔ مقدمہ سابق میں یہ فیصلہ کہ عدالت کو اختیار سماعت نہ تھا۔ علاقہ اختیار کے معاملہ میں تصفیہ اخیر ہے (۳) بماہ جنوری ۱۸۹۵ء مدعی نے بربنائے رہن نامہ دعوائے دایر کیا اور عرضی دعوائے میں اُسکی آخری التجا یہ تھی کہ اُسکا دخل مکان پر کرا دیا جاوے اور تکمیل بیع کرادیجاوے۔ مقدمہ یکطرفہ بحق مدعی فیصلہ ہوا تھا۔ اجرائے ڈگری میں مدعی نے مکان پر قبضہ حاصل کرنیکی کوشش کی مگر عدالت اجرا نے ڈگری کی مراد صرف یہ سمجھی کہ اُسکی رو سے وہ انتقال کرانیکا مستحق ہوگیا تھا اور آخرکار اُس نے خود اُسکو ایک بیع نامہ بابت مکان دیدیا تھا۔ اسپر مدعی نے مقدمہ حال واسطے دخلیابی مکان مذکور دایر کیا۔ اور اپنے عرضی دعوائے میں معاملہ رہن کا تذکرہ کیا۔ اور بیان کیا کہ واسطے تکمیل بیع کے اسنے بربنائے رہن نامہ نالش دایر کی اور عدالت سے بیعنامہ حاصل کیا اور باوجود اس امر کے مدعا علیہ نے قبضہ دینے سے انکار کیا۔ عدالت ماتحت نے

(۱) نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ بہ پیروی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۱۱۷ و جلد ۲۰ صفحہ ۱۷ (۲) نمبر ۱۰۷ سنہ ۱۸۹۰ء (۳) نمبر ۴۶ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ۔

دعوائے مدعی کو اس بنا پر خارج کردیا کہ دفعہ ہذا مانع سماعت مقدمہ ہذا تھی۔ کیونکہ نالش ۱۸۹۹ء میں شیخ قبضہ کی درخواست کی تھی اور ڈگری میں اُسے وہ دادرسی نہ ملی تھی۔ قرار دیا گیا کہ ضرور ہے کہ ڈگریات صادرہ عدالت ہائے ماتحت منسوخ کیجاویں۔ مدعی نے بیان کیا کہ بنائے دعوائے بعد ڈگری ۱۸۹۹ء پیدا ہوئی تھی جس امر کا نالش سابق میں فیصلہ ہوا تھا وہ کل یہ تھا کہ اُس وقت مدعی مستحق قبضہ نہ تھا۔ مقدمہ تجویز کرنیکے لئے بطور ایسے مقدمہ کے واپس کیا گیا جو مدعی کیجانب سے بطور مرتہن مکان کے دخل کے لئے بدینوجہ کیا گیا کہ اُس نے نالش ۱۸۹۵ء سے پیشتر کارروائی بیعبات قرار واقعی طور پر کی تھی اور مدعا علیہ کو اختیار دیا گیا کہ وہ عذر میعاد کے سوائے جو عذر چاہے اوٹھاوے (۱) مرتہن نے راہن کے نام مالی ۲۱۷ روپیہ کی نالش دائر کی جسکی وصولی سے اُسنے افسر رجسٹری کے روبرو انکار کیا تھا جسمیں صاحب ڈسٹرکٹ جج نے ڈگری صادر کی مگر چیفکورٹ نے بصیغہ نگرانی نالش مرتہن کو اس بنا پر خارج کردیا کہ عرضید عوائے سے کوئی بنار دعوائے ظاہر نہیں ہوتی عدالت ماتحت کا فیصلہ مرتہن کے حق میں صادر ہونے کے بعد اور جبکہ درخواست نگرانی چیفکورٹ میں دائر تھی مرتہن نے نالش بابت دخلیابی جائیداد مرہونہ بموجب شرائط رہن نامہ دائر کردی عدالت ابتدائی نے تنقیحات قائم کرنے اور شہادت تحریر کرنے کے بغیر عرضید عوائے کو اسوجہ پر نامنظور کیا کہ چونکہ مدعی (مرتہن) واپسی جزو زر رہن کی نالش کرکے اُسکی ڈگری حاصل کرچکا ہے اور وہ ڈگری اُس وقت تک منسوخ نہیں ہوئی تھی۔ لہذا اسکی استدعا بابت دادرسی خاص اسوجہ پر کہ مدعا علیہ راہن کل زر رہن وصول کرچکا تھا مسموع نہیں ہوسکتی۔ بعد اس کے کہ چیفکورٹ نے دعوائے مرتہن بابت مالی ۲۱۷ روپیہ خارج کردیا تھا مرتہن نے ایک نالش جدید بابت دخلیابی اراضی دائر کی صاحب ڈویژنل جج نے نالش آخرالذکر کو بدینوجہ خارج کردیا کہ وہ ازروئے قاعدہ امر فیصل شدہ ممنوع السماعت تھی۔ قرار دیا گیا کہ نالش مذکور امر فیصل شدہ نہ تھی کیونکہ یہ کہنا ناممکن ہے کہ وہ معاملہ جسکا تنازعہ نالش اول میں تھا قطعی طور پر سماعت اور فیصل ہوچکا تھا کیونکہ امر واقعہ یہ ہے کہ عدالت نے روئیداد پر فیصلہ کرنے سے بالکل انکار کردیا تھا (۲) سنہ ۱۸۹۱ء میں مدعیان نے مدعا علیہم پر عدالت دیوانی میں ایک اراضی کے قبضہ کی نالش کی اور بیان کیا کہ سنہ ۱۸۹۵ء میں ایک تنازعہ مابین فریقین کے بذریعہ ڈگری کے فیصل ہوا تھا جس کے رو سے مدعیان کو اراضی مذکور کا قبضہ بادائے مبلغ للعہ روپیہ دیا تھا بعد ازاں

(۱) نمبر ۱۴۸ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ (۲) نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ

مدعیان کا چچا جوالا سنگھ قابض اراضی رہا لیکن اُس کی وفات پر چند سال قبل از نالش ہذا مدعا علیہم قابض ہو گئے جنہوں نے اب مدعیان کو قبضہ دینے سے انکار کیا ہے۔ مقدمہ کے ایک آخری مرحلہ پر ایک شخص نے منجملہ مدعیان بیان کیا کہ جوالا سنگھ کی وفات پر مدعا علیہم کو قبضہ اراضی کی اجازت بشرط ادائے لگان تعدادی ۲۰ روپیہ سالانہ دیگئی تھی۔ منصف صاحب نے ایک حکم بدیں مضمون تحریر کیا کہ مدعیان اور مدعا علیہم کے مابین مالک اور مزارعہ کا تعلق موجود ہے اور بنا بریں مقدمہ قابل سماعت عدالت ہائے مال ہے چنانچہ امور تنقیح طلب کے تحقیقات کرنیکے بغیر نالش خارج کر دی اور مدعیان کو کہا کہ وہ عدالت مال سے اپنی چارہ جوئی کریں۔ یہ حکم بر طبق اپیل بحال رہا اور مدعیان نے عدالت مال میں مدعا علیہم کی بیدخلی کی نالش کی۔ لیکن صاحب کلکٹر اور صاحب کمشنر کی عدالت میں ناکام رہے جنہوں نے بالاتفاق قرار دیا کہ مدعا علیہم بحیثیت مزارعان مدعیان قابض اراضی نہیں ہیں بعد ازاں مدعیان نے نالش حال عدالت دیوانی میں بغرض قبضہ اراضی دایر کی اور مدعا علیہم سے مزارعت کا ادعا ترک کیا کیونکہ یہ امر عدالت مال سے ان کے برخلاف فیصل ہو چکا تھا۔ مدعا علیہم نے عذر کیا کہ بروئے قاعدہ نزاع فیصل شدہ نالش ہذا ممنوع السماعت ہے اور عدالت دیوانی میں اسکی سماعت مکرر نہیں ہو سکتی۔ قرار دیا گیا کہ چونکہ نالش سابقہ میں منصف نے تجویز نہیں کیا تھا کہ فریقین کا باہمی تعلق مالک اور مزارعہ کا ہے بلکہ صرف یہ تجویز کیا تھا کہ عرضی دعوے سے اور نیز مدعیان کے بیان سے جو انہوں نے بوقت اختتام مقدمہ کیا تھا یہ ظاہر ہوتا تھا کہ مقدمہ قابل سماعت عدالت مال ہے اسلئے نالش ہذا (جسکی بنا فریقین کے مابین کسی تعلق مزارعت کے ادعا پر نہتی بلکہ وہ صرف قبضہ اراضی کی نالش بر بنائے حقوق ملکیت مدعیان تھی اور مدعا علیہم کا قبضہ ناجایز تصور کیا گیا تھا) وہی نالش نہتی جو ۱۸۹۱ء میں دایر ہوئی تھی اور قاعدہ نزاع فیصل شدہ کا اطلاق نہیں ہو سکتا (۱)

مدعی نے ایک مکان کے قبضہ مالکانہ کا دعوے کیا مگر دعوے مذکور بوجہ عدم ثبوت خارج ہو گیا بعد ازاں مدعی مذکور نے راہن کی حیثیت سے فک الرہن مکان مذکور کا دعوے کیا تو قرار پایا کہ دعوے ثانی ممنوع السماعت ہے کیونکہ مقدمہ سابق کا یہ فیصلہ کہ مدعا علیہ مالک مکان ہے قطعی ہے (۲)

جبکہ ڈگری قایم ایسی ہو کہ بلحاظ بنائے دعوے مابعد کے زیر دفعہ ۱۱ اعمل پذیر ہو تو جس فریق کے

(۱) نمبر ۵۵ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ — (۲) نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ —

حقوق پر اسکا اثر پڑتا ہو اُسکو حق حاصل نہیں ہے کہ ایسی ڈگری کے جواز کی نسبت مقدمہ مابعد میں عذر کرے اگرچہ اُسی فریق کو حق حاصل ہو کہ جدید مقدمہ میں اُسکو منسوخ کرائے (۱) مگر جبکہ استدعا یہ تہی کہ ایک زمین کا قبضہ غیر مشترکہ یا اگر وہ نہو سکے مشترکہ دلایا جائے اور تنقیح یہ تھی کہ مدعی مشترکہ قبضہ کا مستحق ہے جسپر دعوے خارج کیا گیا تجویز ہوا کہ بعد میں دعوے برائے قبضہ مشترکہ ممنوع ہے (۲) اس فیصلہ کی تشریح انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۷۰ میں کیگئی ہے - جو ملاحظ ہوا اور جبکہ دعوے کلیتاً خارج کیا گیا مگر ڈگری میں درج کیا گیا کہ ۱/۳ حصہ کے لئے دعوے پھر کرنیکی مدعی کو اجازت ہے تجویز ہوا کہ یہ کالعدم ہے اور فیصلہ سابق نزاع فیصل شدہ کا اثر رکہتا ہے (۳) ڈگری جو بعد سماعت اور فیصلہ کل کے تجویز ہوا اگر بوجہ قصور مدعی کے اجرا نہ ہوسکے تو پہر دوبارہ دعوے کے لئے مانع ہے (۴) اور نیز جبکہ زائد المیعاد ہو جائے (۵)

حکم عطائے اجازت ارجاع نالش جدید کی نسبت جبکہ وہ قطعی ہو جائے

حکم عطائے اجازت ارجاع نالش جدید کی نسبت الغرض اسکی کہ وہ بوجوہ ناکافی عطا کیا گیا ہو) جب وہ قطعی ہو جائے نالش جدید میں بربنائے روئداد بحث نہیں کیجا سکتی اور نالش جدید میں بطور امر تجویز شدہ موثر نہیں ہو سکتا (۶)

مدعی شریک بہ تعلق امر تجویز شدہ مابین اُن کے

مدعی ک اور اُس کی سوتیلی ماں س نے جو مدعا علیہ کی تہی ایک نالش بنام خالد واسطے دلا پانے قبضہ بعض زیورات کے دائر کی جو جزو ترکہ م پدر ک کے اور شوہر س کے تھے - عدالت مرافعہ اولی نے یہ تجویز کی کہ مستحق زیورات کا اسوجہ سے تہی کہ وے مساۃ کے استری دہن تہے - لیکن عدالت اپیل نے یہ تجویز کی کہ مساۃ اسکی مستحق اسوجہ سے نہ تہی کہ وہ اس کے استری دہن تہے بلکہ اسوجہ سے وہ مالک کامل جائداد تہی - ک نے بعد ازاں س پر نالش واسطے استقرار اس امر کے دائر کی کہ وہ بطور پسر اور وارث م کے مستحق قبضہ ڈگری کا تہا - مدعا علیہ نے بجواب اسکی منجملہ دیگر امور کے یہ حجت کی کہ نالش میں امر تجویز شدہ مانع ہے - تجویز ہوئی کہ ممانعت امر تجویز شدہ کی متعلق نہیں ہے

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۳۷۰ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۵۵
(۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۷۷ (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۲۶ (۵) الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۸۲ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۶۵ ۴ - (۶) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۵ سنہ ۱۸۸۵ء صفحہ ۱۵۱ کی تعمیل کیگئی - الہ آباد لا جرنل جلد ۹ صفحہ ۳۷ -

کیونکہ کوئی تجویز اخیر مابین اور کے نہیں ہوئی اور نالش اول میں یہ معاملہ کوئی نتیجہ بہ تعلق مدعا علیہ نالش مذکور کے واسطے اغراض دادرسی کے جو اُس کے خلاف عطا کیجائے نہیں رکھتا تھا عام اس سے کہ آیا آ ر کامیاب ہو یا د کامیاب ہو کسی تجویز کے امر تجویز شدہ ہونیکے لئے مابین مدعیان کے یہ ضروری ہے کہ اُسکا کیا جانا بغرض عطائے دادرسی بمقابلہ مدعا علیہ کے ضروری ہو۔ عدالت کو یہ تجویز کرنا نہ چاہیئے کہ کوئی امر تجویز شدہ ہے بجز اس کے کہ بیانات فریقین سے اور تجاویز نالشات ماقبل سے یہ ظاہر ہوتا ہو کوئی عدالت یہ مستنبط نہیں کرسکتی کہ امر تجویز شدہ ہے محض اُن دلائل سے جو نالش سابق میں کیگئیں (۱)

فریق برائے نام عدم استدعا | جبکہ الف ضروری فریق مقدمہ نہ تہا۔ اور اُسکو کسی جوابدعوے کے پیش کرنیکی ضرورت نہ تہی۔ اور مدعی نے دوسرے دعوے میں اُسکی بذریعہ خصول جائداد کی استدعا کی (۲) یا جبکہ فریق محض برائے نام ہو اور اس کے خلاف کوئی استدعا نہ ہو (۳) تو دوسرا دعوےٰ ممنوع نہیں یا جبکہ دو مدعا علیہم میں سے صرف ایک کی ذمہ واری کی تحقیقات ہوئی اور اس کے خلاف ڈگری دیگئی (۴) یا جبکہ ایک شخص کا نام زمرہ مدعا علیہ سے خارج ہونیکا حکم دیا گیا مگر غلطی سے خارج نکیا گیا (۵) یا جبکہ ڈگری میں بالصراحت بعض سوالات فی مابین مدعی اور ایک تیسرے شخص کے اور مقدمہ میں فیصل کرنیکا حکم تہا (۶) تو دوسرا دعوے ممنوع نہیں ہے۔ نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۷۷، وجلد ۷ صفحہ ۲۱۴ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۷۴۔ و نیز انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۸۷۔

جائداد جبکہ اڑہن کیا گیا۔ اور مقام رہائش مقروض جہاں تمسک لکھا گیا مختلف عدالتوں کے حدود اختیار سماعت میں واقعہ تہے۔ مدعی نے مقروض پر دوسری عدالت میں دعوے کیا۔ اور ذاتی ذمہ واری مقروض کے علاوہ جائداد آڑ ہن کردہ کے نیلام کی استدعا بھی کی عدالت نے ذاتی ذمہ داری پر ڈگری دی۔ مگر استدعا نسبت نیلام جائداد نامنظور کی بعد ازاں

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۶ کی تقلید کی گئی۔ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۲۰۷ یہی مقدمہ بمبئی لارپورٹر جلد ۴ صفحہ ۱۲۸۔ یہی مقدمہ انڈین کیسیز جلد ۴ صفحہ ۴۶۶۔

(۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۶۔ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۰ و جلد صفحہ ۱۴۳ و جلد ۲۵ صفحہ ۴۷ و جلد ۲۵ صفحہ ۵۸۹ (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۲۱ صفحہ ۱۸۹۔

(۵) ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۲۹۔ (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۹۱۔

مدعی نے دوسری عدالت میں دعوے واسطے دلاپانے زر قرضہ کے بہ نیلام جائداد آڑ رہن دایر کیا۔ تجویز ہوا کہ دوسرا مقدمہ بوجہ پہلے مقدمہ کے ممنوع نہیں ہے (۱)

ترتیبی مدعا علیہ نہ تو حاضر ہوا اور نہ اُسکی جوابدہی کرے اور اُس سے کسی حق رسی کی استدعا نہ کی گئی ہو اور کوئی ڈگری اُس کے حق میں یا اُس کے برخلاف دیگئی ہو تو یہ قرار دیا گیا کہ نامبردہ بعد میں ایک نالش بحیثیت مدعی دایر کرنے سے ممتنع نہیں ہوتا باوجودیکہ وہ معاملہ جو نالش ثانی میں زیر تنقیح ہو اُس نالش میں جسمیں نامبردہ ترتیبی مدعا علیہ تہا زیر تنقیح رکہا گیا تہا اور بالفعل طے کیا گیا تہا (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۷ صفحہ ۵۹ و نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۵ء پنجاب ریکارڈ تحت عنوان "مابین فریقین حال دعویداراں" و نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ تحت عنوان "تصریحاً اور در اصل تنقیح طلب" زیر دفعہ ہذا۔

تجویز کا بطور امر تجویز شدہ اثر پذیر نہ ہونا۔

جبکہ نالش حسب احکام دفعہ ۱۴۹ ضمن (۲) ایکٹ قبضہ اراضی بنگال دایر کی گئی اور مدعی نے بہت قوی ثبوت بتائید اپنے استحقاق پانے زر لگان مدخلہ کا ثابت کیا بار ثبوت مدعا علیہ پر منتقل ہوا اور مدعی مستحق کامیابی ہے گو وہ وصول ہونا لگان ہائے کا آسامی سے ثابت نکر سکا کیونکہ مدعیہ کا یہ بیان ہے کہ مدعا علیہ لگان وصول کرنے سے اُسکو روکتا رہا۔ اگرچہ معاملہ متعلقہ استحقاق مدعی بمقابلہ مدعا علیہ امر تجویز شدہ نہیں ہے (۳)

نالش ثانی منجانب مرتہن ماقبل

رام سہل نے کچہہ جائداد اجودہیا کے پاس سنہ ۱۸۹۰ء میں اور رام سرن کے پاس سنہ ۱۸۹۷ء میں رہن کی۔ رام سرن نے نالش بربنائے اپنے رہن نامہ کے دایر کی اور رہن ماقبل تسلیم کیا اور اس کے انفکاک کا ایما ظاہر کیا۔ اجودہیا مرتہن ماقبل فریق بنایا گیا۔ لیکن وہ حاضر نہیں ہوا۔ ڈگری نیلام بحق رام سرن صادر کیگئی لیکن کوئی ذکر اجودہیا کے رہن کا اُسمیں نہیں کیا گیا جائداد نیلام ہوئی اور عنایت اللہ نے خرید کی بر طبق اس کے اجودہیا نے نالش بربنائے اپنے رہن نامہ سنہ ۱۸۹۰ء کے دایر کی۔ نالش میں عذر امر تجویز شدہ کا کیا گیا۔ تجویز ہوئی کہ نالش میں اصول امر تجویز شدہ عارض نہیں ہے چونکہ نالش مرتہن مابعد میں دعوے مرتہن ماقبل کا تسلیم کر لیا گیا تہا۔ اُس کے لئے کوئی بہی ضرورت حاضر ہونے

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۱۸۴ (۲) نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ۔

(۳) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۸۔

اور اپنا حق ثابت کرنیکے لئے نہ تھی - (۱)

تجویز نسبت زر اصل کے نالش اول میں امر تجویز شدہ نالش ثانی میں نہیں ہے -

ایک نالش میں جو مرتہن نے بغرض دلا پانے سود بابت اپنے زر رہن کے دایر کی زر اصل مبلغ ۳۵۰ قرار دیا گیا اور سود اُسپر دلایا گیا بعدہٗ مرتہن نے دوسری نالش بعبارت بموجب احکام ایکٹ دادرسی مزارعان دکہن دایر کی زر رہن ۱۸۴ قرار دیا گیا - اور اُس کے بموجب دادرسی عطا کیگئی - بر طبق اپیل کے یہ بحث کیگئی کہ تجویز نسبت زر رہن نالش اول میں بطور امر تجویز شدہ نالش ثانی میں موثر ہے - تجویز ہوئی کہ ایکٹ دادرسی مزارعان دکن واسطے دادرسی ایک خاص طبقہ رعایائے شہنشاہ معظم کے ہے اور اسوجہ سے تجویز نالش اول نالش ثانی میں موثر اور بطور امر تجویز شدہ کے اثر نہیں رکھہ سکتی جو ایک مختلف نوعیت کی تھی جو اُسکو بموجب خاص قانون کے دیگئی تھی - بجز اس کے کہ نالش سابق داخل قسم اُن نالشات کے ہو جنسے قانون مذکور متعلق ہے (۲)

فریب

دفعہ ہذا اس مقدمہ کے مانع نہیں ہے جو مدعی ڈگری یکطرفہ کو اس بناء پر منسوخ کرانے کے لئے دایر کرے کہ ڈگری فریب پر مبنی ہے - خواہ مدعی نے نامنظوری درخواست برائے منسوخی کا اپیل نہ کیا ہو (۳) نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۴۴ - ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ء -

امر تجویز شدہ اور امر مانع تقریر مخالف میں کیا فرق ہے -

ڈگری بالرضا کل مقاصد اور اغراض کے لئے اثر امر تجویز شدہ کا بطور ایک ڈگری کے جو بلا مرضی صادر کیگئی ہو رکھتی ہے اور باوجود الفاظ دفعہ ہذا کے یعنے "سماعت کیگئی" اور "قطعاً فیصل کیگئی" (۴) کی تقلید کیگئی - ڈگری بالرضا مابین پیشروان استحقاق فریقین موجودہ کے متعلق معاملات کے جو دراصل واقعی تنقیح طلب ہیں اُن کے بیچ امر تجویز شدہ ہے - امر تجویز شدہ سے اختیار عدالت کا زایل ہو جاتا ہے لیکن امر مانع تقریر مخالف سے بجز اس کے کہ ہونٹ ایک فریق کا بند کیا جائے اور کچھہ نہیں ہوتا -

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۴۸ و مدراس ویکلی نوٹس سنہ ۱۹۱۲ء صفحہ ۱۴۱ کی تقلید کیگئی - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۸ سے تمیز کیا گیا - الہ آباد لا جرنل جلد ۱۱ صفحہ ۶۲ - (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۶ صفحہ ۵۴۸ - یہی مقدمہ بمبئی لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۵۷۹ - (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴۲ صفحہ ۶۴۵ جس کی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۱۹۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۲۸۹ میں پیروی ہوئی - (۴) رپورٹ چانسری جلد ۱ صفحہ ۳۷ -

امر مانع تقریر مخالف سے مراد اس سے زیادہ ہے کہ کسی شخص کو اجازت کہنے ایک چیز کی ایک مرتبہ اور خلاف اُس کے دوسری مرتبہ نہ کہنے دیجائے مگر امر تجویز شدہ کے کوئی معنے بجز اس کے نہیں ہیں کہ کسی شخص کی سماعت دوبارہ نسبت اُسی امر کے نہیں کیجائیگی (۱)

امر تجویز شدہ و امر مانع تقریر مخالف

از روئے وصیت نامہ بیوہ پادشاہ اودہ ایک فارغخطی جو مسماۃ نے بحق اُس مدعا علیہ تحریر کی تھی بحال رکھی گئی یہ مدعا علیہ کچھہ برسوں سے مسماۃ کے گھر میں بطور اُس کے کارکن مستمد و منتظم اُس کے کاروبار کے رہتا تھا فارغخطی میں یہ تحریر تھا کہ بعض جایداد جو اُس نے مسماۃ سے حاصل کی تھی وہ قطعاً اور بالمراضا بخشی گئی تھی اور نہ مسماۃ کو اور نہ اُس کے ورثاء کو کوئی دعوے یا مطالبہ بابت اُس کے ہوگا وصیت نامہ کا پروبیٹ ایڈمنسٹریٹر جنرل کو جو وصی مقرر کیا گیا تھا عطا کیا گیا بنسبت عطائے پروبیٹ کے مدعیان ورثائے مسماۃ نے اعتراض کیا جنہوں نے اثنائے کارروائی پروبیٹ میں ایک نالش دائر کی جس میں دعوے منسوخی فارغخطی کا اور حساب کا اور دو ثلث جایداد موصیا کا کیا گیا تھا عطائے پروبیٹ سے حسب احکام و ایکٹ پروبیٹ و اہتمام ترکہ کوئی ایسا امر مانع تقریر مخالف پیدا نہیں ہوا کہ جس سے مدعیان جواز بحالی فارغخطی موسومہ مدعا علیہ متذکرہ وصیت نامہ سے انکار نہ کرسکیں لیکن یہی حجت کیگئی تھی کہ امر مانع تقریر مخالف فیصلہ مقدمہ پروبیٹ سے پیدا ہوا جو حسب دفعہ ہذا ایک امر تجویز شدہ ہے لیکن کاغذات مقدمہ پروبیٹ شہادت میں پیش نہیں کیئے گئے اور اس وجہ سے کوئی کافی شہادت بنا پیدا امر مانع تقریر مخالف نہیں ہے (۲)

نہ امر تجویز شدہ ہے اور نہ امر مانع تقریر مخالف۔

ایک ڈگری بمقدمہ بمقابلہ مسماۃ رادھا صادر کیگئی بعدہٗ ایک ڈگری حسب دفعہ ۹۔ ایکٹ انتقال جایداد بمقابلہ مسماۃ کستوری دختر مسماۃ رادھا والدہ عذرداران کے صادر کیگئی۔ جب ڈگری مذکور کے اجرا کی درخواست دیگئی تو عذرداران نے درخواست مہلت پیش کی اور درخواست مذکور منظور ہوئی۔ بعد اس کے ڈگریداران نے ایک دوسری درخواست اجرا پیش کی جسپر عذرداران نے یہہ عذر کیا۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۶ صفحہ ۲۸۳۔ یہی مقدمہ بمبئی لا رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۹۵۰۔ یہی مقدمہ انڈین کیسیز جلد ۱۲ صفحہ ۵۳۵۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۱۱۶ (پریوی کونسل) یہی مقدمہ دیکلی نوٹس کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۹۳۰۔ یہی مقدمہ کلکتہ لا جرنل جلد ۱ صفحہ ۵۹۴۔ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۲ صفحہ ۷۵۰۔ یہی مقدمہ مدراس لا جرنل جلد ۱۵ صفحہ ۳۶۳۔ یہی مقدمہ بمبئی لا رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۸۷۶۔ یہی مقدمہ انڈین اپیل جلد ۳۲ صفحہ ۴۴۲

کہ جایداد مقروقہ اُنکو اُنکی ماں سے نہیں پہونچی بلکہ اُنکو اپنے نانا سے ملی ہے تجویز ہوئی کہ اعتراض مذکور میں نہ تو اصول امر تجویز شدہ عارض ہے اور نہ امر مانع تقریر مخالفا (۱)

احکام درمیانی و احکام بصیغہ اجرائے

حکم مشعر اس امر کے کہ کوئی درخواست اجراء زائد المیعاد نہیں ہے اگر اس کے خلاف اپیل نہوا تو فریقین پر موثر رہیگا۔ خواہ غلطی سے دیا گیا ہو (۲) مگر ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۱۲۲ - ایسا ہی اجرائے ڈگری میں اگر ڈگری کی کوئی تعبیر کی گئی ہو (۳) اور کارروائی اجراء کے آخری مرحلہ پر وہ منسوخ نہیں ہوسکتی (۴) مگر اسکا اثر صرف ان امور پر ہوگا جس میں واقعی تنازعہ ہوا تھا (۵) جبکہ عدالت اجراء کنندہ نے اس امر کا فیصلہ کیا ہو کہ ڈگری جیسی کہ وہ موجود ہے بمقابلہ جایداد جدی اہل مدیون کے ناقابل نفاذ ہے مگر صرف اُس جایداد کے خلاف نافذ کیجا سکتی ہے جو بقبضہ مدیونان بطریق وراثت نہ کہ بطریق پسماندگی ہے۔ تو فیصلہ مذکور مابین فریقین ڈگری بطور امر تجویز شدہ کے عائل ہوگا (۶)

اگر درخواست اجرائے و عذرات بوجہ عدم حاضری کے خارج ہوں تو مسئلہ نزاع فیصلشدہ عاید نہیں ہوتا (۷) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۲۶۲ -

اگر ایک مدیون ڈگری ڈگریداران مشترکہ کو الگ الگ ڈگری کی اجراء کرانے دے تو بعد میں عذر نہیں کرسکتا کہ درخواست حسب قانون نہ تھی (۸)

بہ تعلق میعاد کے ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۶۶۹ و نمبر ۳۳ سنہ ۱۸۹۳ء و نمبر ۴۴ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ معہ فیصلجات محولہ۔

جبکہ قایم مقام قانونی کچھہ عرصہ تک اجرائے اپنے خلاف ہونے دیتا رہے اور ڈگری کا کوئی جزو ادا کردے تو بعد میں عذر نہیں کرسکتا کہ ڈگری اس کے خلاف جاری نہیں ہوسکتی ہے (۹)

اور جبکہ ایک جج سرٹیفکیٹ نیلام دیچکا ہے تو اُسکا جانشین فیصلہ نہیں کرسکتا کہ وہ خلاف قانون تھا (۱۰)

---

(۱) الہ آباد لا جرنل جلد ۸ صفحہ ۳۴۸ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۱ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۵۴ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۶ و جلد ۲۴ صفحہ ۲۸۲ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۶۵ -

(۳) ،، ،، کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۰۲ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۶۹ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۵۲ و جلد ۲۴ صفحہ ۶۸۳ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۰۲ (۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۵۳۷ و جلد ۱۴ صفحہ ۲۰۶ (۶) ،، ،، ،، جلد ۲۳ صفحہ ۲۱۰ (۷) ،، ،، کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۱۲۲

(۸) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۸۲ (۹) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۴۸ (۱۰) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۰۶

جبکہ اجرائے میں کوئی حکم درمیانی صادر کیا گیا ہو اور عدالت نے محض انکار نسبت درخواست اجرائے کے لینے کے کیا ہو تو درخواست مابعد ممنوع نہیں ہے (۱)

جب کوئی درخواست اس بناء پر ڈسمس ہوئی ہو کہ ڈگریدار نے مدیون ڈگر کو ڈگری کی تعمیل کا موقعہ نہیں دیا تو بعد کی درخواست جبکہ ایسا موقعہ دیا جا چکا ہو ممنوع نہیں ہے (۲)

جبکہ اجراء ڈگری کی درخواست سہو دست برداری منظور ہوئی ہو تو چونکہ کوئی معاملہ فیصلہ نہیں ہوا اسلئے دوسری درخواست ممنوع نہیں ہے (۳) ایسا ہی جبکہ درخواست اجراء ڈگری بوجہ عدم پیروی ڈسمس ہوئی (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۷۷ و جلد ۸ صفحہ ۱۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۳۱۲ -

جبکہ فیصلہ تمہیدی طور پر ہو اور اصل سوال مقدمہ سے کوئی تعلق نہ رکھتا ہو تو وہ مانع نہیں ہو سکتا (۵)
ایک متوفی مدیون ڈگری کے وارث اور قائم مقام نے جو خود بھی اسی ڈگری کے دیگر جزو کے بموجب مدیون ڈگری تھا جائیداد متوفی کی قرقی کی نسبت بایں وجہ عذر کیا کہ اُسکو جائیداد پر حق گرفت حاصل نہ تھا۔ بتاریخ مقررہ برائے شہادت چونکہ ڈگریدار حاضر نہوا اسلئے عدالت اجراء کنندہ نے کوئی شہادت لینے کے بغیر عذرات منظور کئے اور جائیداد کو واگذار کردیا۔ ڈگریدار نے یکطرفہ حکم کو منسوخ کرانیکی سعی نکر کے جدید اجراء کی درخواست بذریعہ قرقی اسی جائیداد کے پیش کی اور جواب میں یہ بیان کیا گیا کہ نامبردہ جائیداد مذکور کے برخلاف اپنا حق اجراء آخراً زائل کرچکا تھا کیونکہ سابقہ حکم واگذاری فریقین کے درمیان قطعی اور ناطق تھا۔ یہ قرار دیا گیا کہ گو حکم مذکور مشعر منظوری عذرداری ایک کارروائی حسب دفعہ ۲۴۴ (ج) مجموعہ ضابطہ دیوانی میں صادر کیا گیا مگر وہ حکم عملاً اخراج بوجہ عدم پیروی سے کچھ زیادہ نہ تھا اور اسلئے وہ اسی ڈگری کے اجراء کی بابت جدید درخواست کے لئے کوئی روک نہ تھا۔ علی ہذا القیاس حکم از قسم مذکور بطور نزاع فیصل شدہ سابق کے موثر نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ معاملہ مسموع ہو کر قطعاً منفصل نہیں ہوا تھا مقدمات ذیل کا حوالہ دیا گیا۔ دہونکل سنگھ بنام پہکر سنگھ (۶) سوڈہی حکم سنگھ بنام سردار ارجن سنگھ (۷)

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۱ و جلد ۶ صفحہ ۲۰۳ - (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۴۸
(۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۳۵ (۴) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۳ صفحہ ۸ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۷۲ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۸۴ -
(۷) نمبر ۱۲ ۱۸۹۷ء پنجاب ریکارڈ -

رام کرپال بنام روپ کواری (۱) بہاری لال بنام محمد علی (۲) کرسن بنام گنپت رام (۳) اور منگل پرشاد دیچھت بنام گرجاکنٹ لاہری (۴) معاملہ فقیر بخش بنام میادہاری (۵) سے تمیز کیا گیا (۶) نیز ملاحظہ ہو شرح تحت عنوان "نالش یا مقدمہ" زیر دفعہ ہذا -

رام چندر نے ڈگری اپنی بنام دو ہندو بیوگان کے بعد وفات مدیونان ڈگری کے جاری کرائی لچھمی نراین نے جسنے اپنے آپکو قبل ازیں وارث عودی شوہر بیوگان بیان کیا مزاحمت کی بجائے اس کے کارروائی حسب آرڈر ۲۱ قاعدہ ۹۹ کیجائے عدالت نے درخواست ڈگریدار واسطے اجرائے کے نامنظور کی اور یہ ہدایت کی کہ نالش واسطے اثبات اپنے استحقاق کے بنام لچھمی نراین دایر کرے ڈگریدار نے اپیل بنار اضی ان احکام کے نہیں کیا اور پہر اسنے نالش دایر کی بلکہ اس نے پہر لچھمی نراین کو مقدمہ اجرائے ڈگری میں فریق بنایا اور یہ درخواست کی کہ ڈگری اسپر جاری کیجائے تجویز ہوئی کہ حکم اول مصدرہ درخواست اجرائے ڈگریدار اور اگر اُس سے مقصود فیصل کرنے کسی بحث حقوق فریقین کا تہا تو وہ بلا اختیار سماعت صادر کیا گیا اور وہ اثر تجویز شدہ کا بہ تعلق ڈگریدار کی درخواست مابعد کے نہیں رکہتا (۷)

غلطی تحریر یا حساب کی عدالت مجاز منظور کرنے درخواست ہائے متواتر واسطے صلاح غلطی تحریر یا غلطی حساب کی ڈگری میں یا ایسی غلطی جو اُس میں کسی اتفاقیہ لغزش سے نکلے یا ترک سے ہو ایسی درخواستیں ترمیم ڈگری کی از روے قاعدہ امر تجویز شدہ ممنوع نہیں ہیں - لیکن اگر کوئی درخواست ترمیم کی سماعت اور فیصلہ بر بنائے روئداد کیا جائے تو درخواست مابعد اسی معاملہ میں قابل پذیرائی نہیں ہوسکتی اور وہ بموجب اصول عام قانون کے ممنوع السماعت ہوگی (۸)

تشریح ۱ - تشریح ہذا جدید ہے جسمیں "مقدمہ سابق" کی تشریح کردیگئی ہے اور لفظ "سابق" بجائے لفظ "دوسرے" کے اس غرض سے قایم کیا گیا ہے کہ ہندوستان کی عدالتوں کے فیصلے میں

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۷۳ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۱۳۸ -

(۳) رر رر بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۸۷۵ - (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۱ -

(۵) نمبر ۴۸ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ - (۶) نمبر ۹۰ سنہ ۱۹۰۲ء پنجاب ریکارڈ یہی مقدمہ پنجاب لا رپورٹر نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۳ء

(۷) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۷ء جلد ۲۷ صفحہ ۶۴ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۴ صفحہ ۱۱۷ - (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۹ صفحہ ۲۶۵ - یہی مقدمہ کلکتہ لا جرنل جلد ۱۴ صفحہ ۱۸ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۲۱ صفحہ ۱۵۱ -

سماعت ہوجائے - کیونکہ تنازعہ کے شروع ہونیکا وقت امر تجویز شدہ کے استعمال کا وقت نہیں ہے بلکہ وہ وقت ہے جبکہ جج تنقیحات فیصلہ کرنے لگتا ہے - ملاحظہ ہوں - انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۸ و جلد ۹ صفحہ ۱۲۳ و جلد ۳ صفحہ ۶۷ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۵ و نمبر ۵۴ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ - اسلئے اس امر کا کچھ لحاظ ہوگا کہ مقدمہ کس وقت شروع کیا گیا صرف تاریخ فیصلہ ملحوظ ہوگی جو مقدمہ پہلے فیصل ہوگا اُسکا فیصلہ بعد کے مقدمہ میں بطور امر تجویز شدہ کے پیش کیا جاویگا اور اُسی کو مقدمہ سابق کہینگے - نیز ملاحظہ ہو شرح تحت عنوان "عذر امر فیصلشدہ سابقہ کب اُٹھایا جاسکتا ہے" زیر دفعہ ہذا - فیصلہ نمبر ۷۵ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ - اب غیر موثر سمجھنا چاہیئے اور دیگر فیصلجات بھی جنمیں پہلے متدایرہ مقدمہ کو مقدمہ سابق قرار دیا گیا ہے

تشریح ۲ - تشریح ہذا کا مقصود اس امر کا یقین دلاتا ہے کہ عدالت کا اختیار قابل منحصر اسپر نہیں کہ اُس کے فیصلہ کی ناراضی سے حق ارجاع اپیل حاصل ہے جب اور قیود اور شرائط مطلوبہ دفعہ ہذا موجود ہوں تو فیصلہ جو اُن کے مطابق تاثیر نزاع فیصلشدہ رکھتا ہو وہ یہ تاثیر بھی ضرور رکھیگا خواہ اُسمیں حق اپیل حاصل ہو یا نہ - نیز ملاحظہ ہو شرح تحت عنوان "عدالت مجاز" زیر دفعہ ہذا - فیصلجات انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۹ صفحہ ۱۹۵ و جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۹ و جلد ۱۷ صفحہ ۶۱ و نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ - اور دیگر ہمچوں قسم کے مقدمات کو اب غیر موثر سمجھنا چاہیئے -

نالش سابق جس میں بحث استحقاق قابل سماعت تھی — ایک نالش ہرجہ بابت پھلت ایک باغ کے دایر کیگئی نالش اسوجہ سے ڈسمس ہوئی کہ مدعی کا کوئی حق باغ میں نتہا چونکہ یہ نالش قابل سماعت عدالت مطالبات خفیفہ تھی کوئی اپیل دوم نہیں ہوا - بعدہٗ ایک نالش واسطے قبضہ باغ مذکور اور ہرجہ بابت پھلت کے دایر کیگئی اُسمیں یہ عذر کیا گیا کہ اصول امر تجویز شدہ عارض ہے تجویز ہوئی کہ نالش ہذا بموجب اصول امر تجویز شدہ بوجہ فیصلہ نالش سابق نسبت بحث استحقاق کے ممنوع السماعت ہے اور بموجب تشریح ہذا یہ غیر اہم ہے کہ نالش سابق کا اپیل دوم نہیں ہوسکتا تھا (۱)

تشریح ۳ - تشریح ہذا میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ امر متذکرہ صدر کو ایک فریق نے سابقہ نالش (مقدمہ) میں بیان کیا ہو اور دوسرے نے صریحاً یا معناً اُس سے اقبال یا انکار کیا ہو قانون انگریزی میں یہ اصول ہے کہ اگر مسل پر بیانات غیر متحقق ہوں تو اثر نزاع فیصل شدہ کا پیدا نہیں ہوتا (۲) اسی اصول کو

(۱) الہ آباد لاجرنل جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۶ - (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۲۵ -

تشریح ہذا میں ملحوظ رکھا گیا ہے امتناع امر تجویز شدہ سابق قایم کرنیکے لئے محض یہ کافی نہیں ہے کہ اسی امر پر سابقہ مقدمہ میں تنقیح اُٹھائی گئی ہو۔ گو تنقیح مذکور کا فیصلہ اتفاقیہ طور پر کیا گیا ہو لیکن یہ ضرور ظاہر ہونا چاہئیے کہ امر متذکرہ صدر کو ایک فریق نے بیان کیا ہو اور دوسرے نے صرحاً یا معناً اس سے اقبال یا انکار کیا ہو (۱) اور مزید براں تنقیح مذکور ایک اہم تنقیح ہونی چاہئیے (۲) جس امر کو فریقین نے زیر تنقیح نہ رکھا ہو اور جو امر مدعا بہا نالش کے فیصلہ کے لئے بہی ضروری نہ ہو غیر اہم ہوتا ہے اگر عدالت نے اسپر کوئی اظہار رائے کیا ہو تو وہ غیر متعلق ہوتا ہے اور کسی اور نزاع میں کچھ اثر نہیں رکھہ سکتا (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۶۰۶۔

تشریح ۴۔ تشریح ہذا سابقہ دفعہ ۱۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کی تشریح دوم کی بجائے ہے جس میں "امر جو صریحاً اور دراصل تنقیح طلب بمقدمہ سابق ہو" کی تشریح کیگئی ہے۔ تشریح ہذا کو ہمراہ اور بطور جزو موصل مقصود احکام دفعہ ہذا کے پڑہنا چاہئیے۔ جن کے مطابق امر تجویز شدہ سابق کے قایم کرنے کے لئے متعدد شرائط کا ہونا ضروری ہے منجملہ جنکے دو حسب ذیل ہیں:۔

اوّل۔ امر مذکور صریحاً اور دراصل تنقیح طلب مقدمہ سابق رہا ہو اور دوم کہ امر مذکور مقدمہ مذکور میں مسموع کیا جا کر قطعی طور پر طے پا چکا ہو۔ تشریح ہذا میں اس سے زیادہ کچھہ درج نہیں کہ اگر کوئی امر جو اُس مقدمہ سابق میں جواب یا دعوے کی بناء قرار دیا جا سکتا تہا اور قرار دیا جانا چاہئیے تہا تو اس کے متعلق اسطرح کارروائی کیجائیگی کہ گویا وہ شرائط مندرجہ بالا میں سے شرط اول کی ذیل میں آتا ہے یعنی اُسکا ترک کیا جانا وہی اثر رکھیگا جیسا کہ اُس صورت میں رکھتا۔ اگر وہ وجہ جواب یا دعوے کی قرار دیا جاتا۔ لیکن امر تجویز شدہ سابق قایم کرنیکے لئے دوسری شرط کا ہونا ضروری ہے یعنی وہ قطعی طور پر طے پا چکا ہو اور اگر مقدمہ سابق کا فیصلہ کسی ابتدائی وجہ پر کیا جائے بدون اسکے کہ کسی اور وجہ جواب دعوی پر فیصلہ کیا جائے خواہ وجہ مذکور اٹھائی گئی ہو یا نہ تو وجوہات مذکور کی نسبت سمجہا جائیگا کہ اُنکا فیصلہ نہیں کیا گیا یا کہ وہ غیر فیصل شدہ رہی ہیں۔ وہی تاثیر اس امر کو جو سابق مقدمہ میں وجہ جواب بنایا جا سکتا تہا اور بنایا جانا چاہئیے تہا لیکن نہیں بنایا گیا دیجانی چاہئیے جو اُسکو

(۱) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۵۱ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۱۲ و جلد ۶ صفحہ ۳۵۸۔
(۲) ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۷۹ (۳) قانون شہادت فیلڈ صاحب فقرہ ۲۷۰۔

اُس صورت میں دیجاتی اگر وہ سابق مقدمہ میں وجہ جواب بنایا جاتا (۱) پنجاب چیفکورٹ نے بھی تشریح ہذا کی ایسی ہی تعبیر کی ہے یعنی تشریح ہذا میں جسمیں یہ حکم درج ہے کہ کوئی امر جو نالش سابق میں دعوے یا جواب کی بنا قرار دیا جا سکتا تہا اور قرار دیا جانا چاہئے تھا بطور ایک ایسے امر کے خیال کیا جائیگا جو صریحًا اور درا صل مقدمہ مذکور میں تنقیح طلب تہا اس بارہ میں کچھ درج نہیں کہ ایسے امر کی نسبت یہ خیال کیا جائیگا کہ اُسکی سماعت ہو چکی ہے اور قطعی طور پر اُسکا تصفیہ ہو چکا ہے۔ تشریح ہذا کا یہ منشا نہیں کہ اُس کے رو سے کوئی فریق کسی ایسے امر کو کسی نالش سابقہ میں اپنے حق میں فیصل شدہ خیال کرے جو درا صل اسطرح پر فیصل نہوا ہو بلکہ تشریح ہذا کا اطلاق اُس مقدمہ پر ہوتا ہے جسمیں مدعا علیہ کے پاس کوئی جواب دعوے ہو جسے اگر وہ چاہتا تو پیش کر سکتا یا اُسے پیش کرنا چاہیے مگر چونکہ اُسنے اُسے پیش نہیں کیا اسلیئے دعوے کی ڈگری اُس کے برخلاف صادر ہوئی (۲) جو متنازعہ سابقہ مقدمہ میں کہڑا کیا جا سکتا تہا بطور جواب دعوے کے یا خود بطور دعوے کے اُسکو اُسی مقدمہ میں اٹہانا چاہیئے اگر وہ نہیں اٹہایا گیا تو اُسکو دوسرے مقدمہ میں پیش کرنیکا حق کسی فریق کو نہ ہوگا (۳) لیکن جو امور کسی مقدمہ میں شئے متنازعہ فیہ سے ضروری تعلق نرکہتے ہوں اُن کے فیصلہ پاجانے سے اُس فیصلہ کو نزاع فیصل شدہ کی تاثیر حاصل نہوگی اور عدالت کو اس امر کے فیصلہ کرنیکا اختیار حاصل ہے کہ آیا فیصلہ جو بطور نزاع فیصلشدہ کے پیش کیا جاتا ہے اُسکا تعلق شئے متنازعہ فیہ سے کس حد تک ہے (۴) غرضیکہ تشریح ہذا میں اُن امور کا ذکر ہے جو تعبیری طور پر مقدمہ سابق میں زیر تنقیح ہوں (۵) مگر شرط یہ ہے کہ کوئی امر جو مقدمہ سابق میں دعوے یا جواب کی بنا قرار دیا جا سکتا تہا اور دیا جانا چاہیئے تہا ایسا متصور کیا جائیگا جو صریحًا اور درا صل مقدمہ مذکور میں تنقیح طلب رہا ہے (۶) اصول مذکور درخواست ہائے اجرائے ڈگری سے بھی متعلق ہے (۷) یہ بات ہر ایک مقدمہ کے خاص واقعات پر منحصر ہے کہ آیا کوئی امر مقدمہ سابق میں جواب یا دعوے کی بنا قرار دیا جانا

(۲) نمبر ۴۲ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ -
(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۰ صفحہ ۳۱۵ - (۴) نمبر ۶۵ سنہ ۱۹۰۷ء
(۳) انڈین اپیلز جلد ۱۶ صفحہ ۱۰۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۲۸۲ -
(۶) مور انڈین اپیلز - ۲۷۲ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۷۲ -
پنجاب ریکارڈ - (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد
جلد ۱۱ صفحہ ۵ و ۳۷ و بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۸ -
جلد ۷ صفحہ ۴۸ و ۶۰۶ -

چاہیئے تھا (۱) منشاء تشریح ہذا یہ معلوم ہوتا ہے کہ مدعی کو اسبات پر مجبور کیا جائے کہ اُن جملہ وجوہات سے استدلال کرے جو وہ دعوے مندرجہ عرضیدعوے خود کی تائید میں پیش کر سکتا ہے (۲) اسلئے مدعی کو جملہ تنقیحات کی تائید کرنی چاہیئے جو اُنکی بنائے دعوے کے قائم کرنیکے لئے ضروری ہوں اور مدعا علیہ کو وہ جملہ جوابات پیش کر دینے چاہئیں جو اُس کے پاس بنائے دعوے بیان کردہ مدعی بہ پلیڈنگس کے متعلق موجود ہیں۔ لیکن مدعی پر یہ لازم نہیں ہے کہ بتائید بناء دعوے خود ایسی تنقیحات پیش کرے جو غیر ضروری ہوں اور نہ مدعا علیہ پر لازم ہے کہ ایسی تنقیحات کا جواب دے جو مدعی نے پیش نہیں کیں (۳) دفعہ ہذا کی مناسب تعبیر کرنے پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی امر فیصل شدہ نہ تو متصور کیا جانا چاہیئے اور نہ کیا جا سکتا ہے الا اُس صورت میں کہ ایک جوڈیشل فیصلہ کسی امر پر صریحاً یا ضمناً موجود ہو جو کہ صریحاً زیر تنقیح رہا ہے (۴) جبکہ جداگانہ حقوق کو غصب کیا گیا ہو تو جداگانہ بنائے دعوے ہوتی ہیں (۵) اصل امر قابل غور یہ ہوتا ہے کہ آیا ہر دو نالشات میں بناء دعوے عین ایک ہی ہے اور ایک ہی شہادت سے ہر دو نالشات کی تائید ہوگی (۶) اصلی معیار یہ ہے کہ آیا بناء دعوے یا معاملہ جس پر کہ ہر دو نالشات مبنی ہیں ایک ہی ہے نہ یہ کہ آیا معاملہ مذکور کو مختلف طریقوں اور مختلف ذرایع سے ثابت کئے جانیکا منشاء رکھا گیا ہے۔ تشریح ہذا سے یہ مقصود ہے کہ ہر وجہ کی نسبت جو دعوے مندرجہ نالش کی تائید میں پیش کیجا سکتی تھی اور پیش کیجانی چاہیئے تھی یہ متصور کیا جائیگا کہ اسکا فیصلہ ہو گیا ہے خواہ اُسکو واقعی طور پر پیش کیا گیا یا نہیں (۷) اور یہ اُن صورتوں سے متعلق ہے جنمیں مدعی نے جبکہ اُس نے کسی سابقہ موقعہ پر ایک دادرسی کے متعلق ایک استحقاق کی تقویت پر نالش کی ہو بعد میں اُسی دادرسی کے متعلق بربناء دیگر وجہ استحقاق کے دعوے کیا ہو جس سے کہ وہ اپنے آپ کو سابقہ نالش میں مستفید کر سکتا تھا (۸) اطلاق تشریح ہذا کیلئے یہ ضروری نہیں کہ ہر دو نالشات میں امور مدعا بہا ایک ہی ہوں اور نہ دفعہ ہذا سے پایا جاتا ہے (۹) لیکن ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۳۰۸ و ۱۴۷۰۔ اور اُن صورتوں سے متعلق نہیں کہ جنمیں کسی دادرسی کی استقرار کا مقابلہ کسی خاص شخص کے سابقہ نالش میں نہ کیگئی ہو گو کہ وہ نالش مذکور میں کوئی فریق ہو (۱۰)۔

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۹۷ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۷۴۵ و ۷۶۰ و نیز بمبئی متفرقہ مدراس لاجرنل جلد ۱۳ صفحہ ۴۴۔ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۵۳۷۔ (۳) کتاب رس جوڈیکاٹا حکم چند صاحب صفحہ ۱۷ نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۶۴ و جلد ۸ صفحہ ۵۲۰ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۱۵۷ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۱۷ و جلد ۲۴ صفحہ ۱۱۷ و نمبر ۱۰۷ اسٹیٹ ۱۹۰۶
(۵) لارپورٹ کونسل پنجاب ڈوکیان جلد ۱۵ صفحہ ۵۸۹۔ (۶) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۱۶۵۔
(۷) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۷۶۰۔ (۸) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۳۰۸ و ۱۴۷۰۔
(۹) ،، ،، کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۹ و ۱۹۰ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۵۸۹ و نمبر ۳۶ اخبار ۱۹۰۶ و نمبر ۵ لغایت ۱۹۰۲ و نمبر ۴۴ ۱۸۹۹ پنجاب ریکارڈ

نالش قبضہ بعدالت معاملتدار بحیثیت ذاتی وخانگی نالش بعدالت دیوانی مابعد بحیثیت قائمقامی

اول نالش مدعی نے بعدالت معاملتدار بحیثیت ذاتی اور خانگی دایر کی تھی برخلاف اس کے دوسری نالش اس نے بحیثیت منتظم اور منجانب مٹھ کے دایر کی - بہ تعلق مٹھ کے دو مختلف قسم کی نالشات ہوتی ہیں - ایک وہ جنمیں منتظم اپنے خانگی ذاتی حقوق کے نفاذ کی استدعا کرتا ہے - دوسرے وہ جنمیں وہ حقوق مٹھ کو ثابت کرنا چاہتا ہے - بموجب دہرم شاستر کے مٹھ مثل مورتی دیوتا کے ایک شخص بغرض کارروائی عدالت ہے جو حقوق قانونی بتوسط کسی وسیلہ انسانی کے حاصل کرتا ہے رکھ سکتا ہے - اور ثابت کر سکتا ہے - جبکہ جایداد مٹھ کو ملی ہو تو اسکی نسبت مقدمہ معمولی طور پر بنام مہتمم اور منجانب منتظم دایر کیا جاتا ہے نہ بوجہ سے کہ حقیت قانونی منتظم کو حاصل ہے بلکہ اسوجہ سے کہ یہ عملدرآمد قرار یافتہ ہے کہ نالش اس شکل سے دایر ہونی چاہئے لیکن وہ شخص جس کے نام سے نالش اسطرح دایر کیجاے بہ تعلق نالش مذکور جداگانہ حیثیت رکھتا ہے - وہ نالش مذکور میں اپنے آپ سے بحیثیت ذاتی وخانگی بعدالت قانونی علیحدہ اور غیر ہے - حکم نالش متدایرہ عدالت معاملتدار سے وہ ممانعت جس سے تشریح ہذا متعلق ہے پیدا نہیں ہوئی - (۱)

نالش مابعد واسطے دلاپانے ہرجہ کے بابت ندینے جایداد کے منجانب مرتہن -

عمرو نے ایک رہن انتفاعی بحق بکر تحریر کیا اور یہ وعدہ کیا کہ وہ انفکاک رہن ایک خاص تاریخ پر کرایگا - تاریخ مقررہ پر عمرو نے جایز طور پر وہ روپیہ پیش کیا - جو بربناے رہن نامہ واجب تہا اور بکر نے لینے سے بیجا انکار کیا - عمرو نے نالش انفکاک دایر کی جس میں ڈگری اس شرط سے صادر ہوئی کہ اندر چھ ماہ کے وہ رقم ادا کیجاے جو تاریخ پیش کرنے زر پر واجب تھی یہ رقم عدالت میں جمع کیگئی - عمرو کو جایداد پر دخل دلایا گیا - بعدازاں عمرو نے ایک نالش ہرجہ بابت بیجا روک رکھنے جایداد کے مابین تاریخ پیشی زر و حوالگی قبضہ بکر پر دایر کی جوابدہی یہ کیگئی کہ نالش ہذا امر تجویز شدہ عارض ہے - تجویز ہوئی کہ چونکہ دعوے جواب پیش کیا گیا نالش انفکاک میں پیش کیا جا سکتا تھا اور پیش کیا جانا چاہئے تھا - اور مرتہن سے حساب منافع کا جو اس نے جایداد مرہونہ سے تا تاریخ مقررہ ڈگری انفکاک طلب کیا جا سکتا تھا اور طلب کیا جانا چاہئے تہا - لہذا نالش مابعد دلاپانے ہرجہ کی ممنوع السماعت ہے (۲)

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۱۵ ۲۱ یہی مقدمہ بمبئی لارپورٹر جلد ۵ صفحہ ۹۳۲ - (۲) انڈین لارپورٹ

(دیکھو بقیہ حاشیہ صفحہ آئندہ پر)

مقدمہ سابق میں جواب یا دعوے کی بناء قرار دیا جا سکتا تہا اور قرار دیا جانا چاہیئے تھا

اطلاق تشریح ہذا کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ امر جو مقدمہ سابق میں اٹھایا جا سکتا تہا اور اٹھایا جانا چاہیئے تہا لیکن اسطرح اٹھایا نہیں گیا مسموع ہو کر قطعی طور پر طے پا چکا ہو (۱) الفاظ "امر جو دعوے کی بناء قرار دیا جا سکتا تہا اور قرار دیا جانا چاہیئے" سے ظاہر ہوتا ہے کہ مدعی کو ایکہی مرتبہ اپنے جملہ استحقاقات متعلق جایداد کو بیان کر دینا لازم نہیں ہے ورنہ انکے پیش کرنے سے بعد میں ممتنع ہوگا۔ اگر سابقہ نالش میں مدعی نے جداگانہ حیثیت سے دعوے کیا ہو تو اور حیثیت سے دوسرا دعوے کرنا ممنوع نہیں ہے چنانچہ پہلا دعوے شفع کا دوسرا بربنائے اسوجہ کے کہ جایداد مذکور اسکی مملوکہ ہے نہ کہ بایع کی ممنوع السماعت نہیں (۲) لیکن اس شخص کو جو بطور وارث کسی شخص کے جایداد کا دعویدار ہو اپنی ہر قسم کی رشتہداری ایکہی نالش میں بیان کر دینی چاہیئے۔ ورنہ دوسری نالش اسی جایداد کے متعلق بربناء دیگر رشتہ داری کے ممنوع السماعت ہوگی (۳) مدعیان نے سابقہ دعوے واسطے استقرار اس امر کے دایر کیا کہ وہ بروئے رواج ایک شخص کی جایداد کے بہ ترجیح مدعا علیہم کے مستحق ہیں دعوے بربنائے روئداد اور نیز کہ مدعیان نالش قبضہ کے مستحق ہیں خارج کیا گیا۔ بعد میں دعوے واسطے قبضہ بروئے دہرم شاستر ممنوع السماعت قرار دیا گیا بربنائے اسوجہ کے کہ چونکہ مدعیان کو صرف ایک ہی وجہ نالش (یعنی استحقاق وراثت) حاصل تھی اگر وہ ہر دو بروئے قانون اور رواج کے مستحق تھے تو انکو لازم تہا کہ ہر دو امور کو سابقہ نالش میں وجہ دعوے بناتے (۴) الفاظ "سکتا تہا" سے مفہوم ہوتا ہے کہ اس دعوے کا جو ممنوع السماعت قرار دیا جاتا ہے شخص مذکور کو بیدوران نالش سابق علم تہا (۵) اس امر کا فیصلہ کہ کیا کچھ زیر تشریح ہذا وجہ دعوے قرار دیا جانا چاہیئے ہر ایک مقدمہ کے واقعات پر منحصر ہوتا ہے (۶) ولسن صاحب جسٹس کے نزدیک یہ امر احکام قاعدہ ۱۵ اول آرڈر ۲ مجموعہ ہذا پر فیصل کیا جانا چاہیئے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۲۲۳ ـ یہی مقدمہ بمبئی لارپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۱۶۲ ـ یہی مقدمہ کلکتہ لاجرنل جلد ۵ صفحہ ۱۹۲ ـ یہی مقدمہ الہ آباد لاجرنل جلد ۷ صفحہ ۱۰۵ ـ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۲۶۹ ـ یہی مقدمہ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳۲ صفحہ ۲۱۵ ـ

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۵ صفحہ ۹۷۹ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۱۱ ـ (۲) نمبر ۶ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ ـ (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۳۸۵ (۴) نمبر ۹۰ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ ـ (۵) بمبئی لارپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۰۲۰

(۶) رائے چیف جسٹس صاحب

جس صورت میں کہ ایک شخص بطور وارث دعویدار ہو تو حسب مراد قاعدہ ۵ اول آرڈر ۲ اُسکا وارث ہونا ایسا امر ہے جو دعوے کی بنا قرار دیا جانا چاہئے اُس صورت میں اُسپر لازم ہے کہ جملہ وجوہات کو جنپر کہ وہ اپنے وارث ہونیکو مبنی رکھتا ہے جہانتک کہ ممکن ہو ایک ہی نالش میں شامل کردے (۱) جبکہ شہادت بتائید ایک وجہ کے دوسری وجہ کے لئے مہلک ہو تو اُس صورت میں مختلف وجوہات یا بناہائے کو ایکہی نالش میں شامل کرنا قابل عمل نہوگا (۲) چیف جسٹس صاحب کے نزدیک جس حال میں کہ دو مختلف قسم کی وراثت جس کے ذریعہ کوئی شخص دعویدار ہو ایکہی وقت موجود نہو سکتی ہو تو اُس کے لئے لازم نہیں ہے کہ ایک ہی نالش میں جو ایک قسم کی وراثت پر مبنی ہو دوسری قسم کی وراثت کو بھی علی سبیل البدل شامل کردے کیونکہ اگر اول الذکر ثابت ہو جاوے تو دوسری منفی ہو جائیگی۔ ملر صاحب جسٹس کی رائے میں الفاظ "قرار دیا جانا چاہئے" کی تعبیر کسی حد تک فریقین کی سختی اور سہولت پر منحصر ہونی چاہئے۔ ایسی صورت میں مدعی کو کسی وجہ کے محفوظ رکھنے کی اجازت دینا مدعا علیہ کے لئے سخت تکلیف اور سختی کا باعث ہوگا (۳)

سنہ ۱۹۰۳ء میں مسمی کندن لال اور اُس کے بھائی نے بابت قبضہ بذریعہ فک الرہن دوکان جو ہزاری مل نے رہن کی تھی نالش کی اور نامبردگان نے اپنے حق نالش کو اسوجہ پر مبنی کیا کہ وہ ہزاری مل کے نبیرے تھے جس نے بقول اُن کے انکے والد کو متبنےٰ کیا تھا مدعا علیہم نے جواب دیا کہ ہزاری مل نے والد مدعیان کو متبنےٰ نہیں کیا تھا۔ بلکہ ہزاری مل مدعا علیہم اور مدعیان دونوں کا بدرجہ مساوی رشتہ دار تھا اور کہ دوکان بروقت تقسیم مدعا علیہم کے حصہ میں آئی تھی۔ عدالت نے کسی اور تنقیح پر غور کرنیکے بغیر نالش کو تنقیح اول پر بایں وجہ ڈسمس کیا کہ مدعیان اس امر کے ثابت کرنے سے قاصر رہے کہ وہ ہزاری مل کے پسر متبنےٰ کے پسران تھے اور اس حیثیت سے ہزاری مل کی کل جایداد کے مستحق تھے۔ مگر اس نالش میں مدعا علیہم نے تسلیم کیا تھا اور عدالت نے تجویز کیا تھا کہ مدعیان ہزاری مل کے جدی تھے اور اُس کی جایداد کے ½ حصہ کے مستحق تھے۔ الّا مدعیان نے اس بناء پر کوئی متبادل دعوے پیش نہیں کیا اُس کے بعد کندن لال یکے از مدعیان سابق نے حقوق خود کو بدست مدعی حال بیع کر دیا اسپر مدعی حال نے نصف دوکان مذکور کے قبضہ بذریعہ فک الرہن کی نالش کی اور دعوے خود کو

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۳۸۵ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۳۸۵ بمبر روی انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۷۶ (۳) ؍؍ ؍؍ ؍؍ جلد ۱۳ صفحہ ۳۸۵۔

اسوجہ پر مبنی کیا گیا کہ کندن لال اسکا بائع یکے از وارثان ہزاری مل راہن تہا - مدعا علیہم نے جو نالش سابق میں بہی مدعا علیہم تھے یہ جواب دیا کہ دعوے ممنوع السماعت ہے - قرار دیا گیا کہ چونکہ کندن لال اور اُس کے بہائی کو جب انہوں نے ۱۸۹۲ء میں نالش کی یہ اختیار تہا کہ بلحاظ اپنے استحقاق بلا شرکت غیرے بحیثیت نبیرگاں بذریعہ تبنیت کے تبادل اپنے استحقاق وراثت بذریعہ رشتہ داری جدی کو ایک وجہ اعتراض بناتے اور پابندی حقوق دیگر وارثان کے ڈگری قبضہ کل دوکان بحیثیت بعض منجملہ متعدد وارثان ہزاری مل کے حاصل کرتے - پس انکا یہ ترک کہ انہوں نے یہ اعتراض کی تبادل وجہ مذکور کو پیش نہیں کیا نالش حال کے لئے مہلک ہے - کیونکہ نالش حال اسی وجہ پر مبنی ہے (۱) دعوے بربنائے تمسک رہن تھا - راہنان نے ایک خاص معاہدہ کا عذر کیا جسکے رو سے لگان جو مرتہنان سے واجب تہا - اصل قرضہ میں محسوب ہونا چاہئیے تہا - راہنان کا عذر ثابت نہ ہوا - اور مرتہنان کو ڈگری بدون مجرائی لگان کے مل گئی - بعد ازاں راہنان نے ڈگری بابت لگان حاصل کی اور مرتہنان نے جایداد باجرائے ڈگری خود نیلام کرا کر باجازت عدالت خود ہی خرید لی - راہنان نے تنسیخ نیلام کا دعوے کیا اس بناء پر کہ انکو لگان سال ۱۸۸۷ء کے حساب کتاب لینے کا حق حاصل ہے اور وہ لگان قرضہ میں مجرا کیا جائے - تجویز ہوا کہ اس حق کو مقدمہ سابق میں پیش کرنا چاہئیے تہا - اب ممنوع السماعت ہے (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۹۷ - ڈگری انفکاک جسمیں صرف زر رہن کا فیصلہ کیا گیا ہو - اور کوئی وقت ادائیگی کے لئے مقرر نہ کیا گیا ایک دعوے مابعد میں جو واسطے وصولی زر رہن بذریعہ نیلام جایداد ہو نہ کہ دایر کیا گیا ہو مانع دعوے ہے (۳) باجرائے ڈگری مصدرہ بربنائے راضینامہ جو بابت ادائیگی ایک خاص رقم کے اور بصورت قصور واسطے نیلام بعض جایداد ہائے مندرجہ ڈگری کے تہی ڈگریدار نے درخواست کی کہ بعض کہیت ہائے مندرجہ ڈگری جنپر کہ مدیون بطور حقیت دوامی کے قابض ہے نیلام کئے جاویں - مدیون نے عذر کیا کہ جایداد ہائے قابل نیلام نہیں کیونکہ بروئے حقیت دخیلکاری وہ اُنپر قابض ہے - تجویز ہوئی کہ مدیون کو یہہ عذر نالش میں کرنا چاہئیے تہا جسمیں کہ ڈگری صادر کیگئی تہی اور اب یہ عذر نہیں کر سکتا (۴)

(۱) نمبر ۴۹ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ - (۲) انڈین اپیل لا رپورٹ جلد ۱۶ صفحہ ۱۰۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۲ ۹ ۲۶ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۵۶ و جلد ۱۶ صفحہ ۲۴۳ -

(۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۷ صفحہ ۶۸ -

ایک بیوہ اپنی جایداد پر جو بطور بیوہ اس کے قبضہ میں ہے بعض دیون کی ادائیگی کا بار ڈالنا چاہتی
تھی۔ اس نے وہ جایداد وارث بازگشت کے پاس بدیں شرط منتقل کر دی کہ قرضہ وہ خود ادا کرے
ایک قرضخواہ نے بیوہ اور وارث بازگشت پر دعوے کیا۔ بناء دعوے یہ تھی کہ جایداد جب بیوہ
کے پاس تھی قرضجات کی متحمل ہو سکتی تھی اسکو بیوہ کے خلاف ڈگری ملی مگر دعوے برخلاف
وارث کے خارج ہوا۔ بیوہ کی وفات کے بعد اسی قرضخواہ نے اسی وارث کے خلاف دعوے لگایا
قرضہ بیوہ کا کیا اور ادعا کیا کہ وارث نے جایداد بدیں شرط حاصل کی تھی کہ وہ تمام قرضجات بیوہ کا
ذمہ وار ہوگا۔ تجویز ہوا کہ اس بنا کو دعوے سابق میں وجہ جواب بنانا چاہئے تھا کیونکہ وہ
اس مقدمہ میں حرج گیا اور دراصل امر تنقیح طلب تھا اسلئے اب مسموع نہیں ہو سکتا (۱)
مدعیان راہنان نے زر رہن داخل عدالت کر کے نالش واسطے قبضہ جایداد مرہونہ بذریعہ فک الرہن
کی بعد میں نالش واسطے واصلات بابت اُس زمانہ کے کی جبتک کہ تا حصول قبضہ روپیہ عدالت
میں رہا۔ تجویز ہوئی کہ دوسرا دعوے بوجہ امر تجویز شدہ کے ممنوع السماعت ہے کیونکہ مدعیان
منافع و واصلات کی بابت دعوے اول میں استدعا کر سکتے تھے (۲) اسی طرح نالش ثانی بابت ہرجہ
کے ممنوع السماعت قرار دیگئی کیونکہ مدعیان کو اپنے دعوے مابعد کو بناء دعوے کے طور پر نالش اول
میں پیش کرنا چاہئے تھا (۳) مدعی نے بہمراہی ایک کس دیگر مدعا علیہ کے خلاف نالش واسطے
قبضہ بعض جایداد کے دایر کی بدیں بیان کہ وہ اُسکا مالک ہے چونکہ جایداد مذکور خیراتی وقف
معلوم ہوئی اور اُس نے حسب ایماء عدالت اپنے عرضی دعوے کو بدعویداری قبضہ بحیثیت منیجر کے
ترمیم نہ کیا اسلئے نالش خارج کی گئی۔ ازاں بعد پھر اُسنے نالش قبضہ بدعویداری بحیثیت منیجر دایر کی
تجویز ہوئی کہ چونکہ اُسکا استحقاق بحیثیت منیجر ایسا تھا جو نالش سابق میں پیش کیا جا سکتا تھا اور
پیش کیا جانا چاہئے تھا اور اُسنے نہیں کیا۔ اسلئے اسکا دعوے بطور امر فیصلشدہ کے ممنوع السماعت
ہے (۴) اعتراض بنسبت شرائط پٹہ کے جو ایک سابقہ سرسری نالش بغرض نفاذ قبولیت پٹہ میں
نہ کیا گیا ہو مابعد کی نالش نفاذ پٹہ برائے سال مابعد میں ممنوع السماعت ہے (۵) مدعی نے
بعض اراضیات کے قبضہ کا دعوے اس بناء پر کیا کہ مالک سابق کی بیوہ کی وفات پر وہ بطور

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۷۹ (۲) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۳۱ صفحہ ۵۲۷
(۳) ״ ״ ״ ״ جلد ۳۴ صفحہ ۲۲۳ (۴) ״ ״ ״ ״ جلد ۳۴ صفحہ ۴۱۶
(۵) ״ ״ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۹۸ و جلد ۱۳ صفحہ ۲۸۷

وارثان بازگشت کے حقدار ہیں۔ اس سے پہلے ایک دعوے خارج ہو چکا تھا جس میں بنائے دعوے یہ تھی۔ کہ مدعیان خاندان مشترکہ کے پسماندہ ممبر ہیں اسلیئے مستحق ہیں۔ تجویز ہوا کہ دعوے حال مسموع ہے (۱) لیکن اگر دونوں مقدمات کے بنائے دعوی یا تنازعہ فیہ مختلف ہوں تو تشریح ہذا کا اطلاق نہیں ہوتا (۲)

دعوے انفکاک میں مدعا علیہ عذر کر سکتا ہے کہ مدعی بیعنامہ دار ہے خواہ پہلے دعوے میں یہ عذر اُٹھایا نہ گیا ہو (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۵۳۷۔

جبکہ کوئی شخص اپنی درخواست پر اپیل میں رسپانڈنٹ اپیل بنے اور ریمانڈ پر کوئی تدبیر جوابدہی نہ کرے تو تجویز ہوا کہ بعد میں بصیغہ اجرائے ڈگری ان امور پر عذر نہیں کر سکتا جو پہلے وہ اپنے جوابدعوے میں پیش کر سکتا تھا (۴) جبکہ مدعی دعوے بربنائے مالک ہونیکے کرے حالانکہ وہ مرتہن ہو۔ تجویز ہوا کہ دعوے ثانی وہ بطور مرتہن نہیں کر سکتا جو پہلے دعوے میں بنا ہونا چاہئے تھا (۵) ایک مسلمان متوفی کی دو لڑکیوں نے باقی وارثوں کے خلاف دعوے تقسیم جائیداد پدری کیا۔ ڈگری ہوئی اور عدالت اپیل میں بحال رہی۔ دوران تنائے اس اپیل کے متوفی کی دو اور لڑکیوں نے جو پہلے مقدمہ میں بزمرہ مدعا علیہ شامل تھیں ایک دعوے دائر کیا جسمیں اُنہوں نے اپنی والدہ کے حق مہر کی بناء پر جائیداد میں سے زیادہ حصہ پانے کی استدعا کی۔ اس دعوے میں اُنہوں نے اپنے والد متوفی کے تمام اولاد کو مدعا علیہ بنایا۔ تجویز ہوا کہ دعوی مہر پہلے مقدمہ میں وجہ جوابدعوے مذکور ہو سکتا تھا اور اب مسموع نہیں ہو سکتا (۶) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۱۶ جس میں انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۵۱۷ و جلد ۲۰ صفحہ ۱۸۹ منسوخ کئے گئے ہیں۔ جبکہ ایک ہندو بیوہ کو ایک جائیداد کا قبضہ بذریعہ ڈگری مل چکا ہو بعد میں اس کے خلاف دعوے اس بناء پر نہیں چل سکتا کہ بموجب رواج خاندان عورتیں وراثت نہیں پا سکتیں (۷) مدعیان کو ایک ڈگری انفکاک بادائیگی ۲۰۰ روپیہ ملی۔ اپیل میں رقم رہن پر ۱۶۰۹ کا اضافہ کیا گیا۔ مدعیان نے بقایا رقم بعد فیصلہ اپیل داخل کر دی۔

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۸۹ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۷۹ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۵۴۶ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۸۰۳ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۷۱۱ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۶۴ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۵۱۷ (۶) ،، ،، ،، جلد ۲۰ صفحہ ۱۸ (۷) ،، ،، کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۱۹۰۔

قبضہ پہلے لے چکے تھے - بعد ازاں مرتہن نے دعوے کیا کہ پوری رقم کی ادائگی تک جو تمتع مدعا علیہ نے قبضہ پہلے حاصل کر لینے سے اٹھایا ہے وہ مدعی کو دلایا جائے - تجویز ہوا کہ دعوے بوجہ نزاع فیصل شدہ ممنوع ہے (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۹۱ - اور اس کے مقابل انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۱۰۲ - پریوی کونسل میں عذر ہوا کہ ہر سہ عدالت ہائے ماتحت کا یہ خیال کہ ایک تمسک کی نسبت تنازعہ سابق میں عذر نہیں اٹھایا گیا غلط ہے - عذر اٹھایا گیا تھا - بلکہ ڈگری میں غلطی ہوئی کہ اسمیں تمسک کے متعلق کچھہ درج نہ کیا گیا - تو پریوی کونسل نے فیصلہ کیا کہ عذر دار کو چاہئے تھا کہ ڈگری کی ترمیم کراتا یا اپیل کرتا - پریوی کونسل اس مرحلہ پر ڈگری کے پیچھے نہیں جا سکتی اور عذر ممنوع ہے (۲) جن مقدمات میں تشریح ہذا مانع نہیں ہوئی ملاحظہ ہوں انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۱۱۰ و ۱۱۷ و جلد ۱۲ صفحہ ۲۷ و جلد ۳۲ صفحہ ۶۲۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۲۵۱ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۳۵۵ -

مرتہن نے اپنے عرضی دعوے میں ایک ایسی جائداد درج کر دی جو رہن نہ ہوئی تھی - مدعا علیہ کو اسکی نسبت سہو (غلطی) رہا - اور ڈگری میں جو حلیہ جائداد ڈگری شدہ کا درج ہوا وہ ان الفاظ میں تھا " جائداد مندرجہ عرضی دعوے " تجویز ہوا کہ اس سے مراد وہی جائداد ہے جو رہن تھی - اور مدعا علیہ اس جائداد کی واپسی کے لئے دعوے کر سکتا ہے جو غلطی سے عرضی دعوے میں درج ہوئی (۳)

دعوے تھا کہ بذریعہ رہن نامہ سنہ ۱۸۵۶ء کے مدعا علیہ کے پاس ۵۰ کلنے زمین بطور انتفاعی رہن ہے - مدعا علیہ نے اس رہن کی نسبت عذر کیا کہ جعلی ہے اور بیان کیا کہ سنہ ۱۸۵۳ء میں ایک رہن ہوا تھا جس کے رو سے اسکے پاس ۱۴ کلنے زمین رہن رکھی گئی اور بعد میں یہہ زمین اور ۳۶ کلنے اس کے پاس فروخت ہو گئی - رہن سنہ ۱۸۵۶ء کا ثابت نہوا - اور دعوے خارج ہوا - سنہ ۱۸۹۷ء میں مدعی نے بربنائے رہن سنہ ۱۸۵۳ء جسکو خود مدعا علیہ نے تسلیم کیا تھا انفکاک ۱۴ کلنے زمین کا دعوے کیا - تجویز ہوا کہ یہ دعوے ممنوع نہیں ہے (۴)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۶۱ - (۲) انڈین اپیل لا رپورٹ جلد ۲۹ صفحہ ۱۱۸ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۶ صفحہ ۹۰۸ - (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۲۴۴ - (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۷۶۰ -

معاملہ متدار کی عدالت کے حکم کے متعلق ملاحظہ ہو۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۲۱۵۔

مدعیان نے جو ایک لاولد مالک کے حقداران بازگشت تھے نالش استقرار یہ برخلاف بیوہ نامبردہ بنا بر تنسیخ ایسے ہبہ کے دائر کی جو بیوہ نے بحق لیکے ازدامادان خود کیا تھا اور ڈگری حاصل کی بعد وفات بیوہ نالش قبضہ جائیداد بنام دختران کی جنہوں نے عذر کیا کہ بہ نسبت اُن کے مدعیان کو فائق حق وراثت حاصل نہیں۔ سابقہ مقدمہ میں نہ تو دختران فریق تھیں اور نہ یہ امر کہ آیا مدعیان کو اُن کے مقابلہ میں فائق حق حاصل ہے زیر تنقیح لایا گیا تھا اور نہ عدالت نے جوڈیشل طور پر طے کیا تھا قرار دیا گیا کہ معاملہ جواب زیر تنقیح لایا گیا ہے ایسا نہیں جسکو سابقہ نالش میں جواب دہی کی بنا بنانا چاہیئے تھا اور نہ اس کو عدالت نے مسموع کر کے قطعی طور پر صراحتاً یا کنایتاً فیصل کیا تھا۔ اس لئے مدعا علیہم یہ عذر اُٹھا سکتی ہیں (۱) ایک کس منجملہ وارثان متوفی نے نالش بمراد تقسیم و دخلیابی چہارم حصہ جائیداد متروکہ کے اول بذریعہ نفاذ پذیر کرائے جانے فیصلہ ثالثی برخلاف برادران و ہمشیرگان خود کے اور بصورت عدم کامیابی بنا بر تقسیم (الف) بروئے رواج جسکے رو سے دختران محروم الارث ہوتی ہیں اور (ب) بصورت عدم ثبوت کسی رواج کے بموجب قانون شخصی فریقین کے کی تھی۔ عدالت نے تجویز کی کہ پسران فیصلہ ثالثی کے پابند ہیں الا دختران جنسے قریباً اقرار نامہ سپردگی پر دستخط کرائے گئے تھے پابند فیصلہ نہیں لیکن نامبردگان بروئے رواج محروم الارث ہیں اسلئے ڈگری بربنائے فیصلہ ثالثی صادر کی۔ دختران کے خلاف کسی استقرار کی استدعا نہ کیگئی تھی اور نہ ڈگری میں کوئی ایسا استقرار درج کیا گیا تھا بعد میں دختران کی نالش دلا پانے حصص خود بذریعہ تقسیم بربنائے شرع محمدی میں مدعا علیہم کیطرف سے عذر امر تجویز شدہ کا کیا گیا۔ قرار دیا گیا کہ بموجب واقعات تجویز شدہ کے نہ تو دفعہ ہذا عارض ہے اور نہ ہی عام اصولات متعلقہ امر فیصل شدہ عارض ہیں کیونکہ سابقہ فیصلہ میں امر متنازعہ متعلقہ حقوق دختران تصفیہ مقدمہ کے لئے اس بناء پر غیر ضروری تھا جبپر اُسکا فیصلہ ہوا تھا یعنی فیصلہ ثالثی برادران کو پابند کرتا تھا جنکے قبضہ میں جملہ جائیداد متنازعہ تھی اور یہ امر فریقین نے اپنے عذرات میں نہ اُٹھایا تھا اور ایسے حقوق دعوے بربنائے فیصلہ ثالثی میں متنازعہ نہ تھے اور امر مذکور عدالت نے یونہی اُٹھایا تھا جبکہ عدالت نے یہ قرار دیا کہ فیصلہ ثالثی برادران کو پابند کرتا ہے۔ اور لہٰذا امر مذکور کی جو تجویز کیگئی وہ نالش حال میں بطور امر مانع پیش نہیں کیا جا سکتا (۲)

(۱) نمبر ۱۰ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۱۱۷ و جلد ۲ صفحہ ۱۷۱ (۲) نمبر ۵۷ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ

ک وش و دیرادران نے اپنے حصص واقعہ بعض جائداد کا رہن انتفاعی تحریر کیا۔ ایک ڈگری زر نقد کے اجراء میں س کا حصہ د نے خرید کر لیا۔ ک کا حصہ بعد ش وفات ایک ڈگری زر نقد محصلہ جلاف بیوہ ک کے اجراء میں ج نے خرید کر لیا جسنے اپنے حقوق برادر د کے نام منتقل کر دیئے۔ د نے نالش فک الرہن نصف جائداد مرہونہ مرتہن ورثا رس ور کو مدعا علیہم بنا کر دائر کر دی۔ بدوران نالش مذکور ر فوت ہو گیا اور د نے اپنے عرضیدعوائے کو بدعویداری انفکاک کل جائداد کے ترمیم کیا۔ ورثا رس نے نالش کی جوابدہی نہ کی جو ان کے خلاف یکطرفہ فیصل کی گئی اور نالش میں بیوہ د نے راضی نامہ کر لیا۔ ازاں بعد ورثا رس نے بحیثیت قریب تر وارثان بازگشت ک کے اسکی بیوہ کی وفات پر نالش واسطے فک الرہن نصف جائداد مرہونہ کے دائر کی۔ تجویز ہوئی کہ نالش بروئے دفعہ ہذا ممنوع السماعت نہیں کیونکہ مدعیان گوکہ وہ ایسا کہہ سکتے تھے لازم تھا کہ نالش سابق میں یہ عذر کرتے کہ د نصف جائداد مرہونہ سے زیادہ فک کرانیکا مستحق نہ تھا (۱) مسمی عمرو نے بصیغہ اجرائے ڈگری برخلاف بکر (جو ایک اراعین زمیندار تھا) بکر کا حصہ بعض خاص جائداد اراضی میں قرق کرایا۔ زید نے جس نے اپنے آپکو مرتہن بیان کیا قرقی کی نسبت عذرداری کی۔ ازاں بعد زید اس عذرداری سے دست بردار ہوا جو کہ رہن نامہ پر مبنی تھی اور ایک بیعنامہ پیش کیا۔ وہ عذرداری جو بیعنامہ پر مبنی تھی درست قرار دیگئی اور جائداد قرقی سے واگذار کیگئی۔ تب عمرو نے ایک نالش بمراد استقرار کے دائر کی کہ جائداد مذکور قابل قرقی ہے۔ زید نے دعوے کی تردید بربنائے اپنے بیعنامہ کے کی۔ ازاں منصف نے اسکی ڈگری دی۔ اور عند الاپیل ڈگری بحال رکھی گئی۔ تب عمرو نے بصیغہ اجرائے ڈگری خود بکر کے حصہ جائداد کو قرق کرایا۔ مگر زید کے پسران نے جو اس اثنا میں فوت ہو گیا تھا قرقی کی نسبت پھر عذرداری کی اور اپنی عذرداری اس رہن نامہ پر مبنی کی جو بروئے مضمون خود بکر کی جانب سے ان کے والد کے حق میں تحریر کیا گیا تھا۔ جب عذرداری منظور کیگئی تو عمرو نے نالش بمراد ویسے ہی استقرار کے دائر کی۔ اور زید کے پسران نے رہن نامہ کا عذر کیا۔ یہ حال قرار دیا گیا کہ زید کے پسران رہن نامہ کو بطور روک دعوائے ہذا پیش کرنے سے ممتنع ہیں کیونکہ وہ ایسا معاملہ ہے جو نالش سابق میں جواب کی بناء قرار دیا جا سکتا تھا اور قرار دیا جانا چاہئے تھا چنانچہ اسکی نسبت یہ ضرور تصور کیا جائیگا کہ وہ ایسا معاملہ تھا جو نالش مذکور میں فی الاصل

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ ۳۹۸۔

اور بناء پاسست زیر تنقیح تھا (۱) مقدمہ حال کے مدعی پر مقدمہ سابق میں بحیثیت مدعا علیہ ایک دعوے بربنائے دو رہن ناجائز کے دائر ہوا تھا بغرضیکہ دعوے میں استدعا کیگئی تھی کہ یا تو اصل معہ سود دلایا جاوے یا جائداد مرہونہ کا قبضہ ملے۔ اس مقدمہ کے مدعا علیہم نے عذر کیا تھا کہ قرضہ کا روپیہ ادا کر دیا گیا ہے رہن کے امر سے انکار نہ تھا مگر یہ عذر بھی نہ کیا گیا تھا کہ رہن مذکور جائداد پر بوجہ اسکی جائداد وقف ہونیکے غیر موثر ہے۔ مقدمہ حال اس امر کے استقرار کے واسطے تھا کہ جائداد مرہونہ جو مدعی نے مقدمہ سابق کی ڈگری کو جاری کر کے قرق کرلی تھی جائداد وقف ہے اور وہ قرقی سے واگذاشت کیجائے حکام چیفکورٹ نے تجویز کی کہ مدعی مقدمہ سابق میں یہ عذر کر سکتا تھا اور اُسے کرنا چاہئے تھا کہ رہن اس جائداد کے پابند کرنیکے واسطے غیر موثر تھا جبکہ مدعی قرضہ کے عوض قبضہ مانگتا ہے یہ عذر معقول ہوتا اور اگر مدعا علیہ کے حق میں فیصل ہوتا تو قبضہ کی استدعا کا کافی جواب ہوتا اور اسی واسطے مقدمہ حال بطور امر فیصل شدہ سابقہ درست خارج کیا گیا (۲)

مدعیان نے نالش واسطے دلا پانے اپنے حصہ بذریعہ حق وراثت واقعہ جائداد متروکہ ایک مسلمان متوفی کے اسکی بیوہ کے برخلاف دائر کی مدعا علیہ نے جواب دیا کہ وہ بروئے ایک دستاویز ہبہ از طرف شوہر متوفی خود کے قابض ہے اور نیز کہ وہ حق گرفت بابت مہر غیر مودی اپنے خود کے جائداد پر رکھتی ہے۔ آخر الذکر جواب منظور کیا جا کر نالش مدعیان خارج کیگئی بعد میں مدعیان نے بیوہ کے برخلاف قرضہ مہر پیش کر کے نالش واسطے قبضہ دائر کی تجویز ہوئی کہ نالش مابعد ممنوع السماعت نہیں کیونکہ وجہ آخر ایسی نہ تھی جسے مدعیان کو نالش اول میں بطور وجہ دعوے خود کے پیش کرنا چاہئے تھا (۳)

۱۸۹۱ء میں مدعی نے فہمید گی حسابات کی نالش کی۔ مقدمہ مذکور سپرد ثالثی کیا گیا۔ ثالث نے فریقین کو ترغیب دیکر اُنسے اس مضمون کی مصالحت کرائی کہ انہوں نے تمام حسابات کا تصفیہ کر لیا اور کوئی مزید تنازعہ نہیں رہا اور اس مصالحت کو عدالت میں معہ ایک درخواست کے مرسل کر دیا۔ جس میں یہ استدعا کی کہ نالش داخل دفتر کیجاوے فریقین نے عدالت کے روبرو مصالحت کی شرائط کو تسلیم کیا اور اسپر نالش ڈسمس کیگئی۔ من بعد مدعی نے اسی مدعا علیہ کے برخلاف نالش ثانی دائر کی

(۱) نمبر ۴ سنہ ۱۹۰۳ء پنجاب ریکارڈ۔ (۲) نمبر ۸۹ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ۔ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۷ صفحہ ۱۴۲۔

جو فی الاصل اُسی مضمون کی تھی اور اُسی دادرسی کے لئے تھی اور اس مضمون کا ایک مزید بیان تھا کہ مدعا علیہ نے ثالثوں کے روبرو اقرار کیا تھا کہ حسابات اُسکو سمجھا دیگا اور جو کچھ رقم اُنکی رو سے واجب الادا نکلے اُسکو ادا کر دیگا بشرطیکہ پہلے ایک راضی نامہ اُس مقدمہ میں داخل کیا جائے جو اُسوقت زیر تجویز تھا اور گو اُس اقرار پر حصر رکھکر راضی نامہ عدالت میں داخل کر دیا گیا تھا مگر مدعا علیہ نے اُسوقت تک حسب اقرار حسابات نہیں سمجھائے تھے مدعا علیہ نے اُس اقرار سے انکار کیا جسکی بنا پر یہ نالش دایر کیگئی تھی اور یہ عذر کیا کہ راضی نامہ کی رو سے مقدمہ نزاع فیصلشدہ سابقہ ہو گیا - قرار دیا گیا کہ اگرچہ رضامندی کی ڈگری جو مصالحت پر مبنی ہو ناطق ہوتی ہے اور بہ تعلق اُن معاملات کے جو اُس کی رو سے طے ہو گئے ہوں نزاع فیصلشدہ سابقہ کا اثر رکھتی ہے تاہم جبکہ نالش حال ایک ایسے اقرار پر جو مصالحت کے کئے جانیکے وقت ہوا تھا اور اس صریح تفہیم پر مبنی تھی کہ مدعی اپنے دعوے کا کامل الفاظ کر دے اور اُس کو بیرون از عدالت رکھے اور اُس کی خلاف ورزی جو نالش سابق کے دایر کئے جانے سے پیشتر وجود پذیر نہ تھی اور اس لئے اُسمیں پیش نہیں کیجا سکتی تھی اور نہ اُس سے انکار کیا جا سکتا تھا اور نہ براہ راست اور فی الاصل زیر تنقیح ہو سکتی تھی تو بنائے دعاوی جو ہر دو مقدمات میں متعلق تھے بالکل جدا ہے - لہذا نالش حال بروئے قاعدہ نزاع فیصل شدہ سابقہ کے ممنوع السماعت نہ تھی (۱) نالش اول بر بنائے ایک رہن کے دوسری نالش بر بنائے دوسرے رہن کے بابت اسی جایداد کے جبکہ نالش اول خارج کیگئی ہو ممنوع السماعت نہیں کیونکہ بنائے دعوے جداگانہ ہیں اور پہلی نالش میں دوسرے رہن کو وجہ دعوے بنانا مدعی کے لئے لازم نہ تھا (۲) نالش اول منجانب وارث بازگشت واسطے حق شفع کے دوسری نالش بعد وفات بیوہ واسطے قبضہ اسناد اصلات کے ممنوع السماعت نہیں کیونکہ نالش اول میں دستاویز بیع کے اثر بر حقوق بازگشتی کو وجہ دعوے نہ بنایا جا سکتا تھا (۳) نالش سابق واسطے انفکاک کانم کے تھی مابعد کی نالش جو مبنی بر کانم مذکور اور استحقاق کے تھی - جہانتک استحقاق کا تعلق تھا ممنوع السماعت قرار نہ دیگئی لیکن تا جدیکہ کانم پر مبنی تھی ممنوع السماعت قرار دیگئی کیونکہ سابقہ نالش میں اصل کانم بطور دعوے متبادل کے کیا جا سکتا تھا (۴)

(۱) نمبر ۱۴ سنہ ۱۹۰۲ء پنجاب ریکارڈ - (۲) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۹ صفحہ ۱۵۳ و جلد ۲۶ صفحہ ۷۶ و جلد ۲۷ صفحہ ۱۰۲ - بمنسوخی انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۲۵۹ (۳) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۱۳۳ (پریوی کونسل) - (۴) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۶

امر تجویز شدہ حیدر شاہ دادا مدعی اور مدعا علیہم نمبر ۱ و ۲ مالک ایک ایک حصہ موضع کے تھے مدعا علیہ نمبر ۱ نے اُس کی وفات پر جائداد پر قبضہ کر لیا جون سنہ ۱۸۹۵ء میں مدعی نے نالش واسطے قبضہ ایک ثلث جائداد کے بربنائے ایک ہبہ نامہ کے دائر کی جسکا تحریر کیا جانا منجانب حیدر شاہ بحق مدعی و مدعا علیہما نمبر ۱ و ۲ بیان کیا گیا ہے وہ نالش اس بنا پر ڈسمس ہوئی کہ ہبہ نامہ کی رجسٹری نہیں ہوئی تھی اور شہادت میں قابل مقبولی نہ تھا۔ اُس نالش میں مدعا علیہ نمبر ۲ نے ایک بیان تحریری داخل کیا جس میں اُس نے یہ بیان کیا کہ اُسکو کوئی حق کسی قسم کا کسی جائداد میں نہیں ہے۔ وہ جائداد تنہا ملکیت مدعا علیہ نمبر ۱ کی ہے بعد ازاں مدعی نے نالش بابت اپنے حصہ کے بذریعہ وراثت جائداد کے دائر کی اور بوجہ دستبرداری مدعا علیہ نمبر ۲ کے اُس نے دعوائے نصف حصہ جائداد کا کیا۔ تجویز ہوئی کہ نالش میں تشریح ۲ ہذا نہ آرڈر ۲ قاعدہ ۲ عارض ہے (۱)

بنائے مخاصمت مدعیان نے نالش واسطے دلاپانے قبضہ نصف مکان مع متعلقات کے اس بیان سے دائر کی کہ مکان مذکور جزو جائداد خاندان مشترکہ کا تھا اور باہم اُن کے اور مدعا علیہم کے بحصص مساوی تقسیم کیا گیا تھا لیکن جنوری سنہ ۱۸۹۹ء میں مدعا علیہم نے اُنکو بیدخل کیا تھا بنائے مخاصمت اس نالش میں یہ بیان کیگئی تھی کہ مدعا علیہ نے جنوری سنہ ۱۸۹۹ء میں بیدخل کیا یہ نالش اول ڈگری کیگئی۔ لیکن بر طبق اپیل وہ ڈسمس کیگئی بعد ازاں مدعیان نے ایک دوسری نالش اس بیان سے دائر کی کہ مکان جائداد مشترکہ اُنکی اور مدعا علیہم کی تھی اور جنوری سنہ ۱۸۹۹ء میں مدعا علیہم نے اُنکو بیدخل کیا تھا اُنہوں نے دعوائے استقرار اس امر کا کیا کہ وے مستحق نصف مکان کے اور حکم متعدد دلائے جانے قبضہ کے بذریعہ تقسیم کے تھے تجویز ہوئی کہ نالش از روئے احکام تشریح ۲ ہذا و آرڈر ۲ قاعدہ ۲ کے ممنوع ہے (۲)

امر صریحاً اور در اصل تنقیح طلب تھا ملاحظہ ہو شرح تحت عنوان "صریحاً اور در اصل تنقیح طلب"۔

زیر دفعہ ہذا۔ ۵ نمبر ۱ سنہ ۱۹۰۸ء پنجاب ریکارڈ۔

نالش دوم واسطے انفکاک ایک اور رہن اُسی جائداد کا ہے کے ڈسمسی نالش ماقبل انفکاک بربنائے رہن مظہرہ مانع دوسری نالش انفکاک اُسی جائداد کی حسب احکام دفعہ ۱۱ و آرڈر ۲ قاعدہ ۲ نہیں ہے (۳)

(۱) اودھ کیسز جلد ۹ صفحہ ۲۳۵ ۔ نیز ملاحظہ ہو اودھ کیسز جلد ۱۲ صفحہ ۳۴۷ ۔ (۲) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۳ء جلد ۲۳ صفحہ ۹۷
(۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۵۳ کی تعلید کیگئی ۔ الہ آباد لا جرنل جلد ۸ صفحہ ۴۷ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۹ صفحہ ۵۲ ۔

نالش بیدخلی میں ڈگری انفکاک صادر کیجا سکتی ہے

جس صورت میں کہ کوئی شخص نالش انفکاک دایر کرے اور قاصر رہے اسکی نالش دوم واسطے بیدخلی کے بمقابلہ اسی مدعا علیہ کے بطور امر تجویز شدہ ممنوع السماعت نہیں ہے (۱)

شریک مدعا علیہم

دفعہ ہذا سے ظاہر نہیں ہوتا کہ فیصلہ مابین شریک مدعا علیہم کے امر تجویز شدہ نہ ہوگا اسلئے کوئی فیصلہ جو متعلق کسی امر تنقیح کے ہو مابین شریک مدعا علیہم بطور امر تجویز شدہ عامل ہونے سے باز نہیں رہتا جبکہ تنقیح مذکور مابین شریک مدعا علیہم اٹھائی گئی ہو اور نالش سابق میں صریحًا اور دراصل تنقیح طلب ہو اور دیگر شرائط مندرجہ دفعہ ہذا بھی پوری ہوتی ہوں۔ الفاظ "مابین فریقین حال" مندرجہ دفعہ ہذا صرف الفاظ "سابق مقدمہ" کو محدود نہیں کرتے بلکہ کل فقرہ "تنقیح طلب ہو کر کسی سابق مقدمہ میں" کو محدود کرتے ہیں۔ اسلئے کوئی تنقیح جو مابین شریک مدعا علیہم سابق مقدمہ میں اٹھائی جا کر فیصل کیگئی ہو نالش مابعد میں امر تجویز شدہ ہوسکتی ہے جس میں کہ مدعا علیہم مذکور بطور مدعی اور مدعا علیہم شامل ہوئے ہوں (۲) لیکن یہ ضروری ہے کہ اُن کے حقوق مختلف ہوں (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۶۵ و جلد ۴ صفحہ ۹۲ و جلد ۸ صفحہ ۱۹ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۲۰ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۰۴ و جلد ۱۵ صفحہ ۲۶۴ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۳۸۶ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۶۴-۱۷۰ اور مدعا علیہم میں سے ایک بنا راضی ڈگری مصدرہ مابین خود و دیگر مدعا علیہ کے اپیل کرسکتا ہے (۴) اور فیصلہ دراصل اگر خلاف مدعا علیہ ہو گو نالش خارج ہوئی تاہم مدعا علیہ اپیل کرسکتا ہے (۵) قاعدہ یہ بیان کیا گیا کہ جس حال میں کہ مدعی کو دادرسی کے عطا کرنے کے لئے مابین مدعا علیہم کسی فیصلہ کا کیا جانا ضروری ہو تو فیصلہ مذکور مابین مدعا علیہم ویسا ہی امر تجویز شدہ ہوتا ہے جیسا کہ مابین مدعی اور مدعا علیہم کے ہوتا ہے۔ لیکن اس غرض کے لئے مدعا علیہم کے حقوق میں اختلاف کا موجود ہونا اور مابین خود مدعا علیہم کے اُن کے اصلی حقوق اور ذمہ واریہائے کے تعین کے متعلق فیصلہ کا موجود ہونا ضروری ہے۔ بلا ضرورت کوئی فیصلہ مابین مدعا علیہم امر تجویز شدہ نہ ہوگا

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳۵ صفحہ ۵۰۷ یہی مقدمہ بمبئی لارپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۵۹۵-۸ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۵۹ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۹ صفحہ ۵۱۵ و جلد ۲۲ صفحہ ۳۲۳ و جلد ۳۰ صفحہ ۴۷۴ (۳) نمبر ۴۸ شنہ ۱۹۰۸ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۲۱۶ (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۵۲ (۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۳۷۴ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۹ صفحہ ۵۸۴

اور نہ محض اس امر واقعہ کے نتیجہ سے کوئی فیصلہ مابین اُن کے امر تجویز شدہ ہوگا کہ انکو اس دعوے میں جو اُن کے خلاف بطور ایک گروہ کے دایر کیا گیا تھا بحیثیت مجموعی شکست ہوئی ہے (۱) ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۵۲ و جلد ۹ صفحہ ۱۹۱ لیکن انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۸۰ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۲۵ و جلد ۱۸ صفحہ ۴۲۶ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۳۵۲ و جلد ۴۲ صفحہ ۳۰۳ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۴۷ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۹ صفحہ ۳۰۷ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۶ - قابل ملاحظہ ہیں -

یہ امر واقعہ کہ مدعاعلیہ بنالش سابق کو کوئی حق اپیل بنا راضی فیصلہ حاصل نہ تھا کیونکہ نالش خارج کیگئی تھی امتناع کے عمل میں کچھ خلل انداز نہیں ہوگا جبکہ مدعاعلیہ مذکور نے باوجودیکہ اُسکو بطور مدعی شامل ہونے کا حق حاصل تھا۔ بطور شریک مدعاعلیہ کے نالش کی جوابدہی کرنا پسند کی (۲) جس حال میں کہ چند شریک حصہ داران نے ایک شریک حصہ دار کو بطور مدعاعلیہ شامل کرکے (جسنے بطور مدعی شامل ہونے سے انکار کیا تھا اور اُس کے خلاف یکطرفہ کارروائی عمل میں آئی) نالش واسطے دلاپانے کل جایداد کے دایر کی اور ڈگری بحق مدعیان صرف اُن کے حصص کے متعلق صادر کیگئی ہو تو نالش مذکور کے متعلق یہ متصور کیا جانا چاہئے کہ وہ مدعیان نے صرف اپنے حصص کے لئے دایر کی تھی اور مدعاعلیہ شریک حصہ دار یا اُسکا قایم مقام ایک نالش مابعد میں جو بر خلاف ایک شریک مدعاعلیہ بنالش سابق کے دایر کیگئی ہو بطور مدعی بطور امتناع کے فیصلہ بنالش سابق پر منحصر نہیں رہ سکتا اس وجہ پر کہ مدعیان بنالش سابق نے ایک ایسی دادرسی کا دعوے کیا تھا جو اُن کے اور مدعاعلیہ شریک حصہ دار کے لئے مشترک تھی (۳)

ایک فیصلہ جسمیں متعدد مدعاعلیہم کے درمیان کسی نزاع کی تجویز اسلئے ضروری ہو کہ اسکے بغیر مدعی کو چارہ جوئی حاصل نہیں ہوسکتی تو یہ تجویز درمیان مدعاعلیہم کے اور نیز درمیان مدعی اور مدعاعلیہم کے نزاع فیصل شدہ کی تاثیر رکھتی ہے - لیکن اگر تجویز بلا ایسی ضرورت کے کیجائے تو یہ اثر نہوگا (۴) اور جبکہ مدعی کا دعوے کلیتاً خارج ہو تو ایسی تجویز کی

(۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۴۴۷ (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۱۸۵ بمنسوخی انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۴۲ و العدم پیروی انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۶۱ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۳۲۳ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۳۷

(۱) انڈین لارپورٹ [illegible]

ضرورت نہیں (۱) جس صورت میں ایسی تاثیر پیدا نہیں ہوتی ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۹ صفحہ ۳۵۲ و جلد ۴۲ صفحہ ۳۳ مگر ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۹۲۔

الف نے جو ایک مسلمان ب کی بیوہ تھی اپنے خاوند کی جائداد میں حصہ پانے کیلئے دعوے کیا اور اپنے بیٹے ج کو بھی مدعاعلیہ بنایا۔ ج کے سوائے جس نے الف کی دعوے کی تائید کی دیگر مدعاعلیہم نے عذر کیا کہ الف کا نکاح ب سے نہیں ہوا۔ ثابت ہوا کہ الف ب کی بیوہ ہے اور دعوے کی ڈگری ہوئی۔ بعد میں ج نے ان اشخاص پر جو پہلے مقدمہ میں اس کے ہمراہ مدعاعلیہم تھے دعوے کیا۔ تجویز ہوئی کہ نکاح کا عذر نزاع فیصل شدہ ہے (۲) ایسا ہی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۰۴۔ اور ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۲۲۴۔

تاثیر ڈگری تقسیم کے لئے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۵۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۶ و جلد ۲ صفحہ ۸۱۔

لیکن جبکہ مدعاعلیہ کے درمیان کوئی نزاع قابل تصفیہ نہ ہو تو نزاع فیصلشدہ کی تاثیر پیدا نہیں ہوتی (۳) اور جبکہ پہلے مقدمہ میں یہی امر درمیان مدعی اور مدعاعلیہ کے متنازعہ فیہ ہو۔ مگر فیمابین مدعاعلیہم اسکا تنازعہ نہ ہو۔ تو خواہ مابعد میں جو درمیان مدعاعلیہ ہو۔ اور امر نزاع فیصل شدہ نہیں ہے (۴)

شریک مدعیان ۸ رفروری ۱۸۹۵ء کو مدعاعلیہ نے نزد مدعی بذریعہ ایک رجسٹری دستاویز کے ایک زمین فروخت کی جو اس کے قبضہ میں نہ تھی۔ مدعی اور مدعاعلیہ دونوں نے دعوے برائے حصول قبضہ جائداد کیا۔ جو اس بناء پر خارج ہوا کہ مدعاعلیہ کو کوئی استحقاق اس جائداد میں حاصل نہ تھا۔ ۷ رفروری ۱۸۹۵ء کو مدعی نے برخلاف مدعاعلیہ دعوے واسطے واپسی زرثمن اور سود کے کیا۔ تجویز ہوا کہ مدعاعلیہ اس مقدمہ میں اپنے استحقاق کے متعلق کوئی شہادت نہیں دیسکتا (۵) ایک لاولد مزارعہ موروثی کی وفات پر بعض مالکان دیہہ نے نالش کرکے ڈگری دخلیابی اراضی برخلاف ان اشخاص کے حاصل کی جنھوں نے بحیثیت قائم مقام مزارعہ متوفی قبضہ لے لیا تھا اور ان شریک مالکان دیہہ کو جنھوں نے ان کے ساتھ

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۸۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۰۵۔ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۹۱ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۴۲۷ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۵۴۲ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۳۷ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۸۔

شامل ہونے سے انکار کیا تھا ترتیبی مدعا علیہم گردانا تھا۔ یہ قرار دیا گیا کہ رسپانڈنٹان جو نالش سابق میں مدعیان تھے ایک نالش مابعد میں جو ان کے برخلاف ان شریک مالکان نے دایر کی تھی جو نالش میں ترتیبی مدعا علیہم تھے نزاع فیصل شدہ کا عذر پیش نہیں کر سکتے تھے کیونکہ مدعیان کے برخلاف انکا حق نسبت قبضہ بلا شرکت غیرے کا سوال نالش سابق میں صریحاً اور در اصل زیر تنقیح نہ تھا اور نہ اسکی ڈگری سوال مذکور پر مؤثر تھی اور کہ در اصل مدعا علیہم صرف ہی اشخاص تھے جو اپنے آپ کو قایم مقام بتلاتے تھے اور ترتیبی مدعا علیہم نالش مذکور میں کوئی فریق نہ تھے (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۵۰۴ تحت عنوان "شریک مدعا علیہم" زیر دفعہ ہذا۔

فروگذاشت قایم کرانے امر تنقیح طلب کا نالش ماقبل میں جبکہ وہ شخص فریق ہو

مسماۃ حسب دفعہ ۸۵ ایکٹ انتقال جایداد فریق ضروری جملہ نالشات کی جو بموجب رہن درمیانی کے کیگئی تھی اور بعد ازاں نالشات میں جنمیں وہ یا اس کے قایمقامان فریقین بنائے گئے تھے اس کے حقوق بموجب اس کے رہن نامہ کے از روئے تشریح ہذا بوجہ فروگذاشت کے نالشات مذکور میں کہ حقوق کی بابت امور تنقیح طلب قایم کرائے ممنوع السماعت ہوگئے تھے گو حقوق مذکور پر اثر ڈگری متنازعہ نالش کا نہیں پہونچا جنمیں وہ یا اس کے قایمقامان فریق نہیں بنائے گئے تھے (۲)

مدعا علیہ کا نالش انفکاک میں اپنا دعوے پیش نہ کرنا۔

جبکہ مرتہن نے جو کہ نالش رہننامہ مقدمہ میں مدعا علیہ بنایا گیا تھا اپنے حقوق بموجب اپنے رہن نامہ کے اور نیز بموجب ایک دوسرے رہننامہ کے کہ جو رہننامہ متنازعہ نالش سے مقدم اور جسکا روپیہ اس نے ادا کیا تھا پیش کرنا فروگذاشت کیا تو نالش مابعد میں جو اس نے بغرض حق وحقوق مذکور کے دایر کی حسب تشریح ہذا اصول امر تجویز شدہ عارض ہوگیا (۳)

تشریح ۵۔ تشریح ہذا تشریح سوم دفعہ ۱۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کی بجائے ہے۔

(۱) نمبر ۷ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۹ صفحہ ۵۲۷ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۹ صفحہ ۲۳۲ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۵۰۵۔ یہی مقدمہ مدراس ویکلی نوٹس سنہ ۱۹۱۲ء صفحہ ۳۶۷ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۹ صفحہ ۲۳۲ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۴۷ یہی مقدمہ مدراس لا جرنل جلد ۲۱ صفحہ ۶۵۸ یہی مقدمہ مدراس لا ٹیمس جلد ۱۱ صفحہ یہی مقدمہ مدراس ویکلی نوٹس سنہ ۱۹۱۲ء صفحہ ۲۲ یہی مقدمہ کلکتہ لا جرنل جلد ۱۵ صفحہ ۶۹۔ یہی مقدمہ بمبئی لا رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۵۔ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۹ صفحہ ۳۰۳ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۱۳ صفحہ ۳۳۱ (پریوی کونسل)

الفاظ" جس دادرسی کا عرضیدعوے میں دعوے کیا گیا ہو" ایسی شئے سے متعلق ہیں جو بہ سمت
تعبیر دعوے کا خود بنائی ہو یعنے وہ شئے جسکا دعوے مدعی بطور استحقاق کے کرسکتا ہو اور
اگر وہ اپنے بنائے دعوے کو ثابت کردے تو اُس سے عدالت کو انکار کرنیکا کوئی اختیار تمیزی
حاصل نہو - اسمیں وہ شئے داخل نہیں جسکا کہ مدعی نالش میں بطور استحقاق کے دعوے نہ کرسکتا ہو
لیکن وجہ صرف اس لحاظ سے کہ اگر بنائے دعوے پورے طور پر ثابت کردیجائے تو عدالت
بہ بنائے وجہ قرین مصلحت ہونے یا کسی اور طرح حسب اقتضائے رائے خود عطا کردے دعوے
کرسکتا ہو (۱) تشریح ہذا کا قانونی اثر یہ ہے کہ اگر دادرسی مندعویہ عرضیدعوے ڈگری میں
صراحتاً منظور نہ کیگئی ہو تو اُسکی نسبت یہ متصور ہوگا کہ وہ منظور نہیں ہوئی اور اُسکی بابت دوبارہ
دعوے نہوسکیگا (۲) دفعہ ہذا میں دادرسی مندعویہ کا ذکر ہے جسکا عطا کرنا بلحاظ اُن امورات
کے جو صریحاً اور در اصل تنقیح طلب ہوں عدالت پر فرض ہے (۳) اگر نالش بلحاظ دادرسی مندعویہ
کے غلطی سے ہی خارج کیگئی ہو تو مدعی اُس دادرسی کے متعلق پھر دعوے نہیں کرسکتا (۴) لیکن
اگر عدالت نے سہواً کسی جزو کی تجویز نہیں کی تو دوبارہ دعوے ہوسکیگا (۵) تشریح ہذا اُس صورت
میں متعلق نہیں ہوتی جبکہ عدالت نے اُس دادرسی کے متعلق کچھہ حکم کیا ہو جو اہم دادرسی کیساتھ
صرف بطور بالواسطہ کے مانگی گئی ہو اور جسکی بابت معلوم ہوتا ہو کہ مفہوماً بہ نسبت نامنظور
کئے جانیکے عطا کی گئی ہے یہ صرف اُس صورت میں متعلق ہوتی ہے جبکہ عدالت نے ایک
بلاواسطہ دادرسی کے متعلق کچھہ حکم نہ دیا ہو جسکی بابت دعوے کیا گیا اور نزاع بھی ہوا ہو (۶)
تشریح ہذا مانع نالش اُن واصلات کی نہیں ہوتی جنکی بابت دعوے ایک سابقہ نالش مابین
فریقین میں لیا گیا ہو لیکن جسکی بابت ڈگری میں کچھہ حکم نہو جبکہ واصلات مندعویہ بنالش مابعد
بابت عرصہ بعد ارجاع نالش اول کے ہوں (۷) لہذا دعوے قبضہ معہ واصلات تا رجوع دعوے

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۲۴۵ و ۳۴۴ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۳۲ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۹۶ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۵۳۲ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۲۵۷ و ۶۹۲ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۱۱۵ - (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۳۰۸
(۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۸۷ و ۱۹۰ - (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۴۲۵
(۶) " " بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۵۴ و جلد ۱۳ صفحہ ۲۴۲ (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۱۱ و جلد ۱۷ صفحہ ۹۶ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۵ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۲۳۴ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۳۰۸

دوسرے دعوے واصلات بعد تاریخ ارجاع نالش اول کا مانع نہیں (۱) ڈگری قبضہ اور واصلات کی تھی اجراء میں قبضہ مل گیا مگر واصلات کی نسبت کوئی حکم درج نہوا دوسری درخواست واصلات کے لئے ممنوع نہ قرار دیگئی (۲)

دعوے قبضہ زمین معہ زر واصلات از سمت ۱۲۵۳ تھا ڈگری قبضہ زمین اور واصلات از تاریخ دایری دعوے ہوئی دوسرا دعوے بابت زر واصلات از سمت ۱۲۵۳ تجویز نزاع فیصل شدہ ہے (۳)

پہلا دعوے قبضہ جایداد کے لئے تھا ½ حصہ ثابت ہوا مگر باز دعوے دیدیا گیا اجازت ملی کہ ½ حصہ کے لئے پھر دعوے ہو سکیگا دوسرا دعوے ½ حصہ کے لئے تجویز نزاع فیصلشدہ ہے (۴)

جہاں دعوے قبضہ اور واصلات کا تھا قبضہ کی ڈگری ملی واصلات اسمیں نہ تھی تجویز ہوا کہ استدعا منظور نہیں ہوئی (۵) دعوے گذارہ کا تھا ڈگری بمصالحت پر ہوئی تاریخ ادائگی گذارہ درج نہوئی تجویز ہوا کہ دوسرا دعوے نہیں ہو سکتا (۶) نیز ملاحظہ ہو انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۵۲ و انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۳ و جلد ۳ صفحہ ۲۴۲ -

مرتہن نے نالش سابق واسطے نفاذ کفالت کے رجوع کی اور محض ڈگری زر نقد لیکر راضی ہو گیا مگر ڈگری کا ایفا نہ ہوا تجویز ہوا کہ وہ دوسرا دعوے بغرض وصولی قرضہ بذریعہ نیلام جایداد مرہونہ کے دایر کرنیکا مستحق نہیں ہے اور ڈگری سابق مانع دعوے ثانی ہے (۷) نیز ملاحظہ ہو انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۱۹ و جلد ۲۶ صفحہ ۲۲۳ بتحت عنوان "ایکہی بنائے دعوے" زیر دفعہ ہذا -

مدعی کا باپ تین ربع موضع شیخواں کا معافیدار تھا - اس نے اپنے بھائی سے جو مدعا علیہ کا دادا تھا اپنے طور پر یہ اقرار کیا تھا کہ مالکان سے معاملہ جنسی وصول کرنے میں امداد کے عوض نصف حصہ اس منافع کا دیویگا جو پیداوار کی فروخت سے بعد منہائی معاملہ سرکار اور حق معافیدار کے پسماندہ ہووے چنانچہ اس اقرار کے مطابق چند فصلوں کی پیداوار تقسیم کی غرض سے دو کھیتوں میں جمع کیگئی مگر تقسیم ہونے سے پہلے دونوں بھائی مر گئے بعد اس کے ان کی اولاد میں تنازعہ پیدا ہوے مدعی حال نے

(۱) انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۲ و انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۹۶ و انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۵۳۲ - (۲) انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۱۶۸ (۳) مارشل ریورٹ صفحہ ۹۳ - (۴) انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۷ - (۵) انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۲۵۲ و انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۱۱۵ (۶) انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۸۳ - (۷) انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۸۴۹

نسبت مدعا علیہ حال کے اقرار متذکرہ صدر پر جو درمیان اُس کے والد اور چچا کے ہوا تہا لحاظ نکرکے کل غلہ کا دعوے کیا اور بیان کیا کہ مدعا علیہ کا اسمیں کچہہ بہی حق نہیں ہے آخر کار یہ دعوی خارج ہوا عدالت کی رائے میں ثابت ہوا کہ مدعی کو نصف سے زیادہ ملنے کا استحقاق نہ تہا اور مدعا علیہ نے اس نصف کے دینے سے انکار نہیں کیا اور یہ بہی مابین باپ مدعی اور دادا مدعا علیہ کے دستور جاری تہا کہ غلہ کو فروخت کرکے بعد ادائے معاملہ سرکار باقیماندہ کو نصفا نصف تقسیم کر لیتے تہے عدالت نے مزید براں یہ بہی تجویز کی کہ بابت معاملہ یعنی حصہ سرکار اور معافیدار کے مبلغ سنما ۱۲ روپیہ مدعی کو واجب ہیں لیکن چونکہ یہ امر صاف نہ تہا کہ آیا مدعا علیہ کے دادا نے اس رقم میں سے کچہہ ادا کیا یا نہیں اور یہ بہی صاف نہ تہا کہ فریقین کے حساب کا کیا حال ہے اسواسطے عدالت نے مدعی کو اجازت دی کہ اس رقم کی بابت پہر دعوے کرے۔ مدعی نے دعوی حال واسطے معاملہ دس فصلوں کے دائر کیا۔ عدالت چیفکورٹ نے قرار دیا کہ دعوے حال نا قابل سماعت نہیں۔ پہلے مقدمہ کے جواب میں مدعا علیہ اس عذر کے پیش کرنیکا مجاز تہا کہ بموجب اُس اقرار کے جو درمیان باپ اور مدعی اور دادا مدعا علیہ کے ہوا تہا اور جس کے فریقین پابند ہیں مدعی نصف سے زیادہ کا مستحق نہیں اور چونکہ مدعی کے اس حق سے مدعا علیہ نے کبہی انکار نہیں کیا کہ مدعی بنا دعوے نہیں رکہتا تہا چنانچہ مدعا علیہ نے یہ عذر کیا اور عدالت نے اقرار کا ہونا ثابت سمجھکر دعوے مدعی کو خارج کیا۔ اس فیصلہ کی یہ مراد ہے کہ حقوق فریقین مطابق اقرار نامہ مذکور قایم ہوئے پس یہ امر فریقین میں امر فیصلشدہ سمجہنا چاہئے مگر یہ امر فی نفسہ مانع نالش جدید اس قسم کا نہیں کہ وہ بہی مدعی اُس اقرار نامہ کی تعمیل کرا دے علاوہ براں مدعی نے اپنے پہلے دعوے میں کوئی چارہ جوئی نسبت رقم معاملہ و معافی کی نہ چاہی پس بموجب منشاء تشریح سوم دفعہ ۱۳ و تشریح پنجم حال کی دفعہ ۱۱ کے اخراج دعوے مدعی سے یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ عدالت نے اس چارہ جوئی کے دینے سے انکار کیا (۱)

دعوے ایسی دادرسی کا نالش سابق میں نکرنا کہ جس کا مستحق مدعی تھا۔

رسپانڈنٹان نے اپیلانٹان سے معاہدہ بیع ایک علاقہ قہوہ کا مارچ سنہ ۱۸۹۱ء میں کیا خرچ زراعت کا تاریخ معاہدہ سے ذمہ اپیلانٹان کے تہا لیکن بغرض حفاظت بعض رہون متعلقہ علاقہ کے جو پاس شخص ثالث کے کیئے گئے تہے یہ قرار پایا کہ ۳۱۔ جولائی تک قبضہ رسپانڈنٹان بحال رہے لیکن رسپانڈنٹان کا منتظم تابع ہدایات و نگرانی

(۱) نمبر ۱۶۸ سنہ ۱۹۰۲ء پنجاب ریکارڈ۔

اپیلانٹان کے رہنے اور اُن کے احکام کی تعمیل کرے اور تکمیل بیع تاریخ مذکور پر ہو۔ شرائط معاہدہ پر کچھ عرصہ تک لحاظ رکھا گیا لیکن رسپانڈنٹان نے بیع مجوزہ کی نسبت عذرات کئے اور بیع کے تکمیل ہونے میں توقف ہوا اور ہر فریق نے توقف دوسرے فریق سے منسوب کیا۔ نزاعات پیدا ہوئے اور رسپانڈنٹان نے کام علاقہ میں دست اندازی کی اور اُسکی وجہ سے ہر فریق نے بنام دوسرے فریق کے نالش دایر کی لیکن اپیلانٹان نے نہ تو جواب نالش رسپانڈنٹان میں اور نہ عرضدعوے اپنی نالش میں دعوے حق تکمیل کرانے بیع کا کیا گو رسپانڈنٹان نے اپنے بیانات میں یہ بیان کیا کہ حق مذکور زایل ہو گیا بیانات اور امور تنقیح طلب نالشات مذکور میں محض امور متعلقہ قبضہ و معاوضہ دست اندازی کے بیان کئے گئے تھے اور نالشات مذکور میں محض انہیں امور کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ اپیلانٹان نے بعد ازاں نالش بغرض تعمیل مختص معاہدہ دایر کی ہائیکورٹ نے یہ تجویز کیا کہ یہ نالش از روئے احکام دفعہ ہذا و آرڈر ۲ قاعدہ ۲ ممنوع ہے۔ بناراضی اس حکم کے پریوی کونسل میں اپیل کیا گیا۔ تجویز ہوئی کہ فیصلہ ہائیکورٹ کا کہ نالش از روئے آرڈر ۲ قاعدہ ۲ ممنوع ہے صحیح ہے محض معاہدہ پر بنار مخاصمت ہر دو نالشات اپیلانٹان پر مبنی تھیں اور نالش سابق میں اُنھوں نے معاہدہ کی بنار پر دعوے قبضہ اور ہرجہ کا کیا تھا اور اسوجہ سے وے اب دعوے انتقال علاقہ کا جو اُنھوں نے نالش سابق میں نہیں کیا تھا معاہدہ کی بنار پر نہیں کر سکتے نسبت مانع نالش ہونے دفعہ ہذا کے جوڈیشل کمیٹی نے کوئی رائے ظاہر نہیں کی (۱)

مدعی کی بنار مخاصمت نالش حال ٹھیک وہی ہے جو اُسکی بنائے مخاصمت نالش سابق میں تھی یعنے رہن اُس کے پاس کیا گیا اور زر رہن ادا نہیں کیا گیا نالش سابق میں وہ استدعار انفکاک رہن ماقبل کر سکتا تھا اور اُسکو کرنی چاہیئے تھی اُس عدالت نے جسنے نالش سابق فیصل کی یہ فیصلہ کرنا نہیں چاہا کہ نالش قبل از وقت تھی لہذا نالش بوجہ عارض ہونے دفعہ ہذا و آرڈر ۲ قاعدہ ۷ کے ڈسمس ہونی چاہیئے (۲)

محمد اصغر علی مدعاعلیہ کے پیشرو استحقاق نے بنام مدعی ایک ڈگری قبضہ ایک موضع کی حسب دفعہ ۱۰ ضمن (۱۰) ایکٹ لگان ملک اودھ حاصل کی مدعی نے بعد ازاں محمد اصغر علی پر نالش

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۱۹۱۔ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۷۔ یہی مقدمہ بمبئی لا رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۷۹۹ (پریوی کونسل)۔ (۲) اودھ کیسز جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۵۔

واسطے استقرار اپنے حق کے عدالت دیوانی میں دائر کی لیکن اپنی استدعا کو کہ ترمیم کیا اور یہ ظاہر کیا کہ ڈگری اُس کے حق میں واسطے قبضہ موضع کے صادر کیجائے کہ نالش ڈسمس کیگئی کہ وہ قابل سماعت عدالت دیوانی نہ تھی اپیل دوم میں مدعی نے حسب آرڈر ۲۳ قاعدہ ۱- درخواست اجازت دست برداری نالش سے یہ اختیار دائر کرنے نالش جدید کے پیش کی یہ درخواست نامنظور ہوئی اور اپیل خارج ہوا- بعد اس کے مدعی نے نالش حال صرف اس فرق کے ساتھہ دائر کی کہ اب اُس نے استدعا استقرار کی اُس شئے کی نسبت کی جسکے قبضہ کی استدعا نالش سابق میں کی تھی- تجویز ہوئی کہ گو بنائے مخاصمت جو مدعی نے بیان کی دونوں نالشات میں ایکہی ہے- لیکن چونکہ نالش سابق میں صرف یہ تجویز ہوئی تھی کہ عدالت دیوانی سے وہ دادرسی جسکی استدعا اُس مقدمہ میں کیگئی تھی حاصل نہیں ہو سکتی تھی لہذا یہ مشتبہ ہے کہ دفعہ ہذا یا تشریح ۳ متعلق ہو سکتی ہے- لیکن آرڈر ۲ قاعدہ ۲ مانع نالش ہے (۱)

تشریح ۶- تشریح ہذا بجائے تشریح چہارم دفعہ ۱۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے- اسمیں الفاظ "دحق عام" بڑہائے گئے ہیں جس سے مقصود یہ ہے کہ نالشات متعلق امور باعث تکلیف عام کو مناسب تاثیر حاصل ہو- ملاحظہ ہو دفعہ ۹۱ مجموعہ ہذا- الفاظ "بنیک نیتی" بہی جدید ایزاد کئے گئے ہیں-

عدالتوں کو تشریح ہذا کے متعلق کرنے میں محتاط رہنا چاہئے اور یہ اُن صورتوں سے متعلق نہیں ہوگی جو اسکے الفاظ کی ذیل میں نہیں آتیں (۲) کوئی شخص ایسے فیصلہ کا پابند نہو گا جبکی اُسکو خبر نہو اور جو اُسکی غیبت میں حاصل ہوا- عدالتوں کا فرض ہے کہ تشریح ہذا کو مانع نالشات جدید نہ قرار دیں جبتک یقین کامل نہ ہو جائے کہ قانون مذکور اس مقدمہ کے عین حسب حال ہے (۳) اور یہ اُن صورتوں سے متعلق ہے جہانکہ چند مختلف اشخاص ایک حق مفاد یا دیگر حق کا دعوائے ایک مشترک استحقاق کے ذریعہ سے کریں مثلاً جہانکہ باشندگان ایک موضع بروئے رواج ایکہی قطعہ اراضی پر چراگاہ کا یا ایک ہی چشمہ یا چاہ سے پانی لینے کا دعوائے کریں (۴) نسبت نالشات کے جنمیں اراضی کے لئے دعاوے کئے گئے ہیں ملاحظہ ہوں انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۹۱ و جلد ۶ صفحہ ۱۲۱ و جلد ۲ صفحہ ۳۲۸ نالشات

(۱) اودہ کیس جلد ۸ صفحہ ۳۰۹- (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۴۱ و ۱۴۲ (۳) نمبر ۱۱۱ سنہ ۱۸۸۶ء (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۹۴-

برخلاف شریک حصہ داران کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۳ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۴۔ اور نسبت ڈگریات برخلاف کرنادن ہائے کے انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۷۹ و جلد ۵ صفحہ ۲۱۱ و جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۱ و جلد ۶ صفحہ ۱۲۱ و جلد ۲ صفحہ ۲۰۳۔

نسبت نالش قایم مقامی بخلاف فرقہ پوجاریاں کے ملاحظہ ہو۔ انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۰۵۔ لہذا تشریح ہذا اوس حق تصرف قدیم سے متعلق نہیں جسکا دعوے ایک شخص واحد نے اپنے مکان اور جایداد کے متعلق کیا ہو (۱) تشریح ہذا صرف مدعی سے متعلق ہے نہ کہ مدعاعلیہ سے (۲) کوئی شخص جس کو ایک مشترک حق ہمراہ دیگران حاصل ہو مجاز نہیں ہے کہ از نام خود واسطے قایم کرنے حق دیگراں کے نالش کرے اِلّا باجازت اُن کے (۳) لیکن ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۲۸ و ۳۳۲ و جلد ۱۰ صفحہ ۷۹ و ۸۲۔

اشخاص جو فریق نالش سابق میں نہ تھے۔ بکر نے چند اشخاص پر عدالت مال میں نالش بیدخلی دائر کی مدعاعلیہ نے عذر کیا کہ وہ مالکان نصف جایداد نزاعی کے ہیں اور بکر وغیرہ باقی نصف کے مالک ہیں عدالت مال نے یہ تجویز کی کہ عمرو مالک نہ تھا۔ عمرو نے بعد ازاں یہ نالش عدالت دیوانی میں واسطے استقرار حق کے دائر کی۔ تجویز ہوئی کہ فریقین نالش سابق بابت حق خانگی متدعویہ جو بشرکت دیگر اشخاص کے تھا۔ نالش حسب تشریح کے نہیں کرسکتے تھے بغرض متعلق ہونے تشریح ہذا کے شرکت حق کی ضروری ہے۔ دوسری نالش سے تجویز امر تنقیح طلب متعلق استحقاق بکر وغیرہ مانع اُن لوگوں کا نہیں ہے جو فریق نالش ماقبل میں بنائے گئے تھے از کرامت حسین صاحب جسٹس: مسئلہ امر تجویز شدہ سابقہ بعض قیود کے مانع اسکا ہے کہ عدالت انصاف نالش مابعد میں ایسا امر تنقیح طلب فیصل کرے جو نالش سابق میں فیصل ہو چکا تھا جب کسی عدالت کی بہ تعلق کسی امر تنقیح طلب کے جو نالش مابعد میں پیدا ہوا ہو یہ رائے ہو کہ بموجب قاعدہ امر تجویز شدہ کے تجویز امر تنقیح طلب مذکور کی ممنوع ہے تو وہ اس امر تنقیح طلب کے فیصل کرنے سے اجتناب کرتی ہے۔ اس فعل عدالت کو فیصلہ امر تنقیح مذکور کا نالش مابعد میں

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۷۷ و ۸۵ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۹۴ – (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۲۱ – ۱۲۶ و ۱۲۷ – و بمبئی لارپورٹر جلد ۱ صفحہ ۵۳۴ – (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۹۶ و ۹۹۴ –

سمجھنا غلط نام سے موسوم کرنا ہے اور اس سے کسی طرح اختیار فیصل کرنے امر تنقیح طلب مذکور میں مابین مدعی اور باقی مدعا علیہم کے خلل نہیں آتا - (۱)

ایک نالش بیدخلی میں جو عدالت مال میں دائر کیگئی تھی مدعا علیہم نالش نے یہ عذر کیا کہ وہ خود حقدار ہیں - اور اسسٹنٹ کلکٹر نے یہ تجویز کی کہ مدعی بمقابلہ اُن کے استحقاق ثابت کرنے میں قاصر رہا یہ فیصلہ قطعی ہوگیا - ایک نالش مابعد عدالت دیوانی میں واسطے استقرار حق بمقابلہ مدعا علیہم سابق اور نیز دیگر اشخاص کے دائر کیگئی - تجویز ہوئی کہ فیصلہ عدالت مال جہانتک کہ اُن اشخاص کو تعلق ہے جو نالش سابق میں مدعا علیہ تھے - اتمام تجویز شدہ کار کہتا ہے لیکن نہ بمقابلہ اُن اشخاص کے جو فریق نالش مذکور نہ تھے (۲)

دعوے اشتراکیت کرتے ہوں | حق دادرسی کی بابت اس صورت میں مابین اُن فریقین نالش کے دعویدار ہونا کہا جائیگا جنکو بصورت عطا کئے جانے دادرسی کے فایدہ پہونچیگا اور جنکو دادرسی متدعویہ میں ایسا استحقاق حاصل ہو کہ وہ باہم بطور شریک مدعیاں کے شامل ہو سکیں جس صورت میں کہ چند شریک حصہ داروں نے نالش واسطے دلا پانے کل جایداد کے کی اور بطور مدعا علیہ ایک شریک حصہ دار کو جسنے بطور مدعی شامل ہونے سے انکار کیا تھا شامل کیا اور جو حاضر نہوا اور ڈگری بحق مدعیاں بہ عطائے صرف اُن کے حصص کے دیگئی تو نالش مذکور کی نسبت یہ تصور کیا جانا چاہیئے کہ مدعیاں نے صرف اپنے حصص کے لئے دائر کی تھی اور مدعا علیہ شریک حصہ دار یا اُسکا قایم مقام بطور مدعی ایک مابعد کی نالش بخلاف کسی ایک شریک مدعا علیہ بنالش سابق میں فیصلہ مذکور پر بطور امتناع زیر تشریح ہذا بنا بر اس وجہ کے حصر نہیں کر سکتا کہ مدعیاں بنالش سابق نے اپنے لئے اور مدعا علیہ شریک حصہ دار کیلئے ایک دادرسی مشترک کا دعوے کیا تھا (۳) نسبت اس امر کے کہ کون کون اشخاص بزمرہ مدعیاں شامل کئے جا سکتے ہیں ملاحظہ ہو قاعدہ اول آرڈر اول مجموعہ ہذا

(۱) الہ آباد لا جرنل جلد ۵ صفحہ ۳۴۳ - یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۹ صفحہ ۸۱۹ - یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۳ صفحہ ۴۹۳ - (اجلاس کامل) - (۲) الہ آباد لا جرنل جلد ۸ صفحہ ۱۴۳ - یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۳ صفحہ ۵۸۴ - یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۱۰ صفحہ ۹۲۹ -
(۳) ،، ،، مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۴۵۷ - بہ منسوخی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۲۲۴ و بہ عدم پیروی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۶۴ -

کوئی نالش ایک شخص دوسرونکی طرف سے قایم نہیں رکھہ سکتا جنکا تعلق شئے مدعا بہا نالش میں ویسا ہی ہو جیسا کہ شخص مذکور کو۔ اِلّا اُس صورت میں کہ دادرسی متدعویہ نامبردہ اُن اشخاص کیلئے مفید ہو جنکی طرف سے وہ قایم مقام ہونا چاہتا ہے اور اشخاص مذکور فی نفسہٖ دادرسی ستدعیہ میں واسطہ رکہتے ہوں (۱) ایک سابقہ نالش میں موجو الوقت مدعیان (مدعا علیہم حال) نے درحالیکہ انہوں نے مدعی حال کی موجودگی کو عرضید عوے میں تسلیم کیا جو کہ اُس وقت نابالغ تہا اُسکو شامل مسل کرانیکی کوئی کوشش نہ کی اور نہ اُسکا کوئی ولی دوران مقدمہ مقرر کیا۔ بالعبد کی نالش منجانب نابالغ میں جسمیں امر تنقیح طلب نالش سابق پہر جہگڑا زیر تنقیح تہا مدعا علیہم حال نے عذر کیا کہ بوجہ تشریح ہذا نالش ممنوع السماعت ہے قرار دیا گیا کہ نابالغ کو کہ وہ بذریعہ ولی یا رفیق قریب ترکے نالش کرسکتا ہے بعدم موجودگی ایسی قائمقامی کے ایسی قسم کی نالش کا پابند نہیں قرار دیا جاسکتا جسکی نوعیت کو وہ نہ تو سمجہہ سکتا ہو اور نہ اُسمیں شامل ہو سکتا ہو اِلّا اُس صورت میں کہ باضابطہ طور پر اُسکا کوئی قایم مقام ہو کیونکہ قواعد متعلق علم مندرجہ بعض سندات نابالغ سے متعلق نہیں ہو سکتے (۲) جبکہ ایک شخص ب۔ ر کے برادران کلاں نے بہمراہی بعض دیگر ورثاء بازگشت کے نالش بابت قبضہ بعض اراضی کے دائر کی جو ایک مشترک کہاتہ کا جزو تہی اِلّا نالش مذکور میں ب۔ ر کا کوئی ذکر نکیا گیا اور نہ اُسکی موجودگی کا کوئی اشارہ کیا گیا اور عرضید عوے کے مضمون سے یہ ظاہر نہ ہوا کہ اُس کے واسطے کسی چیز کا مطالبہ ہے اور نہ یہ ظاہر کیا گیا کہ نامبردہ کو اس تنازعہ کا کچہہ علم تہا قرار دیا گیا کہ گو اراضی متدعویہ ایک کہاتہ کا جزو ہو مگر چونکہ ہر ایک فریق عوید ارنالش کو بصورت کامیابی اراضی میں جداگانہ حقوق حاصل ہوتے۔ پس مدعی کی نسبت یہ تصور نہیں کیا جاسکتا کہ اُس نے ب۔ ر کے واسطے کسی چیز کا دعوے اندرون مراد تشریح ہذا محض اس وجہ سے کیا تہا کہ بعض اُن وارثان میں سے اُس کے برادران کلاں تہے لہذا قرار دیا گیا کہ ب۔ ر کے برخلاف نالش مذکور کا فیصلہ نزاع فیصل شدہ سابقہ نہ تہا (۳)

---

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۵۷۔ بہ تقلید مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۱۷ و بنگال لارپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۳۵۲ بہ تمیز انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۱۔ (۲) نمبر ۳ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ (۳) نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ۔

سنہ ۱۸۷۷ء میں رامدیال نے اکہنڈ انند پر واسطے قبضہ اُس زمین کے نالش کی جسکے اوپر سے راہ چلنے کے استحقاق کا نالش حال میں بدیں وجہ دعوے کیا گیا کہ اکہنڈ انند نے اُسکو رامدیال کے پاس فروخت کر دیا تہا۔ اکہنڈ انند نے عذر کیا کہ قطعہ مذکور کو فروخت کے وقت بوجہ ہونے گذر کے رکہہ لیا گیا تہا۔ نالش حال کو جوہترام و نہ کس دیگر نے برخلاف رام دیال و ہر گوبند و بلدیو کے واسطے قایم کرنے حق راہ اوپر اسی زمین کے دایر کیا۔ عدالت ہائے ماتحت نے تجویز کیا کہ اصلی خریدنیوالا۔ اکہنڈ انند سے ہرگوبند تہا نہ رامدیال اور اجرائے راستہ کی ڈگری بحق مدعیان دیدی۔ چیف کورٹ میں اپیل خاص پیش ہونے پر عذر کیا گیا کہ نالش مذکور بروئے تشریح ہذا ممنوع السماعت ہے۔ تجویز ہوئی کہ جہانتک کہ رامدیال و اکہنڈ انند ہر ایک جداگانہ اور نہ منجانب دیگراں کے یا بحیثیت قایم مقامی کے مقدمہ سابقہ میں کارروائی کرتے ہے اور جہانتک کہ یہ تجویز ہوا تہا کہ ہرگوبند اور نہ رامدیال اصلی مشتری تہا۔ رامدیال و اکہنڈ انند سنہ ۱۸۷۷ء کے مقدمہ میں حسب منشا و تشریح ہذا ایک نیتی کے ساتہہ ایک ایسے استحقاق کی نسبت نزاع نہ کرتے تہے جسکے وہ بالاشتراک دیگر اشخاص کے دعویدار تہے اور اسلئے نالش حال ممنوع السماعت نہیں ہے (۱)

ایک نالش فک الرہن میں جو منجانب چار پسران اصل راہن کے ایک پسر کیجانب سے دایر ہوئی تہی یہ معلوم ہوا کہ کچہہ عرصہ پیشتر پسران مذکور میں سے ایک اور پسر نے بغرض انفکاک رہن مذکور نالش کی تہی اور مدعا علیہم آنوقت کے اس عذر پر کہ مدعی آنوقت تنہا نالش نہیں کر سکتا تہا مدعی مذکور نے یہ ثابت کرنیکی کوشش کی تہی کہ وہ منجانب برادران خود نالشی تہا اور بہ تعلق مدعی حال اسنے یہ ذمہ کیا تہا کہ یا تو نامبردہ کو اصالتاً حاضر کریگا اور یا اس سے مختارنامہ حاصل کریگا اور کہ وہ ہر دو امور میں سے کسی امر کے کرنے سے قاصر رہا تہا۔ علاوہ ازیں یہ ظاہر کرنے کے لئے کچہہ نہ تہا کہ مدعی حال جو اُسوقت بمقام جہنگ غیر حاضر تہا بوادر خود کی نالش سے آگاہ تہا یا اسمیں شریک ہوا تہا اسبارہ میں محض اسکے بہائی کا بیان تہا جو اسنے برائے فایدہ خود کیا تہا۔ بحالات بالا یہ قرار دیا گیا کہ نالش حال بوجہ فیصلہ نالش سابق نزاع فیصلشدہ سابقہ نہ تہی ـ (۲)

حق عام	ملاحظہ ہو دفعہ ۹۱ - ایکٹ ہذا ـ

(۱) نمبر ۵۹ سنہ ۱۸۷۹ء پنجاب ریکارڈ - (۲) نمبر ۲۷ سنہ ۱۹۰۳ء پنجاب ریکارڈ

ذاتی حق ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۹۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۷۷ و ۸۵ -

بہ نیک نیتی ملاحظہ ہو دفعہ ۳ ضمن (۲۰) ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۷ع عبارات عامہ و دفعہ ۵۲ مجموعہ تعزیرات ہند نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ع و پنجاب ریکارڈ نمبر ۵۹ سنہ ۱۸۷۹ع تحت عنوان "دعوے لشرکت کرتے ہوں" زیر تشریح ہذا -

مقدمہ جدید کا ممنوع السماعت ہونا

دفعہ ۱۲ - جب کوئی مدعی قواعد کی رو سے کوئی تازہ مقدمہ نسبت کسی خاص بنائے مخاصمت کے دائر کرنے سے ممنوع کیا جائے تو وہ کوئی مقدمہ نسبت بنائے مخاصمت مذکور کے کسی عدالت دیوانی میں جس سے مجموعہ ہذا متعلق ہے دائر نہیں کرسکیگا

دفعہ ہذا جدید قایم ہوئی ہے اور منشا یہ ہے کہ جبکہ احکام مجموعہ ہذا کے قواعد کے تحت میں لائے جائیں - قواعد سے مراد اُن قواعد کی ہے جو اس مجموعہ کے آخر تحت آرڈر ہائے میں منقسم کئے گئے ہیں یا بموجب اُن اختیارات کے جو مجموعہ ہذا کی رو سے دیئے گئے ہیں آیندہ وضع کئے جائیں (۱) نیز ملاحظہ ہو ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۳۶۴ -

تجویز ریاست غیر کن صورتوں میں قطعی نہیں ہے

دفعہ ۱۳ - تجویز ریاست غیر ایسے امر کی نسبت قطعی ہوگی جو صریحاً اُس کی رو سے درمیان اُنہیں فریقین کے یا درمیان اُن کے جنکے ذریعہ سے متخاصمین حال یا بعض اُن میں سے دعویدار ہوں اور اُسی استحقاق پر خصومت کرتے ہوں فیصل ہوچکا ہو - سوائے صورت ہائے مفصلہ ذیل کے :-

(الف) اگر عدالت مجاز نے اُسکو نہ سنایا ہو -

(ب) اگر وہ حسب روئداد مقدمہ نہ کیگئی ہو -

(ج) اگر مقدمہ سے بادی النظر میں معلوم ہو کہ وہ تجویز اوپر غلط فہمی کسی ایسے قانون کے مبنی ہے جو درمیان مختلف اقوام واجب التعمیل ہو - یا اُن صورتوں میں جہاں قانون نافذہ برٹش انڈیا کا تعلق ہو تو تجویز سے قانون مذکور کا تسلیم کیا جانا نہ پایا جاتا ہو -

(د) اگر وہ کارروائی جس میں تجویز حاصل کیگئی ہو خلاف انصاف اصلی کے ہو -

(ہ) اگر وہ تجویز فریب سے حاصل کیگئی ہو -

(و) اگر وہ موید ایسے دعوے کی ہو جو کسی قانون مجاریہ برٹش انڈیا کی عدول حکمی پر مبنی ہو -

---

(۱) مسودہ کی دفعات پر نوٹ -

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۱۴ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع کے ہے جس کے مضمون کو زیادہ تر صریح الفاظ میں مرتب کیا گیا ہے ضمن (الف) جدید ایزاد کیا گیا ہے اور آخری فقرہ دفعہ سابق کو متروک کر دیا ہے۔

دفعہ ہذا میں چھہ امور ایسے بیان ہوئے ہیں کہ جب انکا وجود کسی تجویز عدالت ملک غیر میں پایا جاوے تو وہ تجویز بطور عذر مانع سماعت قابل قبول نہ ہوگی۔

نقص اول یہ ہے کہ اگر عدالت مجاز نے اسکو نہ سنا ہو۔

نقص دوم یہ ہے کہ فیصلہ بحسب روئداد مقدمہ کے نکیا گیا ہو جس سے مراد یہ ہے کہ مقدمہ کسی امر تمہیدی پر مثل نقص ضابطہ یا قانون فیصل ہوگیا ہو اور روئداد مقدمہ پر کچھہ توجہ نہ کیگئی ہو تو یہ امر ایسے مدعی کے واسطے در بارہ نالش میں کچھہ مضر نہوگا۔

نقص سوم ضمن (ب) دفعہ ہذا کا ہے اور وہ یہ ہے کہ فیصلہ اوپر غلط فہمی ایسے قانون کی ہو جو باہم والیان ملک کے واجب التعمیل ہو یا برٹش انڈیا میں نافذ ہو۔

الفاظ جو درمیان مختلف اقوام واجب التعمیل ہو دراصل لفظ انگریزی میں انٹرنیشنل لا ہے جو کہ ضمن (ج) دفعہ ہذا میں مندرج ہیں۔ اور اسکا ترجمہ پہلے ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع کے ضمن (ب) میں جو باہم والیان ملک کے واجب التعمیل ہو کیا گیا تھا اور مجموعہ ہذا میں جو درمیان مختلف اقوام واجب التعمیل ہو کیا گیا ہے۔ یہ وہ قانون ہے جو باہم والیان ملک کو واجب التعمیل ہے اور اسکی بناء کی وجہ یہ ہے کہ ابتداً اُس زمانہ میں جب سلطنت روم غارت ہوئی تھی اور عیسائی مختلف طور سے مختار ہو گئے تھے تو اُسوقت ایسا قاعدہ نہیں تھا جو باہمی ارتباط یا تجارت میں رہنما ہوتا۔ اور اسوجہ سے بہت دقتیں پیش آتی تھیں ابتداً اسمیں صرف رسوم تجارت کے معاملات داخل تھے۔ اور رفتہ رفتہ اس طرح مرتب ہوا کہ تمام لوگوں کی اسائش قدرتی کا وسیلہ ہوگیا۔ ابتداً یہ صرف تجارت ہی کی غرض سے مرتب ہوا تھا اور جس قدر ارتباط اقوام ہوتا گیا یہ قانون بھی دیگر معاملات سے متعلق ہوا۔ اور یہ قانون عام فوائد اور فرائض قوم پر مبنی ہے۔ اور اُسکی تمام بناء اصول عقلی پر ہے جو وقتاً فوقتاً عہدنامجات والیان ملک میں درج کیجاتی ہیں یا پائی جاتی ہیں۔

اصول قانون یہ ہے کہ ایک سلطنت کا قانون دوسری سلطنت میں کچھہ وقعت نہیں رکھتا اُسکی جو کچھہ توقیر ہوتی ہے اسی سلطنت کے حدود میں ہوتی ہے اور اُس کے وہی لوگ پابند ہیں

جو اُس ملک کی رعیت ہیں یا وہ لوگ جو اُس ملک میں ہوں اور وہ اُسی وقت تک جبتک کہ اُس ملک میں رہیں ایک مقولہ قانون ملکی و قومی یہ ہے کہ ہر قوم کو علیحدہ سلطنت اور اختیارات اپنے ملک میں حاصل ہیں اور دوسرا یہ ہے کہ کوئی سلطنت یا قوم کسی ایسے قانون کے ذریعہ سے اُس جایداد پر کچھ اثر نہیں پہونچا سکتی جو اُس کے حدود ملک کے باہر ہو اور نہ اُن اشخاص کو پابند کر سکتی ہے جو اُس کے ملک میں نہ رہتے ہوں - خواہ وہ لوگ اُس ملک کی پیدایش ہوں یا نہوں اور اُن دونوں مقولوں سے ایک اور مقولہ اخذ کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ جو وقعت ایک ملک کا قانون دوسرے ملک میں رکھتا ہے وہ یہیں تک ہے جہانتک کہ وہ خلاف قانون ملک موخرالذکر کے نہو -

ایک بڑے لائق مقنن ھوبریس نے تین امور لکھے ہیں جو تمام عالم میں بڑی تعظیم کے قابل ہیں - اول یہ کہ قانون ہر سلطنت کا اُسی سلطنت کی حدود میں نافذ ہے اور اونہیں کا مطیع ہے جو اسکی رعایا ہیں لیکن اپنی حدود سے باہر -

دوسرے تمام اشخاص جو کسی سلطنت کی حدود میں ہوں خواہ اُنکا قیام عارضی ہو یا دوامی اُسی سلطنت کی رعایا ہیں -

تیسرے یہ کہ ہر ملک کا سلطان دوسرے بادشاہ کے قانون کی اپنے ملک میں اسیطرح وقعت کرتا ہے جیسے کہ اپنے قانون کی اور وہ اسی حد تک جبتک کہ اول الذکر کے قانون اور حقوق کے مخالف نہو -

اِن تمام مقولوں پر غور کرنے سے قانون قومی و ملکی اور اُسکی نفاذ کی حقیقت معلوم ہوجائیگی

اب یہ سمجھنا چاہیے کہ اگر کوئی فیصلہ عدالت غیر کا ایسا ہو جو غلط فہمی قانون ملکی و قومی کی وجہ سے کیا گیا ہو تو عدالت برٹش انڈیا میں بطور عذر مانع سماعت عارض دعوے قبول نکیا جاویگا - مثلاً اگر کوئی عدالت ملک غیر بنفاذ کفالت ڈگری ایسی جایداد کی نسبت صادر کرے جو اسکی حدود ملک میں داخل نہو تو وہ غلط فہمی قانون ملکی پر مبنی ہوگی - اور اُس ڈگری کی رو سے وہ جایداد کسی طرح موثر نہوگی یا جیسے کہ قانون انگریزی کے موافق عیسائیوں کو دوسری شادی کرنی بحالت حیات زوجہ یا شوہر کے ممنوع ہے اور جرمنی میں کوئی انگریز جاکر دوسری شادی بحالت حیات اپنی زوجہ کے کرے - اور وہاں کی عدالت سے یہ شادی جایز قرار پاجاوے اور دوبارہ اُسکی بحث انگلستان میں واقع ہو تو عدالت انگلستان

یا کوئی شخص اُس فیصلہ کا پابند نہیں ہوگا بلکہ غلط فہمی قانون ملکی و قومی تصور کیجاویگی۔

نقص چہارم | چوتھا نقص یہ ہے کہ فیصلہ خلاف انصاف عقلی کے ہو جس سے یہ مراد ہے کہ فیصلہ اسطرح صادر کیا گیا ہو کہ عقل سلیم اُس کو غیر صحیح قرار دے مثلاً یہ کہ حاکم مجوز خود فریق مقدمہ تھا اور اُس نے اپنے حق میں ڈگری صادر کرلی یا یہ کہ مدعا علیہ کو نالش کی اطلاع نہیں دیگئی یا جوابدہی کا موقع مدعا علیہ کو نہیں ملا اور مقدمہ اُس کے خلاف فیصل کیا گیا ایسی صورت میں بھی فیصلہ ریاست غیر عذر مانع سماعت نہیں ہوگا۔

نقص پنجم | پنجواں نقص فریب سے فیصلہ کا حاصل کرنا۔ مقولہ قانونی یہ ہے کہ فریب ہر شئے کو خراب کرتا ہے پس جو شئے کہ فریب سے حاصل کیگئی ہو وہ درحقیقت کچھ نہیں ہے۔ اور اُسپر استدلال نہیں ہوسکتا۔

نقص ششم | چھٹا نقص اگر فیصلہ عدالت ملک غیر مؤید ایسے دعوے کا ہو جو کسی قانون مجریہ برٹش انڈیا کی عدول حکمی پر مبنی ہو۔ اس سے یہ مراد ہے کہ وہ دعوائے جسکی نسبت فیصلہ عدالت ملک غیر صادر کیا جاوے ایسی بناء پر ہو جو خلاف کسی قانون مجریہ برٹش انڈیا کے مقاصد کے ہو یعنی اگر دعوائے ایسے معاہدہ کی بناء پر ہو جو قانون معاہدہ نافذ برٹش انڈیا کی رو سے ناجائز ہو یعنی جنمیں سے چند معاہدات ناجائز کا ہمنے دفعہ ۹ میں ذکر کیا ہے۔

اگر منجملہ ان نقصوں کے کوئی نقص فیصلہ عدالت ملک غیر میں پایا جاوے تو وہ قابل استدلال مثل عذر مانع سماعت نہوگا۔

جو ڈگری کہ عدالت ملک غیر سے صادر ہو اُسکا اجراء عدالت برٹش انڈیا کے ذریعہ سے نہیں ہوسکتا اسکی وجہ یہ ہے کہ دفعہ ۴۴ مجموعہ ہذا کی رو سے ڈگری اُنہیں عدالت ہائے ملک غیر کی عدالت ہائے ملک برٹش انڈیا میں جاری ہوسکتی ہے جسکا تقرر بموجب حکم نواب گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل کے کسی رئیس کے ملک میں ہوا ہو۔ لیکن ایسی ڈگری کی بناء پر مقدمہ رجوع ہوسکتا ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ حسب مذکورہ بالا ڈگری کا اجراء نہیں ہوسکتا۔ لیکن اُسکی بناء پر جو نالش ہوا اور اُس میں ڈگری صادر ہو تو وہ اسطرح جاری ہوگی جسطرح اسی عدالت کی ڈگری ہوتی ہے۔

تجویز ریاست غیر | تجویز ریاست غیر سے عدالت غیر ریاست کی تجویز مراد ہے (۱)

(۱) دفعہ ۲ ضمن (۶) مجموعہ ہذا۔

حکم زیر دفعہ ۱۲ - آربٹریشن ایکٹ (۱) تجویز ریاست غیر نہیں (۲) نیز ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۲ ضمن (۶) مجموعہ ہذا - تجویز ریاست غیر کو دو طرح سے استعمال کیا جاتا ہے - اول از طرف مدعا علیہ بطور امر تجویز شدہ بطریق جواب اُس دعوے کے جو اُس کے خلاف کیا گیا ہو اور دوم اُس کے نفاذ کے لئے نالش کیجاتی ہے -

تاثیر تجویز ریاست غیر دفعہ ہذا اور دفعہ ۴۴ الف تجویز ریاست غیر کی تاثیر بطور امر تجویز شدہ کو تسلیم کیا گیا ہے اگر صورت ہائے متذکرہ ضمن ہائے (الف) و (ب) و (ج) و (د) و (ہ) و (و) موجود نہوں تو تجویز ریاست غیر ہندوستان میں اثر نزاع فیصل شدہ کا رکھتی ہے (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۳۷ - اور اگر صورتہائے متذکرہ ضمن ہائے مذکور میں سے کوئی موجود ہو تو اُس صورت میں نہیں اور وہ غیر قطعی ہوتی ہے اگر عدالت ریاست غیر کو اختیار حاصل نہ تھا تو اُس کی تجویز قطعی نہ ہوگی (۴) اور مدعا علیہ کو ثابت کرنیکا حق حاصل ہے کہ عدالت تجویز کنندہ عدالت مجاز نہ تھی (۵)

تجویز ریاست غیر نسبت کسی امر تنقیح کے اگر عدالت تجویز کنندہ عدالت مجاز ہو تو ہندوستان میں قطعی ہوتی ہے (۶) ڈگری عدالت ریاست غیر بلا واسطہ اراضی واقعہ برٹش انڈیا پر اثر پذیر نہیں ہے (۷)

ریاست غیر کا فعل تجویز ریاست غیر سے مختلف شے ہے (۸) نیز ملاحظہ ہو بہ تعلق دیوالیہ ممالک مقبوضہ فرانس - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۵۸ -

عدالت ریاست غیر کے فیصلہ کو نزاع فیصل شدہ کی تاثیر دینے کے لئے لازم ہے کہ اسکو باضابطہ اور باقاعدہ عدالت قایم شدہ ثابت کیا جاوے - جس کو فیصلہ کرنے کا بلا واسطہ اختیار حاصل تھا (۹)

مانع نالش محض یہ امر کہ ایک دعوے ریاست غیر کی عدالت میں دایر ہے بوقت دایری دعوے اندرون ہندوستان مانع نہیں ہے (۱۰) نہ ڈگری کیطرفہ برخلاف باشندہ برٹش انڈیا کے

(۱) سنہ ۵۲ و ۵۳ وکٹوریہ فصل ۴۹ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۷۴ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۴ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۷۷ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۱۹ (۶) بمبئی لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۹۸ (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۲۵۷ - (۸) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۶۲۰ (۹) نمبر ۱۳ سنہ ۹۹ء پنجاب ریکارڈ (۱۰) ٹیلر رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۴۱ -

جو عدالت ریاست کے حدود اختیار سماعت میں نہ رہتا تھا ایسی بنا پر دعوے پر جو ہندوستان میں پیدا ہوئی ہو (۱) مگر ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۳ صفحہ ۹۶ و جلد ۱ صفحہ ۱۹۶۔

برٹش ہندوستان میں دعوے بر بنائے تجویز عدالت واقعہ ریاست ہائے ہندوستانی قابل سماعت ہے (۲) اور ایسی عدالت روئداد مقدمہ کی نسبت تحقیقات کرنے سے ممنوع نہیں ہے (۳)

اجرائے | عدالت ہائے برٹش انڈیا میں ان ڈگریات کی اجراء نہیں ہو سکتی جو عدالت ریاست غیر نے ایسے شخص کی نسبت صادر کی ہو جو رعایا برٹش ہو۔ برٹش انڈیا میں رہتا ہو۔ اور عدالت ریاست غیر کے حدود اختیارات کے اندر بوقت دائری مقدمہ یا قبل اسکے نہ تھا۔ اور جس نے اپنے کسی فعل سے مثلاً حاضر ہونے یا مقدمہ میں جوابدہی کرنے سے اپنے آپکو اس عدالت کے اختیارات کے ماتحت نہیں کیا (۴) نہ تجویز ریاست غیر جو برٹش انڈیا کے ڈگری کی بنا پر حاصل کیگئی ہو۔ اصلی ڈگری کے اجراء کی مانع ہے (۵)

دعوے بر بنائے تجویز ریاست غیر | ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۲۸۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۲۵۹ و جلد ۱۳ صفحہ ۲۹۶ و مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۸۲ و جلد ۲ صفحہ ۴۰۷ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۱

تجویز ریاست غیر جو برٹش رعایا کے خلاف بدوں حاضری رعایا مذکور کیگئی ہو برٹش انڈیا میں دعوے کی تائید کے لئے کافی نہیں ہے (۶) لیکن اگر مدعا علیہ عدالت غیر کی حدود اختیار سماعت میں کاروبار کرتا ہے اور ان اختیارات کے متعلق اسنے اعتراض نہیں کیا تو دعوے دائر ہو سکتا ہے اور مدعا علیہ کو عذر سماعت کا کوئی حق نہیں ہے (۷) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۱۲۔

جبکہ تجویز ریاست غیر جسپر دعوے مبنی ہے کسی ایشیائی یا افریقی عدالت کی کی ہوئی ہے۔

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۵۹۔ (۲) نمبر ۱۹۱ ۱۸۸۸ء و نمبر ۶۶ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۸۶۔ یہی مقدمہ بمبئی لا رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۵۳۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۲۲ (۳) نمبر ۱۰۲ ۱۸۹۲ء و نمبر ۹۶ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۱۱۷ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۹۳۱۔ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۲ (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۲۷ (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۲۸۰۔

تو عدالت ہائے ہندوستان حالات مقدمہ کی تحقیقات کرنے سے ممنوع نہیں ہیں۔
ایسی صورتوں میں برٹش انڈیا کو حق اقتضائے رائے اس امر کا حاصل ہے کہ وہ ان تجاویز کو بطور شہادت قاطعہ خیال کرے یا نہ کرے (۱)

نسبت بے ضابطگی بعدالت ہائے ریاست غیر ملاحظہ ہو۔ انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۴۰۰۔

| نوٹس | ارجاع نالش کا نوٹس دیا جانا چاہئے جس میں مہلت معقول ہونی چاہئے لیکن

اگر کوئی بے ضابطگی ضابطہ تعمیل حکمنامہ میں ہوئی ہو تو وہ قابل لحاظ نہ ہوگی (۲)

| میعاد | ملاحظہ ہو۔ آرٹیکل نمبر ۱۱۷ ضمیمہ ۲۔ ایکٹ نمبر ۹ ۱۹۰۸ء

| قیاس عدالت نسبت تجویز ریاست غیر | **دفعہ ۱۴** جب کوئی دستاویز پیش کیجائے جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ وہ نقل مصدقہ کسی تجویز ریاست غیر کی ہے تو عدالت قیاس کریگی کہ تجویز جس کی وہ نقل ہے ایک عدالت مجاز کی طرف سے سنائی گئی الاجبکہ مسل سے اُسکے خلاف پایا جائے لیکن عدالت مذکور کے مجاز نہ ہونے کا ثبوت دینے سے ایسا قیاس رفع ہو سکتا ہے۔

دفعہ ہذا بجائے تشریح ۲ دفعہ ۱۳۔ ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

دفعہ ہذا قانون شہادت ہند کی دفعہ ۷۹ کے مشابہ ہے جس میں قیاس نسبت صحت نقول مصدقہ بیان ہوئے ہیں اُسمیں عدالت کو دو قسم کا قیاس کرنا لازم ہے ایک نسبت صحت دستاویز مصدقہ کے۔ دوسرا نسبت عہدہ افسر تصدیق کنندہ کے۔ امور قیاسی سے یہ مراد ہے کہ عدالت کو فوراً اس کے معاینہ کے بعد یہ قیاس کرنا چاہئے کہ وہ دستاویز جس افسر کے نام سے تصدیق کی ہوئی ہے اُسکو اُسکی تصدیق کرنیکا منصب تھا اور وہ نہیں ضوابط کے موافق تصدیق کی گئی ہے۔ جو اُسکے واسطے مقرر ہیں۔

یہ قیاس کرنا اُسوقت تک لازم ہوگا جبتک کہ کوئی فریب یا عدم اختیار افسر تصدیق کنندہ یا عدم اختیار ثبت دستخط عدالت کے سامنے ثابت نکیا جاوے۔ نیز ملاحظہ ہو مدراس لاٹیمس جلد ۱۰ صفحہ ۵۶۸۔

---

(۱) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۷

(۲) نمبر ۱۹۱ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ۔

مقام ارجاع نالش

کس عدالت میں نالش دائر ہونی چاہئے

دفعہ ۱۵ - ہر نالش سب سے ادنے درجہ کی عدالت میں جو اُسکی تجویز کرنیکی مجاز ہو رجوع کیجائیگی۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۱۵ - ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

سب سے ادنیٰ درجہ کی عدالت

ضابطہ دیوانی کا اس سے تعلق ہونا شرط ہے (۱) اختیار سماعت اُس مالیت پر منحصر ہے جو مدعی اپنے عرضیدعوے میں درج کرے (۲) اور تمام سوالات متعلق اُس مقدمہ کے وہی عدالت فیصلہ کریگی (۳) اور ڈگری واجب التعمیل ہوگی خواہ فیصلہ غلط ہی ہو (۴)

ہندوستان کے مختلف صوبجات میں عدالت ہائے دیوانی کا تقرر اور انتظام حسب ذیل ایکٹوں کے بموجب ہے:-

بنگال اضلاع متحدہ و آسام و ممالک متحدہ آگرہ	ایکٹ نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۸۷ء	ممالک متوسط	ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۲ء
بمبئی	،، ۱۴ سنہ ۱۸۶۹ء	اودھ	،، ۱۳ سنہ ۱۸۷۹ء
مدراس	،، ۳ سنہ ۱۸۷۳ء	جھانسی	،، ۱۸ سنہ ۱۸۶۷ء
پنجاب	،، ۱۸ سنہ ۱۸۸۴ء	برہما	،، ۶ سنہ ۱۹۰۰ء

اجمیر میں بموجب ریگولیشن عدالت ہائے اجمیر (نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۷ء) دفعہ ۲۵ صاحب کمشنر کی ہدایت کے بموجب کام دیوانی تین ادنیٰ درجوں کی عدالتوں کے تقسیم ہوگا۔ بہ تعلق لوئر برہما کے ملاحظہ ہو دفعہ ۳۱ (۲) ایکٹ عدالت ہائے لوئر برہما۔ اور بہ تعلق ممالک متوسط ملاحظہ ہو دفعہ ۱۹ - ایکٹ عدالت ہائے ممالک متوسط نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۴ء اور بہ تعلق پنجاب کے ملاحظہ ہو دفعہ ۳۵ - ایکٹ عدالت ہائے پنجاب نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۸۴ء - بہ تعلق کورگ کے ملاحظہ ہو دفعہ ۸ - ریگولیشن عدالت ہائے کورگ نمبر ۱ سنہ ۱۹۰۱ء - دفعہ ہذا عدالتوں کے اصلی اختیارات پر کچھ اثر نہیں رکھتی بلکہ اسمیں ایک انتظامی ہدایت درج ہے۔ چنانچہ جب ایک سب آرڈینیٹ جج نے ایسے مقدمہ کا فیصلہ کیا ہو جو منصف کی عدالت میں دائر ہونا چاہئے تھا۔ یا ڈسٹرکٹ جج نے

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۴۵ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۱
(۳) ،، ،، الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۵۲۲ (۴) ،، ،، الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۵۲۲

ایسے مقدمہ میں تجویز کی جو سبارڈنیٹ جج کے اختیارات کا تھا۔ تجویز ہوا کہ اسکو یہ اختیار حاصل تھا (۱) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۷۴ و ۲۷۵۔ اور مقدمہ قابل سماعت عدالت ادنیٰ کا عدالت با اختیار سماعت میں رجوع کیا جانا محض ایک بے ضابطگی ہے جو عدالت کے اختیار سماعت میں مخل نہیں ہو سکتی (۲) اور نہ روئداد مقدمہ میں (۳) نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۹۹ مجموعہ ہذا۔ اور نہ فریقین کی رضامندی سے کسی عدالت کو وہ اختیارات حاصل ہو جاتے ہیں جو در اصل اسکو حاصل نہ تھے (۴) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۳۴ سنہ ۱۸۸۷ء پنجاب ریکارڈ۔

لیکن اپنے اختیار سے زائد مالیت کی ڈگری کا اجرا عدالت کر سکتی ہے (۵) پنجاب میں سب آرڈینیٹ جج درجہ اول برائے اغراض دفعہ ۲۶۵۔ ایکٹ معاہدہ عدالت ڈسٹرکٹ جج سے ادنےٰ نہیں ہے (۶)

کاپی رایٹ اور حق ایجاد و اختراع کے غصب کا مقدمہ ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں دائر ہوگا (۷) ایسا ہی زمینداری کرنام کی موقوفی کے لئے (۸) اور بمبئی میں مقدمات بخلاف میونسپلٹی کے (۹) یا برخلاف گورنمنٹ یا کسی ملازم گورنمنٹ کے (۱۰) نالش حفاظت نابالغ بھی (۱۱) اور ایسا ہی نالشات زیر دفعہ ۹۲ مجموعہ ہذا بعدالت ڈسٹرکٹ جج یا ہائیکورٹ دائر ہونگی۔

اختیار سماعت ایک نالش قابل سماعت عدالت مطالبات خفیفہ ہائیکورٹ میں دائر کیگئی جسمیں معاہدہ بیع تابع قواعد ایسوسی ایشن تاجران چانول کیا گیا تھا۔ تو تجویز ہوئی کہ ہائیکورٹ کو اختیار سماعت حاصل تھا اور عدالت موصوف نالش تابع احکام نسبت

---

(۱) نمبر ۱۰۴ سنہ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ و ویکلی رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۱ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۰۳۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۱۵۵ و جلد ۲۵ صفحہ ۴۶ و ۴۸ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۴۴ و ۲۴۶۔ (۴) نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۵۶ (۵) نمبر ۵۴ سنہ ۱۸۸۲ء و نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۷ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۰۰۔ (۶) نمبر ۵۵ سنہ ۱۸۸۸ء پنجاب ریکارڈ۔ (۷) نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۹۱ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۹۹۴ و دفعہ ۷۔ ایکٹ نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۴۸ء دفعات ۲۹ و ۵۷۔ ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۸ء۔ (۸) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۸ (۹) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۴۶۱ (۱۰) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۰۸ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۰۰ و دفعہ ۳۔ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۶۹ء احاطہ بمبئی مرمہ۔ (۱۱) ملاحظہ طلب ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۸۹۰ء۔

خرچہ مندرجہ دفعہ ۲۲ - ایکٹ مطالبات خفیفہ پریزیڈنسی کے کرسکتی تھی (۱) نیز ملاحظہ ہو سندہ لا ریورٹ جلد ۴ صفحہ ۴۲۶ -

اختیار سماعت کا تعلق | نوعیت دعوے سے اختیار سماعت کا تعلق ہوگا نہ ڈگری سے جو دعوے میں دیجائے (۲) مگر دعوے میں اُسکو اختیار سماعت کے اندر لانیکے لئے کوئی ایسا اضافہ نہونا چاہئے جو مدعی وصول کرنیکا مستحق نہیں اور جو صرف اسلئے کیا جائے کہ وہ کسی خاص عدالت کے اختیار سماعت کا بنجائے - (۳) یا جسکی نسبت وہ مقدمہ کرنا نہیں چاہتا (۴) اور اگر اضافہ نیک نیتی سے کیا گیا ہو - اور اس سے منشاء اپیل کی رفتار کو تبدیل کرنے کا نہو (۵) یا مقدمہ کی تحقیقات پر برا اثر ڈالنے کا نہ ہو (۶) تو عدالت کو اختیار سماعت باقی رہتا ہے -

اختیار سماعت کا فیصلہ مقدمہ کی مالیت سے ہوتا ہے اور تمام مراحل مقدمہ میں باقی رہتا ہے - (۷) اور اجرائے میں اگر سود مابعد ڈگری کے ملکر مالیت زیادہ ہوجائے تو اختیار سماعت زائل نہیں ہوتا (۸) اُن مقدمات میں جہاں کسی جائداد پر بار ہو - اور اس بار کی مالیت اختیار سماعت کے اندر ہو - تو اختیار سماعت حاصل رہتا ہے خواہ جائداد کی قیمت کچھ ہو (۹) مگر ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۳۹ و جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۲ -

اگر مالیت متفرق اجزا کی مجموعہ سے پیدا ہوتی ہو تو مجموعہ مالیت اختیار سماعت کے اندر ہونا چاہئے ورنہ اختیار نہیں ہے (۱۰) اگر ترمیم دعوے پر مالیت زیادہ ہوجائے تو اختیار سماعت باقی نہیں رہتا (۱۱) بہ تعلق حدود مقامی ملاحظہ ہوں - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۴۴ و جلد ۸ صفحہ ۵۲۶ و جلد ۱۷ صفحہ ۴۹۹ و ۷۰۴ -

---

(۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۳۲۰ (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۰ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۳۷۰ و جلد ۸ صفحہ ۱۳۰ - (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳۴۲ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۰۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۴ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۶۶۱ - (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۶۸۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۸۱ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۵۳۴ - نتی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۰۴ (۸) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۰ - (۹) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۶۹۸ و ۷۷۸ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۲۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۱۰۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۴۰ (۱۰) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۷۱ (۱۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۰۸

مالیت مقدمات | مالیت مقدمہ بلحاظ کورٹ فیس اور مالیت بلحاظ اختیار سماعت مختلف ہو سکتے ہیں۔ اور مالیت بغرض کورٹ فیس کا کوئی اثر اختیار سماعت پر نہیں ہوگا (۱) ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۰۷ و جلد ۸ صفحہ ۸۰ و جلد ۹ صفحہ ۱۰۔ نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۷ ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۸۷۰ء و ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۷ء۔

مالیت بغرض اختیار سماعت فریقین کے بیانات سے فیصلہ کیجائیگی۔ مگر مدعی کے بیان پر منحصر کیا جائیگا۔ اور نہ جوابدعوے پر اور وہی مالیت تمام مراحل مقدمہ و اپیل میں قایم رہیگی (۲) نہ وہ مالیت جو عدالت نے ڈگری میں تجویز کی ہے۔ یہی عمل اپیل کے متعلق بھی ہوگا (۳) لیکن جبکہ مدعی نے مالیت کا معمولی تخمینہ درج کرکے استدعا کی ہو کہ عدالت دریافت کرے کہ کیا مالیت ہے تو یہ مالیت آخری اپیل کے رفتار کا فیصلہ کریگی (۴)

حسابات | حسابات کے دعاوی میں مدعی کو کوئی رقم ضرور مقرر کرنا چاہئیے (۵) اور اس مالیت سے اختیار سماعت فیصل ہوگا (۶) مگر ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۳۴۸ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۱۹۸ و جلد ۱۸ صفحہ ۸۴ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۵

تنسیخ تبنیت | تنسیخ تبنیت میں مالیت وہ ہوگی جو مدعی مقرر کرے نہ وہ جو اس جائداد کی ہو جو بصورت تنسیخ تبنیت کے مدعی کے ہاتھ میں آنیوالی ہو (۷)۔ مگر ملاحظہ ہو۔ انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۹۶۔

دعوائے اہتمام ترکہ | مدعی نے اپنے دعوے میں مالیت مبلغ ۱۳۰ روپیہ درج کئے۔ سبارڈنیٹ جج نے تجویز کیا کہ جائداد ایک لاکھ سے زیادہ مالیت کی ہے۔ اور ذمہ داریاں مدعا علیہ زر مک پہونچتی ہیں۔ اور مدعا علیہ کے ذمہ جائداد کا قرضہ پندرہ ہزار ایک سو ننانوے روپیہ ہے۔ چنانچہ ایک ابتدائی ڈگری مرتب کیگئی جسمیں علاوہ دیگر امور کے یہ امر بھی درج تھا کہ مدعا علیہ یہ رقم عدالت میں داخل کرے۔ ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں اپیل ہوا۔ جسنے اپیل واپس دیا۔ کہ ہائیکورٹ میں پیش کیا جائے۔ اسلئے کہ شئے متنازعہ فیہ کی مالیت پانچہزار سے زاید ہے تجویز ہوا

(۱) کلکتہ لارپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۹۱ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۵۲۴ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۵۳۶ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۳۶۵ (۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۲ (۶) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۰۶ و جلد ۴ صفحہ ۲۱۹ و جلد ۹ صفحہ ۲۲ و جلد ۱۸ و جلد ۱۹ صفحہ ۱۹۸ و نمبر ۶ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ (۷) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۷۸۔

کہ اپیل ڈسٹرکٹ جج کے ہاں دایر ہوگا (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۹ صفحہ ۶۳۔

انتقالات | وارثان بازگشت کے دعوے میں جو برخلاف انتقالات ایک ہندو بیوہ ہوں ہر ایک انتقال کے تعلق عـہ۱۰ روپیہ کا کورٹ فیس مقرر ہونا چاہئے (۲) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۳۰۸ و نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۸۲ء و نمبر ۶ سنہ ۱۹۰۷ء و نمبر ۸۵ سنہ ۱۹۰۵ء پنجاب ریکارڈ۔

استدعائے تبادل | دونوں میں سے جو بڑی مالیت کی ہو اسکے بموجب اسٹامپ کا فیصلہ ہوگا (۳) لیکن ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۶ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۱۵۵۔

ڈگری استقراری | ملاحظہ ہوں انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۵۶ و جلد ۱۸ صفحہ ۱۰۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۶۴۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۷ صفحہ ۴۴ و جلد ۱۷ صفحہ ۶۹۔ و نمبر ۵۶ سنہ ۱۸۹۲ء و نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۳ء و نمبر ۱۴۵ سنہ ۱۸۹۳ء و نمبر ۹۴ سنہ ۱۹۰۸ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۳۰۷ و نمبر ۲۴ سنہ ۱۹۰۶ء و نمبر ۵۰ و نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۹۰ء و نمبر ۵۵ سنہ ۱۹۰۶ء و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۵۰۱ و جلد ۲۴ صفحہ ۲۷۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۴۰۔

تنسیخ وثیقہ | ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۶۹ و جلد ۱۵ صفحہ ۲۹۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۴۸ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۷ و جلد ۲ صفحہ ۱۴۸۔

تقسیم | ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۶۸ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۶۰ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۰۳ و جلد ۵ صفحہ ۱۶۹ و نمبر ۱۰۲ سنہ ۱۹۰۳ء و نمبر ۴ سنہ ۱۸۹۰ء و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۰۹ و جلد ۱۳ صفحہ ۳۰۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۷۵۷ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۲۳۴ و جلد ۲۰ صفحہ ۲۸۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۳ صفحہ ۶۵۸۔

ایک جایداد جسکی کل مالیت پانچہزار سے زیادہ تھی۔ اسکی تقسیم کا دعوے ہوا۔ مدعی نے اپنے حصہ کی قیمت ماتحت ۲۵۰ روپیہ مقرر کئے۔ اور دعوے سب جج درجہ اول کی عدالت میں دایر کیا گیا۔ یہ تجویز ہوا کہ مالیت درست درج ہے اور دعوے سب جج درجہ دوم کے ہاں دایر

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۹۶۳ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۴۵۹
(۳) ؍؍ ؍؍ ؍؍ جلد ۱۵ صفحہ ۸۲۔

ہونا چاہیئے تھا (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۵۶ و جلد ۲۱ صفحہ ۲۳۴ و جلد ۱۵ صفحہ ۱۰۵ -

دعوائے تقسیم میں اختیار سماعت اس مالیت پر منحصر ہے جو مدعی اپنے حصہ کی مقرر کرتا ہے (۲)

شفع | اصل مالیت جائداد مبیعہ پر اختیار سماعت کا حصر ہوگا (۳) لیکن ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۵۵ و نمبر ۸۱ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ -

دعوائے شراکت | ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۲۶۵ -

دعوائے انفکاک | انفکاک رہن میں اختیار سماعت تعداد رہن پر منحصر ہے (۴) لیکن ملاحظہ ہو نمبر ۲۳ سنہ ۱۹۰۹ء و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۴۸۲، ۲۸۷ نوٹ -

حقوق زناشوئی | ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۸۴۹ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۵۴۵ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۸۲ و دفعات ۹ و ۱۰ - ایکٹ نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۸۷ء -

رجسٹری | ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۵۶ و جلد ۱۳ صفحہ ۹۰ و نمبر ۱۲۲ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ -

نیلام | ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۹۶ - نالش منسوخی نیلام کے متعلق ملاحظہ ہو نمبر ۲۴ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۸۷ و نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۹۰ء و نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۶ء و نمبر ۷۵ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ - و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۱۰۴ -

جائداد ٹرسٹ | ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۵۹۹ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۵۱۶ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۰ -

---

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۳۱ - (۲) نمبر ۱ سنہ ۱۸۸۸ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۸۰ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۰۶ (۳) نمبر ۹۴ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۴۳ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۵۹ و جلد ۴ صفحہ ۱۹ و جلد ۳ صفحہ ۸۹۴ و جلد ۱۶ صفحہ ۱۸۳ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۲۶۳ و جلد ۶ صفحہ ۳۲۸ و جلد ۹ صفحہ ۱۶ و نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۱ء و نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۵ء و ۱۶۹ سنہ ۱۸۸۱ء و نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ دیگر ملاحظہ ہوں نمبر ۲۸ سنہ ۱۸۸۲ء و نمبر ۲ سنہ ۱۸۷۹ء و نمبر ۳۷ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۴ و جلد ۵ صفحہ ۳۲ و نمبر ۳۳ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ -

جائیداد وقف | ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۵۳۷ و ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۸۶۳ء

گذارہ | ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۸۴ -

حکم امتناعی | ملاحظہ ہو نمبر ۵۲ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۴۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۳۷ و پنجاب لا رپورٹر نمبر ۳۴ سنہ ۱۹۰۳ء و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۲۶ و نمبر ۱۲۳ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ -

قبضہ و واصلات | ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۷۰ و نمبر ۴ سنہ ۱۸۹۲ء -

قبضہ | ملاحظہ ہو نمبر ۲۷ سنہ ۱۸۹۹ء و نمبر ۱۹ سنہ ۱۹۰۸ء پنجاب ریکارڈ -

بیدخلی اسامی | ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۶۳ و ۴۶ -

برطرفی کرنا دن و امین مندر | ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۴۶ و ۱۴۷ و ۳ و جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۶ و جلد ۴ صفحہ ۸۷ -

تنسیخ پٹہ و انہدام عمارت | ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۲۰ -

مسدودی راستہ دروازہ | ملاحظہ ہو نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ء پنجاب ریکارڈ -

کورٹ فیس زائد | عدالت میعاد ادائیگی کورٹ فیس میں توسیع کر سکتی ہے (۱)

جہاں کوئی مالیت نہو | جہاں شئے متنازعہ فیہ کی کوئی قیمت مقرر نہو جیسے کہ دعوائے حصول قبضہ نابالغ میں۔ تو اسٹامپ کی مالیت اس قیمت استدعا پر مقرر ہوگی جو مدعی نے اپنے عرضی دعوے میں مقرر کی ہے (۲) مگر اختیار سماعت کا انحصار محض اس امر پر نہیں ہوگا۔ اور جبکہ دعویٰ میں اہتمام جائیداد کا تعلق ہو تو قیمت جائیداد سے اختیار سماعت کا فیصلہ ہوگا (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۴۶ و ۱۴۷ و ۳ و جلد ۴ صفحہ ۸۷ و جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۶ - یا حقوق زناشوئی کے لئے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۳۲ و جلد ۸ صفحہ ۳۷۸ و جلد ۴ صفحہ ۱۵۱ و دفعہ ۹ - ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۸۷۰ء -

رجوع کیجائیگی | اگر مقدمہ کی سماعت کے اختیار فی الحقیقت کسی عدالت کو حاصل ہوں - لیکن وہ اس مقدمہ کے لئے ادنیٰ درجہ کی عدالت نہو تو اس سے صرف ایک بے ضابطگی پیدا ہوتی ہے جو اصل اختیارات پر کوئی اثر نہیں رکھتی (۴) اسلئے اگر کوئی عدالت اعلیٰ اختیارات کی

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۲۴۸ و دفعہ ۱۴۸ مجموعہ ہذا - (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۱ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۶ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۵۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۰۸

اپنی ماتحت عدالت کے اختیارات کی کسی مقدمہ میں تحقیقات کرے تو اس سے کوئی حق خاص اپیل کا پیدا نہیں ہو جاتا (۱) اور نہ یہ وجہ اپیل کے ڈسمس کر دینے کی ہے (۲) مگر ملاحظہ ہو انڈین لار رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۵ و جلد ۳ صفحہ ۳۶۷ و جلد ۲ صفحہ ۱۲۷ -

اختیارات سماعت اس رقم سے فیصلہ ہوتے ہیں جو مدعی اپنے دعوے کی مالیت کی بابت اپنے عرضی دعوے میں ظاہر کرے - اور اگر وہ مالیت عدالت کے اختیارات سماعت کے اندر ہو تو مقدمہ میں تحقیقات ہوگی - خواہ نتیجہ پر مدعی اس مالیت سے زیادہ کا مستحق پایا جائے جو اس نے درج کی ہے - اس جزوی امر سے عدالت کا اختیار زائل نہیں ہو جاتا - ایکٹ نمبر ۱۲ ۱۸۸۷ء میں کوئی امر ایسا نہیں ہے جس سے لازم آتا ہو کہ عدالت ڈگری اس قدر کی دیسکتی ہے جسقدر مالیت اس کے اختیارات سماعت کے لئے مقرر ہے (۳)

بہ تعلق مقدمات اندر اختیار سماعت ایک سبارڈینٹ جج کے بمبئی میں ملاحظہ ہو - انڈین لار رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۵۵ و جلد ۱۹ صفحہ ۶۴ -

جبکہ ایک سبارڈینٹ جج نے ایسے مقدمہ کی تحقیقات کی جسکی نسبت منصف کو اختیار سماعت تھا - تجویز ہوا کہ جج نے بدوں اختیارات ڈگری نہیں کی (۴)

کم مالیت | جبکہ دعوے کی مالیت کم لگا کر ایسی عدالت میں دائر کیا گیا ہو جو سن نہیں سکتی - ملاحظہ ہو ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۰۳ -

مدعی نے سبارڈینٹ جج کی عدالت میں دعوے کیا - مدعا علیہ نے مالیت زیادہ مقرر کرنیکا عذر کیا جو منظور ہوا - بعد ازاں مدعی نے منصف کی عدالت سے ڈگری حاصل کی - اپیل میں مدعا علیہ نے زیادتی مالیت کا عذر کیا اور اپیل خارج ہوا - ہائیکورٹ نے تجویز کیا کہ مدعا علیہ کو اس طرح پہلو بدلنے کا حق حاصل نہیں ہے جبکہ خود اسکی درخواست پر دعوے کی نسبت تجویز ہوا تھا کہ وہ منصف کی عدالت کے قابل ہے (۵) مگر ملاحظہ ہو انڈین لار رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۵۵ و جلد ۸ صفحہ ۵۳۵ - جبکہ دعوے عذر مالیت پر خارج ہو یا عرضی دعوے واپس دیا جائے مدعا علیہ

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۱۹ - (۲) انڈین لار رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۶ و انڈین لار رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۰ - (۳) انڈین لار رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۸۶ (۴) انڈین لار رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۲۳ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۵ ۱۸۸۵ء صفحہ ۱ (اجلاس کامل) و سندھ لار رپورٹر جلد صفحہ ۲۶۴ -
(۵) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۲۰ -

اپنے خرچہ کا مستحق ہے (۱)

عدالت مطالبہ خفیفہ	بجز نالشات مندرجہ ضمیمہ ایکٹ نمبر ۹ ۱۸۸۷ء کے باقی مقدمات کی تجویز

کا اختیار سماعت رکھتی ہے۔ جہاں دو عدالتیں ایسی موجود ہوں جنکو اختیار سماعت الگ الگ مالیت تک کے ہیں۔ تو دعوے کم درجہ کی عدالت میں دائر ہوگا (۲) مگر ملاحظہ ہو مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۴۷۵۔ اور دفعہ ۵ ریگولیشن نمبر ۹ ۱۸۱۶ء و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۲۱۔

اگر عدالت مطالبہ خفیفہ کو کسی مقدمہ میں تمام مدعاعلیہم کے خلاف اختیار سماعت حاصل نہیں ہے تو وہ دعوے کی سماعت نہیں کر سکتی (۳) اور مدعی دعوے کو عدالت مطالبہ خفیفہ کے اختیار میں لانیکے لئے جزو دعوے ترک کر سکتا ہے (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۴۹۔

زمین کے استعمال اور دخل کی بابت ہرجانہ کا دعوے عدالت مطالبہ خفیفہ میں دائر ہو سکتا ہے (۵) و نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۲۴۵ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۱۳۱۔

اختیار سماعت نوعیت دعوے سے جو عرضی دعوے میں درج کیا گیا ہو پیدا ہوگا نہ کہ مدعاعلیہ کے جواب سے (۶) دعوے معاوضہ برائے نقصان ایک تیل نکالنے کی کل کے (۷) اور دعوے واسطے ہرجانہ بر بنائے استعمال و دخل زمین (۸) یا جزواً گھاس کاٹ کر لیجانے کیلئے (۹) یا واسطے دلاپانے اخراجات مرمت ایک راستہ آب کے جو مدعی اور مدعاعلیہ کے مشترکہ جائداد تھی (۱۰) ایسی عدالت میں دائر ہو سکتا ہے۔ مگر دلائے جانے ترکہ متوفی کے جبکہ اوصیا کے پاس جائداد متوفی نہو یا انہوں نے ادائگی کا وعدہ نہ کیا ہو (۱۱) یا واسطے استقرار حق لینے فصل ایستادہ بوجہ ملکیت کے (۱۲) یا واسطے ادائیگی حصہ روپیہ کے (۱۳) یا واسطے

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۱ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۶۹ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۱۔
(۴) ایضاً ،، بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۲۶۶ (۵) ،، ،، مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۴۹۱ (۶) ،، ،، جلد ۱۵ صفحہ ۴۰
(۷) ،، ،، کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۹۰ (۸) ،، ،، کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۴۱ (۹) ،، ،، کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۷۰
(۱۰) ،، ،، مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۱۵۵ (۱۱) ،، ،، جلد ۱۷ صفحہ ۳۰۸ (۱۲) ،، ،، جلد ۱۴ صفحہ ۳۰۴
(۱۳) ،، ،، کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۱۸۹ ۔

ادائیگی بقایا جو دیگئی (۱) یا واسطے دلا پانے ایسے روپیہ کے جسکی نسبت استدعا ہو کہ باقی شرکایان نے الگ ہونیوالے شریک کو بوجہ الگ ہوجانیکے ادا کرنیکا اقرار کیا تہا (۲) نہیں ہوسکتا - اور نہ دعوے واسطے ادائیگی بقایا گذارہ کے جو بربنائے ایک تحریری اقرارنامہ کے واجب الادا ہو (۳) نیز ملاحظہ ہو - انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۲۰۴ و جلد ۲۱ صفحہ ۳۸۷ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۵۴۷ و ضمیمہ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۸۷ء -

عدالت محبٹریٹ چہاونی | ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۴۵ -

عدالت ہائے مال | ممالک شمال مغرب کے متعلق ملاحظہ ہوں انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۶۲ و ۲۲۰ و ۲۵۷ و جلد ۴ صفحہ ۱۱ و جلد ۷ صفحہ ۱۱۲ و جلد ۳ صفحہ ۱۷ و جلد ۵ صفحہ ۱۱۵ و جلد ۵ صفحہ ۳۰۸ و جلد ۷ صفحہ ۲۵۶ و جلد ۹ صفحہ ۲۴۹ و جلد ۷ صفحہ ۳۳۸ و ۱۰۸ و جلد ۱ صفحہ ۲۲ و جلد ۹ صفحہ ۴۹۳ و جلد ۱۳ صفحہ ۴۶ و جلد ۸ صفحہ ۶۴ و جلد ۱ صفحہ ۶۳ و جلد ۹ صفحہ ۳۵ و جلد ۷ صفحہ ۲۲ و جلد ۵ صفحہ ۱۳۷ و جلد ۱۵ صفحہ ۳۸۷ و جلد ۱۲ صفحہ ۳۴ ۱ و جلد ۶ صفحہ ۲۲۵ و جلد ۹ صفحہ ۹۶۴ و ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب کے متعلق ملاحظہ ہوں ایکٹ دخل عیبانہ پنجاب نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۸۷ء و ایکٹ مالگذاری نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۸۷ء -

عذرات نسبت اختیار سماعت | جبکہ عدالت اپیل اول نے اختیار سماعت کے متعلق عذر سننے سے اسوجہ سے انکار کیا کہ وہ موجبات اپیل میں درج نہیں - تجویز ہوا کہ سنکر فیصلہ کرنا چاہیے تہا (۴) جبکہ یہ امر بوجہ بیضابطگی سرزد ہوا ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۰۸ - جبکہ جج نے فیصلہ بلا اختیار صادر کیا - عدالت پریوی کونسل نے اس فیصلہ کو منسوخ کر دیا - باوجودیکہ کوئی عذر نسبت اختیار سماعت کے نہیں اوٹہایا گیا تہا (۵) -

جبکہ عدالت کو دراصل اختیار سماعت حاصل نہو فریقین کے رضامند ہوجانے سے وہ اختیار حاصل نہیں ہوجاتا (۶) مگر ملاحظہ ہو دفعہ ۲۰ پرسیڈنسی شمال کازکورٹس ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۸۲ء -

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۳۴۲ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۵۱۳
(۳) " " " جلد ۲ صفحہ ۲۹ - (۴) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ اصفحہ ۴
(۵) " " الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۳۰۰ - (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۹۰۸ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۶۶ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۴۹۸ -

کب عذر اٹھایا جاسکتا ہے عذر نسبت اختیار سماعت کسی مرحلہ پر ہو سکتا ہے (۱) اپیل میں پہلی دفعہ بھی اٹھایا جاسکتا ہے (۲) یا دوسری اپیل میں بعد ریمانڈ ہائیکورٹ (۳) عموماً عذر نسبت اختیار سماعت خاص اپیل میں نہیں اٹھایا جاسکتا۔ جبکہ عدالت ہائے ماتحت میں نہ اٹھایا گیا ہو الا اُس صورت میں کہ فریقین کے اقبالات یا عذرات سے صحیح طور پر پیدا ہوتا ہو (۴) اور اگر یہ مسل سے ظاہرا طور پر معلوم ہوتا ہو تو عدالت کو اسکا خیال کرنا چاہیئے (۵) اگر کوئی فریق اعتراض کرے تو لازم ہے کہ مقدمہ میں جواب دہی نہ کرے (۶) پنجاب میں جب مقدمہ واسطے تصفیہ روئیداد کے واپس ہو تو پھر اپیل ثانی میں عذر نسبت اختیار سماعت نہیں اٹھایا جاسکتا (۷) اور اگر عذر پیدا ہو تو عرضی دعوے عدالت مناسب میں پیش کرنیکے لئے واپس دینا چاہیئے (۸) یا ترمیم کے لئے واپس دینا چاہیئے (۹)

کب نہیں اٹھایا جاسکتا ملاحظہ ہو کلکتہ لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۳۵۳ و جلد ۸ صفحہ ۲۶۱ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۳۴۴ - خرچہ کی نسبت ملاحظہ ہو - ویکلی رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۴ -

صورت حکم بصورت عذر کے ابتدائی مرحلہ پر اٹھانے کے عرضی دعوے واسطے پیش کرنے عدالت مجاز میں واپس کرنا چاہیئے (۱۰) بمبئی میں بھی یہی ہونا چاہیئے خواہ کسی مرحلہ پر عذر اُٹھایا گیا ہو (۱۱) خواہ خاص اپیل ہو (۱۲) بنگال میں دستور یکساں نہیں ہے (۱۳) مدراس میں یا تو دعوے خارج ہوتا ہے - یا اپیل یا عرضی دعوے واپس دیا جاتا ہے (۱۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۱ و انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۱۴۳ و ۱۴۴ -

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۵۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۳۰ یہی مقدمہ و ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۵ سنہ ۱۸۸۵ء صفحہ ۱۱ (اجلاس کامل) و نمبر ۵۵ سنہ ۱۸۸۷ء پنجاب ریکارڈ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۷۳ - (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۲۲ (۴) بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۰۳ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۶۵۰ (۶) کوئینز بنچ ڈویژن جلد ۶ صفحہ ۶۳ (۷) نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۷ (۹) نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ (۱۰) آگرہ ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۰ (۱۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۱۳ (۱۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۶۶ (۱۳) ” ” کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۲۶ — (۱۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۵۱۶ -

پنجاب میں ترمیم کے لئے واپس دیا جاتا ہے (۱) لیکن اب ملاحظہ ہو قاعدہ ۱۰ - آرڈر ۷ مجموعہ ہذا -

عدم اختیار سماعت | ملاحظہ ہوں انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۱۶۰ و جلد ۱۳ صفحہ ۶۵۰ -

دعوائے تقسیم جایداد خاندانی کی بابت تھا جس میں سے جایداد غیر منقولہ عدالت کے اختیار سماعت سے باہر مگر منقولہ حدود کے اختیارات کے اندر تھی - تجویز ہوا کہ ایسی صورت میں عدالت کو کوئی اختیار سماعت حاصل نہ تھا (۲)

دعوائے نسبت تقسیم جایداد تھا جس میں سے ایک گھر بمبئی میں اور بعض اراضیات ضلع تھانہ میں واقعہ تھیں - فریقین سب کے سب بمبئی کے رہنے والے تھے تجویز ہوئی کہ جایداد واقعہ بمبئی کی نسبت اختیار حاصل ہے - مگر باقی کی نسبت نہیں (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۴۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۲ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۵۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۳۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۱ -

نالش وہاں دایر ہوگی جہاں جایداد متنازعہ واقعہ ہو -

دفعہ ۱۶ - بلقید تعداد مالیت یا اور قیود کے جو کسی قانون کی رو سے مقرر ہوئی ہیں مقدمات از قسم مفصلہ ذیل یعنے :-

(الف) واسطے حصول جایداد غیر منقولہ ساتھ یا بغیر زر لگان یا منافع کے -

(ب) واسطے تقسیم جایداد غیر منقولہ کے -

(ج) واسطے کرانے بیعبات یا نیلام یا انفکاک رہن یا کسی اور بار کے درصورت جایداد غیر منقولہ -

(د) واسطے تصفیہ کرانے کسی اور حق یا عراقت کے جو جایداد غیر منقولہ میں یا اس سے متعلق ہوں -

(ھ) واسطے پانے معاوضہ کسی نقصان کے جو جایداد غیر منقولہ کو پہونچا ہو -

(و) واسطے پانے جایداد منقولہ کے جو فی الواقعہ تحت حراست یا قرقی ہو -

اس عدالت میں دایر کئے جائینگے جسکے اختیار سماعت کی حدود ارضی کے اندر جایداد واقعہ ہو -

(۱) نمبر ۹۰ شنہ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۸۲
(۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۹۲۲ -

مگر شرط یہ ہے کہ جو نالش واسطے دادرسی کے نسبت ایسی جایداد غیر منقولہ کے یا معاوضہ نقصان ایسی جایداد غیر منقولہ کے ہو جو مدعاعلیہ کے قبضہ میں ہو یا مدعاعلیہ کے لئے کسی اور کے قبضہ میں ہو اور خود مدعاعلیہ کی تعمیل حکم سے اُس تمام دادرسی کا حصول ممکن ہو تو جایز ہے کہ اُس عدالت میں رجوع کیجائے جسکے علاقہ کی حدود ارضی کے اندر جایداد واقعہ ہو یا اُس عدالت میں جس کے علاقہ کی حدود ارضی کے اندر مدعاعلیہ فی الواقع اور بالارادہ سکونت رکھتا ہو یا کاروبار کرتا ہو یا حصول منفعت کے لئے بذات خاص کوئی کام کرتا ہو۔

تشریح - اس دفعہ میں جایداد کے لفظ سے وہ جایداد مراد ہے جو برٹش انڈیا میں واقع ہو۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۱۶ - ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء کے ہے ضمن (الف) میں الفاظ "مع ساہتہ یا بغیر زرلگان یا منافع کے" اُسوقت کے رفع کرنیکی غرض سے ایزاد کیے گئے ہیں جو اُس صورت میں ہونی ممکن ہے جبکہ مدعاعلیہ اُس عدالت کی حدود مقامی کے اندر نہ رہتا ہو جسکی حدود ارضی کے اندر جایداد متعلقہ واقعہ ہے۔

ضمن (د) دفعہ ہذا میں اُن نالشات کا ذکر ہے جنکے ذریعہ سے جایداد غیر منقولہ کا لینا مقصود نہیں ہوتا - مگر ایسے حقوق اور تعلقات کا طے کرانا مقصود ہوتا ہے جو جایداد غیر منقولہ سے متعلق ہوتے ہیں - مثلاً استقرار حق نسبت کسی جایداد غیر منقولہ کے یا منسوخ کرانے کسی بیعنامہ کے کسی حق کی بنا پر جو بلا اختیار یا بطور ناجایز لکھا گیا ہو اس ضمن کی رو سے اُن تمام مقدمات کی نسبت جنمیں کسی طرح سے بھی جایداد غیر منقولہ کا تعلق ہو اُس عدالت کو اختیار دیا گیا ہے جسکی حدود ارضی میں جایداد واقعہ ہو۔

ضمن (ہ) ٹارٹس سے متعلق ہے ٹارٹ کی تعریف ہمنے شرح دفعہ ۹ میں کی ہے - یہ ضمن اُس ٹارٹ کی نسبت ہے جو جایداد غیر منقولہ کی نسبت ہو یہ امر یہاں بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ٹارٹس کے مقدمات جو دفعہ ہذا سے متعلق ہو سکتے ہیں کیونکر پیدا ہوتے ہیں جو ترتیب اقسام ٹارٹ کے ہم نیچے بیان کرتے ہیں اُس سے مقدمات ٹارٹ کے سمجھنے میں آسانی ہوگی

اول قسم ٹارٹ | زیادتی کرنا مدعاعلیہ کا حقوق مدعی پر جو امور مفصلہ ذیل سے ہو۔

(الف) کوئی فعل ناجایز کرنا مدعاعلیہ کا جو ذات مدعی پر مؤثر ہو۔

(ب) مدعی کے اسباب کی حیثیت اسطرح بدل دینا کہ اُنہیں نقصان واقع ہو۔

(ج) جایداد کو بلا واسطہ نقصان پہونچانا -

یہ وہ قسم ٹارٹس کی ہے جو صرف ایک شخص کے حقوق سے تعلق رکھتا ہے اسمیں صرف دو آدمیوں کا تعلق ہوتا ہے مدعی کی ذات یا اُس کی جایداد کی نسبت مدعا علیہ کا ایسا فعل کرنا جو اُسکے حقوق کے خلاف ہو۔ لفظ جایداد اور اسباب دونوں آپسمیں مختلف المراد ہیں۔

لفظ گوڈس جسکا ترجمہ اسباب ہے اس کے معنے ایسی جایداد شخصی کے ہیں جو معمولاً ضروریات یا آسائش انسانی میں درکار ہوتے ہیں۔ اسمیں اراضی۔ یا جایداد غیر منقولہ۔ یا حقوق متعلقہ اُن کے داخل نہیں ہیں۔

ضمن (و) میں جایداد کو بلاواسطہ نقصان پہونچانا بیان ہوا ہے۔

اسمیں جایداد منقولہ۔ اور غیر منقولہ۔ بجز اسباب کے شامل ہیں۔ اور اسمیں ایک شرط خاص یہ ہے کہ جو کچھ نقصان جایداد کو پہونچایا جاوے وہ فعل مدعا علیہ کا بلاواسطہ نتیجہ ہو۔ اس قسم کے مقدمات میں دو امور مدعی کو ثابت کرنے ہوتے ہیں۔

اوّل وجود اپنے حق کا۔

دوسرے فعل ناجایز خلاف حق مدعی کا مدعا علیہ کیطرف سے واقعہ ہوتا ہے قسم دعوے ہرجہ ہے جسکا ذکر ضمن (ہ) دفعہ ہذا میں بیان ہوا ہے اب بطور مختصر بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جایداد غیر منقولہ کو کسطرح نقصان کا پہونچانا حسب قانون ٹارٹس سمجھا جاتا ہے کہ جس سے مدعی مستحق ہرجہ پانیکا ہو۔

مداخلت بیجا | مداخلت کسی شخص کی کسی جایداد غیر منقولہ یا اراضی پر مالک جایداد کو مستحق حصول ہرجہ کر دیتی ہے۔

مداخلت سے مراد یہ ہے کہ حقوق قبضہ مالک یا قابض جایداد میں مدعا علیہ کے فعل سے کسی طرح پر خلل واقعہ ہو۔ لفظ مداخلت بیجا ایسا وسیع ہے کہ بجز تنازعات حقوق ملکیت کی ہر قسم کی زیادتیاں جو جایداد غیر منقولہ کی نسبت کیجاویں داخل ہے۔

دفعہ ہذا میں مقامی اور ارضی اختیار سماعت کو لیا گیا ہے جو بصورت نالشات متعلق جایداد غیر منقولہ کے جایداد متنازعہ کے مقام وقوع پر منحصر ہے دفعہ ۲۰ میں ذاتی نالشات کا ذکر ہے جو مقام پیدا ہونے بنائے دعوے یا مقام رہائش مدعا علیہ پر منحصر ہیں۔ عام قاعدہ مقامی اختیار سماعت کا یہ ہے کہ جایداد غیر منقولہ قطعی طور پر اُن عدالت ہائے ملک کے اختیار سماعت اور قوانین کے تابع ہوتی ہے جس میں کہ وہ واقعہ ہوتی ہے اور کوئی عدالت یا قوانین ایسی

محل نہیں ہوسکتے اس ملک کی عدالتوں کو اُس جائداد غیر منقولہ کے متعلق کوئی اختیار سماعت حاصل نہیں جو کہ بیرون از برٹش انڈیا واقعہ ہے (۱) اور کوئی عدالت اُس جائداد پر مواخذہ عاید نہیں کرسکتی جو کلیتاً اُس کے اختیار سماعت سے باہر واقعہ ہے (۲) لیکن جس حال میں کہ ایک جزو جائداد متنازعہ کا اُس کے علاقہ اختیار سماعت کے اندر واقعہ ہو تو وہ دوسرے جزو کے متعلق بھی جو بیرون انحدود اراضی عدالت مذکور واقعہ ہو فیصلہ کرسکتی ہے (۳)

دفعہ ہذا پریزیڈنسی ہائیکورٹان کے اختیار سماعت ابتدائی دیوانی سے متعلق نہیں۔ اُنکو بروئے دفعہ ۱۲۔ فرمان شاہی اختیار دیا گیا ہے کہ نالشات متعلق اراضی یا دیگر جائداد غیر منقولہ کی تجویز کریں درحالیکہ اراضی یا جائداد مذکور کُلاً یا جزواً جس صورت میں کہ عدالت کی اجازت پہلے سے حاصل کیجاویگی ہائیکورٹان مذکور کے معمولی ابتدائی اختیار سماعت کی مقامی حدود کے اندر واقعہ ہو۔ ایسی اجازت مدعی کو بہرحال قبل از ارجاع نالش حاصل کرنی چاہیئے (۴) اسلئے ہائیکورٹان کو اگر اراضی جزواً انکی حدود اختیار سماعت کے اندر واقعہ ہو تو اختیار سماعت حاصل ہوگا (۵)

بقید تعداد و مالیت یا اور قیود کے ملاحظہ ہوں دفعات ۹ و ۱۵ مجموعہ ہذا معہ شرح۔

جائداد غیر منقولہ لفظ جائداد غیر منقولہ کی تعریف ملاحظہ ہو دفعہ ۳ ضمن (۲۵) ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۹۷ء عبارات عام

اراضیات مکانات اور دیگر ایسی اشیاء جو جسمانی طور پر علیحدہ نہ ہوسکتی ہوں۔ غیر جسمانی اشیاء قابل وراثت جو خالص ذاتی قسم کی نہوں حقوق عام۔ اور راستہ اور دیگر منافعجات جو اراضی سے پیدا ہوں۔ لگان۔ پنشن۔ علوفہ جو اراضی سے حاصل ہوتے ہوں (۶) درختان استادہ (۷) وظائف جنکا مواخذہ مالگذاری خاص مواضعات پر ہو (۸) حق استفادہ (۹) حق چین جیانی

(۱) ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۶۹۹ و ۷۰۲ (اجلاس کامل) و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۰۰ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۱۳۰ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۔ صفحہ ۱۱۴ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۴۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۹۲۸ (۴) انڈین جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۱ صفحہ ۲۱۰ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۹۶ (۵) بنگال لارپورٹ جلد ۱ صفحہ ۵۰۸ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۰۸ و بنگال لارپورٹ جلد ۶ صفحہ ۶۰۶ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۴۴ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۲۹۲

(۶) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۲۲۔ (۷) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۲۱۷ و انڈین ،، ،، جلد ۲۲ صفحہ ۶۱۰۔ (۸) ،، ،، ،، ،، ،، ۲۳ صفحہ ۲۴

(۹) ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۳۰۔

بیوہ اُس آمدن پر جو اراضیات مملوکہ ترکہ شوہری سے حاصل ہوتی ہو (۱) جایداد غیر منقولہ ہیں - لیکن پنشن اور علوفہ جنکا بار اراضی پر نہو (۲) فصل ایستادہ (۳) وظائف جو بابت سہو آمدن سیر وصول کرنیکے معاوضہ میں دئیے جاتے ہوں (۴) حق قابل اندراج بہ رجسٹر مال (۵) جایداد غیر منقولہ نہیں ہیں - کہیر ملیدار جہونپڑے جایداد غیر منقولہ ہیں (۶) لیکن زیر دفعہ ۲۸ - ایکٹ مطالبات خفیفہ پریزیڈنسی نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۸۲ء واسطے اغراض اجرائے ڈگری کے جایداد منقولہ ہیں (۷) اور محض ڈگریدار اور مدیون کے مابین (۸) حق ماہی گیری ایک ایسے کہال میں جسکی زمین مدعی کی نہیں حسب مراد دفعہ ۹ - ایکٹ دادرسی خاص جایداد غیر منقولہ نہیں (۹) اور نہ حق رستہ (۱۰) مگر دریا پر گہاٹ رکہنے کا حق یا اُس حق میں کوئی تعلق جایداد غیر منقولہ ہے (۱۱) زر واصلات بہی جایداد غیر منقولہ نہیں ہے (۱۲)

نالشات برائے حصول جایداد غیر منقولہ	نالش واسطے تقسیم جایداد غیر منقولہ ایک نالش واسطے جایداد غیر منقولہ کے ہے (۱۳) وہ تمام نالشات جنمیں ایسی ڈگری کی استدعا کیجاوے جو

بلا واسطہ طور پر اراضی پر موثر ہو نالشات واسطے جایداد غیر منقولہ کے ہیں چنانچہ نالش واسطے نفاذ کفالت بذریعہ نیلام جبکہ دستاویز استحقاق کے حوالہ کر دینے سے جایداد کو عادلانہ طور پر رہن کیا گیا ہو (۱۴) نالش واسطے تعمیل خاص معاہدات متعلق اراضی کے (۱۵) نالشات واسطے جایداد غیر منقولہ کے ہیں -

اختیار سماعت	ایک حقیقت چٹنی کلکٹری بردوان میں نیلام کیگئی اور نالش واسطے منسوخی نیلام کے

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۰۱ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۲۳ (۳) دفعہ ۲ ضمن (۱۳) مجموعہ ہذا - (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۰ - (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۴ (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۱۴ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۷۷۸ - (۸) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ ۷۰۴ (۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۵۴۴ و جلد ۱۰ صفحہ ۸۰ (۱۰) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۷۳ (۱۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۵۴ (۱۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۳۵۶ (۱۳) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۷۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۲۴ و بنگال لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۴۳۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۹۲۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۵۸ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۴ (۱۴) ؍؍ ؍؍ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۵۷ و انڈین کیسز جلد ۳ صفحہ ۵۷۶ یہی مقدمہ ناگپور لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۲ (۱۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۵۲ و جلد ۴ صفحہ ۵۳ و جلد ۱۹ صفحہ ۵۸۳ و ۳۶۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۵۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۰۶۵

عدالت جج ماتحت ہوگلی میں دایر کیگیی جس کے علاقہ میں ایک جزو جایداد کا واقعہ تہا عدالت نے عرضید عوے واسطے پیش کئے جانے عدالت مناسب میں واپس کیا مدعی نے اپنے عرضید عوے کو واپس لیا۔ اور اُسکو عدالت پردوان میں پیش کیا۔ تجویز ہوئی کہ منسوخی نیلام جو بسبب آمین پٹنی کے عمل میں آیا ہو کسی ایک عدالت میں اُن چند عدالتوں میں سے دایر ہو سکتی ہے جنکے علاقہ میں جایداد یا اُسکا کوئی جزو واقع ہو گو نیلام کلکٹری ایسے ضلع میں کیا گیا ہو جو وہ ضلع ہو جس میں نالش دایر کیگیی (۱)

حق یا مرافق جو جایداد غیر منقولہ میں یا اُس سے متعلق ہوں ۔	نالش بابت زرِ ثمن کسی مکان کے جو علاقہ غیر میں واقعہ تہا اور جسکو ایک عدالت دیوالہ برطانیہ کے حکم سے نیلام کیا گیا تہا

اس بناء پر کہ وہ واحد ملکیت شخص دیوالیہ کی نہ تہا اور کہ ایک جزو اسکا ملکیت مدعی تہا (۲) نالش واسطے دلا پانے غیر موداے زر ثمن بروئے معاہدہ بیع اراضی کے (۳) نالش واسطے تعمیل مخصوص ایک بیعنہ معاہدہ بیع ایک مکان کے (۴) نالشات واسطے تعمیل خاص معاہدات متعلق اراضی کے (۵) نالش واسطے قبضہ اور کہولنے ایک نالی کے (۶) اور واسطے استقرار اس امر کے کہ بعض مرہونہ اراضیات قرضہ کی ذمہ دار ہیں (۷) واسطے حق اسائیش واقعہ ایک زمین کے (۸) واسطے حلکہ کے (۹) لیکن ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۵۴۹ و جلد ۹ صفحہ ۸۰۔ اور بربنائے ایسے تمسک کے جسکی رو سے ایک عمارت بغیر تہ زمین کے آڑ رہن رکہی گئی ہو (۱۰) واسطے نفاذ حق کفالت بذریعہ نیلام اراضی (۱۱) واسطے نفاذ اداء گی زر اصل و سود بطور سادہ معاہدہ ذمہ داری اور بطور قرضہ محفوظ کردہ بذریعہ ہمعصر رہن جایداد غیر منقولہ (۱۲)

(۱) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۷۶۵ یہی مقدمہ کلکتہ لا جرنل جلد ۵ صفحہ ۵۸۰ - (۲) نمبر ۱۲۲ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ - (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۲۷ و انڈین کیسز جلد ۳ صفحہ ۵۷۶ یہی مقدمہ ناگپور لارپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۲۸ - بہ تمیز انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۳۵۳ (۴) نمبر ۹ ۳ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ - (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۵۶ و جلد ۳ صفحہ ۳۵۴ و جلد ۹ صفحہ ۳۵۸ و ۳۶۶ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۵۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۰۶۵ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۰۷ (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۲۷۷ (۸) ویکلی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۳۰۰ - (۹) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۷۶ (۱۰) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۰۰ - (۱۱) آگرہ ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۴۴ و بنگال لارپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۷۱ و ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۸۷ و جلد ۳ صفحہ ۱۲۳ و الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۹ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۱۷ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۹۲ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۵ (۱۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۶۳ و ۱۶۷ نیز ملاحظہ ہو

یا واسطے استقرار حق نسبت ایک حصہ ویشاسان (وظائف) کے جنکا مواخذہ گاؤں کی مالگذاری پر ہو (۱) نالش واسطے ترنی (فیس چراگاہ) بجانب پٹہ دار گھاس خاص اراضی سرکاری کے (۲) یا بجانب ٹھیکہ دار کے واسطے محصولات ایک گھاٹ سرکاری کے (۳) نالشات واسطے تصفیہ کرانے کسی حق یا امر متعلق واقعہ جائداد غیر منقولہ ہیں اور وہ صرف ایسی عدالت میں رجوع کیجا سکتی ہیں جسکے اختیار سماعت کی مقامی حدود کے اندر جائداد مذکور واقعہ ہو۔ حق ثبوت (۴) اور حق قبضہ و اہتمام ایک سرانجام کا (۵) اور کفالت جائداد غیر منقولہ (۶) بہی حق واقعہ جائداد غیر منقولہ ہیں۔ مگر نالش واسطے نفاذ ایک تجویز ریاست غیر کے (۷) یا بربنائے اقرار نامہ دینے پٹہ کے (۸) نالش واسطے دلاپانے زر ثمن اراضی کے جو زیر ایکٹ حصول اراضی حاصل کر لی گئی ہو جبکہ مدعی کو مواخذہ رہن حاصل ہو (۹) یہ نالش واسطے استقرار اس امر کے کہ مدعیان درحقیقت اُس ڈگری میں مستفیدی استحقاق رکھتے ہیں جو واسطے نیلام کے بربنائے ایک رہن حاصل کیگئی ہے جبکہ ڈگری ان کے حق میں صادر شدہ ہو (۱۰) نالشات واسطے تصفیہ کرانے کسی حق یا امر متعلق واقعہ جائداد غیر منقولہ نہیں ہیں۔ اور تیر بہی ایسا حق نہیں ہے (۱۱) اور نہ دعوے بابت لگان اراضی کے (۱۲)

جائے سکونت غیر حاضری چند روزہ ایک مکان سکونت سے جسکے ساتھ ثبوت اس امر کا ہو کہ نیت واپسی کی نہیں ہے۔ مطابق اس امر کے ہے کہ سکونت اُسکی وہیں ہے جیسے کہ دفعہ ہذا کا منشاء ہے (۱۳)

واسطے پانے معاوضہ کسی نقصان کے جو جائداد غیر منقولہ کو پہونچا ہو۔

نالش واسطے پانے معاوضہ کسی نقصان جائداد غیر منقولہ کے بجز اُس صورت کے کہ وہ شرط دفعہ ہذا کی ذیل میں آوے دفعہ ہذا کی ذیل میں آتی ہے۔ اور دعوے واسطے نقصان اراضی کی بابت نہیں کہا جاسکتا

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۲ صفحہ ۲۲۔ (۲) نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ (۳) نمبر ۴ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ۔ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۱۲ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۲۴۔ (۶) ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۳۷۹ (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۱۵ (۸) ویکلی رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۲۸۷ (۹) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۳۴۴ (۱۰) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۶۰۳ (۱۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۸۔ (۱۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۶۰۹

(۱۳) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۷۱ء

کہ وہ ایسا دعوے ہے جو کلیتاً مدعا علیہ کی ذاتی متابعت سے حاصل کیا جا سکتا ہو گو کہ اُس کے ساتھہ دعوے حکم امتناعی شامل کیا جا سکتا ہے (۱)

جس کی حدود کے اندر جائداد واقعہ ہے

جائداد اگر حدود اراضی عدالت میں واقعہ ہو تو روپیہ کی جو ڈگری بربنار ایسے تمسک کے صادر کیجائے جسکی رو سے جائداد کفیل تھی - تو وہ ڈگری محض زر نقد کی تصور کیجائیگی اور جائداد کے متعلق عدالت صادر کنندۂ ڈگری کا کوئی اختیار نہ ہوگا (۲) اور عدالت ایسی جائداد پر بار کا استقرار نہیں کر سکتی جو بالکل اُسکی حدود اختیارات سے باہر واقعہ ہو (۳)

ایک دعوے واسطے دلا پانے زر قرضہ کے جسمیں جائداد اور ذات مدعا علیہ ذمہ وار ہو ایسی عدالت میں دائر ہو گا جس کی حدود اختیارات میں جائداد واقعہ ہے (۴)

جائداد کا مختلف اضلاع میں واقعہ ہونا

مدعیہ نے بحیثیت وارث اپنے باپ کے بغرض دلا پانے اپنے حصہ واقع جائداد پدر متوفی کے اپنے بھائی اور اُس کے منتقل الیہم کے نام نالش دائر کی - نالش جج ماتحت بریلی کی عدالت میں دائر کیگئی - جائداد متنازعہ فیہ کا ایک جزو ضلع بریلی میں واقعہ تھا اور ایک جزو ضلع بارہ بنکی ملک اودہ میں - دوران نالش میں بریلی کی جائداد کی نسبت صلح ہوگئی اور نالش صرف جائداد واقع اودہ کی نسبت چلتی رہی - الہ آباد ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ اول یہ کہ مدعیہ نے اپنے بھائی اور اُسکے منتقل الیہم کو ایک ہی نالش میں مناسب طور سے مدعا علیہم کیا تھا اور دوم یہ کہ چونکہ صلحنامہ یا عدالت بریلی میں نالش دائر کرنیکی نسبت کوئی فریب یا بد دیانتی نہیں بیان کیگئی اسلئے اُس عدالت کا اختیار جائداد واقع اودہ کی نسبت نالش کی سماعت اور اُس کے فیصلہ کرنیکا جاتا نہیں رہا - (۵)

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۸۹ - (۲) ویکلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۳ ۱۲ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۱ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۱۷ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۶۹۹
(۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۱۷ - (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۵۷
(۵) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۵ ۱۸۸۵ صفحہ ۱۲۵ منسوخ کیا گیا - انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۳۲ و جلد ۲۴ صفحہ ۳۵۸ و جلد ۲۹ صفحہ ۲۶۷ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۳۱ و جلد ۲۹ صفحہ ۱۸۷ کا حوالہ دیا گیا و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۲۷ سے تمیز کیگئی و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۴ کی تقلید کیگئی - ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۱۹۰۸ صفحہ ۶۴ صفحہ ۳۵۲ یہی مقدمہ الہ آباد لاجرنل جلد ۵ صفحہ ۶۴۷ یہی مقدمہ مدراس لا ٹائمس جلد ۴ صفحہ ۳۹۲ -

مدعا علیہ کے قبضہ میں یا اسکے لئے کسی اور کے قبضہ میں ہو۔

جس صورت میں کہ جائیداد جس کے متعلق دادرسی کی استدعا ہو تاریخ نالش پر مدعا علیہ کے قبضہ میں یا اُس کے لئے کسی اور کے قبضہ میں نہ ہو تو شرط دفعہ ہذا متعلق نہیں ہوتی (۱) جس صورت میں کہ نقصان جسکے معاوضہ کے لئے دعوائے کیا گیا تھا جائیداد بہ قبضہ مدعی پر مداخلت بیجا کرنا تھا تو شرط دفعہ ہذا متعلق نہ قرار دی گئی (۲)۔

فی الواقعہ اور بالارادہ سکونت رکھتا ہو۔

سکونت کے لئے کوئی خاص مدت ضروری نہیں ہے (۳) مگر سکونت کا سوال ایک امر واقعہ کا سوال ہے جو ہر ایک صورت میں حالات مقدمہ پر منحصر ہے (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۱۳۷۔

دعوائے واسطے بند کرنے کام شراکت کے اس عدالت میں دائر ہوگا جہاں مدعا علیہم رہتے ہیں (۵) دعوائے بابت لگان کے بجانب ٹھیکہ داران کے برخلاف ٹھیکہ دار کے جبکہ زمین گوالیار میں تھی اور ٹھیکہ دار جہالنسی میں ہوتا تھا صحیح طور پر عدالت جہالنسی میں دائر ہوا (۶) درازی مدت ایسی سکونت کے لئے لازمی نہیں ہے (۷) مگر چند روزہ رہائش سے اختیار سماعت حاصل نہیں ہوتا (۸) کیونکہ سکونت سے مراد واقعی اور ارادی سکونت مراد ہے (۹) جو مستقل ہو اور جسجگہ عیال و اطفال رہتے ہوں (۱۰) قیدی کی جائے سکونت وہاں ہے جہاں اسکے بال بچے رہتے ہیں (۱۱) نالش انفساخ شراکت مدعا علیہ کی مسکن پر ہوگی (۱۲) نیز ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۲۰ مجموعہ ہذا۔

رہائش

رہائش جسکا ذکر ۱۱ و ۱۲ دکٹوریہ باب ۲۱ دفعہ ۵۔ ایکٹ دیوالیہ میں کیا گیا ہے بالضرور ایک مستقل رہائش ہونی چاہئیے دفعہ مذکور کا منشا ایکٹ مذکور کے فائدہ کو اُن اشخاص تک

---

(۱) نمبر ۹۳ سنہ ۱۹۱۱ء پنجاب ریکارڈ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۶۸۹ (۳) مورز انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۳۷۰۔ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۴۲ و جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۰۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۰۔ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۴۳ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۵۰۴ (۷) نمبر ۹۳ سنہ ۱۹۱۴ء پنجاب ریکارڈ (۸) نمبر ۵۷ و ۳۲ سنہ ۱۸۸۵ء پنجاب ریکارڈ۔ (۹) نمبر ۱۰۶ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ (۱۰) نمبر ۹۳ سنہ ۱۸۶۸ء (۱۱) نمبر ۵۹ سنہ ۱۸۶۷ء و ۱۷ سنہ ۱۸۸۱ء و نمبر ۲۷ سنہ ۱۹۰۹ء پنجاب ریکارڈ

(۱۲) نمبر ۱۱۵ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ۔

وسیع کرینگا ہے جنکو بوقت ارجاع انکی درخواست ہائے کے عدالت کی حدود ارضی کے اندر نیک نیت رہائش پذیر کہا جاسکے (۱)

کاروبار کرتا ہو | ذاتی طور پر کاروبار کرنا ضروری نہیں۔ اگر بذریعہ ایجنٹ کے (۲) ہو تو کافی ہے شخص اجنبی جو عدالت کے حدود اختیار کے اندر تو نہ رہتا ہو لیکن بذریعہ ایجنٹ کاروبار کرتا ہو اس کے متعلق ملاحظہ ہوں انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۷ و جلد ۷ صفحہ ۶۶۲ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۴۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۰۶۷ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۲ صفحہ ۵۴ جنمیں مختلف آرائے درج ہیں۔

کاروبار زمینداری دفعہ ہذا کے معنوں میں نہیں آتا (۳) اور نہ تحائف یا چڑھاوا کا لینا (۴) کاروبار ایسا ہونا چاہئے جسمیں روپیہ کا دادوستد ایسا ہو جس سے دعوے دائر کرنے یا دعوے کی جوابدہی کے حقوق اور ذمہ داریاں پیدا ہوتی ہوں (۵) جبکہ مدعا علیہ سال میں صرف ایک مہینہ شملہ رہکر کاروبار کرتا تھا۔ تجویز ہوا کہ نالش وہاں ہو سکتی ہے (۶) نیز ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۲۰ مجموعہ ہذا۔

حصول منفعت کے لئے بذات خاص کام کرتا ہو | مراد یہ ہے کہ خواہ سکونت بیرون حدود اختیار عدالت ہو لیکن اگر کوئی شخص اختیار عدالت کے حدود کے اندر کاروبار اپنی منفعت کے لئے کرتا ہو تو اس عدالت میں اس کے خلاف دعوے ہو سکتا ہے چنانچہ جبکہ ایک شخص جو کلکتہ سے باہر رہتا تھا۔ مگر ٹھیکہ لینے دینے کیلئے کلکتہ میں آتا تھا اور اسکا کام یہی تھا۔ اسپر کلکتہ میں دعوے ٹھیک طور پر دائر کیا گیا (۷) ہائیکورٹ کا ایڈوکیٹ جو حدود ارضی سے باہر رہتا ہے مگر ہائیکورٹ میں کام کرتا ہے۔ اور جہاں اسکو بلایا جائے وہاں ہی چلا جاتا ہے۔ ہائیکورٹ کی لوکل حدود میں کام کرتا ہے (۸) مگر گورنمنٹ پر کاروبار کا سوال ٹھیک عاید نہیں ہوتا۔ اسلئے گورنمنٹ کے خلاف دعوے اسی جگہ پر ہو گا جہاں بنا دعویٰ پیدا ہوی ہے (۹) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۱۵ ۱۸۸۵ء و نمبر ۱۵ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ۔ نیز ملاحظہ ہو شرح

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۹۳۴۔ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۶۶۲ و ۶۶۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۰۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۰۷ و ۵۲۱ (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۳ (۴) ایضاً بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۵۱۴ و جلد ۱۰ صفحہ ۲۹ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۹۴ (۶) نمبر ۱۵ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ۔ (۷) ہائیکورٹ رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۷۹ (۸) الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۳۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۵۱۴ (۹) انڈین لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۵۱۲

زیر دفعہ ۲۰ مجموعہ ہذا۔

حق رسی نسبت جائداد غیر منقولہ کے۔

ایک نالش بیعبابت یا نیلام جائداد غیر منقولہ میں یہ دریافت ہوا کہ مرتہن نے مکان مرہونہ ا منا ، کی طرف منتقل کردیا یمن موسومہ ایک امین کے منجملہ امناء کے تہا اسکی تعمیل ذات ایجنٹ پر ہوئی جو حسب ضابطہ مقرر ہوا تہا اور جو وقت تعمیل قابض مکان مرہونہ تہا۔ تجویز ہوئی کہ تعمیل کافی ہے کیونکہ نالش "واسطے حق رسی نسبت جائداد غیر منقولہ کے" حسب معنے دفعہ ہذا کے ہے (۱)

نالش نسبت ایسی جائداد غیر منقولہ کے جو مختلف عدالتونکے علاقہ اختیار میں واقع ہو

دفعہ ۱۷۔ اگر نالش واسطے دادرسی کے نسبت ایسی جائداد غیر منقولہ کے یا معاوضہ نقصان ایسی جائداد غیر منقولہ کے ہو جو متعدد عدالتوں کے علاقہ اختیار میں واقع ہو تو جائز ہے کہ نالش اُس عدالت میں رجوع کیجائے جس کے علاقہ اختیار کے اندر اُس جائداد کا کوئی جزو واقع ہو۔

بشرطیکہ کل دعوائے بلحاظ مالیت شئے مدعا بہا قابل سماعت عدالت مذکور کے ہو۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۱۹ - ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

منشاء دفعہ ہذا کا کیا ہے

منشاء دفعہ ہذا یہ ہے کہ متنازعین کا فائدہ ہو اور متعدد نالشات نہ ہوں۔ اسمیں بناء ہائے دعوائے کے متعلق کوئی قید نہیں ہے خواہ ایک ہو یا زیادہ اور یہ اُس نالش سے بہی متعلق ہے جس میں دادرسی متدعویہ متعلق ایک سے زیادہ بناء ہائے دعوائے کے ہو۔ بناء دعوائے کا اجتماع جس کے کہ متعلق دادرسی طلب کیگئی ہو غیر اہم ہے (۲) الفاظ "نسبت ایسی جائداد غیر منقولہ کے یا معاوضہ نقصان ایسی جائداد غیر منقولہ کے" کی تعبیر محدود نہ کیجانی چاہئے بلکہ ان میں جملہ نالشات متعلق جائداد غیر منقولہ متذکرہ دفعہ ۱۶ مجموعہ ہذا داخل ہیں جس حال میں کہ ایک ہی بنائے دعوئے متعلق مختلف جائداد ہائے واقعہ بہ مختلف اختیار سماعت کے ہو تو مدعی کو احکام دفعہ ہذا کے مطابق عمل کرنا چاہئے اگر وہ ایسا نہ کرے تو بعد میں دوسری نالش نہو سکیگی (۳) نسبت نالشات تقسیم کے ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۷۲ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۴۴۳ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۷۶ و جلد ۲۰ صفحہ ۳۷۹ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۵۳ و

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۰۷ (۲) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۳۵۹

(۳) ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۴۸۔

انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۱۲۸ -

جس حال میں کہ ایک عدالت کو ایک مرتبہ باضابطہ طور پر اختیار سماعت حاصل ہو چکا ہو تو محض اس امر سے کہ اس جزو جایداد کے متعلق جو اُسکی حدود اختیارات کے اندر واقعہ ہے راضی نامہ کر لیا گیا ہے اور اُس کے متعلق دعوے سے درست برداری کر لیگئی ہے عدالت کا اختیار سماعت باقیماندہ نالش سے زائل نہیں ہو جاتا (۱)

جائز ہے | مدعی کو اسبارہ میں حسب مرضی خود اختیار دیا گیا ہے کہ بصورت واقعہ واقعہ ہونے جایداد متنازعہ کے اندر حدود اختیارات دو یا زاید عدالتوں کے جس میں چاہے نالش کرے عدالت اعلے سے اجازت حاصل کرنیکی ضرورت نہیں ہے -

منظوری | حسب دفعہ ہذا ایسی منظوری کی ضرورت نہیں مدعی کو کامل اختیار ہے کہ اپنی نالش اُن اضلاع میں سے کسی ضلع میں جہاں کوئی حصہ جایداد کا واقع ہو بدون حصول کسی منظوری کے دایر کرے - (۲)

نالش | دفعہ ہذا صرف نالشات سے متعلق ہے - کارروائیات اجرا گو کہ کارروائیات بنالش ہیں (۳) لیکن وہ نالش نہیں ہیں (۴) اسلئے ڈگریدار کسی ایسی جایداد غیر منقولہ کے خلاف جو عدالت اجرا کنندہ ڈگری کی حدود اختیارات سے باہر واقعہ ہو محض اسوجہ پر درخواست نہیں کر سکتا کہ ایک جزو جایداد مذکور عدالت کے مقامی حدود اختیار سماعت کے اندر واقعہ ہے (۵) لیکن جس حال میں کہ عدالت کو نالش کی سماعت کا اختیار حسب دفعہ ہذا حاصل ہو تو وہ اپنی ڈگری کا اجرا کر سکتی ہے (۶) اگر عدالت جسکو زیر دفعہ ہذا سماعت نالش کا اختیار ہو ڈگری واسطے نیلام جایداد کے صادر کرے تو وہ کل جایداد کو اور اُسکے ہر جزو مشمولہ ڈگری کو نیلام کر سکتی ہے گو کہ کوئی جزو اُس کے علاقہ حدود اختیار مقامی سے باہر ہی واقعہ ہو (۷) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۶۳۹ و جلد ۳۰ صفحہ ۳۰۶

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۸ - (۲) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۱ء و نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۶ء و پنجاب ویکلی رپورٹر نمبر ۱۲ سنہ ۱۹۱۰ء - یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۸۳۶ یہی مقدمہ پنجاب رپورٹر نمبر ۵۹ سنہ ۱۹۱۰ء نیز ملاحظہ ہو اودھ کیسز جلد ۴ صفحہ ۳۹۷ - (۳) دفعہ ۱۴۱ مجموعہ ہذا - (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۱۳ و ۱۵ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۷۰۳ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۱۳ و ۱۵ - (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۸۷۱ و ۸۷۴ و دفعہ ۸۰ مجموعہ ہذا -

انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۶۶۱ و جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۷ -

عدالت ہائے متعدد

دعوائے واسطے تقسیم ایسی جایداد کے تہا جو جزواً عدالت کی حدود اختیار میں اور جزواً باہر تھی جایداد موقوعہ حدود اختیارات سے دست برداری دیگئی تجویز ہوا کہ عدالت تقسیم کر سکتی ہے اور عدالت کا اختیار بنسبت تجویز نالش زائل نہیں ہوا (۱)

اگر جایداد مختلف عدالتوں کے علاقہ میں واقعہ ہو تو نالش کسی عدالت میں دائر ہو سکتی ہے خواہ جزو جایداد موقوعہ بعلاقہ اس عدالت کے کیسے ہی چھوٹا ہو (۲) نیز ملاحظہ ہو - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۳۱ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۹۲۸ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۵۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۱۰۶۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۸ -

نالش جایداد غیر منقولہ موقوعہ مختلف اضلاع

ملاحظہ ہو اودھ کیسز جلد ۴ صفحہ ۳۰۹ و پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۹۱ء و ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۲۸ سنہ ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۳۵ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۵ صفحہ ۷۴۴ مندرجہ زیر دفعہ ۱۶ مجموعہ ہذا - نالش منسوخی نیلام جو بموجب آئین پٹنی کے عمل میں آیا ہو کسی ایک عدالت میں ان چند عدالتوں میں سے دائر ہو سکتی ہے جنکے علاقہ میں جایداد یا اسکا کوئی جزو واقع ہو گو نیلام کلکٹری ایسے ضلع میں کیا گیا ہو جو وہ ضلع نہو جس میں نالش دائر کی گئی (۳)

مقام رجوع نالش جبکہ اختیارات کی حدود ارضی غیر متیقن ہوں -

دفعہ ۱۸ - (۱) جبکہ یہ امر کہ دو یا زیادہ عدالتوں میں سے کس عدالت کے اختیارات کی حدود ارضی میں فلاں جایداد غیر منقولہ واقع ہے مشکوک ظاہر کیا جائے تو ایسی عدالتوں میں سے ہر ایک بشرطیکہ شک کی وجوہ کی بنسبت اسکو اطمینان ہو جائے اس مضمون کا بیان قلمبند کر کے نالش کا فیصلہ کر سکتی ہے - اور جو ڈگری اس نالش میں صادر ہوگی اسکا وہی اثر ہوگا گویا کہ جایداد اسی عدالت کی حدود اختیار کے اندر واقع ہے -

مگر ضرور ہے کہ یہ نالش باعتبار نوعیت اور مالیت کے ایسی ہو کہ عدالت اسکی سماعت کی مجاز ہو۔

(۲) اگر کوئی بیان ضمن (۱) کے بموجب قلمبند نہ کیا جائے اور اس عدالت میں جسمیں اپیل یا نظر ثانی

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۸ (۲) نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ -
(۳) کلکتہ لا جرنل جلد ۵ صفحہ ۵۸ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۷۶۵ -

دایر ہو یہ عذر کیا جائے کہ نالش جائداد مذکورہ میں جو ڈگری یا حکم صادر ہوا وہ ایسی عدالت کی طرف سے صادر ہوا جس کے علاقہ میں جائداد واقع نہیں ہے تو وہ عدالت جس میں اپیل یا نظر ثانی پیش ہو اس عذر کو نہ سنیگی اگر اُسکی رائے میں بوقت رجوع نالش کوئی معقول وجہ شک کی نہ ہو نسبت اس کے کہ عدالت ماتحت جائداد کی نسبت اختیار سماعت رکھتی تھی اور تاوقتیکہ اُس سبب سے بے انصافی نہ ہوئی ہو۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۱۶ (الف) ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے یہ آخری الفاظ "اور تاوقتیکہ اُس سبب سے بے انصافی نہ ہوئی ہو" اس غرض سے جدید انزاد کئے گئے ہیں کہ جہانتک ممکن ہو اصطلاحی عذر اختیار سماعت کی نسبت نہ کیا جائے۔ یہ امر واقعہ کہ کوئی اشتہار متعلق حدبندی اُس ضلع کے معلوم نہیں جسمیں کہ نالش زیر بحث دایر کیجانی چاہئے تھی حسب مراد دفعہ ہذا غیر متیقن ہے۔ اور دعوے واسطے کرایہ ایک گھاٹ ماہی گیری کے حسب مراد دفعہ ہذا ایک نالش بابت جائداد غیر منقولہ کے ہے (۱)

شک در باب اختیار سماعت	نالش جو منجانب مالکان موضع بہرتہ مالی واقعہ ضلع مظفر گڈہ کا

بنا بر اس قرارداد کے دایر کیگئی تھی کہ بعض خاص اراضی جسکو حکام بندوبست نے ایک حد سکتی کے تنازعہ میں بحق مالکان موضع کجور واقعہ ضلع ملتان دیا تھا ملکیت نامبردگان ہے اور اُن کے دیہہ کے اندر داخل کیجانی چاہئے اُس ڈگری کو جو منصف نے بحق مدعیان صادر کی تھی صاحب ڈویژنل جج نے عندالاپیل بدیں وجوہات منسوخ کر دیا کہ چونکہ بروئے احکام افسران بندوبست رقبہ متنازعہ بوقت ارجاع نالش مذکور ملتان کے ضلع مال کا ایک جزو تھا اور چونکہ افسران مال کو اضلاع کی حدود کو طے کرنیکا کامل اختیار تھا اور اس حیثیت سے اُن کے احکام پر عدالت دیوانی اعتراض نہیں کر سکتی پس منصف مظفر گڈہ نے بلا اختیار سماعت عمل کیا۔ تجویز ہوئی کہ عدالت دیوانی کو حدود قرار دادہ حکام بندوبست کی صحت کے سوال پر غور کرنے کا اختیار حاصل تھا (۲)

نالشات معاوضہ بابت نقصان ذات یا جائداد	**دفعہ ۱۹** – ذات یا جائداد منقولہ کو نقصان پہونچانیکے معاوضہ کی نالش میں اگر وہ نقصان کسی عدالت کے علاقہ کی حدود اراضی کے

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۹۴۴ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۲ صفحہ ۱۶۹ – (۲) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۱ سنہ ۱۹۰۱ء نیز مقدمہ پنجاب لاء رپورٹر نمبر ۲۵ سنہ ۱۹۰۱ء

اندر پہونچا ہو اور مدعا علیہ دوسری عدالت کے علاقہ کی حدود ارضی کے اندر رہتا یا کاروبار کرتا یا منفعت کے لئے بذات خود کام کرتا ہو تو مدعی کو اختیار ہے کہ اپنی مرضی کے مطابق دونوں عدالتوں میں سے جس میں چاہے نالش رجوع کرے۔

تمثیلات

(الف) زید نے کہ دہلی میں رہتا ہے عمرو کو کلکتہ میں مارا تو جائز ہے کہ عمرو کلکتہ میں زید پر نالش کرے یا دہلی میں۔

(ب) زید نے کہ دہلی میں رہتا ہے کلکتہ میں بیانات ازالہ حیثیت عرفی نسبت عمرو کے شائع کئے تو جائز ہے کہ عمرو کلکتہ میں زید پر نالش کرے یا دہلی میں۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۱۸ - ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

دفعہ ہذا کن مقدمات سے متعلق ہے

دفعہ ہذا مقدمات ٹارٹس سے جو نسبت ذات یا جائداد منقولہ ہوں متعلق ہے ٹارٹس کی تعریف اور اُس کے اقسام ہم دفعہ ۹ میں لکھ آئے ہیں۔ ٹارٹس متعلق جائداد غیر منقولہ کا ذکر دفعہ ۱۶ ضمن (ہ) میں بیان ہوا ہے ان اقسام کی نالشات کے واسطے مدعی کو یہ اختیار دیا گیا کہ خواہ اُس عدالت میں کرے جسکے علاقہ میں ٹارٹس واقعہ ہوا ہو یا اُس عدالت میں جسکے علاقہ کے اندر مدعا علیہ رہتا یا کاروبار یا اپنی منفعت کے واسطے پیشہ کرتا ہو۔ اور دفعہ ہذا میں جو تمثیلات درج ہیں جنسے مضمون کا منشاء بخوبی واضح ہوتا ہے۔

اختیار سماعت عدالت مقدمات ٹارٹ میں۔

ملاحظہ ہو پنجاب ریکارڈ نمبر ۷ سنہ ۱۹۰۹ء یہی مقدمہ پنجاب ریکارڈ نمبر ۱۲۴ سنہ ۱۹۰۹ء یہی مقدمہ پنجاب ویکلی رپورٹ نمبر ۱۲۵ سنہ ۱۹۰۹ء یہی مقدمہ انڈین کیسیز جلد ۳ صفحہ ۶۰۷ مندرجہ زیر دفعہ ۲۰ مجموعہ ہذا۔

دفعہ ہذا صرف ذات یا جائداد غیر منقولہ کو نقصان پہونچانیکے معاوضہ کی نالش سے متعلق ہے۔ غیر منقولہ جائداد کی صورت میں دفعہ ۱۷ متعلق ہوگی۔ اور چونکہ دفعہ ہذا صرف معاوضہ کی نالشات سے متعلق ہے اسلئے نالشات حکم امتناعی نسبت مداخلت کرنے بہ حقوق پیٹنٹ ٹریڈ مارک (نشانات سوداگری) وغیرہ سے متعلق نہ ہوگی۔ ایسی نالشات سے دفعہ ۲۰ متعلق ہوگی۔ کاپی رائیٹ کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۵۵۷۔

نقصان لفظ "نقصان" مندرجہ دفعہ ہذا سے مراد نقصان قابل ارجاع نالش ہے۔ نالش بربنائے ٹارٹ کے لئے یہ ضروری ہے کہ فعل شکایت کردہ قانوناً نقصان رساں ہو یعنی شخص شکایت کنندہ کے کسی قانونی حق کے لئے مضرت رساں ہوا ہو مثلاً کسی شخص کی عزت سلامتی جسم آزادی اور جایداد کے لئے۔ چنانچہ کسی شخص پر جھوٹا فوجداری کا دعوے کرنا نقصان قابل ارجاع نالش ہے (۱)

نالش وہاں دایر ہونی چاہئے جہاں مدعا علیہ رہتا ہو یا جہاں بنائے مخاصمت پیدا ہو

دفعہ ۲۰ - برعایت قیود متذکرہ صدر کے ہر نالش اُس عدالت میں رجوع کیجائیگی جس کے علاقہ اختیار کی حدود ارضی کے اندر -

(الف) مدعا علیہ یا اگر کئی مدعا علیہم ہوں تو ان میں سے ہر ایک بروقت شروع ہونے نالش کے فی الواقع اور بالارادہ رہتا ہو یا کاروبار کرتا ہو یا حصول منفعت کے لئے بذات خاص کوئی کام کرتا ہو۔ یا

(ب) اگر کئی مدعا علیہم ہوں تو منجملہ اُن کے کوئی مدعا علیہ بروقت شروع ہونے نالش کے فی الواقع اور بالارادہ سکونت رکھتا ہو یا کاروبار کرتا ہو یا منفعت کے لئے بذات خاص کوئی کام کرتا ہو۔ بشرطیکہ اس صورت میں نالش کے اسطرح رجوع ہونیکی عدالت اجازت دے یا وہ مدعا علیہم جوکہ حسب مذکورہ بالا سکونت نہ رکھتے ہوں یا کاروبار نہ کرتے ہوں یا منفعت کے لئے بذات خاص کام نکرتے ہوں اسپر سکونت اختیار کریں۔ یا

(ج) بنائے دعوے کلاً یا جزواً پیدا ہوئی ہو۔

تشریح ۱ - جس حال میں کہ کوئی شخص سکونت مستقل ایک مقام پر رکھتا ہو اور دوسری جگہ سکونت عارضی بھی رکھتا ہو تو نسبت کسی بنائے دعوے کے جو اُس کے چند روزہ رہنے کے مقام پر واقع ہو یہ سمجھا جائیگا کہ وہ دونوں مقام پر سکونت رکھتا تھا۔

تشریح ۲ - کسی جماعت سند یافتہ کے کاروبار کا ہونا اُس کے صدر یا خاص دفتر واقع برٹش انڈیا میں سمجھا جائے گا یا نسبت کسی بنائے دعوے کے جو اُس جگہ واقع ہو جہاں جماعت مذکور کا کوئی دفتر ماتحت ہو اُس دفتر ماتحت میں کاروبار ہونا تصور کیا جائیگا۔

---

(۱) بمبئی لارپورٹر جلد ۲ صفحہ ۲۴۴ تا ۲۵۱۔

تمثیلات

(الف) زید ایک بیوپاری کلکتہ میں ہے بکر دہلی میں کاروبار رکھتا ہے بکر نے بتوسط اپنے آڑھتیہ کے جو کلکتہ میں ہے زید سے مال خرید کیا اور زید کو لکھا کہ وہ مال ایسٹ انڈیا ریلوے کمپنی کے حوالہ کرو۔ زید نے اُس کے مطابق کلکتہ میں مال حوالہ کیا تو جائز ہے کہ زید قیمت مال کی بابت کلکتہ میں جہاں بناء دعوے پیدا ہوئی ہے خواہ دہلی میں جہاں بکر کاروبار کرتا ہے بکر پر نالش کرے۔

(ب) زید شملہ پر رہتا ہے اور عمرو کلکتہ میں اور بکر دہلی میں یہ تینوں زید اور عمرو اور بکر بنارس میں یکجا ہوئے اور عمرو اور بکر نے بالاشتراک ایک پرامیسری نوٹ جو عند الطلب واجب الادا تھا لکھکر زید کے حوالہ کیا تو جائز ہے کہ زید عمرو اور بکر پر بنارس میں نالش کرے جہاں بنائے دعوے پیدا ہوئی اور یہ بھی جائز ہے کہ زید اُنپر کلکتہ میں نالش کرے جہاں عمرو سکونت رکھتا ہے یا دہلی میں جہانکہ بکر رہتا ہے مگر ان دونوں صورتوں میں اگر وہ مدعا علیہ جو وہاں سکونت نہیں رکھتا ہے اعتراض کرے تو مقدمہ بلا اجازت عدالت کے چل نہ سکیگا۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۱۷- ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے جسکی تشریح سوم متروک کردیگئی ہے کیونکہ وہ ضمن (ج) میں الفاظ "کلاً یا جزواً" کی ایزادی سے غیرضروری ہوگئی تھی۔ صرف چند لفظی ایزادیاں دفعہ ہذا میں کیگئی ہیں جنسے پرانا قانون زیادہ واضح ہوگیا ہے اور کوئی تبدیلی ایسی نہیں ہے جس سے اصلیت پر اثر پڑا ہو۔

| برعایت قیود متذکرہ صدر | اسنے مراد قیود متعلق تعداد مالیت یا اور قیود متذکرہ دفعہ ۱۶

اور نیز قید متذکرہ دفعہ ۱۵ ہیں (۱) ملاحظہ ہو شرح زیر دفعات ۱۶ و ۱۵- مجموعہ ہذا۔ برعایت ان قیود کے ہر قسم کی نالش سے دفعہ ہذا متعلق ہے۔

| مدیون کو کس وقت اپنے دائن کے پاس جانا چاہئے۔ | جس صورت میں کہ کوئی جگہ اور تصریح بہ الفاظ صریح یا استنباطاً

نہ کیگئی ہو تو مدیون پر لازم ہے کہ اپنے دائن کے پاس جائے (۲) اور جہاں وہ ہو روپیہ ادا کرے مزید براں یہی قاعدہ بصورت کارندہ کے ہے جسکو روپیہ اپنے مالک کو ادا کرنا ہو

(۱) انڈین لا رپورٹس کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۳ و ۵۶ نیز مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۸۴ (۲) اودھ کیسز جلد ۲ صفحہ ۱۹۱

رجوع کیجائیگی زیر دفعہ ہذا نالش اُس عدالت میں رجوع کیجائیگی جسکے علاقہ حدود ارضی کے اندر مدعا علیہ رہتا ہو یا جس کے علاقہ حدود ارضی کے اندر بناء دعوے پیدا ہوئی ہو اور جبکہ ایک سے زیادہ عدالتوں میں نالش رجوع ہوسکتی ہو تو انتخاب مقام رجوع نالش مدعی کی مرضی پر منحصر رکھا گیا ہے (۱) لیکن مدعا علیہ کسی دوسری عدالت میں نالش کے منتقل کیے جانیکے لیے درخواست کرسکتا ہے (۲) درخواست مذکور سب سے اول موقعہ پیکرنی چاہیئے ورنہ سکوت سمجھا جائیگا۔ (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۶۶ و نمبر ۲۷ سنہ ۱۹۰۳ء و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۰ صفحہ ۸۱۔

بار ثبوت بنسبت استحقاق انتخاب عدالت جبکہ مدعا علیہ حدود اختیار عدالت کے اندر نہ ہو تو یہ ثابت کرنا کہ بروقت شروع ہونے نالش کے مدعا علیہ فی الواقعہ اور بالارادہ رہتا تہا یا کاروبار کرتا تہا یا حصول منفعت کے لیے بذات خاص کوئی کام کرتا تہا۔ ذمہ مدعی ہے (۴)

مدعا علیہ فی الواقعہ اور بالارادہ رہتا ہو یا کاروبار کرتا ہو یا حصول منفعت کے لئے بذات خاص کام کرتا ہو۔ ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۱۶ مجموعہ ہذا۔ جس حالمیں کہ بنائے دعوے کلیتًا اُس عدالت کے علاوہ کسی اور عدالت میں پیدا ہو جس میں کہ نالش دایر کی گئی ہو تو مدعی کو ثابت کرنا چاہیئے کہ مدعا علیہ حسب مراد دفعہ ہذا اُس عدالت کے اختیار سماعت کے اندر رہتا تہا یا کاروبار کرتا تہا یا حصول منفعت کے لئے کام کرتا تہا (۵) لفظ "مدعا علیہ" میں ایک باشندہ ریاست غیر داخل ہے جبکہ وہ اُس عدالت کی حدود اختیار کے اندر بروقت شروع ہونے نالش کے رہتا ہو یا حصول منفعت کے لئے بذات خاص کام کرتا ہو (۶) اگر بناء دعوے عدالت برٹش انڈیا کی حدود اختیار کے اندر پیدا ہو تو عدالت ہائے برٹش انڈیا ایسے اجنبی کے خلاف فیصلہ صادر کرسکتی ہیں جو انڈیا میں نہ رہتا ہو (۷) اور اگر بناء دعوے ریاست غیر میں پیدا ہوا اور مدعا علیہم برٹش انڈیا میں رہتے ہوں

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۷۷ ۔ (۲) دفعہ ۲۲ مجموعہ ہذا و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۷ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۴۴ و ۳ و ۳۴۹ (۴) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۷۱
(۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۷۸ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۷ و ۵۱۸ ۔
(۷) ״ ״ ״ جلد ۵ صفحہ ۵۲۸ و لوئر برہما لا رپورٹ سنہ ۰۴ - ۱۹۰۳ء جلد ۲ صفحہ ۷۴ ۔

تو بھی عدالت برٹش انڈیا میں نالش دایر ہو سکتی ہے۔ چنانچہ جس حالت میں کہ مدعیان نے نالش واسطے دلاپانے ہرجا وضہ بعدالت ڈسٹرکٹ کورٹ ضلع گجرات (پنجاب) بدیں بیان دایر کی کہ مدعا علیہم نے قریب تر رشتہ دار مدعیان کو ریاست فرید کوٹ میں جہانکہ اُبر ثبوت جرم قایم ہو کر سزائے قید تا حیات صادر ہوئی قتل کر دیا ہے تو قرار دیا گیا کہ اگرچہ مدعا علیہم ریاست فرید کوٹ میں مقید بہ جیلخانہ تھے مگر تاہم وہ فی الواقعہ اور بالارادہ ضلع گجرات میں جہانکہ اُن کے گہر اور اراضی تھی اور جہانکہ اُن کے خاندان رہتے تھے سکونت پذیر تھے اور عدالت گجرات کو اختیار سماعت حاصل تھا (۱) سکونت بہ ریاست ہائے ولیسی کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۵۰۴۔ فی الواقعہ رہتا ہو سے یہ مراد نہیں ہے کہ تاریخ نالش پر مدعا علیہ ذاتی طور پر رہتا ہو۔ اگر مدعا علیہ عارضی طور پر چند یوم کے لئے اپنی جائے سکونت سے غیر حاضر ہو اگر وہ وہاں واپس آنیکا ارادہ رکھتا ہے تو وہاں اُسکا سکونت رکہنا کہا جاویگا (۲) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۷۱ سنہ ۱۸۹۱ء و نمبر ۶۳ سنہ ۱۸۷۶ء پنجاب ریکارڈ۔

رہائیش یا سکونت سے مراد وہ مقام ہے جہانکہ اُس شخص کا مستقل گہر ہے جہانکہ وہ واپس آنیکا ارادہ رکھتا ہے (۳) لیکن ملاحظہ ہو نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ۔ واقعی رہائیش کے لئے صرف یہ ضروری ہے کہ وہ واقعی مدعا علیہ کا مقام رہائیش ہو جبکہ نالش رجوع کی گئی ہو لہذا جس حالت میں کہ ایک شخص ہو بیس سال تک بمبئی میں رہتا رہا اور کاروبار کرتا رہا اور صرف بعض بعض وقت احمد آباد آتا رہا جہانکہ اُسکا خاندانی گہر تہا۔ تو قرار دیا گیا کہ بمبئی میں فی الواقعہ رہتا تہا (۴) جبکہ کوئی شخص کسی جگہ ملازم سرکاری (۵) یا ملازم کسی پرائیویٹ شخص کا ہو (۶) تو اُسکی رہائیش وہاں نہیں سمجھی جائیگی جہانکہ اُسکا خاندانی گہر ہے جس میں کہ اُسکا باپ رہتا ہے اور جہانکہ وہ کبہی کبہی جایا کرتا تہا۔ گو کہ ملازمت خانگی قسم کی ہو (۷) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد صفحہ ۲۰۵ و ویکلی نوٹس

(۱) نمبر ۷۰ سنہ ۱۹۰۹ء پنجاب ریکارڈ۔ یہی مقدمہ پنجاب لا رپورٹر نمبر ۱۴۲ سنہ ۱۹۰۹ء یہی مقدمہ پنجاب ویکلی رپورٹر نمبر ۱۲۵ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۳ صفحہ ۶۰۷۔ (۲) شمال مغربی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۲۱۔ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۲ و نمبر ۵ سنہ ۱۸۷۶ء پنجاب ریکارڈ۔ (۴) بمبئی لا رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۶۰۵۔ (۵) صدر دیوانی عدالت جلد ۱ صفحہ ۱۰۴۔ (۶) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۴۹۔ (۷) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۷۰

کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۷۶۵ - و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۹۳۴ - و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۱۳۷ و جلد ۱۴ صفحہ ۵۴۱ و جلد ۳ صفحہ ۲۲۷ و جلد ۶ صفحہ ۱۰ - (ب) تشریح اول کی رو سے یہ امر اب صاف ہو گیا ہے کہ ایسے شخص کی نسبت جو مستقل سکونت ایک مقام پر رکھتا ہو اور دوسری جگہ سکونت عارضی بھی رکھتا ہو تو ایسے بناء دعوے کے متعلق جو اُس کے عارضی رہائش کے مقام پر پیدا ہو یہ سمجھا جائیگا کہ وہ دونوں مقامات پر سکونت رکھتا ہے - نیز ملاحظہ ہو نمبر ۵۷ سنہ ۱۸۷۸ء پنجاب ریکارڈ -

الفاظ "کاروبار کرتا ہو" کے معنے مطابق سیاق عبارت اور ظاہری غرض واضعان قانون کے لی جانی چاہئیں (۱) الفاظ مذکور سے مراد مشغول ہونے یا محض کاروبار کرنے یا خدمت یا ملازمت یا پیشہ کرنے سے بہت زیادہ ہے - چنانچہ اُس شخص کی نسبت جو سائنس یا پالیٹکس میں مصروف رہتا ہو گو کہ اُسے اس بارہ میں بہت کچھ معاملات کرنیکے لئے مصروف رہنا پڑتا ہو یہ نہیں کہا جا سکیگا کہ وہ کاروبار کرتا ہے اور نہ ملازم خانگی یا کلرک یا اسسٹنٹ بہ کاروبار تجارت یا سوداگری کی نسبت ایسا کہا جا سکیگا - الفاظ مذکور سے اُس شخص کا کاروبار کرنا مراد ہے جسکا کہ وہ کام ہے نہ کہ کسی اور شخص کا - یہ ضرور ہے کہ وہ اُسکا انتظام کرتا ہو یا اپنے کاروبار کو خود کرتا ہو یا کہ کاروبار جسکا انتظام کیا جاتا ہے یا جو اُس کے لئے کیا جاتا ہے خود اُسکا ہونا چاہئیے - خدمتگار یا ملازم کی نسبت یہ نہیں کہا جاویگا کہ وہ کاروبار کرتا ہے بلکہ یہ کہ وہ اپنے مالک کا کاروبار کرتا ہے کسی شخص کی نسبت اُسوقت کہا جائیگا کہ وہ کاروبار کرتا ہے جبکہ وہ اُسپر اقتدار اور نگرانی رکھتا ہو یا اُسکو چلاتا ہو (۲) الفاظ "کاروبار" تجارتی کاروبار تک ہی محدود نہیں ہیں لہذا جس صورت میں کہ ایک شخص روزانہ بطور سرجن آیا کرتا تھا اور بچہ جنانے والے کے ایک ضلع میں مریضوں کو دیکھا کرتا تھا اُس کی نسبت قرار دیا گیا کہ وہ ضلع مذکور میں کاروبار کرتا ہے (۳) گورنمنٹ کے متعلق اختلاف رائے ہے کہ آیا وہ کاروبار کرتی ہے یا نہیں - ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۶۲ نوٹ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۴۳۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۵۱ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۵۶ - لیکن سکرٹری آف سٹیٹ کے متعلق قرار دیا گیا ہے

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۴ و ۲۲۳ (۲) کوئینز بنچ ڈویژن جلد ۲۴ صفحہ ۵ (۳) لا جرنل کوئینز بنچ ڈویژن جلد ۳۲ صفحہ ۲۷۳

کہ الفاظ "جو کاروبار کرتا ہو یا حصول منفعت کے لئے بذات خاص کام کرتا ہو" کا اُس پر اطلاق نہیں ہو سکتا (۱) گورنمنٹ پر اُس عدالت میں نالش کیجاتی چاہیئے جہانکہ بنائے دعوے پیدا ہو (۲) اُس شخص کی نسبت جسکا کوئی باضابطہ دفتر نہ تھا لیکن جو ہفتہ میں ایک یا دو مرتبہ کلکتہ میں ایک دوست کے یہاں جایا کرتا تھا اور وہاں اُسے لوگوں نے کاروبار کرتے دیکھا۔ اور وہاں اُس نے کسی شخص سے جہازوں کے کرایہ کا معاہدہ کیا قرار دیا گیا کہ وہ کلکتہ میں کاروبار کرتا ہے یا بالغرض حصول منفعت بذات خاص کام کرتا ہے (۳) یہ ضرور نہیں کہ کاروبار بذات خود کیا جاوے۔(۴) لیکن ملاحظہ ہو انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۷ و مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۴۶ و بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۲۔ الفاظ "حصول منفعت کے لئے بذات خاص کام کرتا ہو" سے مراد یہ ہے کہ بذات خاص اندر حدود عدالت کام کرتا ہو (۵) نیز ملاحظہ ہو انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۹۔ ملازم فوج کے متعلق ملاحظہ ہو نمبر ۹۳ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ۔ لیکن اس فیصلہ نے پنجاب ریکارڈ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۹۳ء منسوخ کر دیا

کاروبار | کوئی شریک خاندان مشترک جو واقعی اندر علاقہ کے اپنی طرف سے کاروبار کرنے پر رضامند ہو یا اپنے طریقہ عمل سے شریک تجارت کی حیثیت رکھتا ہو اُسکی نسبت کہا جائیگا کہ وہ اندر علاقہ کے کاروبار کرتا ہے گو وہ خود بیرون علاقہ مذکور کے رہتا ہو (۶)

اجازت | اجازت متذکرہ شرط ضمن (ب) ایک ضروری قید مقدمہ دائر کرنیکے لئے ہے اور اس کے خلاف اپیل ہو سکتا ہے (۷) اور اس کے لئے صریح درخواست اور صریح منظوری ہونی چاہیئے۔ استنباط اجازت جائز نہیں ہے (۸) اجازت بعد ارجاع نالش دیجا سکتی ہے (۹) بخلاف انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۹۳۔ نہ اجازت پر بنائے دعوے تبدیل ہو سکتا ہی

(۱) انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۵۶ (۲) ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۷۳۔ (۳) ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۰۹ (۴) انڈین لار پورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۰۹ و جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۷ و ۵۲۱ و جلد ۱۷ صفحہ ۶۶۲۔ (۵) انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۱۴ و ۵۵۳ (۶) انڈین لار پورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۵۸ یہی مقدمہ مدراس لا جرنل جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۹۔ (۷) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۸۴ و بنگال لار پورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۹۱۔ (۸) انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۸۴۔ (۹) انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۵۷۔

نہ عرضی دعوے ترمیم ہوسکیگا (۱) شرط مندرجہ ضمن (ب) صرف بصورت ضمن مذکور متعلق ہے۔

بنائے دعوے بنائے دعوے سے ہر ایک واقعہ مراد ہے جو بصورت مدعا علیہ کے اس سے انکار کرنے کے مدعی کو عدالت سے استحقاقاً فیصلہ حاصل کرنیکے لئے ثابت کرنا لازم ہوگا۔ اسمیں شہادت کا ہر ایک جزو شامل نہیں ہے جو از انجملہ ہر ایک واقعہ کے ثابت کرنیکے لئے ضروری ہے بلکہ ہر ایک جزو ان واقعات کا جو ثابت کرنا پڑتا ہے (۲)۔ بنائے دعوے شامل ہے اوپر ان تمام واقعات کے جنکا ثابت کرنا مدعی کے ڈگری حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے (۳) اور اگر ایسا نہ ہو تو وہ کوئی جزو بنائے دعوے نہیں ہیں (۴) بنار دعوے کو جوابدعوے کے ان عذرات سے کوئی تعلق نہیں ہے جو مدعا علیہ پیش کرتا ہے۔ اور یہ استدعا کی خصوصیت پر بھی منحصر نہیں ہے جسکا مدعی ستدعی ہے۔ اسکا تعلق کلیتاً ان وجوہات سے ہے جو مدعی اپنے عرضی دعوے میں داخل کرتا ہے۔ یعنے ان اسباب پر جن سے مدعی عدالت سے اپنے حق میں نتیجہ نکالنے کی درخواست کرتا ہے (۵) استدعا اور بنائے دعوے میں ترادف نہیں ہے۔ بلکہ بنار دعوے میں شامل ہیں وہ تمام وجوہات جنکے بھروسہ پر مدعی عدالت میں آتا ہے (۶) بنار دعوے جو تاریخ نالش پر موجود ہونا ضروری ہے بعض اجزار کا مجموعہ ہونا چاہئے جس میں فی نفسہ حق متدعویہ کے اجزار شامل ہوں (۷) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۹۹ جسمیں بنار دعوے تاریخ نالش پر موجود نہ تھا۔ بنار دعوے محض اس ثبوت سے ثابت نہیں کیا جا سکتا کہ معاہدہ جسپر کہ نالش مبنی ہے عدالت تجویز کنندہ نالش کے اختیار سماعت کے اندر کیا گیا تھا بلکہ بنار دعوے جو کسی معاہدہ پر مبنی ہو اسجگہ پیدا ہونا متصور کیا جا سکیگا جہانکہ معاہدہ کی تعمیل کیجانی ہے اور جہانکہ خلاف ورزی شرط تعمیل کیگئی ہے (۸) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۲۳ پ ر ۱۸۸۳ء و نمبر ۱۱ پ ر ۱۸۸۶ء

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۹۳ و بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۹۱ (۲) کوئینز بنچ ڈویژن جلد ۲ صفحہ ۱۲۸ کا نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۵۷ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۸۱ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۰۴ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۹۸ و جلد ۵ صفحہ ۲۲۴ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۴۳ (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۴۔

(۸) نمبر ۱۷ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ۔

و نمبر ۵ ا سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ۔

عدالت کو اختیار سماعت دینے کے لئے بنار دعوے کا کلاً یا جزواً علاقہ حدود اختیار سماعت عدالت کے اندر پیدا ہونا ضروری ہے (۱) اور کسی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ بنار دعوے جو سمندر میں تین میل کے اندر پیدا ہوئی ہو اُس کے لئے ملاحظہ ہو انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۹۔ اگر ایک سے زیادہ بنار ہائے دعوے ہوں تو سب پر عدالت کو اختیار حاصل ہونا ضروری ہے (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۹۵۴۔

تنخواہ | نالش بابت تنخواہ وہاں دایر ہوگی جہانکہ تنخواہ عموماً ادا کیجاتی ہو (۳) یا جہاں مدعی نے کام کیا اور رہتا ہے (۴)

ٹارٹ | جو نالشات بربنائے ٹارٹ دفعہ ۱۹ کی ذیل میں نہیں آتیں وہ دفعہ ہذا کی ذیل میں آئینگی بنائے دعوے کے پیدا ہونیکے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۴۹۱

ہتک عزت | ملاحظہ ہو انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۷۸۔

سرٹیفکیٹ وراثت | ملاحظہ ہو انڈین لار پورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۵۰۴۔

ہنڈوی | ملاحظہ ہو نمبر ۱ سنہ ۱۹۰۳ء پنجاب ریکارڈ یہی مقدمہ پنجاب لار پورٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۳ء۔ و نمبر ۷۵ سنہ ۱۹۰۱ء و نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ۔

معاہدہ لتعمیل مختصر | نالش اُسجگہ ہوگی جہانکہ معاہدہ کی تعمیل کیجانی ہو (۵) نیز ملاحظہ ہوں دفعات ۴۸ و ۴۹۔ ایکٹ معاہدہ۔ اور جبکہ کوئی مقام تعمیل معاہدہ مقرر نہ کیا گیا ہو تو اُس جگہ جہاں بلحاظ نوعیت معاہدہ اُسکی تعمیل کیجا سکتی ہو (۶)

معنے الفاظ سکونت رکھتا ہو | الفاظ سکونت رکھتا ہو مندرجہ دفعہ ۳۳ (الف) قانون رجسٹری سے مراد سکونت مستقل ہی نہیں ہے بلکہ اسمیں وہ مقام بھی داخل ہے جہان

(۱) انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۴ ضمن (ج) دفعہ ہذا۔ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۲۲ سنہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۷۹۔ (۲) انڈین لار پورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۲۱۔ (۳) بمبئی لار پورٹ جلد ۲ صفحہ ۵۱۴ (۴) انڈین لار پورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۷۲۔ (۵) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۷۶ و جلد ۱ صفحہ ۳۴۶ و نمبر ۶۳ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ یہی مقدمہ پنجاب ویکلی رپورٹ نمبر ۸۵ سنہ ۱۹۰۱ء۔ (۶) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۹ صفحہ ۹۱۲ و انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۳۴ و انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۴۹ و انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۳۰۳۔

بروقت تحریر مختارنامہ مقر کسی غرض چند روزہ کے لئے حسب منشاء دفعہ ہذا رہتا ہو (۱)

انفساخ شراکت ملاحظہ ہو نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۹۷ء و نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۹۸ء و نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۲ء پنجاب ریکارڈ۔

ہرجانہ معاہدہ ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۳۵۵ و نمبر ۳۶ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ و ہرجانہ غفلت کے متعلق ملاحظہ ہو نمبر ۱۰ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ۔

حساب و کتاب ملاحظہ ہو نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۲ء پنجاب ریکارڈ۔ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۱۰۰

مقام جہاں معاہدہ کیا گیا مدعی باشندہ کرنول نے بنام مدعاعلیہم جو مدراس میں سکونت رکھتے تھے واسطے ہرجہ کے عدالت ضلع کرنول میں نالش دائر کی۔ مدعی مدعاعلیہم کے پاس مال بطور آڑہتیہ کے بغرض فروخت کے ارسال کرتے تھے اب مدعی شاکی ہے کہ مدعاعلیہم نے اسکا مال بلا دریافت کم شرح سے فروخت کیا۔ معاہدہ آڑہت بذریعہ مراسلت بذریعہ ڈاک مابین مدعی و مدعاعلیہم کے طے ہوا تھا۔ تجویز ہوئی کہ نالش مذکور حسب منشاء دفعہ ہذا معاہدہ سے پیدا ہوئی اور بنائے دعوے ایسے مقام پر پیدا ہوا جہاں معاہدہ کیا گیا تھا۔ یعنی بمقام مدراس۔ (تشریح (۳) ضمن (۳) مجموعہ ضابطہ دیوانی سابق نالش سے متعلق نہیں ہے (۲)

معاہدہ ملاحظہ ہو نمبر ۸ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ۔ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۸۸۴

معاہدہ زرنقد انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳۱ صفحہ ۲۲۳۔

حق زناشوئی خاوند کے دعوے میں جو برخلاف عورت کے واسطے حصول حقوق زناشوئی ہو۔ بنائے دعوے خاوند کے گھر میں پیدا ہوتا ہے (۳)

نالش کس جگہ ہونی چاہئے مدعی سمستی پور ضلع ترہٹ میں رہتا تھا اسکے پاس نیل کا بیج واسطے فروخت کے تھا۔ مدعی نے اشتہار دیا کہ کشن پور اسٹیشن پر مال دیا جائے گا مدعاعلیہ نے جو مندیا میں رہتا تھا تار خبر روانہ کی کہ تین روپیہ فی من کے حساب سے تین سو من وہ خریدنا چاہتا ہے اگر یہ بات منظور ہو تو مال چاولنگا اسٹیشن پر بھیجدو۔ اسی تاریخ اس نے چٹھی اسی مضمون کی ارسال کی اور ریل کی رسید مانگی مدعی نے تار کے پہونچنے پر یہ لکھا کہ مال روانہ کیا گیا اور ریل کی رسید ملفوف ہے نو سو روپیہ کا چک

(۱) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۲ء جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۵ کا حوالہ دیا گیا۔ ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۱۶ سنہ ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۷۰۔ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۳۵۵۔ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۳۱۶

مال کے پہونچنے پر روانہ فرمایئے مال مدعاعلیہ کے پاس پہونچگیا مدعی نے یہ نالش بنام
مدعاعلیہ سمستی پور کی عدالت میں واسطے دلاپانے قیمت تخم کے دایر کی - تجویز ہوئی
کہ فریقین کا یہ منشاء تہا کہ معاہدہ کی تعمیل کشن پور کے ریلوے اسٹیشن پر کیجاے - اور
قیمت مدعی کو بمقام سمستی پور قابل ادا تہی لہذا عدالت سمستی پور کو اختیار سماعت نالش تہا (۱)
مدعی نے مدعاعلیہ کو بمبئی میں خط لکہا کہ اپنی فہرست موٹر کار وغیرہ روانہ کرے مدعاعلیہ نے
بجواب خط بنام مدعی بہ تفصیل حالات ایک کل برقی کے روانہ کیا - بعد اس کے مدعی نے
ایک سو روپیہ پیشگی روانہ کئے اور مشین مطلوبہ طلب کی لیکن مشین جو مدعاعلیہ نے روانہ
کی اس قسم کی نہ تہی جو مدعی نے طلب کی تہی بوطبق اس کے مدعی نے نالش واسطے دلاپانے
زرپیشگی سو روپیہ اور ہرجہ خلاف ورزی معاہدہ کے بمقام بریلی دایر کی - تجویز ہوئی
کہ چونکہ مدعی نے مدعاعلیہ کے مال خریدنے کی آمادگی ظاہر کی تہی اور مدعاعلیہ نے مدعی
کی درخواست قبول کی تہی لہذا معاہدہ بمقام بمبئی ہوا تہا - اور نالش بمقام بریلی قابل
پذیرائی نہ تہی (۲)

| طلاق | ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۲۰۳ -

| دین مہر | ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۰۰ و انڈین لارپورٹ
کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۱۴۶ -

| ترکہ | دعوے ترکہ وارث کے مقام رہایش میں ہوگا (۳)

| پروبیٹ | ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۶۰۷ و جلد ۷ صفحہ ۶۸۹ -

| نابالغ | ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۱۳ -

| جماعت سند یافتہ | سکرٹری آف اسٹیٹ با جلاس کونسل کوئی جماعت سند یافتہ نہیں
ہے گو کہ وہ ایسا استعمال کیا جاسکے (۴)

| بنائے مخاصمت | جس صورت میں ایجاب بمقام علی گڈہ کیا گیا اور بذریعہ مراسلت
معاملہ ہونے کے بعد وہ بمقام کلکتہ قطعی طور پر منظور کیا گیا تو معاہدہ اس مقام پر کیا گیا
جہاں منظوری کی اخیر چٹہی ڈاک میں ڈالی گئی اور اسلئے بنائے مخاصمت کلکتہ میں پیدا ہوئی (۵)

---

(۱) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۹۱ (۲) اودہ کیسز جلد ۱۲ صفحہ ۱۷ ایہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۳۲۵
(۳) ویکلی رپورٹر جلد ۱۷ صفحہ ۳۰۵ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۵۶ و ۲۷۱ (۵) الہ آباد لاجرنل جلد ۶ صفحہ ۱۳۲ یہی
مقدمہ انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۷۷ -

نالش دلا پانے لگان جوت کی جو ہزار روپیہ سے زیادہ ہو قابل سماعت عدالت منصف ہے گو نالش دلا پانے قبضہ جوت کی عدالت جج ماتحت میں ہوگی کیونکہ مالیت حقیت کی چار ہزار پانچسو ہے دفعہ ۱۴۴ ایکٹ قبضہ اراضی بنگال میں تحریر ہے کہ کس مقام پر بناء مخاصمت نالشات مابین زمیندار اور اسامی کے پیدا ہوتی ہے مگر اسمیں یہ تحریر نہیں ہے کہ کس عدالت میں نالش ہوگی - (۱)

مدعیان ہاترس میں غلہ فروشی کرتے تھے مدعا علیہ نے جو بمقام کراچی ایک کمیشن ایجنٹ تھا - اپنے لئے کچھ غلہ خرید کرنیکی فرمائش کی مدعیاں نے کچھ روپیہ ان کے پاس بھیجا - مطابق ہدایت مدعی کے مال خرید کردہ بلٹی بذریعہ ریلوے ایل روانہ کی گئی کسی اتفاق سے وہ بلٹی نہیں پہونچی مدعا علیہ نے ملازمان ریلوے کو اطلاع دی کہ جبتک میرا بقیہ زر واجب وصول نہوتے مال نہ چھوڑیں مدعیاں نے بقیہ روپیہ مدعا علیہ کے ایجنٹ مقام دہلی کو ادا کر دیا مگر ان ریلوے ہاترس نے بلا رضامندی مدعا علیہ کے مال چھوڑنے سے انکار کیا اور اس توقف میں مال کی قیمت گر گئی اور مدعیاں کو نقصان پہونچا - مدعیاں نے نالش معاوضہ عدالت علیگڈھ میں دائر کی - تجویز ہوئی کہ مقدمہ معاوضہ حسب دفعہ ۲۱۲ - ایکٹ معاہدہ نسبت صریح نتائج غفلت و بے عنوانی مدعا علیہ کے تھا اسوجہ سے بناء مخاصمت بمقام کراچی پیدا ہوتی اور نالش عدالت علیگڈھ میں قابل پذیرائی نہ تھی (۲)

بنائے مخاصمت کسی باشندہ ملک غیر یا جو رعیت ریاست ہندوستانی مخصوص کا ہو نالش عدالت ہائے برٹش انڈیا میں ہو سکتی ہے - بشرطیکہ بناء مخاصمت اندر علاقہ کسی ایسی عدالت کے پیدا ہوئی ہو قطع نظر احکام دفعہ ہذا کے بنائے مخاصمت بصورت معاہدات کے مقام تعمیل پر پیدا ہوتی ہے (۳)

مدعی نے جو قصور ضلع لاہور میں سکونت پذیر تھا ضلع فیروزپور سے مدعا علیہ کے پاس جو بمقام جہلم تجارت کرتا تھا بھوسہ برائے فروخت بحیثیت آڑہتی بھیجا - جب فریقین کے درمیان معاملہ بھوسہ کے متعلق تنازعات پیدا ہوئے تو مدعی نے ایک نالش برائے وصولی اُس روپیہ کے جو اسکو واجب الوصول تھا بمقام قصور دائر کی - تجویز ہوئی کہ چونکہ حسب ایکٹ معاہدہ

(۱) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۰۴ - (۲) الہ آباد لا جرنل جلد ۸ صفحہ ۱۱۶ - (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۹ صفحہ ۶۹ - یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۴۵۳ -

آڑہتی پر یہ ذمہ داری نہیں ہوتی کہ اپنے شاہ کو اپنے کاروبار کا حساب دیوے بجز اس کے کہ ایسا کرنیکی بابت کوئی صریح اقرار ہوا ہو پس قصور میں کوئی بنائے دعوے پیدا نہیں ہوا اور منصف قصور کو کوئی اختیار سماعت بابت تجویز مقدمہ حاصل نہ تھا (۱)

بنائے دعوے محض اس جگہ پیدا ہوتی ہے جہاں روپیہ صریحاً یا معناً بموجب معاہدہ کے قابل ادا ہو اور نہ کسی عام قاعدہ قانون کے بموجب (۲)

عذر داری بنسبت اختیار عدالت

دفعہ ۲۱ - کوئی عذر داری بنسبت مقام نالش از طرف عدالت اپیل یا اُس عدالت کے جسمیں نظر ثانی پیش ہو مسموع نہ ہوگی تاوقتیکہ یہ عذر داری عدالت ابتدائی میں سب سے پہلے موقع پر اور ہر حالت میں بوقت یا قبل قرار داد امور تنقیح کے پیش نہ کیگئی ہو اور تاوقتیکہ اسی سبب سے بے انصافی نہ ہوئی ہو۔

دفعہ ہذا جدید ہے مگر مضمون دفعہ ۱۶ (الف) (۲) سابقہ قانون کا مناسب تبدیلیوں کے ساتھہ اعادہ ہے۔ دو شرطیں ضروری ہیں - اوّل عذر داری سب سے پہلے موقعہ پر ہوئی ہو اور ہر حالت میں قرار داد تنقیحات کے قبل یا وقت قرار دینے تنقیحات کے دوم بوجہ اختیار سماعت کے نہ ہونے کے واقعی کوئی بے انصافی ہوئی ہو - اگر یہ دونوں شرطیں موجود نہیں تو عذر بے فایدہ ہوگا نیز ملاحظہ ہو سندہ لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۲۱ -

ایسے مقدمات کو منتقل کرنیکا اختیار جو ایک سے زیادہ عدالتوں میں دایر ہو سکیں

دفعہ ۲۲ - اگر کوئی مقدمہ جو دو یا زیادہ عدالتوں میں سے کسی ایک عدالت میں دایر ہو سکتا ہو اُن میں سے کسی میں دایر کیا جائے تو کوئی مدعا علیہ دوسرے فریقوں کو اطلاع تحریری دیکر اور سب سے پہلے موقع پر اور جملہ صورتوں میں بوقت یا قبل قرار داد امور تنقیح طلب کے مقدمہ کو کسی دوسری عدالت میں منتقل کرنیکی درخواست دلیسکتا ہے اور وہ عدالت جسمیں یہ درخواست گذرے بعد غور کر نیکے اوپر عذر داریہائے فریقین کے (اگر کوئی عذر داری کیجائے) یہ طے کریگی کہ مقدمہ کی سماعت اُن متعدد عدالت ہائے مجاز میں سے کس عدالت میں کیجائے -

دفعہ ہذا بجائے دفعات ۲۲ و ۲۳ (۱) ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے -

---

(۱) نمبر ۷ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ دیوانی کا حوالہ دیا گیا دیکھو نمبر ۷۹ سنہ ۱۹۰۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی -

(۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۲۳ و ۲۲ بمبئی مقدمہ مدراس لا ٹائمس جلد ۱ صفحہ ۹۷ -

فریقین | لفظ "فریقین" جسکا انگریزی لفظ (پارٹیز) ہے جسکے معنے فریق موافق اور فریق مخالف دونوں شامل ہیں۔ مثلاً اگر ایک مقدمہ میں پانچ مدعا علیہ ہوں اور اُنمیں سے ایک مدعا علیہ درخواست انتقال گذرانی چاہے تب اُسکو تمام مدعی اور چار یا قیماندہ مدعا علیہم کو نوٹس دینا چاہیے۔

اگر کسی مدعا علیہ یا مدعا علیہم کو مقام انتخاب کردہ مدعی کی نسبت اعتراض ہو تو وہ دوسری عدالت میں نالش کے منتقل کئے جانیکے لیئے درخواست زیر دفعہ ہذا کر سکتا ہے یا کر سکتے ہیں(۱) لیکن سب سے پہلے موقعہ پر اور جملہ صورتوں میں بوقت یا قبل اقرار وادا امور تنقیح طلب کے کرنی چاہیئے ورنہ سکوت سمجھا جائیگا(۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۶۶ و نمبر ۲۷ سنہ ۱۹۰۳ء پنجاب ریکارڈ۔

نوٹس انتقال کل فریقین کو دیا جانا لازمی ہے نہ کہ صرف فریق مخالف کو جبکہ منجملہ چند مدعا علیہم کے ایک یا زیادہ درخواست انتقال کریں تو اُنکو لازم ہے کہ مدعی یا مدعیاں کے علاوہ دیگر مدعا علیہم کو بھی اسی مضمون کا نوٹس دے۔ نیز ملاحظہ ہو اودھ کیسز جلد ۱ صفحہ ۱۳۹۔

درخواست کس عدالت میں کرنی چاہیئے۔ ملاحظہ ہو دفعہ ۲۳ مجموعہ ہذا۔

کس عدالت میں درخواست گذریگی | **دفعہ ۲۳** - (۱) اگر چند عدالتیں جنکو اختیارات حاصل ہیں ایک ہی عدالت اپیل کی ماتحت ہوں تو درخواست دفعہ ۲۲ کے بموجب عدالت اپیل میں گذریگی۔

(۲) اگر ایسی عدالتیں مختلف عدالت ہائے اپیل کی ماتحت ہوں لیکن ایک ہی ہائیکورٹ کی تابع ہوں تو درخواست ہائیکورٹ میں گذریگی۔

(۳) اگر ایسی عدالتیں مختلف ہائیکورٹوں کی تابع ہوں تو درخواست اُس ہائیکورٹ میں گذریگی جس کے علاقہ میں وہ عدالت واقع ہو جہاں کہ مقدمہ دائر کیا جائے۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۱۳ - ایکٹ نمبر ۵۹ سنہ ۱۸۵۹ء و دفعات ۲۳ و ۲۴ ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۷ء و دفعات ۲۲ و ۲۴ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

دفعہ ہذا کس مقدمات سے متعلق ہے | دفعہ ہذا اُن مقدمات سے متعلق ہے جنکی سماعت ایسی دو عدالتوں

---

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۷۔ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۴۴۳ و
۹ ۴۴۳ و " " " جلد ۳۰ صفحہ ۱۸۱۔

میں ہو سکتی ہو جو ایک عدالت اپیل کے تابع ہوں کہ ایسی حالت میں درخواست انتقال عدالت اپیل کے روبرو پیش ہوگی - اور اُن مقدمات سے بھی متعلق ہے جو ایسی عدالتوں میں پیش ہو سکتے ہوں جو ایک عدالت اپیل کے تابع نہوں - مگر ایک ہائیکورٹ کے تابع ہوں تو درخواست ہائیکورٹ میں گذریگی مثلاً یہ امر کہ ایک جزو جائیداد متنازعہ جو علاقہ منصفی (الف) میں ہے اُس جزو جائیداد متنازعہ سے کم ہے جو علاقہ منصفی (ب) میں ہے کافی وجہ درخواست انتقال حسب دفعہ ہذا دینے کی نہیں ہے جو فریق درخواست انتقال کرے اسکو سب سے پہلے تمام فریق مقدمہ کو اطلاع دینی چاہیئے تب منصف درخواست لیکر معرفت جج ضلع ہائیکورٹ میں بھیجیگا (۱)

ہر دو دفعات مافیل حقوق مدعاعلیہم سے متعلق ہیں جبکہ ایک سے زیادہ عدالتیں ایسی موجود ہوں کہ اُن میں سے کسی میں دعوے کیا جاسکتا ہو - عدالت تاوقتیکہ نوٹس متذکرہ دفعہ ۲۲ کی تعمیل نہ ہولے سماعت درخواست کو ملتوی کر سکتی ہے -

مقام ارجاع نالش

حسب دفعہ ہذا کوئی ہائیکورٹ ایک نالش کو جو اندر حدود سماعت اُس کے دائر ہوئی ہو دوسرے ہائیکورٹ کی حدود سماعت کے اندر منتقل نہیں کر سکتی - لیکن صرف اسباب کو قرار دیسکتی ہے کہ کس عدالت میں کارروائی ہونی چاہیئے - اگر ضرورت ہو تو تمام کارروائیات آئندہ واقعہ حدود علاقہ اپنے کی ملتوی کرے - مدعاعلیہم نے جو رہنے والے اور تجارت کرنیوالے بمقام سورت تھے - ایک نالش متدائرہ مین پوری میں یہ درخواست حسب دفعہ ہذا کی نالش کی سماعت سورت میں کیجائے اس بنا پر کہ اُس مقام میں نالش مذکور کی سماعت ہونے سے ہمکو بڑا آرام ملیگا - تجویز ہوئی کہ باعتبار انصاف یا آسائش کے عدالت بمقام سورت کو ترجیح نہیں دیجا سکتی اور کارروائی نالش مین پوری میں کیجاوے (۲)

اختیار عام مقدمہ کو منتقل کرنے اور واپس لینے کا

دفعہ ۲۴ - (۱) ہائیکورٹ یا عدالت ضلع مجاز ہے کہ اہالی مقدمہ میں سے کسی کی درخواست پر فریقہائے مقدمہ کو اطلاع دیکر اور

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۵۲ - (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۶۰ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۲ء جلد ۲ صفحہ ۱۶۴ نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۴۱ (پریوی کونسل) یہی مقدمہ کلکتہ لا جرنل جلد ۸ صفحہ ۱۴۳ یہی مقدمہ انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۱۲۶ یہی مقدمہ کلکتہ لارپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۵۲ - نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۶۸ -

جن فریقوں کو عرض معروض کرنا ہو اُنکا بیان سُنکر یا خود اپنی مرضی سے بغیر دینے ایسی اطلاع کے مقدمہ کی کسی نوبت پر۔

(الف) کسی نالش ابتدائی یا اپیل یا دیگر کارروائی کو جو اُس کے روبرو دائر ہو تجویز یا فیصلہ کے لئے کسی عدالت ماتحت کے پاس منتقل کردے جو اُسکی تجویز کر سکتی ہو۔

(ب) یا کسی نالش یا اپیل یا دیگر کارروائی کو جو کسی عدالت ماتحت میں دائر ہو طلب کرکے

(۱) اُس کی تجویز یا فیصلہ خود کرے۔

(۲) یا اُس کو تجویز یا فیصلہ کے لئے کسی عدالت ماتحت کے پاس منتقل کردے جو اُسکی سماعت کی مجاز ہو۔

(۳) یا تجویز یا فیصلہ کے لئے اُسی عدالت میں واپس دے جہاں سے وہ طلب کیگئی ہو۔

(۲) اگر کوئی مقدمہ یا کارروائی ضمن (۱) کے منتقل کیجائے یا واپس لیجائے تو برعایت ہدایات خاص درصورت حکم منتقلی کے وہ عدالت جو بعد کو اُسکی تجویز کرے خواہ اُس کی تجویز از سرنو کرے گی یا اُس مقام سے شروع کریگی جہاں سے وہ منتقل کیگئی یا واپس لیگئی ہو۔

(۳) واسطے اغراض اس دفعہ کے اڈیشنل جج اور اسسٹنٹ جج کی عدالتیں عدالت ضلع کی ماتحت سمجھی جائینگی۔

(۴) اگر کوئی مقدمہ اس دفعہ کے بموجب کسی عدالت مطالبہ جات خفیفہ سے منتقل کیا یا واپس لیا جائے تو عدالت مجوز مقدمہ مذکور واسطے اغراض اُس مقدمہ کے بمنزلہ عدالت مطالبہ جات خفیفہ کے سمجھی جائیگی۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۲۵ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔ دفعہ ہذا میں اختیار عدالت ضلع کا ویسا ہی رہا ہے۔ جیسا کہ دفعہ ۶ ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۸۵۹ء کے تہا اور ہائیکورٹ کے اختیارات دفعہ ہذا میں کسقدر وسیع کئے گئے ہیں دفعہ ہذا میں ضابطہ دیوانی نمبر ۸ سنہ ۱۸۵۹ء میں ہائیکورٹ کو اختیار صرف مقدمہ منتقل کرنیکا ایک عدالت سے دوسری عدالت میں تہا اور خود سماعت کرنیکا اختیار نہ تہا مگر دفعہ ہذا میں یہ اختیار بہی ہائیکورٹ کو دیا گیا ہے۔ دفعہ ہذا کے فقرہ آخری سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمام مقدمات عدالت خفیفہ سے منتقل ہوکر ایسی عدالت کو سماعت کی غرض سے سپرد ہوسکتے ہیں جو عدالت خفیفہ کے اختیارات نرکہتی ہو اور اُس مقدمہ کی سماعت کیواسطے وہ عدالت عدالت خفیفہ سمجھی جائیگی۔

الفاظ "درمقدمہ کی کسی نوبت پر" اُسوقت کے رفع کرنیکی غرض سے بڑہائے گئے ہیں جو اس رائے سے پیدا ہوئی تہی کہ بعد شروع ہونے مقدمہ کے مقدمہ منتقل نہیں کیا جاسکتا اور اس امر پر مختلف فیصلجات صادر ہوئے تہے۔ دوران مقدمہ میں کسی وقت درخواست گذر سکتی ہے۔ اور کسی وقت اختیارات انتقال عمل میں لائے جاسکتے ہیں۔

دفعہ ہذا کن قسم کے مقدمات سی متعلق ہے — دفعہ ہذا اس قسم کے مقدمات سے متعلق ہے جو کہ مقدمات نمبری صیغہ ابتدائی یا اپیل سے متعلق ہے۔ مقدمات اجرائے ڈگری کسی عدالت ماتحت سے عدالت ضلع منتقل نہیں کرسکتی (۱)

اطلاق دفعہ — دفعہ ہذا برابر متعلق ہے خواہ مقدمہ عدالت ضلع یا ہائیکورٹ یا عدالت ماتحت میں دائر ہو۔ اور خواہ وہ اپیل یا نالش یا دیگر کارروائی ہو قبل ازیں اسبارہ میں اختلاف رائے تہا۔ کہ آیا کارروائیات اجراء اور دیگر کارروائیات سے دفعہ ہذا متعلق ہے یا نہیں اب باضافہ الفاظ "دیگر کارروائی" اس امر کو صاف کر دیا گیا ہے۔

فریق یا اہالی مقدمہ — دفعہ ہذا میں حق کرنے درخواست کا ایک فریق تک محدود نہیں ہے۔ مدعی اور مدعا علیہ میں سے کوئی ایسی درخواست کر سکتا ہے۔ وہ شخص جسکو نوٹس درخواست مدیون کا ملا ہو جو نامبردہ نے واسطے قرار دیئے جانے دیوالیہ کے کی ہو ایک فریق ہے جسکی درخواست پر مقدمہ زیر دفعہ ہذا منتقل کیا جاسکتا ہے (۲) عدالت ضلع و ہائیکورٹ بہی حسب تحریک خود بدون کئے جانے درخواست از طرف کسی فریق کے مقدمہ کو منتقل کرسکتی ہیں (۳)

نوٹس — عدالت ضلع و ہائیکورٹ جبکہ حسب مرضی خود کسی مقدمہ کو منتقل کریں تو انپر ضروری نہیں ہے کہ کسی فریق کو نوٹس دیں (۴) البتہ اگر فریقین میں سے کسی کی طرف سے درخواست انتقال گذرے تو اُس صورت میں فریق ثانی کو نوٹس دینا عدالت کا کام ہے نہ کہ فریق درخواست کنندہ کا۔ اگر نوٹس دینے کے بغیر حکم انتقال دیا جائے تو وہ منسوخ کیا جائے گا (۵)

---

(۱) مارشل صاحب کے فیصلجات کلکتہ صفحہ ۱۹۵ - (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۷۷۰
(۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۷۷۰ بصفحہ ۷۸۳ (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۱
(۵) تجاویز مطبوعہ ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۱ -

خاص مقدمات کا منتقل کیا جانا۔ حکم انتقال مقدمہ اور تجویز اڈیشنل جج بلا اختیار ہے جج ضلع کو اختیار لازمی منتقل کرنے مقدمہ کا اپنی خاص فہرست سے یا کسی عہدہ دار کی فہرست سے جسکی نسبت اُسکو اختیار نگرانی عاملانہ ہو حاصل نہیں ہے ایسے اختیار کا از روے قانون عطا کیا جانا ضروری ہے جج ضلع ایسا مقدمہ بعدالت اڈیشنل جج ضلع منتقل نہیں کر سکتا کہ جس کی اُس نے سماعت خود ہی کی ہو (۱)

اجراے ڈگری عدالت اعلیٰ جیسا کہ انگلستان میں اسیطرح کارروائیات اجرا میں معمولی طور پر عدالت مجاز وہ ہے جو دفعہ ۱۲ - ایکٹ عدالت ہاے دیوانی میں ظاہر کیگئی ہے لیکن پانچ صورتوں میں جنکا تذکرہ دفعہ ۲۲۳ مجموعہ سابق - (مطابق دفعات ۳۸ و ۳۹ و ۴۱ و آرڈر ۲۱ قاعدہ ۴ و ۵ مجموعہ حال) میں ہے خاص وجوہ قاعدہ مذکور سے انحراف کرنے اور اختیار خاص یا غیر معمولی پیدا کرنیکے لئے موجود ہیں جسکا مقصد یہ ہے کہ ڈگریداراں کو چند صورتوں میں آسانی یا سہولت خاص رہے۔ شرط نسبت اختیار سماعت عدالت ماتحت کے جس میں نالش حسب دفعہ ہذا کے منتقل کیجاسکتی دفعات ۳۸ و ۳۹ و ۴۱ و آرڈر ۲۱ قاعدہ ۴ و ۵ میں قرار نہیں دیگئی جو انتقالات ڈگریات ہاے اجراے ڈگریات سے متعلق ہے (۲)

انتقال نالش ایک نالش عدالت جج ماتحت میں جنکو اختیار جج عدالت مطالبہ خفیفہ کا حاصل تھا دایر کی گئی تھی اُسکو صاحب جج ضلع نے حسب دفعہ ہذا عدالت جج ماتحت میں منتقل کیا جنکو اختیارات عدالت مطالبہ خفیفہ حاصل نہ تھے اور اُنہوں نے مقدمہ کو فیصل کیا۔ تجویز ہوئی کہ فیصلہ جج ماتحت ایک ڈگری بمقدمہ عدالت مطالبہ خفیفہ تھی۔ اور صاحب جج ضلع کو کوئی اختیار سماعت اپیل کا بناراضی ڈگری مذکور کے نہ تھا۔ اگر نالش کی نسبت حسب دفعہ ۳۵ - ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۷ء یہی عمل کیا جاتا تو بھی وہ نالش عدالت خفیفہ کی ہوتی (۳)

انتقال کارروائی اجراء دفعہ ہذا خود بخود کارروائیات اجراء سے متعلق ہے (۴)

(۱) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۰۷ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۸۲۵ -
(۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۳۰۹ - یہی مقدمہ مدراس لا جرنل جلد ۴ صفحہ ۱۹۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۸۰ - (۳) اودہ کیسز جلد ۲ صفحہ ۱۴۳ - (۴) اودہ کیسز جلد ۱ صفحہ ۱۱۷ -

درخواست انتقال کارروائی حسب باب ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی سابق ضرورتاً کارروائی صیغہ اجرائے ڈگری ہے اور مدیون ڈگری ایسی کارروائی میں حیثیت مدعا علیہ رکھتا ہے عدالت کو کوئی اختیار صدور حکم انتقال حسب دفعہ ہذا بر طبق درخواست مدیون ڈگری کے نہیں ہے (۱)

جج ضلع کا اپنے اجلاس میں مقدمہ منتقل کرنا جسکی سماعت جزوا جج ماتحت نے کی ہو صاحب جج ضلع کو حسب دفعہ ہذا و آرڈر ۱۸ قاعدہ ۱۵ اختیار منتقل کرنیکا اپنی فہرست پر ایسے مقدمہ کا ہے جو عدالت جج ماتحت میں دایر ہوا اور جسکو جج ماتحت نے جزوا سنا ہو (۲)

عدالت ضلع بروئے دفعہ ہذا عدالت ضلع مجاز ہے کہ کسی مقدمہ کو اپنے یہاں طلب کرکے خود اُسکی تجویز کرے (۳) جو کارروائیات کسی ایسی عدالت نے کی ہوں جنکے کرنیکا اسے اختیار سماعت نہو ایسی کارروائیات نہیں ہیں جنکو منتقل کیا جاسکے کیونکہ وہ کارروائیات بلا اختیار ہوتی ہیں (۴) اور اُن کے منتقل کئے جانیکا حکم کوئی تاثیر نہیں رکھیگا (۵) اگر عذر نہ بھی کیا جائے تو یکساں بات ہے (۶) جہانکہ دراصل اُس عدالت کو اختیار حاصل نہو جہانکہ مقدمہ دایر کیا گیا ہوا اور انتقال ہو کر کسی ویسی ہی عدالت میں جائے تو انتقال کی تاثیر اُس دوسری عدالت کو اُن اختیارات کا عطا کردینا نہ ہوگی جو دراصل موجود نہ تھے (۷) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۳۹ و جلد ۲۴ صفحہ ۱۰۸ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۳۹ - جو مقدمہ ریمانڈ ہو کر کسی عدالت کے سپرد ہوا ہو جو کہ عدالت ضلع کے ماتحت ہو اُسے عدالت ضلع بموجب درخواست زیر دفعہ ہذا انتقال نہیں کرسکتی اُسکے انتقال کا حق صرف اُسی عدالت کو ہے جسکی وہ ماتحت ہے (۸) -

(۱) اودھ کیسز جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۹ - نیز ملاحظہ ہو پنجاب لا رپورٹر نمبر ۷۰ سنہ ۱۹۰۹ء (۲) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۲ - (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۴ صفحہ ۱۱۴ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۶۱۳ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۳۰ و بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۸۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۹۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۴ (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۱۱ و ۲۱۳ (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۷۴۰ - یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۲ء جلد ۲ صفحہ ۱۱۳ و مدراس لا جرنل جلد ۱۳ صفحہ ۳۷ و مدراس ویکلی نوٹس ۱۹۱۲ء صفحہ ۱۰۸۶ - (۸) شمالمغربی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۸۴ و ویکلی رپورٹ جلد ۲۵ صفحہ ۵۷۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۲۳۰ -

زیر دفعہ ہذا عدالت ضلع (ڈسٹرکٹ جج) مجاز ہے کہ اپنے یہاں سے کسی مقدمہ کو جو کسی دوسری عدالت سے طلب کیا گیا ہو کسی اور عدالت میں منتقل کر دے - اگر کوئی عذر اُسوقت نکیا جاوے تو یہ سمجھا جائیگا کہ فریقین نے اعتراض کو ترک کر دیا ہے اور وہ بعد میں یہ اعتراض نہیں کر سکینگے (۱) مقدمات انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۳۰ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۲ء جلد ۲۲ صفحہ ۶۶ - و انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۵۳۱ و انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۶۵۴ و انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۲۳۰ و جلد ۲۴ صفحہ ۳۵۶ - یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۲ء جلد ۲۲ صفحہ ۹۲ - کو اب اس حد تک غیر موثر سمجھنا چاہیئے جہانتک کہ انکے رو سے یہ قرار دیا گیا ہے کہ اگر ایک مرتبہ ایک عدالت نے کسی مقدمہ کو منتقل کر دیا ہو یا اپنے یہاں طلب کر لیا ہو تو وہ دوبارہ اُسکو منتقل یا طلب نہیں کر سکتی چنانچہ اب ملاحظہ ہو ضمن (۱) (ب) (۳) دفعہ ہذا جسکے رو سے اختیار دیا گیا ہے کہ بعد اس کے کہ کوئی مقدمہ کسی عدالت سے طلب کر لیا گیا ہو پھر واسطے تجویز یا فیصلہ کے اُسی عدالت میں واپس کر دے - پنجاب میں صاحب ڈویزنل جج کو بروئے دفعات ۳۴ و ۳۷ و ۳۸ - ایکٹ نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۸۴ء وہ اختیارات حاصل ہیں جو کہ ڈسٹرکٹ جج کو بروئے دفعہ ہذا حاصل ہیں - اور ایسا ہی ممالک متوسط اور برہما میں صاحب کمشنر کو حاصل ہیں - اجمیر اور میواڑ کے متعلق ملاحظہ ہوں دفعات ۲ و ۲۹ - ریگولیشن نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۷ء -

ہائیکورٹ ہائیکورٹ کو علاوہ اختیارات مفوضہ بروئے دفعہ ہذا کے بروئے فقرہ ۱۳ فرمان شاہی بھی اختیار حاصل ہے کہ از خود یا فریقین کی رضامندی سے کسی مقدمہ کو منتقل کر دے - درخواست اُس جج کے یہاں کرنی چاہیئے بصیغہ ابتدائی عدالت اجلاس فرما ہو (۲) قانون اُس عدالت کا متعلق ہوگا جسکے یہاں سے مقدمہ منتقل کیا گیا ہے (۳)

انتقال مدعی نے ایک نالش عدالت جج ماتحت درجہ اول میں دائر کی نالش کی سماعت حاکم موصوف نے چند روز تک کی بعد ازاں مدعا علیہ نے ایک درخواست عدالت ضلع میں واسطے انتقال نالش کے کسی دوسری عدالت میں داخل کی جج ضلع نے درخواست کو اسسٹنٹ

(۱) انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۳۵ صفحہ ۱۹۳ -

(۲) ویکلی رپورٹ جلد ۴ متفرق صفحہ ۷ -

(۳) بنگال لار پورٹ جلد ۴ صفحہ ۱ -

جج کے پاس واسطے فیصلہ کے بھیجا اُنہوں نے درخواست کی سماعت کی اور یہ حکم دیا کہ نالش واسطے تجویز کے عدالت ضلع میں منتقل کیجاوے مدعی نے عذر کیا کہ حکم اسسٹنٹ جج کا بلا اختیار تہا۔ تجویز ہوئی کہ حسب دفعہ ہذا عدالت ضلع کو اختیار دیا گیا ہے کہ کسی نالش کو اوٹہالے اور اُسکی تجویز اور اُسکا فیصلہ کرے نالش جو اٹہائی گئی ہو جیب واسطے ایسی رقم کے ہو جو اختیار سماعت اسسٹنٹ جج سے زیادہ ہو تب وہ اُسکی تجویز اور اُسکا فیصلہ نہیں کرسکتا۔ لہذا وہ جج عدالت ضلع حسب منشا دفعہ ہذا نہ تہا کیونکہ وہ ایک ایسی عدالت ہونی چاہئیے جسکو غیر محدود اختیار بلحاظ تعداد زر کے ہو (۱)

ایک مقدمہ میں ہائیکورٹ نے یہ تجویز کی کہ ہائیکورٹ حسب دفعہ ہذا مقدمہ کو ایسی حالت میں منتقل نہیں کرسکتی جبکہ اُس عدالت کو جس میں سے مقدمہ کے انتقال کی درخواست ہو اختیار نہ رہتی ہو (۲) چند مقدمات میں حسب دفعہ ۶۔ ایکٹ نمبر ۹ ۱۸۶۸ء میں یہ تجویز ہوئی تہی کہ بعد قلمبند ہو جانے شہادت کے مقدمہ منتقل نہیں ہونا چاہئیے (۳) اگر بعد قلمبندی شہادت مقدمہ کسی وجہ معقول سے منتقل ہو تو از سر نو شہادت قلمبند کیجائیگی چنانچہ ایک مقدمہ میں جو صدر الصدور کے ہاں دائر ہوا تہا اور اُنہوں نے امور تنقیح طلب قرار دیکر شہادت لی اور جج ضلع نے اپنی عدالت میں منتقل کرلیا اُسکی نسبت تجویز ہوئی کہ جج کی عدالت ایسی حالت میں عدالت مرافعہ اولے تہی اور جج کو از سر نو اپنے سامنے شہادت گواہان لینی چاہئیے تہی (۴) اور اسیطرح مقدمہ میں جو عدالت صدر الصدور سے جہاں کسی قدر گواہاں کی شہادت قلمبند ہو چکی تہی منصف کے ہاں مقدمہ منتقل ہوا جسنے باقیماندہ شہادت لیکر مقدمہ کا تصفیہ کردیا۔ تجویز ہوئی کہ اُس شہادت کا استعمال کرنا جو ایسی عدالت میں جہاں سے کہ مقدمہ منتقل ہوا لیگئی تہی۔ بیشک بے ضابطگی تہی۔ مگر چونکہ مدعی نے خود اُس شہادت کو پیش کیا اور اُن گواہوں کو منصف کے سامنے طلب نہیں کرایا۔ جنکا اظہار صدر الصدور کے سامنے قلمبند ہو چکا تہا تو گویا اُس نے اپنے اس استحقاق سے خود دست برداری کرلی (۵)

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ ۳ صفحہ ۱۱۴ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۳۰
(۳) ویکلی رپورٹ نمبر خاص ۱۸۶۴ء صفحہ ۱۵ والہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۳۱
(۴) ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۲۶۵ (۵) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۹۸۔

نالش ۲۷- مارچ سنہ ۱۸۹۷ء کو عدالت جج ماتحت میں پیش کیگئی تھی بوجہ کثرت کار عدالت مذکور نے نالش کی تجویز کی تاریخ ۲ جنوری سنہ ۱۸۹۹ء مقرر کیگئی- مدعیاں نے صاحب جج ضلع کے روبرو ایک درخواست بدیں مضمون پیش کی کہ چونکہ بعض گواہاں مقدمہ نہایت مسن ہیں پس مقدمہ عدالت ضلع میں اُٹھا لیا جاوے تاکہ اُس کی سماعت جلد ہو سکے - درخواست منظور ہوئی - مدعا علیہ نے ہائیکورٹ میں درخواست کی مقدمہ عدالت جج ضلع سے کسی ہندوستانی جج ماتحت کی عدالت میں منتقل کیا جاوے - تجویز ہوئی کہ یہ درخواست قابل منظوری نہیں ہے (۱)

انتقال | الفاظ "کسی جج ماتحت کی موت یا استعفا یا برطرفی کی صورت میں یا بسبب علالت یا کسی اور وجہ کے جج موصوف کے اپنی خدمت کی بجا آوری میں ناقابل ہونیکے یا اُس مقام سے جہاں وہ اجلاس کرتے ہوں غیر حاضر ہونیکی صورت میں" موقوعہ دفعہ ۱۱ ضمن (۱) ایکٹ نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۸۷ء میں برطرفی بحکم گورنمنٹ ایسی عدالت خاص کی جو گورنمنٹ نے تھوڑے دنوں کے لئے کسی خاص ضلع میں اختیار سماعت استعمال کرنیکے لئے قائم کی ہو داخل ہے لہذا جب اس قسم کی عدالت جو عدالت جج ماتحت ہو موقوف ہو گئی ہو اور جج ضلع نے اپنی عدالت میں کوئی مقدمہ جو عدالت مذکور میں دایر تھا اُٹھا لیا ہو تو جج ضلع حسب دفعہ ۱۱ ضمن (۳) ایکٹ مذکور مجاز ہے کہ ایسے مقدمہ کو اپنے ضلع کے جج ماتحت دامی کی عدالت میں جہاں سے کہ مقدمہ مذکورہ کو جج موصوف نے اٹھا کر عدالت جج ماتحت چندروزہ میں منتقل کیا تھا پھر منتقل کرے (۲)

عدالت ماتحت | ماتحتی متخیلہ دفعہ ہذا وہ نہیں جو واسطے اغراض اپیل کے ہے بلکہ صرف انتظامیہ قسم کی ہے چنانچہ ملاحظہ ہو ضمن (۳) دفعہ ہذا - ضرور ہے کہ عدالت ماتحت کو اختیار تجویز نالش حاصل ہو (۳)

وجوہات انتقال | ذیل کی وجوہات پر انتقال عمل میں آتا ہے - جلدی اور کمی اخراجات (۴) سہولیت اور خرچ سے بچاؤ (۵) نیز ملاحظہ ہو - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۹۸ -

---

(۱) دیکھو ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۸ء جلد ۱۸ صفحہ ۹ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۳۹۵

(۲) دیکھو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۳۰ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۶۵۴ تمیز کیے گئے - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۱۰۳ (۳) انڈین ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۳ء جلد ۲۳ صفحہ ۲۴ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۱۰۳ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۲۳۹ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۱۷۷ و جلد ۲۲ صفحہ ۷۶۶ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۱۰۳ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۳ صفحہ ۷۴۴

رضامندی فریقین (۱) جبکہ سوال قابل فیصلہ متعلق قانون انگریزی تہا۔ گواہ برٹش رعایا
مدعی ہائیکورٹ کا ایک اہلکار جو کلکتہ میں رہتا تہا (۲) مگر ملاحظہ ہو بنگال لاریورٹ جلد ۹
صفحہ ۱۔ جبکہ اغراض اضاف دالبتہ ہوں (۳) اور جبکہ حاکم اجلاس فرما کو مقدمہ میں
مالی یا کوئی اور ذاتی تعلق ہو (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۸۱
یہی مقدمہ دیکلی نوٹس الہ آباد جلد ۷ سنہ ۱۸۸۷ء صفحہ ۷ و انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۹
صفحہ ۱۸۴ و انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۹۱۔ درخواست ہائے بنا بر انتقال مقدمات
حسب دفعہ ہذا کے ساتہہ عمل کرتے وقت جنمیں ذاتی تعلق کا کوئی سوال نہو۔ عدالت اعلیٰ کو
چاہئے کہ سائل سے یہ ثابت کرائے کہ اسکا احتمال واجب ہے یعنی ایسا ہے جس کو صحیح
عقل کا کوئی شخص ایسا تصور کرے جو اُس سے تعصب کا نتیجہ جائز طور پر پیدا ہوتا ہے۔
اِلّا جس صورت میں کہ حاکم جلیس کے وہ افعال جنکی بابت شکایت کیگئی ہو بلا نمایش اور بے ضرر
تہے اور اُن سے مقدمہ کے متعلق اُس کے باطنی انداز کی بابت کسی قسم کا قیاس پیدا نہیں
ہوا تہا۔ تو احتمال مذکور کو ضرور غیر واجب قرار دیا جانا چاہئے۔ مقدمہ سارجنٹ بنام ڈیل (۵)
نظیراً پیش کیا گیا۔ مقدمات ذیل کرشن چندر گہوس بنام قیصر ہند (۶) معاملہ ہندو رنگانہ ہند
پوجاری (۷) ددیے رون بنام ڈرائیور (۸) فرزند علی بنام ہنومان پرشاد (۹) اور دمی لیگل
ریممبرنسر بنام بہرا چند چکربتی (۱۰) کا حوالہ دیا گیا (۱۱) اور یہ امر واقعہ کہ حاکم عدالت متنازعہ فیہ
دستخطوں کو شناخت کافی طور پر نہیں کر سکتا۔ انتقال مقدمہ کے لئے غیر کافی قرار دیا گیا (۱۲)
مدعی نے نالش کو بحیثیت مقدمہ عدالت مطالبہ خفیفہ کے صاحب ڈسٹرکٹ جج ہوشیارپور
کی عدالت میں دایر کیا معہ اس مضمون کی ایک درخواست کے کہ مقدمہ قابل تجویز عدالت

(۱) انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۷۶۶۔ (۲) انڈین جورسٹ سلسلہ جدید جلد ۱ صفحہ ۲۲۷۔
(۳) بنگال لاریورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۶۸۔ (۴) انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۹۱ (۵) لاریورٹ
کوئینز بنچ ڈویژن جلد ۲ صفحہ ۵۵۸۔ (۶) انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۸۵۷ (۷) بمبئی لاریورٹ
جلد ۲ صفحہ ۵۵ (۸) انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۴۹۵ (۹) انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۱۹
صفحہ ۲۶۴ (۱۰) انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۷۲۰
(۱۱) نمبر ۸۹ سنہ ۱۹۰۳ء پنجاب ریکارڈ۔ (۱۲) انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۲۲
صفحہ ۳۹۵۔

مطالبہ خفیفہ ہے مگر چونکہ عدالت کا صاحب جج فریقین میں سے ایک فریق کا رشتہ دار ہے اسلئے مقدمہ اس کے پاس نہیں بھیجا جانا چاہیئے ڈسٹرکٹ جج نے مقدمہ ایڈیشنل منصف کے پاس بھیجا جس کو مطالبہ خفیفہ کے اختیار حاصل نہ تھے بعد فیصلہ کے اپیل صاحب ڈسٹرکٹ جج کے حضور کیا گیا اور اُنھوں نے اسکو فیصل کیا۔ تجویز ہوئی کہ ڈسٹرکٹ جج کا یہ عمل کہ مقدمہ کو ایڈیشنل منصف کے پاس بھیجا حسب مراد دفعہ ہذا انتقال کی حد کو پہونچتا ہے (۱)

ڈسٹرکٹ جج کا اختیار اپنی عدالت میں منتقل کرنیکا

ایکٹ اختیار سماعت عدالت ہائے پنجاب کی دفعات ۳۳ و ۳۴ کو دفعہ ہذا کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو اُس کے بموجب پنجاب کا ڈسٹرکٹ جج کسی مقدمہ کو عدالت مطالبہ خفیفہ سے اپنی عدالت میں منتقل کر سکتا ہے (۲)

انتقال مقدمہ کے لئے کیا امور بیان کرنے چاہیں

دفعہ ہذا میں صرف اُن صورتوں کی بابت حکم دینا مقصود ہے جنمیں بر بنائے خرچ یا سہولت یا کسی اور عمدہ وجہ کے عدالت یہ خیال کرے کہ مقام تجویز تبدیل ہونا چاہیئے۔ اُن اشخاص کو جو انتقال مقدمہ کا ایک عدالت سے دوسری عدالت کو کرانا چاہیں کہ بذریعہ درخواست اور حلفنامہ کے نوعیت دعوے اور جوابدہی کو روبروئے عدالت کے صاف طور پر بیان کریں انکو مزید براں بیان کرنا چاہیئے کہ امور تنقیح طلب کیا ہیں اور کیا شہادت درکار ہے اور بعد ازاں عدالت کی نسبت اس امر کے اطمینان کریں کہ بربنائے خرچ یا سہولت یا کسی سبب سے مقام تجویز تبدیل ہونا چاہیئے (۳)

انتقال مقدمہ بٹوارہ کا

جو ڈپٹی کمشنر کو کوئی اختیار سماعت دفعہ ہذا بالنسبت اُن مقدمات بٹوارہ کے لانیکا نہیں ہے جن سے احکام دفعات ۱۹۱ و ۱۹۲ - مالگذاری متعلق ہیں (۴)

رفیق نابالغ

ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۷۷-

عدالت مطالبہ خفیفہ

واسطے اغراض دفعہ ہذا کے ایسی عدالت مراد ہے جو تجویز کرنے مقدمہ کی

(۱) پنجاب ریکارڈ نمبر ۸۳ سنہ ۱۹۰۳ء یہی مقدمہ نمبر ۱۵ سنہ ۱۹۰۳ء پنجاب لا رپورٹر - (۲) نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ - (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۹۸۰ - یہی مقدمہ کلکتہ لا جرنل جلد ۱۳ صفحہ ۱۸۲ -

(۴) اودھ کیسز جلد ۷ صفحہ ۱۴۲ -

مجاز ہو (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۷۴ و انڈین لار پورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۵۹۲ و انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۳۰۸ و انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۴۲۳ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۱۱ سنہ ۱۸۹۱ء صفحہ ۹۶ و مدراس ویکلی نوٹس سنہ ۱۹۱۲ صفحہ ۱۰۸۶ - و انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۱۰۵۷ و جلد ۲۹ صفحہ ۹۰۴ و انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۶۱ و جلد ۲۵ صفحہ ۱۷۴ - بہ تعلق پنجاب کے ملاحظہ ہو دفعہ ۴۳ (۲) ایکٹ نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۸۴ء و پنجاب ریکارڈ نمبر ۵۸ سنہ ۱۸۹۷ء -

درخواست انتقال ہر مقدمہ کے انتقال کے لئے جدا درخواست کرنی چاہئے (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۹ -

تجویز ثانی ملاحظہ ہو انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۳۲ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۴ سنہ ۱۸۸۴ء صفحہ ۵۴ - و انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۶ و انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۳۹۵ -

انتقال مکرر ایک نالش ابتداءً عدالت جج ماتحت درجہ دوم میں دائر کیگئی جج ضلع نے مقدمہ خود اپنی عدالت میں منتقل کیا اور باستعمال اُن اختیارات کے جو اُسکو از روئے دفعہ ہذا عطا کئے گئے ہیں ایسا کیا بعد ازاں جج ضلع نے مقدمہ عدالت جج ماتحت درجہ اول میں منتقل کیا کیونکہ وہ خود رخصت پر جانیوالا تھا اس مقدمہ کی تجویز جج ماتحت موصوف نے کی اور کسی فریق نے یہ عذر نہیں کیا کہ جج ماتحت کو اختیار سماعت مقدمہ حاصل نہ تھا عذر عدم اختیار سماعت کا پیش کیا گیا - تجویز ہوئی کہ چونکہ حسب دفعہ ۹ - ایکٹ نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۸۷ء جج ضلع کو اختیار عاملانہ کل عدالتوں پر جو اندر حدود اُسکے علاقہ کے ہوں حاصل ہے لہذا اُسکو اختیار لازمی انتقال مقدمہ کا اپنی عدالت سے عدالت جج ماتحت میں تھا خصوصاً جبکہ حکم مذکور سے صریح فائدہ متنازعین کا تھا (۳)

اختیار نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل نسبت انتقال مقدمات

دفعہ ۲۵ - (۱) اگر فریق کسی مقدمہ یا اپیل یا دیگر کارروائی کا جو کسی ہائیکورٹ میں زیر تجویز ہو جس میں ایکہی جج اجلاس کرتا ہو

(۱) انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۲۷۴ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۶۶۲ یہی مقدمہ انڈین کیسیز جلد ۶ صفحہ ۹۷ - (۲) رپورٹ شمال مغرب جلد ۲ صفحہ ۲۷۴ (۳) انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۳۶ صفحہ ۹۱۳ یہی مقدمہ کلکتہ لا جرنل جلد ۵ صفحہ ۶۱۱ یہی مقدمہ انڈین کیسیز جلد ۱ صفحہ ۹۱۳ -

عذرداری اسباب کی کرے کہ مقدمہ کی سماعت بذریعہ صاحب جج مذکور نہ ہونا چاہئیے۔ اور صاحب جج کو اطمینان ہو کہ عذرداری بوجوہ کافی کیگئی ہے تو وہ ایک رپورٹ بحضور نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل ارسال کریگا جو از روئے اشتہار مندرجہ گزٹ آف انڈیا مقدمہ یا اپیل یا کارروائی مذکور کو کسی دوسرے ہائیکورٹ میں منتقل فرماسکتے ہیں۔

(۲) جو قانون ایسے منتقل شدہ مقدمہ یا اپیل یا کارروائی سے متعلق ہوگا وہ وہی ہوگا جو اُس عدالت کو جس میں کہ وہ ابتداءً رجوع ہوا ہو اُس سے متعلق کرنا چاہئیے تھا۔

دفعہ ہذا جدید ہے۔ مقابلہ طلب ہمراہ دفعہ ۵۲۷۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ء۔

ارجاع نالشات

ارجاع نالش | **دفعہ ۲۶**۔ مقدمہ کی ابتداء ادخال عرضیدعوائے سے ہوگی یا کسی اور طرح جیسا مقرر کردیا جائے۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۴۸۔ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔ بہت سے احکام مندرجہ باب ۳ لغایت ۸ مجموعہ ضابطہ سابق قواعد کے تحت میں لائے گئے ہیں۔ مگر ضروری احکام دفعات ۲۶ لغایت ۳۵ میں رکھے گئے ہیں۔

عرضیدعوائے | ملاحظہ ہو شرح زیر عنوان "نالش" زیر دفعہ ۹ مجموعہ ہذا۔ عرضیدعوائے سے قانوناً صرف ایک پرائیویٹ یادداشت پیش کردہ بعدالت مشعر اندراج بنائے دعوائے و اظہار نالش بذریعہ تحریر مراد ہے۔ یہ امور کہ آیا کوئی رسوم عدالت اُس نالش میں واجب الادا ہے جو بذریعہ عرضیدعوائے کے شروع کی گئی ہے اور اگر ایسا ہے تو کس طرح اور کب وہ ادا کیا جانا چاہئیے اس سوال سے کوئی علاقہ نہیں رکھتے کہ آیا دستاویز مذکور ایک عرضیدعوئے ہے یا نہیں (۱) دعوائے مجرائی منجانب مدعا علیہ بطور عرضیدعوائے کے متصور ہوگا (۲) لیکن کارروائی جسکا انجام ایک ڈگری یا حکم میں ہوسکتا ہو جسکا اثر بطور ڈگری کے ہو صرف اسی وجہ پر جب مراد مجموعہ ہذا نالش متصور نہیں کیجاسکتی درصورتیکہ اسکی ابتداء عرضیدعوائے سے نہیں ہوئی (۳) عرضیدعوائے میں کیا کیا مراتب درج ہونے چاہئیں۔ ملاحظہ ہو آرڈر ۷۔ قاعدہ الغائیت ۸ مجموعہ ہذا۔

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۹۴ و ۹۵ (نوٹ بر صفحہ ۵۰۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۵۵ (اجلاس کامل) (۲) آرڈر ۸ رول ۶ ضمن (۲) و آرڈر ۲۰ رول ۹ ضمن (۱) مجموعہ ہذا و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۱ و مدراس لاجرنل جلد ۵ صفحہ ۲۳۳ (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۶۔

وقت ارجاع نالش نالش رجوع ہو جاتی ہے جبکہ عرضی دعوے عدالت میں یا اُس عہدہ دار کے پاس جو عدالت سے اس کام کے لئے مقرر ہو داخل کیا جاوے (۱) نالش کا ارجاع اُس وقت سے ہو جاتا ہے جبکہ عرضی دعوے پیش کیا گیا ہو (۲) تاریخ پیش ہونے عرضی دعوی کی تاریخ ارجاع نالش متصور کیجانی چاہیئے گو کہ تاریخ مذکور پر عرضی دعوے منظور نہ کیا گیا ہو (۳) نالش کا اُس تاریخ پر پیش ہونا سمجھا جاویگا جبکہ عرضی دعوے پیش کیا گیا ہو نہ کہ اُس تاریخ پر جبکہ وہ درج رجسٹر ہوا ہو (۴) بصورت نابالغ مدعاعلیہم کے نالش کا اُس تاریخ پر رجوع ہونا سمجھا جائیگا جبکہ عرضی دعوے پیش کیا گیا تھا - نہ کہ تقرر ولی دوران مقدمہ نابالغ مدعاعلیہم سے (۵)

قبل از نفاذ مجموعہ ہذا اُس بارہ میں ہائیکورٹوں کا اختلاف تھا (اوّل) کہ آیا اگر عرضی دعوے بلا اسٹامپ پیش کیا جاوے تو ایسا پیش کرنا جائز ہے یا نہیں (دوم) اغراض میعاد کے لئے وہ کونسی تاریخ کا مرجوعہ سمجھا جائیگا - آیا جبکہ وہ اولاً پیش کیا گیا تھا یا جبکہ اُسپر اسٹامپ لگایا گیا - اور (سوم) بصورت ناکافی رسوم اسٹامپ چسپاں ہونے کے آیا اُس تاریخ کا مرجوعہ سمجھا جائیگا جبکہ وہ اوّلین المیعاد پیش کیا گیا تھا یا کہ اُس تاریخ کا جبکہ کمی رسوم اسٹامپ بعد میعاد نالش لیکن اندر میعاد مقررہ عدالت پوری کر دیجاوے امر اول و دوم کی نسبت پنجاب چیفکورٹ اور الہ آباد ہائیکورٹ کی رائے نفی میں تھی - ملاحظہ ہو پنجاب لا رپورٹر جلد اول نمبر ۱۹ سنہ ۱۹۰۱ء و نمبر ۳ سنہ ۱۸۹۰ء و نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۰ء و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۲۹ و جلد ۵ صفحہ ۶۵ - مدراس ہائیکورٹ کی رائے بھی اولاً نفی میں تھی ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۱۹ لیکن بعد میں اوسنے اپنی رائے بحق اثبات قایم کی - ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۴۹۴ و ۴۹۵ - امر سوم کے متعلق بجز الہ آباد ہائیکورٹ کے باقی سب ہائیکورٹوں اور پنجاب چیفکورٹ کی رائے بحق اثبات تھی - ملاحظہ ہوں نمبر ۲۳ سنہ ۱۹۰۸ء یعنی مقدمہ پنجاب ویکلی رپورٹر نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۸ء یعنی مقدمہ مدراس لاٹائمس جلد ۳ صفحہ ۶۳ - و نمبر ۳ سنہ ۱۸۹۳ء و نمبر ۴۷ سنہ ۱۹۰۳ء

(۱) آرڈر ۴ قاعدہ اول ضمن (۱) مجموعہ ہذا - (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۶۹ (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۱۵۰ (۴) ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۴۱ - (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۷ و نمبر ۸ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ -

وپنجاب لاء رپورٹر نمبر ۵۲ سنہ ۱۹۰۵ء (اجلاس کامل) یہی مقدمہ نمبر ۴۰ سنہ ۱۹۰۵ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۹۴ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۳۳۰ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۱۸۴ و جلد ۳۰ صفحہ ۱۴ و جلد ۱۹ صفحہ ۷۰۸ و جلد ۱۳ صفحہ ۷۵ الہ آباد ہائیکورٹ کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۶۵ و جلد ۲۰ صفحہ ۱۱ و جلد ۳۰ صفحہ ۲۲۳ و جلد ۲۴ صفحہ ۲۱۸ و جلد ۲۷ صفحہ ۱۱۴ و جلد ۲۸ صفحہ ۳۱۰ - اب بروئے دفعہ ۱۴۹ یہ امر صاف کر دیا گیا ہے کہ اگر کل فیس جو قانوناً نافذ الوقت متعلق کورٹ فیس کے رو سے نسبت کسی دستاویز کے مقرر ہوئی ہو یا اُسکا کوئی حصہ ادا نہ ہوا ہو تو عدالت اپنے صوابدید سے مقدمہ کی کسی نوبت پر اُس شخص کو جسکو فیس مذکور دینا واجب ہو اجازت دے سکتی ہے کہ وہ کل یا جزو کورٹ فیس مذکور داخل کرے جیسا کہ موقعہ ہو اور جب کورٹ فیس داخل کر دیجائے تو دستاویز مذکور جسکی نسبت وہ واجب ہو اُسی طرح مؤثر ہوگی گویا کہ فیس مذکور ابتداء ہی داخل کر دیگئی ہے - چنانچہ ایسی صورت میں رسوم عدالت کا داخل کیا جانا پسبین اثر رکھیگا اور نالش اسی تاریخ کی مرجوعہ سمجھی جائیگی جبکہ عرضیدعوے ابتداً پیش کیا گیا تھا - نیز ملاحظہ ہو تشریح دفعہ ۳ - ایکٹ میعاد نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۸ء -

بصورت ترمیم بھی تاریخ ابتداً پیش کئے جانے عرضیدعوے کی نہ کہ تاریخ مکرر پیش کئے جانیکی بعد ترمیم کے تاریخ ارجاع نالش متصور ہوگی (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۰۷ بصفحہ ۲۰۴ و جلد ۱۹ صفحہ ۳۲۰ و مدراس لا جرنل جلد ۹ صفحہ ۲۱۳ - وہ عرضیدعوے جو ترمیم کے لئے واپس دیا گیا ہو یا اس غرض کے لئے کہ دوسری عدالت میں داخل کیا جائے اُس تاریخ کا مرجوعہ سمجھا جاویگا جبکہ وہ اولاً پیش کیا گیا تھا نہ کہ اُس تاریخ کا جبکہ وہ ترمیم کیا جا کر دوسری عدالت میں پیش کیا گیا ہو (۲) اُس نالش کی نسبت جو بین المیعاد رجوع کیگئی ہو لیکن بعد اجرائے سمن مدعی کو اسوجہ سے واپس دیجائے کہ مدعا علیہ دستیاب نہیں ہوا اور جب مدعا علیہ کا پتہ ملے تو پھر پیش کیجاوے اُس کی نسبت بھی یہ متصور کیا جانا چاہئیے کہ وہ اُسوقت کا مرجوعہ ہے جبکہ وہ اولاً پیش کیا گیا تھا (۳) عرضیدعوے اتوار دن کے (۴)

(۱) ویکلی نوٹس جلد ۶ صفحہ ۳۹ - و جلد ۷ صفحہ ۱۵ و مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۴۷ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۸۳۲ و ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۲۰۷ و جلد ۳ صفحہ ۲۴۷ -
(۲) ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۴ - (۳) نمبر ۲۲ سنہ ۱۸۷۶ء پنجاب ریکارڈ - (۴) ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۲۳۰

اور دیگر تعطیل کے دن بھی (۱) کیا اور درج رجسٹر کیا جاسکتا ہے۔ لیکن ایسا کرنیکی ضرورت نہیں ہے کیونکہ بروئے ایکٹ میعاد اگر کسی نالش کی میعاد بروز تعطیل منقضی ہو تو وہ دوسرے دن بروقت افتتاح عدالت داخل کیا جاسکتا ہے (۲) گو بروئے مجموعہ ہذا عرضیدعوے پر تاریخ درج کرنا لازمی نہیں مگر عہدہ دار وصول کنندہ کو اُسکی پشت پر تاریخ وصولی درج کردینی چاہیے چنانچہ جس حال میں کہ عرضیدعوے ۲۹ تاریخ کو پیش کیا گیا لیکن ظہر پر ۳۱ تاریخ اُس کے منظور کئے جانیکی درج کیگئی تو اول الذکر تاریخ اُس کے ارجاع کی قرار دیگئی (۳) جبکہ دو یا کئی دعوے ایک ہی دن دائر کئے گئے ہوں تو جبتک خلاف نہ ثابت کیا جائے سمجھا جائیگا کہ جو دعوے پہلے درج رجسٹر ہے وہ پہلے دائر ہوا تہا (۴)

کہاں پیش کیا جائیگا پیش کیا جائیگا سے مراد اصالتًا یا بذریعہ وکیل یا ایجنٹ کے عدالت میں یا روبرو اس عہدہ دار کے پیش کیا جانا ہے جو عدالت سے اس کام کے لئے مقرر ہو لہذا عرضیدعوے کی روانگی بذریعہ ڈاک عدالت میں یا عہدہ دار مناسب کے روبرو پیش کرنیکے مساوی نہیں ہے اور اسلئے جائز نہیں (۵) لیکن اگر عدالت اس طرح بہیجے ہوئے عرضیدعوے کو منظور کرلے اور اسپر کارروائی کرے اور بعد میں فریق خود حاضر ہو کر ضروری حکمنامجات مطابق حکم عدالت حاصل کرے تو نالش منظوری کی تاریخ سے کافی طور پر پیش کردہ متصور کیجائیگی (۶) مگر ملاحظہ ہو نمبر ۳۸ سنہ ۱۹۰۹ء پنجاب ریکارڈ۔ نالش اسوقت پیش شدہ سمجھی جاتی ہے جبکہ عہدہ دار مناسب کے روبرو گذرے (۷) یا عدالت میں (۸) عدالت سے مراد جج کے دفتر کی جگہ ہے نہ کہ اسکا مکان سکونتی۔ چنانچہ جبکہ بعد برخاست ہوجانے کچہری کے عرضیدعوے جج کے مکان پر پیش کیا تو تجویز ہوا کہ وہ مناسب طور پر پیش کرنا نہیں ہے (۹) جبکہ عرضیدعوے جو میعاد کے اندر عدالت مجاز میں پیش کیا گیا ہو عدالت مذکور سے اُس عدالت میں پیش کئے جانے کے لئے واپس دیا جائے جو نالش مذکور کی تجویز کرنیکے لئے متعین ہو اور اسوقت تک

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ ۳۰۳ و بنگال لاء رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۷۲ (۲) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۶۳۱ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۹ صفحہ ۱۷۹ و دفعہ ۴ ایکٹ میعاد نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۸ء (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۹ - (۴) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۶۵ (۵) نمبر ۸۰ سنہ ۱۹۰۹ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۱۴ (۶) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۱۴ - (۷) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۴ (۸) الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۵ (۹) الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۵

عدالت موخر میں پیش نکیا جائے جبکہ میعاد نالش منقضی ہوچکی ہو تو وہ خارج نکیا جانا چاہئے کیونکہ ابتدا میں عرضیدعوے افسر مجاز کی عدالت میں میعاد کے اندر پیش کیا گیا تھا (۱) عرضیدعوے کا کلرک عدالت مطالبہ خفیفہ کو حوالہ کیا جانا کافی ہے (۲) لیکن ناظر (۳) یا منصرم (۴) کے حوالہ کرنا کافی نہیں۔

سمن وانکشاف حالات مقدمہ

سمن بنام مدعا علیہ

دفعہ ۲۷ - جب نالش باضابطہ طور پر دائر ہو جائے تو جائز ہے کہ سمن مدعا علیہ کے نام اس حکم سے جاری کیا جائے کہ وہ عدالت میں حاضر ہو کر دعوے کی جوابدہی کرے۔ اور تعمیل اس سمن کی حسب طریقہ مقررہ کیجائیگی۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۶۴ - ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

باضابطہ طور پر | ملاحظہ ہو آرڈر چار مجموعہ ہذا۔

حسب طریقہ مقررہ | ملاحظہ ہو آرڈر ۵ - قواعد ۹ لغایت ۳۰ مجموعہ ہذا معہ شرح۔

اگر مدعا علیہ قبل از دائر ہونے نالش کے مرجائے تو مقدمہ نہیں چل سکتا ہے (۵) اور جب دعوے دائر ہو جائے تو مدعی کا فرض ہے کہ مدعا علیہ کی طلبی کرے خواہ وہ نابالغ ہو یا بالغ (۶)

سمن | ملاحظہ ہو آرڈر ۵ قواعد ا لغایت ۸ مجموعہ ہذا۔ نمونہ سمن کے لئے ملاحظہ ہو ضمیمہ اول اپنڈکس (ب) نمبر ۱ تا ۴۔ جبتک پہلے جاری کئے ہوئے سمن واپس نہ آجائیں جدید سمنات کے لئے درخواست کرنا نہ چاہئے (۷)

تعمیل سمن جبکہ مدعا علیہ کسی دوسرے صوبہ میں رہتا ہو

دفعہ ۲۸ - (۱) جائز ہے کہ سمن تعمیل کیواسطے کسی دوسرے صوبہ کی عدالت میں ایسے طریقہ پر ارسال کیا جائے جو بذریعہ قواعد مروجہ صوبہ مذکور مقرر کر دیا جائے۔

(۲) جس عدالت میں سمن بھیجا جائے وہ اس کے وصول ہونے پر اسی طرح کارروائی کریگی گویا اس نے خود سمن جاری کیا تھا۔ بعد ازاں اس سمن کو مع اپنی کارروائی کے (اگر کوئی کارروائی کی گئی ہو)

(۱) نمبر ۹۶ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ۔ (۲) سدرلینڈ شمال کازکورٹ رپورٹ صفحہ ۳۶ - (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۱۷۲ (۴) الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۴۳ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۵۱۴ - (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۴۰ (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۳۲۲ -

اس عدالت میں واپس کریگی جس نے کہ درصل اسکو جاری کیا ہو۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۸۵ - ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

تعمیل سمن دوسرے صوبہ میں

ملاحظہ ہو شرح زیر قواعد ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ - آرڈر ۵ مجموعہ ہذا۔

حکمنامجات جو ترائی نیپال میں تعمیل کیواسطے جاری ہوں کہاں بھیجے جاوینگے

جو حکمنامجات ترائی نیپال میں تعمیل کے واسطے جاری ہوں وہ ترائی نیپال کے صوبہ کو بالا بالا مرسل ہونگے جہانکہ وہ اشخاص جنپر تعمیل منظور ہو سکونت رکھتے ہوں اور ریزیڈنٹ متعینہ مقام کٹھمنڈو کے نام مرسل نہ ہونگے۔

خاص کچہریاں دربار نیپال کی جنہیں حکمنامجات تعمیل کے لئے بھیجے جانے چاہئیں حسب ذیل ہیں:-

ترائی مغربی میں

کچہری بٹول وکچہری تانسین وکچہری تولہوا محاذی اضلاع گورکھپور و بستی۔

کچہری بانکی محاذی اودہ اور روہیلکھنڈ۔

کچہری دوتی محاذی المورڑہ۔

ترائی مشرقی میں

کچہری الاؤ وکچہری کلیا پریوا محاذی ضلع چنپارن۔

کچہری گرار بانا وکچہری جلیسر وکچہری سیرہ محاذی ضلع ترہٹ۔

کچہری ہنومان نگر وکچہری رنگیلی محاذی ضلع پورنیان۔

کچہری علم وکچہری ڈھنکوٹا محاذی ضلع دارجیلنگ۔

ملاحظہ ہو قواعد و احکام ہائیکورٹ جلد اول نمبر ۳۲

اجرائے تعمیل حکمنامجات اندر قلمرو جناب مہاراجہ بہادر جموں وکشمیر

اجراء و تعمیل حکمنامجات اندر قلمرو جناب مہاراجہ صاحب بہادر جموں وکشمیر اور اجراء و تعمیل حکمنامجات عدالتہائے واقع قلمرو مذکور اندر ممالک متحدہ آگرہ مطابق قواعد ذیل کیجاتی ہے۔

(۱) جملہ حکمنامجات خواہ کسی قسم کے ہوں جو قلمرو جناب مہاراجہ صاحب بہادر جموں وکشمیر کے اندر تعمیل ہونیکے واسطے اُن عدالتوں سے جاری ہوں جو اندر حدود ممالک متحدہ آگرہ قایم کی گئی ہیں وہ بذریعہ عدالت ہائے جناب مہاراجہ صاحب بہادر بلا خرچہ تعمیل کئے جاویں گے اور علی ہذا القیاس جملہ حکمنامجات جو جناب مہاراجہ صاحب بہادر کی عدالتوں سے ممالک متحدہ آگرہ کی حدود کے اندر تعمیل ہونیکے واسطے جاری ہوں وہ بلا خرچہ بذریعہ اُن عدالتوں کے تعمیل کئے

جاوینگے جو اُن حدود کے اندر قایم ہوں۔

(۲) جس صورت میں کہ حکمنامجات عدالت ہائے واقع ممالک متحدہ آگرہ سے قلمرو جناب مہاراجہ صاحب بہادر میں تعمیل ہونے کے واسطے جاری ہوں تو جو اسٹامپ اُن کے اجراء کے لئے ضروری ہو وہ وصول کرکے درخواست پر لگادیا جاویگا۔ اور جس عدالت سے حکمنامہ بغرض تعمیل جاری ہو وہ عدالت حکمنامہ کی پشت پر تحریر کریگی کہ فیس قابل الاخذ وصول ہوگئی

(۳) حکمنامہ کے جواب تعمیل کے ہر صورت میں چھہ ہفتہ یا آٹھ ہفتہ سے کم میعاد مقرر نکیجایگی

(۴) جن حکمنامجات کی تعمیل جناب مہاراجہ صاحب بہادر میں کیجاویگی بخدمت ریزیڈنٹ صاحب کشمیر بھیجنے چاہئیں موسم گرما میں مارچ تا اکتوبر سری نگر میں اور موسم سرما میں اکتوبر تا مارچ تک سیالکوٹ میں رہتے ہیں۔ اور وہ بوساطت صاحب جج ضلع بھیجے جاینگے قاعدہ ۳۳۔

انتظام اجرائے حکمنامجات بغرض تعمیل اندر حدود ریاست ہائے	

انتظام اجرائے حکمنامجات بغرض تعمیل اندر حدود ریاستہائے (۱) حیدرآباد (۲) گوالیار (۳) دیواس شاخ اعلیٰ (۴) دیواس شاخ ادنیٰ (۵) ریوان (۶) جاورا (۷) رتلام (۸) دہار۔ (۹) جھبوا (۱۰) بروانی (۱۱) علی پور راجپور (۱۲) بھوپال (۱۳) اورچھا (۱۴) دتیا (۱۵) پنا (۱۶) اجیگڈھ (۱۷) چرکھاری (۱۸) بجاور (۱۹) باونی (۲۰) چترپور (۲۱) کردلی (۲۲) کردائی (۲۳) نرسنگ گڈھ۔ حکمنامجات مجریہ عدالتہائے دیوانی واقعہ ریاستہائے مذکور بغرض تعمیل اندر ممالک متحدہ آگرہ قواعد حسب ذیل ہیں:-

(۱) عدالت دیوانی واقعہ ممالک متحدہ آگرہ کو جس نے حکمنامہ بغرض تعمیل جاری کیا ہو حکمنامہ مذکور کی پشت پر یہ لکھنا ہوگا کہ طلبانہ واجب الاخذ وصول ہوگیا ہے اور جس حکمنامہ کی پشت پر یہ عبارت تحریر ہوگی اُس کی تعمیل وہ عدالت جس میں حکمنامہ مذکور بھیجا گیا ہے بلا خرچہ مزید کرے گی۔

(۲) حکمنامجات جو عدالت ہائے دیوانی واقعہ ریاستہائے مذکور سے جاری ہوں ممالک متحدہ آگرہ میں بلا خرچہ تعمیل کئے جائینگے۔

(۳) جب حکمنامجات کی تعمیل شہر حیدرآباد میں مطلوب ہو تو جواب تعمیل کے لئے ایسی میعاد جو پانچ ہفتہ سے کم نہ ہو مقرر کرنی چاہئے اور جب حکمنامجات کی تعمیل کسی اور جگہ حیدرآباد میں مطلوب ہو تو ایسی میعاد جو دو ماہ سے کم نہ ہو مقرر کرنی چاہئے۔

جملہ حکمنامجات دیوانی بغرض تعمیل اوپر اشخاص ساکنان علاقہ جات جاگیر و پایگاہ کے اون

عدالت ہائے ضلع واقعہ قلمرو جناب نواب نظام الملک بہادر میں بھیجے جائیں جن کے علاقہ اختیار کے اندر پائیگا یا جاگیر واقعہ ہے اور براہ راست حکام پائیگا یا جاگیر کی خدمت میں نہ بھیجنے چاہئیں۔

حکمنامجات تعمیل ہونے کے بعد یا بلا تعمیل واپس آنے کے بعد عدالت جاری کنندہ کے پاس ایسے لفافہ جات میں بھیجے جاوینگے جنپر عہدہ دار عدالت کے دستخط اور عہدہ کا نام اور لفافہ پر سرکار نواب نظام الملک بہادر تحریر ہونگے۔

(۴) تمام اطلاعنامجات جو عدالت ہائے موقوعہ ممالک متحدہ آگرہ سے ریاست اندور میں بغرض تعمیل بھیجے جائیں اُن سب کی تعمیل اندور میں بلاخرچہ ہوگی۔

قاعدہ ہذا میں لفظ "حکمنامہ" سے مراد ہے اور اسمیں داخل ہے سمن و اشتہار و اطلاعنامہ ملاحظہ ہو قواعد و احکام ہائیکورٹ مطبوعہ سنہ ۱۹۰۳ء قاعدہ نمبر ۴۴۔

ایک مقدمہ میں مدعا علیہ دوسری عدالت کے علاقہ حدود ارضی میں رہتا تھا اور اُس عدالت کے چپراسی نے جہاں مقدمہ رجوع ہوا تھا بالا بالا بغیر مداخلت اُس عدالت کے جس کے علاقہ میں مدعا علیہ رہتا تھا سمن کی تعمیل کی مدعا علیہ نے اپیل میں یہ عذر کیا کہ سمن کی تعمیل بضابطہ نہیں اسوجہ سے کل کارروائی مقدمہ کالعدم ہونی چاہئے ہائیکورٹ نے اس عذر کو نامنظور کیا (۱)

عملدرآمد اجرائے سمن | جب ایک عدالت بنام اشخاص باشندگان بیرون اپنے حد علاقہ کے جاری کرے اور دوسری عدالت کو واسطے عمل میں لانے تعمیل کے بھیجے تو تجویز کرنا اس امر کا کہ آیا تعمیل سمن بذریعہ اُس عدالت کے جس کے پاس وہ واسطے تعمیل کے بھیجا گیا کافی ہے یا نہیں اُس عدالت کا کام ہے جس سے سمن مذکور ابتداً جاری ہوا (۲)

تعمیل سمن مجریہ عدالتہائے غیر | **دفعہ ۲۹** - جو سمن کوئی عدالت دیوانی یا مال واقعہ بیرون حدود برٹش انڈیا جاری کرے وہ برٹش انڈیا کی عدالتوں میں بھیجے جا سکتے ہیں اور انکی تعمیل اسی طرح ہو سکتی ہے گویا کہ اُنکو خود عدالت ہائے برٹش انڈیا نے جاری کیا۔

بشرطیکہ وہ عدالتیں جنسے ایسے سمن جاری ہوئے ہوں نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے حکم سے مقرر ہوئی ہوں یا قائم رکھی گئی ہوں یا کہ معز الیہم نے گزٹ آف انڈیا میں اعلان فرمایا ہو کہ مضمون دفعہ ہذا اُن سے متعلق کیا گیا۔

(۱) بنگال لارپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱ - (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۸۸۹ -

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۶۵ (الف) ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

حکم متعلق انکشاف حالات وغیرہ

دفعہ ۳۰ - بپابندی ایسی شرائط و قیود کے جو مقرر کیجائیں عدالت کسی وقت خواہ اپنی تجویز سے یا کسی فریق کی درخواست پر امور ذیل کرسکتی ہے یعنی

(الف) اصدار احکام ضروری یا مناسب نسبت جملہ امور متعلق حوالگی و جوابدہی بند سوالات و اقبال دستاویزات و واقعات - و انکشاف و معائنہ و پیشی و ضبطی و واپسی دستاویزات یا دوسری مادی چیزوں کے جو ثبوت میں پیش ہوسکیں۔

(ب) اجرائے سمن بنام ایسے اشخاص کے جنکی حاضری خواہ ادائے شہادت کے لئے یا دستاویزات یا اشیائے مادی مذکور پیش کرنیکے لئے مطلوب ہو۔

(ج) اصدار حکم نسبت اس کے کہ کوئی واقعہ بذریعہ افیڈیوٹ کے ثابت کیا جائے۔

دفعہ ہذا جدید ہے۔

انکشاف حالات کے متعلق ملاحظہ ہوں آرڈر ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۶ و ۱۹ مجموعہ ہذا معہ شرح۔

سمن بنام گواہ

دفعہ ۳۱ - احکام دفعہ ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ - ایسے سمنوں سے بھی متعلق ہونگے جو ادائے شہادت یا پیشی دستاویزات یا دیگر اشیائے مادی کیواسطے جاری کئے جائیں۔

دفعہ ہذا جدید ہے۔

سزا بعلت عدم تعمیل حکم سمن

دفعہ ۳۲ - عدالت اُس شخص کو جس کے نام سمن دفعہ ۳۰ کے بموجب جاری کیا جائے جبراً حاضر کراسکتی ہے اور اس غرض سے امور ذیل کرسکتی ہے یعنی:

(الف) اجرائے وارنٹ نسبت اسکی گرفتاری کے۔

(ب) اور قرقی اور نیلام اسکی جایداد کا۔

(ج) اور اسپر جرمانہ جو پانسو روپیہ سے زیادہ نہو۔

(د) اور حکم دیسکتی ہے کہ وہ حاضر ضامنی داخل کرے اور اگر نہ کرے تو اس کو جیل میں بھیجنے کا اختیار رکھتی ہے۔

دفعہ ہذا جدید ہے - مقابلہ طلب ہمراہ دفعہ ۱۳۶ - ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء۔

تجویز و ڈگری

تجویز و ڈگری

دفعہ ۳۳ - بعد سماعت مقدمہ کے عدالت تجویز سنائیگی اور اس تجویز کی بناء پر ڈگری صادر ہوگی۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۱۹۸ - ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع کے ہے -

تجویز و ڈگری | ملاحظہ ہو شرح زیر آرڈر ۲۰ مجموعہ ہذا - عدالت کو احکام آرڈر ۲۰ قاعدہ اول کی بجا آوری پوری کرنی چاہیئے اور فیصلہ سر اجلاس سُنانا چاہیئے (۱) ڈگری بنالش اہتمام ترکہ کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۸۲ زیر قاعدہ ۶ - آرڈر ۲۰ مجموعہ ہذا - اگر کوئی حاکم عدالت بعد تحریر اور قبل سنانے فیصلہ کے فوت ہو جاوے یا عدالت سے علیحدہ ہو جاوے تو وہ فیصلہ مثل فیصلہ عدالت کے نہیں سمجھا جائیگا بلکہ صرف اُس حاکم کی رائے خیال کیجائیگی (۲)

اثر | جبکہ ڈگری کی تعبیر ایک خاص معنے میں مابین فریقین کیگئی ہو تعبیر مذکور کا اثر امر تجویز شدہ کا ہوتا ہے اور ترمیم مابعد قانون سے اُسپر کوئی اثر نہیں پہونچتا - (۳)

تجویز سنانے کا مجاز نہیں | کوئی حاکم جلیس جسنے شہادت کے کسی جزو کو سماعت نکیا ہو اور جسکے روبرو کوئی جزو کارروائی کا وقوع میں نہ آیا ہو - فیصلہ سنانیکا مجاز نہیں ہے جبتک کہ اُس نے فریقین کو اسباب کا موقعہ ندیا ہو کہ اُس کے روبرو حاضر ہو کر اپنے اپنے مقدمہ کا خلاصہ بیان کریں جو فیصلے ان ضروری قواعد ضوابط پر عمل کرنیکے بغیر تحریر کئے جاویں وہ خلاف قانون ہوتے ہیں اور ضرور منسوخ ہونے چاہئیں (۴)

اخراج نالش | ایسا کوئی قاعدہ ضابطہ دیوانی میں مندرج نہیں ہے جس کی رو سے عدالت کا کسی نالش کو بوجہ عدم حاضری فریقین بروز مقررہ برائے اصدار تجویز ڈسمس کرنا جائز ٹھہرے (۵)

سود

سود | **دفعہ ۳۴** - (۱) جس حال میں کہ ڈگری روپیہ کی ادا کی ہو تو عدالت مجاز ہوگی کہ ڈگری بحکم سود کا بابت اُس زر اصل کے جکی ڈگری ہو اُس شرح سے جو کہ عدالت مناسب تصور کرے تاریخ نالش سے تاریخ ڈگری تک علاوہ اُس سود کے جسکا کہ زر اصل مذکور پر تاریخ رجوع نالش تک بابت کسی مدت قبل ارجاع نالش کے انفصال کیا جاوے معہ سود مزید اُس زر مجموعی کے جسکا اُس نہج پر انفصال ہو اُس شرح سے کہ عدالت مناسب تصور کرے من ابتدائے تاریخ ڈگری لغایت یوم ادا یا الغایت کسی اور تاریخ ماقبل کے جو کہ عدالت

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد صفحہ ۵۵ یہی مقدمہ بمبئی لا رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۲۲۹ -

(۲) لا جرنل سلسلہ جدید کوئینس بنچ جلد ۳۶ صفحہ ۱۳۹ - (۳) الہ آباد لا جرنل جلد ۷ صفحہ ۹ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۲۱ - یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۲ صفحہ ۲۱ -

(۴) نمبر ۱۹ سنہ ۱۹۰۷ع پنجاب ریکارڈ - (۵) نمبر ۸۲ سنہ ۱۹۰۸ع پنجاب ریکارڈ -

مناسب سمجھے صادر کرے۔

(۲) جب ایسی ڈگری میں ذکر ادائے سود مزید کا زر مجموعی مذکور پر من ابتدائے تاریخ ڈگری لغایت یوم ادا یا کسی اور تاریخ ماقبل کے کچھہ نہ ہو تو اُس سے سمجھا جائیگا کہ عدالت نے وہ سود دلانے سے انکار کیا اور اُس کے واسطے علیحدہ نالش رجوع نہ ہو سکیگی۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۲۰۹۔ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

دفعہ ہذا میں سود بعد ارجاع نالش کے متعلق حکم ہے۔

دفعہ ہذا کی رو سے صرف رقم قرضہ پر جسکی ڈگری صادر ہو تاریخ رجوع مقدمہ سے تاریخ ڈگری تک اور تاریخ ڈگری سے تاریخ ادا یا کسی اور تاریخ ماقبل ادا تک رقم مجموعی جسکا انفصال ہوا ہو۔ عدالت کو اپنی مرضی کے موافق دلانیکا اختیار ہے لفظ رقم مجموعی میں سود دوران مقدمہ شامل ہے۔

ایک مقدمہ میں جبکہ شرح سود بموجب معاہدہ قرار یافتہ تھی سیشن جج صاحب جنٹس نے اصل قرضہ پر اُسی شرح سے تاریخ ڈگری تک سود دلایا اور بعد ازاں چھہ روپیہ سیکڑہ سالانہ لیکن یہ تجویز کی تھی اگر حسب معاہدہ بارہ روپیہ سیکڑہ سالانہ سے زیادہ سود قرار نہ پایا ہو تو تاریخ وصول تک اُسی حساب سے دلانا چاہئے کسواسطے کہ یہی شرح ہائیکورٹ نے مقدمات اپیل میں بھی قایم رکھی ہے اور عدالت ہائے مفصل میں بھی یہی شرح مروجہ ہے۔ دہن پت سنگھ بنام غلام شاہ[1] دی ہائیکورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کی کہ یہ قاعدہ دہرم شاستر کا کہ سود زر اصل سے زیادہ نہ دلانا چاہئے عدالت میں قابل لحاظ نہیں ہے (۲) دہرم شاستر کا یہ قاعدہ کہ سود اصل سے نہ بڑھ جائے سیکشن دفعہ ۲۔ ایکٹ نمبر ۲۸ سنہ ۱۸۵۵ء قابل پذیرائی نہیں ہے نظیر ہائیکورٹ رپورٹ الہ آباد سنہ ۱۸۶۸ء صفحہ ۵۳ کا حوالہ دیا گیا۔ تجویز ہوئی کہ معاہدہ صحیح کی تعمیل ہونی چاہئے (۳)

سود زر لگان پر | زر لگان کی نسبت اکثر مقدمات میں یہ تجویز ہوئی ہے کہ اگر اسامی وقت معین پر لگان ادا نہ کرے اور زمیندار کو مجبوراً نالش کرنی پڑے تو بلا لحاظ اس کے کہ پٹہ میں سود کی شرط ہے یا نہیں زمیندار اُس تاریخ سے کہ جب لگان واجب الادا ہو امستحق سود پانیکا ہے (۴)

(۱) ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۰۶۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۱۵۲۔ (۳) الہ آباد ویکلی نوٹس جلد ۱ سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۹۶۔ (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۶ متعلق فیصلجات ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء و جلد ۹ صفحہ ۹۶ و جلد ۹ صفحہ ۵۵۴ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۹۴ و جلد ۲۹ صفحہ ۶۷۴ و جلد ۴ صفحہ ۳۷ و اودھ کیسز جلد ۳ صفحہ ۲۲ و جلد ۷ صفحہ ۱۱۶ (پریوی کونسل) و جلد ۲۶ صفحہ ۴۹۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۴ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۱ سنہ ۱۸۹۶ء صفحہ ۵۵ و اودھ کیسز جلد ۹ سنہ ۱۸۹۶ء

ڈگری روپیہ کی ادائگی دفعہ ہذا صرف ڈگری زر نقد سے متعلق ہے۔ ڈگری رہن کو تاوقتیکہ وہ دفعہ ۹۰۔ ایکٹ انتقال جائداد نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے مرحلہ تک نہ پہونچے ڈگری روپیہ کی ادائگی نہیں کہہ سکتے (۱) اسلئے دفعہ ہذا ڈگری ہائے رہن سے متعلق نہیں (۲) اور نہ ایسی ڈگری ہائے سے جو ایسے تمسکات پر صادر ہوں جنمیں جائداد غیر منقولہ مکفول ہو (۳) نہ اُن ڈگریات سے جو ایسے مقدمات میں صادر کیجائیں جو گذارہ موسومہ نانکو کی بابت ہوں (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۹۶ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۴۷۔ کیونکہ ایسی ڈگریہائے ڈگری ہائے روپیہ کی ادائی کی نہیں ہوتیں۔

ڈگری نیلام مرتبہ دفعہ ۸۸۔ ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۲ء میں حکم تہا کہ فلاں تاریخ تک زر ڈگری معہ سود آئندہ ادا کیا جائے ورنہ نیلام عمل میں آئیگا۔ چونکہ بعد تاریخ مذکورہ کے بصراحت حکم ادائے سود کا نہیں ہے لہذا تجویز ہوئی کہ تاریخ معینہ کے بعد سود نہ ملیگا۔ (۵)

دستاویز میں یہ شرط تہی کہ اگر دائن کو نالش کرنی پڑے تو سود بحساب فیصدی ۱۲ روپیہ سالانہ دیا جائیگا۔ تجویز ہوئی کہ تاریخ رجوع نالش سے تاریخ ڈگری تک سود بشرح موعود اور بعد ڈگری بشرح عدالت دلایا جائیگا (۶)

سود سود کا تاریخ نالش تک دلانا ایک سوال قانون اصلی کا ہے (۷) حسب معمول اور تابع مستثنیات مسلمہ قانون مذکورہ کے بشرح اقرار کردہ سود تاریخ نالش تک دلایا جانا چاہیے باوجودیکہ ایک مقررہ شرح سود تاریخ وصولی تک واجب الادا ہونی بیان کیگئی ہو سود بعد تاریخ نالش دلانا عدالت کے اختیار تمیزی میں ہے (۸) لیکن بخلاف ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۴۰۸۔ سود بطور تحریک اس امر کے کہ ڈگری کی جلدی ادائگی کیجائے اور بطور تاوان بصورت عدم تعمیل ڈگری کے دلایا جا سکتا ہے (۹) چونکہ سود از تاریخ ارجاع

(۱) بمبئی لارپورٹر جلد ۲ صفحہ ۲۲۵۔ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۶۵ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۳۲ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۶۰۴ و جلد ۷ صفحہ ۳۰۳ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۶۴۹ (۵) الہ آباد ویکلی نوٹس جلد ۱۵ سنہ ۱۸۹۵ء صفحہ ۷۶ (۶) الہ آباد ویکلی نوٹس جلد ۳ سنہ ۱۸۸۳ء صفحہ ۱۷۱۔ (۷) ملاحظہ ہو ایکٹ نمبر ۳۲ سنہ ۱۸۳۹ء و دفعہ ۷۴۔ ایکٹ معاہدہ و دفعہ ۲ ایکٹ نمبر ۲۸ سنہ ۱۸۵۵ء (۸) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۵۶۹ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۰۲ (۹) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۲۳۲۔

نالش تا ادائیگی رقم ڈگری کوئی جزو دعوےٰ یا دادرسی عطا کردہ کا نہیں ہوتا اسلئے اسپر کوئی مزید رسوم عدالت واجب الادا نہیں ہے (۱) اور کوئی مشابہت مابین سود عطا کردہ زیر دفعہ ہذا اور زر واصلات زیر آرڈر ۲۰ قاعدہ ۱۲ مجموعہ ہذا کے نہیں ہے (۲) ڈگری مائے رہن کے متعلق اب ملاحظہ ہو آرڈر ۳۴ قاعدہ ۲۵ مجموعہ ہذا۔ اور عدالت کو اسبارہ میں کوئی اختیار تمیزی حاصل نہیں ہوگا۔ بلکہ اسکو لازم ہے کہ سود بشرح مقررہ رہن نامہ تاریخ مقررہ عدالت تک دلاوے (۳) ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۱۶۴۔ ازاں بعد سود تاریخ ادائیگی تک حسب شرح مقررہ عدالت جاری رہیگا (۴)

سود مزید بعد ڈگری کے بہی عدالت کو سود دلانیکا اختیار تمیزی حاصل ہے۔ معاہدہ ڈگری میں محفوظ ہو جاتا ہے اور مدعی صرف سود حسب شرح مقررہ عدالت حاصل کر سکتا ہے (۵) ایسے سود کی نسبت یہ عذر نہیں ہو سکتا کہ وہ سود در سود ہے خواہ اصل سود اور خرچہ پر دلایا گیا ہو (۶) اور اگر ڈگری میں ایسا سود نہ دلایا گیا ہو تو عدالت اجراء کنندہ بصیغہ اجراء نہیں دلا سکتی (۷) اور اسکی نسبت یہ متصور کیا جائیگا کہ اس سے انکار کیا گیا ہے (۸) لیکن ایک فریق بوجہ اپنے طریق عمل کے یہ اعتراض کرنیسے ممتنع ہو سکتا ہے کہ اجراء اس شرح سے زائد کی نسبت نہیں ہو سکتا جسکا ڈگری میں حکم دیا گیا ہے (۹) اور اگر کوئی شرح سود کی ڈگری میں مندرج نہو تو ڈگریدار کو صرف بشرح عدالت ملیگا (۱۰) اگر ڈگریدار ایک جزو دعوے خود کو چھوڑ دے اور زبانی طور پر باقیماندہ کی نسبت بذریعہ اقساط وصول لینے کا اقرار کرے تو اس سے یہ نہیں سمجھا جائیگا کہ اُس نے اُس کے رو سے وہ سود چھوڑ دیا ہے جسکا کہ وہ بروئے ڈگری مستحق ہے (۱۱)

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۱۴۱ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۱۲۳۲ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۱۲۳۲ (۳) فقرہ دوم قاعدہ ۲۔ آرڈر ۳۴ مجموعہ ہذا و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۳۶۰ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۳۶۴ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۴۷ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۴ (۴) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۶ صفحہ ۷۶۹ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۵۵۴ و کلکتہ لارپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۳۱ (۶) ویکلی رپورٹر متفرق جلد ۱ صفحہ ۱۵۔ (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۳۳۵ و ۴۰۵ و ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۵۳۴۔ (۸) ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۱۷۵۔ (۹) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۷۔ (۱۰) ویکلی رپورٹر جلد ۱۷ صفحہ ۱۴۱۔ (۱۱) ویکلی رپورٹر متفرق جلد ۶ صفحہ ۱۲۱۔

ڈگری ہو جانیکے بعد قاعدہ دام دوپت متعلق نہیں ہوتا وہ صرف اُس وقت تک متعلق ہو سکتا ہے جبتک کہ قارض اور مقروض کا تعلق اُن کے مابین رہے (۱) اور نہ اُس صورت میں متعلق ہو سکتا ہے جبکہ وہ بوقت قطعی اور قابل پابندی ہونے ڈگری کے قابل اطلاق نہ ہو (۲) اختیارات تمیزی مفوضہ بموجب دفعہ ہذا بدوں حوالہ قانون دام دوپت کے استعمال کیا جا سکتا ہے (۳)

سود در سود - سود بشرح زاید بصورت عدم ادا کے

دو رہنامجات تحریر کیے گئے تھے ہر ایک میں سود اور در سود کا ادا کیا جانا اور بصورت عدم ادا کے سود زاید کا تاریخ تحریر رہن نامجات سے دیا جانا مشروط تھا اور تاریخ تحریر کیے جانے دوسرے رہن نامہ کے جو رقم کہ بموجب رہن نامہ اول کے تھا اور تاریخ تحریر کیے جانے دوسرے رہن نامہ کے جو رقم کہ بموجب رہن نامہ اول کے واجب تھی مع سود در اصل تمسک دوم میں شامل کی گئی ہائیکورٹ نے از روے اُس ڈگری کے جو ان رہن نامجات کی بنا پر صادر کی گئی بطریق مواخذہ سود زاید اول رہن نامہ پر دلایا مگر صرف تاریخ تحریر رہن نامہ دوم سے اور رہن نامہ دوم پر سود مذکور صرف تاریخ قصور ادا سے تاریخ معہودہ رہن نامہ مذکور پر دلایا اور سود در سود اُسی شرح سے دلایا جس شرح سے سود کا وعدہ رہن نامہ مذکور میں تھا۔ پریوی کونسل سے تجویز ہوئی کہ مقدمات رائیشر کنور بنام مہدی حسین خان (۴) و مہاراجہ بھرت پور بنام کنودی (۵) میں کوئی نظیر تائید اس بحث کے نہیں ہے کہ سود بشرح مندرجہ رہن نامہ بعد اُس تاریخ کے جو واسطے ادا کے مقرر کی گئی تا وصول زر دلایا جا سکتا ہے۔ مقدمہ اول الذکر میں یہ بحث پیش نہیں کی گئی اور مقدمہ آخر الذکر میں گو سود بعد تاریخ مقررہ دلایا گیا وہ بشرح مندرجہ رہن نامہ نہ تھا بلکہ مطابق شرح عدالت کے تھا۔ مگر ہائیکورٹ کا ہمیشہ یہ عملدرآمد رہا ہے کہ سود مذکور دلاتی ہے۔ اور اختیار ایسا کرنیکا گو کسی طرح پر حاصل ہوا ہو قایم شدہ متصور ہونا چاہیے تجویز ہائیکورٹ بحال رکھی جاتی ہے (۶)

(۱) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱ صفحہ ۸۸ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۸۹۹ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۸۹۶ (۴) لا رپورٹ اپیلہاے ہند جلد ۵ صفحہ ۱۷۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۳۹۶ (۵) لا رپورٹ اپیلہاے ہند جلد ۲۸ صفحہ ۳۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۱۸۱ - (۶) بمبئی لا رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۴۳۰ - یہی مقدمہ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۱ صفحہ ۹۴۲ - یہی مقدمہ مدراس لا ٹیمس جلد ۲ صفحہ ۷۵ - یہی مقدمہ مدراس لا جرنل جلد ۱۷ صفحہ ۳۴۳ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۱۵۰ - یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۴ صفحہ ۱۰۹ - یہی مقدمہ کلکتہ لا جرنل جلد ۵ صفحہ ۱۰۶ -

سود زر ڈگری بر تاریخ نالش سے تاریخ ڈگری تک۔

ہائیکورٹ کلکتہ سے تجویز ہوئی کہ حسب دفعہ ہذا عدالت کو اختیار ہے کہ سود تاریخ نالش سے تا تاریخ ڈگری دلادے یا نہ دلاوے (۱)

ڈگری جو آئندہ کا سود دلاتی ہو۔

جس صورت میں کہ ایک ڈگری بیعبات میں سود مابعد ڈگری بھی اُس تعداد میں شامل ہو جو مدعی کو واجب الادا قرار دیگئی ہے تو تجویز ہوئی کہ ایسا سود زمانہ آئندہ کا بغرض اس امر کے کہ وہ بطور مناسب دلایا جاسکتا ہے بلحاظ جسکے کہ رائے ظاہر نہیں کیگئی بطور ایک مواخذہ برار اضی مذکور کے متصور نہیں کیا جاسکتا۔ مگر مدیون ڈگری بیعبات پر زر رہن و سود تا تاریخ ڈگری اندر میعاد معینہ ادا کردینے سے اصرار کرنیکا مستحق ہے۔ بصورت میں ڈگریدار مجاز ہوگا کہ صرف ذات مدیون ڈگری سے سود زمانہ آئندہ کا وصول کرے (۲)

ڈگری میں حکم صادر کرے

محض بروئے دفعہ ہذا عدالت کو کوئی اختیار نہیں ہے کہ ڈگری میں اُس سود کی بابت حکم صادر کرے جس کے واجب الادا ہونیکی بابت نالش میں تصفیہ کیا جاچکا ہے (۳) ڈگری میں صرف تاریخ ڈگری سے آگے کے سود کی بابت حکم دیا جاسکتا ہے گو کہ فیصلہ میں صرف سود قبل از ارجاع نالش دلایا گیا ہو (۴) لیکن جس صورت میں کہ جج نے ایک خاص رقم بطور زر اصل اور سود کا فیصلہ کرتے وقت باقی دعوے کو خارج کردیا ہو تو چونکہ دعوے سود بعد ارجاع نالش جزو باقیماندہ دعوے کا ہے لہذا وہ بھی خارج شدہ متصور کیا جانا چاہئیے اور عدالت اپنی ڈگری کو ترمیم کرکے سود نہیں دلا سکتی (۵) عدالت ماتحت کو کوئی اختیار نہیں کہ اپنی ڈگری کو ترمیم کرے جبکہ ڈگری مذکور کی ناراضی سے اپیل کیا گیا ہو گو کہ ڈگری عدالت ماتحت بدستور بحال رہی ہو۔ چنانچہ جس حال میں کہ سبارڈینیٹ جج نے رقم ڈگری پر سود مزید دلایا اور ڈگری مذکور کی ناراضی سے اپیل ہائیکورٹ میں ہوا جو کہ بحال رہی لیکن جج مذکور نے ڈگری کو بذریعہ اخراج شرط سود مزید کے ترمیم کیا اسوجہ پر کہ سود مذکور مطابق فیصلہ کے نہیں ہے جسپر کہ ڈگری مبنی ہے تو قرار دیا گیا کہ سبارڈینیٹ جج کو ترمیم ڈگری کا کوئی اختیار نہیں کیونکہ یہ ڈگری اب صادرہ ہائیکورٹ ہے (۶)

---

(۱) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۹ صفحہ ۲۱۴ یہی مقدمہ انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۵۸۲ - (۲) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۶ ۹صفحہ ۲۶۹ - یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۱۴ سنہ ۱۸۹۴ء صفحہ ۷۹ - (۳) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۱۲۱ و ۱۲۳ - (۴) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۷۵۵ (۵) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۱۲۱ و ۱۲۳ (۶) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۳۲ صفحہ ۲۹۵ -

اختیار تمیزی عدالت در بارہ دلانے سود کے تاریخ ڈگری سے تاریخ وصول تک

عدالت حسب دفعہ ہذا ایسی شرح سے بابت اُس میعاد کے جو تاریخ ادا مقررہ ڈگری اور تاریخ وصول کے درمیان میں ہے سود دلائے جانیکا حکم دیسکتی ہے جو اُسکو مناسب معلوم ہو بوجہ متعلق ہونے دفعہ ہذا کے ادا مقررہ ڈگری کے بعد سود دلانا عدالت کے اختیار تمیزی پر ہے گو رہن نامہ میں تاریخ وصول تک بشرح مقررہ سود دلائے جانیکی شرط تحریر ہو اور ایسی صورت میں عدالت کو مطابق معاہدہ فریقین کے اختیار تمیزی استعمال کرنا چاہئے (۱)

رہن نامہ میں شرط نسبت ادا کئے جانے سود بالائے سود کے

ایک نالش میں جو مرتہن نے بربنائے اپنے رہن نامہ کے خلاف راہن و مرتہنان مابعد دایر کی تھی عدالت نے بذریعہ ڈگری یہ حکم دیا تھا کہ راہن اصل قرضہ رہن معہ سود تا وقت ارجاع نالش بشرح مندرجہ رہن نامہ ادا کرے اور سود بشرح چھ فیصدی سالانہ رقم متدعویہ پر تاریخ ارجاع نالش سے تاریخ ڈگری تک ادا کرے اور اسی شرح سے سود رقم مجموعی وخرچہ پر تاریخ ڈگری سے تاریخ ادائے زر تک ادا کرے۔ رہن نامہ میں یہ لکھا تھا کہ سود بشرح ۹ لعہ روپیہ فی صدی سالانہ ہر ششماہی پر ادا کیا جاوے اور اگر اسطرح ادا نکیا جائے تو اصل قرضہ میں داخل متصور ہو کر اوسکی نسبت بھی سود بشرح مذکور محسوب کیا جائے۔ تجویز ہوئی کہ عدالت پر لازم ہے کہ ڈگری میں سود بشرح مندرجہ رہننامہ دلاوے بشرطیکہ اُس شرح کی نسبت کوئی جائز اعتراض قانونی نہ ہوسکتا ہو اور سود اُس تاریخ تک محسوب کیا جانا چاہئے جو عدالت نے واسطے ادا کئے جانے روپیہ کے مقرر کی ہو۔ چونکہ شرط متعلق ادا کئے جانے سود بالائے سود کے از قسم تاوان نہیں ہے اور کوئی بحث فریب یا ظلم یا کارروائی ناجائز یا رقم کثیر یا ناواقفیت وغیرہ کے پیدا نہیں ہوتی ہے پس شرط مذکور نافذ کیجانی چاہئے (۲)

سود ڈگری رہن پر

عدالت کو اختیار ہے کہ ایک ڈگری رہن میں تاریخ ڈگری سے بعد کا سود اُس تاریخ ڈگری سے جو ڈگری میں ادائگی کیواسطے مقرر کیگئی تا تاریخ ادائگی رقم مذکور تک دلادے (۳)

(۱) اودہ کیسز جلد ۳ صفحہ ۱۳۰ (۲) اودہ کیسز جلد ۲ صفحہ ۳۰۷ (۳) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۴۷۱ سے اختلاف کیا گیا - انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۲۷۶ - یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ا صفحہ ۵۵۰ -

خرچہ

خرچہ **دفعہ ۳۵** - (۱) برعایت شرائط و قیود مقررہ و احکام قانون نافذالوقت جو خرچہ مقدمہ میں یا مقدمہ کے متعلق ہوا ہو وہ عدالت کی صوابدید پر موقوف ہے اور عدالت کو اس امر کے طے کرنیکے پورے اختیارات حاصل ہیں کہ خرچہ کون دیگا اور کس جائداد سے اور کس حد تک دلایا جائیگا - اور عدالت جملہ ضروری ہدایات نسبت اُس کے صادر کرسکتی ہے - اور یہ امر کہ عدالت کو مقدمہ کی تجویز کا اختیار حاصل نہیں ہے ایسے اختیارات کے نفاذ کا مانع نہ ہوگا -

(۲) اگر عدالت حکم دے کہ کچھہ خرچہ نہیں دلایا جائیگا تو اُسکو اسکی وجہ لکھنی پڑیگی -

(۳) عدالت کو اختیار ہے کہ خرچہ پر سود کسی حساب سے دلائے جو سالانہ چھہ روپیہ فیصدی سے زیادہ نہو اور یہ سود خرچہ میں جوڑا جائیگا اور مثل خرچہ وصول ہوسکیگا -

دفعہ ہذا بجائے دفعات ۲۱۸ لغایت ۲۲۲ - ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے ضمن اول ساتھہ چند ازدیادیہائے کے دفعہ ۵ - ایکٹ جوڈیکیچر سنہ ۱۸۹۰ء سے لیا گیا ہے جسمیں کہ دراصل احکام دفعات ۲۱۸ لغایت ۲۲۰ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء شامل ہیں - دفعہ ۲۲۱ - آرڈر ۲۰ قاعدہ ۶ مین منتقل کردیگئی ہے جہانکہ وہ قاعدہ مذکور کا ضمن سوم ہے - دفعہ ۲۲۲ دفعہ ہذا کے ضمن سوم مین شامل کیگئی ہے -

خرچہ مقدمہ | بروئے دفعہ ہذا کو عدالت کو خرچہ مقدمہ کے متعلق اختیار تمیزی دیا گیا ہے - تاہم اُسکو اختیار مذکور اصولات قانونی پر برتنا چاہئیے نہ کہ خودخواستہ - اگر وہ حکم دے کہ خرچہ نہیں دلایا جائیگا تو اُسکو اُسکی وجوہات لکھنی چاہئیں - خرچہ پر سود بھی دلایا جاسکتا ہے جو سالانہ چھہ فیصدی سے زیادہ نہوگا - اگر عدالت نالش کا قطعی فیصلہ کرے تو اُسکو لازم ہے کہ خرچہ کی بابت بھی فیصلہ کرے کہ کون فریق خرچہ برداشت کریگا (۱) کسی درمیانی کارروائیات کے خرچہ کے متعلق بھی حکم دیا جاسکتا اُس صورت میں عام خرچہ مقدمہ کا حکم اُس درمیانی حکم خرچہ میں مخل نہوگا (۲)

محض بوجہ غلطی عدالت کے جو اپیل کرنیسے خرچہ عاید ہوا اُسکی ذمہ واری نتیجہ تجویز پر مشروط ہے (۳)

بائع اور مشتری پر شخص ثالث نے بدیں بیان نالش کی کہ اراضی مبیعہ ملکیت بائع نہیں تھی بلکہ

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۸۹ - (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۹۷

(۳) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۱ سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۱۱ -

مدعی کی ہے اُسکو اُسپر دخل دلایا جائے بایع نے جوابدہی نہ کی مشتری مجیب ہوا مگر ناکام رہا دعوے مدعی ڈگری ہوا - اُس کے بعد مشتری نے بایع پر دلا پانے خرچہ کی نالش کی جو کہ اُس مقدمہ میں اُسپر عاید ہوا تھا - تجویز ہوئی کہ بوجہ نہ کرنے جوابدہی بایع کے مشتری کو سمجھ لینا چاہیئے تھا کہ دعوے تسلیم ہے باوجودیکہ اسکے جو اُس نے جوابدہی کی ہو اُسکے خرچہ کا خود متحمل ہوگا (۱) خرچہ کے عاید کرنے میں حالات مقدمہ کو ملحوظ رکھنا چاہیئے (۲) جو مقدمہ حسب آرڈر ۲۳ قاعدہ ۱ مجموعہ ہذا واپس ہوا اُس کا خرچہ بلا وجوہ خاص نتیجہ مقدمہ پر منحصر ہونا چاہیئے (۳)

کون خرچہ ادا اور کون وصول کریگا

جو شخص خرچہ وصول کرے وہ فریق مقدمہ ہونا چاہیئے - عام قاعدہ کے مطابق جو ادا کریگا وہ بھی فریق مقدمہ ہونا چاہیئے جو شخص فریق مقدمہ نہیں اُسکو خرچہ ادا کرنیکا حکم دینا عدالت کے اختیار میں نہوگا (۴) ڈگری مصدرہ زیر دفعہ ۸۸ - ایکٹ انتقال جائداد کی صورت میں جائداد مرہونہ پر خرچہ کا بار عائد کیا جاتا ہے (۵) وہ اشخاص جو مقدمہ میں واسطہ تو رکھتے ہوں اور جن کی طرف سے نالش زیر آرڈر اول قاعدہ ۸ دائر کیگئی ہو لیکن جو فریق نہ بنائے گئے ہوں خرچہ کے ذمہ دار نہ ٹھہرائے جانے چاہئیں (۶) اور جبکہ کوئی شخص مدعا علیہ تو بنایا گیا ہو لیکن اُس کے مقابلہ میں کوئی بنائے دعوے نہ ہو تو اُس کے شریک مدعا علیہم کو اُسکے خرچہ کے ادا کرنیکا حکم نہ دینا چاہیئے بلکہ اُس کے خرچہ کے ادا کرنیکا حکم مدعی کو دینا چاہیئے (۷) بعض صورتوں میں ایک مدعا علیہ کو دوسرے مدعا علیہ کے خرچہ ادا کرنیکا حکم دیا جاسکتا ہے مثلاً جبکہ ایک مدعا علیہ نے مدعی کے ساتھ سازش کرکے نالش دائر کرائی ہو جو خارج کردیگئی ہو تو اُسکو نہ صرف شریک مدعا علیہ کے خرچہ کا ذمہ دار ٹھہرانا چاہیئے بلکہ اُسے اُسکا اپنا خرچہ بھی نہ دلانا چاہیئے (۸) اور جبکہ نالش بخلاف چند اشخاص کے ہو منجملہ جنکے بعض نے اقبال دعوے کیا ہو اور دیگراں نے انکار تو انکار کنندگان کو دیگر شریک مدعا علیہم اقبال کنندگان کے خرچہ کا بھی ذمہ دار ٹھہرایا گیا (۹) نسبت ذمہ داری نابالغان

(۱) ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۶ء صفحہ ۳۵ - (۲) ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۷ء جلد ۷ صفحہ ۲۳۷ -
(۳) ؍؍ ؍؍ ۱۸۹۲ء جلد ۱۲ صفحہ ۹۲ - (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۸۴ و ۴۸۶
(۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۵۲۳ (۶) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱ صفحہ ۶۵ (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۹۴ - (۸) مارشل رپورٹ صفحہ ۶۰۸ (۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۸۱۱ -

رفیق قریب تر اور ولی دوران مقدمہ کے ملاحظہ ہو۔ شرح زیر آرڈر ۳۲ مجموعہ ہذا۔ آفیشل اسائینی کی نسبت ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۸۴۔ اوصیاء کے متعلق ملاحظہ ہو۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۵۵۳ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۷ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۳۳ و جلد ۱۲ صفحہ ۶۸۳ و جلد ۴ صفحہ ۴۰ و ۱۲۱ و جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۳۔ نسبت خرچہ اڈمنسٹریٹر جنرل کے ملاحظہ ہو۔ انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۳۵۔ نسبت امناء کے ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۸۹۔ نسبت مرتہنان کے انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۲۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۸۵ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۷۹۔ مقدمات ازدواجی میں ملاحظہ ہو۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۶ و جلد ۵ صفحہ ۳۵۷ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۲ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۸۰ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۹۳ و جلد ۱۸ صفحہ ۷۷۔ کارروائیات تقرر گارڈین میں انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۱۳۳۔ گورنمنٹ سالسٹر کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۴۰۵ و جلد ۱۷ صفحہ ۱۶۳۔ مقدمات مجرائی میں انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۴۷ و شرح زیر قاعدہ ۶ آرڈر ۴ مجموعہ ہذا۔ مقدمات شفع میں انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۵۱ و نمبر ۷ شہ ۱۸۹۶ع و نمبر ۱۰ شہ ۱۸۹۵ع پنجاب ریکارڈ۔ اگر مدعا علیہ صرف ایک جزو دعوے کا اقبال کرے لیکن بر طبق تحقیقات وہ کل دعوے کا ذمہ وار قرار دیا جاوے تو اُسکو کل خرچہ کا متحمل ہونا پڑیگا (۱)

خرچہ بقدر ڈگری اس سے مراد یہ ہے کہ اگر مدعی جزو دعوے میں کامیاب ہو تو بقدر اُس کی کامیابی کے اُسکو خرچہ ملیگا نہ کہ کل دعوے پر (۲) یہ حکم دینا درست نہیں کہ خرچہ بقدر دعوے ڈگری شدہ اور خارج شدہ کے فریقین پر عاید ہو۔

خرچہ نتیجہ پر منحصر ہوگا اس سے یہ مراد ہے کہ اگر کسی درمیانی کارروائی میں یا درمیانی حکم کے اپیل وغیرہ میں کچھ خرچہ پڑا ہو تو اُسکا ادا اور وصول کرنا نتیجہ مقدمہ پر منحصر ہوگا اگر مقدمہ بحق مدعی ہوگا تو وہ اس خرچہ کا مستحق ہوگا اگر خارج ہوگا تو مدعا علیہ (۳) جس شخص کے خلاف مدعی کو کوئی بناء دعوے نہیں اُسکو خرچہ ادا کرنیکا حکم نہیں دیا جا سکتا (۴) اور کامیاب مدعا علیہ کو بھی (۵)۔

(۱) کلکتہ لارپورٹ جلد ۱ صفحہ ۴۷۷ (۲) مورز انڈین اپیلز جلد ۱۰ صفحہ ۵۶۳ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۲۹۳ و ۲۹۶ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۴۷۴ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۷۴ و ۴۸۴۔ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۱۷۹۔ (۵) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۱۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۱

خرچہ اپیل اپیل کے خرچہ کی نسبت بھی یہی اصول ملحوظ رکھنے چاہئیں۔ ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۷۶۲ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۹ و ۳۳۱ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۷۴ و ۴۸۴ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۴۷۴ و جلد ۲۰ صفحہ ۱۹۷ ۔ رسپانڈنٹ کے خرچہ کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۳ ۔ جبکہ عدالت اپیل کسی اپیل میں ڈگری دے اور اپنی عدالت کا خرچہ بھی دلائے تو ڈگری میں عدالت ابتدائی کا خرچہ بھی شامل کیا جانا چاہئے (۱) جبکہ ڈگری میں حکم ہو کہ معمولی خرچہ اور سود' تو اس سے مراد جملہ خرچے جو فریق کامیاب نے آغاز مقدمہ سے آخری ڈگری تک برداشت کئے ہیں اور سود بشرح چھ فیصدی تاریخ ڈگری سے ہیں (۲) اگر ڈگری جسکے رو سے خرچہ دلایا گیا ہو اپیل میں منسوخ ہو تو خرچہ معہ سود کی بازادائیگی کے متعلق کسی صریح حکم دینے کی ضرورت نہیں ہوتی (۳)

خرچہ پریوی کونسل خرچہ پریوی کونسل کی نسبت بھی یہی اصول متعلق ہوتے ہیں بصورت میں کہ کامیاب اپیلانٹ خرچہ کا مستحق ہوتا ہے (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۹۹ و جلد ۶ صفحہ ۴۳۹ و جلد ۱۲ صفحہ ۱۸ و جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۴ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۱۴۳ ۔

جداگانہ خرچے جہانتک حقوق فریقین جداگانہ اور علیحدہ علیحدہ ہوں اور اُن کے جوابات بھی علیحدہ علیحدہ ہوں تو ہر ایک کو جداگانہ خرچہ دلایا جانا چاہئے (۵) لیکن جبکہ جوابات مشترک اور یکساں ہوں لیکن جداگانہ نہ ہوں یا کسی وجہ سے مدعا علیہم جداگانہ جوابات داخل کریں تو صرف ایک خرچہ دلایا جانا چاہئے (۶)

سود خرچہ پر نہیں دلایا جاسکتا جہانتک ڈگری میں اسبارہ میں کوئی حکم نہ ہو (۷)

اپیل صرف خرچہ کے متعلق اپیل ہوسکتا ہے (۸) اسپیشل دم بھی (۹) نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۱۰۰

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ ۲۶۶ (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۱۵۲ و کلکتہ لارپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۳۱ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۲۹ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱ صفحہ ۱۹۷ (۴) انڈین اپیلز جلد ۵ صفحہ ۱۸۶ و ۱۹۳ ۔ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۷۰ (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۱۰۸ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵ و صفحہ ۲۱۰ ۔ (۷) الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۱۹ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۳۷ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۶۱ ۔ (۸) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۷۲ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۳۳۳ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۷ و صفحہ ۲۸ و ۶۸ و جلد ۲ صفحہ ۱۹۳ و بمبئی لارپورٹر جلد ۲ صفحہ ۲۵ و ۲۵۵ و سندھ لارپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۲۶ و انڈین لارپور (باقی حاشیہ دیکھو صفحہ آئندہ پر)

مجموعہ ہذا جس کے ضمن (ج) کی ذیل میں بوجہ ہونے سقم ضابطہ کے آتا ہے۔

حکم واسطے ادائے خرچہ یوم سماعت کے۔ درحالیکہ ایک فریق نالش کو ہائیکورٹ سے یہ ہدایت ہوئی کہ وہ خرچہ یوم سماعت کا ادا کرے اور اُس کے سالسٹر لئے روپیہ عدالت میں حسب دفعہ ۲۵ ضابطہ دیوانی سابق (مطابق آرڈر ۲۱ قاعدہ ۱ - مجموعہ حال) داخل کیا۔ تجویز ہوئی کہ دفعہ مذکور متعلق نہیں ہے۔ کیونکہ حکم مذکور ڈگری نہیں ہے (۱)

خرچہ کے متعلق اپیل کس صورت میں ہو سکتا ہے۔ ہائیکورٹ الہ آباد سے تجویز ہوئی کہ محض نسبت خرچہ کے اپیل اُس صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ عدالت ماتحت نے خرچہ کے دلانے میں اختیار تمیزی جو اُس کو عطا کیا گیا ہے خود خواستہ طور پر اور نہ مطابق عام اصول کے استعمال کیا ہو (۲)

حکم نسبت خرچہ کے حکم عدالت اپیل کا نسبت خرچہ کے حسب معنی دفعہ ۱۰۰ مجموعہ ہذا نہ صرف اُس صورت میں "خلاف قانون" ہے کہ جب عدالت نے خلاف قانون کے اختیار تمیزی استعمال کیا ہو بلکہ اُس صورت میں بھی خلاف قانون ہے کہ جب اختیار تمیزی مذکور ایسی حالت میں استعمال کیا گیا ہو

اختیار عدالت درباره تقسیم کرنے خرچہ کے۔ حسب دفعہ ہذا عدالت کو پورا اختیار تقسیم خرچہ کا کسی طریقہ سے جو اُس کو مناسب معلوم ہو حاصل ہے (۴)

تجویز ثانی خرچہ کے متعلق کوئی حکم صادر نہ کرنا محض غلطی کتابت نہیں خیال کیجا سکتی اُسکے اصلاح کے متعلق مقررہ وقت کے اندر تجویز ثانی کیجا سکتی ہے (۵)

حصہ ۲

اجرا ڈگری

اجراء احکام سے تعلق **دفعہ ۳۶** - احکام مجموعہ ہذا جو اجرا ڈگری سے متعلق ہیں جہاں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۵۹ و جلد ۸ صفحہ ۵۶۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۲۹۰ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۱ء جلد ۱ صفحہ ۹۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۶۹ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ ۶۰۰ و ۹۰ (۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۷۹ -

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۲۰ (۲) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۲۵ سنہ ۱۹۰۵ء صفحہ ۷۵ - (۳) اودھ کیسز جلد ۸ صفحہ ۵۲ - (۴) اودھ کیسز جلد ۶ صفحہ ۳۹ - (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۱۴۸ -

متعلق ہو سکیں اجرائے احکام سے بھی متعلق ہونگے۔

دفعہ ہذا جدید ہے۔

زیادہ تر احکام متعلق اجراء قواعد میں ملینگے لیکن خاص احکام نسبت اُس عدالت کے جو ڈگری کا اجراء کر سکتی ہے اور امور نزاعی کے جنکا عدالت اجراء کنندہ تصفیہ کر سکتی ہے اور میعاد اجراء ڈگری اور منتقل الیہ و قایم مقام جایز اور اجراء کی کارروائی اور گرفتاری و قرقی و کلکٹر کو خاص ڈگریوں کے اجراء کرنیکا اختیار دیئے جانیکے اور تقسیم رسدی درمیان ڈگریداران اور نسبت مزاحمت اجراء کے اس حصہ میں قایم کیے گئے ہیں۔

اجرائے | عدالت کا بذریعہ حکمنامہ کے اپنی ڈگریوں اور احکام کو نافذ کرنا اجراء کہلاتا ہے۔

احکام متعلق اجرائے ڈگری | احکام متعلق اجرائے ڈگری کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک تو اس حصہ میں اور دوسرے آرڈر ۲۱ مجموعہ ہذا میں۔ اس حصہ کو آرڈر مذکور کیساتھ پڑھنا چاہیے۔ اس حصہ میں حسب ذیل احکام ہیں:۔

۱۔ مجموعہ ہذا کو ڈگریوں اور احکام سے متعلق قرار دیا گیا ہے اور عدالت صادر کنندہ ڈگری کی تعریف کیگئی ہے (۱)۔ ۲۔ عدالت ہائے جو ڈگریوں کا اجراء کرینگی اور انکو اختیارات (۲) ۳۔ تنازعات قابل تجویز عدالت اجراء کنندہ ڈگری (۳)۔ ۴۔ میعاد اجرائے ڈگری (۴) ۵۔ منتقل الیہم و قایم مقامان جایز (۵) ۶۔ ضابطہ اجراء (۶) ۷۔ گرفتاری و قید یعنی طریقہ اجراء (۷) ۸۔ قرقی (۸) ۹۔ نیلام (۹) ۱۰۔ تفویض کیا جانا اختیار اجراء ڈگری جایداد غیر منقولہ کا صاحب کلکٹر کو (۱۰) ۱۱۔ تقسیم رسدی درمیان ڈگریداران (۱۱) ۱۲۔ مزاحمت اجرائے ڈگری (۱۲)۔

اسطرح سے جملہ احکام متذکرہ بالا اور احکام مندرجہ آرڈر ۲۱۔ احکام کے اجراء سے بھی متعلق قرار دیئے گئے ہیں۔

عدالت صادر کنندہ ڈگری کی تعریف۔ | **دفعہ ۳۷**۔ بہ تعلق اجرائے ڈگری کے "عدالت صادر کنندہ ڈگری" یا اسی مضمون کے دیگر الفاظ سے بجز اُس صورت کے کہ وہ مضمون یا سیاق عبارت

(۱) دفعات ۳۶ و ۳۷ (۲) دفعات ۳۸ لغایت ۴۶ (۳) دفعہ ۴۷ (۴) دفعہ ۴۸ (۵) دفعات ۴۹ و ۵۰۔
(۶) دفعات ۵۱ لغایت ۵۴۔ (۷) دفعات ۵۵ لغایت ۵۹ (۸) دفعہ ۶۰ تا ۶۴ (۹) دفعات ۶۵ تا ۶۷۔
(۱۰) دفعات ۶۸ لغایت ۷۲ (۱۱) دفعہ ۷۳ (۱۲) دفعہ ۷۴۔

کے نقیض ہو۔

(الف) جب ڈگری اجراء طلب بہ نفاذ اختیارات اپیل صادر ہوئی ہو تو عدالت مرافعہ اولے مراد ہے۔

(ب) اور اگر عدالت مرافعہ اولی موجود نہ ہے یا اُسکے جاری کرنیکا اختیار ساقط ہوگیا ہو تو وہ عدالت مراد ہے جو در صورت دایر ہونے اُس نالش کے جس میں ڈگری صادر ہوئی ہو اُسوقت جبکہ درخواست اجراء ڈگری داخل ہوئی تھی اُس نالش کی سماعت کی مجاز ہوتی۔

دفعہ ہذا ایجاب سے فقرہ آخر دفعہ ۶۴۹ - ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

عدالت صادر کنندہ ڈگری | الفاظ مندرجہ عنوان میں وہ عدالت شامل سمجھنی چاہئے جس نے ابتداء میں ڈگری صادر کی تھی کیونکہ وہ ایسی عدالت ہے جسمیں کہ درخواست واسطے اجراء کے کیجانی چاہئے (۱) کیونکہ اگر شئے مدعا بہا پر اختیار سماعت عدالت کو حاصل تھا تو وہ اجراء ڈگری کے تمام مراحل میں جاری رہتا ہے (۲) اگر ڈگری اجراء کے لئے کسی اور عدالت میں منتقل کیگئی ہو لیکن عدالت مذکور کو اختیار مقامی حاصل نہ ہو تو اُسکو اجراء کے لئے دوسری عدالت میں جسکو کہ اختیار سماعت مقامی حاصل ہو بہیج سکتی ہے (۳) لیکن ملاحظہ ہو باب دفعہ ۳۰ مجموعہ ہذا - عدالت اجراء کنندہ ڈگری کے لئے یہ شرط مقدم ہے کہ اُسکو مقامی اختیار سماعت حاصل ہو (۴) ایک ڈگری عدالت سبارڈنیٹ جج مظفر پور میں حاصل کیگئی لیکن بعد میں لوکل گورنمنٹ نے بذریعہ نوٹفکیشن دربہنگہ کو جو کہ پہلے ضلع مظفر پور میں شامل تہا علیحدہ ضلع قرار دیدیا منتقل الیہ ڈگری نے سبارڈنیٹ جج دربہنگہ سے درخواست اندراج نام خود کی اور کہ ڈگری کا اجراء کیا جاوے تجویز ہوئی کہ عدالت دربہنگہ کو سماعت درخواست کا اختیار حاصل تہا (۵)

حسب احکام دفعہ ہذا اگر بعد صدور ڈگری کے عدالت سے اختیار سماعت مقامی شئے متنازعہ

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۳۱۳ و جلد ۱۵ صفحہ ۶۶۷ و ۶۶۹ و جلد ۲۸ صفحہ ۳۳۲ نیز مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۵۰ - (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۰ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۵ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۷۰۳ - (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۹۷ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۸۵۹ بہ پیروی انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۱۳ و جلد ۸ صفحہ ۲۳۸ و بہ تمیز انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۱۳۱۵ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۵۳۷ -

نالش کا بحکم گورنمنٹ کسی دوسری عدالت میں منتقل کیا گیا ہو تو درخواست اجرائے ڈگری خواہ عدالت صادر کنندہ ڈگری میں یا اُس عدالت میں جسکو اختیار سماعت مقامی منتقل کیا گیا پیش کیجا سکتی ہے (۱)

عدالت اجرا کنندہ ڈگری

کون عدالت ڈگری کا اجرا کریگی

دفعہ ۳۸ - اجرائے ڈگری کا خواہ اُس عدالت کے ذریعہ سے ہوگا جس نے ڈگری صادر کی یا اُس عدالت کے ذریعہ سے جس میں وہ اجرا کے واسطے بھیجی جائے -

دفعہ ہذا بجائے فقرہ اول دفعہ ۲۲۳ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے -

اجرائے ڈگری

عدالت دیوانی اجرا کنندہ ڈگری زر نقد کو مدیون کی نصف تنخواہ کی قرقی زیر دفعہ ۶۰ و آرڈر ۲۱ قاعدہ ۴۶ - کا اختیار نہیں ہوتا - جبکہ مدیون عدالت کے اختیار سماعت کی حدود مقامی سے باہر سکونت رکھتا ہو (۲)

انتقال اجرائے ڈگری

درخواست انتقال ڈگری بغرض اجرائے حسب دفعات ۳۸ و ۳۹ مجموعہ ہذا - ایک ایسی درخواست ہے جس میں ایک بحث متعلقہ اجرائے ڈگری پیش آتی ہے اور اس وجہ سے وہ داخل دفعہ ۴۷ مجموعہ ہذا کے ہے - لہذا اپیل بنا راضی حکم نامنظوری ایسی درخواست کے ہو سکتا ہے - ڈگریدار کو اجرائے ڈگری بقایا لگان میں استحقاق جاری کرانے ڈگری کا ذات مدیون پر حاصل ہے - گو اُسکو اختیار نیلام کرانے حقیت کا بعلت باقی کے بھی ہو (۳)

دفعات ۳۶ و ۳۷ و آرڈر ۵ قاعدہ ۵ کا اثر یہ ہے کہ اس عدالت کو جسکی حد اختیار سماعت میں پہلے کوئی ڈگری تھی مگر بعد ازاں اس کے حد اختیار میں نہیں رہی واجب ہے کہ جب اُس کے پاس ڈگری تعمیل کے لئے بھیجی جائے خود اپنی تحریک سے یا برطبق کسی درخواست کے گذرنے کے احکام مندرجہ دفعات ۳۸ و ۳۹ کی تعمیل کرے اور ڈگری کو اجرا کیواسطے اُس عدالت میں منتقل کرے جو اسکی نسبت حد اختیار سماعت رکھتی ہو (۴)

عدالت جو ڈگری کا اجرا کریگی

صرف عدالت صادر کنندہ ڈگری یا وہ عدالت جسمیں ڈگری

(۱) اودھ کیسز جلد ۶ صفحہ ۲۸۱ (۲) پنجاب ریکارڈ نمبر ۹۵ سنہ ۱۹۰۸ء - (۳) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۷۵ - (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۱۰۵ -

اجراء کے لیے بھیجی جائے ڈگری کا اجراء کر سکتی ہے وہ عدالت جس کے پاس ڈگری اجراء کے لیے بھیجی گئی ہو آگے دوسری عدالت میں اسکو منتقل نہیں کر سکتی - اگر اُسے اختیار سماعت حاصل نہ ہو تو اُسکو چاہیے کہ ڈگری کو اُس عدالت میں واپس بھیجے جسنے کہ اُسے اُس کے یہاں بھیجا ہو وہ خود تیسری عدالت میں اُسے منتقل کریگی - کیونکہ عدالت صادر کنندہ کو اپنی ڈگری پر پورا اختیار رہتا ہے اور وہی اسباب کے دیکھنے کی ذمہ وار ہے کہ اُسکی ڈگری میں کیا کچھ کارروائی ہوئی ہے اور ہونی چاہیئے - بروئے دفعہ ۴۶ مجموعہ ہذا عدالت صادر کنندہ ڈگری ڈگریدار کی درخواست پر کسی دوسری عدالت کے نام پر ایپیٹ جاری کر سکتی ہے - تاکہ جائداد مدیون خورد برد نہ کر جائے اور کارروائی اجراء میں زیادہ توقف اور تکلیف نہ ہو - جس حال میں کہ ایک ڈگری واسطے نیلام جائداد کے صادر کیگئی ہو لیکن وہ مقام جہانکہ جائداد واقعہ ہے کسی دوسری عدالت کے حدود مقامی کے اندر منتقل کر دیا گیا ہو تو عدالت اول الذکر پھر بھی اپنی ڈگری کا اجراء کر سکتی ہے (۱) لیکن ملاحظہ ہو انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۳۵ صفحہ ۷۴ و جلد ۷ صفحہ ۳۰۷ - زیر دفعہ ۳۷ مجموعہ ہذا -

عدالت جس نے ڈگری صادر کی تھی | ملاحظہ ہو دفعہ ۳۷ مجموعہ ہذا -

انتقال ڈگری برائے اجراء | حسب دفعہ ہذا قبل اس کے کہ کوئی ڈگری اجراء کے لئے کسی دوسری عدالت میں منتقل کیجاوے یہ ضروری ہے کہ ہر دو عدالت ہائے یعنی صادر کنندہ ڈگری اور جسمیں کہ وہ ارسال کیجاتی ہے تابع مجموعہ ضابطہ دیوانی ہوں - مجموعہ ضابطہ دیوانی اُن عدالتہائے سے متعلق ہے جو بحکم جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل قایم ہوئی ہوں (۲) کن صورتوں میں ڈگری دوسری عدالت میں اجرای کے لئے منتقل کیجا سکتی ہے ملاحظہ ہو دفعہ ۳۹ مجموعہ ہذا -

ڈگری کا منتقل ہونا | **دفعہ ۳۹** - (۱) جائز ہے کہ عدالت جس نے ڈگری صادر کی ہو ڈگریدار کی درخواست گذرنے پر ڈگری کو دوسری عدالت میں جاری ہونے کے لئے بھیجدے -

(الف) اگر وہ شخص جس کے نام ڈگری صادر ہوئی ہو اُس دوسری عدالت کے علاقہ کی حدود ارضی کے اندر فی الواقعہ اور بالارادہ سکونت رکھتا یا کوئی کاروبار کرتا یا منافع کے لئے بذات خاص

(۱) انڈین لار پورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۵۳۷ - یہی مقدمہ مدراس لا جرنل جلد ۱۷ صفحہ ۱۴۱ - یہی مقدمہ مدراس لا ٹیمس جلد ۲ صفحہ ۶۶۴ - (۲) انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۴۳ صفحہ ۵۷۶ -

کوئی پیشہ کرتا ہو۔ یا

(ب) اگر اُس شخص کے پاس اُس عدالت کے علاقہ کی حدود اراضی کے اندر جس نے ڈگری صادر کی ہو اُس قدر جائیداد نہ ہو جو واسطے وصول کرنے زر ڈگری کے کافی ہو بلکہ اُس دوسری عدالت کے علاقہ کی حدود اراضی کے اندر جائیداد رکھتا ہو۔ یا

(ج) اگر ڈگری میں حکم نیلام یا حوالہ کر دینے ایسی جائیداد غیر منقولہ کا ہو جو عدالت صادر کنندہ ڈگری کے اختیار حکومت کی حدود اراضی سے باہر واقع ہو۔ یا

(د) اگر عدالت جس نے ڈگری صادر کی ہو کسی اَور وجہ سے جو اُسے لکھنی چاہئے یہ مناسب سمجھے کہ ڈگری اُس دوسری عدالت سے جاری کیجائے۔

(۲) عدالت صادر کنندہ ڈگری کو اختیار ہے کہ اپنی مرضی سے ڈگری کو واسطے اجراء کے اپنی کسی عدالت ماتحت مجاز میں بھیجدے۔

دفعہ ہذا بجائے فقرات ۲ و ۳ دفعہ ۲۲۳۔ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے ضمن (۲) دفعہ ہذا کے رو سے سابقہ اختلاف رائے بابت معانی لفظ "مجاز" رفع کر دیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۳۰۹ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۵۷۸ و ۶۵۸۔ گو یہ اختیار تمیزی عدالت صادر کنندہ کو دیا گیا ہے لیکن صرف اُسوقت اُسکو عمل میں لاویگی جبکہ ڈگری صادر شدہ اُسکی اپنے حدود اختیار کے اندر اجراء نہ پا سکتی ہو (۱) اور حسب الحکم ماتحتی ضمن ہائے (الف تا د) اُس کے اجراء کرنے میں کوئی دقّت لاحق ہوتی ہو (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۶۶۱۔ کیونکہ پہلا فرض ہر ایک عدالت کا یہ ہے کہ وہ اپنی صادر کردہ ڈگری کا اجراء خود کرے۔ اور الفاظ ضمن ہائے دفعہ ہذا ہدایتی ہیں نہ کہ حکمی (۳)

درخواست اجراء | نمونہ درخواست کے لئے ملاحظہ ہو اپنڈکس (د) نمبر ۵ ضمیمہ اول مجموعہ ہذا۔

درخواست اجرائے ڈگری سے مراد وہ اصلی درخواست ہے جو زیر آرڈر ۲۱ قاعدہ ۱۱ (۲) یا اور نہج پر واسطے شروع کرنے کارروائی اجرائے ڈگری کے ہو نہ کہ درخواست ہائے اتفاقی جو اثنائے کارروائی مذکور میں گذرانی جائیں (۴) اور وہ ایسی درخواست ہونی چاہئے جس سے عدالتکو

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۳۴۶۔ (۲) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۶۶۷۔ (۳) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۳۔ (۴) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۳۵ و جلد ۱۷ صفحہ ۵۳ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۔

یہ تحریک کیجاتی ہو کہ اجراء ڈگری کا اُس طریق پر کرے جو درخواست کے اخیر خانہ (ی) میں مندرج ہے (۱) اور اس سے مراد درخواست اجراء ڈگری ہے (۲) درخواست واسطے انفکاک یا بحیات ڈگری شرطیہ کے درخواست اجراء نہیں ہے (۳) درخواست اجراء کے ساتھہ پرچہ ڈگری یا اُسکی نقل شامل کرنا ضروری نہیں ہے (۴) اگر درخواست کا مضمون یہ ہو کہ ڈگری دوسری عدالت میں بھیجی جائے تو اس کے معنے یہ نہیں ہونگے کہ یہ درخواست اجراء کرانیکے لئے ہے (۵) لیکن ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۴۷ - مگر ایسی درخواست اجراء کی تائید میں ہوتی ہے (۶) اور ایسا ہی درخواست ڈگری کو واپس بھیجدینے کے لئے (۷)

> جس عدالت میں ڈگری ارسال کیگئی ہو اُس کا اختیار ڈگری کو بغرض اجراء دوسری عدالت میں بھیجنے کی نسبت

اختیارات جو بروئے دفعات ۳۸ و ۳۹ و ۴۱ جس میں یہ حکم ہے کہ عدالت اجراء کنندہ ایک ڈگری کو اُس کے پاس حسب دفعات مرسل کیگئی ہو ڈگری مذکور کے اجراء میں ایسے ہی اختیارات ہونگے گویا کہ خود اُس نے اسکو صادر کیا تھا حاصل ہیں (۸)

جب عدالت منتقل الیہ میں ڈگری جاری ہو کر مقدمہ ختم ہو گیا ہو تو اُسوقت تک کہ سرٹیفکیٹ اجراء ڈگری عدالت منتقل کنندہ کو واپس نہ بھیجدیا جائے عدالت منتقل الیہ میں درخواست اجراء گذر سکتی ہے جدید سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں ہے (۹)

> عدالت جسکو اطلاعنامہ جاری کرنا چاہیئے۔

اطلاعنامہ حسب آرڈر ۲۱ قاعدہ ۲۲ - مجموعہ ہذا وہ عدالت جسکے پاس ڈگری واسطے اجراء کے روانہ کیجائے جاری کرسکتی ہے اور یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ عدالت جسنے ڈگری صادر کی ہو اور جس سے درخواست منتقل کرنے ڈگری حسب دفعات ۳۸ و ۳۹ و ۴۱ کیگئی ہو جاری کرے - عدالت کے یہ اختیار تمیزی میں ہے کہ قبل حکم منتقل کرنے کے اطلاعنامہ جاری کرے یا نہ کرے (۱۰)

---

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۳ (۲) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۹ (۳) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۷۳ (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۳۶۲ و جلد ۱۱ صفحہ ۲۷۱ و جلد ۱۶ صفحہ ۲۵ (۵) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۴۷ و جلد ۲۲ صفحہ ۹۲۱ (۶) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۸۴ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۱۳ و جلد ۲۴ صفحہ ۳۷۵ و جلد ۲۰ صفحہ ۲۹ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۳ صفحہ ۲۵۴ و نمبر ۵۵ سنہ ۱۹۰۴ء و نمبر ۸۵ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۵۳ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۶۲۵ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۳۷ (۷) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۲ صفحہ ۲۷۱ (۸) پنجاب ریکارڈ نمبر ۳۳ سنہ ۱۸۸۶ء (اجلاس کامل) (۹) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۳ء جلد ۳ صفحہ ۲۴۷ (۱۰) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۸۹۷ -

انتقال ڈگری جبکہ کسی عدالت نے کوئی ڈگری صادر کی ہو اور اجراء کے لئے کسی دوسری عدالت میں بھیجی ہو تو عدالت اجراکنندہ ڈگری مذکور یہ اعتراض نہیں کرسکتی ہے کہ ڈگری جوائز اعدالت مذکور میں واسطے اجراء کے بھیجی گئی تھی (۱)

انتقال ڈگری کا جو عدالت دیوانی نے بغرض اجراء عدالت مال میں منتقل کی۔ عبارت دفعات ۳۸ و ۳۹ یا آرڈر ۲۱ میں کوئی امر ایسا نہیں ہے جس سے نیت واضعان قانون کی یہ ظاہر ہوتی ہو کہ عدالت کو ڈگری واسطے اجراء کے کسی اور عدالت میں بجز اس قسم کی عدالت کے منتقل نہ کرنا چاہیے ڈگری جو عدالت دیوانی نے صادر کی ہو وہ واسطے اجراء کے عدالت مال میں اور عدالت مال سے عدالت دیوانی میں منتقل کیجا سکتی ہے (۲)

کس ڈگری کا اجراء ہوگا جب اپیل میں عدالت ماتحت کی ڈگری منسوخ ہو جائے یا ترمیم ہو جائے یا بحال رکھی جائے تو صرف عدالت اپیل کی ڈگری قابل اجراء ہوگی (۳) مگر ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۹ ۔

میعاد اپیل کی ڈگری سے شروع ہوگی (۴) مگر ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۱۴ و بنگال لاء رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۰۱ جبکہ عدالت اپیل نے خرچہ مارملے ۱۹۵ روپیہ دلایا۔ مگر عدالت ماتحت کی ڈگری سے معلوم ہوتا تھا کہ فی الحقیقت یہ رقم مارلے ۱۶۱ روپیہ ہے تو یہ اجرا ید ڈگری جاری کیگئی (۵) مگر ملاحظہ ہو بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۰۶ ۔ لیکن اگر عدالت اپیل کی ڈگری فی ذاتہ مکمل نہو تو عدالت ماتحت کی ڈگری کیطرف رجوع ہو سکتا ہے (۶) چنانچہ جبکہ حکم عدالت اپیل یہ تہا کہ "حکم عدالت ماتحت بحال رکھا جاتا ہے۔ اپیل ڈسمس ہوا اور اپیلانٹ خرچہ ادا کرے" یہ تجویز ہوا کہ خرچہ کی رقم وہ ہوگی جو عدالت ماتحت کی ڈگری سے ظاہر ہوتی ہے (۷) نیز ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۶۶ ۔

جس ڈگری کی نسبت استقرار کیا گیا ہو کہ وہ منجملہ مدیونان ڈگری کے محض برخلاف (ج) کے

(۱) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۶۴۴ ۔ (۲) اودھ کیسیز جلد ۱۳ صفحہ ۱۱۹

(۳) ,, ,, الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۷ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۸۱ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۲ صفحہ ۲۷۱ (۴) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۰۳ و جلد ۹ صفحہ ۲۵۸ (۵) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۷۶ (۶) ,, ,, الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۷۶ (۷) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۸۹ و جلد ۶ صفحہ ۸۴ ۔

فریب آمیز- اور کالعدم ہے تو وہ بہ خلاف دیگر مدیونان ڈگری کے جاری ہونیکے قابل ہے (۱)
پریوی کونسل جبکہ ڈگری کو بحال رکھے تو اجراء سے پریوی کونسل کے حکم کا ہوگا (۲)

ڈگری جس سے کوئی بار پیدا ہوتا ہو ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۸۵۹ و ۹۰۳-

فی الواقعہ اور بالارادہ سکونت رکھتا ہو الخ ملاحظہ ہوں نوٹ زیر عنوان ہذا تحت دفعات ۱۶ و ۲۰ ماقبل- جبکہ ڈگریدار نے مدیون ڈگری کی تنخواہ کی قرقی کی درخواست کی- اور مدیون ڈگری اور اسکو تنخواہ دینے والا دونوں میں سے کوئی بھی حدود اختیار عدالت کے اندر نہ رہتے تھے- تجویز ہوا کہ حکم کالعدم ہے (۳)

جایداد نہ ہو قبل از صادر کرنے حکم قرقی جایداد کے عدالت کا اطمینان ہونا چاہیئے کہ اس کے علاقہ اختیار کے اندر جایداد واقع ہے- اور جبکہ ڈگری کا اجراء اس عدالت کے حدود اختیار میں ہو جسنے وہ ڈگری صادر نہ کی تھی تو خریدار نیلام کا استحقاق اس عذر پر زائل نہیں ہوتا- کہ عدالت اول کے حدود اختیار کے اندر جایداد قابل قرقی و نیلام واقعہ تھی (۴)

بیرون حدود اختیار سماعت عدالت کو کوئی اختیار ایسی جایداد کے نیلام کرنیکا نہیں ہے جو اسکی حدود اختیار میں واقعہ نہ ہو (۵) مگر ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۶۶۷ و جلد ۱۸ صفحہ ۵۱۳ و جلد ۸ صفحہ ۷۰۳ و جلد ۷ صفحہ ۶۹۹ و جلد ۲۵ صفحہ ۳۱۵ و نمبر ۴ سنہ ۱۹۰۲ء پنجاب ریکارڈ- یہی مقدمہ پنجاب لارپورٹر نمبر ۱۶۳ سنہ ۱۹۰۱ء- لیکن جبکہ جایداد تین منصفیوں میں ایک ہی ضلع میں واقعہ تھی- اور ڈگری بابت زر ادا کے تھی تو تجویز ہوا کہ ایک منصف اس جایداد کے ایک حصہ کے نیلام کا حکم صادر کر سکتا ہے (۶) اور جبکہ عدالت کو رہن کے ایسے مقدمہ کی سماعت کا اختیار ہو جبکہ جایداد مرہونہ جزءً کسی اور حیطہ اختیار میں واقعہ ہو تو عدالت صادر کنندہ ڈگری اس کے نیلام کا حکم دے سکتی ہے (۷)

متعدد اجرائیں آن واحد میں ڈگری ایک ساتھ ایک یا زیادہ اضلاع میں جاری ہو سکتی ہے (۸) لیکن جب ڈگری اجراء کے واسطے کسی عدالت میں بھیجی جائے تو جبتک اطلاع اسی عدالت کی نہ آوے

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۷۱۸ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۱ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۴۴ - (۴) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۵۶ و ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۳۴۳ - (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۶۹۹ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۷ - (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۶۳۹ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۵۳۴ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۶۸۷ -

کوئی مزید کارروائی نہیں ہوسکتی (۱)

دوسری عدالت | جبکہ کوئی درخواست منجانب ڈگریدار نہو کہ ڈگری کا انتقال دوسری عدالت میں کیاجائے تو بھی ڈگری دوسری عدالت میں بھیجی جاسکتی ہے۔ مگر اس صورت میں لازم ہے کہ جس عدالت میں یہ انتقال کیا گیا ہے وہ عدالت انتقال کنندہ کے ماتحت اور مجاز ہو (۲)

اگر خفیفہ کی ڈگری عدالت منصف میں بغرض اجراء مرسل کیجاوے تو حکم مصدرہ منصف بصیغہ اجراء کا اپیل ڈسٹرکٹ جج کے یہاں ہوگا (۳)

اُس عدالت کو جس کے پاس کوئی ڈگری بغرض اجراء بھیجی گئی ہو ڈگری مذکور کے اجراء کا اختیار سماعت اُس صورت میں حاصل نہیں ہوتا جبکہ ڈگری اُس کے مالی اختیار سماعت بحیثیت عدالت صیغہ ابتدائی کی حدود سے متجاوز ہو۔ پنجاب ریکارڈ نمبر ۷۰ سنہ ۱۸۹۷ء ونمبر ۵۴ سنہ ۱۸۸۲ء ونمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۷ء و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۹ و جلد ۱۶ صفحہ ۳۰۹ کا حوالہ دیا گیا۔ اور انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۵ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۵۷۴ و ۶۵۴۔ کی پیروی کی گئی (۴)

اختیار عدالت اجراء ایسی ڈگری کے جو اسکے مالی اختیار سماعت سے زیادہ ہو | اُس عدالت کو جس کے پاس کوئی ڈگری بغرض اجراء بھیجی گئی ہو ڈگری مذکور کے اجراء کا اختیار سماعت اُس صورت میں حاصل نہیں ہوتا جبکہ ڈگری اُس کے مالی اختیار سماعت بحیثیت عدالت صیغہ ابتدائی کی حدود سے متجاوز نہ ہو (۵)

اختیار عدالت دربارہ انتقال اجرائے ڈگری۔ | ڈگری جس کے اجراء کی درخواست کیگئی تھی منصف نواب گنج نے صادر کی تھی لیکن وہ علاقہ جس میں شئے منشاء نالش تھی بعد ازاں عدالت موصوف سے بموجب حکم لوکل گورنمنٹ حسب ایکٹ نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۸۷ء عدالت منصف مالدہ کے متعلق کیا گیا۔ ڈگریدار نے باوجود اسکے اپنی ڈگری عدالت مالدہ میں اندر میعاد مقررہ کے جاری کرائی اور کچھ روپیہ بقایا ڈگری مذکور وصول کیا اجراء دوسری درخواست عدالت

(۱) نمبر ۹۴ سنہ ۱۸۶۹ء پنجاب ریکارڈ (۲) ملاحظہ ہو ضمن (۲) دفعہ ہذا (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ایسی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۱ء جلد ۲۱ صفحہ ۲۵ - یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۵ صفحہ ۶۱۲ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۳ صفحہ ۵۵۵ (۴) نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ (۵) نمبر ۷ سنہ ۱۸۹۷ء و نمبر ۵۴ سنہ ۱۸۸۳ء و نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۷ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۹ و جلد ۱۶ صفحہ ۳۰۹ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۵۷۴ و ۶۵۴ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۵ کا حوالہ دیا گیا۔ پنجاب ریکارڈ نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۱ء —

مذکور میں پیش کی گئی لیکن یہ اعتراض کیا گیا کہ عدالت مالدہ کو اختیار سماعت حاصل نہیں ہے بعدہٗ ڈگریدار نے ایک درخواست جدید معہ سرٹیفکیٹ عدالت نواب گنج مشعر انتقال ڈگری پیش کی۔ برطبق اس کے عذر تمادی پیش کیا گیا۔ تجویز ہوئی کہ عدالت نواب گنج کا اختیار سماعت زائل نہیں ہوا۔ اور ڈگری عدالت مالدہ میں بھی جاری کرائی جاسکتی تھی (۱)

کارروائیات اجراء کا ایک عدالت سے دوسری میں منتقل ہونا	صاحب ڈسٹرکٹ جج مجاز ہیں کہ کارروائیات اجراء عدالت مطالبہ خفیفہ کو عدالت سبارڈینیٹ جج میں منتقل کریں (۲)

میعاد ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۷۵، نیز ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۸۲ ضمیمہ اول ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۸ء۔ ایسی درخواست کی نسبت تصور ہو سکتا ہے کہ وہ ڈگری کو زندہ رکھنے کیلئے کیگئی ہے (۳) لیکن اگر درخواست بعد وفات موکل کے وکیل کی جانب سے گذرے تو اس سے میعاد کے انقضاء میں نقص واقع نہیں ہوتا (۴) لیکن اگر وکیل کو اپنے موکل کی موت کا علم ہو تو ایسی درخواست ایک درخواست بموجب قانون کے ہے (۵) جب ڈگری ایک اور ضلع کو اجراء کیلئے بھیجی گئی ہو اور اس عدالت کو جواب دیدیا گیا ہو جس نے ڈگری صادر کی تھی تو وہ درخواست جو بعد ازاں اس عدالت میں گئی جسکے پاس عدالت صادر کنندہ ڈگری نے اسکو بھیجا تھا۔ مگر عدالت آخرالذکر کا کوئی سرٹیفکیٹ مزید پیش نہ کیا ہو ایک ایسی درخواست ہے جو عدالت مناسب کو دیگئی اور وہ ڈگری کے تازہ رکھنے کو کافی ہے جبکہ اسکا اجراء میعاد سے اور طرح بند ہو گیا ہو (۶) درخواست منجانب ڈگریدار بخدمت عدالت صادر کنندہ ڈگری بایں غرض کہ ڈگری عدالت دیگر میں بغرض اجراء مرسل کیجائے ایک تدبیر معاون اجرائے ڈگری ہوتی ہے۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۷۵۔ کا حوالہ دیا گیا (۷)

---

(۱) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۵۰۔ یہی مقدمہ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۲۳۸۔ نیز ملاحظہ ہو اودھ کیسز جلد ۹ صفحہ ۲۸۱ شرح مندرجہ زیر دفعہ ۳۷ مجموعہ ہذا۔ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۶۱۔ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۸ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۱۳ و جلد ۲ صفحہ ۲۹ و جلد ۲۲ صفحہ ۳۷۵۔ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۵۶ (۵) کلکتہ لارپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۸ (۶) نمبر ۱۶۸ سنہ ۱۸۸۰ء پنجاب ریکارڈ۔ (۷) نمبر ۵۵ سنہ ۱۹۰۴ء و نمبر ۵۱ سنہ ۱۸۸۷ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۵۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۹ و جلد ۲۲ صفحہ ۳۷۵ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۸۴ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۲ صفحہ ۲۷۱۔

منتقل ہونا ڈگری کا کسی دوسرے صوبہ میں

دفعہ ۴۰ - اگر کوئی ڈگری اجراء کے واسطے کسی دوسرے صوبہ میں بھیجی جائے تو اُس عدالت میں بھیجی جائیگی اور اسطریقہ پر جاری کیجائیگی جیساکہ اُن قواعد میں حکم ہو جو اُس صوبہ میں نافذ ہوں -

دفعہ ہذا جدید قایم ہوئی ہے -

اجراء ملک غیر میں عدالت جج ماتحت گونڈہ (واقعہ ریاست خاندان مہاراجہ بنارس) ایک ایسی عدالت نہیں ہے جو حسب منشاء دفعہ ۴۳ مجموعہ ہذا کسی والی ملک غیر کی قلمرو میں یا ریاست ملک غیر میں قایم کی گئی ہو - ڈگری عدالت جج ماتحت گونڈہ جو عدالت جج ماتحت سارن میں واسطے اجراء کے منتقل کیگئی تھی بذریعہ عدالت موصوف جاری کیجا سکتی ہے دفعہ ۲۲۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی سابق (مطابق دفعات ۳۸ و ۳۹ کا اطلاق محض اُن عدالتوں پر محدود نہیں ہے جو بموجب ایکٹ عدالت ہائے بنگال اور ایکٹ ہائے ہمضمون دیگر ممالک کے قایم کی گئی ہوں (۱)

جبکہ مختلف اضلاع میں مختلف طریق اجراء ہو اور ایک ڈگری صدرہ بہ ایک ضلع دوسرے میں اجراء کے لئے بھیجی جائے تو عدالت اجراء کنندہ کو اپنے ضلع کے قواعد نافذہ کے مطابق کارروائی کرنی چاہیئے (۲) نسبت احکام مشعر ترسیل سرٹیفکٹ اجراء زیر ایکٹ مطالبات سرکاری کے ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۱۵۴ -

کارروائی اجراء کے نتیجہ کی اطلاع

دفعہ ۴۱ - عدالت جسمیں ڈگری اجراء کے لئے بھیجی جائے اُس کے اجراء پا جانیکا حال عدالت صادر کنندہ ڈگری کو لکھہ بھیجیگی یا اگر عدالت اول الذکر اُسکا اجراء نہ کرسکے تو اُس کے نہ جاری ہو سکنے کے حالات لکھکر مرسل کریگی -

دفعہ ہذا بجائے فقرہ چہارم دفعہ ۲۲۳ - ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے - نیز ملاحظہ ہو شرح و نظایر دفعات ۳۸ و ۳۹ مجموعہ ہذا -

محض اس امر واقعہ سے کہ ڈگری اجراء کے لئے دوسری عدالت میں منتقل کیگئی ہے اصلی عدالت صادر کنندہ ڈگری کا اختیار اُس کے اجراء کے متعلق جاتا نہیں رہتا (۳) اُس کو بہرحال نتیجہ کی اطلاع ہونی چاہئیے اور وہ اسبات کے دیکھنے کی ذمہ وار ہے کہ اُسکی ڈگریں

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۵۷۶ - یہی مقدمہ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۱ صفحہ ۶۲۲ - یہی مقدمہ کلکتہ لاء جرنل جلد ۶ صفحہ ۳۰ - (۲) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۵ - (۳) کلکتہ لاء جرنل جلد ۱ صفحہ ۳۱۵

کیا کچھ کارروائی ہوئی ہے -

اختیارات عدالت بنسبت اجرائے ڈگری منتقل شدہ

دفعہ ۴۲ جس عدالت میں ڈگری اجرا کیلئے بھیجی جاوے اُس کو ڈگری مذکور کے اجراء میں وہی اختیارات حاصل ہونگے کہ گویا خود اُسی نے ڈگری صادر کی تھی - اور وہ سب لوگ جو ڈگری کے اجرا میں عدول حکمی کریں یا حارج ہوں اُسیطرح عدالت مذکور کی تجویز سے سزا پانیکے لائق ہونگے کہ گویا اُسی عدالت نے ڈگری صادر کی تھی اور عدالت مذکور سے جو احکام اُس ڈگری کے اجرا میں صادر ہوں اُنہی قواعد کے بموجب قابل اپیل ہونگے کہ گویا اُسی عدالت نے ڈگری صادر کی تھی -

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۲۲۸ - ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے -

اجرا کے لئے بھیجی جاوے

اگر وہ عدالت جسمیں ڈگری واسطے اجرا کے بھیجی جاوے اُسی ضلع میں واقعہ ہو جسمیں کہ عدالت صادر کنندہ ڈگری ہے تو یہ عدالت ڈگری کو بلاوساطت عدالت اول الذکر میں بھیجدیگی لیکن جس حال میں کہ وہ غیر ضلع میں ہو تو عدالت صادر کنندہ ڈگری کو اُس ضلع کی عدالت ضلع کے توسط سے بھیجیگی جسمیں اُسکا اجرا ہونیوالا ہے (۱) اور ضرور ہے کہ عدالت جس میں کہ ڈگری ارسال کیجاتی ہو عدالت مجاز اختیار سماعت کی ہو (۲)

اختیار عدالت کا در بارہ داخل کرنے نام منتقل الیہ ڈگری کے

جبکہ ڈگری کسی دوسری عدالت میں واسطے اجراء کے منتقل کیجاوے اور عدالت یہ حکم دے کہ بعد درج کئے جانے نام منتقل الیہ ڈگری کے کارروائیات اجرا عمل میں لائی جائیں تو ایک حکم بلا اختیار ہے (۳)

انتقال ڈگری بغرض اجراء

عدالت خفیفہ نے ڈگری صادر کر کے منصف کے پاس واسطے اجراء کے منتقل کی تھی منصف نے بصیغہ اجرائے ڈگری ایک حکم صادر کیا اور یہ حکم بحال رہا ایسی صورت دفعہ ۴۲ تابع دفعہ ۱۰۲ ہے اور بناراضی حکم منصف کے اپیل دوم نہیں ہوسکتا ہے (۴)

اختیار عدالت اجرا کنندہ

اختیارات جو دفعہ ہذا کے رو سے عدالت اجرا کنندہ کو دیگئے ہیں

(۱) قاعدہ ۵ آرڈر ۲۱ مجموعہ ہذا (۲) دفعہ ۹ ضمن (۲) مجموعہ ہذا (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۸۸۴ - (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۲ ۸۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۷۹ و ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۱۰ سنہ ۱۸۹۶ء صفحہ ۲۰۶ -

وہ جوڈیشل اختیارات ہیں۔ نہ کہ محض تعمیل حکم کے اختیارات (۱) مگر اجرا کرنے تک ہی محدود ہیں۔ یا اُن تنازعات کے فیصلہ سے جو خود اجرار سے پیدا ہوں (۲) پس عدالت اجرار کنندہ ڈگری۔ ڈگری کا اجرار مطابق مضمون ڈگری کے کریگی (۳) اور اُسکو ڈگری کی جوازیت سے بحث کرنیکا اختیار نہیں ہے (۴) اور اجرائے ڈگری سے اس عذر پر انکار نہیں کرسکتی کہ ڈگری صادر کرنے میں غلطی ہوئی ہے یا عدالت صادر کنندہ کو اختیار اجرائے ڈگری نہ تھا یا ڈگری فریب سے حاصل کیگئی (۵) لیکن ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۴۸ وجلد ۱۵ صفحہ ۲۱۶ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۴۷۸ و ۴۸۴۔ یا ڈگری غلط اور ناقص ہے (۶) یا جائداد جس کے نیلام کا حکم ڈگری میں درج ہے قابل نیلام نہیں ہے (۷) یا اس وجہ پر کہ مدعی کو نامناسب طور پر نالش قایم رکھنے کی اجازت دیگئی ہے (۸) یا کہ سوالات جو فریقین نے اُٹھائے ہیں اجرار میں مناسب طور پر طے نہیں کئے جاسکتے (۹) نہ منتقل الیہ کے حق کی بابت اعتراض کرسکتی ہے جسکا کہ نام درج مسل ہے (۱۰) نہ اوس شخص کے حق کی بابت جو اجرار کے لئے درخواست کر رہا ہے (۱۱) عدالت اجرا کنندہ ڈگری کے مضمون کو تبدیل اور ترمیم اس میں کوئی اضافہ بھی نہیں کرسکتی (۱۲) اگر اُنکی غیبت میں ترمیم کرے تو وہ اعتراض کرسکتا ہے کہ یہ وہ ڈگری نہیں جو اجرار طلب ہے (۱۳) اور اسکے معنے کو وسعت بھی نہیں دیسکتی (۱۴) نہ کوئی غلطی درست کرسکتی ہے (۱۵) نہ ڈگری سے پیچھے

(۱) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳۔ (۲) بنگال لارپورٹ ضمیمہ ۶۶ جلد ۶ ۔ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۷۶۸ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۹ و بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۰۳ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۰۵ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۷۴ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۶ صفحہ ۷۹۶ (۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۸۴ و جلد ۱۰ صفحہ ۲۵ و جلد ۱۵ صفحہ ۳۰۷۔ (۶) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۲۸ و جلد ۲۱ صفحہ ۵۶۴ (۷) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۸۵ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۰ و ۱۳۲ (۸) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۳۲ (۹) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۵۲۸ (۱۰) ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۱۔ (۱۱) ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۲۱۹۔ (۱۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۶۱ و جلد ۸ صفحہ ۳۳۲ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۳۲ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۵ و الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۶۸ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۵ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۸۳ و الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۵۹ (۱۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۷۳ و جلد ۱۴ صفحہ ۳۱ و ۳۱۸ (۱۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۸۳ (۱۵) الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۷ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۳۳۳۔

جاسکتی ہے (۱) اور نہ حکم مشعر اجراء کی صحت اور مناسبت کی نسبت اعتراض کرسکتی ہے (۲) نہ میعاد انفکاک میں توسیع کرسکتی ہے (۳) اور نہ ایسے وقت سے پہلے اجرا کرسکتی ہے جو ڈگری میں مقرر ہو (۴) نہ باقساط جو ڈگری کے خلاف ہوں (۵) نہ اس بارہ میں تحقیقات کرسکتی ہے کہ بقایا جو سرٹفکیٹ میں درج ہے صحیح ہے یا غلط (۶) نہ ڈگریدار کی بجائے منتقل الیہ کا نام قائم کرسکتی ہے (۷) نہ مدیون ڈگری کی درخواست زیر دفعہ ۴۷ واسطے قرار دیئے جانے دیوالیہ کے لے سکتی ہے (۸) نہ ڈگری کو واسطے اجراء کے ایک تیسرے ضلع میں بھیج سکتی ہے (۹) نہ آگے دوسری عدالت میں منتقل کرسکتی ہے (۱۰) نہ جبکہ ڈگری زائد از سال ہو درخواست واسطے جاری کرنے نوٹس کے لے سکتی ہے کہ کیوں ڈگری جاری ہو اسلئے کہ اس قسم کی تمام کارروائی عدالت صادر کنندہ ڈگری کو کرنا چاہیئے (۱۱) اگرچہ نوٹس ایسی صورت میں جاری ہوسکتا ہے کہ انتقال بعدالت اجراء کنندہ قبل از انقضائے سال ہو اور سال کے اندر اور درخواست اجرائے نہ دیگئی ہو (۱۲) لیکن اگر کسی شخص ثالث کی جائیداد قرق ہو تو اسکی عذر داری کا فیصلہ کرسکتی ہے (۱۳) البتہ چند روزہ التواء کرسکتی ہے (۱۴) مگر ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۳۴ - اور اگر مدیون دوران اجرائے میں فوت ہوجائے تو وارث کے قائم مقام کو فریق بناسکتی ہے (۱۵)

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۵۳۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۳ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۰۳ - یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۵ء جلد ۵ صفحہ ۲۱ - (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۱۰۶ و جلد ۱۵ صفحہ ۴۶ و نمبر ۱۵ ۱۸۸۷ء پنجاب ریکارڈ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۹۴ (۵) الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۵۹ (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۳۶۱ (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۶۵ (۸) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۰۱ (۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۱۲ (۱۰) نمبر ۱۲۹ ۱۸۷۹ء و نمبر ۴۲ ۱۸۸۱ء و نمبر ۱۳۱ و نمبر ۳۸ ۱۸۸۷ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۴۵۶ - (۱۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۶ ضمیمہ ۶۶ و جلد ۳ ضمیمہ ۳۰ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۳ مگر ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۹۷ و دفعہ ۲۴۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۵۷ - (۱۲) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۹ - (۱۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۸ - (۱۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۳۰ - (۱۵) نمبر ۷ ۱۸۹۷ء پنجاب ریکارڈ -

نیز میعاد کا فیصلہ کرسکتی ہے (۱) لیکن اُس صورت میں نہیں جبکہ عدالت صادر کنندہ ڈگری نے اجراء کا حکم دیکر ڈگری کو ارسال کیا ہو (۲) اور عدالت کنندہ ڈگری کے اختیارات کے متعلق تحقیقات کرسکتی ہے (۳) اگر وہ قرار دے کہ عدالت صادر کنندہ ڈگری کو اختیار سماعت نہ تھا تو وہ مزید کارروائی نہیں کرسکتی اور فریقین کو عدالت صادر کنندہ ڈگری میں واپس جانا ہوگا (۴) کب تک عدالت اجرائے کنندہ کو اختیار اجرائے حاصل رہتا ہے۔ ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۱۲۹۔ لیکن جب عدالت اجراء کنندہ عدالت صادر کنندہ ڈگری کے پاس اس امر کا سرٹیفکیٹ بھیجدے کہ درخواست ڈسمس ہوچکی ہے بوجہ ڈگریدار کی عدم پیروی کے تو جدید درخواست اجرائے کے لینے کا اختیار باقی نہیں رہتا۔ کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۳ صفحہ ۲۱۱۔ ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۳۷۰۔ میعاد کے متعلق نیز ملاحظہ ہو۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۹۱ و جلد ۴ صفحہ ۵۷۰ و جلد ۳ صفحہ ۲۵۷۔

اجرائے ڈگری جو ایسی عدالت انگریزی سے صادر ہو جو ایسے مقام میں واقع ہو جہاں احکام مندرجہ حصہ ہذا نفاذ پذیر نہوں یا جو عدالت ریاست غیر سے صادر ہو۔

دفعہ ۴۳ - اگر کسی ایسی عدالت دیوانی نے ڈگری صادر کی ہو جو کسی ایسے جزو برٹش انڈیا میں قائم ہو جہاں احکام متعلقہ اجرائے ڈگری تعلق پذیر نہوں یا کسی ایسی عدالت نے صادر کی ہو جو بموجب حکم نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کسی والی یا رئیس ممالک غیر کے قلمرو کے اندر مقرر ہو یا جاری رکھی گئی ہو اور اسکا اجراء اس عدالت کے علاقہ کے اندر نہوسکے جہاں سے وہ ڈگری صادر ہوئی ہو تو اس کا اجراء مطابق اون احکام کے جو اس مجموعہ میں مندرج ہیں برٹش انڈیا کی کسی عدالت کے علاقہ میں ہوسکیگا۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۲۲۹ - ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔ دفعہ ہذا کا جزو اول اسوجہ سے ایزاد کیا گیا ہے کہ قبل ازیں ڈگری محصلہ بہ ضلع مندرجہ فہرست جس سے کہ احکام باب ۱۹ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۸۷ و الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۱۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۳۹ و جلد ۱۳ صفحہ ۲۵۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۳۹۰ و بنگال لا رپورٹ اجلاس کامل صفحہ ۹۷۰ و ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۲ ۳۳ بخلاف اسکے ملاحظہ ہو ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۲۹۲۔

(۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۲۸ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۳۷۹ و جلد ۴ صفحہ ۶۳۸ و جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۶ بصفحہ ۲۱۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۸۷ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۳۷۸

وسعت پذیر نہ تھے زیر مجموعہ مذکور جاری نہ کیجا سکتی تھی - اب مسل ڈگری محصلہ بعدالت ملک غیر کے اُسکا اجرا بھی ہوسکیگا -

دفعہ ہذا کی رو سے اُن عدالتوں کو جنکو کسی ریاست میں حضور گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل نے مقرر کیا ہے مثل عدالت ہائے برٹش انڈیا قرار دیا ہے - گزٹ آف انڈیا مورخہ ۳ اپریل ۱۸۶۹ء صفحہ ۸۴۶ - اشتہار نمبری ۵۴۲ کے ذریعہ سے عدالتہائے دیوانی کولہاپور اور جنوبی حصہ ملک مرہٹہ کو حضور گورنر جنرل نے باغراض دفعہ ہذا قبول فرمایا -

(اول) عدالت صدر امین کولہاپور -

(دوم) منصفان شیرول و کنڈراگون و اچل کرنجی و گوکل و نورا و مدہولی و میراج و مدلندہ و لک میدہور -

لیکن عدالت دیوانی اہلکار کوچ بہار کی نسبت یہ تجویز ہوئی کہ چونکہ وہ عدالت حکومت انگلشیہ میں نہیں ہے اور نہ حضور گورنر جنرل نے دوسری ریاست میں مقرر کی ہے اسواسطے اُس عدالت کی ڈگری کے اجراء کا اختیار جج عدالت برٹش انڈیا کو نہیں ہے (۱)

ایسی ڈگری کا اجراء جو پولیٹکل ایجنٹ سکم نے صادر کی ہو - ڈگری جو عدالت پولیٹکل ایجنٹ مقام سکم سے صادر ہوئی تھی اور واسطے اجراء کے عدالت برٹش انڈیا میں منتقل کی گئی تھی اُسکا اجراء اندر علاقہ عدالت مذکور کے ہوسکتا ہے (۲)

اجرائے ڈگری ملک غیر عدالت جج ماتحت کونڈہ (واقعہ ریاست مہاراجہ بنارس) ایک ایسی عدالت نہیں ہے جو حسب منشاء دفعہ ہذا کسی والی ملک غیر کی قلمرو میں یا ریاست ملک غیر میں قائم کیگئی ہو - ڈگری عدالت جج ماتحت کونڈہ جو عدالت جج ماتحت سارن میں واسطے اجراء کے منتقل کیگئی تھی بذریعہ عدالت موصوف جاری کی جاسکتی ہے (۳)

(۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۳۴ - یہی مقدمہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۴ -

(۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۸ صفحہ ۸۵۹ - یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۹۹۲ -

(۳) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۶۲۲ - یہی مقدمہ کلکتہ لا جرنل جلد ۶ صفحہ ۳۰ - یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۵۷۶ -

اجراء اُس ڈگری کا جو کسی عدالت ریاست ہندوستانی سے صادر ہوئی ہو

دفعہ ۴۴ - نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل مجاز ہیں کہ گزٹ آف انڈیا میں اعلان فرماویں کہ ڈگریاں کسی عدالت ہائے دیوانی یا مال کی جو کسی ایسی ریاست ہندوستانی کے قلمرو میں واقع ہوں جو اعلیٰ حضرت ملک معظم سے رابطہ اتحاد رکھتی ہو اور نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے حکم سے مقرر نہ ہوئی ہوں یا جاری نہ رکھی گئی ہوں یا ایسی ڈگریوں کی کوئی قسم خاص برٹش انڈیا میں اسی طرح جاری ہو سکینگی گویا کہ وہ خود عدالت ہائے برٹش انڈیا کی طرف سے صادر ہوئیں -

دفعہ ہذا بجائے سابقہ دفعہ ۲۲۹ (ب) ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء کے ہے -

عدالت واقعہ برٹش انڈیا کو ایک ڈگری ریاست غیر کا اجراء کر سکتی ہے مگر اُسپر ایسا کرنا لازم نہیں ہے اور اگر یہ ثابت کیا جائے کہ وہ فریب سے یا بدون اختیار سماعت کے حاصل کیگئی ہے تو اُسکا اجراء ہرگز نکریگی (۱) تجویز ریاست غیر جو اس ڈگری پر مبنی ہو جو برٹش انڈیا میں حاصل کیگئی ہو اصل ڈگری کے اجراء کی مانع نہیں ہے (۲) نسبت تجاویز ریاست ہائے غیر کے ملاحظہ ہوں دفعات ۱۳ لغایت ۱۴ - ثبوت کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۴۶ - اور ڈگری ہائے ریاست غیر کے اجراء کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۳۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۷ نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۵۷۶ شرح زیر دفعہ ۴۳ مجموعہ ہذا جسمیں دفعہ ہذا متعلق قرار نہ دیگئی -

اجراء ڈگری ممالک غیر میں

دفعہ ۴۵ - اُس قدر حصہ اُن گذشتہ دفعات حصہ ہذا کا جس سے عدالت کو اختیار حاصل ہوتا ہے کہ ڈگری واسطے اجراء کے کسی دوسری عدالت میں ارسال کرے کسی عدالت برٹش انڈیا کو اختیار بخشیگا کہ کوئی ڈگری واسطے اجراء کے کسی ایسی عدالت میں بھیجے جو بحکم نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کسی والی یا رئیس ممالک غیر کے قلمرو میں مقرر ہو یا جاری رکھی گئی ہو جس سے محتشم الیہ نے بذریعہ اعلان منطبعہ گزٹ آف انڈیا مضمون دفعہ ہذا کو متعلق کر دیا ہو -

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۲۲۹ (الف) ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء کے ہے -

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۶ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۸۲

اختیار عدالتہائے برٹش انڈیا کا دربارہ بہیجنے ڈگریات کے واسطے اجراء کے عدالت ہائے ملک غیر کو۔

محالات یا جگذار اوڑیسہ جنز و برٹش انڈیا نہیں ہیں اور اسوجہ سے بصورت نہونے کسی اشتہار ماقبل کے گزٹ آف انڈیا میں حسب مصرحہ دفعہ ہذا کے کوئی ڈگری صدورہ برٹش انڈیا واسطے اجراء کے ایسے علاقہ میں نہیں بہیجی جا سکتی جیسا کہ مور بہیج ہے۔ جو ایک محال باجگذار ہے (۱)

انتقال ڈگری بغرض اجراء

از روئے اشتہارات مورخہ ۲۹ مارچ ۱۸۹۹ء و ۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء گورنر جنرل باجلاس کونسل نے یہ اعلان کیا کہ دفعہ ۲۲۹ (الف) مجموعہ ضابطہ دیوانی سابق مطابق دفعہ ۴۵ مجموعہ حال عدالت پولیٹیکل ایجنٹ مقام سکم سے متعلق کیا گیا۔ جو ڈگری عدالت پولیٹیکل ایجنٹ مقام سکم سے صادر ہوئی تھی اور واسطے اجراء کے عدالت برٹش انڈیا میں منتقل کیگئی تھی اسکا اجراء اندر علاقہ عدالت مذکور کے ہوسکتا ہے (۲)

پریسیپٹ (فرمان)

دفعہ ۴۶۔ (۱) اگر ڈگریدار عدالت صادر کنندہ ڈگری سے درخواست کرے تو عدالت مذکور اگر مناسب سمجھیگی ایک پریسیپٹ کسی دوسری عدالت کے نام جاری کریگی جو ڈگری مذکور اجراء کرنیکی مجاز ہو متضمن اس امر کے کہ وہ عدالت جایداد مملوکہ مدیون ڈگری کو جسکی تصریح پریسیپٹ میں ہو قرق کرلے۔

(۲) وہ عدالت جسکے نام پریسیپٹ بہیجا جائے قرقی کی کارروائی اسطریقہ پر کریگی جو اجرائے ڈگری کی قرقی کے واسطے مقرر ہے۔

مگر پریسیپٹ کی رو سے قرقی دو مہینے سے زیادہ عرصہ تک قایم نرہیگی الا اس حال میں کہ معاد قرقی کی توسیع اس عدالت کے حکم سے کیجائے جسنے ڈگری صادر کی ہو یا قبل اختتام قرقی مذکور ڈگری عدالت قرق کنندہ میں منتقل کیجائے اور ڈگریدار درخواست واسطے نیلام جایداد مذکور کے گذرانے۔

دفعہ ہذا جدید ہے اور ڈگریدار کو درمیانی قرقی سے مستفید کرنیکے لئے وضع کیگئی ہے۔ درمیانی قرقی کی مدت مقرر کردیگئی ہے اور صورتہائے خاص میں اس مدت کے بڑہانے کا اختیار عدالت کو عطا کیا گیا ہے جسحال میں کہ قرقی بذریعہ پریسیپٹ کیگئی ہو تو دوبارہ قرقی منجانب ڈگریدار کے

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۴۰۰ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۷۳ نیز ملاحظہ ہو ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۹۹۲۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۸ صفحہ ۸۵۹ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۹۹۲۔

غیر ضروری ہے (۱) نمونہ پریسیپٹ کے لئے ملاحظہ ہو ضمیمہ اول اپنڈکس (ھ) نمبر ۲ مجموعہ ہذا۔

تنازعات قابل تجویز عدالت اجراء کنندہ ڈگری

تنازعات قابل تجویز عدالت اجرائے کنندہ ڈگری۔

دفعہ ۴۷ - (۱) جملہ امور نزاعی مابین فریقین اُس مقدمہ کے جس میں ڈگری صادر ہوئی ہو یا مابین اُن کے قائم مقاموں کے اور جو ڈگری کے اجراء یا اُس کے ایفا یا بیباقی سے تعلق رکھتے ہوں اُس عدالت کے حکم سے فیصل ہونگے جو ڈگری کا اجراء کرے نہ بذریعہ نالش جداگانہ کے۔

(۲) برعائت عذرداری نسبت میعاد سماعت یا اختیار عدالت کے عدالت مجاز ہے کہ کارروائی تحت دفعہ ہذا کو ایک مقدمہ خیال کرے یا مقدمہ کو کارروائی خیال کرے اور اگر ضرورت ہو زاید کورٹ فیس داخل کرنیکا حکم دے۔

(۳) اگر سوال پیدا ہو کہ فلاں شخص کسی فریق کا قایم مقام ہے یا نہیں تو اس دفعہ کی اغراض کے لئے اسکا تصفیہ عدالت کریگی۔

تشریح - اس دفعہ کی اغراض کے واسطے وہ مدعی جسکی نالش خارج کردیگئی ہو اور وہ مدعا علیہ جسکے خلاف میں نالش خارج کردیگئی ہو فریقین مقدمہ ہیں۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۲۴۴ ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء کے ہے - ماتحتی ضمن ہائے (الف) و (ب) دفعہ مذکور کو نکال دیا گیا ہے کیونکہ واضعان قانون کی رائے میں امور متعلق تعداد وصلات اور سود ڈگری میں طے پانے چاہئیں نہ کہ اجرائے ڈگری میں - تاکہ عدالت ماتحت جو فعل ایسے معاملات میں کریگی اُسپر کافی نگرانی ہوسکیگی - ضمن (۳) دفعہ ہذا جدید ایزاد کیگئی ہے - اور فریقین کی قایم مقامی کا جھگڑا طے کرنا عدالت پر لازمی کردیا گیا ہے - ایسے امور کے تصفیہ کے واسطے علیحدہ مقدمہ دائر کرنا فضول ہے کیونکہ ایسے مقدمات میں فضول دیر ہوتی ہے اور خرچ بہت بڑھتا ہے اس دفعہ کی تشریح کی غرض اُن اختلافات کا روکنا ہے جو عدالتی فیصلوں میں ہوتے رہے ہیں - چنانچہ ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۶۹۶ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۳۷ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۴۷ و جلد ۵ صفحہ ۵۲ و ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۵ء جلد ۵ صفحہ ۱۵۳ - و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۳۴۶ و

(۱) سرکلر میمو ۷ - ۱۳۴۸۸ جی پنجاب چیفکورٹ مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۰۸ء

انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۳۶۱ و مدراس لاجرنل جلد ۱۰ صفحہ ۲۳ و جلد ۱۰ صفحہ ۱۹ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۲۲ و جلد ۹ صفحہ ۳۳۱ و جلد ۲۱ صفحہ ۵۴ و جلد ۸ صفحہ ۳۷۴ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۹۴ ضمن ۲ و تشریح دفعہ ہذا جدید ہیں۔

منشاء دفعہ ہذا کا کیا ہے | منشاء دفعہ ہذا کا یہ ہے کہ نالشات میں زیادتی نہ ہو اور چونکہ نالش میں جملہ فریق موجود ہوتے ہیں اسلئے مناسب ہے کہ جملہ سوالات مابین فریقین کا جو اجراء ڈگری سے متعلق ہوں فیصلہ کیا جانا چاہئے اور ایسے سوالات کے طے کرنیکے لئے جداگانہ نالشات کی زیر باری نہونی چاہئے۔ اسلئے احکام دفعہ ہذا کی تعبیر وسیع طور پر کیجانی چاہئے۔ تاکہ واضعان قانون کا جو کچھ کہ منشاء تہا وہ پورا ہو (۱) دفعہ ہذا اس غرض سے مرتب کیگئی ہے کہ جداگانہ نالش میں کوئی ایسی دادرسی عطا نہ کیجائے جو کارروائیات اجرائے از طرف عدالت اجراء کنندۂ ڈگری کے کرنے میں مزاحم ہو (۲) اور یہ نہایت ضروری ہے کہ جملہ اعتراضات متعلق اجراء کا فیصلہ جہانتک ممکن ہو جلدی اور بدون زیادہ زیر باری کے کیا جائے (۳) اور فریقین کو جداگانہ نالشات نکرنی پڑیں بجز اُس صورت کے کہ معاملہ صریح طور پر منشاء اور وسعت دفعہ ہذا سے خارج ہو۔ چنانچہ جملہ سوالات جنکا فیصلہ ممکن طور پر کارروائیات اجراء میں ہوسکے کارروائیات مذکور میں ہی طے کئے جانے چاہئیں(۴)

دفعہ ہذا مانع نالش کی کس حد تک ہے | دفعہ ہذا مانع نالش کی اُس حد تک ہے جہانتک کہ اسمیں استدعا منسوخی نیلام بربنائے فریب ہو گو خریدار نیلام شریک فریب ہوا اور وہ فریق نالش ابتدائی نہو۔ لیکن جبکہ مدعی نے صرف منسوخی نیلام کا بلکہ ڈگری کا بربناء فریب ہونا

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۱۶۲ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۸۱۰ و ۸۱۳ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۳۰۸ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۶۳۴ و ۶۶۴ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۷۴۔ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۸۳ و ۶۸۹ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۸۱۰ و ۸۱۳ و جلد ۲ صفحہ ۳۷۴ و ۹۲۴ و جلد ۷ صفحہ ۱۱۴ و ۱۸۴ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۱۶ و ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۸ و سنہ ۱۹۰۱ء صفحہ ۲۱۵ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۰۹ تا ۲۱۱ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۸ و سنہ ۱۹۰۱ء صفحہ ۲۱۵ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۵۵ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۴ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۸۵ و ۸۶۔

(۵) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۹۵۔

احکام دفعہ ہذا اُن کارروائیات سے متعلق ہیں

احکام دفعہ ہذا نہ صرف اُن کارروائیات سے متعلق ہیں جو ڈگری دار نے رجوع کی ہوں بلکہ اُن درخواستہا سے بھی متعلق ہے جو مدیونان ڈگری نے کی ہوں (۱) دفعہ ہذا اُس سوال کے تصفیہ میں بطور امر مانع کے متعلق نہیں ہوتی جو اُس فریق نے اُٹھایا ہو جو تصفیہ مذکور کا بطور مدعی مستدعی ہو بلکہ بطور مدعا علیہ مدعی کے دعوے کی مخالفت کرتا ہو (۲) جب عدالت ایک حکم زیر دفعہ ہذا صادر کرے تو اُسکے لئے ضروری نہیں ہے کہ ڈگری مرتب کرے (۳) مقدمات زیر ایکٹ ایصال مطالبات سرکاری میں اور مدراس میں اقطاع اجنبی سے دفعہ ہذا کے اطلاق کے متعلق ملاحظہ ہو۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۷۰۸ و دیکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۵۴۷ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۱۱۰۸ و جلد ۲۸ صفحہ ۱۳۸ و جلد ۲۳ صفحہ ۶۹۱ و ۱۱۳۰ و جلد ۳۳ صفحہ ۴۰۸ و مدراس لا جرنل جلد ۷ صفحہ ۱۴۷ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۵ صفحہ ۵۲۱ و جلد ۶ صفحہ ۶۲۳۰۔

دفعہ ہذا ایسی نالش سے متعلق نہیں ہے

خوشحالی رام نے ایک ڈگری یکطرفہ ڈگری نیلام بربنائے رہن نامہ حاصل کی جائداد مرہونہ باجرائے ڈگری مذکور نیلام ہوئی اور ڈگریدار نے خرید کی اور قبضہ حاصل کیا بعدہٗ ڈگری یکطرفہ منسوخ ہوئی اور ایک اور ڈگری بعد جوابدہی کے صادر ہوئی قبل اس کے کہ جائداد دوسری مرتبہ نیلام ہو سکے ڈگری مذکور کا ایفاء کیا گیا لیکن خوشحالی رام قابض رہا بر طبق اسکے مرتہنان مابعد نے کہ جنہوں نے روپیہ ڈگری ثانی کا ادا کردیا تھا نالش حصول قبضہ دلاپانیکی بنام خوشحالی دائر کی عدالت ماتحت نے نالش اس بناء پر ڈسمس کی کہ اُنہیں دفعہ ہذا دفعہ ۴۴ عارض ہے۔ تجویز ہوئی کہ دفعہ ۴۴ مانع نالش نہیں ہے اور دفعہ ہذا متعلق نہیں ہے کیونکہ ڈگری کا ایفاء ہوگیا تھا اور مدعا علیہ کا جائداد میں کوئی حق باقی نہیں رہا تھا اور یہ بحث ایک بحث متعلق اجراء یا ایفاء یا بیباقی ڈگری کے نہ تھی (۴)

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳۲ صفحہ ۳۷ و مدراس لا جرنل جلد ا صفحہ ۹۱۔
(۲) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۷ صفحہ ۶۰۷ و ۶۰۸۔ (۳) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۶ صفحہ ۳۲۸ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۱۷۵۔ (۴) الہ آباد لا جرنل جلد ۶ صفحہ ۳۰۸۔ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ا صفحہ ۴۷۔ یہی مقدمہ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳۱ صفحہ ۳۶۴۔

دفعہ ہذا اُس صورت میں متعلق نہیں ہوتی جبکہ خود ڈگری پر اعتراض کئے جانیکا منشا ہو یا ایسا دعوے پیش کرنیکا جو ڈگری سے جسکے اجراء کی استدعا مخالف ہو (۱) نیز ملاحظہ ہو۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۵۷۴ و جلد ۳۳ صفحہ ۲۶ و مدراس لا جرنل جلد ۱۴ صفحہ ۵۴۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۲۶۲ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۹۵۴ مثلاً جبکہ یہ بیان کیا جاوے کہ ڈگری سازش یا فریب سے حاصل کیگئی ہے (۲) یا کہ ہر دو ڈگری اور نیلام میں فریب کیا گیا ہے (۳) یا جبکہ ایسا اقرارنامہ پیش کیا جاوے کہ قبل ڈگری یہ اقرار مابین فریقین ہوا تہا۔ کہ ڈگری کا اجراء نہ کرایا جاویگا (۴) یا مدیون تاثیر ڈگری کے برطرف رکہنے کی کوشش کرتا ہو (۵) دفعہ ہذا پہلے سے قیاس کرتی ہے کہ ایک جائز اور قابل نفاذ ڈگری موجود ہے (۶) اور کہ سوال جنکے متعلق اس میں ذکر ہے ایسے ہیں جنکا فیصلہ قطعی طور پر کارروائی اجراء میں کیا جاسکتا ہے۔ اگر وہ ایسے نہوں تو دفعہ ہذا متعلق نہیں ہوتی (۷) دفعہ ہذا اُن تنازعات سے متعلق ہے جو قبل یا بعد اجراء کے پیدا ہوں (۸) لیکن سوالات مذکور ایسے امور کے متعلق ہونے چاہئیں جو بعد صدور نہ کہ قبل ڈگری کے پیدا ہوئے ہوں (۹) وہ سوال دفعہ ہذا کی ذیل میں نہیں آئیگا جو تا وقتیکہ ڈگری کا وجود زائل نہ ہوجائے پیدا نہوا (۱۰) اگر درخواست مدیون ڈگری حسب آرڈر ۲۱ رول ۹۰ تصور کیا جائے تو نسبت فریب کے تجویز کرنی ہوگی اور بجز اس کے کہ یہ ثابت ہو کہ مدیون ڈگری کو فریب کا علم تیس یوم کے اندر قبل

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۹ و ۱۸۱ و ۱۸۲ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۸۰۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۶۳۹ و ۶۴۱ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۲۶ تا ۲۳۳ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۹۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۴ صفحہ ۲۰۴ و کلکتہ لا جرنل جلد ۵ صفحہ ۳۲۸ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۰۵ و جلد ۲۴ صفحہ ۶۴۵ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۵ صفحہ ۵۵۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۳۴ و صفحہ ۵۴۷ و کلکتہ لا جرنل جلد (۶) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۹ و ۱۵۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۸۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۱۷۹۔ (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۱۹۵۔ (۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۸۷۴ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۵ء صفحہ ۱۰۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۲۹۱۔ (۹) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۶ صفحہ ۷۹۶ (۱۰) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۱۔

تاریخ اُس کی درخواست سے ہو انیلام حسب آرڈر ۲۱ رول ۹۲ منسوخ نہیں کیا جا سکتا اگر حکم منسوخی نیلام حسب آرڈر ۲۱ رول ۹۰ ہو تو اپیل دوم نہیں ہو سکتا۔ اگر کارروائی حسب دفعہ ہذا تصور کیجائے تو مدیون ڈگری کو تیس یوم کے اندر درخواست پیش کرنے کی ضرورت نہ تھی کیونکہ میعاد حسب مد ۱۸۱ ضمیمہ ۲۔ ایکٹ میعاد سماعت کے دو سال اُس وقت سے ہے کہ جب حق پیش کرنے درخواست کا پیدا ہوتا ہے (۱)

درخواست منسوخی نیلام بربنائے فریب جو بعلت اجرائے ڈگری عمل میں آیا منظوری نیلام کے بعد بھی حسب دفعہ ہذا دیجا سکتی ہے (۲)

دست برداری بالارادہ ترک کرنا ایک حق معلومہ کا ہے یا ایسا طریق عمل ہے جس سے نتیجہ ترک حق مذکور کا نکالنا جایز ہو اور بجز اس کے کہ وہ شخص جسکے خلاف عذر دست برداری کیا جاتا ہے علم کامل اپنے حقوق کا اور اُن واقعات کا رکھتا ہو جن سے وہ کارروائی کار آمد بغرض نفاذ حق وحقوق مذکور کر سکتا ہو کوئی دست برداری نہیں ہو سکتی۔ بار ثبوت ایسے علم کا اُس شخص پر ہے جس کو دست برداری پر استدلال ہو۔ اور علم مذکور کا ثابت کرنا لازم ہے۔ قیاس دست برداری کا اس قیاس پر مبنی نہیں ہو سکتا کہ حق جسکی نسبت دست برداری کرنا بیان کیا گیا ہے معلومہ تھا (۳)

جبکہ کسی مدیون ڈگری نے درخواست منسوخی نیلام صیغہ اجرائے ڈگری پیش کی ہو اور ایسے بیانات کئے ہوں جنکے صحیح ثابت ہونے پر ارتکاب فریب منجانب ڈگریدار یا خریدار نیلام ثابت ہوگا تو درخواست مدیون ڈگری سے دفعہ ہذا متعلق ہوگی گو بحث درمیان مدیون ڈگری اور خریدار نیلام کے (جو ڈگریدار نہو) ہو ایسی صورت میں اپیل دوم دایر ہو سکیگا (۴)

ڈگری جو بعض شرکا نے بابت لگان کے حاصل کی ہو ایک ڈگری حسب ایکٹ قبضہ اراضی

---

(۱) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۴۳۳۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۳۲۶ وصفحہ ۲۲۷ و جلد ۹ صفحہ ۶۸۳ کا حوالہ دیا گیا۔ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۶۲۔ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۲ صفحہ ۶۹۴۔ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۷ صفحہ ۵۷۰ (۳) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۸۴۸۔ (۴) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۶۹۲ و جلد ۳ صفحہ ۳۹۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۴۳۲۔

بنگال متصور نہیں ہو سکتی اور اسلئے اُس کے اجرا میں کاشت دخیلکاری جو اندروئے رواج یا دستور کے قابل نیلام نہو نیلام نہیں ہو سکتی۔ منظوری نیلام مانع اس درخواست مدیون ڈگری کی نہیں ہے کہ یہ قرار دیا جاوے کہ حقیقت اجرائے ڈگری میں نیلام نہیں ہو سکتی تھی اور اسوجہ سے نیلام ناجائز تھا۔ اور ایسی درخواست کی نسبت تحقیقات حسب دفعہ ہذا بلا لحاظ آرڈر ۲۱ رول ۹۰ و ۹۲ کے ہوگی اگر نیلام ہو گیا ہو تو مدیون ڈگری اگر وہ فریق حکم نیلام کا ہو یا اُس سے واقف ہو نسبت اُن کے اعتراض نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر وہ کارروائی قرقی سے اور نیلام سے واقف نہو تو یہ نہیں تصور کیا جائیگا کہ وہ حکم بمقابلہ اُس کے صادر ہوا (۱)

عدالت اجرا کنندہ ڈگری اسمیں دونوں عدالتیں شامل ہیں۔ صادر کنندہ ڈگری بھی اور اگر ڈگری دوسری عدالت میں صادر کیگئی ہے تو اجرا کنندہ ڈگری بھی۔ ملاحظہ ہو دفعہ ۳۷ و ۳۸ گذشتہ۔ وانڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۰۷ و جلد ۳۱ صفحہ ۲۰۸۔ وانڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۹ صفحہ ۱۷۔ عدالت جو ڈگری کا اجرا کر چکی ہو اور اجرا کے متعلق اُسے اور کچھ کرنا باقی نہو وہ الفاظ مندرجہ عنوان کی ذیل میں نہیں آتی (۲)

عدالت اجرا کنندہ کسی عرضیدعوے بنالش کو اور اسی طرح جوابدعوے مدعا علیہ کو بطور درخواست زیر دفعہ ہذا متصور کر سکتی ہے (۳) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۷ع پنجاب ریکارڈ و نمبر ۲۳ سنہ ۱۹۰۷ع پنجاب لا رپورٹر و پنجاب ویکلی رپورٹر نمبر ۴ سنہ ۱۹۰۷ع۔ وانڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۶۰۵ بصفحہ ۶۰۹ و جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۸ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۳۷۶ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۰ع صفحہ ۱۲۹ و سنہ ۱۸۹۹ع صفحہ ۱۶۰۔ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۳۴۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۳۰۸ و جلد ۱۲ صفحہ ۲۰ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۰ع صفحہ ۱۲۹ و سنہ ۱۸۹۹ع صفحہ ۱۶۰۔ وانڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۸ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۱۲۱ وانڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۴۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۳۳۲۔

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۷۲۷۔ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۸۶۔
(۲) رر رر رر جلد ۱۰ صفحہ ۵۳۸ و ۵۴۰۔ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۲ صفحہ ۲۴۲ و مدراس لاٹیمس جلد ۵ صفحہ ۲۴۸۔

دفعہ ہذا کے رو سے صرف نمونہ ضابطہ مقرر کیا گیا ہے وہ اختیار سماعت عدالت اجرا کنندہ میں مخل نہیں ہوتی لہذا جس حال میں کہ کسی معاملہ کی نسبت جسکا فیصلہ اجرا میں زیر دفعہ ہذا ہونا چاہیئے تہا عدالت اجرا کنندہ ڈگری سے ایک جداگانہ نالش میں تجویز کیا گیا ہو تو عدالت مذکور کا فعل بلا اختیار نہیں ہوتا اور ایسا عذر عدالت ابتدائی میں کرنا چاہیئے (۱) اس سوال کا تصفیہ کہ آیا کوئی شخص قایم مقام ہے یا نہیں - زیر دفعہ ہذا عدالت اجرا کنندہ کو کرنا چاہیئے نہ کہ بذریعہ نالش جداگانہ کے (۲) مقدمہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۳۵۷ - اب غیر متعلق سمجھنا چاہیئے - عدالت اجرا کنندہ ڈگری کے الفاظ کے معنوں کے متعلق تحقیقات نہیں کر سکتی (۳) اور نہ ڈگری سے پیچھے کیجا سکتی ہے (۴)

اجرائے ڈگری | مدعا علیہ مالک ایک حقیت دخیلکاری ناقابل انتقال کا تہا جو اجرائے ڈگری میں جو اس کے مقابلہ میں صادر ہوئی تہی نیلام ہوئی اُسکو کاشی ناتہہ نے خرید کیا کاشی ناتہہ نے اپنا حق بنام مدعی حال منتقل کیا جسنے یہ نالش واسطے دلا پانے قبضہ کے دائر کی - تجویز ہوئی کہ چونکہ مدعا علیہ کو پوری واقفیت کارروائی اجرائے ڈگری سے تہی اور اُسنے نسبت نیلام کے عذر نہیں کیا لہذا وہ مجاز اسکا نہ تہا کہ بعد منظوری نیلام کے خریدار سے مزاحمت کرے - بمقابلہ خریدار کے اور مدعا علیہ کے حق نسبت جایداد کے خریدار کو بر طبق منظوری نیلام حاصل ہوا (۵) جبکہ حقیت ہائے دخیلکاری بموجب رواج کے قابل انتقال نہوں تو وہ شخص جو انکو

اجرائے ڈگری | جبکہ ڈگریدار نے درخواست اجراء جایداد مظہر مدیون ڈگری پر پیش کی ہو اور اُسمیں یہ عذر داری کیگئی ہو کہ جایداد متنازعہ مدیون ڈگری کی جایداد نہیں ہے تو ڈگریدار کو یہ لازم نہیں ہے کہ کارروائی حسب آرڈر ۲۱ رول ۵۸ کرے اور حکم خلاف کا

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۵۴ و انڈین کیسز جلد ۴ صفحہ ۲۳۴ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۳ و نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ - (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۹۲ - (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۳۵۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۸۱۰ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۸۰۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۱

(۵) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۹۷۲ -

(۶) رر رر رر جلد ۱۱ صفحہ ۸۳ -

کارروائی مذکور میں منتظر رہے وہ فوراً نالش نمبری واسطے استقرار اس امر کے کرسکتا ہے کہ جایداد جسکی نسبت اجرا کی درخواست کیگئی مدیون ڈگری کی جایداد ہے (۱)

ایک نالش نیلام بربنائے رہن نامہ میں ایک ایسا شخص مدعاعلیہ بنایا گیا جسکے مقابلہ میں کسی دادرسی کی استدعا نہیں کیگئی تھی۔ تجویز ہوئی کہ نالش انفکاک جو اُس نے بعدہٗ دایر کی وہ بوجہ دفعہ ہذا ممنوع السماعت نہیں ہے۔ دفعہ ہذا میں پیشتر فرض کیا گیا ہے کہ ایک ڈگری قابل نفاذ منجانب ڈگریدار بمقابلہ اُسی شخص کے ہے جس میں ڈگریدار اور مابین اُس کے نزاع پیدا ہوئی ہو اور دفعہ ہذا ایسے امر نزاعی سے متعلق نہیں ہے جو مابین ڈگریدار اور شخص کے پیدا ہو جس کے مقابلہ میں کوئی ڈگری قابل اجرا نہو (۲)

ڈگریداران نے بعلت اجرائے ڈگری نیلام جایداد مرہونہ کاکرایا اور اُسے خود خرید کیا۔ سات سال بعد نیلام کے اُنہوں نے حسب آرڈر ۲۱ رول ۹۵ اُس جایداد پر قبضہ لاپانیکی درخواست گذرانی جو اُنہوں نے خرید کیا تھا لیکن اُنکی درخواست نامنظور ہوئی اور جو اپیل اُنہوں نے ہائیکورٹ میں کیا تھا ڈسمس کیا گیا۔ تب خریداران نیلام نے قبضہ جایداد کی نالش دایر کی۔ تجویز ہوئی کہ نالش میں احکام دفعہ ہذا عارض ہیں (۳)

رسپانڈنٹ نے عدالت مال میں ڈگری مبلغ ما لعہ ۶ پہ کی حاصل کی۔ اور اس رقم کو ذرامات سے جو بقدر ۳ للعہ کے یافتنی اپیلانٹ تھا وصول کیا۔ دیگر ڈگریداران نے دعوائے حصہ رسدی کرکے ڈگری بنام ڈپٹی کمشنر حاصل کی اور قریب ما ۲۰۱ عنہ روپیہ کے وصول کیا۔ ڈپٹی کمشنر نے پھر اپنی ڈگری بابت اُس روپیہ کے جاری کرائی۔ مدیون نے یہ عذر کیا کہ ڈگری پرجب ایک مرتبہ بیباقی تحریر ہوگئی پھر وہ جاری نہیں ہوسکتی۔ تجویز ہوئی کہ ڈگری قابل اجرا ہے (۴)

---

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۸۱ کی تقلید کیگئی اور انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۱۶۵ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۹۰ ممیز کئے گئے۔ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۷ء صفحہ ۲۰۷۔

(۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ ۴۶۲ کی تقلید کیگئی۔ الہ آباد لاجرنل جلد ۷ صفحہ ۴۲۶ یہی مقدمہ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳۲ صفحہ ۳۲۱ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۴۴۷ بحوالہ انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۴۸۷ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۴۳ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۷ یہی مقدمہ الہ آباد لاجرنل جلد ۳ صفحہ ۲۳۳۔ (۴) اودہ کیسز جلد ۲ صفحہ ۳۶۶۔

اگر عمرو با جرائے ڈگری زر نقد بنام ذات بکر کے جائداد جسپر بکر قابض ہو نانہ از روئے اپنے حق خاص کے بلکہ بطور شبیت کسی دیوتا کے جسکے حق میں جائداد وقف کیگئی بیان کرتا ہے تو یہ امر داخل منشاء دفعہ ہذا کے نہیں ہے بلکہ بمنشاء آرڈر ۲۱ رول ۵۸ میں شمول آرڈر ۲۱ - رول ۶۰ کے داخل ہے (۱)

| دفعہ ہذا اور نظائر جو شرح دفعہ ہذا میں بیان ہوئے ہیں اُنمیں فریقین کے لفظ سے کیا مراد ہے

فریقین کے لفظ سے فریقین مقدمہ یا اُن کے قائم مقامان جائز مراد ہے اور اُنہیں کے مقابلہ میں کارروائی اجرائے ڈگری کا ہونا چاہئے - اگر کوئی شخص صرف کارروائی میں کسی جز سے فریق گردانا جائے تب اُسکا چارہ کار آخری بذریعہ نالش نمبری کے ہے -

فریقین مقدمہ سے وہ اشخاص مراد ہیں جو باضابطہ طور پر مطابق احکام مجموعہ ہذا کے فریق مقدمہ بنائے گئے ہوں (۲) یعنی جو مقدمہ میں فریق تھے اور مسل پر آچکے ہوں (۳) خواہ اُنکو فریق بنانے میں غلطی ہوئی (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۴۰۴ - الفاظ مندرجہ عنوان سے صرف ڈگریدار اور مدیونان ڈگری ہی مراد نہیں (۵) بلکہ اسمیں وارث منتقل الیہ اور قائم مقام بھی داخل ہیں (۶) ڈگریدار خریدار بنجانے سے فریقین مقدمہ سے خارج نہیں ہو جاتا (۷) اور وہ شخص بھی جو قبل صدور ڈگری کے تعمیل ڈگری یا جزو ڈگری کیلئے ضامن ہو جائے (۸) مگر جو بعد ڈگری ضامن ہو فریق مقدمہ نہیں ہے (۹) نہ وہ جو کسی مقدمہ کی حاضری کا ضامن ہوا ہو (۱۰) نیز ملاحظہ طلب انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۷ -

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۹ صفحہ ۲۹۸ یہی مقدمہ کلکتہ لا جرنل جلد ۱۴ صفحہ ۲۵۴ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۲۶ - یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۱۲ صفحہ ۱۶۳ (اجلاس کامل) -
(۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۷۲ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۷۶۹ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۸۰۴ و بمبئی لا رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۹۵۲ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۲ صفحہ ۱۱۳ و مدراس لا جرنل جلد ۱۷ صفحہ ۳۴۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۱۳۴ (۴) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۵۴۵ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۴ صفحہ ۳۶۱ و ۳۶۶ و مدراس لا جرنل جلد ۱ صفحہ ۱۲۳ (اجلاس کامل) - (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱۹۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۵۸ و ۶۳۴ -
(۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۵۰۴ و جلد ۲۵ صفحہ ۵۲۹ و ۵۳۲ و مدراس لا جرنل جلد ۲ صفحہ ۱ (۸) نمبر ۱۱۴ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۱ و مدراس لا جرنل جلد ۱۴ صفحہ ۴۳ (۹) نمبر ۹۹ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ -
(۱۰) ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۶۵ و جلد ۸ صفحہ ۴۲ -

مقدمہ میں خود شامل ہونیوالے اشخاص جنکے حقوق کا فیصلہ ہو فریق مقدمہ نہیں (۱) اور نہ وہ جنکے خلاف کوئی ڈگری صادر نہوئی ہو (۲) اور نہ وہ نابالغ جسکا باضابطہ ولی دوران مقدمہ مقرر نہ کیا گیا ہو (۳) مقدمہ تقسیم میں فریق ثانی کی والدہ نے اپنے حصہ کا دعوے کیا مگر فریقین نے اسمیں صلح کرلی اور مقدمہ میں والدہ کی غیبت میں ڈگری ہوگئی جس سے وہ اپنے حصہ سے بیدخل ہوگئی - تجویز ہوا کہ زیر دفعہ ہذا اجراء میں والدہ کے عذر کی تحقیقات ہونی چاہیئے تھی اور وہ فریق مقدمہ تھی (۴) خریدار نیلام فریق مقدمہ نہیں ہے (۵) نہ خریدار جائیداد بدوران مقدمہ (۶) نہ خریدار حقوق مدیون ڈگری جو اجراء ڈگری میں نیلام ہوئے ہوں (۷) نہ وہ شخص جو مقدمہ میں مدعا علیہ تھا مگر ڈگری کی تاثیر سے بری کردیا گیا ہو (۸) نہ وہ تیسرا شخص جو نیلام جائیداد مقروقہ کی نسبت اعتراض کرے (۹) مگر ملاحظہ ہو ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱۱۴ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۶ صفحہ ۱ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۱۳۴ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۰ و جلد ۶ صفحہ ۲۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۶۹۶ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۴۶۳ - اسکے خلاف ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۶۳ - خریدار ڈگری بہ تعلق اس سوال کے جو بایع مشتری کے درمیان پیدا ہو فریق مقدمہ نہیں ہے (۱۰) نہ حریف ڈگریداران جن میں سے سب ایک ہی جائیداد کی قرقی چاہتے ہوں یا حصہ رسدی ایک جائیداد کے زر نیلام سے مانگتے ہوں (۱۱)

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۲ صفحہ ۴۶۳ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۱۲۴ و الہ آباد لا جرنل جلد ۷ صفحہ ۴۶۲ و انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۹۶۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۴۶۲ - (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۲۵۷ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۷۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۹ - (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۹۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۳۹۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۴۳ و نمبر ۹۲ سنہ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ (۶) مور انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۶۹ (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۴۳۰ - (۸) ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۱۹۱ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۵۲ - ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۸۰ - (۹) نمبر ۶۳ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۱ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۵۳ و ویکلی رپورٹر متفرق جلد ۲ صفحہ ۵۶ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۵۳
(۱۰) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۵۰ (۱۱) ویکلی رپورٹر متفرق جلد ۲ صفحہ ۴۲ و جلد ۹ صفحہ ۲۲۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۹۴ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱ صفحہ ۳۴۳ و کلکتہ لا جرنل جلد ۶ صفحہ ۴۳۷ و ویکلی رپورٹر متفرق جلد ۵ صفحہ ۱

ملاحظہ طلب انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۳۹۴ - نہ وہ شخص جسنے ایسے حقوق خریدے ہوں جو بعد رجوع مقدمہ مدعا علیہ نے پیدا کر دیئے ہوں (۱) مگر شخص جو بطور قایم مقام کے دعوٰے کرتا ہے فریق مقدمہ ہے (۲) قایم مقام قانونی ہی جو خواہ قبل انڈگری یا بعدش ایزاد کیا گیا ہو (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۸۰ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۷ - اور وہ قایم مقام قانونی ہی جو جایداد مقروقہ کی نسبت عذر کرے کہ وہ اسکی ذاتی ملکیت ہے (۴) الا اسصورت میں کہ ڈگری کا وہ حصہ جسکا اجرا ہے عذر دار سے تعلق رکھتا ہو (۵) مگر ملاحظہ ہو بصورت عذر جایداد کے وقف ہونیکے انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۶۹۰ - اور دربارہ کسی اور حق کے غیر از حق ذاتی انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۴۷۸ و ۳۰۷ و جلد ۲ صفحہ ۷۵۲ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۴۷ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۷ و جلد ۶ صفحہ ۶۲۶- مدیونان ڈگری اپنی حیثیت بطور شبیت میں درخواست زیر دفعہ ہذا کر سکتے ہیں (۶) اور اگر ایک شخص ایک نالش کا کسی ایک حیثیت میں فریق ہے تو وہ ہر ایک ایسی دیگر حیثیت میں جس میں کہ وہ اتفاقیہ ہو جاوے فریق نالش نہیں ہو جاتا جہاں کہ نالش مابین اُس مدیون کے جو ایک مختلف حیثیت میں دعویدار ہے برخلاف تنہا ڈگریدار کے نہیں بلکہ نامبردہ ایک اجنبی شخص نالش سابقہ کی بیدخلی کا نالشی ہے جسنے جایداد مقروقہ نیلام میں خریدکی ہے تو شخص موخر الذکر کی نسبت یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ یا تو ایک فریق نالش سابقہ ہے یا کسی فریق کا قایم مقام ہے تاکہ مقدمہ دفعہ ہذا کے حیطہ میں آجاوے (۷) لیکن جہانکہ ایک ڈگری برخلاف ایک شخص کے بحیثیت قایم مقامی واجب طور پر صادر کیگئی ہو اور اُسکی بموجب کارروائی برخلاف فریق مذکور بحیثیت اُسکی قایم مقامی کے اجرا

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۱۶ صفحہ ۳۰۷ - (۲) بنگال لارپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۴۹ و جلد ۸ صفحہ ۱۸۵ و مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۶۳ - (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۱۳ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۱۳ و ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۴۷ (اجلاس کامل) و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۱ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۵۵ و جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۷ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۴۵۸ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۱۷ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۳۲۷ -

(۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۷ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۷۵۲ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۶۰۰ - (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۴۶ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۲۳ و جلد ۲ صفحہ ۱۰۳ (۷) نمبر ۱۲ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ -

حاصل کرنیکے لئے گئیگئی ہو تو وہ فریق نالش بلحاظ کسی سوال کے جو مابین نامبردہ اور دیگر فریقہاے کے متعلق اجراے ڈگری پیدا ہو حسب مراد دفعہ ہذا تصور کیا جاتا ہے (۱) وہ مدعاعلیہم جو اُس راضینامہ میں شامل نہوں جو چند مدعاعلیہم نے مدعی کے ساتھ کیا ہو مدیونان ڈگری نہیں ہیں اور اگر کوئی امر نزاعی مابین اُنکے اور مدعی کے اجراے ڈگری مذکور میں پیدا ہو تو دفعہ ہذا کی ذیل میں نہیں آتا (۲) انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۱۳۱ کی نسبت اشتباہ کیا گیا - نیز ملاحظہ ہو انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۷۴ - جبکہ ڈگری اور خرید کی بینامی کیگئی ہوں تو وہ فریق جو دراصل واسطہ دار ہوں فریق مقدمہ حسب مراد دفعہ ہذا نہیں ہوتے (۳) لیکن خریدار نیلام فریق مقدمہ ہوتا ہے (۴) گورنمنٹ جملہ امور متذکرہ قواعد ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ - آرڈر ۳۳ - مجموعہ ہذا میں حسب منشاء دفعہ ہذا فریق مقدمہ ہے (۵) مقدمات انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۳۳ صفحہ ۳۷ و انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۹ و جلد ۱۵ صفحہ ۷۷ کو غیر مؤثر سمجھنا چاہئے -

قایم مقام لفظ "قایم مقام" سے جیسا کہ دفعہ ہذا میں مستعمل ہے اگر بلحاظ مدیون ڈگری خیال کیا جائے تو صرف اُسکا قایم مقام جایز یعنی وارث یا وصی یا منتظم مراد نہیں بلکہ اُس سے اُس کا قایم مقام ذیحق مراد ہے اور اُسمیں اُسکے حق کا خریدار بھی شامل ہے جو ڈگری کا جہانتک کہ ایسے حق کو تعلق ہے پابند ہے - اسی مقدمہ میں بنرجی صاحب جسٹس نے یہی راے ظاہر کی ہے کہ دفعہ ہذا میں مدیون ڈگری کے حق کا ہر خریدار جو ڈگری کا پابند ہے مدیون ڈگری کا قایم مقام ہے قطع نظر اس سے کہ اُسنے مدیون ڈگری سے بطور خود خریداری کی ہے یا ایسے نیلام میں خریدار ہے جو اُس ڈگری کے اجراء میں لاعلمی میں آیا جو مدیون ڈگری کے مقابلہ میں حاصل کی گئی (۶)

لفظ "قایم مقام" مندرجہ دفعہ ہذا سے مراد جائز قایم مقامان نہیں بلکہ صرف قایم مقام مراد ہے (۷) یعنی وہ اشخاص مراد ہیں جنکے خلاف ڈگری کا اجراء ہو سکتا ہے (۸) آفیشل اسانی قایم مقام مدیون ڈگری

(۹) بمبئی جلد ۶

(۱) نمبر ۸۰ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ (۲) انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۲۷ (۳) انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۹ و ۷۷ (۴) انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۲۴ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۹۹ (۵) رول ۱۲ - آرڈر ۳۳ مجموعہ ہذا (۶) انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۲ و جلد ۵ صفحہ ۵۶ و انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۸۶ و جلد ۲۳ صفحہ ۱۱۶ و جلد ۵ صفحہ ۵۴۲ و ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۶ یہی مقدمہ انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۴۷۴ -
(۷) انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۲۶۴ و انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۲۸۲ و ۲۹۱ - (۸) انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۳۰ صفحہ ۵۳۶ - (۹) ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۰۳ یہی مقدمہ انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۴۸۶

اور نہ اُن کے منتقل الیہ (۱) خواہ ڈگری سے پہلے خواہ بعد شریک فریق بنائے گئے ہوں (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۳۵۵ منسوخ ہو چکا ہے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۶۲ میں جو ملاحظہ ہوا تھا یہ فیصلہ فل بنچ کا ہے اور اسکا تتبع کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۷ صفحہ ۵۴ میں کیا گیا ہے ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹۶ صفحہ ۳۸۴ و جلد ۲۲ صفحہ ۳۴۲ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۵ - و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۴۶ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۵۰ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۲۲ و جلد ۱۲ صفحہ ۳۱۰ - جائداد جو اثنائے قرقی میں فروخت کردیجائے اسکا خریدار مدیون ڈگر یکا قایم مقام ہے جسنے وہ جائداد فروخت کی ہو (۳) نہیں ہے جبکہ ڈگری منسوخ کردیگئی ہو (۴) خریدار نیلام مدیون ڈگر یکا قایم مقام ہے (۵) لیکن ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۵۰ و مدراس ہائیکورٹس جلد ۴ صفحہ ۳۴۷ و مدراس لا جرنل جلد ۱۴ صفحہ ۲۷ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۷۸ - لیکن اگر ڈگری کے صدور سے پہلے کوئی حق پیدا ہو کر کسی شخص کو ملے تو ایسا حقدار قایم مقام نہیں ہے (۶) اسکا تتبع انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱ میں نہیں کیا گیا -

(۱) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۳ صفحہ ۲۷۶ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۳۴۲ و ۲۴۶ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۵۰۶ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۹ صفحہ ۱۳۴ و جلد ۱۰ صفحہ ۴۲ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۶۲ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۶ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۶۷۰ و جلد ۲۶ صفحہ ۲۵۰ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۲۲ و جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۲ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۳۸۴ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۱۹۲ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۵۴ و جلد ۹ صفحہ ۸۲۴ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۱۰۳۱ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۲۷۰ و جلد ۲۴ صفحہ ۶۸۹ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۳۴۲ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۵۲۹ و مدراس لا جرنل جلد ۲ صفحہ ۱ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۲۸۶ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۴ء صفحہ ۸۴ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۲۹ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۶۷۰ و جلد ۲۶ صفحہ ۲۵۰ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۲۲ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۲۰ و جلد ۱۹ صفحہ ۲۳۳ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۹ء صفحہ ۷۲ - و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۸۵۷ -

(۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۲۰ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۰ء صفحہ ۱۶۰ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۲۳۳ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۱۲۹ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۷۹۳ و جلد ۹ صفحہ ۱۴۰ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۸۴ -

(۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۸۴ و جلد ۷ صفحہ ۳۰۴ اسکے خلاف انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۰۶ و جلد ۹ صفحہ ۱۴۱

نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۱۳۱ - اور خریدار حقوق مدعی بھی جو مسل پر نہیں لایا گیا قایم مقام نہیں ہے (۱) مگر ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۴۱ نیز خریدار نیلام (۲) یا خریدار حقوق مزارعہ مندرجہ کاغذات جبکہ بیع خانگی ہو (۳) قایمقام نہیں مگر جو شخص ڈگری کو قرق کرائے وہ ڈگریدار کا قایم مقام ہے (۴) اگرچہ یہ حالت مدیون ڈگری کے منتقل الیہ حقوق کی نہیں ہے (۵) خانگی خریدار ڈگریدار اسکا قایم مقام ہے (۶) نہ کہ خریدار نیلام (۷) خریدار نیلام مدیون ڈگری کا قایم مقام ہو سکتا ہے (۸) اگر ڈگریدار خود خریدار نیلام ہو تو اسکی حیثیت ایسی ہی ہوتی ہے جیسی کہ کسی اور خریدار نیلام کی (۹) لیکن ناکس صاحب وچیف جسٹس صاحبکو اختلاف ہے ان کے نزدیک ڈگریدار کی بدستور حیثیت ڈگریدار کی رہتی ہے اگر کوئی سوال مابین اسکے اور مدیون کے پیدا ہو تو اسکا تصفیہ زیر دفعہ ہذا ہونا چاہیئے (۱۰) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۱۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۶۸۲ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۵۰۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۲۹۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۲۲۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۱ صفحہ ۳۴۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۲۲۲ و جلد ۲۱ صفحہ ۵۰۴ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۷۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۶۳۱ - آفیشل اسائنی

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۱۵۰ و جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۹۴ و ۵۲۴ و جلد ۱۰ صفحہ ۱ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۴۳ و جلد ۱۵ صفحہ ۲۹۰ (۳) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۶ صفحہ ۱۳۴ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۳۷۱ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۲۰ و جلد ۹ صفحہ ۳۱۸ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۲۴ و جلد ۷ صفحہ ۶۸۱ و جلد ۵ صفحہ ۹۴ - (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۷ - (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۳۱۶ و بمبئی لا رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۲۵۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۷ و مدراس لا ٹیمس جلد ۳ صفحہ ۳۰۶ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۳۷۹ بخلاف ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۵۰۷ و جلد ۲۸ صفحہ ۸۷ و مدراس لا جرنل جلد ۱۴ صفحہ ۴۷ (۸)

(۸) نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ - (۹) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۸۲ بحوالہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۲۲۲ - و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۶۸۲

(۱۰) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۸۲ - و الہ آباد لا جرنل جلد ۴ صفحہ ۷۱ و مدراس لا ٹیمس جلد ۵ صفحہ ۸۱ (اجلاس کل) و اودھ کیسز جلد ۱۴ صفحہ ۷۰ -

دیالیہ مدیونڈگری کا قایم مقام نہیں (۱) بخلاف اسکے انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۹۴ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۷۵۲ ۔ شفیع کا قایم مقام ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۲۷ ۔ مگر اس کے خلاف انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۴۳۵ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۱ع صفحہ ۵۷ ۔ اور بیع بالوفا ۔ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۸۴ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۴ع صفحہ ۱۵۱ ۔ و خریدار بطور خانگی جایداد مدیونڈگری جبکہ ڈگری محض زرنقد کی ہو (۲) اور نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۳۷۸ و مدراس لاجرنل جلد ۷ صفحہ ۱۹۵ ۔ جبکہ ڈگری کا واسطے نیلام ایک خاص جایداد مرہونہ کے اجرا جاری ہو تو اشخاص جو کارروائی اجرا میں مدیونڈگری کے قایم مقام ہوں عذر نہیں کرسکتے کہ مدیون ڈگری جایداد کو رہن کرنے کا مجاز نہ تھا اور ڈگری صادر نہ ہونی چاہئے تھی (۳) مگر جب خریدار نیلام کے حقوق مدیون ڈگری سے مخالف ہوں تو وہ قایم مقام نہیں ہوتا (۴) انتقال کی بعض دیگر صورتوں کی نسبت ملاحظہ ہوں انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۱۰۶ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۶۷ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۳۴۲ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۱ع صفحہ ۵۱ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۵۰۴ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ ۱۱۷ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۵۲۱ و جلد ۲۸ صفحہ ۷۰۸ و مدراس لاٹیمس جلد ۴ صفحہ ۷۴ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۱۱۹ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۹۲۴ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۵۴ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۳۷۸ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۲۸۴ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۶ع صفحہ ۵۱ ۔ وجود قایم مقامی اور جایداد مستلزم نیلام کی نسبت اسی دفعہ کے نیچے فیصلہ ہوگا (۵) وہ شخص جو ارجاع نالش کے بعد مدیون سے حق کا دعویدار ہو اور جسکا نام درج مسل ہو مدیون ہی ہے اور حسب مراد دفعہ ہذا اسکا قایم مقام نہیں (۶)

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ ۸۶۴ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۸ع صفحہ ۲۰۳ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۲۸۶ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۲۷ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۹ع صفحہ ۶۴ و سنہ ۱۹۰۶ع صفحہ ۲۸ ۔ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۵۴ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۲ع صفحہ ۲۸ و الہ آباد لاجرنل جلد ۵ صفحہ ۵۴۷ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۲۶۴ ۔
(۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۳۲۳ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۹ع صفحہ ۴۰ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۶۴۲ (۶) نمبر ۱۵۱ سنہ ۱۹۰۸ع پنجاب ریکارڈ ۔

ایک شخص جو متوفی ڈگریدار کے بلا سے اغراض اجرائے ڈگری بحق ورثائے قایم مقام ہونیکا دعویدار ہے اور اسلئے اسنے اجرار کی درخواست کی ہے اور جسکو عدالت نے بحیثیت سائل تسلیم کیا گیا ہے۔ مگر بحیثیت قایمقام متوفی ڈگریدار کے اُسے تسلیم نہیں کیا گیا۔ اور عدالت نے اُسے ڈگری مذکور کے اجراء کی اجازت دینے سے انکار کیا ہے بجز اُس صورت کے اور اُسوقت تک کہ نامبردہ اپنا استحقاق قایم مقامی بنالش نمبری ثابت کرے حسب مراد دفعہ ہذا ایک قایم مقام نہیں ہے محض واجب تعبیر عبارت مندرجہ ماتحتی دفعہ (۱) امور نزاعی جو مابین فریقین نالش جنمیں ڈگری صادر کیگئی تھی۔ یا اُن کے قایم مقامان کے مابین'' ایک ایسی تعبیر ہے جسکے رو سے عبارت مذکور اصلی فریقین اور اصلی قایم مقامان تک جو بحیثیت مذکور مسل میں داخل کئے گئے ہوں محدود ہو جاتی ہے اور کہ نہ تو ہردو فریق میں سے کوئی اور نہ قایم مقامان میں وہ اشخاص شامل ہیں جو فریقین یا قایم مقامان ہونیکے جیسی کہ صورت ہو دعویدار ہیں مگر وہ مسل میں داخل نہیں کئے گئے ہیں (۱) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۱۲ ۱۸۸۵ء و نمبر ۸۰ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ۔ اگر ڈگری برخلاف کرناون تارواد کے بحیثیت قایم مقامی ہو تو جملہ ممبران تارواد اُسکے قایم مقام متصور ہونگے (۲)

ڈگریدار فارق اپنے مدیون ڈگری کا قایم مقام حسب منشاء دفعہ ہذا نہیں ہے (۳) قایم مقامان قانونی کو حسب دفعہ ہذا اپنا دعوئے پیش کرنا چاہئے وے نالش قبضہ جداگانہ میں جو ابدہی بذریعہ خریدار نیلام پیش نہیں کرسکتے (۴) نالش منجانب فریق یا قایم مقام بنام خریدار نیلام واسطے اعتراض کرنیکے جو اندر دفعہ ہذا ہو قابل پذیرائی نہیں ہے اور خریدار نیلام بصیغہ اجراء ڈگری قایم مقام ڈگریدار یا مدیون ڈگری کا نہیں ہے (۵) اگر مدیون اثنائے کارروائی اجراء میں اتفاقاً فوت ہو جائے تو ایسی صورت میں عدالت اجراء کنندہ ڈگری بروئے دفعہ ہذا اُس کے قایم مقام کو فریق بنا سکتی ہے (۶) خریدار نیلام حسب منشاء دفعہ ہذا قایمقام مدیون ڈگری مرتہن دوم کا تھا اور وہ مستحق تھا کہ روپیہ جمع کرے قبل منظوری نیلام کے خریدار نیلام کو ایسا حق جائداد میں حاصل ہے کہ جس سے وہ دفعہ ۹۱ - ایکٹ انتقال جائداد انفکاک کی بعد عاکر سکے (۷)

(۱) ملاحظہ ہو نمبر ۹۷ ۱۸۸۵ء پنجاب ریکارڈ۔ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۱۵ و مدراس لا جرنل جلد ۱۷ صفحہ ۷۷ ۳ و مدراس لا ٹائمس جلد ۲ صفحہ ۱۳ (۳) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۴

(۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۴ صفحہ ۵۴۶ - (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۴ صفحہ ۱۷۴

(۶) نمبر ۹۷ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ (۷) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۹۵۴ یہی مقدمہ کلکتہ لا جرنل جلد ۵ صفحہ ۵۴

وہ شخص جسکے پاس حقیت دخیلکاری قابل انتقال رہن کیگئی تھی قبل نیلام صیغہ اجرائے ڈگری لگان کے حسب معنی دفعہ ہذا قایم مقام مدیون ڈگری کا ہے اور وہ بغرض منسوخی نیلام حسب دفعہ ہذا درخواست پیش کرسکتا ہے (۱)

مدعا علیہ نے ایک جائیداد دوران قرقی خرید کی لیکن وہ ڈگری یکطرفہ جسکے رو سے قرقی ہوئی تھی منسوخ ہوگئی اور مقدمہ کی تجویز روئداد کے بعد ڈگری صادر ہوئی - باجرائے اسڈگری ڈگریدار نے درخواست نیلام جائیداد مقروقہ کی پیش کی برطبق اسکے مدعا علیہ نے اعتراض حسب آرڈر ۲۱ رول ۵۸ بدین مضمون پیش کیا کہ اُسنے جائیداد مدیون ڈگری سے خرید کی تھی اُسکا اعتراض بربنائے قبضہ منظور ہوا - ڈگریدار نے نالش استقرار اس امر کے دایر کی کہ مدعا علیہ کوئی حق جائیداد مدیون میں حاصل نہیں ہوا تجویز ہوئی کہ مدعا علیہ خریدار دوران قرقی موجودہ تصور نہیں کیا جاسکتا - پس وہ قایم مقام مدیون ڈگری حسب دفعہ ہذا نہیں ہے اور نالش مدعی میں دفعہ ہذا عارض نہیں ہے (۲)

اجلاس کامل (ہرنگٹن صاحب وگیٹ صاحب جسٹسان مختلف الرائے) جبکہ برطبق وفات کسی شریک ہندو خاندان مشترک تابع متاکشرا کے کہ جسپر ڈگری زرنقد صادر کیگئی ہو اُسکے پسر کا نام بحیثیت اسکے قایم مقام قانونی کے کاغذات میں درج کیا جائے تو فیصلہ بحیثیت ذمہ داری جائیداد موروثی کا کہ جو پسر نے بذریعہ حق باقیماندگی حاصل کی ہو بابت اُس قرضہ کے جسکی بابت ڈگری صادر کیگئی بصیغہ اجرائے ڈگری ہوسکتا ہے اور نالش جداگانہ کی ضرورت نہیں (۳)

خریدار صیغہ اجرائے ڈگری موسومہ منتقل الیہ غیر رجسٹری شدہ حقیت دخیلکاری و نیز منتقل الیہ بلا رجسٹری خود پابند ڈگری لگان کے ہیں جو بعد ازاں بنام اسامی مندرجہ رجسٹر کے حاصل کیگئی - پس خریدار قایم مقام مدیون ڈگری کا حسب مراد احکام دفعہ ہذا کے ہے اور درخواست منسوخی نیلام کی جو باجرائے ڈگری لگان کیگئی بوجہ فریب کے کرسکتا ہے (۴) جبکہ کارروائی اجرا بمقابلہ مدیون ڈگری شروع کی گئی ہوں تو وہ بعد اسکی وفات کے بذریعہ قایم کرنے نام قایم مقام قانونی بجائے مدیون ڈگری متوفی کے درخواست اجرا میں جاری رکھی جاسکتی ہیں

---

(۱) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۱۲ - (۲) الہ آباد لا جرنل جلد ۷ صفحہ ۲۶ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۲ صفحہ ۱۲۹ - (۳) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۵۹۳ -

(۴) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۹۸

یہ ضروری نہیں ہے کہ درخواست جدید حسب آرڈر ۲۱ رول ۱۱ پیش کیجائے (۱) یہ امر کہ آیا کسی فریب کا ارتکاب کسی نیلام اجرائے ڈگری میں خواہ تنہا ڈگریدار نے یا ڈگریدار اور خریدار نیلام نے ملکر کیا ایک بحث ایسی ہے جو مابین فریقین نالش پیدا ہوتی ہے اور اسوجہ سے حسب دفعہ ہذا قابل تجویز ہے لیکن یہ امر کہ آیا کسی فریب کا ارتکاب بہ تعلق نیلام بصرف خریدار نیلام نے کیا قابل تجویز نہیں ہے۔ مزید براں خریدار نیلام قایم مقام ڈگریدار متصور نہیں ہو سکتا (۲) چونکہ جائداد عدالت نے جمناجی کی بطور جائداد مہادیو گرگے سے نیلام کی تھی لہذا بحث بتعلق اجرائے ایسی ڈگری کے ہے جو مابین ڈگری دار اور مدعا علیہم کے بحیثیت مدیونانڈگری حسب دفعہ ۵۲ پیدا ہوئی ہے لہذا وہ امر متعلق اُن کے تھا جو داخل دفعہ ہذا بوجہ تشریح دفعہ ۱۴۱ کے ہے کہ درخواست ہائے اجرائے ڈگری کارروائیات نالشات کی تھیں لہذا مدعا علیہم پر لازم تھا کہ نسبت قرقی و نیلام کے کہ جہانتک ڈگریدار کے فعل کو تعلق ہے اعتراض کریں (۳) ایک پسر ایک رکن ایک مشترکہ ہندو خاندان کا جو اپنے باپ کی وفات پر ایک نالش حصول قرضہ واجب از طرف متوفی میں بطور اُس کے قایم مقام قانونی کے فریق مدعا علیہ بنایا گیا ہو کارروائیات اجرائے میں اُس قرضہ کے جواز کی بابت اعتراض کرنیکا مستحق ہے جسکے متعلق ڈگری اجرا طلب صادر ہو چکی تھی (۴)

امور متنازعہ بصیغہ اجراء پریوی کونسل سے منسوخی فیصلہ ہائیکورٹ تجویز ہوئی کہ نالش مابعد جو اپیلانٹ نے واسطے بیعبات کے دائر کی از روئے دفعہ ہذا ممنوع السماعت نہیں ہے یہ امور متنازعہ مابین فریقین کے ایسے نہ تھے جو عدالت سے اجرائے ڈگری نالش سابق میں طے ہو سکتے (۵)

جملہ امور نزاعی جو ڈگری کی اجراء یا الفا یا بیباقی سے تعلق رکھتے ہیں جملہ سوالات جو مابین فریقین ڈگری یا اُنکے

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۴ صفحہ ۱۴۲ (۲) اودہ کیسز جلد ۱۲ صفحہ ۱۷۵ - (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۴ صفحہ ۵۴۶ - (۴) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۷۴ سنہ ۱۹۰۷ء بحوالہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۵۹۳ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۲۸ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۲ صفحہ ۳۳۶ - یہی مقدمہ کلکتہ لا جرنل جلد ۲ صفحہ ۱۷۳ - یہی مقدمہ بمبئی لا رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۲۷۴ - یہی مقدمہ مدراس لا جرنل جلد ۱۵ صفحہ ۱۹۱ - یہی مقدمہ انڈین اپیل جلد ۳۲ صفحہ ۱۲۳ (پریوی کونسل)۔

قایم مقامان کے متعلق اجراء یا انفاء یا بیباقی ڈگری کے پیدا ہوں اُنکا تصفیہ بروے دفعہ ہذا صیغہ اجراء میں کیا جانا چاہئے - یہ ضرور ہے کہ تنازعات یا سوالات مذکور کا ڈگری سے بلاواسطہ تعلق ہو (۱)، لہذا جس حال میں کہ ڈگری جو ایک ہندو باپ خاندان غیر منقسمہ کے برخلاف ہو اگر اُس کا اجراء بمقابلہ پسران بطور قایم مقامان مدیون متوفی کرایا جاوے تو پسران صیغہ اجراء میں اعتراض کرسکتے ہیں کہ قرضہ جسکی بابت ڈگری ہے خلاف تہذیب یا ناجائز تہا کیونکہ یہ ایک سوال متعلق اجراء کے ہے (۲) اور جدی جایداد کی ذمہ داری کے متعلق جو سوالات پیدا ہوں اُنکا فیصلہ بہی صیغہ اجراء میں ہونا چاہئے بشرطیکہ جایز قایم مقامان باضابطہ طور پر درج مسل کئے گئے ہوں (۳) سوالات مابین ڈگریدار اور قایم مقامان مدیون ڈگری کے کہ آیا جایداد جو ان کے قبضہ میں آگئی ہے اجراء میں لئے جانے کے مستوجب ہے یا کہ اُنکی اپنی جایداد ہے جو اور طرح سے حاصل کیگئی ہے اور اجراء میں لئے جانیکی مستوجب نہیں ہے اجراء ڈگری میں فیصل کئے جانے چاہئیں (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۱۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۱۳ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۰ء صفحہ ۱۳۷ (اجلاس کامل) و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۱۵ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۶۹۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۳ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۹ء صفحہ ۱۰۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۱۰۵ - دعوے قایم مقام قانونی مدیون کا نسبت اسکے کہ جایداد مقروقہ مدیون متوفی کی نہیں ہے بلکہ اُسکی ہے دفعہ ہذا کی ذیل میں آتا ہے (۵) اور دعوے نسبت اس امر کے کہ جایداد ڈگری میں قابل قرقی و نیلام ایک سوال متعلق اجرائے ڈگری ہے (۶)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۷۴ - (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۳۹ - و بمبئی لا رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۹۳۹ - و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۰ صفحہ ۲۸۵ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۲۶۴ و نمبر ۸۷ سنہ ۱۸۹۷ء پنجاب ریکارڈ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۵۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۷۴۵ و ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۵ سنہ ۱۸۸۵ء صفحہ ۲۳۱ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۴۷ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۸۵ و بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۶۵ و ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۲۸۰ - و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۵۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۳۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۷۱۱ و جلد ۱۶ صفحہ ۶۰۳ - (۶) نمبر ۴۷ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ -

جبکہ مدیون ڈگری بعد صدور ڈگری فوت ہو جاوے اور اُسکی قائمقامان بیچ مسل کارروائیات اجرائ کئے جاویں تو سوالات جو وہ متعلق جایداد کے کہ وہ متوفی کی متروکہ بقبضہ نامبردگان نہیں ہے ایسے سوالات ہیں جنکا فیصلہ صیغہ اجراء میں ہونا چاہئیے نہ کہ بذریعہ نالش جداگانہ کے (۱) اور یہ سوال کہ جایداد جدی ہے اور قابل نیلام نہیں ہے ایسا سوال ہے جسکا فیصلہ بھی اجراء میں کیا جانا چاہئیے (۲) اور یہ سوال کہ آیا زرثمن میعاد کے اندر داخل ہوا یا نہیں ایک سوال متعلق اجرائے ڈگری ہے (۳) ڈگریدار خریدار نیلام نے درخواست قبضہ جایداد خرید کردہ خود کے کی مگر وہ خارج ہوئی۔ اُس کے ورثاء نے بعد وفات مزید درخواست کی وہ بھی ڈسمس ہوئی۔ ازاں بعد ورثاء مذکور نے جایداد مذکو مدعیان حال کے ہاتھ فروخت کردی جنھوں نے نالش واسطے دلاپانے قبضہ جایداد مذکور کے کی تجویز ہوئی کہ حق مدعیان نسبت دلاپانے قبضہ اراضی کے ایک سوال متعلق اجراء یا ایفاء یا بیباقی ڈگری کے تھا اسلئے نالش ممنوع السماعت ہے (۴) سوال متعلق منسوخی نیلام باجرائے ڈگری زیر قاعدہ ۸۹- آرڈر ۲۱ مجموعہ ہذا- ایک سوال متعلق اجرائے ڈگری ہے (۵) نیز ملاحظہ ہو انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۷۰ و انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۷۳ و جلد ۲۹ صفحہ ۵۸۴ و انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۲ و انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۸۰- لیکن دعوائے ہرجانہ جایداد خرید کردہ از طرف خریدار نیلام بنام مدیون اور دیگر اشخاص کے جو فریق ڈگری نہ ہوں حسب مراد دفعہ ہذا ایک سوال متعلق اجرائے ڈگری کے نہیں ہے (۶)

نزاعات جو مابین قایم مقامان مدیون ڈگری و ڈگریداران کے پیدا ہوں۔	جس صورت میں مدیون ڈگری قبل صدور ڈگری کے فوت ہو جاوے اور اس کے قائم مقامان جائز کا نام کارروائی

اجراء میں مسل پر اس غرض سے درج کیا جاوے کہ وہ ڈگری کی نسبت اُس کے قایم مقام سمجھے جائیں

(۱) انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۱۵ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۵ و انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۳ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۰ء صفحہ ۱۲۷ (اجلاس کامل) و انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۷- (۲) انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۲۷۳ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۳- (۳) نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۳ء پنجاب ریکارڈ- (۴) انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۸۷ و مدراس لا جرنل جلد ۱۴ صفحہ ۴۷۴- (۵) انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۵۰۷- (۶) انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۳۷ و مدراس لا جرنل جلد ۱۷ صفحہ ۵۴۳ و مدراس لا ٹائمس جلد ۲ صفحہ ۳۴۷

تو جو نزاعات اس جایداد کی نسبت وے پیش کریں جسکی نسبت الکایہ بیان ہے کہ متوفی کی جایداد موجودہ سے جو اُسکے قبضہ میں ہے وہ متعلق نہیں اور اسوجہ سے وہ اجرائے ڈگری میں نہیں لیجا سکتی ایسی نزاعات ہیں جن کو حسب دفعہ ہذا صیغہ اجرا میں فیصل ہونی چاہیے نہ بذریعہ نالش جداگانہ میں (۱)

عذرات و احکام جو دفعہ ہذا کی ذیل میں آتے ہیں۔

عذرات بہ تعلق قرقی و نیلام جایداد (۲) وگرفتاری مدیون (۳) و قید (۴) حکم در بارہ نامنظوری نیلام بربنائے اسکے کہ کوئی ڈگری موجود نہ تھی (۵) در بارہ تقرری یا برطرفی رسیور کے دعوے اہتمام ترکہ میں (۶) اور تعداد ضمانت کی (۷) زمین جسکا قبضہ دیا گیا ہے ڈگری میں شامل ہے یا نہیں (۸) اشتہار نیلام کا اخفاء (۹) کسی کہاتہ زمینی کا قابل نیلام ہونا یا نہ ہونا (۱۰) نیلام کا بربنائے رواج جایز ہونا (۱۱) حکم جس سے ایک ایسی درخواست نامنظور ہوئی کہ اشتہار نیلام میں قیمت جایداد کی کم لگائی گئی ہے (۱۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۳۷۴ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۴۴ و جلد ۶ صفحہ ۳۹۳ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۳۵ و ۱۵۹ - یا حکم ڈسمسی درخواست منسوخی نیلام جو اسوجہ پر کیگئی ہو کہ مدیون کو نوٹس نہیں دیا گیا اور کہ جایداد کم قیمت پر نیلام کیگئی ہے (۱۳) حکم ڈسمسی بوجہ عدم پیروی درخواست مدیون ڈگری کہ ڈگری زائد المیعاد ہو چکی ہے (۱۴) حکم متعلقہ جایداد قرق شدہ باجرائے ڈگری (۱۵) یا حکم برطرفی نیلام (۱۶) عذر در بارہ

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۳۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۱۷ کا حوالہ دیا گیا۔ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۸۰ - (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲ و جلد ۴ صفحہ ۳۷۴ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۹۶ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۳۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۸۳ - (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۳ (۴) نمبر ۹۹ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۱۷۵ (۶) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۳۰۳ (۷) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۰ (۸) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۹۴ (۹) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۴۱۳ (۱۰) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۱۸۷ (۱۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۷ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۹۶۳ (۱۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۶۱۷ - (۱۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۵۷۲ - (۱۴) ،، ،، ،، جلد ۲۸ صفحہ ۸۱ - (۱۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۵۵ - (۱۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۱۰۸ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۶۹ -

اسلئے کہ ڈگریدار کو عامل عدالت نے زیادہ زمین دلادی حالانکہ ڈگری میں کم تھی (۱) درخواست دربارہ منسوخی نیلام بربنائے اسکے کہ یکطرفہ ڈگری جسکے اجراء میں نیلام کا حکم ہوا تھا منسوخ ہوچکی ہے (۲) یا بربنائے فریب (۳) درخواست واسطے واپسی ایسے زر کے جو ڈگریدار نے ڈگری سے زیادہ وصول کرلیا ہو (۴) بعد منسوخی ڈگری درخواست واسطے بازیافت زرثمن یا جائیداد یا سود یا واصلات کے (۵) حکم قید با جرائے ڈگری ایسا حکم ہے (۶) عذر مدیون ڈگری سے دفعہ ہذا متعلق ہے اور اسکی سماعت حسب آرڈر ۲۱ رول ۵۸ نہیں ہوسکتی (۷)

عذرات جو دفعہ ہذا کی ذیل میں نہیں آتے۔

اگر سوال یا عذر ایسا ہو جو بالواسطہ طور پر جو اجرائے ڈگری سے متعلق ہو گو کہ مابین انہی فریقین کے ہو تو وہ دفعہ ہذا کی ذیل میں نہیں آئے گا (۸) یعنی اگر وہ ایسا سوال یا عذر ہو جس سے ڈگری کے اجراء میں مزاحمت یا روکاوٹ پیدا ہوتی ہو (۹) یا مابین فریقین نالش نہ پیدا ہوتا ہو جس میں کہ حکم یا ڈگری صادر ہوئی ہے (۱۰) یا ایسا سوال ہو جسکا فیصلہ مناسب طور پر اجراء میں نکیا جاسکتا ہو (۱۱) یا اگر وہ ایک حکم بصیغہ اجراء نہ ہو مثلاً حکم درمیانی بدوران نالش مشعر تقرر کمیشن برائے کرنے تقسیم قبل از ڈگری ابتدائی کے (۱۲) یا اگر وہ بلاواسطہ اور بعیدی طور پر اجرائے ڈگری سے تعلق رکھتا ہو (۱۳) یا کہ ڈگری کا الغاء

---

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۳۸۴ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۱۲۱ و ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۹ء صفحہ ۲۱۹ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۸۱۰ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳۴ صفحہ ۶۹۸ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۲۴۲ و جلد ۳۵ صفحہ ۱۶ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۶۸۱ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۰۶ و الہ آباد لا جرنل جلد ۳ صفحہ ۵۶۴ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۷ صفحہ ۲۰۷ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۷ و ۳۳۶ فٹ نوٹ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۹۷ و ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۱۹ ۱۸۹۹ء صفحہ ۱۸۱ (۵) دفعہ ۴۴ مجموعہ ہذا و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۵ و جلد ۲۹ صفحہ ۴۳ و جلد ۲۸ صفحہ ۶۶۵ و جلد ۲۷ صفحہ ۸۵۴ و جلد ۲۵ صفحہ ۱۴۴ و جلد ۲۷ صفحہ ۱۵۵ و جلد ۲۶ صفحہ ۷۴۴ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۴ء صفحہ ۶۱ و الہ آباد لا جرنل جلد ۱ صفحہ ۶۵ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۴ء صفحہ ۲۰۵ (۶) نمبر ۶۹ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ (۷) اودہ کیسز جلد ۸ صفحہ ۴۰۵ - (۸) کلکتہ لارپورٹ جلد ۳ صفحہ ۵۴ و ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۵۴ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۳۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۰ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۹ صفحہ ۹۵۲ - (۹) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۱۸۷ - (۱۰) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۲۸ و ۲۳۰ (۱۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۷ صفحہ ۳۲۵ (۱۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۲۵ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۴۵ (۱۳) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۹ صفحہ ۹۸۹ و ۹۹۱

کیا جا چکا ہو (۱) یا اگر حکم دوران اجرائے ڈگری میں صادر نہ کیا گیا ہو بلکہ بعد اجرار کے صادر کیا گیا ہو اور جبکہ کارروائیات ختم ہو چکی ہوں (۲) بخلاف انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۴ صفحہ ۵۰۴ یا سوال ایسا ہو جو ڈگری کے اندر نہ آتا مثلاً تشخیص ہرجانہ بابت زاید اجرار کئے جانے کے (۳) یا بابت ہرجانہ اُس ضرر کے ہو جو بعد اس کے کہ نیلام منظور ہو کر جائیداد حوالہ ہو چکی ہو جائیداد کو پہونچایا گیا ہو (۴) یا کہ ڈگری فریب یا سازش سے حاصل کی گئی ہے (۵) یا یہ کہ معاہدہ جو ہمراہ نابالغ بغیر منظوری عدالت کیا گیا ہے جائز ہے یا نہیں (۶) یا کہ فریق اقبال کنندہ کو اقبال کرنے کا اختیار تھا (۷) یا متعلق جوازیت ڈگری (۸) یا عذرات جو قبل صدور ڈگری کے پیدا ہوئے تھے (۹) یا جبکہ سوال متعلق معنے ڈگری کے ہو جبکہ الفاظ ڈگری غیر مشخص ہوں (۱۰) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۲۳ - جبکہ مدیون یا اُس کے قائمقامان کا یہ دعوے ہو کہ جائیداد مقروقہ اُنکی اپنی نہیں بلکہ بطور امین اُنکے قبضہ میں ہے تو وہ دفعہ ہذا کی ذیل میں نہیں آتا (۱۱) اور نہ اعتراض منجانب وارث بازگشت نسبت قرقی صیغہ اجرار میں اس وجہ پر کہ ڈگری اس کے حق بازگشتی پر قابل پابندی نہیں ہے زیر دفعہ ہذا آتا ہے (۱۲) جب مدیون ڈگری کے قایم مقام جائز نے یہ عذر پیش کیا کہ جائیداد جسکے نیلام کی استدعا کارروائی اجرار میں کی گئی وہ مدیون ڈگری کی جائیداد نہ تھی بلکہ ایسی جائیداد تھی جس پر وہ بحیثیت امین دوسروں کی

(۱) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ ۳۹ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۵۰۶ و ۵۰۹ و الہ آباد در ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۵۲۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۶۷۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۲۳۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۴۶ (۳) کلکتہ لا جرنل جلد ۶ صفحہ ۵۲۷ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۱ صفحہ ۳۳ و مدراس لا جرنل جلد ۱۷ صفحہ ۵۴ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۰۸ و ۳۰۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۹۶۶ و جلد ۲۶ صفحہ ۲۳ و ،، ،، جلد ۲۸ صفحہ ۲۰۴ (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۵۰۳ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۶۳۹ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۲۲۶ (۸) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۷۴ و جلد ۳۴ صفحہ ۲۶ (۹) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۹ صفحہ ۷۹۶ -

(۱۰) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۹۲ - (۱۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۲۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۶ و جلد ۸ صفحہ ۶۲۶ - ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۶ء صفحہ ۲۲۸

(۱۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۲۰۴ -

جانب سے قابض تھا اور اسکا عذر منسوخ کیا گیا تو یہ تجویز ہوئی کہ ایسا عذر حسب دفعہ ہذا قایم نہیں رکھا جاسکتا اور یہ کہ چونکہ یہ عذر حسب آرڈر ۲۱ رول ۵۸ و ۶۰ تھا اسلئے کوئی اپیل نہیں ہوسکتا بلکہ چارہ کار یہ تھا کہ نالش جداگانہ حسب آرڈر ۲۱ رول ۶۳ دایر کیجاتی (۱)

حالات جنمیں عرضیدعوے بطور درخواست حسب دفعہ ہذا تصور کیجاسکتی ہے

مدعی کے پدر نے مدعا علیہ سے قرضہ لیا تھا مدعا علیہ نے مدعی اور اسکے بھائیوں پر بعد وفات پدر کے نالش دلا پانے زر قرضہ مذکور کی دایر کی اور ڈگری زر نقد حاصل کی اور اجرائے ڈگری مذکور میں کچھ جایداد موروثی قرق کرائی۔ قرقی کی نسبت اعتراض کیا گیا لیکن وہ دونوں عدالت ہائے ماتحت نے نامنظور کیا برطبق اس کے پسران نے ہائیکورٹ میں اپیل کیا دوران فیصلہ ہائیکورٹ مدعی نے عدالت میں روپیہ جمع کیا اور مدعا علیہ نے روپیہ وصول کرلیا ہائیکورٹ نے یہ تجویز کیا کہ بر بنائے صحیح تعبیر ڈگری کے جایداد قرق اور نیلام نہیں ہوسکتی تھی برطبق اسکے مدعی نے نالش دلاپانے روپیہ کی جو اُسنے جمع کیا تھا محض بوجہ فیصلہ ہائیکورٹ کے دایر کی تجویز ہوئی کہ نالش قابل پذیرائی نہیں ہے اور عرضیدعوے انہیں حالات میں بطور درخواست حسب دفعہ ہذا تصور نہیں کیا جاسکتا (۲)

نزاع جو اجرائے ڈگری کے متعلق نہ ہو۔

مدعی نے نالش حکم امتناعی میں ڈگری حاصل کی جسکے رو سے مدعا علیہ کو ایک محدود رقبہ کے اندر عمارت بنانیکی ممانعت کیگئی اور خرچہ دلایا گیا۔ ڈگری بغرض حصول خرچہ جاری کرائی گئی۔ بعد ازاں مدیون ڈگری نے عدالت اجراء کنندہ میں یہ درخواست دی کہ ڈگریدار کو یہ حکم دیا جائے کہ وہ اُن عمارات کو منہدم کردے جو اُس نے اُن حدود سے باہر بنائی تھیں جو ڈگری میں بیان کئے گئے۔ اور حسب استدعا حکم حاصل کیا۔ تجویز ہوئی کہ ایسے حکم کی ناراضی سے اپیل نہیں ہوسکتا (۳)

نزاع باہم دو مدیونان ڈگری کے نسبت حق متعلقہ جایداد کے جو بصیغہ اجراء نیلام کی گئی۔

ایک ڈگری موسومہ کستورا کنور و جلیبا کنور کے اجراء میں بعض جایداد مدیونان ڈگری کی نیلام کیگئی اور اسکو گیا پرشاد نے خرید کیا اور نیلام منظور کیا گیا برطبق اسکے گیا پرشاد نے

(۱) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۵۷ - انڈین کیسز جلد ۳ صفحہ ۹۵۸ - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۷۲ -
(۲) الہ آباد لا جرنل جلد ۶ صفحہ ۴۴۱ - یہی مقدمہ
(۳) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۹ء صفحہ ۱۹۱ - یہی مقدمہ

حسب آرڈر ۲۱ رول ۹۵ یہ درخواست کی کہ بجائے سائل کے جلیبا کنور کا نام قایم کیا جائے اور مسماۃ کو قبضہ دلایا جائے اس درخواست کی نسبت کستورا کنور نے اس بنا پر عذر کیا کہ اُسنے کچھ عرصہ قبل اجرائے ڈگری اور نیلام جایداد کے جلیبا کنور کو کچھ روپیہ دیا تھا اور اُس نے اس روپیہ کا تصرف بیجا کیا اور اس روپیہ سے اُسنے وہ جایداد خرید کی کہ جو بصیغہ اجرائے ڈگری نیلام ہوئی تھی تجویز ہوئی کہ عذر ایسا پیش نہیں کیا گیا ہے کہ جو در اصل منشاء دفعہ ہذا ہوا اور اسوجہ سے بنا رافعی حکم منظوری درخواست خریدار نیلام حسب آرڈر ۲۱ رول ۹۵ - اپیل نہیں ہو سکتا (۱)

مدعا علیہم جو اُس مصالحت میں شریک نہ ہوئے ہوں جسکی بناء پر ڈگری صادر کیگئی مدیونان ڈگری نہیں ہیں

آرڈر ۲۱ رول ۹۹ - ایسے مدعا علیہم سے متعلق ہے - جسصورت میں کہ ڈگری بربنائے ایسے صلحنامہ کے ہوئی ہو جو مابین مدعی اور بعض مدعا علیہم نالش کے تحریر ہوا تھا اور اُس میں تصفیہ حقوق اُن مدعا علیہم کا نہوا ہو جو شریک مصالحت نہ تھے تو ایسے مدعا علیہ مدیونان ڈگری نہیں ہیں اور اگر کوئی نزاع بصیغہ اجرائے ڈگری مذکور مابین مدعی اور مدعا علیہم مذکور پیدا ہو تو اُسکا فیصلہ حسب آرڈر ۲۱ رول ۹۹ کیا جانا چاہیئے نہ کہ حسب دفعہ ہذا (۲)

نالش جداگانہ ہو سکیگی

جو تنازعات بلا واسطہ اجراء سے تعلق نہیں رکھتے اُنکی نسبت دعوے الگ ہو سکیگا - مثلاً دعوے واسطے استقرار اس امر کے کہ جایداد جدی جو پسران کے ہاتھ میں ہے باپ کے قرضہ کے لیے قابل نیلام ہے (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴۵ دعوے منجانب یکے از مدیونان ڈگری کے برخلاف دیگر مدیونان کے کہ وہ زر ڈگری کا جو تمام کی بابت مدعی نے ادا کیا ہے حصہ دیویں (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۳۹۴ و ۲۷۳ و ۲۲۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۵۰۱ و جلد ۲۲ صفحہ ۹۰۳ - دعوے اس امر کے استقرار کے لئے کہ مدعا علیہ محض بینامیدار ہے مدعی کا (۵) و ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۹۴۶ - دعوے اس امر کے استقرار کیلئے کہ ڈگری صرف حق بیوہ پر موثر

(۱) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۶ع صفحہ ۲۹ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۴ صفحہ ۹۲ - (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۲۷ - (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۱۲۲ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۰۶ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۵ع صفحہ ۲۴ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۹۴ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۷۶ - (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۵۷ -

دعوے جداگانہ واسطے دلا پانے اوس روپیہ کے جو مدیون نے ڈگریدار کو بیرون از عدالت ادا کیا ہو اور جس کی ڈگریدار نے تصدیق نہ کی ہو ہوسکتا ہے نہ کہ زیر دفعہ ہذا (۱) انفکاک کے کے متعلق مختلف رائیں ہیں (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۴۸۰ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۱۵۲ - ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۱۵ و سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۰۸ -

رہن کے متعلق حسب ذیل فیصلجات قابل ملاحظہ ہیں :- انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۳۳۱ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۵۰۶ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۴۴۲ - و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۵ء صفحہ ۱۳۹ -

جبکہ نوعیت مقدمہ ایسی ہو کہ اجرائے میں اوسکا کوئی فیصلہ نہیں ہوسکتا یا اس کی تعمیل سے اس کا کوئی براہ راست تعلق نہیں ہے - مثلاً جبکہ ڈگری محض استقراری ہے تو اسکی تعمیل بذریعہ مقدمہ کردی جاسکتی ہے - الہ آباد ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۰۵ - لیکن جبکہ ڈگری محض استقراری نہ ہو تو تعمیل صرف بذریعہ اجرا ہوسکیگی (۳) جبکہ مدیون ڈگری یا اوس کے قائم مقام اجراء میں قرقی اور نیلام جائداد کی نسبت اس وجہ پر اعتراض کرے کہ جائداد مذکور اُس کے قبضہ میں بطور امانت شخص ثالث یا ایک مقام خیراتی کے ہے تو دفعہ ہذا کی ذیل میں نہیں آتا بلکہ قاعدہ ۵۵ لغایتہ ۶۳ - آرڈر ۲۱ مجموعہ ہذا کی ذیل میں آتا ہے اور جو حکم ایسے دعوے پر صادر ہو اوسکی بابت ایک باضابطہ نالش میں اعتراض کیا جاسکتا ہے نہ کہ بذریعہ اپیل (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۴۴ ۶ -

الف نے بخلاف ب حکم امتناعی حاصل کیا کہ الف کو اوس کے حقوق راستہ اوپر اراضی ب پر سے جو الف کی اراضی کو جاتا ہے تھا نہ روکے - الف نے اپنی اراضی ج کے ہاتھ فروخت کردی - جس کو

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ ۴۶۴ و ویکلی نوٹس الہ آباد صفحہ ۴۶۴ سنہ ۱۹۰۴ء و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۳۸ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۴۰۹ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۵۴۵ و نمبر ۷۹ سنہ ۱۸۹۲ء پنجاب ریکارڈ و ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۱۵۰ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۷۱۸ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۴۷ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۳۶۶ - (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۷ - (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۲۵ و مدراس لاجرنل جلد ۱۰ صفحہ ۶۴ -

ب نے اپنی اراضی پر سے چلنے سے روکا ج نے نالش بخلاف ب واسطے حکم امتناعی اس امر کے کی کہ اوس کو راستہ پر چلنے سے نہ روکے ب نے عذر کیا کہ ج کو اگر کوئی چارہ جوئی حاصل تھی تو بصیغہ اجراء حاصل تھی تجویز ہوئی کہ دفعہ ہذا مانع نالش نہیں (۱) جبکہ نالش میں نابالغ کا باضابطہ طور پر ولی مقرر نہ کیا گیا ہو تو وہ جداگانہ نالش واسطے منسوخی اوس ڈگری کے جو نالش مذکور میں صادر کیگئی ہو اور نیلام کے دائر کر سکتا ہے (۲)

اگر بوجہ منظوری نیلام بحق خود خریدار نیلام مدیون ڈگری سے جائداد خرید کردہ کا قبضہ حاصل نہ کر سکے تو وہ نالش جداگانہ کر سکتا ہے اوس کے لئے لازمی نہیں ہے کہ درخواست زیر قاعدہ ۹۵ یا ۹۶۔ آرڈر ۲۱ مجموعہ ہذا کرے (۳) لیکن ناکس صاحب وچیف جٹس کی رائے میں خریدار کے لئے چارہ یہی ہے کہ وہ زیر دفعہ ہذا درخواست کرے نہ کہ نالش جداگانہ (۴) خریدار نیلام مدیون سے جائداد خرید کردہ خود کے قبضہ کے لئے نالش جداگانہ کر سکتا ہے اور دفعہ ہذا ایسی نالش کی مانع نہیں (۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۵۰۷ کی نسبت شتباہ کیا گیا۔ لیکن اگر ڈگریدار ہی خریدار نیلام ہو تو وہ یا اوس کے قائم مقامان یا اون کے منتقل الیہم جداگانہ نالش نہیں کر سکتے (۶)

اگر کسی ڈگری کے اجراء میں باضابطہ قبضہ مل چکا ہو لیکن نہ واقعی تو واقعی قبضہ کے لئے چارہ جوئی بذریعہ جداگانہ نالش کے ہے نہ کہ بذریعہ درخواست زیر دفعہ ہذا کے (۷) اور ایسا ہی جبکہ باضابطہ قبضہ اجراء ڈگری میں مل چکا ہو لیکن بدوران نالش کسی اور ڈگری کے اجراء میں کسی خریدار نیلام نے جائداد پر قبضہ کر لیا ہو تو اوس کے برخلاف بھی واقعی قبضہ کے لئے جداگانہ نالش کیجائیگی (۸) شفیع کا باجرائے ڈگری خود بجائے حق انفکاک رہن کے بے ضابطہ طور پر جائداد کا قبضہ حاصل کر لینا مانع نالش واپسی قبضہ نہیں کیونکہ یہ سوال متعلق اجراء یا ایفاء یا بیباقی

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳۲ صفحہ ۱۸۱ و بمبئی لارپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۱۸ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳۱ صفحہ ۵۷۲ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۸۲۔ اجلاس کامل یہی مقدمہ الہ آباد لاجرنل جلد ۶ صفحہ ۱۷ و مدراس لاٹیمس جلد ۵ صفحہ ۱۸۵ و انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۴۱۶ بہ پیروی کلکتہ لاجرنل جلد ۶ صفحہ ۹۴۷ بہ منسوخی ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۳ء صفحہ ۸۷ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۷ و باختلاف انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۴۴۳ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۴۸۷ و بحوالہ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۰۲ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۴۴۶ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۸۷ بہ تمیز صفحہ ۸۵ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۶۸۳ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳۱ صفحہ ۸۲ یہی مقدمہ الہ آباد لاجرنل جلد ۶ صفحہ ۱۷ و مدراس لاٹیمس جلد ۵ و انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۴۱۶ (۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳۱ صفحہ ۱۷۷ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۶۴۴ (۶) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۸۷ و مدراس لاجرنل جلد ۱۴ صفحہ ۴۴۲ (۷) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۴۲۲ (۸) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ ۲۳۱ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۸ء صفحہ ۹۳۔

ڈگری نہیں اور نہ نالش شفیع کا اوس سے کوئی تعلق ہے (۱)

جبکہ بعد منظوری نیلام عدالتی لیکن قبل اس کے کہ خریدار نیلام کو قبضہ حوالہ کیا جائے مدیون اور دیگر اشخاص جو فریق ڈگری نہ ہوں جائداد پر مداخلت کریں اور اوس کو نقصان پہونچائیں تو خریدار اون کے خلاف جداگانہ نالش ہرجہ کر سکتا ہے اور ایسا دعوے دفعہ ہذا کی ذیل میں نہیں آتا۔ (۲)

جبکہ ایک لائیسنسدار نے ایک ڈگری میں فیصلہ کرا لیا کہ نمک کے بصورت قصور ادائیگی معاوضہ کے حاصل کی ہو تو عدالت رقم واجب الادا کی بابت اجراء ڈگری میں فیصلہ کر سکتی ہے ایسے سوال کے لئے جداگانہ نالش کرنا ضروری نہیں (۳) خریدار نیلام حصہ ایک غیر منقسمہ ممبر مشترکہ خاندان ہنود کی درخواست بصیغہ اجراء پر اوس کے حصہ کی تقسیم کا حکم نہیں دیا جا سکتا اوس کو جداگانہ نالش تقسیم کے لئے کرنی چاہئے دفعہ ہذا ایسی نالش کی مانع نہیں ہے (۴) واقعہ ۲۷ مئی سنہ ۱۸۷۱ء کو مدعی حال نے مدعا علیہ حال پر اس مضمون کی ڈگری حاصل کی کہ ۱۵ یوم کے اندر ایک ہزار روپیہ عدالت میں ادا کر کے ایک دوکان کی فک رہن کرالے مدعی نے فک رہن کے واسطے کوئی تدبیر نہ کی اور بابت ایک ہزار روپیہ مذکورہ کے عدالت میں یا مدعا علیہ کو کچھ روپیہ ادا نہ کیا ۸ مئی سنہ ۱۸۷۶ء میں مدعی نے ایک ہزار روپیہ ادا کر کے دوکان مذکور کے چھوڑانے کے لئے مدعا علیہ پر از سر نو مقدمہ دائر کیا قرار پایا کہ مقدمہ ثانی بوجہ قاعدہ امر تصفیہ شدہ سابقہ کے ممنوع السماعت نہیں ہے (۵) اجلاس کامل سے تجویز ہوا کہ جس حال میں مدعی نے اراضی کے قبضہ کے واسطے نالش رجوع کی اور ڈگری قبضہ مشروط باداے روپیہ بہ مدعا علیہ حاصل کی تو وہ بوجہ ایسی ڈگری کے اس امر سے ممنوع نہیں ہے کہ ایک دوسری نالش واسطے قبضہ کے بعد انقضاے اُس مدت کے قائم کرے جس کے اندر وہ بذریعہ اجراے ڈگری کے قبضہ حاصل کرتا (۶)

حکام چیف کورٹ نے خلاف انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۶۷ - اور بہ پیروی ۸۶ سنہ ۱۸۷۷ء

---

(۱) پنجاب ویکلی رپورٹر نمبر ۴ سنہ ۱۹۰۹ء یہی مقدمہ پنجاب لا رپورٹر نمبر ۲۳ سنہ ۱۹۰۸ء یہی مقدمہ نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء پنجاب ریکارڈ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۵۱۶ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۱ صفحہ ۳۷ و مدراس لا جرنل جلد ۱۷ صفحہ ۵۴۳ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۹ صفحہ ۱۸۱ - (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۹ صفحہ ۲۹۴ -

(۵) نمبر ۸۶ سنہ ۱۸۷۷ء پنجاب ریکارڈ -

(۶) نمبر ۹۳ سنہ ۱۸۷۹ء پنجاب ریکارڈ -

پنجاب ریکارڈ - تجویز کی کہ یہ امر کہ ایک پیشتر کے مقدمہ میں رہن کی ڈگری کی جا چکی ہے اسی رہن کے انفکاک کے واسطے دوسری نالش کا مانع نہیں ہے (۱) ایک نالش منجانب مرتہن بابت قبضہ جائداد مرہونہ بروئے شرائط دستاویز رہن میں جس میں یہ پایا گیا تھا کہ مابین ۱۴ سال قبل از ارجاع نالش مذکور مدعی جائداد مرہونہ پر تا دیلی قبضہ رکھتا تھا یہ معلوم ہوا کہ مدعی مذکور اپنے رہن پر پہلے ہی نالش کر کے ایک محض ڈگری زر حاصل کر چکا تھا لیکن اوس نے ایسی ڈگری کی اجراء کی میعاد کو گذار کر ڈگری کو زائد المیعاد ہو جانے دیا - قرار دیا گیا - کہ ایسی بناء پر بطور واجب یہ حجت نہیں کی جا سکتی کہ قرضہ رہن بذریعہ تاثیر قانون زائل ہو گیا ہے اور رہن کالعدم ہے - کیونکہ قانون میعاد میں کوئی ایسا حکم نہیں ہے کہ ایک ڈگری جسکا اجراء زائد المیعاد ہو گیا ہے زائل ہو گئی ہے حکم مندرجہ دفعہ ۲۸ - ایکٹ مذکور ایک قرضہ سے متعلق نہیں ہے اور ایک زر ڈگری سے تو اوس کا بہت ہی کم تعلق ہے اور اسلئے اگرچہ ڈگری کا اب اجراء نہیں ہو سکتا - لیکن قرضہ رہن اور اسی واسطے حق مدعی نسبت لینے قبضہ جائداد مرہونہ تا وقتیکہ رہن مذکور بے باق نہ کیا جاوے باقی رہتا ہے (۲)

ایک نالش میں جو ایک رہن کو فک کرنیکے لئے تھی یہ معلوم ہوا کہ مدعی وارث ایک راہن کا تھا جس نے قبل ازیں ایک ڈگری بابت قبضہ اسی جائداد کے بادائیگی ایک مقررہ رقم کے حاصل کی تھی - لیکن اوس ڈگری کو مذکورہ راہن نے کبھی اجراء نہیں کرایا اور چونکہ میعاد اجراء ختم ہو چکی تھی مدعی نے بطور اس کے قائم مقام کے نالش حال برائے قبضہ بادائیگی اسی قدر رقم کے جو سابق ازیں ٹھہرائی گئی تھی دائر کی - یہ تجویز کیا گیا تھا کہ رہن ساٹھ سال سے زیادہ عرصہ کا تھا جبکہ نالش مذکور دائر کی گئی تھی - لیکن میعاد کو بچانے کے لئے مدعی نے ایک اقرار پر جو مرتہنان نے بجواب نالش سابقہ کیا تھا حصر کیا کہ وہ مابین مراد دفعہ ۱۹ - قانون میعاد ایک اقرارنامہ ذمہ واری تک پہونچتا ہے - قرار دیا گیا کہ مدعا علیہم کے تحریری جواب بنالش سابق میں ایک صاف اقرار رہن کا شامل ہے اور چونکہ یہ قبل اسکے کہ مدت ۶۰ سال جو ایک نالش انفکاک کے لئے مقرر ہے ختم ہو گیا تھا - لہذا نالش حال اندر میعاد ہے کیونکہ تاریخ اقرار سے ایک جدید مدت میعاد شروع ہو گئی تھی (۳)

(۱) نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ (۲) نمبر ۳ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ - (۳) نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۸۷ء پنجاب ریکارڈ -

نالش واسطے منسوخی ڈگری اور نیلام بعلت اجراء ڈگری مذکور اور واسطے دلاپانے جائداد نیلام شدہ کے باوجود احکام دفعہ ہذا قابل پذیرائی ہے (۱) پدر کو جو حق خاندان تابع متاکشرا میں بابت جائداد موروثی مشترکہ کے حاصل ہوتا ہے وہ سرمایہ مقبوضہ پسر اوس وقت نہیں ہوتا جبکہ پدر فوت ہوجائے اور اس وجہ سے کارروائی بمقابلہ پسر کے بطور قائممقام قانونی پدر کے حسب دفعہ ۵۰ کے نہیں کی جاسکتی اگر بعد وفات پدر کے دائن بمقابلہ پسر کے کارروائی کرنا چاہتا ہے تو وہ اس بنا پر نہیں کرسکتا کہ وہ وارث یا قائم مقام قانونی ہے لیکن اس بنا پر کہ پسر پر قرضہ جات پدر کا ادا کرنا لازم ہے لیکن یہ امر کہ آیا بلحاظ نوعیت قرضہ کے یہ ذمہ واری بمقابلہ پسر کے نافذ کی جاسکتی ہے یا نہیں ایسی کارروائی میں طے نہیں ہوسکتا جو دفعہ ۵۰ یا دفعہ ہذا کے کی جائے بلکہ اوسکا فیصلہ نالش جداگانہ میں ہونا چاہئے (۲) جب بعد منظوری نیلام جائداد کے جو بعلت اجرائے عمل میں آیا اور قبل دخلدہانی خریدار نیلام کے مدیون ڈگری وغیرہ جو فریق ڈگری نہوں ایسی جائداد پر مداخلت بیجا کریں اور اوس کو نقصان پہونچاویں تو دعوائے خریدار نیلام بابت ہرجہ کے جو نقصان مذکور سے ہوا ایک امر متعلق اجراء ڈگری حسب مراد دفعہ ہذا کے نہیں ہے اور اوسکا نفاذ بذریعہ نالش جداگانہ کے ہوسکتا ہے اور نہ بصیغہ اجراء (۳)

وہ شخص جس نے حسب تحریک مدیون ڈگری ڈگری دار کی مزاحمت نسبت حاصل کرنے قبضہ جائداد کے کی ہو حسب معنی دفعہ ہذا فریق نالش نہیں ہے پس بوجہ اون احکام کے جو اوس کے خلاف حسب آرڈر ۲۱ رول ۹۸ و ۱۰۰ و ۱۰۱ و ۱۰۳ صادر کئے گئے ہوں امتناع دائر کرنے نالش کی نہیں ہوتی۔ (۴)

جداگانہ نالش نہ ہوسکیگی

جداگانہ نالش نہ دائر کیجانی چاہئے الا اوس صورت میں کہ جملہ سوالات مابین فریقین یا اون کے قائم مقامان کا فیصلہ اصلی نالش میں نہ کیا جاسکتا ہو (۵) اور جملہ سوالات کا فیصلہ جہانتک کہ ممکن ہو کارروائیہات اجراء میں کیا جانا چاہئے (۶) اس

(۱) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۵۹ (۲) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۲۳ (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۷ ۳ سپی مقدمہ مدراس لاٹیمس جلد ۳ صفحہ ۹۷ (۴) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۱۱ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۴۷۳ و ۴۷۶ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۱ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۴۷۳ ۔

امر کے غور کرنے میں کہ آیا کسی نالش کا منشاء دفعہ ہذا کی ذیل میں آتا ہے یا نہیں بناء دعویٰ اور دادرسی متدعویہ پر لحاظ کرنا چاہیئے (۱)

ڈگریدار نے مدیون ڈگری کی جائداد نیلام میں بلا اجازت عدالت خرید لی۔ نیلام نامنظور ہوا۔ مدیون ڈگری نے دعویٰ واسطے واپسی قبضہ دائر کیا۔ تجویز ہوا کہ دعویٰ نہیں ہو سکتا (۲)

تنازعہ جو اجرائے میں اٹھ سکتا ہو وہ اجرائے میں ہی اُٹھایا جاسکے گا۔ الگ دعوے کے لئے یہ بنا کافی نہیں ہے کہ تنازعہ کن وجوہ پر پیدا ہوا ہے (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۳۲۸۔

ڈگری بربنائے ایک ثالثی کے ہوئی۔ اجرائے میں مدیون نے عذر کیا کہ فریقین کے درمیان عہد ہو چکا ہے کہ نصف خرچہ جو عدالت مقدمہ میں ڈگری کرے مدیون سے نہ وصول کیا جائیگا تجویز ہوا کہ یہ سوال اجرائے میں طے ہونا چاہیئے (۴) مگر اس فیصلہ سے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۹ میں اختلاف کیا گیا اور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۸۱۰ میں اس کی تشریح کی گئی ہے۔ جبکہ ڈگری کا بروئے عدالت فیصلہ ہو گیا ہو تو الگ دعوے نہ ہو سکیگا کہ ڈگریدار کو اجرائے سے باز رکھا جائے (۵) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۲۴۲ نہ واسطے حوالگی جائداد کے جو نیلام باجرائے ڈگری میں خریدی گئی ہو (۶) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۱۰۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۱۷۹ و صفحہ ۲۰۹ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۳ و ۱۸۔ نہ منسوخی نیلام کے لئے (۷) نالش شراکت میں اگر یہ حکم دیا جائے کہ مدعا علیہ رقم یافتنی کوٹھی وصول کر کے نصف مدعیان کو ادا کرے تو مدعیان رقم مذکور کی وصولی کے لئے مدعا علیہ پر علیحدہ دعوے نہیں کر سکتے اون کو بصیغہ اجراہی وصول کرنا چاہیئے (۸) روپیہ جو ڈگریدار نے اجرائے میں وصول کر لیا ہو مگر ڈگری بعد میں منسوخ ہو چکی ہو تو اس کی واپسی کے لئے الگ دعوے نہ ہوگا بلکہ بصیغہ

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۴۵۶ و ۴۵۹ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۲۸۷ و ۴۴۷ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۳۹۹ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۴۶۳ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۴۳۷ (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۴۷ و مدراس لا جرنل جلد ۱۳ صفحہ ۲۳۷ (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۲۱۳ (۸) نمبر ۴ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ

اجرا سے وصول کیا جائے گا۔(۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۶۵۸ وانڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۲۰۸۔ اور نہ واسطے واصلات اور سود کے (۲) اور نہ واپسی جائداد کے (۳) اور نہ واسطے منسوخی نیلام کے بربناء اس وجہ کے کہ جدید اشتہار نیلام جاری نہیں کیا گیا بعد اسکے کہ نیلام ملتوی کیا گیا تھا (۴)۔ جو شخص یہ بیان کرے کہ اوس نے کارروائی اجرا سے کسی طرح سے نقصان اٹھایا وہ بذریعہ علیحدہ نالش حق رسی حاصل کرنیکا مستحق نہیں ہوتا۔ اگر وہ اوس چارہ جوئی سے جسکا اسکو حسب دفعہ ۲۴۴ اختیار ہے مستفید نہ ہوا ہو۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۶۷ وانڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۱۳ وانڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۱۸۷ وانڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۴۷۸ وویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۹۵ء صفحہ ۱۰۹ وانڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۴۷۴ ومدراس لا جرنل جلد ۳ صفحہ ۲۱۲۔ وانڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۶۲ وویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۶۳۔ نظیر آبیش کیے گئے اور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۶۹۹ ونمبر ۹ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ وانڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۳۲۴ وانڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۱۰۵ وانڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۵۲۶ کا حوالہ دیا گیا (۵)

مدعی نے بابت دخلیابی اوس اراضی کے دعوے کیا جسکا قبضہ مدعا علیہ کو باجرائے ڈگری حق شفعہ کے دیا گیا تھا اوس نالش میں ڈگریدار نے جواب مدعا علیہ ہے عدالت میں للعہ ۲/۸۳ داخل کیا اور بابت صہ ۸۹/۱۲ خرچہ واجب الادا مدیون (جواب مدعی ہے) مطابق حکم عدالت اجراء کنندہ ڈگری جسکے بموجب قبضہ کے دیئے جانے کی ہدایت عند الادا رقم مذکور ہوئی تھی مجرائی لی مدعی نے دعوے بازیافت قبضہ اس وجہ پر کیا کہ ڈگری بتاریخ ۱۴ جولائی سنہ ۱۸۷۵ء کالعدم ہوگئی تھی۔ کیونکہ ڈگریدار نے جواب مدعا علیہ ہے ما صعہ نقد داخل نہیں کیا تھا اور عدالت اجراء کنندہ ڈگری مجاز نہ تھی کہ ڈگریدار کو کمتر روپیہ یا کسی جزو رقم مذکور کے داخل کرنیکی اجازت بعد ۱۴ جولائی دیتی۔ تجویز ہوا کہ ازانجا کہ جو امر اوٹھایا گیا ہے وہ

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۱۴۴ وویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۰۰ ودفعہ ۱۴۴ مجموعہ ہذا۔ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۵۱ ودفعہ ۱۴۴ مجموعہ ہذا (۳) دفعہ ۱۴۴ (۲) وانڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۴۸۳۔ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۷ء صفحہ ۹۰ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۹۶ (۵) نمبر ۸ سنہ ۱۹۰۲ء پنجاب ریکارڈ یہی مقدمہ پنجاب لا رپورٹر نمبر ۱۶۳ سنہ ۱۹۰۱ء۔

مشابہ اوس امر کے ہے جو دوران مقدمہ سابقہ میں واقع ہوا تھا وہ ایک ایسا امر تھا جو درمیان فریقین مقدمہ جس میں ڈگری صادر ہوئی تھی پیدا ہوا تھا۔ اور متعلقہ اجرائے ڈگری کے تھا ایک ایسا امر تھا جسکا تصفیہ عدالت اجراء کنندہ ڈگری نے کرنا تھا اور اوس کا تصفیہ بذریعہ نالش علیحدہ کے نہ ہوتا تھا اور اسلئے نالش ثانی نہیں ہو سکتی (۱)

جس حال میں ڈگری واسطے تقسیم کے دیگئی تو تجویز ہوا کہ نالش دیوانی منجانب ایسے شخص کے جو ڈگری مذکور سے غرض رکھتا ہو اور اجراء کی کارروائیوں سے ناراض ہو نہیں پہونچے گی ایسی نالش بموجب احکام دفعہ ہذا ممنوع السماعت ہے (۲) دعوی ہرجانہ نقصان جائداد منقولہ بوجہ بیضابطگی بہ نیلام کے لیئے جداگانہ دعوی نہ ہو سکیگا (۳)

مدعی حال نے ایک اجرائے ڈگری میں جو بنام مدعا علیہ تھی حقوق و مرافق مدعا علیہ بموجب خاص وثیقہ جات رہن انتفاعی قرق کرائے۔ اور نیلام مابعد میں اوس نے خود ہی اوس حقوق و مرافق کو خرید کر لیا۔ نیلام جو ۱۸۸۲ء میں واقع ہوا اوس عدالت سے جس میں کہ کارروائی اجراء زیر تجویز تھی کبھی منظور نہیں ہوا تھا اور نہ سارٹیفکیٹ نیلام ۱۸۸۵ء تک عطا کیا گیا تھا اور نہ خریدار نیلام نے جائداد مرہونہ کا قبضہ حاصل کیا اور نہ اوس نے عدالت سے حسب دفعہ ۳۱۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی مدد کے واسطے استدعا کی۔ لیکن اپنے سارٹیفکیٹ نیلام کے حاصل کرنے سے تھوڑا عرصہ بعد اس نے نالش حال بایں استدعاء دائر کی کہ اراضی مرہونہ پر قبضہ دلایا جائے۔ اور اوس کے سارٹیفکیٹ میں جو کاتب کی غلطی ہے وہ درست کیجاوے تجویز ہوا کہ بموجب شرائط دفعہ ۲۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی نالش ممنوع السماعت ہے۔ نیز تجویز ہوا کہ چونکہ مدعی نے حسب دفعہ ۳۱۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی کوئی عمل واسطے دخل لینے اوس جائداد کے جو اس کے مدیون کی جانب سے اوسکو بیع ہوئی تھی نہیں کیا۔ نالش ہذا قائم نہیں رہ سکتی (۴) لیکن ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۸۲۔ اجلاس کامل والہ آباد لاجرنل جلد ۶ صـــ۱ ومدراس لاٹیمس جلد ۵ صـــ۱۸۵ وانڈین کیسز جلد ۱ صـــ۲۱۶

مدعی نے کھاتہ دخیلکاری کے ایک حصہ کے واسطے ڈگری حاصل کی مگر اس نے اسکو کبھی جاری نہ کرایا اور نہ مدعا علیہ نے اسے اراضی کا قبضہ لینے دیا۔ اسپر مدعی نے اسی اراضی کے واسطے

(۱) نمبر ۳۲ سنہ ۱۸۷۹ء پنجاب ریکارڈ (۲) نمبر ۱۲۶ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ۔ (۳) نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ (۴) نمبر ۵۸ سنہ ۱۸۸۸ء پنجاب ریکارڈ۔

دوسری نالش وہ عرصہ گذر جانے کے بعد دائر کی جبکے اندر ڈگری سابقہ جاری ہوسکتی تہی حکام چیفکورٹ نے تجویز کی کہ ڈگری چونکہ غیر شرطیہ تہی اور اس سے مدعی کو وہ چارہ ملگیا تہا جو ڈگریدار اجرائے ڈگری کراکے حاصل کرسکتا تہا۔ درصورتیکہ مدیون ڈگری عدالت سے باہر قبضہ نہ دیتا اس واسطے ڈگریدار نالش سابقہ سے جو حق پیدا ہوا تہا۔ اوس کی تعمیل کرانیکے لئے ضابطہ مجوزہ قانون کی پیروی کرنیکا پابند تہا۔ اور دوبارہ نالش نہیں کرسکتا (۱) جبکہ خود ڈگریدار نے جائداد نیلام بعلت اپنی خود ڈگری کے خرید کیا ہو اور قبضہ حاصل نکرسکا ہو تو وہ درخواست حسب دفعہ ہذا پیش کرکے چارہ کار حاصل کرسکتا ہے وہ نالش جداگانہ واسطے قبضہ کے دائر نہیں کرسکتا (۲) یہ نالش حسب دفعہ ہذا جہانتک کہ اس بحث کو تعلق ہے کہ آیا رہن نامہ نوشتہ پدر مدعاعلیہ کی پابندی مدعاعلیہ پر تہی یا نہیں اور آیا مدعاعلیہ کو قرضجات پدر جائداد خاندان سے جو اوس کو بذریعہ حق پسماندگی کے پہونچی اداکرنا لازم تہا یا نہیں ممنوع نہیں ہے لیکن بلحاظ احکام دفعہ ۸۷۔ ایکٹ انتقال جائداد کے چونکہ حکم بیعبات نسبت حصہ پدر کے بوجہ عدم اداکل زررہن کے قطعی ہوچکا ہے لہذا نالش قابل مقبول نہ تہی۔ (۳)۔

مدعاعلیہ نے دو ڈگری حاصل کرکے اوس کی فصل قرق کرائی بعدازاں مدعی نے بابت قیمت فصل کے اس بیان سے نالش کی کہ مدعاعلیہ زبردستی سے فصل کھیت کی زیر قرقی تہی کاٹ کرلے گیا ہے۔ تجویز ہوئی کہ اس امر کا فیصلہ اجراء ڈگری میں حسب دفعہ ہذا ہوسکتا تھا نالش جداگانہ قابل پذیرائی نہیں ہے۔ (۴)۔ باجرائے ڈگری انفکاک ڈگریدار (مرتہن) نے خود جائداد نیلام میں جو بحکم عدالت ہوا تھا خرید کی بعد منظوری نیلام کے قائم مقام قانونی ڈگریدار مرتہن خریدار نیلام نے نالش واسطے دلاپانے قبضہ جائداد کے کہ جو اس طرح پر خرید کی گئی تہی دائر کی مدعاعلیہم قائم مقامان راہنان مدیونان نے یہ حجت کہ

(۱) نمبر ۸۷ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ۔ (۲) بحوالہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۰۲ و جلد ۱۴ صفحہ ۶۴۴ و جلد ۲۷ صفحہ ۴۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۲۵ و ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۶ء صفحہ ۸۷۔ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۰ء صفحہ ۱۲ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ ۷۲۔

(۳) اودہ کیسز جلد ۷ صفحہ ۱۳۷

(۴) اودہ کیسز جلد ۲ صفحہ ۳۱۵

بحث جو نالش میں لازم آتی ہے متعلق اجراء ڈگری کے ہے لہذا نالش حسب دفعہ ہذا قابل پذیرائی نہیں ہے۔ اور مدعی کا چارہ کار حسب آرڈر ۲۱ رول ۵ ہے عدالت مرافعہ اولی نے دعوی منظور کیا اپیل نے مدعا علیہم سے اپیل کیا تجویز ہوئی کہ ڈگری منسوخ ہو (۱) نالش ازروئے دفعہ ہذا ممنوع السماعت ہے (۲) ڈگری دار بذریعہ ہونے خریدار نیلام عدالتی کے فریق نالش ہونے سے حسب مراد دفعہ ہذا محروم نہیں ہوا (۳) کارروائی حوالگی قبضہ جائداد جس کو ڈگری دار نے خرید اتھا کارروائی اجرائے ڈگری تھی اور داخل منشاء دفعہ ہذا ہے (۱)

جس صورت میں یہ بیان کیا جاوے کہ ڈگریداران نے نالش بیعات میں اپنے ڈگری قطعی کے روسے اوس قدر رقبہ سے زیادہ پر قبضہ کر لیا جس کی نسبت ڈگری صادر ہوئی تھی تو چارہ کار یہ ہے کہ درخواست حسب دفعہ ہذا پیش کی جائے نہ یہ کہ نالش دائر کی جاوے یہ بھی تجویز ہوئی کہ عرضی دعوے کو بطور درخواست حسب دفعہ ہذا تصور کرنا ممکن نہ تھا کیونکہ درخواست کی میعاد نالش دائر ہونے سے بہت پہلے گذر چکی تھی۔ (۲)

ڈگری — جس حکم کی روسے کسی امر کا فیصلہ جس کا ذکر دفعہ ہذا میں ہے کیا جاوے وہ ایک ڈگری حسب دفعہ ۲ مجموعہ ہذا ہے پس جب اپیل بناراضی ایسے حکم کے کیا جائے تو یہ کافی ہے کہ یادداشت اپیل کے ساتھ نقل حکم کی منسلک کیجائے (۳)

بحث اس امر کی کہ آیا دعوے نسبت جائداد مقروقہ منجانب مورتی دیوتا کے کارروائی اجراء میں تجویز کیا جاسکتا ہے یا نہیں	جب جائداد غیر منقولہ اجراء ڈگری میں جو ذات پر شبیت کے صادر کیگئی ہو شبیت نسبت قرقی کے اس بناپر کہ جائداد مذکور دیوتر ہے اعتراض کر سکتا ہے اس دعوے کی تجویز حسب دفعہ ہذا ہو سکتی ہے (۴)

ایک اجرائے ڈگری میں جو مدعا علیہ نے بنام پدر مدعی حاصل کی تھی مدعی نے بحیثیت قائمقام قانونی اپنے پدر کے ایک دعوی نسبت جائداد مقروقہ اس بناپر پیش کیا کہ وہ اوس کے پدر کی ذاتی جائداد نہیں ہے بلکہ جائداد دیوتر ہے دعوے نامنظور رہا اور اوس نے اپیل

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۵ صفحہ ۲۵۴ یہی مقدمہ بمبئی لارپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۶۶۱۔ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۸۷۸ کا حوالہ دیا گیا۔ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۳۳ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۳ صفحہ ۶۰۱۔ (۳) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۸۳۔ (۴) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۱۰۔

کیا جو مدعا علیہ کے اس عذر پر منظور رہا کہ حکم جس کا اپیل کیا گیا ہے حسب دفعہ ہذا نہیں ہے بلکہ برطبق درخواست آرڈر ۲۱ رول ۵۸ کے ہے۔ تجویز ہوئی کہ نالش نمبری میں جو مدعی نے واسطے استقرار اس امر کے دائر کی کہ جائداد دیوتر ہے مدعا علیہ پر بحث کرنے سے ممنوع ہے کہ مدعی کی نالش میں دفعہ ہذا عارض ہے۔ (۱)

ایک ڈگری کے اجراء میں مدیون ڈگری نے نسبت قرقی بعض جائداد کے عذر کیا اور یہ دعوے کیا کہ وہ اوسکی ملکیت بطور شبیت ایک مورتی دیوتا کے ہے برطبق اس کے منصف نے حسب آرڈر ۲۱ رول ۵۸ کارروائی کی اور اس عذر کو منظور کیا اور جائداد کو قرقی سے واگذاشت کیا۔ تجویز ہوئی کہ دعوی جائداد مقروقہ کا جو مدیون ڈگری نے بحیثیت شبیت ہندو مورتی کے پیش کیا ہو اوس صورت میں داخل دفعہ ہذا کے ہے کہ جب ڈگری اوس کے نام بابت اوسکے ذاتی قرضہ کے صادر کیگئی ہو دعوے مذکور داخل آرڈر ۲۱ رول ۵۸ نہیں ہے (۲)

حکم درمیانی

الفاظ دفعہ ہذا بلاشبہ بہت وسیع ہیں اور اگر اونکے لغوی معنے لیے جائیں تو اوس میں یہ حکم درمیانی قسم کا جو کارروائی اجراء میں صادر کیا جائے داخل ہو سکتا ہے لیکن یہ منشاء واضعان قانون کا نہیں معلوم ہوتا۔ پس وہ حکم جسکی رو سے محض ضمناً طور پر یہ امر طے کیا گیا ہو کہ کارروائیات ایک خاص طریقہ سے کی جائینگی داخل منشاء دفعہ ہذا کے نہیں ہے (۳)

قابل اپیل ہے

حکم زیر دفعہ ہذا قابل اپیل ہے (۴) نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۲ ضمن (۵) مجموعہ ہذا جس کے رو سے ایسا حکم بمنزلہ ڈگری ہوتا ہے اور قابل اپیل ہے۔ نیز ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۲۶۴ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۵۴۵ و مدراس

---

(۱) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۷۵ - (۲) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۵۳ (۳) الہ آباد لاء جرنل جلد ۱۰ صفحہ ۵۶ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۵۰ یہی مقدمہ انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۳۴ صفحہ ۵۳۰ - (۴) نمبر ۴ سنہ ۱۹۱۰ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۳۳ صفحہ ۶۹۸ و بمبئی لاء رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۱۱۱۳ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۳۱ صفحہ ۲۰۷ و بمبئی لاء رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۵

لا جرنل جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۶۷۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۷ صفحہ ۱۳۱ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۵۶ و الہ آباد لا جرنل جلد ۱ صفحہ ۳۰۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۳۲۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۶۹۷ و ۴۳ اس امر کے دیکھنے کے لئے کہ آیا زیر دفعہ ہذا کسی حکم کا اپیل ہو سکتا ہے یا نہیں دو امور پر لحاظ کرنا چاہیئے۔ اول آیا حکم شکایت کردہ مصدرہ عدالت اجراء کنندہ ڈگری ہے یا نہیں دوم کہ آیا سوال جسکا فیصلہ حکم مذکور کے ذریعہ کیا گیا ہے متعلق اجراء ڈگری ہے یا نہیں (۱) حکم زیر دفعہ ۴۷ مجموعہ ہذا مابین ایسے فریق کے جو وہی نہ ہوں جو کہ ڈگری میں تھے جس کے کہ اجراء میں روپیہ وصول کیا گیا ہو زیر دفعہ ہذا ڈگری نہیں ہے اور اوس کی ناراضی سے کوئی اپیل نہیں ہو سکتا (۲) ہر حکم درمیانی مصدرہ بکارروائیات اجراء قابل اپیل نہیں ہے (۳) البتہ بناراضی آخری حکم کے جس کے رو سے حقوق فریقین کا فیصلہ کیا گیا ہو اپیل کرنے سے درمیانی احکام مصدرہ بکارروائیات کی مناسبت پر اعتراض کیا جا سکتا ہے (۴) بناراضی حکم مصدرہ زیر قاعدہ ۸۹۔ آرڈر ۲۱ کے زیر دفعہ ہذا اپیل ہو سکتا ہے (۵) لیکن ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ ۳۷۹۔ احکام جن میں اپیل ہو ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۱۲ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۴۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۱۲۱ و بمبئی لا رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۴۵۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۲۳۷ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۴۴۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۳۷۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۱۰۸ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۹ء صفحہ ۲۰۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۸۱۰ و ۳۴۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۷۹ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۹ء صفحہ ۱۸۱ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۲۴۵

(۱) بمبئی لا رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۷۸۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۱۴۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۶ صفحہ ۱۳۰ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۶ صفحہ ۲۲۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۴۶۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۷۲۵ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۶ صفحہ ۴۲۲۔ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۵۰۷ و مدراس لا ٹیمس جلد ۲ صفحہ ۳۴۷ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۱ صفحہ ۲۰۷ و بمبئی لا رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۶۳۱ و بمبئی لا رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۳۵۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۳۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۲۷۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۴۱۶ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۶ صفحہ ۳۱

۲۰۷ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۱۸۱۴ و ۶۳۱ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۵۴۵ و ۵۲۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۴۸۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۶۱۷ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۵۰ و ۵۶۸ (بخلاف انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۲۵۹) و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۵۳۹ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۴۰۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۷۰۷ و پنجاب ریکارڈ نمبر ۹۲ سنہ ۱۹۰۲ء

حسب دفعہ ہذا بطور ایسے سوال کے جو درمیان فریقین نالش یا اون کے قائم مقاموں کے پیدا ہوا اور ڈگری کے اجراء یا ایفاء یا بیباقی سے متعلق تھا اور کہ اپیل ویسی طرح ہو سکتا ہے کہ جس طرح ڈگری کی ناراضی سے۔ نمبر ۷۶ سنہ ۱۹۰۲ء و پنجاب ریکارڈ دیوانی (۱)

حکم حسب آرڈر ۲۱ رول ۸۳ مشعر التواء یا انکار التوائے نیلام ایک ایسا حکم ہے جو متعلق اجراء یا بیباقی یا ایفا یا التوائے اجرائے ڈگری کے ہے اور اس وجہ سے حسب دفعہ ہذا قابل اپیل ہے۔ (۲) یہ امر کہ آیا مدیون ڈگری حسب آرڈر ۲۱ رول ۸۸ درخواست منسوخی نیلام کر سکتا تہا اور دیگر امور جو اس مقدمہ میں ہوئے اور متعلقہ اجرائے ڈگری تھے اور وے مابین مدیون ڈگری اور ڈگریدار کے پیدا ہوئے تھے لہذا اپیل ہو سکتا تہا (۳)

حکم انکار منظور کرنے ایسے روپیہ کا حسب آرڈر ۲۱ رول ۸۹ داخل کرنیکے لئے پیش کیا گیا ہو ایک ایسا حکم ہے جو منشاء دفعہ ہذا میں داخل ہے اور اس وجہ سے وہ قابل اپیل ہے (۴)

اپیل دوم منجانب خریدار نیلام بناراضی ایسے حکم کے ہو سکتا ہے جو درخواست مدیون ڈگری پر صادر ہوا ہو جو بنام ڈگری دار اور خریدار نیلام واسطے منسوخی نیلام کے حسب دفعہ ہذا کے بربنائے فریب پیش کی گئی ہو اس امر سے کہ خریدار نیلام ایک فریق درخواست ہے درخواست مذکور کی نسبت یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ ایک مقدمہ حسب مذکور کے نہیں ہے مقدمہ ہذا میں حکم منسوخی نیلام بربنائے فریب ایک ڈگری حسب دفعہ ۲ کے ہے (۵)

قابل اپیل نہیں

حکم جواز روئے آرڈر ۲۱ رول ۹۵ کے صادر کیا گیا ہو قابل اپیل نہیں ہے

(۱) یہی مقدمہ پنجاب لا رپورٹر نمبر ۱۱۳ سنہ ۱۹۰۲ء (۲) اودہ کیسز جلد ۳ صفحہ ۲۴۲۔ (۳) اودہ کیسز جلد ۵ صفحہ ۲۷۷۔ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۱۴۰ کی تقلید نہیں کی گئی۔ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۷ء صفحہ ۲۴۴۔ (۵) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۴۰۳ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۵۳۹۔

ازروئے دفعہ ۱۰۴ و آرڈر ۴۳ رول ۱ کے اختیار اپیل عطا نہیں کیا گیا ہے اور یہ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ حکم مذکور حسب دفعہ ہذا صادر ہوا ہے (۱) روپیہ جو عدالت میں کسی خاص غرض کے لئے ادا کیا گیا ہو مثلاً حسب آرڈر ۲۱ رول ۵۵ وہ بطور سرمایہ رسدی قابل تقسیم کے حسب دفعہ ۷۳ متصور نہیں ہو سکتا سرمایہ محولہ دفعہ ۷۳ وہ سرمایہ ہے جو تعمیل اجرا میں وصول ہوا ہو۔ بحث جو اپیل میں پیدا ہوئی تھی ایک بحث اجرا مابین فریقین ڈگری کے تھی لہذا وہ داخل احکام دفعہ ہذا تھی اور حکم جو عدالت ماتحت نے صادر کیا تھا قابل اپیل نہیں ہے (۲) اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول کے حکم کی ناراضی سے جیسا کہ وہ ڈگری سے متمیز کیا گیا ہے اپیل نہیں ہو سکتا۔ (۳) چونکہ افیشل ایسائنی قائم۔ عام مدیون ڈگری دیوالیہ کا نہیں ہے لہذا ایسے حکم کی ناراضی سے جس کی رو سے افیشل ایسائنی کی درخواست کہ وہ روپیہ جو بصیغہ اجرائے ڈگری نیلام جائداد مدیون ڈگری دیوالیہ سے حاصل ہوا ادا کیا جائے نامنظور کی گئی ہو قابل اپیل نہیں ہے (۴) حکم حسب دفعہ ۴۷ جو مابین ایسے فریقوں کے ۴ وصول کیا گیا ہو ڈگری حسب مراد دفعہ ہذا نہیں ہے اور کوئی اپیل بناراضی حکم کے نہیں ہو سکتا (۵) ایک ڈگری عدالت مطالبہ خفیفہ کی واسطے اجرا کے معمولی عدالت ضلع میں ارسال کی گئی اور حسب دفعہ ہذا عدالت موصوف نے ایک حکم صادر کیا۔ تجویز ہوئی کہ اپیل جج ضلع میں بناراضی حکم مذکور ہو سکتا ہے لیکن چونکہ مالیت ڈگری کی پانچ سو روپیہ سے کم ہے لہذا اپیل دوئم ازروئے دفعہ ۱۰۲ ممنوع ہے (۶) ایک جائداد اجرائے ڈگری میں قرق کی گئی مدیون ڈگری نے یہ عذر کیا کہ گو جائداد اوس کے قبضہ میں ہے مگر وہ اپنی طرف سے قابض نہیں ہے بلکہ مورتی دیوتا کی طرف سے قابض ہے یعنے جائداد دیوتر ہے اور اسکو کوئی حق ذاتی جائداد میں نہیں ہے۔ تجویز ہوئی کہ یہ حکم داخل احکام دفعہ ہذا نہیں ہے بلکہ وہ

(۱) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۶۵۸۔ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۶ صفحہ ۵۶ یہی مقدمہ بمبئی لا رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۱۱۹۳ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۱۲ صفحہ ۱۹۱ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۷ صفحہ ۱۳ منسوخ کیا گیا۔ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۲۳۔ (۴) بحوالہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۵۷ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۰۳ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ ۴۸۶۔ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۶ صفحہ ۱۳۰۔ (۶) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۸۶۱۔

ایک دعوائے حسب آرڈر ۲۱ رول ۵۸ ہے اور اوس حکم سے جو ایسے مقدمہ میں صادر ہوا اپیل نہیں ہوسکتا (۱) کوئی اپیل بناراضی حکم منظوری تجویز ثانی اور ہدایت ترمیم سارٹیفکیٹ نیلام بغرض تصحیح حدود اراضی نیلام شدہ نہیں ہوسکتا کیونکہ ایسے مقدمہ میں صرف یہ بحث ہوتی ہے کہ جائداد نیلام شدہ کی تفصیل لکھی ہے یا نہیں اور کوئی بحث متعلقہ اجرائے ڈگری نہیں ہوسکتی لہذا دفعہ ہذا متعلق نہیں ہے (۲)

مدعی نے ایک ڈگری کی اجراء میں کچھ جائداد مدیون قرق کرائی تھی منصف نے معمولی نقشہ نیلام گورنمنٹ کو اس غرض سے ارسال کیا کہ نیلام جائداد کا جو موروثی تھی حسب دفعہ ۲۰ ایکٹ قوانین اودہ منظور کیا جاوے نیلام منظور کیا گیا لیکن قبل اسکے کہ منظوری عدالت منصف میں پہونچی جائداد بحکم جج ماتحت بہ اجرائے ایک ڈگری کے قرق کی گئی جو حاکم موصوف کی عدالت سے ایک شخص ثالث نے حاصل کی تھی جج ماتحت نے ظاہرا حسب آرڈر ۲۱ رول ۲ کے عمل کر کے مقدمہ اجرائے ڈگری منصف کی عدالت سے طلب کیا اور جائداد کو منصف کی ڈگری کے اجرائے میں نیلام کیا۔ تجویز ہوئی کہ بلحاظ احکام آرڈر ۲۱۔ رول ۲ کے حکم جج ماتحت خلاف قانون تھا اوس کو چاہئے تھا کہ جائداد خود اپنی ڈگری کے اجراء میں نیلام کرتا اور یہ نہ چاہیے تھا کہ منصف کی ڈگری کا اجراء کرتا۔ مزید براں مقدمہ روبرو جج ماتحت کے حسب دفعہ ہذا کے تھا اور اپیل دوم ناقابل پذیرائی تھا۔ (۳) درخواست تجویز ثانی نسبت ایسے حکم کے جس کی رو سے مقدمہ اجرائے ڈگری بوجہ عدم ادائے طلبانہ کے خارج کیا گیا ہو ایک درخواست حسب دفعہ ہذا کے نہیں ہے بلکہ واسطے تجویز ثانی کے ہے اور اپیل بناراضی اوس حکم کے نہیں ہوسکتا جو اوس پر صادر کیا گیا ہو (۴) ایسا حکم جس کی رو سے ایک سابق حکم کی نظر ثانی سے انکار کیا گیا قابل اپیل نہیں ہوتا (۵)۔

دو ڈگریداران پٹینی دار نے مختلف تاریخوں پر فاضل زرثمن نیلام حقیت پٹنی قرق کرایا۔ صاحب جج ضلع نے حکم تقسیم زر فاضل کا مابین ڈگریداران کے صادر کیا اور ایک نے

(۱) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۶۳ - (۲) انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۵۲۹ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۷۴ - (۳) اودھ کیسز جلد ۱۱ صفحہ ۴۱ - (۴) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۹ - (۵) نمبر ۶۳ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی یہی مقدمہ نمبر ۱۰۱ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب لاریپورٹر۔

ان میں سے بنا راضی حکم مذکور کے اپیل کیا لیکن مدیون ڈگری نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ تجویز ہوئی کہ اپیل نہیں ہوسکتا کیونکہ ڈگریدار تا رق اپنے مدیون ڈگری کا قائم مقام حسب منشاء دفعہ ہذا نہیں ہے دفعہ ہذا ایسی صورت سے متعلق نہیں ہے جبکہ بحث مابین دو ڈگری داران متخالف کے ہو۔ (۱) ڈگریدار نے جائداد بین اجرائے اپنے ڈگری میں خریدکیں اور اوس سے مزاحمت ایک خریدار نے کی جس نے مدیون سے بعد قرقی کے خرید کی تھی ڈگری دار نے عدالت سے استدعا حسب آرڈر ۲۱ رول ۹ کی اور حکم واسطے حوالگی قبضہ کے حاصل کیا اپیل منجانب خریدار بنا راضی حکم کے اس بنا پر ڈسمس ہوا کہ کوئی اپیل نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ دعوائے خود اپنے حق سے کرتا ہے اور نہ منجانب مدیون ڈگری کے خریدار نیلام سے مزاحمت کی گئی تب اوسنے درخواست حوالگی قبضہ حسب آرڈر ۲۱ رول ۹۸ واسطے حوالگی اور سپردگی خریدار مزاحم کے پیش کی۔ تجویز ہوئی کہ حسب آرڈر ۲۱ رول ۹۸ قابل پذیرائی ہے کیونکہ خریدار مزاحم قائم مقام مدیون ڈگری حسب مراد دفعہ ہذا کے ہے نیز یہ کہ غلط حکم صیغہ اپیل کارروائی ماقبل میں اپیل نہیں ہوسکتا (۲)

مدیون ڈگری نے ایک درخواست حسب آرڈر ۲۱ رول ۹۰ واسطے منسوخی نیلام کے پیش کی کہ اشتہار نیلام مناسب طور پر مشتہر نہیں کیا گیا تہا اور نیلام کے عمل میں لانے میں بیضابطگی اہم کی گئی تہی عدالت اول نے درخواست کو نامنظور کیا اور جج ضلع نے نیلام کو منسوخ کیا خریدار نیلام نے اپیل دوم کیا۔ تجویز ہوئی کہ دفعہ ہذا مقدمہ ہذا سے متعلق نہیں ہے کیونکہ یہ بیان نہیں کیا گیا کہ نیلام بوجہ سازش کے کیا گیا تہا مدیون ڈگری نے یہ عذر کیا تہا کہ نیلام کے مشتہر کرنے اور عمل میں لانے میں بیضابطگی اہم کیگئی تہی یہ درخواست ظاہرا حسب آرڈر ۲۱ رول ۹۰ کے ہے اور صاحب جج ضلع نے اوسکو بطور ایسی درخواست کے تصور کیا تہا لہذا اپیل دوم نہیں ہوسکتا (۳)

نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۸۷ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۵۰ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۱۳۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۵۲۹ و ویکلی

(۱) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۴۴۳ - (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳۴ صفحہ ۳۵۰ یہی مقدمہ مدراس لا جرنل جلد ۲ صفحہ ۹۶۱ - (۳) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۳۸ -

نوٹس کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۷۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۴۷۶ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۷۳۴ - جو حکم دفعہ ہذا کی ذیل میں نہ آتا ہو وہ قابل نگرانی ہوگا (۱)

ضمانت خرچہ اپیل کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۳۱۴ -

میعاد سماعت

جب قطعی ڈگری بیعبات کے بموجب باضابطہ قبضہ دیا جائے لیکن واقعی راہن قابض رہے تو چارہ کار نالش کے رو سے ہے نہ حسب دفعہ ہذا کے رو سے اور اس لئے جو قانون میعاد سماعت متعلق ہے وہ وہ ہے جو نالشات سے متعلق ہے نہ کارروائی اجرائے ڈگری سے (۲) ۱۳۸۴ - ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۸ء احکام مجموعہ ہذا پر غالب نہیں ہے ان دونوں کو یکجا پڑھنا چاہیئے جبکہ خریدار نیلام بھی نالش میں فریق ہو جس میں ڈگری صادر کی گئی تھی اوس کا دعوے حوالگی قبضہ جائداد کا جو اوسنے خرید کی فیصلہ عدالت سے بصیغہ اجرا ہونا چاہیئے جبکہ خریدار نیلام شخص ثالث ہو اوس کو اختیار رہے کہ نالش قبضہ جائداد جو اوسنے خرید کی دائر کرے اور ایسی نالش سے میعاد بارہ سال حسب مد ۱۳۸ ایکٹ میعاد سماعت متعلق ہوگی - (۳) درخواست زیر دفعہ ہذا تابع مد ۱۸۱ ضمیمہ اول ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۸ء ہے (۴)

اگر حساب زر واجب کے کرنے میں غلطی ہو جاوے تو کارروائی اجرائے پھر شروع کی جا سکتی ہے -

مقدمہ ہذا میں عدالت نے ایک حکم مقدمہ اجراء میں اس مضمون کا صادر کیا کہ مقدمہ کا فیصلہ اس وجہ سے ہو گیا کہ ہر دو فریق نے یہ بیان کیا کہ ڈگری کا ایفا ہو گیا تھا ڈگری دار نے حسب دفعہ ہذا دفعہ ۱۱۴ و آرڈر ۴۷ رول ۱ درخواست بغرض پھر شروع کئے جانے مقدمہ اجراء کے اس بنا پر پیش کی کہ اوس نے زر واجب کے حساب میں غلطی کی تھی اور اس وجہ سے اوسنے عدالت سے یہ بیان کیا تھا کہ ڈگری کا ایفاء ہو گیا عدالت مرافعہ اولی نے یہ تجویز کی کہ دفعہ ۱۱۴ و آرڈر ۴۷ رول ۱ مقدمہ ہذا سے متعلق نہ تھی اور درخواست

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۷۲ - و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۹۱ - (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۹۳ و جلد ۲۴ صفحہ ۵۱۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۴۹۹ کا حوالہ دیا گیا - و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۱۷ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۳ صفحہ ۵۰۴ - (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۵ صفحہ ۴۵۲ یہی مقدمہ بمبئی لا رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۶۶۱ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۳۷۶ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۲۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۵۸۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۴۸۳ -

کو حسب دفعہ ہذا منظور کیا تجویز ہوئی کہ درخواست حسب دفعہ ہذا اس بنا پر قابل پذیرائی ہے کہ ڈگریدار نے زر ڈگری واجب کے حساب کرنے میں غلطی کی۔ (۱)

درخواست منجانب مدیون ڈگری کہ ڈگریدار نے ڈگری سے زیادہ روپیہ وصول کر لیا ہے

درخواست منجانب مدیون ڈگری بمراد والپسی روپیہ جو اوس سے کارروائی اجراء میں بہ تجاوز اوس رقم کے وصول کیا گیا جو بموجب ڈگری واجب الادا تہی دفعہ ہذا کی حیطہ میں آتی ہے اور کہ والپسی کا حکم منجانب عدالت اجرائے ڈگری دیا جا سکتا ہے (۲)

درخواست والپسی زر

ایک ڈگری زر رہن مصدرہ جج ماتحت لکہنو واسطے اجراء کے عدالت ۴ مابعد تہا عدالت میں کل زر ڈگری ادا کیا۔ بیباقی ڈگری کی تحریر کیگئی اور مقدمہ خارج کیا گیا بعد ازاں چکہن لعل نے عدالت سشن جج میں درخواست والپسی روپیہ کی جو اوسنے ادا کیا تہا اس بنا پر پیش کی ڈگری دار نے اپنی درخواست میں جو بعدالت موصوف واسطے اجرا کے پیش کی گئی تہی قرینا اوس واقعہ کو مخفی رکہا کہ ایک درخواست ماقبل اجراء جو عدالت لکہنو میں پیش کیگئی تہی بوجہ عارض ہونے تمادی کے ڈسمس کیگئی تہی۔ تجویز ہوئی کہ عدالت شاہجہان پور کو اختیار سماعت ایسی درخواست کا تہا اور وہ اوس واقعہ پر عدالت لکہنو میں ہوا تہا غور کرنے سے ممنوع نہیں ہے (۳)

یہ امر کہ کون شخص مستحق زر فاضل نیلام کا ہے

بختاورلال کے پاس کیول رام اور تلسی رام نے اپنی جائداد مشترکہ اول رہن کی اور بعدہ محض کیول رام کے حصہ کا رہن دوم کیا گیا بعلت اجرائے ڈگری زر نقد کے حقوق راہنی کیول رام تلسی رام کے اشخاص ثالث کے پاس منتقل ہو گئے بعد اسکے بختاورلال نے بر بنائے رہن اول کے نالش دائر کی اور زر ثمن سے بختاورلال کا رہن اول بیباق ہو گیا اور کچھ زر فاضل باقی رہا۔ تجویز ہوئی کہ بختاورلال بحیثیت مرتہن دوئم کے مستحق تہا کہ نصف زر فاضل نیلام پر اپنی کفالت قائم کرے۔ چونکہ

(۱) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۲۷۔ (۲) نمبر ۶۳ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ دیوانی و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۳۲۶ و جلد ۱ صفحہ ۵۳۸ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۴۸۷ و جلد ۲۴ ۱۹ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۷۰۸ کا حوالہ دیا گیا۔ نمبر ۴۵ سنہ ۱۹۰۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی یہی مقدمہ پنجاب لا رپورٹر نمبر ۱۱۳ سنہ ۱۹۰۴ء (۳) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۷ء صفحہ ۶۵ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۴ صفحہ ۱۴۲۔

بختاور لال کی ڈگری کا ایفا ہو گیا تھا لہذا یہ امر کہ کون مستحق زر فاضل نیلام کا تھا داخل منشاء دفعہ ہذا نہیں ہے اور مزید براں عدالت اجراء کو دعویداران متخالف کو یہ ہدایت کرنی چاہیے تھی کہ اپنے حقوق کا تصفیہ نالش نمبری سے کرائیں (۱)

اختیار سماعت درخواست بعد اندراج کامل ایفاء ڈگری

دفعہ ہذا ایسی عدالت سے متعلق نہیں ہے جس نے کسی ڈگری کا ایفا کامل کر دیا ہو اور جس کا اختیار سماعت بوجہ مذکور ختم ہو گیا ہو وہ صرف اوس عدالت سے متعلق ہے جو اوس وقت اجرائے ڈگری کر رہی ہو جبکہ درخواست متعلق اجراء کی جائے لہذا جس صورت میں کہ ایک مدیون نے بعد اس کے کہ فیصلہ اخیر ہو گیا تھا اور کارروائی اجراء ختم ہو گئی تھی اور ڈگری کا کامل ایفاء درج ہو کر مسل اجراء داخل دفتر ہو گئی تھی عدالت مذکور میں درخواست بمراد واپسی ایک ایسی رقم کے کی جس کی نسبت بیان کیا گیا تھا کہ ڈگریدار نے اوس سے رقم واجب الادا مندرجہ ڈگری سے زیادہ وصول کیا تھا تجویز ہوئی کہ مدیون کو صرف یہی چارہ جوئی حاصل تھی کہ اوس حکم کی نظر ثانی کی درخواست کرے جس کی رو سے ڈگری ایفاء شدہ قرار دیگئی اور کارروائی اجراء داخل دفتر کی گئی (۲)

اختیار سماعت

عدالت اجراء کنندہ کا اختیار سماعت اس امر سے خارج نہیں ہو جاتا کہ ڈگریدار نے کارروائی اجراء میں عدالت موصوف کے اختیار سماعت بصیغہ اپیل سے زیادہ تعداد کا دعوائے زر واصلات کا بیجا طور پر کیا تھا (۳)

وفات مدیون ڈگری

چند اشخاص نے ایک ڈگری بنام ایک شخص کے حاصل کی تھی جو بعد ازاں فوت ہوا اور وہ زر ڈگری بذریعہ جاری کرانے ڈگری کے بنام وصیہ مدیون ڈگری وصول نہ کر سکا چنانچہ نامبردگان نے نالش بنام وصیہ دائر کی اور اوس پر الزام بد انتظامی کا لگایا اور یہ استدعا کی کہ اہتمام ترکہ مدیون ڈگری کا کیا جائے تجویز ہوئی کہ اس نالش میں ایک وسیع تر بحث بہ نسبت محض اجرائے ڈگری کے پیش آتی ہے اور اس نالش میں دفعہ ہذا عارض نہیں ہے (۴)

(۱) ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۷ء صفحہ ۲۰۱ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۴ صفحہ ۴۹۲ (۲) نمبر ۶۳ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ یہی مقدمہ پنجاب لا رپورٹر نمبر ۱۰۱ ۱۹۰۱ء (۳) نمبر ۲۹ ۱۹۰۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی یہی مقدمہ پنجاب لا رپورٹر نمبر ۳ ۱۹۰۲ء (۴) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۱۴

درخواست واپسی رقم جو اجراء میں ناجائز طور پر لیگئی

ڈگری زر نقد سادہ کے اجرا میں ڈگریداران نے اوس رقم کو قرق کرایا جو عدالت میں مدیونان ڈگری کو ڈگری کے بابت ادا کئے جانے کے لئے جمع کیگئی تھی جو مدیونان نے ایک دوسرے معاملہ میں حاصل کی تھی ایسی قرقی کے بعد وہ ڈگری جس کے بموجب قرقی عمل میں آئی تھی بمقابلہ قائم مقام ایک مدیون ڈگری کے ناجائز و کالعدم قرار پائی مگر باوجود اس کے ڈگریداران نے روپیہ عدالت سے اٹھالیا۔ تجویز ہوئی کہ قائم مقام مدیون ڈگری کو جس کے حق میں ڈگری ناجائز و کالعدم قرار دیگئی یہ چارہ کار حاصل تہا کہ وہ درخواست حسب دفعہ ہذا پیش کرے نہ یہ کہ علیحدہ نالش کرے جہانتک روپیہ اٹھا لینے کو تعلق ہے یہ امر غیر ضروری ہے کہ کس تاریخ کو روپیہ اٹھایا گیا کیونکہ فی الواقع اوس خاص ڈگری کے اجرا میں روپیہ اٹھایا گیا تہا۔ (۱)

معاہدہ متعلق ترمیم ڈگری

عدالت اجراء کنندہ ڈگری حالات ماقبل ڈگری پر لحاظ نہیں کرسکتی اور نہ اوس کے جواز کی نسبت اعتراض کرسکتی ہے۔ معاہدہ باہمی فریقین نالش کی نسبت جس سے اوس ڈگری کی ترمیم ہوتی ہو جو بزمانہ آئندہ صادر کی جائے حسب دفعہ ہذا کارروائی اجرائے ڈگری میں تحقیقات نہیں کی جاسکتی۔ اگر کارروائی اجراء میں اس اقرار کے نفاذ کرنے کی استدعا کی گئی ہو کہ ڈگری جاری نکرائی جائیگی تو وہ اقرار باہم فریقین کے بعد ڈگری کے ہونا چاہئے اور نہ قبل اسکے امور متعلقہ اجرائے ڈگری حسب دفعہ ہذا جو باہم فریقین نالش کے جس میں ڈگری صادر کیگئی یا اون کے قائم مقامان کے پیدا ہوتے ہوں ایسے امور ہونے چاہئیں جو اون معاملات سے متعلق ہوں جو بعد صدور ڈگری کے اور نہ قبل اوس کے پیدا ہوں (۲)

میعاد اجرائے ڈگری

ڈگری کا اجرا کن صورتوں میں ممنوع ہے

دفعہ ۴۸ - (۱) اگر درخواست واسطے اجرا کسی ایسی ڈگری کے گذرے جو صدور حکم امتناعی کی ڈگری نہ ہو تو اوس کے بعد

(۱) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۵۵۔

(۲) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۷۹۶۔

کوئی حکم بنسبت اجراء اوسی ڈگری کے کسی جدید درخواست پر صادر نہیں کیا جائیگا جو بعد گذر جانے مدت بارہ سال کے تاریخہائے مفصلہ ذیل سے گذرانی جائے یعنی

(۱) تاریخ ڈگری سے جسکا اجراء منظور ہو۔

(۲) یا اگر ڈگری یا حکم مابعد میں یہ حکم ہو کہ فلان تعداد روپیہ کی کسی خاص تاریخ پر یا آئندہ تاریخہائے معینہ پر ادا کیجائے یا فلان مال حوالہ کیا جائے تو قسط کے نہ ادا اور مال کے نہ حوالہ کرنے کی تاریخ سے جس کی بابت سائل وہ ڈگری جاری کرانا چاہتا ہو۔

(۲) اس دفعہ کی کسی عبارت سے۔

(الف) یہ نہیں قیاس کیا جائیگا کہ عدالت اجراءِ ڈگری کا حکم دینے سے ممنوع کیگئی ہے کسی ایسی درخواست پر جو بعد گذرنے میعاد بارہ سال مذکور کے گذرانی جائے جس حال میں کہ مدیون نے کسی فریب یا جبر سے ڈگری کے اجراء کو کسی عرصہ میں خود درخواست کی تاریخ سے بارہ برس ماقبل کے اندر ہو روکا ہو۔ یا

(ب) آرٹیکل ۱۸۰ ضمیمہ دوم قانون میعاد سماعت ہند ۱۸۷۷ء کا اثر کسی طرح سے محدود یا متغیر نہ ہوگا۔

دفعہ ہذا بجائے فقرات ۳ و ۴ دفعہ ۲۳۰۔ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔ ضمن (۲) کا ماتحتی ضمن (ب) جدید ہے۔ دفعہ ہذا کے ضمن (۱) میں الفاظ "جدید درخواست" بجائے "سابقہ درخواست" کے قائم کئے گئے ہیں بدیں غرض کہ یہ امر صاف ہو جائے کہ درخواست ہائے جو محض درخواست اجراء کی تدبیر معاون اجراء میں اجراء کی تکمیل کے لئے گذریں وہ ممنوع السماعت نہ ہوں۔ لفظ "گرانٹڈ" (منظور کیا گیا) متروک کر دیا گیا ہے۔ اب صرف تاریخ ڈگری سے جس کی اجراء کی استدعا ہو بارہ سال شمار ہونگے۔ سرکاری ترجمہ ماتحتی دفعہ (۱) کے ضمن (۱) کا درست نہیں بجائے "تاریخ ڈگری سے جسکا اجرا منظور ہو" کے "تاریخ ڈگری سے جس کے اجراء کی استدعا ہو ہونا چاہئے۔

میعاد جس کا ذکر دفعہ ہذا کے ضمن (۲) میں ہوا ہے صحیح تعبیر کیا ہے۔

صحیح تعبیر ضمن (۲) دفعہ ھذا کی جو ہائیکورٹ الہ آباد نے کی ہے وہ یہ ہے منشاء ضمن (۲) دفعہ ہذا کا یہ نہیں ہے کہ اجراء ڈگری کی ممانعت از روئے ضمن (۱) دفعہ ہذا کے زمانہ

بارہ سال تک کسی تاریخ سے کہ جس پر یہ تجویز ہو کہ مدیون نے بذریعہ فریب کے اجرائے ڈگری نہ ہونے دی پیدا ہو جاوے (۱)

تعبیر قانون الفاظ عام اثر زمانہ گذشتہ پر

ایک قابض ڈگری مورخہ ۱۵ جون سنہ ۱۸۷۲ء نے درخواست اجراء ۱۹ فروری سنہ ۱۸۸۵ء کو دی درخواست سابق ۲۷ نومبر سنہ ۱۸۸۳ء تھی۔ تجویز ہوئی کہ درخواست اجراء ازروئے دفعہ ۲۳۰ مجموعہ سابق کے ممنوع نہ تھی اور محمود صاحب جسٹس نے اس رائے سے اختلاف کیا۔ اور یہ تجویز کی کہ قاعدہ تعبیر یہ ہے کہ الفاظ عام قانون کے محدود معنے اوس وقت قرار دینا چاہیئے جبکہ قانون سے ایسا کرنا جائز ہو الفاظ "کوئی ڈگری" مستعملہ مستثنے دفعہ ۲۳۰ مجموعہ سابق کی تعبیر اس طور پر نہونی چاہیئے کہ الفاظ مذکور صرف اون ڈگریات پر محدود ہوں جن میں تاریخ نفاذ مجموعہ کے تمادی عارض ہو گئی ہو کس واسطے کہ کوئی محدود معنے الفاظ مذکور کے ضابطہ میں پائے نہیں جاتے ہیں اُس مصلحت واضعان قانون میں پائی جاتی ہے۔ جس پر فقرات اس قسم کے جیسا کہ فقرہ نزاعی ہے مبنی ہیں وہ حقوق یا چارہ کار جو قبل نفاذ ایکٹ جدید کے زایل ہو گئے ہوں تازہ ہو جائیں اور اگرچہ واضعان قانون حقوق یا چارہ کار مذکور تازہ کر سکتے ہیں مگر صرف بذریعہ الفاظ صریح کے جو اس مضمون کے ہوں کر سکتے ہیں۔ (۲)

ایک ڈگری نیلام جائداد مرہونہ اوس وقت صادر ہوئی تھی جب ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء نافذ تھا بارہ سال منقضی ہو گئے تھے لیکن ڈگری کا ایفاء نہیں ہوا تھا اس اثنا میں ایکٹ ہذا صادر ہوا اور دفعہ ہذا کل ڈگریات سے متعلق کی گئی۔ تجویز ہوئی کہ ڈگری جو قبل صدور ایکٹ ہذا کے صادر کی گئی تھی بعد بارہ سال کے تاریخ صدور ڈگری سے جاری کرائی جا سکتی ہے (۳)

اختیار سماعت بطور ابتدائی

اجلاس کامل سے تجویز ہوئی کہ عدالت جس کے پاس ڈگری واسطے اجراء کے حسب دفعہ ۳۵ پنجاب کورٹ بھیجی جاوے احکام نسبت ایسے جائداد کے جو اسکے

(۱) الہ آباد لا جرنل جلد ۸ صفحہ ۱۰۲۰ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۴ صفحہ ۲۰۔ اور مقدمہ ہذا میں انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۵۶ کی تقلید نہیں کی گئی۔ نیز ملاحظہ ہو فریب کے متعلق مدراس لا جرنل جلد ۲۲ صفحہ ۳۵ و اودھ کیسز جلد ۱۴ صفحہ ۲۳۸۔ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۱۹ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۶۲ (۳) الہ آباد لا جرنل جلد ۷ صفحہ ۴۲ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۲ صفحہ ۴۹۹ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۶ صفحہ ۱۸۸

اختیار سماعت سے بلحاظ مالیت حدود سے متجاوز ہوں بطور عدالت سماعت ابتدائی صادر کرسکتی ہے جیسا کہ دفعات ۳۸ و ۳۹ و ۴۱ و دفعہ ہذا سے ظاہر ہوتا ہے کہ عدالت ابتدائی کے اختیارات کی کوئی حد نہیں ہے کہ وہ ڈگریات کو جن کی مالیت خواہ کچھ ہی ہو جاری نہ کریں کیونکہ دفعہ ۳۹ میں عدالت صادر کنندہ ڈگری کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ اُسے اجراء کے لئے اپنی ماتحت عدالت میں خواہ وہ کوئی سی عدالت ہو ارسال کرے (۱)

ڈگری ادائیگی روپیہ یا حوالگی مال ڈگری جس کے رو سے ایک جائداد آڈ رہن سے روپیہ وصول کرنیکا حکم ہو اور بصورت ناکافی ہونے کے مدیون ڈگری بذاتہ مستوجب ٹھہرایا جائے ایک ڈگری رہن کی ہے نہ کہ ڈگری واسطے ادائیگی روپیہ کے (۲) ایک راضی نامہ میں یہ شرط تھی کہ مدیون زر ڈگری باقساط ادا کریگا بشرطیکہ جائداد مندرجہ تمسک مناط دعوے بطور سابق آڈ رہن رہیگی اور مدعا علیہ کو اوس کے انتقال کا کوئی اختیار نہ ہوگا۔ اگر کوئی اور شخص اوس جائداد کو نیلام کرائیگا تو مدعی کو اختیار ہوگا کہ اجراء کرا کر اوس جائداد کو نیلام کرائے اور باقی اقساط کے وقت کا انتظار نہ کرے تجویز ہوا کہ ایسی ڈگری محض زر نقدی کی ڈگری نہیں ہے (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۱۴۰ لیکن ڈگری جس کے رو سے بصورت عدم ادائیگی روپیہ کے جائداد مرہونہ کے نیلام کا حکم ہو ایک ڈگری واسطے روپیہ کے ہے خواہ ذاتی طور پر ادائیگی کا حکم ہو یا نہ اور خواہ چارہ جوئی بخلاف جائداد ختم ہو چکی ہو یا نہ (انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۷۳ و مدراس لاجرنل جلد ۱۵ صفحہ ۱۲۶ (اجلاس کامل) جس میں انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۱۰۷ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۷ کا حوالہ دیا گیا اور پسند کئے گئے) اسیطرح جبکہ ڈگری کے رو سے مدعا علیہ کو حکم دیا گیا ہو کہ مدعی کو روپیہ ادا کرے اور بصورت قصور جائداد مرہونہ نیلام کیجائے اور باقی اگر کچھ رہے مدعا علیہ کی دیگر جائداد ہائے سے

(۱) پنجاب ریکارڈ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۷ء - (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۵۸۰ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۱۵۰ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۴۱۸ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۴ء صفحہ ۱۴۲ - و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۲۸۵ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۱۵۸ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۴۷۳ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۱۰۷ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۱۸۰ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۰ء صفحہ ۱۳۱

وصول کیا جائے ایک ڈگری واسطے روپیہ کے ہے (۱) بخلاف انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۲۸۵ -

"درخواست واسطے اجراء کسی ایسی ڈگری کے"

الفاظ "درخواست واسطے اجراء کسی ایسی ڈگری کے" مرقومہ دفعہ ہذا سے درخواست اصلی مشعر اجرائے ڈگری مراد ہے جو مطابق نمونہ مندرجہ آرڈر ۲۱ رول ۱۱ کے ہو جبکہ درخواست اجراء حسب آرڈر ۲۱ رول ۱۱ اندر میعاد مقررہ کے پیش کی گئی اور منظور ہوئی یعنی حسب استدعا ڈگریدار اجرائے ڈگری کا حکم دیا گیا تو استحقاق ڈگریدار نسبت کرانے اجراء کے ضرورتاً اس وجہ سے ساقطہ ہوگا کہ بوجہ عذرات مدیون ڈگری یا فعل عدالت یا کسی دوسرے سبب کے جو ڈگری دار کے اختیار سے باہر تھا کارروائیات اجراء جو بموجب درخواست حسب آرڈر ۲۱ رول ۱۱ کے شروع کیگئی تہیں اندر میعاد محکومہ دفعہ ہذا کے ختم ہنوئیں۔ ڈگریدار کی درخواست ہائے مابعد نسبت اس امر کے کہ کارروائیات اجراء اوس مقام سے شروع کیجائیں جہاں سے وہ ملتوی ہوگئی تہیں اور اجراء ڈگری اختتام کو پہونچایا جائے محض درخواست ہائے مؤید درخواست ابتدائی ہونگی جو حسب آرڈر ۲۱ رول ۱۱ کیگئی تہی اور اون میں حسب دفعہ ہذا تمادی عارض نہ ہوگی۔ (۲)

درخواست اجرائے

درخواست اجراء سے مراد وہ درخواست ہے جو حسب قواعد مندرجہ آرڈر ۲۱ مرتب کرکے گذاری جائے۔ اور اس درخواست پر اصدار حکم کی بابت کوئی شخص اعتراض نہیں کرسکتا جو فریق مقدمہ نہ تہا (۳) اور اس سے مراد کوئی درخواست اجرائے ڈگری ہے اور وہ اوس آخری درخواست تک محدود نہیں ہے جو قبل از انقضائے بارہ سال کیگئی ہو (۴) درخواست قرقی بعض جائداد بطور ایک ایسی درخواست اجراء ڈگری کے متصور نہیں کیجا سکتی جسکے رو سے جائداد مذکور کے نیلام کئے جانیکا حکم ہو (۵)

درخواست تحریری ہونی چاہئے۔ اور جملہ مراتب مندرجہ قاعدہ ۱۰ و ۱۱ درج ہونے چاہئیں۔

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۲۲۴ بہ پیروی انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۱۰۷ (۲) ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۴۲ یہی مقدمہ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۴۸۲ (اجلاس کامل)

(۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۵۴۴ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۱۹۸ و ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۳ (۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۲۲۴ بہ منظوری انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۲۷۴ -

مختار درخواست پیش نہیں کر سکتا (۱) نہ بینامیدار (۲) کر سکتا ہے (۳)

وہ ڈگری جسکے اجراکی استدعا کیگئی۔ بتاریخ ۱۵۔ جولائی سنہ ۱۸۸۰ء صادر کیگئی تہی۔ اور درخواست اجراء بذریعہ قرقی ونیلام جائداد منقولہ بتاریخ ۲۷۔ اکتوبر سنہ ۱۸۸۲ء کی گئی۔ اِلّا چونکہ کوئی جائداد منقولہ دستیاب نہ ہوسکی اسلئے کارروائی بے سود رہی۔ اور ختم کی گئی۔ بعد ازاں بتاریخ ۱۸۔ اکتوبر سنہ ۱۸۸۳ء برطبق جدید درخواست اجرائے مدیون ڈگری گرفتار ہوکر قید کیا گیا۔ اور ایک خفیف رقم زر بذریعہ فروخت ایک دستاویز کے وصول ہوئی۔ بتاریخ ۱۹۔ جنوری سنہ ۱۸۸۴ء ایک درخواست بمراد اجرائے بذریعہ قرقی ونیلام جائداد غیر منقولہ ازاں مدیون پیش کیگئی عدالت اجراءکنندہ نے اوس درخواست کی نسبت بطور ایک درخواست بنابر اجارہ جائداد کے کارروائی کی۔ اِلّا اس غلطی کی اصلاح عدالت صاحب ڈویژنل جج نے عندالاپیل کردی اور کارروائی کو اوس وقت تک طول دیا گیا۔ جبکہ بتاریخ ۳۱۔ اکتوبر سنہ ۱۸۹۲ء صاحب کمشنر قسمت نے نیلام جائداد کو منظور کرنے سے انکار کیا۔ بتاریخ ۳۱۔ اکتوبر سنہ ۱۸۹۲ء ڈگریدار نے ایک درخواست پیش کی جس میں صاحب کمشنر کا انکار نسبت منظوری نیلام مذکور اور نامبردہ کی اپنی کوششیں بابت ایفائے ڈگری خوب بیان کیگئیں۔ اور یہ استدعا کیگئی کہ اراضی نیلام کی جائے۔ یا رسیور حسب دفعہ ۵۰۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی مقرر کیا جائے۔ جب حکم تقرری رسیور صادر کیا گیا تو مدیون نے چیفکورٹ میں اپیل کیا۔ اور نامبردہ کی جانب سے یہ بحث کیگئی کہ ڈگری کا اجراء حسب احکام دفعہ ۲۳۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۸۸۲ء (حال کی دفعہ ہذا) ممنوع السماعت ہے۔ یہ بیان کیا گیا کہ سنہ ۱۸۹۲ء کی درخواست ایک درخواست مابعد مابین مراد دفعہ مذکور مجموعہ مزبور تہی۔

یہ قرار دیا گیا کہ درخواست مذکور اوس عدالت میں جسکے سپرد ڈگری برطبق درخواست ۱۸۸۴ء تہی۔ اور جو پہلے سے اُسکا اجراء کررہی تہی۔ محض ایک عرضی بدیں غرض تہی کہ اوس درخواست کی رو سے اجراء کی امداد میں ایک تدبیر عمل میں آوے۔ اور اسلئے بموجب دفعہ ۲۳۰ مجموعہ مذکور ممنوع السماعت نہ تہی جو ایسی درخواست ہے یا ء الف سے متعلق نہیں ہے جنمیں عدالت سے بغرض نفاذ ء الف سابق جو ہنوز زیر تجویز ہوں۔ استدعا کی گئی ہو۔ مزید برآں

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۴۰۰ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۶ (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۳۸۸۔

قرار دیا گیا کہ چونکہ کارروائی اجراء سنہ ۱۸۸۴ع سے برابر زیر تجویز تھی۔ پس اجراء اس وجہ سے ممنوع السماعت نہ تھا کہ ہر تین سال کے بعد تدابیر مؤید اجراء اختیار نہیں کی گئیں (۱) جبکہ دوسری درخواست اجراء ممنوع السماعت ہو تو تیسری درخواست بھی ممنوع السماعت ہوتی ہے خواہ وہ دوسری درخواست سے تین سال کے اندر کیگئی ہو (۲)

خاص تاریخ یا اوقات معینہ پر

ادائیگی زر کی نسبت یہ حکم دینا کہ سالانہ یا ماہوار ادا کیا جائے دفعہ ہذا کی مراد میں خاص تاریخ نہیں سمجھا جاتا (۳) البتہ اگر اس کی تعبیر یقینی کیجا سکے تو منشاء دفعہ ہذا کے اندر ہے (۴) اور جبکہ مدیون ڈگری نے گرفتار ہو کر درخواست کی کہ پندرہ دن کی مہلت واسطے ادائیگی روپیہ کے دیجائے اور درخواست بدیں حکم منظور ہوئی کہ "درخواست شامل مسل" تجویز ہوا کہ اس حکم کے یہ معنی نہیں ہیں کہ زر ڈگری پندرہ دن کے اختتام پر ادا کیا جائیگا (۵) مگر ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۳۔

ڈگریاں جو سالانہ یا ماہوار اقساط کے ذریعہ سے واجب الادا ہوں دفعہ ہذا کی ضمن (ب) کی ذیل میں آتی ہیں (۶) لیکن ڈگری جسکے رو سے یہ ہدایت ہو کہ روپیہ سالانہ دو اقساط کے ذریعہ سے بشرح مقررہ فی فصل ادا کیا جائے اور ظاہر افصل ہائے ربیع و خریف سے مراد تھی تو روپیہ مذکور کی نسبت یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ ایک خاص تاریخ پر واجب الادا تھا (۷) اس مقدمہ میں ڈگری ۱۸ اگست سنہ ۱۸۷۳ع کی ہے اور مندرجہ ذیل مضمون سے صادر ہوئی "ڈگری بابت چھ ہزار روپیہ زر اصل و سود اور مبلغ سمہ ۔/۹ ر بابت خرچہ معہ سود مزید بشرح ۸ ر فیصدی فی ماہ جو تاریخ ڈگری سے تا تاریخ وصول زر مذکور لگایا جاوے۔ بحق مدعی برخلاف مدعا علیہ صادر کیجاوے۔ سو فنع رسین جو زیر قرقی ہے۔ اور سرکار نے بعوض قرضہ ہائے رسدی قرق کیا تھا بعد واگذاشت سپرد مدعی کیا جاوے"۔ ڈگریدار وقتاً فوقتاً درخواست ہائے اجراء کرتا رہا تاکہ استحقاق اجراء جہانتک اوسپر میعاد موثر ہے تازہ رہے۔ عذر کیا گیا کہ درخواست حال جو ۲۶ دسمبر سنہ ۱۸۸۸ع کو کیگئی تھی مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۲۳۰ (حال کی دفعہ ہذا) کے بموجب زائد المیعاد ہے۔ کیونکہ ایک سابقہ درخواست اجراء ڈگری پیش ہو کر منظور ہو چکی ہے

(۱) نمبر ۴ سنہ ۱۸۹۸ع پنجاب ریکارڈ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۸۳۔ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۸۳ و ۸۰ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۳۹۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۶۵۔
(۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۱۶ (۶) نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۲ع پنجاب ریکارڈ (۷) نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۸۹ع پنجاب ریکارڈ۔

اور ڈگری کی تاریخ سے بارہ سال گذر چکے ہیں۔ نیز یہ عذر کیا گیا کہ ڈگری میں سپردگی جائداد کی ہدایت نہ تھی۔ اور اگر تھی تو سپردگی کے لئے کوئی تاریخ مقرر نہ کی گئی تھی۔ حکام چیفکورٹ کی پیشگاہ سے قرار پایا کہ ڈگری سپردگی جائداد کے واسطے تھی دفعہ ۲۳۰ میں یہ قید نہیں ہے کہ ڈگریدار کو سپردگی جائداد کی بطور اوس کی اپنی جائداد کے ہو۔ اور جائداد کی سپردگی بطور جائداد مرہونہ اوس دفعہ سے خارج نہیں۔ نیز یہ قرار پایا کہ حوالگی کے لئے ایک خاص تاریخ مقرر ہو گئی تھی۔ کیونکہ تاریخ مذکور کافی طور پر بذریعہ وقوع ایک امر مشروط کے یعنے جائداد کے قرقی سے واگذاشت ہونیکی تاریخ سے بخوبی تحقیق ہو جاتی ہے وہی امر تحقیق ہوتا ہے جو تحقیق کر کے دکھایا جا سکے (۱) سالانہ وظیفہ کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۱۳۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۶۵۔

بحث اس امر کی کہ آیا ڈگری میں بعد بارہ سال کے تمادی عارض ہو یا نہیں

ایک مدیون ڈگری گرفتاری سے ہمیشہ گریز کرتا تھا اور اکثر اعتراضات نسبت اجرا کے کرتا تھا جو نامنظور ہوتے تھے درخواست اجرا تاریخ ڈگری سے بارہ سال بعد لیکن تاریخ درخواست اجرا سے تین سال کے اندر پیش کی گئی تجویز ہوئی کہ درخواست اجرا میں تمادی عارض نہیں ہے جبکہ مدیون ڈگری جب وارنٹ گرفتاری جاری کئے جائیں روپوش ہو جائے اور جھوٹے اعتراضات بدنیتی سے پیش کرتا رہے اور اس طرح پر اوس روپیہ کے ادا کرنے سے جو واقعی واجب ہو بدنیتی سے گریز کرتا رہے تو وہ دفعہ ہذا سے مستفید نہیں ہو سکتا (۲)

زائد از بارہ سالہ

ملاحظہ ہوں انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۵۶ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۸۹ و جلد ۸ صفحہ ۵۳۶ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۶۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۰۴ و کلکتہ لا جرنل جلد ۸ صفحہ ۲۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۴۹۲۔

دفعہ ہذا میں درخواست اجرائے ڈگری کے متعلق قانون میعاد درج نہیں ہے۔ مگر اوس میں وہ مدت درج ہے کہ جسکے بعد کوئی ایسی درخواست گو وہ از روئے قانون میعاد زائد المیعاد نہ ہو منظور نہ کی جاویگی۔ نمبر ۲۷ سنہ ۱۸۸۵ء پنجاب ریکارڈ و نمبر ۱۰۹ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ کی پیروی کی گئی (۳)

ایک ڈگری کے اجرائے کے واسطے درخواست اخیر کی تاریخ سے تین سال بعد درخواست کی گئی۔

(۱) نمبر ۱۵۹ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ۔ (۲) الہ آباد لا جرنل جلد ۹ صفحہ ۱۰۴

(۳) نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ۔

مدیون ڈگری نے عذر کیا کہ وہ زائد المیعاد ہے۔ اسپر صاحب ڈسٹرکٹ جج نے قرار دیا کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۲۳۰ متعلق ہے اور چونکہ تاریخ ڈگری سے بارہ سال منقضی نہیں ہوئے اسلیئے درخواست مذکور اندرون میعاد ہے۔ چیفکورٹ میں اپیل ہونے پر قرار پایا کہ عدالت ہائے دیوانی مفصلات کی ڈگریوں کی اجراء کی درخواستوں سے متعلق قانون میعاد ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء کے ضمیمہ دوم کی مد ۱۷۹ (مد ۱۸۲ ایکٹ ۹ سنہ ۱۹۰۸ء) میں مندرج ہے۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۲۳۰ (حال کی دفعہ ہذا) میں قانون میعاد درج نہیں ہے لیکن اُس میں وہ میعاد مقرر کیگئی ہے جسکے بعد درخواست اجرائے ڈگری منظور نہ کیجائے گی گو وہ قانون میعاد کے رو سے زائد المیعاد نہ ہو۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی اوس حق کو بحال نہیں کرسکتا جس کو قانون میعاد استعمال میں لانیکا مانع ہے (۱) مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۲۳۰ (حال کی دفعہ ہذا) میں اخیر حد لگادی گئی ہے جسکے بعد اجرائے (درصورت عدم موجودگی جبر یا فریب از جانب مدیون) منظور نہ کیا جائیگا۔ مگر اوس سے احکام ایکٹ میعاد منسوخ نہیں ہوتے۔ جس کی رو سے اجراء تاریخ مقررہ مجموعہ ضابطہ دیوانی سے پہلے منقضی المیعاد ہو سکتا ہے۔ بہ پیروی فیصلجات نمبر ۱۰۷ سنہ ۱۸۸۱ء و نمبر ۸۸ سنہ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ۔ تجویز ہوا کہ زر موجودہ عدالت کے واسطے درخواست دینا اور لینا بمنزلہ تدبیر بامداد اجراء مابین مراد مد ۱۷۹ ضمیمہ دوم ایکٹ میعاد نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء پنجاب ریکارڈ (مد ۱۸۲ ایکٹ ۹ سنہ ۱۹۰۸ء) نہیں ہے (۲) جس صورت میں درخواست بنا بر اجرائے ڈگری بابت ادائیگی زر نقد یا حوالگی دیگر جائداد اندر میعاد سماعت مقررہ بروئے دفعہ ہذا پیش کیگئی ہو اور منظور ہو گئی ہو اور ڈگریدار کی طرف سے اوس کی پیروی میں کوئی غیر واجب توقف نہ ہوا ہو تو ڈگریدار کا استحقاق اجراء قائم رکھنے کا بموجب ضمن (۱) دفعہ ہذا ممنوع السماعت نہیں ہو جائیگا اگر اخیر تکمیل اوس کارروائی کی جو درخواست از قسم مذکور سے شروع کیگئی تھی اوس میعاد کے اندر حاصل نہیں ہو سکتی جو دفعہ مذکور کی رو سے محدود کیگئی ہے مقدمات نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۸۹ء و نمبر ۲۷ سنہ ۱۸۸۸ء و نمبر ۱۰۹ سنہ ۱۸۹۰ء و نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۱ء و نمبر ۵۴ سنہ ۱۸۸۷ء و نمبر ۱۲۸ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۵۶ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۳۵۹ و نمبر ۴۰ سنہ ۱۸۹۸ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۴۱۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۲۶۱ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۴۱ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۴۸۲

(۱) نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ۔ (۲) نمبر ۲۷ سنہ ۱۸۸۸ء پنجاب ریکارڈ۔

سکا حوالہ دیا گیا (۱) جس صورت میں درخواست اجراء مطابق قانون اندرون میعاد سماعت معینہ دفعہ ہذا پیش ہوکر منظور کیگئی تو کارروائی اجراء کو قائم رکھنے کا استحقاق ڈگریدار بموجب ضمن (۱) دفعہ ہذا ممنوع نہ ہو جائیگا۔ اگرچہ تکمیل اوس کارروائی کی جو بذریعہ درخواست مذکور شروع کیگئی تہی۔ اندر اوس میعاد کے حاصل نہیں ہوسکتی جو دفعہ مذکور کی رو سے محدود کیگئی ہے انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۲۸۲ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۵۵ او ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۹ء صفحہ ۷ کا حوالہ دیا گیا (۲) ڈگری ادائیگی زر نقد برطبق اپیل ترمیم کیگئی قرار دیا گیا کہ ڈگری جس کا اجرا کیا جاتا ہے وہ ڈگری مصدرہ برطبق اپیل ہے اور بارہ سال متذکرہ دفعہ ہذا تاریخ ڈگری اپیل سے شمار ہونگے (۳)

ایک درخواست حسب دفعہ ۲۳۰ مجموعہ ۱۸۷۷ء کے رو سے واسطے اجراء ایک ڈگری کے جو بارہ سال سے بیشتر صادر ہوئی تہی کیگئی اور درخواست مذکور منظور ہو گئی۔ تجویز ہوئی کہ جو درخواست اس کے بعد واسطے اجرائے ڈگری کے حسب دفعہ ۲۳۰ مجموعہ ۱۸۸۲ء کے کیگئی نامنظور ہونی چاہئے تہی کیونکہ نسبت ڈگری مذکور کے ایک مرتبہ تین برس کی میعاد کا قاعدہ حسب اخیر فقرہ دفعہ ۲۳۰ مجموعہ ۱۸۷۷ء کے عطا ہو چکا تہا اور بعد اسکے وہ ڈگری ساقط اور ناقابل اجراء ہو گئی۔ تجویز ہوئی کہ مجموعہ ۱۸۸۲ء میں کوئی امر ایسا نہیں ہے کہ جس سے یہ نتیجہ اخذ کر ناجائز ہو کہ اون ڈگریات کو جو قبل نفاذ اس مجموعہ کے ساقط ہو گئی تہیں پہر تازہ کرنا منظور تہا۔ اور مقدمہ میں ڈگریدار کا حق قبل نفاذ قانون حال کے زائل ہو گیا تہا تو نفاذ اس مجموعہ سے وہ حق پر قائم نہیں ہو سکتا (۴) مسمی ہرا اور دیگر اشخاص نے مسمیان س و ت کے برخلاف ایک ڈگری محض زر نقد کی حاصل کی۔ اور ایک دوسری ڈگری ۲۴ فروری ۱۸۸۱ء کو حاصل کی۔ اجراء کی سابقہ درخواستوں کے ناکام رہنے پر ڈگریداروں نے ۳ مئی ۱۸۹۲ء کو اجراء کے لئے درخواست دی اور اوس کی وجہ سے مدیونان کی بعض جائداد قرق ہو گئی درخواست مذکور خارج کر دی گئی۔ مگر قرقی قائم رہی ۷ مارچ ۱۸۹۳ء کو اجراء کے لئے مزید

(۱) نمبر ۶ سنہ ۱۹۰۴ء پنجاب ریکارڈ و نمبر ۳۲ پنجاب لا رپورٹر سنہ ۱۹۰۴ء۔ (۲) نمبر ۲۷ سنہ ۱۹۰۵ء پنجاب ریکارڈ و نمبر ۷۹ سنہ ۱۹۰۵ء پنجاب لا رپورٹر۔ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۷۴۔

(۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۸۸ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۶ء صفحہ ۳۴ بحوالہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۸۹

درخواست کیگئی۔ تجویز ہوئی کہ ۷۔ مارچ سنہ ۱۸۹۳ء والی درخواست خواہ ہے ۱۳ مئی سنہ ۱۸۹۲ء کی سابقہ درخواست کا تسلسل تھی یا نہ تھی مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۲۳۰ (جو کہ مطابق دفعہ ہذا کے ہے) کے مقرر کردہ قاعدہ کے رو سے اجرائے ڈگری زائدالمیعاد تھی (۱) درخواست واسطے اجرائے ایک ڈگری کے جو بنام مدیون کے سنہ ۱۸۷۰ء میں حاصل کی گئی تھی سائل نے ۲۶ جنوری سنہ ۱۸۸۵ء کو پیش کی گئی درخواستیں واسطے اجرائے ڈگری کے کی جا چکی تھیں اور اخیر دو درخواستیں یعنے مورخہ ۲۹ جولائی سنہ ۱۸۸۱ء و ۲۹ جولائی سنہ ۱۸۸۲ء منظور ہوئی تھیں۔ مدیون ڈگری گرفتار ہوکر عدالت میں حاضر لایا گیا اُسنے یہ حجت کی کہ اجرائے ڈگری میں تمادی عارض ہے۔ ہر دو عدالت ہائے ماتحت کی رائے ہوئی کہ ڈگری میں تمادی عارض نہیں ہے اور انہوں نے اجرائے ڈگری کی اجازت دی برطبق اپیل ازجانب مدیون ڈگری ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ درخواست اجرائے ڈگری کی بہت دیر میں پیش کی گئی چونکہ ایک درخواست ۲۹ جولائی سنہ ۱۸۸۱ء کو بموجب مجموعہ سنہ ۱۸۷۷ء کے دیگئی اور منظور ہوئی اور بارہ سال تاریخ ڈگری سے قبل جون سنہ ۱۸۸۵ء کے منقضی ہو گئے لہذا درخواست مابہ البحث میں تمادی عارض ہے اور حسب دفعہ ہذا حافظہ میعاد نہیں ہے (۲) دوران کارروائی اجرائے ڈگری زرنقد میں مدیون ڈگری نے ایک فضول درخواست بغرض منسوخی ڈگری حسب آرڈر ۹ رول ۱۳ بہ نظر توقف میں ڈالنے کارروائی اجرا کے پیش کی۔ تجویز ہوئی کہ طریق عمل مدیون ڈگری حسب منشاء دفعہ ہذا فریبی تھا عدالت جس کے روبرو درخواست اجرائے ڈگری زرنقد بارہ سال سے زیادہ عرصہ کے بعد تاریخ ڈگری کے پیش کی جائے اوس کو اختیار تمیزی عاملانہ اس امر کے فیصل کرنے میں استعمال کرنا چاہئے کہ آیا کارروائی اجرا ہونی چاہیے یا نہیں اگر عدالت بربنائے شہادت یہ تجویز کرے کہ ڈگریدار تاریخ صدور ڈگری سے کارروائی اجراء کرنے میں ستعدی سے پیروی کرتا رہا اور مدیون ڈگری کا طریق عمل ایسا تھا کہ جس سے غیر ضروری توقف اجرا میں ہوا اور مدیون ڈگری نے فریبًا عمل کیا یا جبر استعمال کیا تو عدالت کو درخواست منظور کرنا چاہئے۔ (۳)

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۹۴ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۵ء صفحہ ۱۵۵

(۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۴ ۵ ۔

(۳) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۴۴

وارنٹ گرفتاری سے گریز کرنا فریب حسب منشاء دفعہ ہذا ہے

وارنٹ گرفتاری سے گریز کرنا فریب حسب منشاء دفعہ ہذا ہے فریب کسی وقت قبل بارہ سال تاریخ درخواست سے جسب دفعہ ہذا اسلئے کافی ہے کہ ڈگری دار مستحق درخواست اجراء کا ہو اور ڈگریدار پسلسل ہوشیاری قبل کسی خاص تاریخ کے ثابت کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ یہ ثابت کرنا چاہئے کہ اگر فریب یا جبر جس کی شکایت کیگئی ہے نہ ہوتا تو اوسنے ڈگری سے فائدہ حاصل کیا ہوتا یہ مشتبہ ہے کہ دفعہ ہذا کا یہ منشاء ہے کہ عدالتوں کو اختیار تمیزی نسبت منظوری یا نامنظوری اجرا کے جیسا کہ وہ مناسب خیال کریں عطا کیا گیا ہے (از فلپ صاحب جسٹس) ایک مدیون ڈگری کے فریب سے ڈگری بمقابلہ جملہ مدیونان ڈگری کے قائم رہیگی (از سندر آئیر صاحب جسٹس) فریب ایک مدیون ڈگری سے ڈگری محض بمقابلہ مدیون ڈگری قائم رہیگی (۱) ایک مدیون ڈگری گرفتاری سے بچتا رہا اور جب بعدہ گرفتار ہوا تو اوسنے دو سال اسی بہانہ میں گذار دیئے کہ کارروائی دیوالیہ کر رہا ہے گو اوسنے واقعی کوئی کوشش دیوالیہ بننے کی نہیں کی اور اسیطرح پر بارہ سال تاریخ ڈگری سے منقضی ہو گئے ڈگریدار کی اخیر درخواست واسطے قرقی مال منقولہ کے تھی ۔ تجویز ہوئی کہ مدیون ڈگری مجرم فریب کا تھا اور اس وجہ سے درخواست اجرا میں حسب دفعہ ہذا تمادی عارض نہیں ہے گو درخواست قرقی جو اخیر میں دیگئی بسلسلہ درخواستہائے گرفتاری سابق کے نہ تھی (۲)

فریب یا جبر

گرفتاری یا قرقی کو روکنا (۳) یا گرفتاری سے بچنا (۴) کافی فریب ہے جبکہ مدیون ڈگری نے وارنٹ قرقی کی خبر پاکر اپنی جائداد منقولہ کو مکان میں بند کرکے تالا لگا دیا اور جائداد کو قرق نہ ہونے دیا ۔ تجویز ہوا کہ یہ فعل فریب میں آتا ہے ۔ اور ڈگریدار کو یہ ثابت کرنا لازم نہیں ہے کہ یہ فریب مدت العمر جاری رہا (۵) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳۵ صفحہ ۶۷ یہی مقدمہ مدراس ویکلی نوٹس سنہ ۱۹۱۱ء جلد ۲ صفحہ ۴۴۳ یہی مقدمہ مدراس لاٹیمس جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۱۴ یہی مقدمہ مدراس لاجرنل جلد ۲۲ صفحہ ۳۵ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۱۲ صفحہ ۶۷۹ ۔ (۲) الہ آباد لاجرنل جلد ۹ صفحہ ۷۱ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۱۳ صفحہ ۹۲۹ بحوالہ الہ آباد لاجرنل جلد ۶ صفحہ ۱۰۱ ۔ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۱۰ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۹۲ (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۳۶۵ (۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۳۲۰ و مدراس لاجرنل جلد ۹ صفحہ ۷۹ ۔

الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۱۹۸

نابالغ ڈگریدار ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۳۷۴ و جلد ۲۸ صفحہ ۶۵۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۱۹۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۳۷۴۔

میعاد سماعت ایکٹ میعاد نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء کے پاس ہونیکے بعد سے میعاد کا سوال اس ایکٹ کے احکام کے ذریعہ فیصل ہوتا ہے (۱) میعاد قطعی ڈگری کی تاریخ سے شروع ہوتی ہے (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۵۲۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۷۹۲۔

دفعہ ہذا کی ایسی تعبیر نہ کی جانی چاہئے جس سے کہ یہ احکام مد ۱۸۳۔ ایکٹ میعاد نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۸ء کے مخالف ٹھہرے (۳) نیز ملاحظہ ہو دفعہ ہذا کے ضمن (۲) کا ماتحتی فقرہ (ب)

جبکہ درخواست واسطے منسوخی ڈگری یکطرفہ ڈسمس ہو جائے۔ یکطرفہ ڈگری کی میعاد خود ڈگری کی تاریخ سے شروع ہوتی ہے (۴) مگر قابل ترمیم ڈگری کی میعاد ترمیم کی تاریخ سے شروع ہوگی (۵) درخواست اجرائے کی میعاد بھی درخواست دائر کرنیکی تاریخ سے شروع ہوتی ہے نہ کہ درخواست کی سماعت کی تاریخ سے (۶) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۴۷ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۴۸۲۔ اگر عدالت میعاد کے سوال کا فیصلہ نہ کرے یا برخلاف مدیون کے فیصلہ کرے تو اس کی تجویز ثانی ہو سکتی ہے (۷)

ڈگری جو جزواً ڈگری نیلام بربنائے رہنامہ کے حسب دفعہ ۸۸۔ ایکٹ انتقال جائداد نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۲ء اور جزواً ڈگری حسب دفعہ ۹۰۔ ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے بطور ایسی ڈگری زر نقد کے تصور نہیں کی جاسکتی ہے کہ جس سے احکام دفعہ ہذا متعلق ہوں (۸)

عبارت دفعہ ۲۳۰ مجموعہ سابق ہیں جس میں یہ حکم ہے کہ بعد گذرنے بارہ سال کے تاریخ ڈگری سے کوئی درخواست بغرض جاری کرنے اُسی ڈگری کے منظور نہ کی جائے گی وہ حکم

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۴۸۴ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۱۰۳ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۶ صفحہ ۳۳۴ یہی مقدمہ کلکتہ لا جرنل جلد ۹ صفحہ ۱۷۵ بہ پیروی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۵۸ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۵۴۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۵۵۱ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۱۲۳ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۳۹ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۷۲۲ (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۳۹ (۸) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۵ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۱۴۱

ناجائز نہیں ہو جاتا ہے جو بعد بارہ سال کے تاریخ ڈگری سے مشعر منظوری ایسی درخواست اجراے کی صادر ہوا ہو جو قبل انقضائے میعاد بارہ سال کے گذری ہو (۱)

۷ دسمبر ۱۹۰۳ء کو حکم نیلام جائداد غیر منقولہ کا جو قرق کی گئی تھی صادر ہوا ۳۰ جنوری ۱۹۰۵ء کو امین نے رپورٹ یہ کی کہ وہ نیلام اس وجہ سے نکر سکا کہ کوئی بولی بولنے والا نہ تہا اطلاع اس امر کی ڈگری دار کو دی گئی اور اوس کو ۱۰ فروری تک مہلت ادا کرنے فیس نیلام جدید کی عطا کیگئی چونکہ تاریخ مذکور کوئی تدبیر ڈگریدار نے نہیں کی لہذا حکم دیا گیا کہ مقدمہ خارج ہو ۱۳ جنوری ۱۹۰۶ء کو ڈگریدار نے پھر درخواست اس استدعا سے پیش کی کہ جائداد جو ہنوز زیر قرقی ہے نیلام کی جاوے تجویز ہوئی کہ یہ ایک درخواست جدید بصیغہ اجرا نہیں ہے بلکہ محض ایک درخواست واسطے تازہ کرنے کارروائی سابق کے ہے اور اس میں تمادی عارض نہیں ہے (۲)

درخواست مابعد اجرائے ڈگری متذکرہ دفعہ ہذا سے مراد ایک اصلی درخواست اجرائے سے بشکل مقررہ آرڈر ۲۱ رول ۱۱ ہے۔ پس جب کوئی درخواست اجراء مطابق آرڈر ۲۱ رول ۱۱ کے اندر میعاد سماعت محکومہ دفعہ ہذا پیش کی گئی اور منظور ہوئی یعنی حکم مطابق استدعا ڈگریدار کے صادر کیا گیا ہو تو حق ڈگریدار خواہ مخواہ اوس صورت میں زائل نہیں ہو جاتا اگر بوجہ اعتراضات مدیون ڈگری یا حکم عدالت یا دیگر وجہ سے جس کا ذمہ دار ڈگریدار نہ ہو مکمل کارروائی اجرا حسب درخواست آرڈر ۲۱ رول ۱۱ اندر المیعاد مقررہ دفعہ ہذا نہ ہو سکے (۳) ۱۷ جولائی ۱۸۹۳ء کو مدعی نے ایک ڈگری عدالت امریلی واقع قلمرو مہاراج گیکوار بروڈہ سے حاصل کی ۱۲ مئی ۱۸۹۴ء کو ایک درخواست بغرض اجرای پیش کیگئی ۱ جولائی ۱۹۰۵ء کو ایک درخواست دوم پیش کیگئی جس میں استدعا قرقی جائداد ہائے منقولہ مدعا علیہ کی تھی خواہ وہ کسی مواضعات یا کسی مقامات او کھمنڈل میں واقع ہو

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۳۵۹۔ (۲) ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۸ء صفحہ ۳۹ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۵ صفحہ ۶۱۶ نیز ملاحظہ ہو ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۳۷

(۳) الہ آباد لا جرنل جلد ۸ صفحہ ۱۲ الہ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۳ صفحہ ۱۷ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۹ صفحہ ۸۱۷ - (اجلاس کامل)

اوکہنڈل اندر علاقہ اختیار سماعت عدالت امریلی کے تہا حکم قرقی کا اندر علاقہ عدالت امریلی کے صادر کیا گیا تہا ۵ جولائی سنہ ۱۹۰۹ء کو ڈگری مدعی کی درخواست پر ہائیکورٹ بمبئی میں بغرض اجرا بہیجی گئی اور ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ء کو ایک درخواست اجراء بذریعہ قرقی جائداد واقع بمبئی پیش کی گئی۔ تجویز ہوئی کہ یہ درخواست ایک درخواست اصلی بہ تعلق جائداد واقع بمبئی تہی جسکے پیشتر کوئی درخواست نسبت اوس کے نہیں کی گئی تہی اور چونکہ وہ بارہ سال سے زائد بعد تاریخ ڈگری سے پیش کی گئی تہی لہذا وہ ازروے احکام دفعہ ہذا ممنوع السماعت تہی (۱)

۲۴ دسمبر کو مدعیان نے ایک ڈگری بنام مدعا علیہم حاصل کی اور اس میں یہ ہدایت تہی کہ مدعا علیہم مدعیان کو کچھ روپیہ سالانہ از قسم وظیفہ نقد ادا کریں اور اگر کسی سال میں مدعا علیہم ادا کرنے سے قاصر رہیں تو مدعیان کو یہ استحقاق ہو کہ جائداد مرہونہ نیلام کرائیں اور زر قرضہ کا ایفا زر ثمن نیلام سے کریں۔ مدعا علیہم نے ادائے وظیفہ زر نقد سنہ ۱۹۰۳ء میں قصور کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مدعیان نے جائداد مرہونہ بموجب حکم عدالت اجرا کے نیلام کرائی لیکن زر ثمن بیباقی کل قرضہ کے کافی نہ تہا وہ بقیہ جائداد مرہونہ سنہ ۱۹۰۵ء میں نیلام کرانا چاہتا تہا جبکہ کلکٹر نے دست اندازی کی اور نیلام کو روکا کہ وہ جائداد وطن کی ہے بتاریخ ۱۹ دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء کو مدعیان نے درخواست حال بغرض دلا پانے بقایا بذریعہ نفاذ ذاتی چارہ کار بمقابلہ مدعا علیہم پیش کی عدالت نے درخواست کو اس بنا پر نامنظور کیا کہ اوس میں حسب احکام دفعہ ہذا تمادی عارض ہے۔ تجویز ہوئی کہ درخواست میں حسب دفعہ ہذا اس وجہ سے تمادی عارض نہ تہی کہ میعاد بارہ سال کی اوس تاریخ سے شروع ہوئی تہی کہ جب ڈگری اپنے کل اجزا میں بغرض اجرا پختہ ہو جاے ڈگری اول مرتبہ قابل اجرا سنہ ۱۹۰۳ء میں بابت چارہ کار ذاتی کے جو مدعی کو جزو چہارم میں دیا گیا ہو گئی اوس وقت تک بابت اوس جزو اور اوس چارہ کار ڈگری کے محض ضمنی اور شرطیہ تہی ڈگری دار اوس وقت تک کوئی درخواست واسطے اجرا کے جس کے منظور کرنے کا عدالت کو اختیار تہا اس وجہ سے پیش نہیں کر سکتا تہا کہ

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۵ صفحہ ۱۰۳ یہی مقدمہ بمبئی لا رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۸۴۴

ڈگری واسطے اجرائے جہانتک کہ چارہ کار ذاتی کو تعلق ہے پختہ نہ تھی - (۱)

توسیع میعاد ایک ڈگری مورخہ ۱۷ - فروری ۱۸۹۸ء کی ڈگری دار نے ۱۹۰۱ء میں جاری کرانی چاہی لیکن چونکہ ڈگری دار پر نابالغ چھوڑ کر فوت ہوگیا بعد ڈگری کو ولی نابالغ نے جاری کرایا اور جملہ درخواستیں اندر میعاد کے پیش کیں نابالغ ۱۹۱۰ء میں بالغ ہوگیا بر طبق اوسکے اوسنے درخواست توسیع میعاد دوازدہ سال مقرر حسب دفعہ ہذا اس بنا پر پیش کی کہ وہ ۱۹۰۱ء سے ۱۹۱۰ء تک نابالغ رہا۔ تجویز ہوئی کہ میعاد کی حسب دفعہ ہذا توسیع نہیں ہوسکتی کیونکہ جب ایک مرتبہ میعاد کا دور تاریخ ڈگری سے شروع ہوگیا تو میعاد دوازدہ سال اوس تاریخ سے محسوب ہونی چاہیئے (۲)

شمار میعاد ایک اپیلانٹ دوران اپیل ہائیکورٹ میں فوت ہوگیا۔ ہائیکورٹ نے ۲۹ - مارچ ۱۸۹۷ء کو حکم بدیں مضمون صادر کیا کہ اپیل ساقط ہوگیا اور رسپانڈنٹ مستحق خرچہ ہے - بحث یہ تھی کہ ڈگری جو بتاریخ ۱۴ - اگست جاری کرائی گئی اندر میعاد تھی تجویز ہوئی کہ حکم ہائیکورٹ در اصل ایک حکم بحالی ڈگری عدالت ماتحت کا تھا اور ڈگریدار مستحق فائدہ میعاد بارہ سال کا تاریخ ڈگری عدالت اپیل سے تھا - (۳)

میعاد قائمی درخواست سابقہ اجرائے ڈگری جس حال میں کہ ایک درخواست اجرائے ڈگری ۱۱ ر مئی ۱۹۰۶ء کو بذریعہ قرقی و نیلام جائداد منقولہ کے کیگئی جس میں جائداد پورے طور پر قرق ہوکر نیلام ہوگئی تھی مگر روپیہ ڈگریدار کو ادا نہیں کیا گیا تھا بدیں وجہ کہ مدیون نے اپیل دائر کیا تھا اور نہ ہی درخواست مسل سے قطعی طور پر خارج کی گئی تھی نہ داخل دفتر ہوئی تھی اور دیگر درخواستہائے ۱۰ - مارچ و ۱۵ - جون ۱۹۱۰ء کو واسطے قرقی و نیلام مکانات کے کیگئی تھیں جن کا ذکر درخواست ۱۱ ر مئی ۱۹۰۶ء

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۶ صفحہ ۳۶۸ - یہی مقدمہ بمبئی لا رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۳۸۱ - یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۱۵ صفحہ ۸۲۲ - (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۶ صفحہ ۴۹۸ یہی مقدمہ بمبئی لا رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۳۸۷ - یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۱۵ صفحہ ۸۲۹ (۳) الہ آباد لا جرنل جلد ۷ صفحہ ۵۸ مقدمہ ہذا میں انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ ۱۲۴ ممیز کیا گیا اور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۸ کی تقلید کی گئی -

میں نہیں کیا گیا تجویز ہوئی کہ درخواست ہارے سنہ ۱۹۰۸ء اصلی جدید درخواست ہائے نہیں اور تسلسل درخواست سابقہ نہ تھیں۔ اور یہ امر مشتبہ ہے کہ ڈگریدار مجاز اس امر کا ہے کہ اپیل میں سوالات فریب کو اٹھائے اور دعوائے برائے مفاد دفعہ مذاکرا ئرے (۱)

ڈگری عدالت اپیل درصورت اپیل کے میعاد ڈگری عدالت اپیل سے شروع ہوگی خواہ صرف جزو ڈگری کا اپیل ہوا ہو (۲) اور خواہ ڈگری عدالت ماتحت ترمیم کیگئی ہو (۳) خواہ اپیل ساقط ہوگیا ہو اور ڈگری عدالت ماتحت بحال رہی ہو (۴) لیکن جبکہ موجبات اپیل بوجہ کمی اسٹامپ کے نامنظور رہا تو نفاذ اصلی ڈگری کی تاریخ سے شروع ہوگا (۵)

امر تجویز شدہ فیصلہ نزاع بدوران اجرائے ڈگری فیمابین فریقین امر تجویز شدہ ہے (۶) مگر ملاحظہ ہو اجلاس کامل کی نظیر انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۴۱۔ اور جبکہ عدالت میعاد پر درخواست نامنظور کرے تو اور درخواست نہیں گذرسکتی (۷) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۸۳۔ اور جبکہ پہلی درخواست منظور ہوئی ہے تو دوسری درخواست پر اسی وجوہات پر مدیون ڈگری عذر نہیں کرسکتا (۸) جبکہ مدیون ڈگری نے ڈگری کی ایک جزو کے اجرائے میں حکم کی جوازیت پر اعتراض نہیں کیا تو دوسری جزو کے اجرائے کے وقت پہلے حکم کی نسبت عذر نہیں کرسکتا (۹) مگر ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۳ و جلد ۷ صفحہ ۵۰۔ لیکن جب دو درخواستوں میں چارہ کار الگ الگ ہو تو نزاع فیصل شدہ کی تاثیر پیدا نہیں ہوتی (۱۰) ڈگریدار نے اجرائے ڈگری میں ایک مکان ملکیت مدیون سے قرق کرایا۔ وہ مکان عذرداری مدیون سے بتاریخ ۲۵ رمئی سنہ ۱۸۸۳ء قرقی سے واگذار ہوا تھا۔ بنا بر اضی اوس حکم کے کوئی اپیل نہ کیا گیا۔ لیکن بتاریخ ۲۱ رفروری سنہ ۱۸۸۴ء

(۱) نمبر ۱۷ سنہ ۱۹۱۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی ۔ یہی مقدمہ پنجاب ویکلی رپورٹر نمبر ۲۲ سنہ ۱۹۱۰ء یہی مقدمہ پنجاب لارپورٹر نمبر ۲۰ سنہ ۱۹۱۰ء یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۸۱۵ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۰ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۵۹۴ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۶۰ و جلد ۲۶ صفحہ ۹۱ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۸۷ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳۲ صفحہ ۱۳۶ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳۲ صفحہ ۱۳۶ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۷ صفحہ ۵ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۴۳۸ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۵۵۱ (۷) کلکتہ لارپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۴۵ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۸۔ (۸) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۲۴۲ (۹) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۴۸۰ (۱۰) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۴۸۲

مکان متنازعہ اجرائے ڈگری ڈگریدار میں پھر قرق ہوا۔ عذرداری مدیون جو اس بارہ میں کیگئی تھی ۱۰ مارچ سنہ ۱۸۸۴ء کو نا منظور ہوئی۔ اور بتاریخ ۱۹ مئی سنہ ۱۸۸۴ء اخیر حکم واسطے نیلام مکان کے صادر ہوا۔ اپیل بناراضی اس اخیر حکم کے عدالت ماتحت نے خارج کردیا۔ اور نیز یہ قرار دیا کہ سابقہ حکم واگذاری قرقی مابعد کا مانع تھا۔ حکم مورخہ ۲۰ مئی سنہ ۱۸۸۳ء کی ناراضی سے اپیل نہیں کیا گیا تھا اس واسطے مابین فریقین حکم مذکور ان امور کی نسبت جنکا فیصلہ اس میں کیا گیا تھا قطعی اور منتہم ہوگیا (۱)

احکام صیغہ اجرا فریقین پر کل کارروائی مابعد نالش میں بر بنائے اصول مشابہ اصول امر تجویز شدہ کے قابل پابندی ہیں مزید براں اثر حکم ماسبق کا صرف اوس امر پر محدود ہونا چاہیئے جو واقعی فیصل کیا گیا مزید براں احکام دفعہ ۱۹۔ ایکٹ میعاد سماعت مخل اوس ممانعت قطعی کے نہیں ہو سکتے جو کہ دربارہ منظوری درخواست بعد بارہ سال کے محض تاریخوں سے از روئے دفعہ ہذا قائم کی گئی ہے (۲)

راضی نامہ

راضی نامہ سے پرانی ڈگری کا وجود جاتا رہتا ہے۔ اور راضی نامہ پر اجراء نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس کی بناء پر دعوے ہونا چاہیئے (۳)

ڈگری ادائے زر نقد بصورت عدم ادائے نیلام جائداد

ایک ڈگری بمقابلہ تین اشخاص کے بحیثیت ٹھیکہ دار اور ایک شخص کے بحیثیت اوسکے ضامن کے صادر ہوئی جس کی رو سے روپیہ اولاً ٹھیکہ داران سے باقساط واجب الادا تھا اور بصورت اون کے عدم ادا کے یہ شرط تھی کہ وہ بذریعہ نیلام جائداد مرہونہ ضامن کے وصول کیا جائے۔ ٹھیکہ داران نے روپیہ ادا نہیں کیا ڈگریدار نے بارہ سال سے زیادہ عرصہ بعد تاریخ ڈگری سے ڈگری بذریعہ نیلام جائداد غیر منقولہ مملوکہ ایک یا دیگر مدعا علیہم کے جاری کرائی۔ تجویز ہوئی کہ ڈگری جہانتک کہ ٹھیکہ داران مدعا علیہم کو تعلق ہے ڈگری زر نقد تھی اور تمادی پذیر ہوگئی یہ تجویز صرف (کرامت حسین صاحب جسٹس) کی تھی اور شمیر صاحب جسٹس کی رائے میں دفعہ ہذا میں کوئی امر ایسا نہیں ہے جس سے ڈگری کا جسکے شرائط معمولی ڈگری زر نقد سے زیادہ ہوں تجزیہ کرنا جائز ہو لہذا

(۱) نمبر ۴۸ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ۔ (۲) اودہ گیزٹ جلد ۱۱ صفحہ ۲۲۰۔
(۳) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۵۴۶

ڈگری میں تمادی عارض نہیں ہے (۱)

اجراء بمقابلہ ضامن بعد بارہ سال کے — ایک ڈگری برہنائے صلحنامہ بمقابلہ بعض ٹھیکہ داروں اور اونکے ضامن کے صادر کیگئی ڈگری میں یہ شرط تھی کہ زرڈگری اولاً ٹھیکہ داران سے بذریعہ اقساط سالانہ وصول کیا جائے اور بصورت عدم ادا وہ بذریعہ نیلام بعض جائداد غیرمنقولہ کے جو ضامن نے مکفول کی تھی وصول کیا جا سکتا ہے ڈگری بطور ڈگری زر نقد بعد بارہ سال کے تاریخ ڈگری سے جاری کرائی گئی۔ تجویز ہوئی کہ دفعہ ہذا متعلق ہے اور ڈگری بعد انقضائے بارہ سال کے تاریخ ڈگری سے جاری نہیں کرائی جاسکتی۔ (۲)

منتقل الیہم و قائم مقامان جائز

ڈگری کا منتقل الیہ — **دفعہ ۴۹** ۔ ہر شخص جس کے نام ڈگری منتقل کیجائے بپابندی اون حقوق کے (اگر کوئی ہوں) ڈگری کا مالک ہوگا جن کو مدیون اصل ڈگریدار کے مقابلہ میں نافذ کرا سکتا تھا۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۲۳۳ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

منشاء دفعہ ہذا کا کیا ہے — منشاء دفعہ ہذا کا یہ ہے کہ منتقل الیہ اصل ڈگریدار یعنے اپنے بائع کی اون تمام ذمہ واریوں کا پابند ہے جو اوس کے مقابلہ میں بوجہ ڈگریدار ہونے کے قائم تھیں اسلئے کہ انتقال میں ہر چیز اوسیطرح منتقل ہوئی ہے جیسا کہ وہ انتقال کنندہ کے پاس ہے تو صرف مالک کے تبدیل ہو جانے سے اوس کی اصلیت میں کچھ فرق نہیں آتا ورنہ ہر ڈگریدار کو ڈگری متقابلہ کے اجراء سے بچنے کے واسطے یہ بہت آسان طریق ہوتا کہ اپنی ڈگری دوسرے کے نام منتقل کر دیتا۔

درخواست اجراء منجانب منتقل الیہ ڈگریدار — ۳ فروری سنہ ۱۹۰۱ء کو متخالف ڈگری بنام عمر اور بکر علیحدہ نالشات میں صادر ہوئیں عمر کی ڈگری بنام بکر زیادہ تعداد کی تھی

(۱) الہ آباد لاجرنل جلد ۹ صفحہ ۷۹ بحوالہ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۱۰۴۔

(۲) الہ آباد لاجرنل جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۶ یہی مقدمہ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳۴ صفحہ ۶۳۶ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۱۶ صفحہ ۱۹۰۔

اور بکر کی ڈگری بنام عمر کم تعداد کی تہی ۲۵۔ جون سنہ ۱۹۰۸ء کو بکر نے اپنی ڈگری بنام خالد منتقل کی لیکن عمر کو اطلاع اس انتقال کی اکتوبر سنہ ۱۹۰۸ء میں ہوئی تجویز ہوئی کہ خالد ڈگری بنام عمر جاری نہیں کرا سکتا انتقال منجانب بکر بنام خالد صرف اوس صورت میں بمقابلہ عمر اثر پذیر ہو سکتا تہا کہ اوس کو اطلاع انتقال کی دی جاتی پس چونکہ ڈگری اوس سے کم تعداد کی تہی جو عمرو کی ڈگری کی تہی لہذا وہ قابل اجرا حسب اصول عدل آرڈر ۲۱ رول ۱۸ نہ تہی بتاریخ تکمیل انتقال بذریعہ اطلاع بکر کی ڈگری تابع اس اصول عدل کی تہی اور اس وجہ سے استحقاق خالد منتقل الیہ بہی تابع اصول عدل حسب دفعہ ہذا کے تہا (۱)

انتقال بپابندی حقوق

ح دارندہ رہن انتفاعی اوپر جائداد ب نے بخلاف ب ایک سادہ ڈگری زر نقد حاصل کی جس کو رہن یا قرضہ محفوظ کردہ بروئے رہن سے کوئی تعلق نہ تہا ح نے اپنی ڈگری م کے نام منتقل کردی قرار دیا گیا کہ م اپنی ڈگری کے اجرا میں جائداد مرہونہ ب نزد ح کو نیلام کرا سکتا تہا (۲) لیکن بخلاف اوس مدراس ہائیکورٹ نے قرار دیا ہے کہ منتقل الیہ ڈگریدار اوس جائداد کو دائر نیلام نہیں کرا سکتا جسکے نیلام کرانے سے اصل ڈگریدار ممتنع ہے (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۷۱۹ و جلد ۲۲ صفحہ ۸۱۳۔ آ نے ب کو اپنے حقوق واقعہ ایک ڈگری کی جو اس کو ایک اور شخص کے خلاف ملی تہی تفویض کردی۔ مگر بعد میں ڈگری کو مدیون ڈگری نے منسوخ کرا لیا اور مقدمہ کی سماعت دوبارہ ہوئی۔ اور یہ ڈگری آ کے حق میں ہوگئی۔ مگر اب ایک شخص د نے اپنی ڈگری کے اجراء میں اس جدید ڈگری کو قرق کرایا۔ تجویز ہوا کہ آ کے حقوق کو ب کے حقوق پر فوقیت تہی (۴)

قائم مقام جائز

دفعہ ۵۰۔ (۱) اگر مدیون ڈگری ڈگری کی تعمیل کامل ہونے سے پہلے فوت کرے تو ڈگریدار کو اختیار ہے کہ مدیون متوفی کے قائم مقام جائز پر ڈگری جاری ہونے کی درخواست عدالت صادر کنندہ ڈگری میں گذرانے۔

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۲۸ یہی مقدمہ مدراس لا جرنل جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۵

(۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۷ صفحہ ۲۵۰۔ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۲ صفحہ ۱۲۱ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۵ء صفحہ ۴۲ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۱ صفحہ ۳۳ (۴) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۴۹۵

(۲) اگر ڈگری بنام قائم مقام مذکور جاری کرائی جائے تو اوس کی ذمہ واری صرف اوسی قدر ہوگی جس قدر جائداد شخص متوفی کی اوس کے ہاتھ آئی ہو اور ازالہ واجب اوس پر کوئی تصرف از قسم انتقال وغیرہ نہ ہوا ہو اور واسطے دریافت مقدار ذمہ واری کے عدالت اجراکنندہ ڈگری مجاز ہوگی کہ اپنی مرضی سے یا ڈگریدار کی درخواست گذرنے پر قائم مقام مذکور سے ایسے کاغذات حساب جبراً داخل کرائے جو عدالت کو مناسب معلوم ہوں۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۲۳۴ ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء کے ہے۔ الفاظ "اگر ڈگری بنام قائم مقام مذکور جاری کرائی جائے" جدید ایزاد کئے گئے ہیں۔

درخواست بنانے فریق قائم مقام کے کس عدالت میں گذریگی جبکہ ڈگری واسطے اجرا کے دوسری عدالت میں منتقل کیگئی ہو تو مدیون متوفی کے قائم مقامان کو فریق بنانے کے لئے ڈگریدار کو درخواست عدالت صادر کنندہ میں کرنی چاہئے نہ کہ عدالت اجراء کنندہ میں (۱) ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۴ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۱۳۴۔

ڈگریدار ڈگریدار سے وہ شخص مراد ہے جس کا نام مسل میں بطور ایسے شخص کے درج ہو جسکے حق میں ڈگری صادر کیگئی ہو یا وہ شخص جس کو عدالت نے اصل مدعی یا اوس کے قائم مقامان میں سے بذریعہ حکم بطور ڈگریدار کے تسلیم کیا ہو (۲)

منشاء دفعہ ہذا کا کیا ہے منشاء دفعہ ہذا کا یہ ہے کہ جائز قائم مقامان پر ڈگری کے اجرا کے لئے درخواست کرنی چاہئے اور کہ اوس کا نام درج مسل کیا جائے بصورت وفات یک کس منجملہ چند ڈگریداران کے باقیماندہ ڈگریداران کے لئے ضروری نہیں ہے کہ واسطے قائم مقامی متوفی ڈگریدار کے باضابطہ درخواست کریں۔

قائم مقام جائز تعریف کے لئے ملاحظہ ہو تعریف مندرجہ دفعہ ۲ ضمن ۱۱ عدالت کو قائم مقام کی نسبت فیصلہ کرنیکا اختیار ہے (۳) ہر دو عدالت صادر کنندہ اور جاری کنندہ ڈگری

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۴۹۶ یہی مقدمہ مدراس لاجرنل جلد ۱۵ صفحہ ۱۱۶ (اجلاس کامل) بہ منظوری انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۴ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۱۳۴۔ اور بعدم پیروی انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۵۵۸ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۱۶ (۳) دفعہ ۴۷ ضمن ۳ مجموعہ ہذا

فیصلہ کرسکتی ہیں (۱)

جبتک مسل پر ایک قائم مقام موجود ہے کوئی اجنبی شخص محض اس لئے کہ جائداد متوفی اس کے پاس ہے قائم مقام نہیں بنایا جاسکتا (۲) لیکن اگر ترکہ کا سارٹیفکیٹ کسی اور شخص نے حاصل کر لیا ہو تو ڈگریدار باوجود اس کے ان شخصوں سے اپنے مدیون متوفی کی جائداد پر اجراء کراسکتا ہے جو فی الواقع جائداد پر قابض ہیں (۳) اور اگر ہندو یا مسلمان وارث نے جائداد متوفی کی کسی واقعی قرضخواہ کے ہاتھ متوفی کے قرضہ کے عوض فروخت کردی ہے تو ڈگریدار اس جائداد سے ڈگری کا روپیہ وصول نہیں کرسکتا (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۲۹۔

ایک شخص جو کسی ہندو کی جائداد پر بعد وفات اس کے قابض ہوتا ہے اور متوفی نے ایک وصیت چھوڑی ہو۔ اور پروبیٹ حاصل نہ کیا گیا ہو اس وقت تک اسکا قائم مقام قانونی ہے کہ کوئی شخص دعویدار پیدا نہ ہو (۵)

اس فیصلہ کا تتبع انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۵۴ میں ہوا۔ مگر وہ شخص مراد نہیں ہے جو قانوناً متوفی کی جائداد کا وارث نہیں ہے۔ پس ایک اجنبی شخص جو متوفی کی جائداد کا قابض ہو۔ اور مقدمہ میں فریق نہ ہو چکا ہو اسکے خلاف اجراء نہ ہوسکیگا (۶) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۲۳۵ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۴۵۲ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۶۲۔ اور ڈگریدار کے حق پر جو جائداد متوفی سے اپنا روپیہ وصول کرنا چاہتا ہو دفعہ ۲۴ پروبیٹ و ایڈمنسٹریشن ایکٹ مؤثر نہیں ہے (۷)

ب نے الف اینڈ کو مالکان ایک کارخانہ چاول کے برخلاف ایک ڈگری زرنقد حاصل کی۔ بدوران نالش الف اینڈ کو نے اپنا جملہ مال و اسباب و ذمہ داری ایک دوسری کمپنی ج کے ہاتھ منتقل کردیئے جسکے مینجنگ ڈائرکٹر الف اینڈ کو تھے اور جنہوں نے ج

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۳۴ و جلد ۱۳ صفحہ ۲۹۰۔ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۳۷۔ (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۷۶۴ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۵۰۴ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۴۳ (۶) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۱۸۶ یہی مقدمہ مدراس لاجرنل جلد ۴ صفحہ ۵۹۔ (۷) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۹۴۔ یہی مقدمہ مدراس لاجرنل جلد ۸ صفحہ ۲۸۸ +

کی طرف سے نالش کی جوابدہی کی لیکن یہ امر عدالت کے علم میں نہ لایا گیا۔ بعد ڈگری الف اینڈ کو دیوالیہ ہو گئے اور ب نے ج کے خلاف بطور جائز قائم مقامان الف اینڈ کو کے اجراء کی درخواست کی تجویز ہوئی کہ ب ایسا کرنیکا مستحق نہ تہا کیونکہ دفعہ ہذا ایسی کارروائی کی اجازت نہیں دیتی (۱) اور یہ امر واقعہ کہ بعد انتقال کاروبار کے الف اینڈ کو نے منجانب ج نالش کی جوابدہی کی کوئی فرق پیدا نہیں کرتا کیونکہ ڈگری محض ذاتی ڈگری بخلاف الف اینڈ کو کے تہی اور اس میں اسبارہ میں کوئی ذکر نہ تہا کہ مالکان کمپنی ج پر بہی قابل پابندی ہے (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۱۰۶۔

اگر مدیون متوفی کی بیوہ اور دو بہتیجے موجود ہوں تو بیوہ کی موجودگی میں جبکہ درخواست برخلاف خود مکسوبہ جائداد مدیون کے برخلاف ہو تو بہتیجے حسب مراد دفعہ ہذا قائم مقامان مدیون نہیں ہیں (۳)

متوفی مدیون کا پسر اوس کا جائز قائم مقام ہے اور اوس کا نام درج مسل کیا جانا چاہیے اور وہ بادی النظر میں زیر دفعہ ہذا درج مسل کیا جانیکا سزاوار ہے الا اوس صورت میں کہ وہ ثابت کردے کہ متوفی نے کوئی خود مکسوبہ جائداد نہیں چہوڑی (۴)

دوران اجراء ڈگری میں مدیون ڈگری ایک وصیت نامہ چہوڑ کر فوت ہوا جس کے بموجب راجکماری موہوب لہ بقیہ ترکہ تہی وہ جائداد پر قابض ہوئی اور اوس نے درخواست چٹہیات اہتمام معہ وصیت نامہ منسلکہ پیش کی وصیت نامہ آخر کار صحیح پایا گیا اور حکم عطائے چٹہیات صادر ہوا اس اثناء میں راجکماری اور وارث قانونی کا نام بجائے مدیون ڈگری کے مقدمہ اجرا میں قائم کیا گیا اور حکم مابین فریقین کے صیغہ اجراء میں صادر ہوا تجویز ہوئی کہ حکم مذکور صحیح اور قابل پابندی ہے مزید براں موہوب لہ بقیہ ترکہ جو قابض جائداد مدیون ڈگری متوفی ہے بطور

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۱ صفحہ ۴۶۴ و مدراس لا ٹائمس جلد ۴ صفحہ ۱۹۰ بہ پیروی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۹۶۱ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۹ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۱ صفحہ ۴۶۴ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۲ صفحہ ۴۰۴۔ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۷ صفحہ ۵۱۲ و انڈین کیسز جلد ۶ صفحہ ۳۸ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۶۶۲

وصی بذریعہ فعل بے جا تصور نہیں کیا جا سکتا کہ جس سے اوس کے افعال کی پابندی وارث قانونی پر نہو (۱) لفظ قائم مقام قانونی مندرجہ دفعہ ہذا میں بعض صورتوں کے ضرورت کے لیے استعمال کیا گیا مثلاً جائداد مناط نالش کا بر طبق وفات مدیون ڈگری متوفی کے اوس کے جانشین کو پہونچنا اور لفظ قائم مقام قانونی میں خواہ وہ جائداد متنازعہ پہونچی ہو داخل ہے۔ اور وڈرف صاحب جسٹس کی یہ رائے ہے کہ لفظ قائم مقام قانونی مہتممان و اوصیا و ورثا پر محدود نہیں ہے بلکہ بربنائے اسناد کے اوس میں ہر ایسا شخص داخل ہے جو قانوناً حقیت مدیون ڈگری متوفی کا قائم مقام ہو۔ (۲) جبکہ کارروائی اجراء بمقابلہ مدیون ڈگری شروع کی گئیں ہوں تو وہ بعد اوس کی وفات کے بذریعہ قائم کرنے نام قائم مقام قانونی بجائے مدیون ڈگری متوفی کے درخواست اجراء میں جاری رکھی جا سکتی ہیں یہ ضروری نہیں ہے کہ درخواست جدید حسب آرڈر ۲۱ رول ۱۱ پیش کی جائے (۳) راجہ دیا سنگہ دیب مالک راج پٹیا واقع اوڑیسہ کا تھا یہ راج ناقابل تقسیم ہے ڈگریداران کے پاس ایک ڈگری زرِ رہن اوسکے مقابلہ میں تھی جس کے اجراء میں جائداد مرہونہ نیلام کیگئی بعد ازاں ڈگریداران نے ایک درخواست حسب دفعہ ۹۰۔ ایکٹ انتقال جائداد بابت باقی زرِ رہن کے پیش کی اور ڈگری حاصل کی۔ دیا سنگ بعد ازاں فوت ہوا اور اوس کا بھائی راجہ رگھوناتھ سنگہ دیب گدی نشین ہوا اور درخواست حال واسطے اجرا کے رگھوناتھ سنگہ پر پیش کی مدیون ڈگری نے یہ عذر کیا کہ وہ مالک قطعی جائداد کا خود اپنے حق سے ہے اور راجہ متوفی کا حق اوس کی وفات پر ساقط ہو گیا اور ڈگری کے اجرا میں جائداد قرق نہیں ہو سکتی ڈگری بمقابلہ راجہ متوفی کے حاصل کیگئی تھی۔ تجویز ہوئی کہ قاعدہ وراثت جائداد ناقابل تقسیم مطابق عام قاعدہ دہرم شاستر متعلقہ وراثت جائداد قابل تقسیم ہے مگر اون قیود کے ساتھ جو بوجہ ناقابل تقسیم ہونے جائداد کے عائد ہوتی ہیں وہ حق جو کسی شخص خاندان تابع متاکشرا کو کسی راج ناقابل

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۱۲۴۴ (۲) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۸۴۳ - کلکتہ لا جرنل جلد ۲ صفحہ ۴۸۴ و مدراس لا جرنل جلد ۱۹ صفحہ ۱۶۷ -

(۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۴ صفحہ ۱۴۲ یہی مقدمہ بمبئی لا رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۱۳۵۸ - یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۴ صفحہ ۸۳۹ -

تقسیم میں بطور مالک حاصل ہوتا ہے حسب دفعہ ہذا کارروائی اجرا بنام جانشین بطور قائم مقام متوفی کے نہیں کی جا سکتی (۱)

اجلاس کامل ہائیکورٹ کلکتہ سے تجویز ہوئی کہ جبکہ بر طبق وفات کسی شریک ہندو خاندان مشترک تابع متاکشرا کے کہ جس پر ڈگری زر نقد صادر کی گئی ہو اوس کے پسر کا نام بحیثیت اوس کے قائم مقام قانونی کے کاغذات میں درج کیا جاوے تو فیصلہ بحیثیت ذمہ داری جائداد موروثی کے کہ جو پسر نے بذریعہ حق پسماندگی حاصل کی ہو بابت اوس قرضہ کے جس کی بابت ڈگری صادر کیگئی بصیغہ اجرائے ڈگری ہو سکتا ہے۔ (۲) تا وقتیکہ اجرائے ڈگری میں کسی شخص کی نسبت حکم قائم مقام ہونے مدیون کا صادر نہ ہوا ہو اوس کے مقابلہ میں احکام دفعہ ۴۷ متعلق نہونگے گو وہ پسر حسب دفعہ ہذا۔ اطلاعنامہ جاری ہوا ہو۔ (۳) درخواست ہائے اجرائے ڈگری جو بعد وفات مدیون ڈگری بلا داخل کرانے نام قائم مقام مدیون ڈگری کے یا بلا اس امر کے بیش کیں گئیں ہوں کہ قرقی اوس جائداد کی قائم ہو جس کی نسبت درخواست پیش کی گئی درخواست ہائے مناسب واسطے استحفاظ میعاد سماعت کے نہیں ہیں (۴)

ہندو بیوہ | ہندو بیوہ کے قائم مقام قانونی اوس کے خاوند کے وارث ہیں (۵) خرچہ کے متعلق بھی یہی قاعدہ ہے (۶) ڈگری جو بخلاف بیوہ اوس کی قائم مقامی حیثیت میں باضابطہ طور پر حاصل کیگئی ہو اوس کے شوہر کے ورثاء پر قابل پابندی ہوتی ہے (۷) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۹۴ و جلد ۲۳ صفحہ ۴۳۶ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۱۲۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۶۰۳۔

مگر بہ تعلق محض ڈگری زر نقد کے جو ذات بیوہ پر ہو ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صـ ۲۲۴ (۲) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۱ صـ ۵۹۳ یہی مقدمہ کلکتہ لا جرنل جلد ۵ صفحہ ۴۹۱ یہی مقدمہ مدراس لا ٹیمس جلد ۲ صفحہ ۲۰۷ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صـ ۶۴۲ (اجلاس کامل) (۳) الہ آباد ویکلی نوٹس سنہ ۱۸۹۳ء صـ ۱۰۹ (۴) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۷ء صـ ۷۵ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۳۳۷ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صـ ۴۷ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صـ ۴۷۹ یہی مقدمہ کلکتہ لا جرنل جلد ۸ صـ ۱ (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صـ ۳۴۱

صفحہ ۵۸۴ و جلد ۱۶ صفحہ ۴۰۔

ڈگری بنام پدر اجراء بنام پسر

پدر کو جو حق خاندان تابع متاکشرا میں بابت جائداد موروثی مشترکہ کے حاصل ہوتا ہے وہ سرمایہ مقبوضہ پسر اوس وقت نہیں ہوتا جبکہ پدر فوت ہو جائے اور اس وجہ سے کارروائی بمقابلہ پسر کے بطور قائم مقام قانونی پدر کے حسب دفعہ ہذا کے نہیں کی جاسکتی اگر بعد وفات پدر کے دائن بمقابلہ پسر کے کارروائی کرنا چاہتا ہے تو وہ اس بنا پر نہیں کرسکتا کہ وہ وارث یا قائم مقام قانونی ہے لیکن اس بنا پر کہ پسر پر قرضہ جات پدر کا ادا کرنا لازم ہے لیکن یہ امر کہ آیا بلحاظ نوعیت قرضہ کے یہ ذمہ واری بمقابلہ پسر کے نافذ کی جاسکتی ہے یا نہیں ایسی کارروائی میں طے نہیں ہو سکتا جو حسب دفعہ ہذا یا دفعہ ۴۷ مجموعہ ہذا کے کی جائے بلکہ اس کا فیصلہ نالش جداگانہ میں ہونا چاہیئے (۱)

اگر مدیون تعمیل سے پہلے فوت کرے

دفعہ ہذا میں اوس شخص کی صورت کے متعلق حکم ہے جو وقت صدور ڈگری تو زندہ ہو لیکن قبل اس کے کہ ڈگری مذکور کا اجراء کامل طور پر ہو فوت ہو جائے۔ لہٰذا جس صورت میں کہ ایک فریق نالش قبل از داخل عرضیدعوے فوت ہو گیا ہو اور اوس کے خلاف ڈگری صادر کی جائے تو ڈگری مذکور ناقابل نفاذ ہوتی ہے (۲) جو ڈگری غفلت سے ایک فریق فوت شدہ کے حق میں یا اوس کے خلاف صادر ہوئی ہو وہ ایسی ڈگری ہوتی ہے بنا راضی جسکے کوئی اپیل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ایسی صورت میں وارث فریق متوفی یا فریق مخالف کو بطور اپیلانٹ یا رسپانڈنٹ جیسی کہ صورت ہو کوئی منصب دعوی حاصل نہیں ہوتا (۳) ایک حکم امتناعی جو مدیون کے خلاف بدیں مضمون حاصل کیا جا چکا ہو کہ مدیون ڈگریدار کی کھڑکیوں سے ہوا اور روشنی سے نہ روکے بعد وفات مدیون کے اُس کے بیٹے کے خلاف بطور قائم مقام جاری کردیا جاسکتا ہے (۴) اگر مدعا علیہ قبل سنائے جانے فیصلہ کے لیکن بعد سماعت بحث کے فوت ہو جائے تو ڈگری کالعدم نہ ہوگی بلکہ فیصلہ مذکور اس طرح موثر ہوگا کہ گویا وہ بروز اختتام بحث صادر کیا گیا

(۱) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۲۳۔ (۲) بنگال لارپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۳۳۴ (۳) نمبر ۷ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۲۸۳ یہی مقدمہ بمبئی لارپورٹر جلد ۴ صفحہ ۱۴۔

تھا (۱) نیلام جو مدیون کی وفات کے بعد وقوع میں آوے ناجائز نہیں ہے گو کہ قائم مقام جائز اوس کا فریق نہ بنایا گیا ہو (۲) لیکن ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۹ - ایساہی جبکہ حکم دخل دہانی بعد وفات مدیون کے دیا گیا ہو (۳) اگر جائداد بزمانہ حیات مدیون قرق نہ کی گئی ہو تو ڈگری دار کو درخواست زیر دفعہ ہذا کرنی چاہیے - اور اگر بزمانہ حیات مدیون قرق ہوچکی ہو تو وہ قانون کے احاطہ میں آجاتی ہے اور قرقی بعد وفات مدیون ساقط نہیں ہوجاتی اور اگر بمقابلہ جائداد کارروائی کرنا یا اوس کو نیلام کرانا منظور ہو تو ضرور نہیں ہے کہ کوئی شخص جائداد مذکور کا قائم مقام جائز ہو (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۲۱۱ بخلاف دیکھو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۸۰ و جلد ۱۵ صفحہ ۳۹۹ و جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۹ - اگر مدیون اثنائے کارروائی اجراء میں اتفاقاً فوت ہوجاوے ایسی صورت میں عدالت اجراء کنندہ ڈگری بروئے دفعہ ہذا قائم مقام مدیون کو فریق بنانے کے قابل ہوتی ہے اور بروئے دفعہ ہذا ایسا کرنے سے ممتنع نہیں ہوتی زیادہ سے زیادہ دفعہ ہذا صرف اس صورت میں لازمی ہوتی ہے جبکہ کوئی اجراء زیر تجویز نہ ہو الا ڈگری کا پورا ایفاء نہ ہوگیا ہو (۵) اور اگر ڈگری عدالت اپیل صادر ہوجائے تو بعد میں مدیون کے قائم مقامان کو درج مسل کرنا ضروری نہیں (۶) ڈگریدار مستحق ہے کہ اپنی ڈگری کا اجراء بمقابلہ جائز قائم مقام مدیون متوفی کے اوس حد تک کرائے جہانتک کہ کوئی ترکہ اصل مدیون کا اوس کے قبضہ میں آنا ممکن ہو گو کہ جائز قائم مقام مذکور قبل از وصولی کسی شئے بہ اجرائے ڈگری مذکور کے فوت ہوگیا ہو اور یہ ضرور نہیں کہ متوفی قائم مقام کا کوئی جائز قائم مقام بنایا جاوے (۷) اگر مدعاعلیہ بعد ڈگری یکطرفہ کے فوت ہوجائے تو اس کے قائم مقامان منسوخی ڈگری یکطرفہ کی درخواست نہیں کرسکتے الا اوس صورت میں کہ مدعی نے انہیں

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۸۰۷ و جلد ۲۱ صفحہ ۳۱۴ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۳۱۴ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۵۱۳ - (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۵۵ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۴ء صفحہ ۶۷ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۴۴ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۰ء صفحہ ۱۰۳ (اجلاس کامل) و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۳۹۹ (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۹۰ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۶۲ و جلد ۱۲ صفحہ ۴۷ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۲۷۶ و جلد ۳ صفحہ ۲۲۱ (۵) نمبر ۷ سنہ ۱۸۹۷ء پنجاب ریکارڈ (۶) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۲۴ (۷) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۳۶۷ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۰ء صفحہ ۱۱۳

زیر دفعہ ہذا بطور قائم مقامان درج مثل کرایا ہو (۱)

قائم مقام کی ضرورت نہیں اگر غیر منقولہ جائداد کی قرقی کے بعد مدیون فوت ہو جائے تو جائداد بغیر قائم مقام قانونی کو فریق بنانے کے نیلام ہوسکتی ہے (۲)

مجموعہ ہذا میں کوئی ایسا حکم نہیں ہے جس کے رو سے بعد ڈگری عدالت اپیل کے مدیون متوفی کے قائم مقام کا نام بجائے اس کے درج کیا جائے ڈگری اگر بمقابلہ قائم مقام مدیون متوفی کے ڈگری جاری کرانا چاہے تو اوس کو حسب دفعہ ہذا کارروائی کرنی چاہیے (۳)

بار ثبوت جبکہ اجرائے ڈگری میں جو برخلاف قائم مقام ایک مدیون متوفی کے ہو خاص جائداد قرق کیجائے اور قائم مقام کا عذر ہو کہ یہ جائداد اوسکی ذاتی ہے ۔ تو بار ثبوت اس امر کا کہ وہ مدیون متوفی کی ہے ڈگریدار پر ہوتا ہے (۴)

ایک ڈگری بنام قائم مقام مدیون متوفی کے جاری کرائی گئی اور ایک خاص جائداد بطور جائداد مدیون متوفی کے جو اوسکے قائم مقامان کے قبضہ میں تھی قرق کی گئی مدیونان ڈگری نے جائداد متروقہ کا دعوائے بطور اپنی جائداد کے کیا ۔ تجویز ہوئی کہ بار ثبوت اس امر کا کہ جائداد جو اجرائے ڈگری میں قرق کی گئی مدیون متوفی کی تھی اور بحیثیت مذکور ڈگری مدیونان کے قبضہ میں تھی ڈگریدار پر ہے ۔ (۵)

اس کے ہاتھ میں آئی ہے ڈگریدار کا فرض ہے کہ جائداد متوفی کی تلاش کرے ۔ اگر مل سکے تو ثابت کرے کہ متوفی کی کوئی جائداد قائم مقام کے ہاتھ آچکی ہے ۔ قائم مقام اگر ثابت نہ کر سکے کہ وہ جائز طور پر صرف ہوئی ہے تو بقدر اس جائداد کے ذاتی طور پر ڈگری ادا کرنیکا مستوجب ہوگا (۶) قائم مقام مدیون اوس حد تک ذمہ وار ہے جس قدر کہ جائداد شخص متوفی کی اوس کے ہاتھ آئی ہے اور اوس کی اپنی جائداد خواہ وہ کسی ذریعہ سے حاصل کیگئی ہو اوس حد تک کہ اوس نے جائداد جو بطور ترکہ اوس کو پہونچی ہو

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۳۶۱ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۴۷۰ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۴ (۴) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ ۱۵۱ (۵) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۵۱ (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱۹۵ و بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۹ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۱۷۷ —

بدون ایفا کرنے قرضجات متوفی کے تلف کردی ہو (۱) اس سے زیادہ اسکی ذمہ واری نہیں ہے (۲)

مدعی نے شادی پر بابت زر قرضہ دعوائے دائر کیا اور فیصلہ ہونے سے پیشتر شادی فوت ہوگیا۔ مقدمہ کی کارروائی مسماۃ بھاگن بیوہ شادی پر گیگئی۔ اور اسپر ایک ڈگری ہوگئی۔ جوکہ شادی کی جائداد سے وصول کی جاوے۔ مسماۃ بھاگن بھی بلاادائے زرڈگری فوت ہوگئی۔ اور ڈگریدار نے ڈگری کا اجراء گوندا پر کرانے کے لئے درخواست کی اس وجہ سے کہ گوندا شادی کا وارث ہوا۔ حکام چیفکورٹ نے قرار دیا کہ اگر گوندا خود کو شادی کا وارث تسلیم کرتا ہے تو عدالت ڈگری جاری کنندہ کو تحقیقات کرنی چاہیئے کہ آیا گوندا نے شادی کا مال واسباب پایا یا نہیں۔ لیکن اگر گوندا شادی کا وارث ہونے سے انکار کرے تو ڈگریدار کے لئے ضرور ہے کہ مقدمہ نمبری دائر کرکے یہ ثابت کرے کہ اوّل گوندا شادی کا جائز وارث ہے۔ اور دوم یہ کہ اوس نے شادی کی جائداد بھی پائی ہے (۳)

بموجب دفعہ ۳۷۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء۔ عہد کا ایفاء معاہدہ کے قائم مقام پر اوس صورت میں کہ تعمیل کے پہلے کی وفات ہو لازم ہے الّا اوس حالت میں کہ معاہدہ سے برخلاف اس کے پایا جاتا ہو اور بموجب دفعہ ہذا اگر کسی شخص متوفی کے قائم مقام پر ڈگری ہوئی ہو اور ڈگری مذکور واسطے دلا پانے زر نقد کے جائداد شخص متوفی سے ہو تو ایفاء ڈگری کا بذریعہ قرقی اور نیلام جائداد مذکور کے ہو سکتا ہے اگر ایسی کوئی جائداد دستیاب نہ ہو سکے اور مدعا علیہ حسب اطمینان عدالت یہ ثابت نہ کر سکے کہ اُس نے ایسی جائداد شخص متوفی کو کہ جس کا اوس کے قبضہ میں آنا ثابت ہو بضرورت بجا صرف کیا ہے تو مدعا علیہ پر ڈگری بابت اوس قدر جائداد کے کہ جس کو اُس نے بہ ضرورت بجا صرف نہ کیا ہو اوسی طرح سے ہو سکتی ہے جیسے کہ ڈگری مذکور مدعا علیہ کی ذات خاص پر ہوئی ہو۔ تجویز ہوا کہ وارث جائز متوفی کا خواہ وہ ہندو ہو یا نہ ہو فقط ذمہ وار تکمیل اقرار ادا کرنے قرضہ متوفی کا حسب مقدار جائداد متوفی ہے جو اوس کو پہونچی ہو۔ پیشتر صادر کرنے ڈگری کے تحقیقات موجودگی جائداد ہونی چاہیئے۔ اور ثبوت اس امر کا کہ وارث کو جائداد پہونچی ہے لینا چاہیئے

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۱ نوٹ بصفحہ ۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۴۵۴ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۷۷ (۳) نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۷۵ء پنجاب ریکارڈ۔

اِلّا یہ ظاہر ہو کہ جائداد پہونچ گئی ہے۔ یا استحقاق وصولیابی جائداد کا ہے جس سے مدعا علیہ کو انکار نہیں ہے۔ اگر ڈگری برخلاف وارث کے ہو اور اوس میں یہ درج نہ ہو کہ ڈگری جائداد متوفی سے ادا کیجاویگی تو ایسی ڈگری درست نہیں ہے (۱) بموجب ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء ذمہ داری قائم مقام کی زیر مد معاہدہ واقعی ہوتی ہے نہ بذیل خاص تعلقات کے جو مشابہ اون تعلقات کے ہوں جو معاہدہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ ایک بیٹا ہندو جو اپنی ماں کا ترکہ پاوے ذمہ دار ادائے قرضہ کا تا حد جائداد متروکہ و ورثہ ہے (۲)

ڈگری جو بخلاف باپ ایک غیر منقسمہ ہندو خاندان تابع متاکشرا کے حاصل کی گئی ہو اوسکی وفات کے بعد اوسکے پسران کے مقابلہ میں جاری کی جاسکتی ہے لیکن بحد اوس قدر جائداد جدی کے جو اون کے ہاتھ آئی ہو گو کہ قرضہ صرف باپ نے اپنی اغراض کے لئے برداشت کیا ہو بشرطیکہ خلاف تہذیب یا ناجائز نہ ہو (۳)

ڈگری رہن جو ایک شخص تابع قانون متاکشرا کے خلاف ہو اوس کی وفات کے بعد اوس کے بیٹے کے مقابلہ میں جاری کیجاسکتی ہے جس نے کہ جائداد مرہونہ کا دعوے بذریعہ پس ماندگی کیا ہو (۴)۔

ڈگری بخلاف باپ جبکہ باپ قبل اس کے کہ ڈگری کا کامل اجراء ہو فوت ہو جاوے بمقابلہ بیٹے کے بحیثیت قائم مقام بذریعہ قرقی جائداد باپ کے جو بیٹے کو وراثتاً پہونچی ہو جاری کیجاسکتی ہے۔ لیکن مشترکہ جائداد خاندانی بقبضہ پسر قرق اور نیلام نہیں کی جاسکتی۔ جبکہ ناقابل تقسیم جائداد بیٹے کو اپنے باپ سے پہونچے تو بیٹے کے خلاف بحیثیت قائم مقام کے زیر دفعہ ہذا ایسی ڈگری کا اجراء کیا جاسکتا ہے جو باپ کے برخلاف حاصل کیگئی ہو اور ترکہ وراثتاً حاصل کردہ واسطے اغراض دفعہ ہذا کے جائداد شخص متوفی کی ہوگی (۵)

اجرائے ڈگری برخلاف پسر زمیندار دہرم شاستر	مقدمہ ہذا میں ایک ناقابل تقسیم زمیندار کے قابض کے برخلاف بربنائے پرامیسری نوٹ دائر ہو کر برضامندی فریقین ڈگری

(۱) نمبر ۶۵ سنہ ۱۸۷۴ء پنجاب ریکارڈ (۲) نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۳ء پنجاب ریکارڈ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳۳ صفحہ ۳۹ یہی مقدمہ بمبئی لارپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۳۹ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۳۸۵۔ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۶۷۶ (۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳۲ صفحہ ۴۲۹ بہ منظوری انڈین لارپورٹ جلد ۳۰ صفحہ ۴۵۴ و بہ عدم پیروی انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۹ صفحہ ۴۵۸

صادر ہوئی کہ جس کے ذریعہ سے یہ شرط قرار دی گئی کہ اگر زر قرضہ ایک خاص طریق میں ادا نہ ہوگا تو خاص اراضی نیلام کی جاویگی زمیندار کی وفات کے بعد کارروائی اجراء اس کے پسر کے برخلاف واسطے نیلام اراضی مذکور دائر ہوئی تجویز ہوئی کہ ڈگری کا اجراء برخلاف پسر کے ہو سکتا ہے۔ (۱) ہائی کورٹ مدراس نے بہ تقلید انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۴۴ یہ تجویز کی کہ خاندان غیر منقسمہ ہنود میں اگرچہ حقوق پسران واقع جائداد موروثی ذمہ دار ادائے قرضہ پدری کے ہیں تاہم ڈگریدار زر نقد بمقابلہ پدر جس نے جائداد موروثی قبل وفات پدر کے قرق نہیں کی۔ بمقابلہ جائداد موروثی بطور اوس سرمایہ کے جاری نہیں کر سکتا جو قائم مقامان مدیون ڈگری کے قبضہ میں از روئے دفعہ ہذا کے ہو (۲) حصہ پدر متوفی واقع ہنود خاندان غیر منقسمہ بذریعہ حق پسماندگی پسران کو پہونچتا ہے اور وہ ایک سرمایہ اونکے قبضہ میں واسطے ایفائے اوس ڈگری کے نہیں ہے جو پدر پر از روئے دفعہ ہذا صادر ہوئی ہو (۳)

عذرداریاں جائداد متوفی کے متعلق جو عذرداریاں دائر ہوں درمیان فریقین کے زیر دفعہ ۴۷ مجموعہ ہذا فیصلہ ہونگی (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۱

جواب قائم مقام قانونی کیا جواب ہونا چاہئے۔ ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۵۰۷ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۴۷ ۔

خریدار جائداد غیر منقولہ دوران مقدمہ قائمقام مالک ابتدائی کا ہے یا نہیں نالش دلا پانے قبضہ جائداد غیر منقولہ کی بنام عمرو دائر کیگئی دوران نالش میں بکر و خالد نے جائداد عمرو سے خرید کی مگر اونہوں نے درخواست اپنے اضافہ کرنے کی بطور مدعا علیہم کے نالش متدائرہ میں نہیں کی نالش میں ڈگری صادر ہوئی ڈگریدار نے درخواست اجرائے ڈگری بنام عمرو و بکر و خالد پیش کی اور قبضہ اراضی کی استدعا اور تشخیص واصلات کی بیش کی عذرداری منجانب بکر اور خالد کے یہ تھی کہ وہ قائم مقامان قانونی عمرو کے نہ تھے اور وہ ذمہ دار کارروائی اجراء میں واصلات کے جو بنام عمرو ڈگری ہوئی تھیں نہیں ہیں تجویز ہوئی کہ اگرچہ بکر اور خالد قائم مقامان قانونی عمرو کے نہ تھے لیکن کارروائی اجرا ایک کارروائی بہ تسلسل نالش ابتدائی کے تھی اور چونکہ خریداران

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۳۹ ۔ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۲۲ ۔

(اجلاس کامل) (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۲۳

(۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۱ ۔

دوران نزاع میں تھے وہ ذمہ دار واصلات کے تھے جس کی ڈگری عمر پر صادر ہوئی تھی (۱)

ضابطہ اجراء

اختیارات عدالت در اجراء ڈگری

دفعہ ۵۱ - بپابندی ایسی شرائط وقیود کے جو مقرر کردیجائیں عدالت ڈگریدار کی درخواست پر ڈگری کا اجراء ذیل کے طریقوں پر کرسکتی ہے یعنے

(الف) بذریعہ حوالگی جائداد کے جسکی تصریح ڈگری میں ہو

(ب) یا بذریعہ قرقی مع نیلام یا نیلام بغیر قرقی کسی جائداد کے

(ج) یا بذریعہ گرفتاری وقید کسی شخص کے

(د) یا بذریعہ تقرر رسیور کے

(ہ) یا کسی اور طریقہ پر جو دادرسی مطلوبہ کی نوعیت کے لحاظ سے ضروری سمجھا جائے۔

دفعہ ہذا جدید قائم ہوئی ہے۔

دفعہ ہذا میں عدالت کے صیغہ اجرائے ڈگری کے عام اختیارات کا ذکر ہے جن کی تصریح قواعد میں کیگئی ہے۔ قابل لحاظ یہ امر ہے کہ اب اجراء فوری بالتخصیص کسی خاص قسم کے مقدمات کے واسطے نہیں رہا بلکہ عام کردیا گیا ہے اور جب قید لگانے کی ضرورت ہوگی تو قواعد سے ہوسکیگی۔

اختیارات اجراء کے متعلق ملاحظہ ہوں دفعہ ہذا و دفعات ۵۲ لغایت ۷۴ و آرڈر ۲۱ مجموعہ ہذا۔

بہ تعلق تقرر رسیور کے ملاحظہ ہو آرڈر ۴۰ مجموعہ ہذا۔

اجراء ڈگری بنام قائم مقام جائز

دفعہ ۵۲ - (۱) اگر کسی فریق پر بحیثیت ہونے قائمقام قانونی شخص متوفی کے ڈگری ہوئی ہو اور ڈگری مذکور واسطے دلانے زر نقد کے جائداد شخص متوفی سے ہو تو اجراء ڈگری کا بذریعہ قرقی اور نیلام جائداد مذکور کے ہوسکتا ہے۔

(۲) اگر ایسی کوئی جائداد مدیون ڈگری کے قبضہ میں باقی نہ رہے اور وہ حسب اطمینان عدالت یہ ثابت نہ کرسکے کہ اوس نے اوس جائداد شخص متوفی کو جس کا اوس کے قبضہ میں آنا ثابت ہو بجا صرف کیا ہے تو مدیون ڈگری پر ڈگری بابت اوس قدر جائداد کے جس کی

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۲۲ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۱۰۹ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۱۱ صفحہ ۹۳۹۔

نسبت وہ عدالت کا اطمینان نکر سکے اوسی طریق سے جاری ہو سکتی ہے جیسے کہ ڈگری مذکور خود اوسی کی ذات خاص پر ہوئی ہو۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۲۵۲ ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء کے ہے

نشاء دفعہ ہذا کا کیا ہے نشاء دفعہ ہذا کا یہ ہے کہ جب ڈگری بمقابلہ قائم مقام کسی متوفی کے بحیثیت قائم مقامی صادر ہو خواہ وہ قائم مقام دوران نالش میں بوجہ فوت ہو جانے اصل مدعا علیہ کے ہوا ہو یا ابتداءً نالش میں بمقابلہ قائم مقام کی گئی ہو (۱) اور زر ڈگری کا اداء جائداد متوفی سے ہونا ڈگری میں محکوم ہو تو ڈگری بمقابلہ جائداد متوفی جاری کیجائے گی لیکن جب یہ ثابت ہو کہ جائداد متوفی اوس کے قائم مقام کے قبضہ میں آئی اور وہ قائم مقام اوس جائداد کا صرف جائز ثابت نہ کر سکے تو اوس کے مقابلہ میں ڈگری بطور اصل مدیون کے جاری ہوگی جب کسی شخص کے مقابلہ میں نالش ہو کر ڈگری حاصل ہو لیکن وہ شخص قبل داخل ہونے عرضی دعوے کے فوت ہو چکا ہو تو اوس کے قائم مقام کے مقابلہ میں ڈگری جاری نہیں ہو سکتی (۲) کسی شخص کے مقابلہ میں بطور قائم مقام اوس حالت میں ڈگری صادر نہیں ہو سکتی جبکہ اوس پر نالش بحیثیت قائم مقام متوفی نکی گئی ہو بلکہ صرف یہ بیان ہو کہ جائداد متوفی اوس کے قبضہ میں ہے (۳) اصول دفعہ ہذا کا یہ ہے کہ کوئی ڈگری صرف جائداد کے مقابلہ میں صادر نہیں ہو سکتی اور اسی واسطے صرف جائداد پر ڈگری کا اجراء بھی نہیں ہو سکتا یہ ضرور ہے کہ کوئی شخص قائم مقام متوفی قرار دیا جائے اور جائداد متوفی کو اوس کے ذریعہ سے حاصل کیا جائے (۴) جبکہ مدعا علیہ پر قرضہ ذمگی متوفی کی بابت نالش ہو اور یہ بیان کیا جائے کہ مدعا علیہ کے پاس جائداد متوفی آئی ہے تو اس امر کا تصفیہ اسی مقدمہ میں ہونا چاہئے اور اگر مدعی اس امر کو ثابت نکر سکے کہ مدعا علیہ نے متروکہ متوفی پایا تو مقدمہ ڈسمس ہونا چاہئے لیکن اگر دعوے مدعا علیہ پر صرف بوجہ قائم مقامی مدیون متوفی ہو اور مدعا علیہ متروکہ متوفی کے پانے سے انکار کرے اور مدعی قرضہ کو ثابت کرے تو بلا تجویز اس امر کے ڈگری ہونا چاہئے اور یہ امر کہ مدعا علیہ کو متروکہ متوفی ملا یا نہیں صیغہ اجراء ڈگری میں قابل تحقیقات ہوگا (۵) اور جب کوئی قائم مقام متروکہ

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱۶۱۔ (۲) بنگال لا رپورٹ جلد ۱۴ صفحہ ۳۳۴۔ (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۱۳۴ و بنگال لا رپورٹ جلد ۶ ضمیمہ صفحہ ۱۰۰۔ (۴) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۴۲۳ و ویکلی
(۵) بنگال لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱ و جلد ۱ صفحہ ۱۴۹ (پریوی کونسل) و جلد ۱۲ صفحہ ۶۵ و ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۱۶۵

متوفی کے پاس سے اقرار کرکے فریق کسی جائداد پر اس وجہ سے اعتراض کرے کہ وہ متوفی سے اس کو حاصل نہیں ہوئی تو اوس کو چاہیئے کہ فہرست جائداد متروکہ کی ثابت اور داخل کرے (۱)

ڈگری بمقابلہ قائم مقام یہ ضرور ہے کہ جس فریق کے مقابلہ میں ڈگری صادر ہو وہ قائم مقام متوفی ہو اور اوس کی جائداد کا مالک ہوا ہو اسلیئے جبکہ ڈگری بمقابلہ برادر مدیون متوفی جو علیحدہ رہتا تھا بحالت موجود ہونے بیوہ متوفی کے حاصل کیگئی تجویز ہوئی کہ اجرائے ڈگری جائداد متوفی پر جو بقبضہ اوس کی بیوہ کے ہے اس وجہ سے نہیں ہوسکتی کہ متوفی کی قائم مقام بیوہ تھی نہ کہ برادر (۲) اور اس امر سے جس کا ذکر اوپر ہوا ہے کہ قائم مقام متوفی نے جائداد متوفی حاصل کی یا نہیں صیغہ اجرائے ڈگری میں طے پاوے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی اونہیں امور میں داخل ہے جن کا حسب دفعہ ۴۷ ۔ اجرائے ڈگری میں طے ہونا محکوم ہے اور ایسے احکام کا اپیل مثل ڈگری کے ہوگا اسلیئے دفعہ ۲ میں احکام دفعہ ۴۷ کو جن کا ذکر آرڈر ۳۴ رول ۱ میں نہیں ہے تعریف ڈگری میں داخل کیا ہے ۔

قائم مقام قانونی ملاحظہ ہو شرح تحت عنوان "قائم مقام" زیر دفعہ ۵ مجموعہ ہذا ۔

بیان عرضی دعوے قائم مقام متوفی کے خلاف جو دعوے ہو اس میں مدعاعلیہ کی نسبت بیان ہونا چاہیئے کہ اسپر بطور قائم مقام اس وجہ سے دعویٰ ہے اور اگر یہ ادعا درست ثابت ہو جائیں تو ڈگری برخلاف قائم مقام صادر کی جاویگی (۳) لیکن اگر مدعاعلیہ کی نسبت صاف اور صحیح طور پر یہ بیان کیا جائے تو عدالت کو لازم ہے کہ مضمون عرضیدعوے پر غور کرے (۴)

ذمہ داری قائم مقام قائمقام کی ذاتی جائداد مستوجب قرقی و نیلام نہیں ہے تاوقتیکہ ثابت نہ کیا جائے کہ اس نے متوفی کی جائداد حاصل کی ہے اور جائز مصرف پر نہیں لگایا (۵) ڈگریدار کو فہرست ایسی جائداد کی شامل کرنا چاہیئے (۶) مگر بعض ڈگریاں صرف ذاتی ہوتی ہیں ۔ وہ برخلاف قائم مقام جاری نہیں کرائی جاسکتیں مثلاً جبکہ کسی شخص کے خلاف ڈگری اس مضمون کی ہو کہ وہ فلاں تاریخ تک حساب کتاب دیدے ۔ ورنہ اس قدر روپیہ ادا کرے ۔ اگر وہ تاریخ گذر جاوے اور

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۲۲۴ ۔ (۲) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۳۷ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۸۶ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۴۵۳ ۔

(۵) ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۱۸۵ و جلد ۲۰ صفحہ ۲۸۰ ۔

(۶) ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۲۲۴

ڈگریدار نے اوس کے خلاف کوئی معقول تدبیر اجرا کی نہ کی ہو تو ڈگری برخلاف قائم مقام جاری نہیں ہوسکتی (۱) اور اگر جائداد کو قائم مقام فروخت کرچکا ہے تو اوس کی موت تک بابت دیون متوفی کے ذمہ دار ہے (۲) مگر ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۴۰۶۔

اگر کوئی مالک مکان مفقود الخبر ہو جائے اور وارث اوس کا کوئی نہ ہو بلکہ ایک شخص غیر اوس کے مکان پر قابض ہو تو اوس قابض پر زررہن اس مکان کی نالش نہیں ہوسکتی (۳)

ڈگری اولاً جائداد متوفی پر جاری ہوگی جو وارث کے قبضہ میں ہو (۴) اگر وہ جائداد کا پہونچنا ثابت یا تسلیم کرے تو اوسکو واسطے ادا کرنے تعداد ڈگری کے مہلت ملنی چاہیئے (۵) اگر وہ حساب قیمت دینے میں ناکامیاب ہو تو اجرائے ڈگری بذریعہ قرقی یا قید معمولی مدیون کیطرح عمل میں آسکتی ہے (۶) گو کہ قرضہ جس کی بابت ڈگری ہو پیشتر یا بعد وفات متوفی کے واجب الادا تھا (۷) قائم مقام جائز مدیون متوفی کا اوس کی جائداد کے واسطے ذمہ وار نہیں ہے اس کی قیمت کے واسطے ہے وہ تیسرے شخص کے پاس فروخت کرسکتا ہے اور دائن خریدار پر مواخذہ نہیں کر سکتا (۸) قائم مقام صرف ذمہ وار اس امر کا ہے کہ کل جائداد کی قیمت ادا کرے جو اس کو ملی ہو (۹)

پنجاب میں ڈگریدار اپنی ڈگری کا اجراء برخلاف پرائیویٹ (ذاتی) جائداد قائم مقام جائز شخص متوفی کے کرانیکا مستحق نہیں ہے محض اس وجہ سے کہ جائداد متوفی جو قائم مقام مذکور کو حاصل ہوئی زیر ایکٹ انتقال اراضی نمبر ۱۳ ۱۹۰۰ء قرق کئے جانے کی مستوجب نہیں ہے (۱۰)

ایک نالش متدائرہ بخلاف (الف) بیوہ شخص متوفی بحیثیت قائم مقامی میں ایک ڈگری مشعر بدیں ہدایت صادر کیگئی کہ رقم متدعویہ مدعا علیہا کے شوہر متوفی کی جائداد لقبضہ نامبردہ سے وصول کیجائے ایک اور شخص ب نے نالش بخلاف الف واسطے اثبات حق خود نسبت جائداد متوفی کے دائر کرکے ڈگری حاصل کی اور اوسکا قبضہ حاصل کرلیا۔ ڈگری دار کے اپنی ڈگری جاری کرانے پر تجویز ہوا کہ ڈگری مذکور بخلاف ترکہ کے نہ تھی بلکہ بخلاف الف جائز قائم مقام کے تھی اور وہ صرف بمقابلہ الف اور اس کے قائم مقامان کے جاری ہوسکتی ہے (۱۱)

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۴۹۵ (۲) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۲۴۷ (۳) نمبر ۱۰۵ ۱۸۶۸ء پنجاب ریکارڈ (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۱۹۹ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۲۱ صفحہ ۱۱۷ (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۱۸۵ (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۲ (۸) ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۲۹۶ (۹) ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۱۷۷ (۱۰) نمبر ۱۲۳ ۱۹۰۹ء پنجاب ریکارڈ یہی مقدمہ پنجاب لا رپورٹر نمبر ۶۲ ۱۹۰۷ء (۱۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۳ صفحہ ۵۰ یہی مقدمہ مدراس لا جرنل جلد ۱۹ صفحہ ۶۵۱ یہی مقدمہ مدراس لا ٹیمس جلد ۶ صفحہ ۱۹۹ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۳ صفحہ ۳۷ بہ پیروی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۴۰۸

اہل اسلام | ڈگری جو برخلاف ایک وارث کے ہو دوسرے وارثوں کو پابند نہیں کرسکتی (۱) جبکہ ایک مسلمان دو لڑکیاں اور ایک بیوہ چھوڑکر فوت ہوا اور ڈگری برخلاف ایک لڑکی کی صادر ہوئی بطور قائم مقام اپنے والد متوفی کے بابت ایسے قرضہ کے جو جزواً باپ کے اور جزواً لڑکی کے ذمہ تہا۔ تجویز ہوا کہ نیلام زیر ڈگری مذکور صرف بابت حصہ لڑکی کے تہا جس پر ڈگری صادر ہوئی تہی (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۹۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۷۵ و جلد ۲۳ صفحہ ۲۶۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۸ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۸۲۲ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۱-

ایسے ہی جب کہ ڈگری بذریعہ صلحنامہ کے صادر ہوئی۔ تجویز ہوا کہ صرف ان فریقوں کو پابند کرتی ہے جنہوں نے صلح کی (۳)

اہل ہنود | وہ شخص جو کسی ہندو کی جائداد پر بعد اس کی وفات کے قابض ہو اور متوفی نے ایک وصیت چھوڑی ہو تاوقتیکہ پروبیٹ حاصل کیا جاوے بطور قائم مقام جائز قانونی کے متصور کیا جاسکتا ہے (۴) اور بیوہ ایک ہندو دیوالیہ کی اوس کی قائم مقام قانونی ہوسکتی ہے باوجودیکہ حکم تفویضگی جائداد نام بردہ بحق افیشل اسائنی صادر کیا گیا ہو (۵) لیکن ایک شخص قائم مقام قانونی نہیں ہوتا جہاں کہ دیگر اشخاص نے چٹھیات اہتمام ترکہ حاصل کرلی ہوں (۶) اور نہ اوس صورت میں اگر وہ جائداد متوفی کی قائم مقامی نہ کرتا ہو (۷) جبکہ ہندو بیوہ پر بحیثیت بیوہ اور بطور ولیہ اوس کے بیٹے کے نالش کیگئی ہو اور اوس کے خلاف بحیثیت قائم مقام شوہر خود کے ڈگری حاصل کیگئی ہو تو نیلام جائداد میں بیٹے کا حق واقعہ جائداد مذکور بہی شامل ہوتا ہے (۸) اور اگر بیٹا تبنیت کردہ ہو تو اوس صورت میں بہی (۹) لیکن جبکہ بیوہ کو عرضی دعوے میں بطور بیوہ شخص متوفی کے اور بطور والدہ لڑکے بیان کیا گیا ہو اور ڈگری بربنائے تمسک جو اوس کے شوہر کی طرف سے واجب الادا ہو اوس کے خلاف ذاتی طور پر صادر ہوئی ہو تو نابالغ

---

(۱) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۹ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۴۶۴ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۳ و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۲۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۰۸ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۲۶۳- (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۴۲ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۹ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۹۲ (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۴۰۵ (۸) موز انڈین اپیلز جلد ۱۴ صفحہ ۶۰۵ (۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۳۷۵

کی جائداد کا نیلام ناجائز ہوتا ہے (۱) نیز ملاحظہ ہوں انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۴۱ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۷۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۱۱۵ و جلد ۱۰ صفحہ ۸۲۳ اس امر کی میعاد کہ آیا ڈگری بخلاف ہندو بیوہ ورثاء بازگشت پر قابل پابندی ہے یا نہیں یہ ہے کہ آیا بناء دعوے اوس کے خلاف ذاتی طور پر ہے یا کہ وارث بازگشت کے حق پر موثر ہے (۲) اور اس سوال کا فیصلہ ڈگری اور مثل اجراء سے کیا جانا چاہیئے (۳) جبکہ ڈگری بذریعہ صلحنامہ کے صادر ہوئی ہو تو صرف اونہی فریقین کو پابند کرتی ہے جنہوں نے صلح کی ہے (۴)

جائداد شخص متوفی ملاحظہ ہوں انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۳۷۱ و جلد ۹ صفحہ ۳۸۸ - و جلد ۱۰ صفحہ ۷۷۶ و جلد ۱۵ صفحہ ۱۷۴ -

بجا صرف کسی شخص متوفی کا قائم مقام جائز (جس نے نیک نیت قرضخواہان کو متوفی کی کل جائداد دیدی ہو اور اس طرح سے اُن کے کل دعاوی کا تصفیہ کر دیا ہو) ایسی جائداد کو مناسب طور پر استعمال کرتا ہے گو دیگر قرضخواہان بہی باقی ہوں جن کے دعاوی کا اوسے اوس وقت علم ہو جبکہ اوس نے دیگر دیون ادا کیئے ہوں (۵) جائداد کا بجا صرف کرنا ایک فہرست کے داخل اور ثابت کرنے سے ثابت کیا جانا چاہیئے (۶) اور تا وقتیکہ وہ ثابت نہ کرے کہ اوسنے اوس کی جائداد کو بجا طور پر صرف کیا ہے وہ ذمہ وار ہے خواہ قرضہ مقروض کی وفات سے پہلے یا بعد واجب الادا ہو (۷) اگر ڈگری اوس کے خلاف بحیثیت قائم مقامی صادر ہوئی ہو تو یہ ایک قانونی اور معقول قیاس ہے تا وقتیکہ اس کی تردید نہ کی جائے کہ ادائیگی جو اوس نے کی ہے صرف بحیثیت قائم مقام کی ہے (۸)

قبضہ میں آنا ثابت ہو بار ثبوت اس امر کا کہ متوفی کی جائداد قائم مقام مذکور کے قبضہ میں آئی ہے بذمہ ڈگریدار ہے (۹) اگر وہ ثابت کر دے تو پھر بار ثبوت بذمہ قائم مقام عائد ہو جاتا ہے کہ ثابت کرے کہ کس قدر اوس کے قبضہ میں آئی اور اوس نے اوس کو کیونکر صرف کیا (۱۰) قائم مقام قانونی بذریعہ تفہیم (مفہوماً) جائداد کا حاصل ہونا تسلیم کر سکتا ہے یعنے بذریعہ

(۱) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۴۷۳ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۵۷ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۲۰۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۳۷ (۳) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۵۳ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۰۵ (۵) نمبر ۶۲ پنجاب ریکارڈ ۱۸۹۵ء (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۲۲۴ (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۳ (۸) ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۱۷۷ (۹) ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۱۹۹ و جلد ۵ صفحہ ۲۲۴ (۱۰) ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۲۲۴

مانگنے مہلت واسطے ادائگی زرڈگری کے (۱)

اوسی طریق سے | یعنے دیوانی جیل میں قید ہوسکتا ہے (۲)

اپیل | ملاحظہ ہون دفعات ۴۷ و ۱۰۴ مجموعہ ہذا۔

امر تجویز شدہ | جبکہ عدالت اجراء کنندہ نے فیصلہ کردیا ہو کہ ڈگری بصورت موجودہ بخلاف جائداد جدی اصل مقروض کے ناقابل نفاذ ہے لیکن صرف اوس جائداد کے خلاف قابل نفاذ ہے جو مدیونان ڈگری کے قبضہ میں بطور وراثت نہ کہ بطریق پس ماندگی ہے تو فیصلہ مذکور مابین فریقین ڈگری بطور امر تجویز شدہ کے ہوگا اور احکام دفعہ ہذا و دفعہ ۵۳ اوس کے مخل نہیں ہیں (۳)

دفعہ ۵۳۔ ذمہ داری نسبت جائداد موروثی

واسطے اغراض دفعہ ۵۰ و دفعہ ۵۲ کے جو جائداد کسی شخص کے بیٹے یا دیگر اولاد کے قبضہ میں اس طرح آئے کہ جائداد مذکور پر شاستر کی رو سے مورث متوفی کے دین کا بار ہو جس کی نسبت کوئی ڈگری صادر ہوئی ہو تو سمجھا جائیگا کہ جائداد مذکور ایسی جائداد شخص متوفی کی ہے جو اوس کے بیٹے یا دیگر اولاد کے قبضہ میں بحیثیت اوس کے قائم مقام جائز کے آئی ہے۔

دفعہ ہذا جدید قائم ہوئی ہے۔

بغرض طے کرنے ایک خاص امر کے داخل کیگئی ہے جسکی نسبت ہائیکورٹوں میں اختلاف رہا ہے یہ صحیح ہے کہ اگر لڑکا یا پوتا بہ حیثیت حقدار باقیماندہ جائداد موروثی پاتا ہے تو اوسپر لازم ہوتا ہے کہ جائداد مذکور سے مورث کا دین ادا کرے جو مورث نے جائز غرض کے واسطے لیا ہو۔ لیکن مجموعہ ہذا کے رو سے یہ امر بحث طلب رہا ہے کہ آیا قرضخواہ لڑکے یا پوتے کی جائداد مذکور پر ڈگری جاری کراسکتا ہے یا نہیں۔ یہ نزاع محض ضابطہ کی ہے اور واضعان قانون نے یہ بات طے کی ہے کہ جب نزاع فیما بین فریقین لڑکے یا پوتے کی ذمہ داری کی نسبت مورث کے دین ادا کرنے کی بابت پیدا ہو تو اوس کا فیصلہ اجرائے ڈگری میں کیا جائے۔ اور فریقین کو وہی اجازت نسبت عذرداری اور جوابدہی ایسی کارروائی میں دیجائے جو اون کو درصورت علیحدہ مقدمہ دائر کرنے کے دیجاتی۔ یہ دفعہ اوس ذمہ داری کو

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۷
(۲) ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۵۱۷
(۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۲ صفحہ ۲۱

نہیں بڑھاتی جواز روئے دہرم شاستر موجود ہے۔

نسبت ذمہ داری بیٹے اور دیگر اولاد کے ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۶، و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۴۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۸۹ و جلد ۲۳ صفحہ ۴۷۳ نیز انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳۳ صفحہ ۳۹ و جلد ۲۰ صفحہ ۳۸۵ دفعہ ۴۷ مجموعہ ہذا۔

امر تجویز شدہ

ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳۲ صفحہ ۲۱۰ زیر دفعہ ۵۲ مجموعہ ہذا۔

تقسیم محال یا علیحدگی حصہ

دفعہ ۵۴ ۔ اگر ڈگری بابت تقسیم کسی محال غیر منقسمہ کے ہو جس کی مالگذاری سرکار میں دیجاتی ہو یا نسبت علیحدگی قبضہ حصہ محال مذکور کے ہو تو تقسیم محال یا علیحدگی حصہ معرفت صاحب کلکٹر یا کسی گزٹ شدہ ماتحت صاحب کلکٹر کے جن کو انہوں نے اس کام پر مقرر کیا ہو مطابق اوس قانون کے (اگر کوئی ایسا قانون ہو) عمل میں آئیگی جو نسبت تقسیم یا علیحدہ کرنے دخل حصص محالات مذکور کے اوس وقت نفاذ پذیر ہو۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۲۶۵ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔ الفاظ "یا کسی گزٹ شدہ ماتحت صاحب کلکٹر نے جن کو انہوں نے اس کام پر مقرر کیا ہو" جدید ایزاد کیئے گئے ہیں۔

کلکٹر صرف تعمیل کنندہ افسر ہوگا۔ ان معاملات کے فیصلہ کرنیکا کوئی حق اس کو نہیں ہے جو ڈگری کے ذریعہ فیصلہ ہو چکے ہیں۔ ڈگری کا اجراء کلکٹر مطابق منشاء ڈگری کے کریگا اور جو حقوق اس میں جس طرح منتقل ہو چکے ہیں انکا نفاذ اسی طرح پر ہوگا۔ جس طرح کہ ڈگری میں درج ہے۔ صوبہ پنجاب میں عدالت دیوانی کو کسی ایسے دعوی کی نسبت جو کسی محال یا کھاتہ ملکیت یا کھاتہ رعیتی کے تقسیم کی بابت ہو یا کسی ایسے تنازعہ کی نسبت جو تقسیم کی کارروائی کے متعلق ہو یا اوس سے پیدا ہو سوائے اوس صورت کے کہ تنازعہ بابت حقیت اوس جائداد کے ہو جسکی تقسیم مطلوب ہے اختیار سماعت حاصل نہیں (۱) دفعہ ہذا صرف اون ڈگریداروں سے متعلق ہے جو بابت ایسے محالات کے ہوں جنکی مالگذاری سرکار میں ادا ہوتی ہے۔ دیگر جائداد خاندان سے متعلق نہیں ہے (۲) جب ایسی ڈگری صادر کیجائے جس سے دفعہ ہذا متعلق ہو۔ اور تقسیم صاحب کلکٹر کے سپرد کیجائے تو عدالت ہائے دیوانی کو آئندہ اون احکام سے کچھ تعلق نہیں

(۱) ملاحظہ طلب باب ۹ و دفعہ ۱۵۸ ضمن (۲) ایکٹ نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۸۷ء مالگذاری پنجاب۔ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۵۳۹

رہتا جنہیں وہ افسر مال صادر کرے جو تقسیم عمل میں لائے کیونکہ افسر مذکور کی کارروائی کی ناراضی سے اپیل اور اوس کی نگرانی ایکٹ معاملہ زمین اور اوس کے بموجب مرتب شدہ قواعد کے روسے اون حکام بالا محکمہ مال کی خدمت میں ہوسکتی ہے جنکے افسر مذکور ماتحت ہو (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ اصفحہ ۵۲۷ و جلد ۱۲ اصفحہ ۱۷۳۔ ممالک متحدہ واگرہ میں تاوقتیکہ زیر دفعہ ۱۰۷ ایکٹ مالگذاری اراضی ڈگریدار اپنا نام کاغذات مال میں درج نہ کرائے صاحب کلکٹر تقسیم نہیں کرسکتے (۲)

تقسیم بحکم کلکٹر جبکہ ڈگری کلکٹر کے پاس واسطے اجرا کے حسب دفعہ ہذا ارسال کی جاوے اور کلکٹر عدالت کے حکم مندرجہ ڈگری کے خلاف کرے یا دیگر نہج پر بلا اختیار عمل کرے تو اوس کا فعل تابع نگرانی و تصحیح اوس عدالت کے ہے جسنے ڈگری مذکور صادر کی ہو اور ڈگری مذکور اوسکے پاس واسطے اجرا کے بھیجی ہو (۳)

تقسیم کی ڈگری عدالت دیوانی جسنے ڈگری بابت ایک جزو حصہ کسی محال غیر منقسمہ کے جو مالگذاری سرکار ہو صادر کی ہو کوئی اختیار نہیں رکھتی کہ حسب احکام دفعہ ہذا کلکٹر کو حکم بٹوارہ کرنیکا دے لیکن ڈگریدار کو چاہیے کہ مطابق دفعہ ۱۰۷ ایکٹ مالگذاری ممالک متحدہ کلکٹر کے روبرو درخواست واسطے تقسیم اپنے حصہ کے پیش کرے (۴)

ڈگری تقسیم چونکہ ایک مشترک استقرار حقوق اشخاص واسطہ داران بہ جائداد کا ہوتا ہے لہذا درخواست اجراء منجانب ایک فریق کو دوسرا فریق جاری رکھ سکتا ہے (۵) لیکن ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ اصفحہ ۵۰۶ جس میں فیصلہ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۵۵ کی نسبت اشتباہ کیا گیا ہے جبتک کہ ایسی ڈگری زیر اپیل رہے بطور ایک علیحدگی کے عامل نہیں ہوتی (۶) اگر ڈگری صرف واسطے قبضہ بعض خاص اراضی کے ہو تو دفعہ ہذا کلکٹر کو اختیار نہیں دیتی کہ بمقابلہ دیگر شرکاء کے جائداد کو تقسیم کرے (۷)

(۱) نمبر ۷۳ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۳۷۵ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۵۳ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۳ صفحہ ۳۳۶ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۲۳۸ یہی مقدمہ بمبئی لارپورٹر جلد ۵ صفحہ ۹۴۹ (۴) اودھ کیسز جلد ۸ صفحہ ۵۹ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۵۵ و جلد ۹ صفحہ ۵۶۸۔ (۶) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۱۳۔ (۷) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۵۳۹ +

محال لفظ محال کو عام نہ کہ محدود معنوں میں پڑھنا چاہئیے (۱) اس میں رعیت داری حقیت ہائے واقعہ مدراس داخل نہیں مگر دوامی بندوبست شدہ محالات داخل ہیں (۲) بمبئی کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۲۵ اور نہ اس میں ایک ایسا قطعہ اراضی داخل ہے جو محال کے ایک شریک حصہ دار کے حصہ میں آئے (۳)

عمل میں آئیگی کوئی عدالت ڈگری تقسیم سے یہ اجازت دینے سے انحراف نہیں کر سکتی کہ خاص جائداد جس کے تقسیم کئیے جانے کی ہدایت ہے مشترکہ رہنے دیجائے الا اوس صورت میں کہ جملہ شرکا ورضا مند ہوں (۴)

تقسیم حقیت مالگذار دفعہ ہذا ایک نالش تقسیم جائداد مالگذار سے متعلق نہیں ہوتی جبکہ کسی جداگانہ تقسیم مالگذاری کی استدعا نہ کی گئی ہو اسلیئے عدالت دیوانی کو اپنے مقدمہ میں تقسیم کی ڈگری صادر کرنیکا اختیار حاصل ہے اور ایک نالش قبضہ بعد تقسیم ایک حصہ جائداد غیر منقسمہ کے جس حصہ میں کسی مدعی کو حق حاصل ہو عدالت دیوانی میں چل سکتی ہے۔ (۵) ایک نالش متدائرہ بعدالت دیوانی بغرض تقسیم اراضیات مالگذار میں عدالت کو کوئی اختیار نسبت تقرر کمشنر بغرض تقسیم کے حاصل نہیں ہے اوسپر حسب دفعہ ہذا لازم ہے کہ کلکٹر سے مطابق اوس قانون کے تقسیم کرائے جو اوس وقت تقسیم جائداد ہائے کیواسطے نافذ ہو (۶) مقدمہ ہذا میں بحث یہ تہی کہ آیا جب نالش تقسیم میں عدالت حقوق اور حصص فریقین تجویز کر دے مگر اوس تجویز کے موافق تقسیم واقعی عمل میں نہ آئی ہو تو آیا وہ تجویز مثل ڈگری کے ہے اور قابل اپیل ہے (۷)

گرفتاری و قید

گرفتاری و قید **دفعہ ۵۵**۔(۱) جائز ہے کہ مدیون ڈگری کسی روز اور کسی وقت

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صہ ۴۳۵ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صہ ۹۴ وجلد ۷ صہ ۳۸۲ (اجلاس کامل) (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صہ ۴۵۲ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صہ ۳۱۴ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صہ ۷۲۵ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱ صہ ۳۷۴ (اجلاس کامل) (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صہ ۶۷۹ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صہ ۴۶۳ +

بعلت اجرائے ڈگری گرفتار کیا جائے اور جائز ہے کہ وہ اوس ضلع کے جیلخانہ دیوانی میں قید رکھا جائے جہاں عدالت صادر کنندہ حکم قید واقع ہو یا اگر اوس میں گنجائش کافی اور مناسب نہ ہو تو کسی اور جگہ قید کیا جائے جسے لوکل گورنمنٹ واسطے قید رکھنے اُن اشخاص کے مقرر کرے جن کی نسبت ضلع کی عدالتوں سے قید رکھنے کا حکم ہو۔

مگر شرط اول یہ ہے کہ اس دفعہ کے بموجب گرفتاری کرنے کی غرض سے جائز نہیں ہے کہ غروب آفتاب کے بعد یا طلوع آفتاب سے پہلے کسی مکان سکونت میں دخل کیا جائے۔

دوسری شرط یہ ہے کہ کوئی دروازہ بیرونی کسی مکان سکونت کا توڑا نجائیگا تاوقتیکہ مکان مذکور مدیون کے دخل میں نہ ہو اور وہ اوس میں داخل ہونے سے روکے یا کسیطرح کی مزاحمت کرے۔ مگر جب عہدہ دار مجاز گرفتاری کسی مکان کے اندر باضابطہ پہنچ گیا ہو تو اوسے اختیار ہے کہ کسی کمرہ کا دروازہ توڑ ڈالے جس میں کسی وجہ سے اوس کو یقین ہو کہ مدیون ڈگری دستیاب ہو جائیگا۔

تیسری شرط یہ ہے کہ اگر وہ کمرہ کسی ایسی عورت کے دخل واقعی میں ہو جو مدیون ڈگری نہو اور جو حسب رواج ملک پردہ کرتی ہو تو عہدہ دار مجاز گرفتاری عورت مذکور کو جتا دیگا کہ اوسکو باہر نکل جانیکا اختیار ہے اور بعد دینے مہلت معقول واسطے نکلجانے عورت مذکور کے اور نکلنے کے لئے اوسکو ہر طرح کی سہولت مناسب دیکر عہدہ دار مذکور مجاز ہوگا کہ گرفتاری کے لئے کمرہ کے اندر جائے۔

چوتھی شرط یہ ہے کہ اگر وہ ڈگری جسکے اجرا میں کوئی مدیون ڈگری گرفتار ہوا ہو بابت زر نقد کے ہو اور مدیون ڈگری اوسکی تعداد اور خرچہ گرفتاری کا عہدہ دار گرفتار کرنیوالے کو ادا کر دے تو عہدہ دار مذکور اوسکو فوراً رہا کر دیگا۔

(۲) لوکل گورنمنٹ اس امر کا اعلان مقامی گزٹ سرکاری میں دے سکتی ہے کہ فلاں شخص یا قسم اشخاص جنکی گرفتاری باعث خطرہ یا تکلیف عامہ خلائق ہو اجرائے ڈگری میں گرفتار نہیں کئے جائینگے سوائے اس کے کہ ضابطہ مقررہ گورنمنٹ مذکور اونکی گرفتاری میں ملحوظ رکھا جائے۔

(۳) جب کوئی مدیون ڈگری بعلت اجرا کسی ڈگری زر نقد کے گرفتار ہو کر عدالت کے

روبرو حاضر کیا جائے تو عدالت اوسکو مطلع کرے گی کہ اوس کو اختیار ہے کہ دیوالیہ قرار پانے کے لئے درخواست دے اور اگر اوس نے کوئی فعل بدنیتی کا نسبت مضمون اپنی درخواست کے نہ کیا ہو اور اگر وہ احکام قانون دیوالہ نافذ الوقت کی تعمیل کریگا تو اپنے قرضہ سے نجات پا جائیگا۔

(۴) اگر مدیون ڈگری ایسی درخواست دینے کا ارادہ ظاہر کرے اور ضمانت حسب اطمینان عدالت بوعدہ اس امر کے داخل کر دے کہ وہ ایک مہینہ کے اندر درخواست مذکور گذرانیگا اور یہ کہ درخواست مذکور کی یا اوس ڈگری کی کسی کارروائی میں کہ جس کے اجرا میں وہ گرفتار ہوا ہو جس وقت عدالت اوسے طلب کریگی حاضر ہوگا تو عدالت اوسکو رہا کر دیگی۔ اور اگر وہ ایسی درخواست نہ دے اور عدالت میں حاضر نہ ہو تو عدالت حکم دے سکتی ہے کہ ضمانت کا روپیہ وصول کیا جائے یا بعلت اجرائے ڈگری وہ جیلخانہ دیوانی میں قید کیا جائے۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۳۳۶ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔ دوسری شرط ضمن (۱) کی اوس حد تک جدید ہے جہانتک کہ اوس کے رو سے یہ اجازت دیجاتی ہے کہ خاص حالات میں کسی مکان سکونتی کا بیرونی دروازہ توڑ ڈالا جائے اور اسکا منشاء اوس ایذا رسان مزاحمت کا روکنا ہے جسکا سامنا ڈگری دار کو ڈگری کے اجرا کرانے میں برابر کرنا پڑتا ہے ضمن (۲) دفعہ ہذا جدید ہے جو خاص اشخاص یا قسم اشخاص کی صورتوں پر حاوی ہے مثلاً ملازمین ریلوے جن کی سرسری کارروائی میں گرفتاری باعث خطرہ یا تکلیف عامہ خلائق ہو سکتی ہے۔ بروئے ضمن (۳) و (۴) کے جملہ عدالت ہائے پر وہ باضابطہ لازمی ٹھہرایا گیا ہے جو بروئے دفعہ ۳۳۶ مجموعہ سابق گورنمنٹ سے مقرر کیا جانا چھوڑ اگیا تھا۔ ضمن (۳) میں الفاظ "اگر وہ احکام قانون دیوالہ نافذ الوقت کی تعمیل کریگا تو اپنے قرضہ سے نجات پا جائیگا" اور ضمن (۴) میں الفاظ "حسب اطمینان عدالت" اور الفاظ "درخواست مذکور کی یا اوسی ڈگری کی کسی کارروائی میں کہ جس کے اجراء میں وہ گرفتار ہوا ہو" اور الفاظ "اور عدالت میں حاضر نہ ہو" اور الفاظ "جیلخانہ دیوانی میں" جدید ایزاد کئے گئے ہیں۔ ان سے سابقہ قانون کی زیادہ توضیح ہوگئی ہے اور ہر ایک عدالت پر دفعہ ہذا کے رو سے لازم ہے کہ زر نقد کی ڈگری میں جب کوئی مدیون گرفتار ہو کر اوس کے روبرو پیش ہو تو اوس کو ہدایت کر دے کہ اوس کو اختیار ہے کہ دیوالیہ قرار پانے کے لئے درخواست دے۔ اور اگر اوس نے کوئی فعل بدنیتی کا نسبت مضمون اپنی درخواست کے نہ کیا ہو اور اگر وہ احکام قانون

دیوالہ نافذالوقت کی تعمیل کریگا تو اپنے قرضہ سے نجات پائیگا۔ پہلے اس مضمون کی ہدایت اون مقامات میں کرنیکا لزوم تھا جہاں لوکل گورنمنٹ نے اشتہار اس مضمون کا دیا ہوا ہو مگر ضابطہ جدید سے اس اشتہار کی ضرورت نہیں رہی اور ہر ایک عدالت اب بطور فرض لازمی کے اس ہدائیت کی تعمیل کرنے پر مکلف ہے۔

اطلاق دفعہ | دفعہ ہذا صرف اون مدیونان ڈگری سے متعلق ہے جو گرفتار کئے گئے ہوں نہ کہ اون سے جو پہلے سے جیل میں ہوں۔ جب مدیون قید کیا گیا ہو تو وہ بحالات دفعہ ۵۸ رہائی پاسکتا ہے (۱) نیز ملاحظہ ہو آرڈر ۲۱ قاعدہ ۴۰ مجموعہ ہذا۔

قانون نافذالوقت | بالفعل ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۷ء دیوالہ نافذ ہے۔

گرفتاری | جو اشخاص بموجب دفعہ ۱۳۲ و ۱۳۳ حاضری عدالت سے مستثنے ہیں خواہ وہ ذکور ہوں یا اناث گرفتاری اجرائے ڈگری سے مستثنے نہیں ہیں (۲) مقدمہ ہذا میں یہ تجویز ہوئی کہ جو افسر واسطے گرفتاری عورت پردہ نشین کے ماہور ہو اوس کے واسطے کسی خاص حکم ہونے کی بغرض داخل ہونے اندر ایسے زنانہ مکان کے جس میں وہ خود رہتی ہو ضرور نہیں ہے اور حسب دفعہ ہذا اگر افسر مذکور مکان کے اندر داخل ہو جاوے تو کسی دروازہ مکان کو بغرض گرفتاری مدیون توڑنیکا اوس کو اختیار حاصل ہے گو وہ کمرہ زنانہ ہو (۳)

جائز ہے کہ مدیون ڈگری گرفتار کیا جائے | اگرچہ لفظ "مدیون ڈگری" مذکر و مونث دونوں پر حاوی ہے مگر بروئے دفعہ ۵۶ مجموعہ ہذا خاص استثناء قائم کردی گئی ہے جس کے روسے حکم کیا گیا ہے کہ "باوجود کسی مضمون مندرجہ حصہ ہذا کے عدالت کسی عورت کی گرفتاری یا قید کا حکم بعلت اجراء ڈگری زرنقد کے صادر نہیں کرے گی"

عہدہ دار گرفتار کنندہ کو لازم ہے کہ بوقت کرنے گرفتاری کے وارنٹ گرفتاری اپنے پاس رکھے ورنہ گرفتاری ناجائز ہوگی (۴)

ذاتی ڈگری | جبکہ ڈگری ایسے تمسک پر ہو جس میں جائداد آرڈ رہن ہو۔ اور ڈگری میں حکم ہو کہ ڈگری جائداد مذکور اور ذات مدیون سے وصول کی جائیگی اور یہ شرط درج نہ ہو کہ اجرائے پہلے جائداد پر کیا جاویگا تو ڈگریدار کو حق حاصل ہے کہ وہ پہلے اجرائے خواہ جائداد کے خلاف

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۵۰۳۔ (۲) بنگال لارپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۳ (اجلاس کامل)
(۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۹ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۱۸

کرائے یا ذات مدیون کے (۱) لیکن جبکہ ڈگری میں حکم ہو کہ روپیہ جائداد مرہونہ سے وصول کیا جائیگا تو اجرائے ذات مدیون پر نہ ہوسکیگا (۲)

کسی روز اور کسی وقت اتوار کے دن بھی گرفتاری ہوسکتی ہے (۳) رات کے وقت بھی گرفتاری ہوسکتی ہے مگر گرفتاری کرنیکی غرض سے غروب آفتاب کے بعد یا طلوع آفتاب سے پہلے کسی مکان سکونت میں دخل نہ کیا جانا چاہئے (۴)

فرض عدالت جب کوئی مدیون بعلت اجرائ کسی ڈگری زر نقد کے گرفتار ہو کر عدالت کے روبرو لایا جائے تو عدالت کا فرض ہے کہ اوس کو مطلع کرے کہ اوسکو اختیار ہے کہ دیوالیہ قرار دیے جانے کے لئے درخواست دے (۵) لیکن جبکہ مدیون بعد ناکامیاب رہنے بکارروائیات دیوالہ کے مکرر گرفتار کیا گیا ہو تو اسکو یہ اطلاع دینا عدالت کا فرض نہیں ہے کہ وہ درخواست دیوالہ قرار دیے جانیکے لئے کرسکتا ہے (۶) نمبر ۱۲۵ سنہ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ منسوخ کیا گیا ہے۔

ضمانت قبل از نفاذ مجموعہ ہذا مدیون اس امر کی ضمانت بہم پہونچانے پر کہ وہ ایک ماہ کے اندر درخواست دیوالیہ قرار دیے جانیکے لئے کردیگا رہا کردیا جاتا تھا لیکن اب بروئے مجموعہ ہذا علاوہ ازیں اوس کو اس امر کی بھی ضمانت دینا ہوگا کہ وہ درخواست مذکور کی یا اوس ڈگری کی کسی کارروائی میں کہ جس کے اجراء میں وہ گرفتار ہوا ہو جس وقت عدالت اوسے طلب کرے حاضر ہوگا۔ لہذا ضمانت نامہ میں اگر شرائط مندرجہ دفعہ ہذا درج ہوں تو مدیون کو رہا کردیا جائیگا (۷) ورنہ نہیں۔ اگر کچھ زائد شرائط علاوہ شرائط مندرجہ دفعہ ہذا کے درج کیجائیں تو وہ غیر موثر ہونگی (۸)

عدالت اوس کو رہا کردیگی مدیون کے بعد گرفتاری اور لائے جانے روبرو عدالت کے یہ ارادہ ظاہر کرنے پر کہ وہ درخواست اپنے دیوالہ قرار دیے جانے کے لئے کریگا اور حسب اطمینان

---

(۱) انڈین لاءرپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۸۴ (۲) انڈین لاءرپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۵۳ (۳) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۶۲ (۴) شرط اول ضمن (۱) دفعہ ہذا۔ (۵) نمبر ۱۶ سنہ ۱۹۰۹ء پنجاب ریکارڈ یہی مقدمہ پنجاب لاءرپورٹر نمبر ۵۰ سنہ ۱۹۰۹ء یہی مقدمہ پنجاب ویکلی رپورٹر نمبر ۱۵ سنہ ۱۹۰۹ء یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۴۰۲

(۶) نمبر ۷۵ سنہ ۱۹۰۵ء پنجاب ریکارڈ بہ پیروی انڈین لاءرپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۶۹ و الہ آباد ویکلی نوٹس سنہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۲۹

(۷) انڈین لاءرپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۴۵۱ (۸) انڈین لاءرپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۳۲ یہی مقدمہ الہ آباد ویکلی نوٹس سنہ ۱۸۹۳ء صفحہ ۲۰۳

عدالت اس امر کی ضمانت داخل کرلینے پر کہ وہ ایک ماہ کے اندر درخواست مذکور گذرانیگا اور یہ کہ درخواست مذکور کی یا اوس ڈگری کی کسی کارروائی میں کہ جس کے اجراء میں وہ گرفتار رہوا ہو جس وقت عدالت اوسے طلب کریگی حاضر ہوگا عدالت اوس کو رہا کردیگی۔ لیکن اوس قرضہ کی اجراء میں جو فہرست قرضخواہان خود میں اوس نے درج نکیا ہو اور ابھی اوس نے قرضہ سے نجات نہ پائی ہو گرفتار کیا جاسکیگا (۱) اور وہ مدیون ڈگری جو گرفتار کیا جاکر حسب مراد دفعہ ہذا ضمانت بہم پہونچانے پر رہا کردیا گیا ہو لیکن وقت مقررہ کے اندر اوس نے درخواست قرار دیئے جانے دیوالیہ کے نہ کی ہو پھر گرفتار کیا جاسکتا ہے۔ لیکن جبکہ گرفتار نہ کیا گیا ہو تو کسی مابعد کی تاریخ پر درخواست بسبت دیوالیہ قرار دیئے جانیکی کرسکتا ہے (۲)

قرضہ سے نجات پاجائیگا

اگر مدیون نے کوئی فعل بدنیتی کا نسبت مضمون اپنی درخواست کے نہ کیا ہو اور احکام قانون نافذ الوقت کی تعمیل کریگا تو اپنے قرضہ سے نجات پاجائیگا۔ قانون نافذ الوقت کے رو سے اوسکو لازم ہے کہ فہرست قرضخواہان خود داخل عدالت کرے اور اپنی کل جائداد کو رسیور مقررہ عدالت کے قبضہ میں دیدے (۳) نیز ملاحظہ ہو ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۷ء قانون دیوالہ۔

بریت ضامن

قبل نفاذ مجموعہ ہذا ضامن مدیون کے صرف درخواست دیوالیہ داخل کردینے پر بری الذمہ ہو جاتا تھا (۴) مگر بروئے مجموعہ ہذا اوسکو بریت نہ ہوگی تا وقتیکہ مدیون درخواست مذکور وقت مقررہ کے اندر کردے اور خود بھی حاضر عدالت ہوگیا ہو (۵) اگر مدیون میعاد مندرجہ ضمانت نامہ (ایک ماہ) کے اندر فوت ہوجائے (۶) یا کارروائیات باجراء ڈگری جسمیں ضمانت دیگئی ہو ختم ہوجائیں یا خارج ہوجائیں۔ یا بوجہ کسی نقص کے درخواست واپس دیجائے (۷) یا اگر ضمانت حسب شرائط داخل عدالت کردیگئی ہو اور مدیون قبل اس کے کہ اوس کی درخواست سماعت ہو

(۱) انڈین لاریپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۵۰۸ (۲) انڈین لاریپورٹ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۷۲۴ (۳) نمبر ۱۶ سنہ ۱۹۰۹ء پنجاب ریکارڈ (۴) انڈین لاریپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۱۷۱ و انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۱ و انڈین لاریپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۳۶۶ و انڈین لاریپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۲۱۰ و انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۱۸۳ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۳ء صفحہ ۶۹ و انڈین لاریپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۵۰۶ و انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۳۸۷ یہی مقدمہ الہ آباد لاجرنل جلد ۳ صفحہ ۱۳۱ یہی مقدمہ الہ آباد ویکلی نوٹس سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۵۴ و نمبر ۱۰۰ سنہ ۱۸۹۴ء و نمبر ۲۷ سنہ ۱۹۰۲ء و نمبر ۵۰ سنہ ۱۹۰۵ء پنجاب ریکارڈ (۵) انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۲۶۶ یہی مقدمہ الہ آباد لاجرنل جلد ۴ صفحہ ۴۳۷ یہی مقدمہ الہ آباد ویکلی نوٹس سنہ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۳۰ (۶) انڈین لاریپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۶۳۷ (۷) انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۲۶۶ و نمبر ۱۰۰ سنہ ۱۸۹۴ء و نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ

حکم دیوالیہ قرار دیئے جانیکا صادر کیا جاوے فوت ہو جاوے (۱) تو ضامن بری الذمہ ہو جائیگا

ضمانت کا روپیہ وصول کیا جائیگا اگر مدیون میعاد مقررہ کے اندر درخواست نہ دے اور عدالت میں حاضر نہ ہو تو ضمانت کا روپیہ ضامن سے وصول کیا جا سکتا ہے۔ ضامن کے خلاف کارروائیات اجراء میں کارروائی کی جا سکتی ہے (۲) نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ہذا لیکن جسحالمین کہ مدعیون نے درخواست دیوالیہ قرار دئے جانیکی گزری ہو اور کارروائیات ابھی متدائرہ ہوں تو ضامن کے خلاف درخواست اجراء نہین کیجا سکتی (۳) ڈگری کا منتقل الیہ ضامن کے برخلاف ڈگری جاری کرا سکتا ہے۔ (۴)

امر تجویز شدہ قاعدہ امر فیصلشدہ کارروائیات دیوالیہ سے متعلق ہے۔ جہانتکہ متواتر درخواست ہائے اونہی واقعات پر گیگئی ہوں (۵)

اپیل بصورت ضامن ملاحظہ ہو۔ دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ہذا کا فقرہ آخر۔

نگرانی ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۱۴۳ و اپر برما لارپورٹ سنہ ۹۲ء تا ۱۸۹۶ء صفحہ ۲۶۹۔

اجرائے ڈگری زر نقد میں کوئی عورت گرفتار یا قید نہیں ہو سکتی

دفعہ ۵۶۔ باوجود کسی مضمون مندرجہ حصہ ہذا کے عدالت کسی عورت کی گرفتاری یا قید کا حکم بعلت اجرائے ڈگری زر نقد کے صادر نہیں کرے گی۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۲۴۵ (الف) ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

زر خوراک

دفعہ ۵۷۔ لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ مدارج شرح خوراک ماہواری کے جو مدیونان ڈگری کو بحالت قید دیجائیگی بلحاظ اون کے درجہ اور قوم اور ملک کے مقرر کرے۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۳۴۰ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔ مدارج شرح خوراک ماہواری کا مقرر کرنا لوکل گورنمنٹ کے اختیار میں دیا گیا ہے کوئی مدارج شرح خوراک ماہواری واسطے گذارہ مدیون ڈگری کے اب تک پنجاب کے لئے مقرر شدہ نہیں ہے۔ قواعد مندرجہ دفعہ ۱۲ قواعد

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۴۶۶ (۲) نمبر ۳۷ ۱۹۰۸ء پنجاب ریکارڈ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۰ صفحہ ۹۳۰ کلکتہ لاجرنل جلد ۴ صفحہ ۳۱۱ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۳۸۷ (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۲۲۸ (۵) نمبر ۵۷ ۱۹۰۵ء پنجاب ریکارڈ (اجلاس کامل) و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۲۹

واحکام جلد اول کو بغرض رہنمائی دیکھا جا سکتا ہے تاوقتیکہ لوکل گورنمنٹ مدارج شرح خوراک مقرر کرے۔ جہاں لوکل گورنمنٹ نے کوئی مدارج شرح خوراک مقرر نہ کئے ہوں وہاں شرح خوراک کا مقرر کرنا عدالت کی اقتضائے رائے پر منحصر ہوگا ملاحظہ ہو آرڈر ۲۱ قاعدہ ۳۹ (۲) مجموعہ ہذا۔ اور زر خوراک کے ادخال اور عدم ادخال کے نتائج کے متعلق بھی ملاحظہ ہو قاعدہ مذکور۔

شرح خوراک مدیونان جو جیلخانہ میں بعلت اجراء ڈگری قید ہوں

گورنمنٹ کے عہدہ دار متعہد اور کمیشن یافتہ اور ملازمان غیر متعہد عام اس سے کہ وہ اہالی یورپ ہوں یا یوریشین جو عہدہ ہائے مشتہرہ گزٹ پر ممتاز ہوں اور غیر ملازم اہالی یورپ یا یوریشین درجہ اعلےٰ کے لئے عہ فی یوم۔ اہالی یورپ درجہ دوم کے لئے علاوہ اون کے جو داخل درجہ اول نہ ہوں جن کا ذکر اوپر ہوا ہے ۸ فی یوم۔ ہندوستانی درجہ اول جو عہدے سرکاری رکھتے ہوں عام اس سے کہ وہ عہدے مندرجہ گزٹ ہوں یا نہ ہوں جنکی تنخواہ ماہواری سو روپیہ سے کم نہ ہو اور غیر ملازم سرکاری ہندوستانی درجہ اعلےٰ کے ۸ فی یوم۔ ہندوستانی درجہ دوم تمام ہندوستانی علاوہ اون کے جو داخل درجہ اول نہوں اور جن کا ذکر اوپر ہوا ہے ۲ فی یوم۔ مگر شرطیہ ہے کہ ہندوستانی درجہ دوم کی صورت میں جب عدالت مدیون ڈگری کو جیلخانہ میں سپرد کرے تو اوس کو یہ حکم دینے کا اختیار ہے کہ جب آٹے کا نرخ فی روپیہ ۱۴ اسیر سے زیادہ گراں ہو جائے تو یومیہ اسی حساب سے بڑھا دیا جاوے۔ ملاحظہ ہو قواعد و احکام ہائیکورٹ عدالت دیوانی مطبوعہ ۱۹۰۳ء اردو و اشتہار نمبری ۷۰۴ (الف) مورخہ یکم اکتوبر ۱۸۷۷ء

میعاد قید اور حکم رہائی

دفعہ ۵۸۔ (۱) ہر شخص جو بصیغہ اجراء ڈگری جیلخانہ دیوانی میں قید کیا جائے

(الف) جبکہ ڈگری پچاس روپیہ سے زیادہ کی ہو تو چھ مہینے تک اور

(ب) کسی دوسری صورت میں چھ ہفتہ تک قید رہیگا۔

مگر شرطیہ ہے کہ صورتہائے ذیل میں قبل گذرنے چھ مہینے یا چھ ہفتہ کی میعاد مذکور کے وہ رہائی پا جاوے گا:۔

(۱) جب تعداد مندرجہ وارنٹ افسر مہتمم جیلخانہ کو ادا کر دیجائے۔ یا

(۲) جبکہ اوس کے حصہ کی ڈگری کا ایفائے کامل طور پر ہو جائے۔ یا

(۳) جب وہ شخص چاہے جسکی درخواست پر وہ قید کیا گیا ہو۔ یا

(۴) جب وہ شخص جس نے اوسکو قید کرایا ہو زر خوراک داخل نہ کرے۔

مگر شرط یہ ہے کہ اون صورتوں میں جو فقرہ (۲) یا (۳) میں مذکور ہیں وہ بلا حکم عدالت رہا نہ کیا جائیگا۔

(۲) مدیون ڈگری جو اس دفعہ کے بموجب رہائی پائے محض اپنی رہائی کی وجہ سے قرضہ سے نجات نہیں پائیگا لیکن اوسی ڈگری کی علت میں وہ پھر گرفتار نہیں ہو سکتا جس کے اجرا میں وہ قید کیا گیا تھا۔

دفعہ ہذا بجائے دفعات ۳۴۱ و ۳۴۲ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔ دفعہ ہذا میں کچھ ایزادیاں کرنے سے سابقہ قانون کو جو اسبارہ میں تھا زیادہ واضح اور مکمل کر دیا ہے۔

ضمن دوم دفعہ ہذا کو نظر انداز نہ کرنا چاہیئے۔ اور درخواست ہائے مکرر گرفتاری پر غور سے نکتہ چینی کرنی چاہیئے کیونکہ اغلب نہیں کہ جاہل مدیونان ڈگری قانون بحق خود سے واقف ہوں۔ مدیون اوسی ڈگری کی علت میں دوبارہ گرفتار نہیں ہو سکتا۔ جبکہ ڈگری بذریعہ اقساط واجب الادا ہو تو مدیون ہر قسط کی عدم ادائیگی پر قید نہیں ہو سکتا۔ (۱)

گرفتاری مکرر مدیون ڈگری کی ممنوع نہیں ہے

ایک مدیون ڈگری بعلت اجرائے ایک ڈگری کے جو اوسکے نام تھی گرفتار کیا گیا لیکن چونکہ ڈگریدار نے مدیون ڈگری کی خوراک کے لئے روپیہ جمع نہیں کیا لہذا مدیون ڈگری رہا کیا گیا بعد ازاں ڈگریدار نے یہ درخواست کی کہ پھر وارنٹ واسطے گرفتاری مدیون ڈگری کے جاری کیا جائے مدیون ڈگری نے یہ عذر کیا کہ حسب دفعہ ہذا وہ پھر گرفتار نہیں کیا جا سکتا۔ تجویز ہوئی کہ گرفتاری ماقبل مانع مکرر گرفتاری مدیون ڈگری کی بعلت اوسی ڈگری کے نہیں ہے کیونکہ مدیون ڈگری کبھی جیل خانہ نہیں بھیجا گیا بلکہ وہ بوجہ نہ ادا کیے جانے زر خوراک کے رہا کیا گیا تھا۔ (۲) مدیون ڈگری جو اجرائے ڈگری میں گرفتار اور قید کیا گیا ہو اور جسنے حکم محفوظی درمیانی حسب دفعہ ۱۳۔ ایکٹ دیوالیہ ہند حاصل کیا ہو مستوجب اسکا ہے کہ اوسی ڈگری کے اجرا میں پھر گرفتار کیا جائے (۳)

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۰۶۔ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۳۱۷
(۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۶۵۲۔ یہی مقدمہ بمبئی لا رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۴۸۳۔

اسی ڈگری کے بموجب پھر گرفتار کرنا

دفعہ ہذا میں ان حالات کو غیر ضروری خیال کیا گیا ہے جسکے رو سے مدیون ڈگری مقید باجراء ڈگری قید سے اپنی بریت حاصل کرتا ہے اور عدالت کو ایسا کوئی اختیار حاصل نہیں ہے جسکے بموجب مدیون ڈگری مذکور کو بار ثانی اوسی کے بموجب گرفتار کرنیکا حکم صادر کرے (۱) کوئی مدیون ڈگری جو ایک مرتبہ گرفتار ہو کر اجرائے ڈگری میں قید ہو چکا ہو حسب دفعہ ہذا پھر بذریعہ جدید حکمنامہ قرقی کے جو از روئے اوسی ڈگری کے ہو گرفتار نہیں ہو سکتا۔ (۲)

مدت قید

دفعہ ہذا کا یہ منشاء نہیں کہ جج اپنی مرضی سے سب سے بڑی اور سب سے چھوٹی میعاد قید کے اندر کی مدت تجویز کرے (۳) درخواست قید سے جو اس دفعہ کے منشاء کے خلاف ہو کوئی میعاد شروع نہیں ہوتی (۴) اگر قیدی ایک مرتبہ بوجہ عدم ادخال زر خوراک کے رہا کر دیا گیا ہو تو وہ پھر قید نہیں کیا جانا چاہیئے (۵) اگر ایک شخص زیر قاعدہ ۴۔ آرڈر ۳۸ مجموعہ ہذا قید کیا گیا ہو تو وہ مدت جس میں کہ وہ اوس صورت میں قید رہا میعاد چھ ماہ یا چھ ہفتہ قید بعد ڈگری کے شمار کرنے میں ملحوظ رکھی جانی چاہیئے (۶) اور وہ عرصہ جو مدیون ڈگری حوالات میں رہا ہو میعاد چھ ماہ یا چھ ہفتہ میں محسوب کیا جائیگا (۷) بعد انقضائے مدت کے خواہ قید مسلسل رہی ہو یا وقتاً فوقتاً مدیون رہا کئے جانے کا مستحق ہے (۸) دفعہ ہذا قید بعلت تحقیر عدالت سے متعلق نہیں (۹)

گرفتاری اور قید میں فرق رکھا گیا ہے

مجموعہ ہذا میں گرفتاری اور جیلخانہ کی قید میں فرق رکھا گیا ہے دفعہ ہذا میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ مدیون ڈگری کن حالتوں میں جیلخانہ سے رہا کیا جائیگا اور ضمن (۲) دفعہ ہذا سے یہ مراد ہے کہ جو مدیون حسب دفعہ ہذا رہا ہو وہ دوبارہ اُسی ڈگری کے اجرا میں جس میں وہ قید ہوا تھا گرفتار نہ ہوگا جس کا منشا یہ ہو کہ اگر مدیون بعد جیلخانہ میں قید رہنے کے اون وجوہ پر رہا ہو جو اس دفعہ میں محکوم ہیں تو اوس کی دوبارہ گرفتاری نہو گی لیکن اگر قبل جانے جیلخانہ کے کسی وجہ سے رہا کر دیا جاوے

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۸۲۴ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۵۲ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۴۱ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۵ صفحہ ۱۴۵ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۶۴ (۵) بنگال لا رپورٹ اجلاس کامل ۱۸۶۸ء صفحہ ۸۸ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۳۱ (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۳۱ (۸) الہ آباد لا جرنل رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۲ (۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۵۵ ✦

تو اُسکا دوبارہ گرفتار ہونا ممنوع نہیں ہے - (۱)

رہائی مدیون کی | جب وارنٹ سپردگی جیلخانہ کا مرتب ہو گیا ہو تو ضرور ہے کہ رہائی مدیون کی جبکہ وہ مکان عدالت میں مقید ہو بوجہ نہ ادا ہونے قسط زرخوراک کے رہائی جیلخانہ سے مراد حسب دفعہ ہذا کے سمجھی جاوے (۲) مگر جج کو یہ اختیار نہیں ہے کہ بلا درخواست ڈگریدار خود کسی مدعا علیہ کو دوبارہ گرفتار کرے (۳) رہائی مدیون ڈگری کی قبل قید کے بوجہ عدم ادائے زرخوراک مدیون کے مانع اس کی نہیں ہے کہ مدیون دوبارہ گرفتار کیا جائے (۴)

رہائی بوجہ بیماری کے | **دفعہ ۵۹** - (۱) بعد اجرائے وارنٹ گرفتاری مدیون ڈگری کے عدالت کو اختیار ہوگا کہ کسی وقت وارنٹ مذکور بسبب اوسکی سخت بیماری کے منسوخ کردے -

(۲) اگر مدیون ڈگری گرفتار ہو گیا ہو تو عدالت کو اختیار ہے کہ اوسے رہا کردے اگر اوس کے نزدیک وہ ایسا تندرست نہ ہو کہ قید کیا جا سکے -

(۳) اگر مدیون ڈگری کسی جیلخانہ دیوانی میں بھیجا جائے تو وہ قید سے رہائی پا سکتا ہے

(الف) بحکم لوکل گورنمنٹ اس بنیاد پر کہ وہاں کوئی ساری یا متعدی بیماری موجود ہے -

(ب) یا بحکم اوس عدالت کے جس نے اوسکو جیل بھیجا ہو یا کسی اور عدالت کے جس کی عدالت مذکور ماتحت ہو اس بنیاد پر کہ وہ کسی سخت بیماری میں مبتلا ہے -

(۴) جو مدیون اس دفعہ کے بموجب رہائی پائے وہ پھر گرفتار ہو سکتا ہے لیکن مجموعی میعاد اوسکی قید کی اوس میعاد سے زیادہ نہ ہوگی جو دفعہ ۵۸ کی رو سے مقرر کردیگئی ہے -

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۳۵۶ - ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء کے ہے - نیز ملاحظہ ہو اودھ کیسز جلد ۱۴ صفحہ ۳۶

قرقی

جائداد قابل قرقی و نیلام بعلت اجراء ڈگری | **دفعہ ۶۰** - (۱) جو جائداد کہ بعلت اجراء ڈگری

(۱) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۸۳ (۲) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۸۱

(۳) ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۶۸

(۴) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۱

قابل قرقی اور نیلام کے ہے تفصیل اوسکی یہ ہے یعنے اراضیات یا مکانات یا دیگر عمارات اور اسباب اور زر نقد اور بنک نوٹ اور چک یعنے رقعہ اور بل آف ایکسچینج اور ہنڈیات اور پرامیسری نوٹ اور نوٹ سرکاری اور تمسکات یا دیگر کفالت نامجات زر نقد اور زر قرضہ اور حصہ کسی جماعت سند یافتہ کا اور سوا اون اشیاء کے جنکا ذکر آئندہ ہے تمام دیگر جائداد منقولہ یا غیر منقولہ قابل فروخت جو مدیون ڈگری کی ہو یا جسپر یا جس کے منافع پر اوس کو ایسا اختیار تصرف کا پہونچتا ہو کہ وہ اوس کو اپنی منفعت کے لئے عمل میں لا سکے خواہ وہ اوس کے نام سے ہو یا بطور اوسکی امانت کے یا منجانب اوس کے دوسرے شخص کے پاس ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ اشیائے مندرجہ ذیل قابل قرقی یا نیلام کے نہونگی۔ یعنے

(الف) ضروری پوشاک اور پکانے کے برتن اور پلنگ اور بستر مدیون ڈگری اور اوسکی زوجہ اور اطفال کے اور ایسے زیور جن کو کوئی عورت مطابق اپنے رسوم مذہبی کے جدا نہ کر سکتی ہو۔

(ب) اہل حرفہ کے اوزار اور اگر مدیون ڈگری زراعت پیشہ ہو تو زراعت کے آلات اور ایسے مویشی اور تخم غلہ جو بدانست عدالت مدیون ڈگری کی وجہ معاش کے لئے ضروری ہوں اور اوس قدر حصہ پیداوار زراعت یا کسی قسم خاص کی پیداوار زراعت کا جو دفعہ ۶۱ کے بموجب قرقی و نیلام سے مستثنےٰ کر دیا گیا ہے۔

(ج) مکانات و دیگر عمارات (مع اونکے مال مصالحہ اور اراضی موقع کے اور اوس اراضی کے جوان سے بالکل متصل ہو اور اونکے استعمال کے لئے ضروری ہو) مملوکہ و مقبوضہ کاشتکار

(د) بہی کھاتہ۔

(ہ) محض حق رجوع نالش خسارہ۔

(و) ہر حق ذاتی خدمت کا

(ز) وظیفہ اور عطیات پنشن داران سرکاری یا وہ جو سروس فیملی پنشن فنڈ سے ملتے ہوں جسکی بابت اس بارے میں گزٹ آف انڈیا میں اشتہار منجانب نواب گورنر جنرل بہادر اجلاس کونسل شائع ہو گیا ہو اور پنشن صیغہ پولٹیکل۔

(ح) الاونس یعنے زر مواجب (جو تنخواہ سے کم ہو) کسی عہدہ دار سرکاری کا یا کسی

ریلوے کمپنی یا حاکم مقامی کے ملازم کا جبکہ اپنے کام سے غیر حاضر ہو۔

(ط) تنخواہ یا الاونس برابر تنخواہ کے کسی ایسے عہدہ دار سرکاری یا ملازم کا جسکا ذکر فقرہ (ح) میں ہے جبکہ وہ کام پر ہو تا حد مفصلہ ذیل۔ یعنے

(۱) کل تنخواہ اگر بیس روپیہ ماہوار سے زیادہ نہو۔

(۲) بیس روپیہ ماہوار جبکہ تنخواہ بیس روپیہ ماہوار سے زیادہ ہو مگر چالیس روپیہ سے زیادہ نہو۔

(۳) اور نصف تنخواہ کسی اور صورت میں۔

(ی) تنخواہ اور الاونس اون لوگوں کے جن سے آئین لشکری ہندوستانی متعلق ہیں

(ک) جملہ ضروری ڈپازٹ و دیگر رقوم جو کسی ایسے فنڈ (سرمایہ) میں جمع ہوں یا ایسے فنڈ سے حاصل کی جائیں جس سے ایکٹ متعلق پراویڈنٹ فنڈ مجریہ ۱۸۹۷ء بروقت متعلق ہو جہانتک کہ رقوم مذکور ایکٹ مذکور کے ذریعہ سے غیر قابل قرقی قرار دیگئی ہوں۔

(ل) اجرت مزدوران اور ملازمان خانگی کی خواہ روپیہ یا کوئی چیز دیجائے۔

(م) امید وراثت بحالت پس ماندگی یا اور حق یا استحقاق جو محض موقوف بوقوع امر دیگر یا بجیز امکان ہو۔

(ن) حق نان و نفقہ آئندہ کا۔

(س) وہ الاونس جو کسی قانون مجریہ تحت ایکٹ کونسلہائے ہند ۱۸۶۱ء و ۱۸۹۲ء کی روسے قرقی و نیلام بعلت اجراء ڈگری سے مستثنے کردیا گیا ہو۔

(ع) اگر مدیون ڈگری مالگذار سرکار ہو تو کوئی جائداد منقولہ جو کسی قانون نافذ الوقت متعلق شخص مذکور کی روسے ایسے نیلام سے مستثنے کر دیگئی ہو جو بغرض وصولی بقایائے مالگذاری عمل میں آئے۔

تشریح۔ وظیفہ وغیرہ متذکرہ فقرات (ز) و (ح) و (ط) و (ی) و (ل) و (س) قرقی و نیلام سے مستثنے ہیں قبل خواہ بعد واقعی واجب الادا ہونے کے۔

(۲) اس دفعہ کی کسی عبارت سے یہ مفہوم نہ ہوگا کہ۔

(الف) مکانات و دیگر عمارات (مع اون کے مال مصالحہ اور اراضی موقع کے اور اوس اراضی کے جو اون سے بالکل متصل ہو اور اون کے استعمال کے لئے ضروری ہو) ڈگری زر

لگان کے اجرا میں جو اوسی مکان یا عمارت یا اراضی موقع یا اراضی متصل کی نسبت ہو قرقی و نیلام سے مستثنے ہیں۔

(ب) نہ عبارت مذکور ایکٹ متعلقہ فوج یا اوس قسم کے اور قانون نافذ الوقت میں خلل انداز ہوگی۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۲۲۶ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔ علاوہ شرط (ب) ضمن (۱) کے جو کہ جدید ایزاد شدہ ہے اور بہت سی تبدیلیاں ایسے ہی دفعہ مذکور میں کیگئی ہیں۔ منجملہ جن کے وہ تبدیلی جو ضمن (۱) کی شرط (الف) و (ج) و (د) و (ل) میں کیگئی ہیں بالخصوص ملحوظ رکھی جانی چاہئیں

حق پروہت حق پروہت ادائے رسوم کریاکرم حسب دفعہ ہذا قابل قرقی نہیں ہے (۱)

اسباب نیزے اور خنجر اسباب ہیں (۲)

منافع جبکہ کوئی جائداد قرق ہو تو اسکا منافع بھی اس کے ہمراہ قرق سمجھنا چاہئے (۳) لیکن محض حق وصولی منافعجات جو ابھی واجب الادا نہ ہوئے ہوں کسی ڈگری کے اجراء میں مستوجب قرقی نہیں (۴)

اختیار تصرف مدعی نے ایک ڈگری بنام مدعا علیہ اس مضمون کی حاصل کی کہ بعض خاص جائداد بشمول مکان متنازعہ ایک ٹھاکردوارہ کے متعلق ہیں اور کہ مدعی مہنت متوفی کے پسر کلان کی حیثیت سے انکو ورثہ میں پانیکا مستحق ہے۔ نالش مذکور میں مدعا علیہ کے حقوق گذارہ و رہائش کے اندر مکان مذکور کی نسبت کبھی تنازعہ نہیں کیا گیا اور ڈگری کی رو سے وہ حقوق صراحتاً محفوظ رکھے گئے۔ بالآخر خرچہ کی بابت اجرائے ڈگری میں مکان قرق ہو کر نیلام کیا گیا۔ قرار دیا گیا۔ کہ مدعا علیہ محض بہ حیثیت وابستہ ٹھاکردوارہ مکان میں کوئی حق قابل نیلام نہ رکھتا تھا۔ مکان وقف تھا اور ٹھاکردوارہ کے متعلق تھا اور اس لئے نامبردہ کا حق مکان میں جو محض ایک حق رہائش و گذارہ تھا اور اس کا خاص ذاتی حق تھا جس کو وہ منتقل نہیں کر سکتا تھا ناقابل قرقی تھا۔ مزید برآں یہ قرار دیا گیا کہ مدعا علیہ ٹھاکردوارہ میں اس قدر کافی

(۱) الہ آباد ویکلی نوٹس سنہ ۱۸۸۹ء صفحہ ۱۶۹ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۵۱۸ (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۱

(۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ ۲۲۶ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۰۱ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۵ صفحہ ۲۵۱ یہی مقدمہ مدراس لا جرنل جلد ۴ صفحہ ۱ بحوالہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۳۰۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۳۴۴ و مورز انڈین اپیلز جلد ۱۴ صفحہ ۴۰

تعلق رکھتا تھا کہ مہنت کے برخلاف یہ عذر کرنیکے قابل تہا کہ مکان بہ حیثیت جائداد وقف نیلام نہیں کیا جا سکتا تھا گو ڈگری اوس کے اپنے برخلاف تہی - دفعہ بروئے دفعہ ۲۶۶ ضابطہ دیوانی (حال کے ضابطہ کی دفعہ ہذا) کی رو سے بطور تمہیدی شرط قرقی کے یہ صاف طور پر مطلوب ہے کہ جس جائداد کی قرقی منظور ہے وہ قابل نیلام ہو یا کہ اسپر یا اس کے منافعہ پر مدیون ڈگری کو اختیار علیحدگی حاصل ہو جسکا استعمال وہ برائے مفاد خود کر سکے (۱) نوٹوں کا لفافہ جو ڈاکخانہ میں ہو مکتوب الیہ کے تصرف کرنیکی چیز ہے (۲) مگر اوقاف پر ٹرسٹی کا کوئی تصرف نہیں ہے (۳) نیلام کی بولی بولنے والے کے پاس خریداروں کا روپیہ نیلام کی بولی بولنے والے کے تصرف کا نہیں ہے (۴) نہ جائداد شخص دیوالیہ بقبضہ افیشل اسائنی (۵) حق گذارہ جو ہندو بیوہ کو خاندان کی طرف سے جائداد خاندانی پر دیا گیا ہو قابل قرقی نہیں ہے (۶) اور نہ اراضی جو بیوہ کو گذارہ کے لئے دیگئی ہو بدیں شرط اوس کو منتقل نہ کرے (۷) اور آمدن جائداد مملوکہ شادی شدہ عورت جسپر بطریق پیشبندی قید لگائی ہو جو کہ بعد ڈگری صادر بخلاف جداگانہ جائداد عورت شادی شدہ مذکور کے واجب الادا ہوئی ہو ڈگری مذکور کے اجراء میں مستوجب قرقی نہیں (۸)

اپنے منفعت کے لئے دربارہ ہندو خاندان کے ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۷

اور قابل فروخت جائداد پٹہ جس کے رو سے ہبہ یا بیع ممنوع ہو قابل قرقی نہیں (۹) جائداد جو مدیون کے قبضہ میں بطور قابض مخالف کے زائد از بارہ سال ہو (۱۰) خواہ وہ کسی مقدمہ میں زیر بحث ہو (۱۱) قابل قرقی ہے ڈگری بہی (۱۲) حق انفکاک (۱۳) الّا اوس صورت میں کہ ڈگریدار خود مرتہن ہو (۱۴) جائداد مرہونہ بہی (۱۵) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۴۱

(۱) نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۴۶ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۳۲۹ یہی مقدمہ انڈین اپیل جلد ۱۵ صفحہ ۱۲ (پریوی کونسل) (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۱۳۵ (۵) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۶ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۳۷ نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۲۴۳ (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۴۶ (۸) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۳۷ (۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۷۳ (۱۰) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۲۴۴ (۱۱) ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۱۳۶ (۱۲) ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۳۴۴ (۱۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۲۲۶ و بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۴۰ و ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۲ (۱۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۲۲۲ و بنگال لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۴۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۳۷ (۱۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۱۳ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱ صفحہ ۴۴

وانڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۲۵ وانڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۴۰۳ ضمانت جوکسی قرض کے اداکرنے کے لئے دیگئی ہو قابل قرقی ہے (۱) شراکت کے متعلق ملاحظہ ہوں انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۳۸۴ و جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۴ وانڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۲۲ وقاعدہ ۴۹ آرڈر ۲۱ مجموعہ ہذا بمبئی۔ الہ آباد۔ کلکتہ۔ مدراس میں باپ کا غیر منقسم حق (جو خاندان مشترکہ کا رکن ہو) قابل قرقی ونیلام ہے مگر خریدار کو بمقابلہ دیگر شرکاء کے صرف تقسیم کرانیکا حق حاصل ہوتا ہے (۲) ایساہی حال حق پسر کا (۳) اور ایساہی اور ممبر خاندان مشترکہ کا (۴) اور پوتے کا بحیات والد اور دادا کے (۵) ہوتا ہے لیکن اسباب جو بک چکا ہو خریدار کا ہے اور بائع کے خلاف ڈگری میں قرق ونیلام نہیں ہو سکتا (۶) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۸۹ وانڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۰ وانڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۷۰ وانڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۲۵۰ وانڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۳۷۷

ریسیور ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۴۰۳۔

حقوق مزارعان حق دخیلکاری جو حسب رواج قابل بیع وشرے نہیں ڈگری دیوانی میں قابل نیلام نہیں ہے (۷) درختوں کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۵۸ وبھاگ کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۷۳۷

پوشاک وغیرہ ہندو زوجہ کا زیور جو استری دھن ہو خاوند کے خلاف ڈگری میں قرق نہیں ہو سکتا (۸) معمولی زیور چھوٹی قیمت کا جو عورتیں پہنتی ہیں قرق نہیں ہو سکتا (۹) لیکن مال جو زنانہ میں ہو مستثنٰے نہیں ہے (۱۰)

پیداوار چارہ جو مالک کے مویشیان کے لئے ضروری ہو وہ بروئے فقرہ (ب) ضمن اول دفعہ ہذا جبکہ وہ ہمراہ دفعہ ۷۰۔ ایکٹ مالگذاری پنجاب سنہ ۱۸۸۷ء پڑھا جائے ایسی ڈگری کے اجراء

---

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۰۳۔ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۸ (پریوی کونسل) (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۷۲۳ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۸۰۹ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۴۳۰ (۶) الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۳۷ (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۷۲۴ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۸۶ وانڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۵۵ (۸) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۲۹

(۹) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱

(۱۰) ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۸۶۔

ہیں جو برخلاف کسی کاشتکار کے ہو قرقی سے مستثنےٰ ہوگا۔ مگر عدالت دیوانی صرف اوس قدر چارہ قرقی کرسکتی ہے کہ جسکے بعد مطابق رائے صاحب کلکٹر ضلع کافی مقدار برائے مویشیان مالک باقی رہے (۱)

دیوانی کی ڈگری — دیوانی کی ڈگری زر نقد کی ڈگری ہیں قرقی نہیں ہوسکتی (۲)

ملبہ مکانات — حسب دفعہ ہذا صرف اون مکانات کا ملبہ قرقی سے مستثنےٰ ہے جو فی الواقع باغراض زراعت اشخاص زراعت پیشہ کے استعمال میں ہو (۳)

مکانات و باغات ملازمان فوج — جب کاشگنج کی چھاونی شکست ہوئی گورنمنٹ نے ایک رزولیوشن مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۸۲۷ء کو نافذ کیا جس کا ضروری خلاصہ یہ ہے (ٹوٹ جانے چھاونی کے جس اراضی پر مکانات و باغات ملازمان فوج نے بنائے ہیں وہ اونہیں کے قبضہ میں رہینگے اور کلکٹر اون کو اوسکی بابت پٹہ دیدیگا تجویز ہوئی کہ جو اراضی بذریعہ ایسے پٹہ کی کسی کے قبضہ میں ہو اوس میں اوس کے حقوق حسب دفعہ ہذا قرقی سے مستثنےٰ نہیں ہیں (۴)

مرہونہ مکان اور مصالحہ سے مراد نہیں ہے (۵) اور کرایہ کی ڈگری کو دوسری ڈگری پر بمقابلہ مکان کے فوقیت حاصل ہے (۶) مگر کاشتکار کے رہنے کا مکان یا اوسکی وفات کے بعد اوس کے قائم مقام کے رہنے کا مکان قابل نیلام نہیں ہے (۷) اس عذر کی تحقیقات اجرائے میں ہوگی (۸) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۵۸۸۔ لفظ "مقبوضہ" مندرجہ ضمن (۱) (ج) سے مراد یہ ہے کہ اون میں رہائش رکھی جاتی ہو یا برائے اغراض کاشتکاری استعمال کیجاتی ہوں۔ لہذا ایسی کہولی جس میں کہ مدیون رہائش نہ رکھتا ہو اور جسکو وہ بوقت قرقی کسی غرض کے لئے استعمال نہ کرتا ہو قابل قرقی ہوتی ہے اور مستثنےٰ نہیں (۹)

ایک ڈگریدار نے اپنی ڈگری جاری کراکے مدعاعلیہ کے مکان کو کہ ایک زراعت پیشہ شخص تھا

(۱) نمبر ۸۲ سنہ ۱۹۰۷ء پنجاب ریکارڈ جس کے رو سے نمبر ۹۳ سنہ ۱۹۰۸ء پنجاب ریکارڈ منسوخ کردیا گیا ہے۔ (۲) دیکھی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۱۱۰ و ۱۴۵۔ (۳) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۲ء صفحہ ۱۳۰ (۴) الہ آباد ویکلی نوٹس سنہ ۱۸۸۲ء صفحہ ۱۰۱ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۵ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۲۹ (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۶۳ (۸) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۱۲۵ یہی مقدمہ بمبئی لا رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۷۹۹ (۹) نمبر ۶۵ سنہ ۱۹۰۹ء پنجاب ریکارڈ یہی مقدمہ پنجاب لا رپورٹر نمبر ۱۰۴ سنہ ۱۹۰۹ء اور یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ ۹۸۳

قرق کرالیا۔ ڈگری میں یہ تشریح کی ہوئی تھی کہ ایک مکان جس کو مدعا علیہ نے ڈگریدار کی رقم واجب کے ادا کے لئے ضمانت کے طور پر رہن کیا ہوا ہے رقم ڈگری کے ادا کی غرض سے مکفول تصور کیا جائے۔ اسپر عدالتہائے ماتحت نے ہدایت کی کہ مکان مذکور قرقی سے واگذاشت کیا جائے۔ کیونکہ بحوالہ احکام دفعہ ۲۶۶ (ج) مجموعہ ضابطہ دیوانی وہ ناقابل قرقی ہے۔ حکام چیفکورٹ نے قرار دیا کہ ان حالات میں مذکورہ بالا ضمن (ج) کی یہ تعبیر درست طور پر یہ نہیں کی جاسکتی کہ وہ ڈگری کے عمل پر حاوی ہے (۱)

ڈگریدار نے اپنی ڈگری کے اجراء میں جو تقریباً معمنئے روپیہ کی بابت تھی درخواست قرقی بعض خاص مکانات ازاں مدیون ڈگری دی اور معلوم ہوا کہ مدیون بہت سی اراضی کا مالک تھا اور اس کی آمدنی لگان سے ہوتی تھی جو مزارعہ ادا کرتے تھے مگر نامبردہ خود کوئی اراضی کاشت نہیں کرتا تھا منجملہ چار مکانات مملوکہ مدیون ڈگری سب سے بڑے مکان کو جس میں وہ خود سکونت پذیر تھا صاحب ڈسٹرکٹ جج نے اس بناء پر قرقی سے مستثنےٰ کردیا کہ مقروض ایک شخص زراعت پیشہ ہے۔ الا دیگر تین مکانات حسب ضابطہ قرق کئے گئے۔ بعد ازاں مدیون ڈگری نے ان کی واگذاری کی درخواست حسب دفعہ ۲۶۶ (ج) مجموعہ ضابطہ دیوانی دی اور بیان کیا کہ مکان نمبر ۲ اسکی بیٹھک ہے۔ جس میں اس کے ملازمان بھی رہتے ہیں اور مکان نمبر ۳ بغرض چارہ وغیرہ اور بطور جائے سکونت اس کے پسران کے معلم کے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور مکان نمبر ۴ میں اسکی زوجہ ثانی سکونت پذیر ہے۔ صاحب ڈسٹرکٹ جج نے بعد تحقیقات کے بیانات مذکورہ بالا کو ثابت شدہ تجویز کیا اور قرار دیا کہ مدیون ڈگری بوجہ مالک اراضی ہونے کے ایک شخص زراعت پیشہ مابین مراد ضمن مذکور ہے۔ اسلئے صاحب موصوف نے درخواست منظور کی اور کل مکانات کو قرقی سے واگذار کردیا۔ ڈگریدار نے چیفکورٹ میں اپیل کیا۔ قرار دیا گیا کہ حکم صاحب ڈسٹرکٹ جج ضرور ہے کہ منسوخ کیا جائے۔ ضمن (ج) دفعہ ۲۶۶ مجموعہ مذکور کی یہ تاثیر ہے کہ بعض خاص اقسام کے مقروضان کو ایک خاص قسم کی بریت یا رعایت عطا کیگئی ہے اور قرضخواہ کے ان معمولی حقوق پر مداخلت کیگئی ہے کہ وہ اپنا روپیہ اپنے مقروض کی جائداد سے وصول کرے۔ اس لئے ضرور ہے کہ ضمن مذکور کی نہایت سخت تعبیر کی جائے اور ان صورتوں تک اسے وسعت نہ دیجائے

(۱) نمبر ۱ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ۔

جن سے وہ بلحاظ فحوائے عبارت متعلق نہیں ہے۔ الفاظ شخص زراعت پیشہ سے جیسے کہ ضمن مذکور میں استعمال کئے گئے ہیں مراد کاشتکار اور ایسا شخص ہے جو کاشت اراضی سے اپنا گذارہ کرتا ہو اور محض مالک اراضی مراد نہیں ہے (۱)

مسمی عمرو نے ایک زراعت پیشہ کے قائم مقاموں کے برخلاف ڈگری حاصل کر کے اُن کے مکان کی زمین کو قرق کرا لیا۔ اور یہ بحث کی کہ بموجب دفعہ ۲۶۶ (ج) صرف ملبہ مکانات و دیگر عمارات ملکیت و مقبوضہ اشخاص زراعت پیشہ نیلام سے مستثنٰے ہے اور کہ مدیونان کو یہ اجازت دینی چاہیئے کہ ملبہ مثلاً اینٹیں و شہتیری ہا وغیرہ اوکھاڑ لیجائیں اور کہ زمین تحت مکان مذکور نیلام کی جائے۔ یہ قرار دیا گیا کہ مکان اور اُسکا ملبہ قرق نہیں ہو سکتا تھا اور زمین کی قرقی سے کرایہ دار کی اوس بریت میں فرق نہیں آ سکتا تھا جو اوسکو ملبہ مکان کی قرقی سے حاصل ہے اوس ملبہ سے مکان بشکل موجودہ قائم ہے۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۵۳۰ کا حوالہ دیا گیا (۲) لیکن اگر وہ بالخصوص رہن کیا گیا ہو تو رہن کی ڈگری میں قرق و نیلام کیا جا سکتا ہے (۳) دروازے اور کھڑکیاں پختہ مکان کے علیحدہ بھی ہوں تو قابل قرقی نہیں (۴)

اودھ میں نیلام اراضی کیلئے منظوری حاکم بالا تر کی ضروری ہے

بروئے دفعہ ۲۰ ایکٹ قوانین اودھ نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۷۶ء وہ ڈگری یا حکم جو اودھ میں حسب دفعات ۸۸ و ۸۹ ایکٹ انتقال جائداد نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۲ء صادر ہو تابع اُن قیود کے ہے جو دفعہ ہذا میں محکوم ہیں اور جبکہ نیلام اراضی مرہونہ کے لئے منظوری حاکم بالادست کی ضروری ہوگی نیلام جو بموجب حکم حسب دفعہ ۸۹ ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے صادر ہوا ایک نیلام بعلت اجرائے ڈگری ہے (۵) مدعی نے ڈگری زرنقد بنام امانت علی حاصل کی اور اوسکی اجراء میں درخواست قرقی اور نیلام ۹ پائی حصہ کا منجملہ ۵ روپیہ ۹ پائی ملکیت امانت علی کے پیش کی اور باجازت عدالت جائداد کو خرید کیا اگرچہ اوسنے درخواست نیلام صرف حصہ ۹ پائی کی داخل کی تھی مگر کل ۵ روپیہ ۹ پائی فروخت کئے گئے گورنمنٹ کی منظوری حسب دفعہ ۲۰ ایکٹ قوانین اودھ صرف واسطے نیلام ۹ پائی کے حاصل کی گئی تھی مدعی کے سارٹیفکیٹ نیلام میں یہ تصدیق کیگئی تھی

(۱) نمبر ۲۷ سنہ ۱۸۹۷ء پنجاب ریکارڈ۔ (۲) نمبر ۵۹ سنہ ۱۹۰۲ء پنجاب ریکارڈ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۵ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۶۴۔

(۵) اودھ کیسز جلد ۳ صفحہ ۱

کل ۵/۴۷ پائی حصہ نیلام کیا گیا تھا۔ تجویز ہوئی کہ عدالت کو کوئی اختیار نیلام کرنے اراضی کا خلاف احکام دفعہ ۲۰۔ ایکٹ قوانین اودھ نہیں ہے (۱)

محض حق رجوع نالش خسارہ | خسارہ کی ڈگری قرق ہوسکتی ہے (۲)

زر قرضہ | قرضہ مکمل اور قطعی ہونا چاہیئے نہ کہ محض ایسی رقم زر نقد جو کسی آیندہ وقت پر واجب الادا ہو یا نہ ہو یا جس کی ادائیگی ایسی شرائط پر مشروط ہو جو ممکن ہے کہ وقوع میں آویں یا نہ آویں۔ وہ بہر کیف ایک زندہ قرضہ ہونا چاہیئے گو کہ وہ کسی آیندہ تاریخ پر واجب الادا ہو (۳) قرضہ مشخصہ زندہ اور مخصوص ہونا چاہیئے۔ الف کے تمام دعاوی برخلاف اوس کے تمام قرضداران کے مشخصہ قرضہ نہیں ہے اور قرق نہیں ہو سکتا (۴) نہ محض دعوی یا غیر تصفیہ یافتہ ہرجہ (۵) لیکن لگان جو واجب الادا ہو (۶) اور روپیہ جو گارنیشی کے قبضہ میں ہو اور جس کا ادا کرنا اوس کا فرض ہے قرضہ ہیں (۷) مگر دعاوی جن پر کسی عدالت برٹش انڈیا کو اختیار سماعت نہ ہو ایسے قرضہ نہیں ہیں جو قرق کیئے جا سکیں۔ لیکن محض یہ امر واقعہ کہ گارنیشی بوقت درخواست برٹش انڈیا کی حدود سے باہر رہتا ہے قرضہ کو بذاتہ ایسا نہیں کر دیتا کہ وہ قرق نہ کیا جا سکے (۸) عطیہ منظور کردہ ریلوے کمپنی جبکہ روپیہ ابھی پے ماسٹر کے قبضہ میں ہو قرضہ نہیں ہے اور قرق نہیں ہوسکتا کیونکہ عطیہ مکمل نہیں ہوا (۹) مگر ایک ماہواری الاؤنس جو ایک سابقہ قرضہ کی ادائیگی میں دیا گیا ہو قابل قرقی ہے اور نصف ماہواری الاؤنس کا بعد انقضائے تین ہفتہ کے قرق کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ تین ہفتہ کا الاؤنس ایک موجودہ قرضہ ہو جاتا ہے خواہ کسی آیندہ تاریخ پر واجب الادا ہو (۱۰) روپیہ جو کسی ایجنٹ یا مشتری سے اپنے آقا یا بائع کو واجب الادا ہو قرضہ ہے اور قرق کیا جا سکتا ہے اور یہ ضروری نہیں کہ ٹھیک رقم واجب الادا قبل از قرقی معلوم کیجائی جا ہیئے (۱۱) روپیہ جو مرتہن نے راہن کو قرض دینے کا وعدہ کیا ہو لیکن پورا ادا نہ کیا ہو ایسا قرضہ نہیں

(۱) اودھ کیسز جلد ۸ صفحہ ۴۰۹ (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۳۴۰ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۳۴۵ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۹ صفحہ ۷۰۳ و مورز انڈین اپیلز جلد ۴ صفحہ ۴۰۲ و بنگال لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۸۶ (۴) بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۸۶ و الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۹۵ (۵) کوئینس بنچ ڈویژن جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۵ (۶) لا رپورٹ کوئینس بنچ جلد ۲ صفحہ ۲۵۹ (۷) کوئینس بنچ ڈویژن جلد ۱۲ صفحہ ۸ (۸) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۴۹ (۹) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۳۴ (۱۰) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۹ صفحہ ۷۰۳ (۱۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۲۸۶

جو قرق کیا جا سکے (۱) اور نہ بائع کا حق و مرافق واقعہ بقایا زر ثمن جائداد غیر منقولہ جو انتقال نامہ کی تحریر پر واجب الادا ہو قرضہ ہے جب تک کہ دستاویز انتقال پر دستخط نہ کئے جاویں

(۲) ڈگری زر نقد قابل قرقی ہے (۳)

قرقی بقایا لگان — اس امر سے کہ متعاقدین ایک پٹہ نے یہ اقرار کیا تھا کہ پٹہ دار اپنا لگان پٹہ دہندہ کو نہیں بلکہ ایک شخص ثالث کو ادا کرے مانع اسکا نہیں ہے کہ باقیات لگان جو واجب ہوں قرق اور نیلام بطور زر مملوکہ پٹہ دہندہ کے کیجائیں یا خریدار نیلام باقیات مذکور پٹہ دہندہ سے وصول کرے (۴)

کفالت نامجات سرکاری — روپیہ یا اور کفالت نامہ جو مدیون نے ریلوے کمپنی کے پاس بطور ضمانت بجا آوری فرائض خود کے امانت رکھا ہو تابع مواخذہ ریلوے کمپنی کے قابل قرقی ہے لیکن تا وقتیکہ مواخذہ مذکور سے بری ہو کر مدیون کے قبضہ میں نہ آوے نیلام نہیں کیا جا سکتا (۵)

قیمت شفع — ڈگریدار شفع جو روپیہ واسطے مشتری کے داخل عدالت کرے شفیع کا قرضخواہ ڈگری میں قرق نہیں کرا سکتا (۶)

معاوضہ — رقم معاوضہ جو راہن کو یافتنی ہو اور بدست کلکٹر ہو ڈگری رہن کے اجراء میں مستوجب قرقی نہیں ہے کیونکہ مرتہن کو خود درخواست واسطے معاوضہ کے کرنی چاہیئے (۷)

جرمانہ جو مقدمہ فوجداری میں داخل کیا جائے قابل قرقی ہے — چیفکورٹ سے بحوالہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۹ صفحہ ۲۲۲ تجویز ہوئی کہ جو روپیہ عدالت میں بطور جرمانہ کسی مقدمہ فوجداری میں داخل کیا گیا ہو بعد اسکے حکم جرمانہ منسوخ ہو گیا ہو بسبب دفعہ ہذا بطور ایسے روپیہ کے قابل قرقی ہے کہ وہ مدیون کی ملکیت ہے (۸)

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ ۲۵۲ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلدہ صفحہ ۳۹۱ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۰۵ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۱۲ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۹۰ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۲۱۸ (۴) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۲۹ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلدہ صفحہ ۲۶۵ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۰۳ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۲۵۶ و نمبر ۱۳ سنہ ۱۹۰۲ء پنجاب ریکارڈ (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۸ (۸) پنجاب ریکارڈ نمبر ۸۹ سنہ ۱۹۱۲ء یہی مقدمہ پنجاب لا رپورٹر نمبر ۲۲۰ سنہ ۱۹۱۲ء یہی مقدمہ پنجاب ویکلی رپورٹر نمبر ۲۲ سنہ ۱۹۱۲ء

ہر حق ذاتی خدمت کا چونکہ حق رہائش بیوہ بموجب دہرم شاستر بہ مکان خاندان شوہر خود خالص ایک ذاتی حق ہوتا ہے اور منتقل نہیں کیا جاسکتا لہذا حق مذکور کسی ڈگری کے اجراء میں قرق نہیں کیا جاسکتا (۱) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۹۵ و جلد ۱۲ صفحہ ۳۶۶ و جلد ۲۳ صفحہ ۱۳۱ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۷۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۵۵۷ و جلد ۱۵ صفحہ ۳۲۹ و جلد ۲ صفحہ ۲۸۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۸۰ و جلد ۶ صفحہ ۵۹۶۔

وظائف و عطیات پنشن داران سرکاری یا جو سروس فیملی فنڈ سے ملتے ہوں الفاظ "سول وملٹری" ضمن (ز) سے نکال دیئے گئے ہیں کیونکہ بلا ضرورت تھے اور لفظ "پنشنداران" ہر قسم کے پنشن دار پر حاوی ہے۔ لیکن الفاظ "یا جو سروس فیملی پنشن فنڈ سے ملتے ہوں جس کی بابت اسبارہ میں گزٹ آف انڈیا میں اشتہار منجانب نواب گورنر جنرل بہادر اجلاس کونسل شائع ہو گیا ہو" ضمن (ز) میں جدید ایزاد کئے گئے ہیں۔ وظائف میں وہ تمام پولٹیکل قسم کی پنشن بھی داخل ہیں جو سرکار انگریزی سے براہ راست واجب الادا ہوں (۲) نیز پولٹیکل پنشن جو ارکین خاندان میسور کو گورنمنٹ سے ملتی ہے (۳) اور جو اولاد عظیم الدولہ کو ملتی ہے (۴) اور وہ قابل قرقی نہیں۔ نہ الاونس زیر ایکٹ ۱۱ ۱۸۴۳ء (بمبئی) (۵) عطیات میں وہ پنشن ہائے ہی داخل نہیں جو پنشنداران کو ملتی ہیں بلکہ وہ عطیات بھی اس میں داخل ہیں جو گذشتہ خدمات کے عوض عطا کئے گئے ہوں (۶) بونس بھی جو علاوہ پنشن کے دیا گیا ہو (۷) بقایا پنشن جو بروقت وفات پنشندار کے غیر مودی ہو (۸) تو اگر اس حق پنشن نہیں اور اس لئے قرقی سے مستثنے نہیں (۹) پرائیویٹ پنشن گو کہ محفوظ نہیں ہے تاہم قابل قرقی نہیں بجز اوس قدر کے جو واجب الادا ٹھہری ہو (۱۰) باقیات یومیہ

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۵ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۲۱۶ پریوی کونسل و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۴۲۳ و نمبر ۵ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۱۶۹ (۴) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۷۷ (۵) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۴۰ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۷۳ (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۷۲ (۸) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۶۹ (۹) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۳۲

(۱۰) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۹

پنشن جو اتفاقیہ طور پر جمع ہوگئی ہوں قابل قرقی نہیں (۱) اراضی عطا کردہ گورنمنٹ جس کو مالگذاری معاف نہ ہو بطور انعام خدمات بجا آوردہ کے پنشن نہیں ہے (۲) اور جائداد غیر منقولہ (زمینداری موروثی) بھی جو بعوض پنشن عطا کیگئی ہو پنشن نہیں ہے (۳) لہذا مستوجب قرقی ہیں پنشن ہائے کی معافی کے متعلق ملاحظہ ہو ایکٹ نمبر ۲۳ ۱۸۷۱ء

۱۸۶۲ء میں گورنمنٹ نے ایک جاگیر دوامی مبلغ ہزار روپیہ کی سردار نہال سنگھ کو عطا کی۔ بعد ازاں یہ اقرار کیا گیا کہ یہ روپیہ چند دیہات کے معاملہ سے ادا کیا جاویگا۔ سردار نہال سنگھ کی وفات پر عطیہ مذکور اُس کے پسر سردار امریک سنگھ کے نام جاری رہے۔ وہ روپیہ جو ایک خاص فصل کے محصلات کی بابت خزانہ سرکاری میں موجود تھا ایک ڈگری کے اجراء میں جو سردار امریک سنگھ کے برخلاف صادر ہوئی تھی قرق ہوگیا۔ نظر بہ تواریخ وخط وکتابت متعلقہ عطیہ مذکورہ قرار دیا گیا کہ یہ جاگیر دفعہ ۱۱ ایکٹ پنشن ۱۸۷۱ء کی مراد کی رو سے ایک پولٹیکل پنشن تھی اور روپیہ جو جاگیر مذکور کی بابت واجب الادا تھا اجرائے ڈگری میں قرق نہیں ہو سکتا تھا محض اس امر واقع سے کہ جانبین کے باہمی فیصلہ سے ادائے جاگیر کا طریق بجائے زر نقد کے معافی معاملہ اراضی ہوگیا۔ عطیہ کی نوعیت میں کچھ تبدیلی نہ ہوئی (۴) دفعہ ہذا کے ضمن (ز) یا دفعہ ۱۱ ایکٹ پنشن میں کوئی ایسا امر نہیں جسکے رو سے آمدنی جاگیر مواخذہ قرقی سے بری ہو (۵) مدیون ڈگری نے اپنی جاگیر کی آمدنی کو ڈگریدار کے پاس بطور کفالت قرضہ عائد شدہ کے رہن کردیا۔ اور ڈگریدار نے ایک ڈگری حاصل کی جسکی رو سے آمدنی جاگیر پر ادائیگی کا بار ڈالا گیا اور کوئی عذر مبنی بر احکام دفعہ ۱۲ ایکٹ پنشن ہائے اس وقت کے بعد تک نہیں اٹھایا گیا کہ جب اجرائے ڈگری کی استدعا کیجا چکی عندالاپیل بعدالت چیفکورٹ (در حالیکہ ہر دو عدالتہائے ماتحت کی یہ رائے تھی کہ چونکہ پنشن ایک ملکی پنشن ہے ۔ پس دفعہ ۱۱ ایکٹ پنشن ہائے کے حیطہ میں آگئی اور قابل قرقی نہ

(۱) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۷۲ - (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۲۱۰ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۱ صفحہ ۳۳ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۲ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۶ صفحہ ۵۱۹ یہی مقدمہ مدراس لا ٹیمس جلد ۵ صفحہ ۳۸۸ بہ تقلید انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۲۱ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۲۴ - (۴) نمبر ۱۳۷ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ - (۵) نمبر ۵۷ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ۔

تھی) کثرت رائے حکام کی رو سے یہ قرار دیا گیا کہ عدالت اجراء کنندہ جاگیر کی آمدنی یا پنشن کو قرق کرنے سے انکار نہیں کرسکتی تھی کیونکہ جس جائداد پر بار ڈالنے کی استدعا کیگئی اسکی ذمہ واری کی بابت ڈگری ہی تصفیہ اخیر ہے اور جبتک ڈگری مذکور قائم ہے۔ ڈگریدار اجرائے کرانیکا حقدار ہے (۱) قبل اس کے کہ کوئی عدالت اجراء کنندہ ڈگری آمدنی جاگیر کے واسطے اجرائے طلبانہ کا حکم صادر کرے، اوسے چاہئے کہ نوعیت جاگیر کی بابت کچھ شہادت طلب کرے کیونکہ بعض جزو آمدنی جاگیر قابل قرقی ہوسکتا ہے حالانکہ بعض جزو آمدنی مذکور قابل قرقی نہیں ہوسکتا۔ حکم قرقی مصدرہ مقدمہ ہذا منسوخ کیا گیا نمبر ۷۵ و ۵ سنہ ۱۸۸۴ء و نمبر ۱۳۷ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ کا حوالہ دیا گیا (۲)

چیفکورٹ نے نظیر نمبر ۷۵ سنہ ۱۸۸۴ء پنجاب ریکارڈ کی پیروی کرکے تجویز کی کہ ایک رقم زرجو نمبرداران دیہہ سے بابت آمدنی جاگیر ادا کی اور واجب الادا تھی بعلت اجرائے ڈگری قرق ہوجانے کے قابل ہے (۳)

قرقی وظیفہ جو کورٹ آف وارڈس نے نابالغ کے لئے مقرر کیا ہو

وظیفہ جو کورٹ آف وارڈس نے حسب دفعہ ۲۲ ایکٹ کورٹ آف وارڈ ممالک مغربی و شمالی واودھ ۱۸۹۹ء واسطے خرچ نابالغ اور اوس کے خاندان اور متعلقین کے مقرر کیا ہو حسب معنی دفعہ ہذا قرضہ نہیں ہے اور وہ بصیغہ اجرائے ڈگری موسومہ نابالغان قرق نہیں کیا جاسکتا۔ (۴)

کہانتک وظیفہ قرق اور نیلام کیا جاسکتا ہے

مدعی نے زرڈگری میں وظیفہ ٹوڈا گراس جو معاملت دار کی کچہری سے ملتا تھا قرق کرانا چاہا درخواست میں یہ تحریر تھا کہ بیس سال کا وظیفہ تاریخ درخواست سے قرق کیا جائے عدالت ماتحت نے یہ درخواست منظور کی اور اجرائے ڈگری میں مالیت بیس سال وظیفہ کی قرق اور نیلام کی، تجویز ہوئی کہ حکم منسوخ ہونا چاہئے (۵)

ملازمان سرکاری

ملازم سرکاری کی تعریف کے لئے ملاحظہ ہو دفعہ ۲ (۱۷) مجموعہ ہذا

(۱) نمبر ۳۵ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ۔ (۲) نمبر ۴ سنہ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ۔ (۳) پنجاب ریکارڈ نمبر ۱۳۳ سنہ ۱۸۸۶ء۔ (۴) اودھ کیسز جلد ۷ صفحہ ۱۷۴ (۵) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۲۵۸ - یہی مقدمہ بمبئی لاء رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۱۲۰۱۔

کہوٹ ملازم سرکاری نہیں (۱) ملازم جو درخواست دیوالیہ کی دیدے اس کے بعد تنخواہ قابل قرقی نہیں (۲) مشاہرہ اسسٹنٹ سرجن ملازم فوج چونکہ وہ سرکاری ملازم حسب مراد ضمن (۱) نہیں ہے اس لئے قرقی بصیغہ اجرائے ڈگری سے محفوظ ہے (۳)

مزدوران مزدور وہ لوگ ہیں جو اپنی روٹی ہر روز ہاتھ سے مزدوری کر کے کماتے ہیں یا ایسا کام کرتے ہیں جسمیں کسی ہنر یا تعلیم کی ضرورت نہیں (۴)

ملازمان خانگی ملازم خانگی کی آئیندہ تنخواہ جو ابھی واجب الادا نہ ہوئیگی طور پر کلاً یا جزاً مستوجب قرقی نہیں (۵) تنخواہ ملازم کی بذریعہ حکم امتناعی قرق نہیں ہوسکتی قبل اوس کے کہ امانت میں رکھی گئی ہو (۶)

امید وراثت اس میں وہ حقوق شامل ہیں جو ایک ایسے وارث کو حاصل ہوتے ہیں جو کسی ہندو عورت کے مرنے پر وارث ہوسکیگا (۷) یا باپ کے مرنے پر ورثہ پائیگا (۸) نیز حق حین حیات واقعہ بلابقے جائداد موصی جو بعد کامل اہتمام ترکہ کے قابل تحقیق ہو (۹) یا بیٹے کا حق واقعہ ترکہ والد جو اوسکی ماں کو تا حیات دیا گیا ہو (۱۰) یا حق حین حیات جس کا ایک مدیون ڈگری ایک ترکہ میں بعد ادائیگی مواخذجات کے مستحق ہو (۱۱) مگر بہ تعلق مسلمانان ملاحظہ ہو انڈین اپیل لا رپورٹ جلد ۱۷ صفحہ ۲۰۱۔ ہندو خاندان کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۰۲ و ہندو بیوہ کے متعلق انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۴۶۲۔ انتقال یا معاہدہ انتقال حقوق وراثت جنکی آئیندہ امید کیگئی ہو اجراء ڈگری میں قابل التعمیل نہیں ہے (۱۲) نیز ملاحظہ ہو مدراس ویکلی نوٹس جلد ۲ سنہ ۱۹۱۱ء صفحہ ۵۶۳ و مدراس لا جرنل جلد ۲۲ صفحہ ۲۰۴۔

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۶۷۳۔ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۲۳۲۔ (۳) نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۰ء پنجاب ریکارڈ یہی مقدمہ پنجاب ویکلی رپورٹر نمبر ۲۳ سنہ ۱۹۱۰ء یہی مقدمہ پنجاب لا رپورٹر نمبر ۴۵ سنہ ۱۹۱۰ء (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۳۲ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۴۰۳۔ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۶ صفحہ ۲۲۷ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۱۸۶ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۳ (۶) نمبر ۱۱۳ سنہ ۱۸۶۸ء پنجاب ریکارڈ (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۱۷ و جلد ۶ صفحہ ۳۴ (۸) ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۲۵۳ (۹) ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۸۷ (۱۰) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۹۸۴۔

(۱۱) مور ز انڈین اپیلز جلد ۶ صفحہ ۵۱۰۔

(۱۲) نمبر ۵۸ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ۔

حق یا استحقاق جو محض موقوف بوقوع امر دیگر یا بحیز امکان ہو

کامیاب شفیع کا حق واقعہ جائداد مشفوعہ جس نے کہ ابھی زرثمن مقررہ بروئے ڈگری خود ادا نہ کیا ہو ایسا حق نہیں جو قرق کیا جا سکے کیونکہ جب تک شفیع زرثمن ادا نہ کرے اوس کا جائداد مذکور میں کوئی حق پیدا نہیں ہوتا (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۲ تحت عنوان "قرضہ" زیر دفعہ ہذا یا دعوائے بروئے فیصلہ ثالثی جو ابھی آئیندہ ہونیوالا ہو (۲) لیکن ایک مفوضہ حق پسماندگی واقعہ ایک مکان قابل قرقی ہے (۳)

تنخواہ اور مواجب ان لوگوں کے جن سے آئین جنگی متعلق ہیں۔

ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۱۰۲ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۴۰۲ ۔

جو افسر کسی پلٹن انگریزی زیر احکام گورنمنٹ ہند میں ملازم ہو وہ عہدہ دار سرکاری مابین مراد دفعہ ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی مجریہ سنہ ۱۸۸۲ء ہوتا ہے اور بموجب دفعہ ۲۶۶ (ح) (۳) اس کی نصف تنخواہ بہ حیثیت عہدہ دار سرکاری قابل قرقی بصیغہ اجرائے ڈگری ہوتی ہے انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۱۶۶ کی نسبت پسندیدگی نہیں ظاہر کی گئی (۴) نہ تو ایکٹ قواعد وانتظام فوج اور نہ قانون جنگ ہند میں کوئی حکم اس مضمون کا ہے جس کی رو سے ہندوستانی گھسیارہ متعلقہ باتری توپ خانہ فوج حضرت ملکہ معظمہ کی تنخواہ قرقی سے بری ہو۔ جبکہ وہ برٹش انڈیا کی چھاونی کے اندر رہتا ہو۔ اور لڑائی پر حسب مراد اس لفظ کے جیسی کہ اس کی تصریح ایکٹ اول الذکر میں کیگئی ہے نہ ہو (۵)
تنخواہ کسی عہدہ دار ملکہ معظمہ کے فوج جنگی کی قابل قرقی اجرائے ڈگری میں نہیں ہے (۶)

حق نان ونفقہ آئیندہ

محض حق آئیندہ گذارہ کا قابل قرقی نہیں ہے (۷) اس میں اراضی جو بیوہ کو بعوض گذارہ دیگئی ہو داخل ہے (۸) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۳۸

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۳۸۳ - یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۶۹ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۳ صفحہ ۱۸۳ - (۲) مورز انڈین اپیلز جلد ۱۴ صفحہ ۴۰ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۵۰۳ (۴) نمبر ۹۵ سنہ ۱۸۹۷ء پنجاب ریکارڈ - (۵) نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ - (۶) الہ آباد لا جرنل جلد ۸ صفحہ ۴۸۷ - یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۳ صفحہ ۵۲۹ - یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۹ صفحہ ۱۰۲۳ - (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۳۱۱ -
(۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۳۷۱

خاص اراضی کے ملوارم میں سے وہاں کے لاؤنس کا موروثی عطیہ بھی قابل قرقی نہیں (۱) لیکن وظیفہ جو بروئے وصیت دیا گیا ہو نہ کہ بروئے کسی حق نان ونفقہ کے مگر جائداد موصی سے دیا گیا ہو قابل قرقی ہے (۲) اور ایسا ہی باقیات نان ونفقہ جو پہلے سے واجب الادا ہو چکے ہوں (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۳۷۸ تحت عنوان "اختیار تصرف" زیر دفعہ ہذا و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۱۶۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۵۲۱ -

پنشن ریاست گورسرائے واقع ضلع جہانسی پیشتر بطور حقیت اوباری کے قبضہ میں تھی یعنی مالگذاری جو اوس پر تشخیص تھی وہ معمولی تعداد سے بہت کم تھی ۱۸۹۵ء میں گورنمنٹ نے جمع کثیر مقرر کی اور یہ ہدایت کی کہ جمع زائد میں سے بطور رعایت کے شرکائے خاندان کو بجز خاص رئیس کے بعض حصص ادا کئے جائیں۔ تجویز ہوئی کہ یہ حصص خواہ وہ ایسی مالگذاری سمجھی جائے جس کو سرکار نے عطا کیا یا منافع سمجھا جائے جسکے وہ شخص پانیکے علاقہ سے مستحق تھے مگر حصص مذکور حسب مراد ایکٹ پنشن نہیں ہیں وہ اجرائے ڈگری میں قرقی سے مستثنےٰ نہیں ہیں (۴)

ورت جہانکہ حسب مجموعہ ہذا حکم ہو کہ حق ورتی نیلام کیا جائے تو بوقت اجراء کے یہ اعتراض نہیں ہوسکتا کہ دفعہ ہذا کے مطابق حق محفوظ ہے یا یہ کہ وہ بذریعہ نیلام کے عام لوگ نہیں خرید سکتے (۵)

دیسی شراب کی قرقی اور نیلام دیسی شراب قرقی اور نیلام سے براجرائے ڈگری زرنقد مصدرہ عدالت دیوانی مستثنےٰ نہیں ہے (۶)

ممانعت نیلام مکان سکونتی کاشتکار حسب ایکٹ قبضہ اراضی آگرہ کے کاشت دخیلکار آسامی کی قابل انتقال نہیں ہے اور اجرائے ڈگری میں نیلام نہیں ہوسکتی مکان سکونتی کاشتکار کا متعلق اس کی کاشت کے تصور ہونا چاہئے۔ دفعہ ہذا میں ممانعت نیلام مکان

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۲۷۹ یہی مقدمہ مدراس لا ٹیمس جلد ۲ صفحہ ۲۳۸ - یہی مقدمہ مدراس لا جرنل جلد ۱۷ صفحہ ۳۷۳ (۲) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۰۲ - (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۲۴ جلد ۸ صفحہ ۱۱۸ - (۴) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۶۱ - (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۸۵ - (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۲ صفحہ ۱۵۷ یہی مقدمہ بمبئی لا رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۱۳ +

سکونتی کاشتکاران کی ہے چنانچہ عدالت ڈگری نیلام ایسے مکانات کی صادر نہیں کرسکتی (۱) حسب ایکٹ قبضہ اراضی آگرہ کے کاشت دخیلکاری اسامی کی قابل انتقال نہیں ہے اور اجرائے ڈگری میں نیلام نہیں ہو سکتی مکان سکونتی کاشتکار کا متعلق اس کی کاشت کے تصور ہونا چاہیے تجویز ہوئی کہ دفعہ ہذا میں ممانعت نیلام مکان سکونتی کاشتکاران کی ہے چنانچہ عدالت ڈگری نیلام ایسے مکانات کی صادر نہیں کرسکتی (۲)

اجلاس کامل سے تجویز ہوئی کہ واضعان قانون کا صاف یہ منشاء تہا کہ کوئی عدالت کسی مکان کو جو ملکیت کسی زراعت پیشہ کی ہو جس میں وہ سکونت رکھتا ہو نیلام کرے لیکن شرط یہ ہے کہ مکان اوس قسم کا ہو جس کا ذکر ضمن (ج) فقرہ شرطیہ دفعہ ہذا میں ہے اور اس سے کوئی قرق اختیارات عدالت میں نہیں آتا کہ آیا مکان کو زراعت پیشہ نے بابت اپنے قرضہ کے رہن کیا یا نہیں رہن کیا فقرہ شرطیہ میں ممانعت قرقی اور نیلام کی ہے یعنی جس صورت میں کہ قرقی قبل نیلام کے ہو وہ ممنوع ہے قرقی و نیز نیلام اور جبکہ قرقی ابتدائی تدبیر نہیں ہے نیلام کی ممانعت ہے (۳)

جزئی استثنا پیداوار زراعت کا **دفعہ ۶۱** - نواب گورنر جنرل بہادر اجلاس کونسل کی اجازت حاصل کرکے لوکل گورنمنٹ کو اختیار رہے کہ بصدور حکم عام یا خاص مطبوعہ گزٹ سرکاری یہ اعلان کرے کہ اوس قدر حصہ پیداوار زراعت یا کسی قسم خاص پیداوار زراعت کا جو لوکل گورنمنٹ موصوف کے نزدیک بغرض کاشت اراضی تا فصل آئندہ اور بغرض پرورش مدیون اور اوس کے اہل و عیال کے ضروری ہو در صورت جملہ کاشتکاران یا قسم خاص کاشتکاران کے قرقی و نیلام اجرائے ڈگری سے مستثنے کردیا جائے۔

دفعہ ہذا جدید ہے پیداوار زراعت کی قرقی اور نیلام کے متعلق ملاحظہ ہوں قواعد ۴۴ و ۴۸، آرڈر ۲۱ مجموعہ ہذا فصل استادہ جائداد منقولہ ہے (۴)

(۱) الہ آباد لا جرنل جلد ۸ صفحہ ۱۹۰ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ ۱۳۶۔

(۲) الہ آباد لا جرنل جلد ۸ صفحہ ۱۹۰۔

(۳) الہ آباد لا جرنل جلد ۸ صفحہ ۱۰۴۵ (اجلاس کامل) یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۴ صفحہ ۲۵ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۱۱ صفحہ ۶۴۶۔

(۴) ملاحظہ ہو دفعہ ۲ (۱۳) مجموعہ ہذا۔

ضبطی اوس جائداد کی جو کسی مکان سکونت میں ہو

دفعہ ۶۲ - (۱) کوئی شخص جو احکام مجموعہ ہذا کے مطابق ایسے حکمنامہ کی تعمیل میں مصروف ہو جس میں مال منقولہ کے ضبط کرنیکا حکم یا اختیار دیا گیا ہو کسی مکان سکونت میں غروب آفتاب کے بعد اور طلوع آفتاب سے پہلے داخل نہو سکیگا۔

(۲) کوئی بیرونی دروازہ کسی مکان سکونت کا توڑا نہ جائیگا تاوقتیکہ مکان مذکور مدیون ڈگری کے دخل میں نہ ہو اور وہ اوس میں داخل ہونے سے روکے یا کسی طرح کی مزاحمت کرے مگر جب تعمیل کنندہ کسی مکان سکونت کے اندر باضابطہ پہنچ جائے تو اوسکو اختیار ہوگا کہ کسی کمرہ کا دروازہ جس میں مال مذکور کے موجود ہونے کے باور کرنے کی وجہ ہو توڑ ڈالے۔

(۳) اگر کوئی کمرہ کسی مکان سکونت میں ایسی عورت کے دخل واقعی میں ہو جو بموجب رواج ملک پردہ کرتی ہو تو تعمیل کنندہ حکمنامہ اوسکو مطلع کرے گا کہ اوسکو نکلجانے کا اختیار ہے اور کچھ عرصہ معقول تک اوس کے نکل جانیکا انتظار کرے اور نکلنے کے لئے اوس کو ہر طرح کی سہولت مناسب دیکر شخص مذکور مجاز ہوگا کہ مال گرفتار کرنے کے لئے کمرہ کے اندر جائے مگر مطابق ان احکام کے اس امر کی بھی ہر طرح سے احتیاط کرے کہ مال کمرہ سے خفیہ نہ اوٹھ جائے۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۲۷۰ - ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے ضمن (۲) دفعہ ہذا کی رو سے بعض حالات میں اجازت دیگئی ہے کہ کسی مکان سکونتی کا بیرونی دروازہ توڑا جائے۔ لیکن صرف اوسی مکان کا جو مدیون کے دخل میں ہو۔ یہ حکم کسی غیر شخص کے مکان سے متعلق نہ ہو سکیگا۔ اس طرح سے ضمن مذکور مطابق دفعہ ۵۵ مجموعہ ہذا کر دیا گیا ہے۔

مداخلت بیجا۔ بیلف جو کسی تیسرے شخص کا دروازہ توڑے مداخلت بیجا کنندہ ہے بشرطیکہ معلوم ہو کہ اوس مکان میں مدیون یا اوس کا کوئی مال نہیں ہے (۱) ایکٹ ہذا میں کہیں صراحتاً دروازہ بیرونی کے توڑکر کھولنے کا اختیار نہیں دیا گیا۔

عورت کے دخل واقعی میں ہو۔ یہ حکم عورت پردہ نشین کی گرفتاری سے متعلق نہیں (۲) گرفتاری کے متعلق ملاحظہ ہوں دفعات ۵۵ و ۳۲ و ۵۵ مجموعہ ہذا۔ البتہ ڈگری زر نقد کے اجراء میں گرفتار

(۱) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ فوجداری جلد ۷، صفحہ ۸۳ -

(۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷، صفحہ ۱۹ -

اور قید نہیں کی جاسکتی ملاحظہ ہو دفعہ ۵۸ مجموعہ ہذا۔

اندرونی و بیرونی دروازہ توڑکر کھولنا۔

بیلف خواہ ناظر کو توڑکر کھولنے دروازہ دوکان کا بغرض تعمیل حکمنامہ قرقی کرنیکا اختیار ہے جو قانون سابق میں اس معاملہ میں تھا وہ ازروئے دفعہ ہذا تبدیل نہیں ہوا۔ (۱)

قفل شکنی

مقدمہ ہذا میں یہ تجویز ہوئی تھی کہ جب قرقی کنندہ جائداد منقولہ مکان کے اندر پہونچ گیا ہو تو اوس کو اوس قفل کے علیحدہ کرنیکا اختیار ہے جو کسی کوٹھہ پر لگا ہو اور جس کوٹھہ میں بوجوہ معقول یہ گمان ہو کہ جائداد منقولہ موجود ہے (۲) بزمانہ نفاذ ایکٹ نمبر ۸ ۱۸۵۹ء یہہ تجویز ہوئی تھی کہ ناظر اجرا کنندہ وارنٹ قرقی جائداد منقولہ کو یہ اختیار ہے کہ اوس قفل کو جو مدیون نے دروازہ گودام یا دوسرے مکان پر لگایا جہاں جائداد موجود ہو علیحدہ کرے اور بغرض قرقی اور حفاظت جائداد کے یہہ بھی اختیار ہے کہ اپنا قفل لگاوے (۳)

اگر جائداد کئی عدالتوں کی ڈگریوں کے اجرا میں قرق کیجائے

دفعہ ۶۳ - (۱) جس حال میں کہ جائداد جو کسی عدالت کی حراست میں نہ ہو کئی عدالتوں کی ڈگری کے اجراء میں زیر قرقی ہو تو اوس جائداد کو لینا یا وصول کرنا اور اوس کی نسبت ہر دعوے اور اوسکی قرقی پر ہر اعتراض کی بابت تجویز کرنا اوس عدالت سے متعلق ہوگا جو اون عدالتوں میں سب سے اعلے درجہ کی ہو اور اگر اون کے درجہ میں کچھ فرق نہ ہو تو اوس عدالت سے متعلق ہوگا جس کی ڈگری کی علت میں جائداد پہلے قرق ہوئی ہو۔

(۲) اس دفعہ کے کسی مضمون سے وہ کارروائی باطل نہ سمجھی جائیگی جو کسی ایسی عدالت نے کی ہو جس نے اون میں سے کسی ایک ڈگری کا اجراء کیا ہو۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۲۸۵ - ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء کے ہے ضمن (۲) دفعہ ہذا جدید ہے اور فیصلہ مندرجہ انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۲۹۵ پر مبنی ہے۔ دفعہ ہذا صرف بصورت ملنے قرقی نہ کہ بصورت تنہا ئے نیلام متعلق ہے (۴) جائداد غیر منقولہ سے بھی متعلق ہے (۵) لیکن

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۸۹ - (۲) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۸۹

(۳) بنگال لارپورٹ جلد ۵ صفحہ ضمیمہ ۲۷ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۳۳۹ -

(۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۳۵۶ -

(۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۳۵۶ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۴۷ -

کلکتہ ہائیکورٹ نے اسبارہ میں اشتباہ کیا ہے ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۱۲ و کلکتہ لارپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۶۱ یہ صرف اوس صورت میں متعلق ہوگی جہانکہ سب کی سب عدالتیں دیوانی ہوں یا عدالتہائے مال اور اوس صورت میں متعلق نہ ہوگی جہانکہ کوئی ایک دیوانی ہو اور کوئی ایک عدالت مال (۱) اور اوس صورت میں بہی متعلق نہیں ہوگی جہانکہ ایک سے زیادہ موجودہ قرقی ہائے نہ ہوں (۲)

اوس جائداد کو لینا یا وصول کرنا اور اوسکی نسبت ہر دعوائے اور اوسکی قرقی پر ہر اعتراض کی بابت تجویز کرنا

الفاظ مندرجہ عنوان میں جائداد مقروقہ کا نیلام بہی داخل ہے (۳) اور نیز عذرداریہائے قرقی اور اعتراضات متعلق قرقی کا فیصلہ کرنا۔ جائداد کے نیلام کا حکم دینا زرثمن نیلام کا وصول کرنا اور زیر دفعہ ۷۳ مجموعہ ہذا اوس کو حصہ رسدی مابین ڈگریداران کے تقسیم کرنا داخل ہے (۴)

اوس عدالت سے متعلق ہوگا جو اونمیں سب سے اعلے درجہ کی ہو

جس حال میں کہ سبارڈنیٹ جج نے ایک مکان کو نیلام کیا اور اوسی دن عدالت مطالبہ خفیفہ نے بہی (جس کو سبارڈنیٹ جج کی قرقی کا علم تہا) تو خریدار نیلام سبارڈنیٹ جج کی نسبت قرار دیا گیا کہ اوس کو بہتر استحقاق حاصل تہا (۵) اور ایسا ہی جبکہ ایک مکان جس کو سبارڈنیٹ جج نے قرق کیا تہا منصف نے قرق کرکے نیلام کر دیا اور سبارڈنیٹ جج نے بعد میں اوسکو نیلام کیا تو تجویز ہوئی کہ منصف کا نیلام ناجائز تھا (۶) جس صورت میں کہ عدالت درجہ ادنے نے بوجہ غلطی اس امر کی کہ اوسکو کاروائیات بعدالت اعلے کا کوئی نوٹس نہ پہونچا تہا نیلام کر دیا ہو تو نیلام منسوخ نہ کیا جائیگا بلکہ عدالت اعلے کو چاہیئے کہ نیلام درست سمجہکر ماحصل نیلام کو ڈگریداران میں تقسیم کردے (۷) اگر عدالت درجہ ادنے کو

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۱۸۲ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۰ء صفحہ ۳۷ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۵۵ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۸۸ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۵۹ و کلکتہ لاجرنل جلد ۱ صفحہ ۹۷ (۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۸۳ (۶) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۴۷ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۶۱۵ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۳ء صفحہ ۱۶۷ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۵۹ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۵۵ (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۳۳ و مدراس لاجرنل جلد ۱ صفحہ ۹۷

کارروائیات بعدالت اعلےٰ کا علم ہو تو اوسکو کوئی کارروائی مندرجہ دفعہ ہذا نہ کرنی چاہیئے اگر بدون ایسے علم کے وہ کوئی کارروائی کرے تو صرف اوسکی نسبت بروئے ضمن (۲) دفعہ ہذا متصور کیا جاویگا کہ وہ ناجائز نہیں ہے۔ لہٰذا جس صورت میں کہ سبارڈنیٹ جج درجہ دوم نے جائداد کی قرقی کرکے اوسکو نیلام کردیا لیکن جو قبل از نیلام سبارڈنیٹ جج درجہ اول سے قرق کیگئی تھی تو نیلام جائز رہا (۱) ایسا ہی جبکہ منصف نے قرقی کرکے نیلام کردیا۔ درحالیکہ جائداد مذکور سبارڈنیٹ جج سے قرق کیجا چکی تھی تو کلکتہ ہائیکورٹ نے قرار دیا کہ نیلام جائز تھا۔ دفعہ ہذا محض ضابطہ کے لیئے ہے تاکہ مختلف عدالتوں کی قرقی اور نیلام سے مختلف دعاوی پیدا نہ ہوں (۲) اور یہ امر واقعہ کہ قبل قرقی از طرف عدالت اعلےٰ کے کارروائیات بعد قرقی عدالت ادنےٰ نے کی ہیں عمل دفعہ ہذا میں مخل نہیں ہوتا (۳) فیصلجات مندرجہ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۵۳۸ و جلد ۲۷ صفحہ ۵ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۶۱ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳۱ صفحہ ۵۲۷ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۶ صفحہ ۳۰۷ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۳ صفحہ ۳۱۱ جو بدیں تاثیر ہیں کہ اگر ایک ہی جائداد دو عدالتہائے درجہ مختلف سے قرق کیگئی ہو تو نیلام عدالت درجہ ادنےٰ ناجائز ہوتا ہے بعد اب بلحاظ ضمن (۲) دفعہ ہذا غیر موثر سمجھے جانے چاہئیں۔ اوسکو جائز سمجھکر عدالت درجہ اعلےٰ کو نافذ نیلام تقسیم کردینا چاہیئے (۴) یونائٹڈ پراونس وگرہ (سابقہ ممالک مغربی و شمالی واودھ) میں واسطے اغراض دفعہ ہذا عدالت منصف عدالت متطالبہ خفیفہ سے اعلےٰ درجہ کی عدالت خیال کیگئی ہے (۵) جبکہ ایک ہی جائداد عدالت دیوانی اور عدالت مال سے قرق کی گئی ہو تو جس نے نیلام پہلے کیا ہو وہ جائز سمجھا جاتا ہے اور اوس کے ذریعہ جو استحقاق منتقل ہوا ہو جائز استحقاق ہوگا کیونکہ ایسی صورت سے دفعہ ہذا متعلق نہیں۔

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۵۰۴ و جلد ۱۹ صفحہ ۱۲۷ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۴۶ و جلد ۳۴ صفحہ ۶۳۸ یہی مقدمہ کلکتہ لا جرنل جلد ۶ صفحہ ۱۳۹ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۳۴۸ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۶ء صفحہ ۹۳

(۴) کلکتہ لا جرنل جلد ۱ صفحہ ۹۷ -

(۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۱۱ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۳ء صفحہ ۲۱۱ (اجلاس کامل)

ہوتی (۱) دفعہ ۷۳ کے رو سے بطور شرط ماتقدم درخواست زیر دفعہ ہذا کے لئے یہ ضروری ہے کہ ڈگری اوس عدالت میں منتقل کیجاوے جہانکہ کارروائی وصولی روپیہ عمل میں آرہی ہو (۲) بخلاف کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۲ صفحہ ۱۲۶ –

قرقی ایک ہی جائداد کی مختلف عدالتوں سے

جبکہ جائداد جو کسی عدالت کی حراست میں ہو ایک سے زیادہ عدالتوں کی ڈگری کے اجرا میں قرق کیجائے تو دفعہ ہذا کی رو سے اختیار عدالت ادنیٰ زائل نہیں ہو جاتا اور جو کارروائی کہ عدالت ادنیٰ نے خلاف دفعہ ہذا کی ہو وہ صرف اوس صورت میں ناجائز ہوتی ہے کہ جب اطلاع کارروائی عدالت اعلےٰ کی ہو (۳) جب کوئی جائداد اجرائے ڈگری بابت عدالت منصف میں نیلام کیگئی ہو اور قبل وصول ہونے زر نیلام کے کوئی ڈگریدار عدالت جج ماتحت جسنے اوسی جائداد کو قبل فیصلہ قرق کرایا ہو جج ماتحت سے اپنے ڈگری کے اجرا کی درخواست کرے تو وہ عدالت جس کو اختیار فیصل کرنے امور متعلقہ تقسیم رسدی زر نیلام کا حسب دفعہ ۷۳ حاصل ہے عدالت جج ماتحت ہے اور نہ عدالت منصف (۴) ایک ڈگری کے اجرا میں کچھ جائداد قرق کی گئی تھی منصف نے معمولی تقسیم نیلام گورنمنٹ کو اس غرض سے ارسال کیا جائداد کا جو موروثی تھی حسب دفعہ ۲۰ ایکٹ قوانین اودھ منظور کیا جائے نیلام منظور کیا گیا لیکن قبل اسکے منظوری عدالت منصف میں پہونچی جائداد بحکم جج ماتحت بہ اجرائے ایک ڈگری کے قرق کیگئی جو حاکم موصوف کی عدالت سے ایک شخص ثالث نے حاصل کی تھی جج ماتحت نے حسب دفعہ ہذا عمل کرکے مقدمہ اجرائے ڈگری منصف کی عدالت سے طلب کیا اور جائداد کو منصف کی ڈگری کے اجرا میں نیلام کیا تجویز ہوئی کہ احکام دفعہ ہذا حکم جج ماتحت خلاف قانون تھا اسکو چاہیئے تھا کہ جائداد خود اپنی ڈگری کے اجرا میں نیلام کرتا اور یہ نہ چاہیئے تہا کہ منصف کی ڈگری کا اجرا کرتا (۵)

انتقال خانگی جائداد کا بعد اوسکے قرق ہو جانے کے باطل اور کالعدم ہے

دفعہ ۶۴ – جب کوئی قرقی وقوع میں آئے تو خلاف قرقی مذکور انتقال خانگی یا حوالہ کرنا جائداد مقروقہ یا اوس کے کسی حق کا

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۱۸۲ (۲) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۳۵۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۱۸۲ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۶۸۳ و جلد ۱۹ صفحہ ۵۳۹ و جلد ۲ صفحہ ۳۷۷ و جلد ۱۵ صفحہ ۴۵۶ وجلد ۱۰ صفحہ ۶۱ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۳۴۵ – (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۲۹۵ یہی مقدمہ مدراس لا جرنل جلد ۹ صفحہ ۱ – (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۷۳ یہی مقدمہ کلکتہ لا جرنل جلد ۱ صفحہ ۹۷ نیز ملاحظہ ہو اودھ کیسز جلد ۳ صفحہ ۲۹۱ (۵) اودھ کیسز جلد ۱۱ صفحہ ۴۱ +

اور ادا کرنا مدیون ڈگری کو قرضہ یا منافع سرمایہ یا دیگر رقوم کا بمقابلہ اون تمام مطالبجات کے جنکا ایفا اوس قرقی کی روسے ہوسکتا ہو باطل ہوگا۔

تشریح۔ واسطے اغراض دفعہ ہذا کے اون مطالبجات میں جنکا ایفا قرقی کی روسے ہوسکتا ہو وہ دعوے داخل ہیں جو جائداد کی تقسیم رسدی کی نسبت دائر کئے جائیں۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۲۷۶ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔ دفعہ مذکور مکرر ترتیب دیگئی ہے اور تشریح جدید ایزاد کیگئی ہے تاکہ یہ واضح ہوجائے کہ جو دعاوی اس دفعہ کی روسے دائر کئے جاسکتے ہیں اون میں دعاوی بابت تقسیم رسدی بھی شامل ہیں۔

دفعہ ہذا میں کس انتقال کا ذکر ہے۔

دفعہ ہذا میں جس انتقال کا ذکر ہے اوس سے انتقال خانگی مراد ہے اور فیر صاحب جسٹس نے بھی ایک مقدمہ میں یہ بیان کیا تھا کہ واضعان قانون کی مراد اس سے ایک محدود اور خاص قسم کے انتقال کی ہے (۱) جب عدالت دیوالیہ کے حکم سے جائداد کا انتقال ہو تو وہ انتقال بذریعہ اثر قانونی سمجھا جائیگا نہ منجانب مدیون انتقال خانگی متصور ہوگا۔(۲)

قرقی

قرقی جائداد کی اوس وقت واگذاشت تصور نہیں کیجا سکتی کہ جب ڈگری ادائے جزوی میں خارج ہوئی ہو خصوصاً جبکہ ایفاء جزوی بوجہ ادائے زر مقروقہ کے ہو (۳)

دعوائے حسب دفعہ ۲۸۳ بطور ایسی قرقی کے قابل نفاذ نہیں ہے کہ جسکے مقابلہ میں انتقال ازروئے احکام دفعہ ہذا کالعدم قرار دیا گیا ہے (۴)

جب کوئی قرقی وقوع میں آئے

قرقی ایک موثر قرقی ہونی ضروری ہے (۵) قرقی سے کوئی مواخذہ یا حق اوپر جائداد کے بحق دائن کرانیوالے کے بمقابلہ دیگر دائنان کے پیدا نہیں ہوتا (۶) قرقی سے کوئی استحقاق حاصل نہیں ہوتا اور نہ اس کے ذریعہ سے کوئی اعلے استحقاق بہ نسبت اس کے دائن قرق کنندہ کو حاصل ہوتا ہے کہ بدوران تصفیہ اوس کے حقوق کے جائداد کو حفاظت میں رکھا جاوے (۷) اس کے

(۱) بنگال لارپورٹ جلد ۵ صفحات ۶۹۱ و ۷۰۵۔ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۷۲ نیز ملاحظہ ہو انڈین کیسنر جلد ۱۵ صفحہ ۷۶۰۔ (۳) الہ آباد لا جرنل جلد ۱ صفحہ ۱۶۵ یہی مقدمہ انڈین کیسنر جلد ۵ صفحہ ۶۷۷ نیز ملاحظہ ہو بمبئی لارپورٹر جلد ۱۴ صفحات ۵۱۱ و ۹۰۴۔ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۱۷۷ بتقلید انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۷۰۲۔ (۵) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۹ صفحہ ۶۹۳۔ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۲ و جلد ۳۳ صفحہ ۶۳۹۔

(۷) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳۲ صفحہ ۴۲۹۔

ذریعہ انتقال منع کیا جاتا ہے اور کوئی استحقاق مفوض نہیں ہوتا (۱) لیکن قرقی بروئے ڈگری رہن کی صورت میں جبکہ اوس کے ساتھ حکم نیلام کئے جانے جائداد کا بھی ہو تو ایک جائز مواخذہ حاصل ہو جاتا ہے (۲) قرقی میں قرقی قبل از فیصلہ داخل ہے گو نالش میں ڈگری بعد میں دیگئی ہو (۳) زیر قاعدہ ۴۶ - آرڈر ۲۱ مجموعہ ہذا کچہری گھر میں نوٹس کا چسپان نہ کیا جانا بمقابلہ مابعد کے انتقال کے قرقی کو ناجائز کردیتا ہے (۴) جب اراضی جس پر مالگذاری سرکاری ادا ہوتی ہے قرق ہو تو ثابت کرنا چاہئے کہ حکم تحریری اوس زمین پر یا اوس کے قریب شائع ہو چکا ہے اور جائداد کے منظر عام پر لگ چکا ہے اور کلکٹر کے دفتر میں بھی چسپان کیا گیا ہے (۵) یا جہانکہ درخواست اور حکم قرقی میں غلط جائداد بیان کیگئی ہو (۶) یا جہانکہ امتناعی نوٹس جاری یا شائع نہ کیا گیا ہو (۷) تو قرقی ناجائز ہوتی ہے لیکن باضابطگی ہائے قرقی کی عدم ملحوظی کا سوال اول مرتبہ پریوی کونسل میں نہیں اٹھایا جا سکتا (۸) انتقال کو ناجائز قرار دینے کے لئے لازم ہے کہ دفعہ ہذا کی جملہ قیود کا وجود ثابت کیا جائے (۹) اگر دفعہ ہذا کی شرائط موجود نہ ہوں تو یہ تاثیر پیدا نہو گی (۱۰) اور یہ بھی ضروری ہے کہ ڈگری جسکے اجراء میں قرقی ہوئی ہو قائم اور موجود ہو (۱۱) لیکن جب ڈگری دار مجبور ہو دوسری درخواست کرنے پر تو حق دفعہ ہذا دوسری قرقی پر پیدا ہونگے (۱۲) اور نیلام کے بوجہ بیضابطگی منسوخ کردیئے جانے سے قرقی موقوف نہیں ہو جاتی (۱۳) نہ مدیون ڈگری کے مرجانے سے (۱۴) بدوران قرقی جو خانگی انتقال کیا گیا ہو صرف اوس صورت میں ناجائز ہوتا ہے جبکہ قرقی قائم اور موجود ہو۔ قرقی اوس وقت موقوف ہوتی ہے جبکہ روپیہ عدالت میں داخل کردیا گیا ہو یا کم از کم ڈگری کا ایفا درج کیا گیا ہو (۱۵) صرف اس امر سے کہ کاغذات اجراء داخل دفتر ہو گئے ہیں قرقی سابقہ ختم نہیں

---

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۱۷۹ پریوی کونسل و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۶ صفحہ ۵۷۷ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۶۷۳ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۴۸ و ۱۷۴ پریوی کونسل۔ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۵۳۱ (۴) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۹ صفحہ ۶۹۳۔ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۸۔ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۶۹۸ - (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۱۳۶ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۲۹ (۹) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۷۰۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۰۷ (۱۰) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۶۹۸ (۱۱) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۴۲۴ (۱۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۱۱۴ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۱ء صفحہ ۲۱۴ (۱۳) ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۲۰۔ (۱۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۱۵۷ و جلد ۲۰ صفحہ ۸۹۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۴۰۴ (۱۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۴۷۸ یہی مقدمہ مدراس لا جرنل جلد ۱ صفحہ ۱۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۴۸۲ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۳۸ یہی مقدمہ مدراس لا جرنل جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۲

ہوجاتی خصوصاً جبکہ حکم داخل دفتر ہونے میں صراحتاً لکھا گیا ہو کہ قرقی بدستور قائم رہے۔ اور نہ دوسری بار قرقی ہونے سے سابقہ قرقی کا اثر جاتا رہتا ہے (۱)

انتقال خانگی انتقالات خانگی سے ایسے انتقالات مراد ہیں جنکی اگر اجازت دیجائے تو دعاوی جو قانوناً بروئے قرقی قابل نفاذ ہوا ہیں باطل ہو جاویں (۲) اور جہانتک کہ وہ اجراء کنندہ ڈگریدار کی حق تلفی کا باعث ہوں کالعدم اور باطل ہوتے ہیں (۳) چنانچہ جو انتقال بدوران قیام قرقی کیا جائے باطل ہوتا ہے (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۳۳۰ و یکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۳ء صفحہ ۸۳ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۴۷۸۔ اور وہ انتقال خانگی جائداد کا بھی جو بعد قرقی اور نیلام کے لاقبل منظوری نیلام کے کیا گیا ہو (۵) پٹہ زرپیشگی اور ایک معمولی زراعتی پٹہ (۶) اور بیع بعد قرقی بحق مرتہن بروئے رہن جو قبل از قرقی تحریر کیا گیا ہو (۷) کسی حق استفادہ کا انتقال (۸) ایک ہندو بیوہ کے حق حین حیاتی واقعہ منافعجات جائداد غیر منقولہ بروئے وصیت شوہر نامبردہ کا انتقال (۹) حسب مراد دفعہ ہذا انتقالات ہیں۔ لیکن رضامندی ایک مسلمان وارث کی نسبت وصیت ایک مسلمان موصی کے جو زائد از ثلث کی بابت ہو حسب مراد دفعہ ہذا انتقال نہیں ہے (۱۰) اور نہ بروئے ایک حکم تفویضگی کے جائداد شخص دیوالیہ کا افیشل اسائنی کو مفوض ہونا (۱۱) نہ ایک رہن کی تجدید جبکہ وہ ابتداءً قرقی سے پہلے کیا گیا ہو اور جس کے رو سے مواخذہ میں کوئی اضافہ نہ ہوتا ہو (۱۲) نہ رہن واسطے ادائیگی مواخذہ داین قبل داین قرقی کنندہ کے جس کے

(۱) نمبر ۱۷۹ سنہ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۷ صفحہ ۱۵ و ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۳۰۴ و شمالمغربی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۷۰۔ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۲۱ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۵۴۸ یہی مقدمہ مدراس لاجرنل جلد ۱۲ صفحہ ۳۲۷ یہی مقدمہ بمبئی لارپورٹر جلد ۴ صفحہ ۲۳۸ یہی مقدمہ انڈین اپیلز جلد ۲۹ صفحہ ۲۰۹ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۰۹ (پریوی کونسل) (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳۴ صفحہ ۳۲۷ یہی مقدمہ بمبئی لارپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۱۶ (۵) نمبر ۱۱ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ (۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۱۲۳ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۳ (۷) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۶۵ (۸) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۵ صفحہ ۵۰۹ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۹۶۹ (۹) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۱۔ (۱۰) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۷۹۴ یہی مقدمہ بمبئی لارپورٹر جلد ۴ صفحہ ۱۳۲۔ (۱۱) شمالمغربی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۹۹ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۵۵۴۔ (۱۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۷۱۴ نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۱۵۴۔

حقوق کو اوس سے کچھ اثر نہ پہونچتا ہو (۱) نہ کسی ایسے انتقال کا تحریر کیا جانا جس کا حکم کسی ڈگری مصدرہ بعد قرقی ہیں بالفاظ ایک فیصلہ ثالثی (جو قرقی سے پہلے کیا گیا ہو) دیا گیا ہو (۲) اور نہ وہ انتقال جو بہ تعمیل شرائط قاعدہ ۸۳ - آرڈر ۲۱ مجموعہ ہذا کیا گیا ہو (۳) جبکہ حق و حقوق وہر افق ایک ہندو اپنے کے واقعہ مشترکہ جائداد جدی ڈگری بخلاف نامبردہ ہیں قرق کئے گئے ہوں اور اوس کا خانگی انتقال منع کیا گیا ہو تو اوسکا باپ حقوق مذکور کو بایفاء قرضہ خود کے منتقل کر دینے کا اختیار نہیں رکھتا (۴) رہن جو بعد عطائے سارٹیفکیٹ زیر قاعدہ ۸۳ - آرڈر ۲۱ مجموعہ ہذا کیا گیا ہو زیر دفعہ ہذا ڈگری دار کے حق ڈگری میں مخل نہیں ہوگا الا اوس صورت میں کہ وہ عین مطابق احکام قاعدہ مذکور کے ہو (۵) لیکن ایسا ڈگریدار جس نے صرف ایک حکم واسطے حصہ رسدی زر نیلام ایسی جائداد کے حاصل کیا ہو جو کسی دوسرے ڈگریدار کی درخواست پر قرق کیگئی ہو بعد ایفاء اوس ڈگری کے جس کے اجراء میں جائداد قرق کیگئی ہو اور بعد موقوفی قرقی کے مستحق فائدہ اوس قرقی کا نہیں ہوتا کیونکہ اوس شخص کو جس کے حق میں جائداد مذکور بذریعہ ایک انتقال خانگی کے جو بعد موقوفی قرقی مذکور کے کیا گیا ہو منتقل ہوئی ہو فائق حق برخلاف ڈگریدار قسم مذکور کے حاصل ہوتا ہے (۶)

اثر حکم ڈسمسی درخواست اجرا کا نسبت قائم رہنے قرقی کے	جس صورت میں کہ اجرائے ڈگری میں کوئی جائداد قرق کی گئی ہو حکم محض ڈسمسی درخواست اجرا جس میں خاص الفاظ واگذاشت قرقی کے نہ ہوں

اور جو حکم مشعر اس امر کے نہو کہ ڈگری ناقابل اجرا ہے جائداد قرقی سے واگذاشت نہیں ہو جاتی اور اگر اپیل میں ایسا حکم منسوخ کیا جائے تو ڈگری کی وہی حالت رہتی ہے جو بیشتر تھی اور وہ مستحق پورے فائدہ کا قرقی سے ہے (۷)

خلاف ایسی قرقی کے	جو انتقال قرقی سے پہلے ہو جائے وہ جائز ہے بشرطیکہ نیک نیتی سے کیا گیا

ہو (۸) اور قبل از قرقی مدیون کا اختیار ہے جس قرضخواہ کو چاہے ترجیح دے (۹) پٹہ

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۱۲۴ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۸ صفحہ ۹۰ - (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۲۱۹ (اجلاس کامل) (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۰ صفحہ ۳۳۷ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۳ صفحہ ۲۶۴ یہی مقدمہ بمبئی لا رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۱۲۰۶ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۲۷۰ یہی مقدمہ مدراس لا جرنل جلد ۱ صفحہ ۲۲۰ (۶) نمبر ۸۱ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۹۰۸ء (۷) الہ آباد لا جرنل جلد ۸ صفحہ ۶۱۹ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۲۴۵ نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۴۸۲ (۸) ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۴۷۳ (۹) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۷۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۸ و شمال مغربی ہائیکورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۲۴

قبل قرقی جائز ہے (۱) ایسا ہی ایک بیع بہ نیک نیت گو کہ اوس وقت خریدار کو علم ہو کہ ڈگریدار جائداد قرق کرانیکو ہے (۲) اور گو اس سے ہونے والی اجراء پس پا ہو (۳) جبکہ بعد اس کے کہ جائداد قرقی سے واگذار کیگئی ہو رہن کیا گیا ہو تو وہ جائز ہوتا ہے گو بر طبق اپیل بنا راضی حکم مذکور کے ایک حکم دربارہ جزوی قرقی کے برضامندی صادر کیا گیا ہو (۴) اگر ڈگری جس کے اجراء میں قرقی کیگئی ہو منسوخ ہو جاوے تو قرقی ناجائز ہو جاتی ہے اور انتقال جو بدوران قرقی کیا گیا ہو جائز ہوتا ہے (۵) لیکن بخلاف ازیں جہانکہ قرقی موقوف کیگئی ہو اور ازاں بعد مدیون ڈگری نے جائداد رہن کردی ہو اور بعد میں حکم موقوفی قرقی منسوخ کیا گیا ہو تو رہن ناجائز ہوتا ہے (۶) دوازدہ سالہ ڈگری کے اجراء میں نو سالہ قرقی کی نسبت جبکہ اوس درمیان میں کوئی اطلاع نہ پہونچی ہو یہ سمجھا جانا چاہئے کہ قرقی موقوف ہو چکی ہے (۷)

تمام مطالبجات جنکا ایفاء قرقی کے رو سے ہو سکتا ہو

انتقال صرف تا حد جملہ مطالبجات قابل نفاذ بروئے قرقی کے باطل ہوتا ہے (۸) یعنے صرف بمقابلہ ڈگریدار کے اور اون اشخاص کے جو اوس کے ذریعہ سے دعویدار ہوں (۹) اور صرف اوسی قدر جو ڈگری کے ایفاء کے لئے ضروری ہے (۱۰) اگر ڈگری کا ایفاء اور طریق پر ہو جائے تو انتقال باطل نہ ہوگا (۱۱) چنانچہ جبکہ جائداد خود ڈگریدار کے ہاتھ فروخت کر دیجائے (۱۲) یا جو ڈگری کا روپیہ ادا کرنے کے لئے عمل میں آوے (۱۳) اور جبکہ انتقال خانگی اون حقوق کا مخل نہ ہو جو ائن قرق کنندہ کو بروئے ڈگری حاصل ہوئے ہیں (۱۴) الفاظ "تمام مطالبجات" سے مراد تمام جائز مطالبجات ہیں (۱۵) اور وہ تمام قابل نفاذ مطالبجات بروئے قرقی جو واقعی طور پر کیگئی ہو (۱۶) دفعہ ہذا اوس جائداد سے متعلق نہیں جو ملکیت مدیون نہ ہو اور اوس صورت میں ڈگریدار اوس کے خلاف کوئی دعوائے قابل نفاذ نہیں رکھتا اور کوئی امر حقدار مالک کو اوس کے فروخت کردینے

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۷۵ (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۳۷۴ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۷۰ (۳) آگرہ ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۰۴ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۱۸۸ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۹۹ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۸۲۹ (۷) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۵۷۳ (۸) بمبئی لارپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱۶ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۰۷ (۹) ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۱۳۳ (۱۰) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۰۷ (۱۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۷۸ و ۲۷۹ (۱۲) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۶۵ (۱۳) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۹ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۳۸۰ (۱۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۴۲۱ (۱۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۴۲۱ (۱۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۰۷ -

کا مانع نہیں ہے (۱)

مدیون ڈگری کا جائداد کو منتقل کرنا جبکہ کارروائی اجرا جس کے اثناء میں اور جس کی غرض کے لئے قرقی کیگئی تھی بوجہ ایفاء ڈگری کے منجانب مدیون ڈگری ختم ہوگئی اور اس وجہ سے ڈگری قائم نہیں رہی تو قرقی بھی باقی نہیں رہی اور کوئی دعاوی قابل نفاذ بموجب قرقی کے باقی نہیں رہا کہ جس سے انتقال خانگی جو مدیون ڈگری نے کیا بوجہ قرقی کے کالعدم ہوجاوے وہ شخص جس کی محفوظی کے لئے دفعہ ہذا ہے اسکا دعوے اوس صورت میں کسی اور طرح بجز بذریعہ قرقی کے بیباق ہوگیا نسبت کسی دعوے کے بموجب کسی دوسری ڈگری کے جس کی سماعت حسب دفعہ ہو سکتی تھی منحصر قائم رہنے قرقی مذکور پر تھا جب وہ قرقی رفع ہوگی تو کل دیگر دعاوی جو بموجب اس کے قابل سماعت تھے واسطے اغراض دفعات ۶۴ و ۷۳ کے اثر پذیر نہیں رہے صرف وہ امر جو مانع انتقال خانگی کا تھا ایسا رفع ہوگیا کہ گویا وہ قانوناً کوئی وجود نہیں رکھتا تھا اور بحث نسبت انتقال خانگی کے جو مدیون ڈگری نے بحق مدعا علیہ بزمانہ قرقی کیا ایک ایسا امر رہگیا جو مابین مدیون ڈگری اور اوسکے منتقل الیہ کے تھا (۲)

انتقال دوران مقدمہ بعد دائر ہوجانے نالش نفاذ کفالت کے اگر حقیت مرہونہ کسی شخص کے پاس رہن دخلی کیجائے تو یہ رہن انتقال دوران مقدمہ ہوگا اور اوس نالش کے مدعی پر واجب نہیں ہے کہ مرتہن دخیل کو مدعا علیہ بناوے بلاتعلق اسکے ڈگری پاسکتا ہے (۳)

نیلام

خریدار کا استحقاق **دفعہ ۶۵۔** اگر کوئی جائداد غیر منقولہ اجرائے ڈگری میں نیلام کیجائے اور نیلام قطعی ہوجائے تو خریدار کا استحقاق جائداد میں اوس وقت سے سمجھا جائیگا جبکہ جائداد نیلام ہوئی نہ کہ اوسوقت سے جبکہ نیلام قطعی ہوا۔

دفعہ ہذا جدید ہے۔ مقابلہ طلب ہمراہ دفعہ ۳۱۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی سابق۔

نیلام قطعی ہوجائے اگر از روئے قاعدہ ۸۹ یا ۹۰ یا ۹۱۔ آرڈر ۲۱ مجموعہ ہذا کوئی درخواست نہ گذرے یا اگر گذرے مگر نامنظور کیجائے تو عدالت حکم منظوری نیلام صادر کریگی جس کے بعد نیلام ناطق (قطعی) ہوجائیگا (۴)

(۱) نمبر ۹ ۱۳ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ (۲) انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۳۵ صفحہ ۵۱۶ یہی مقدمہ بمبئی لارپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۹۷۶
(۳) ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۹ء صفحہ ۹۱ (۴) قاعدہ ۹۲ (۱) آرڈر ۲۱ مجموعہ ہذا۔

جائداد غیر منقولہ مجموعہ ہذا میں تعریف جائداد غیر منقول کی نہیں کیگئی ہے غالباً معاملات ہنود میں اس لفظ میں وہ جائداد شامل ہوگئی ہے جو دہرم شاستر کے موافق غیر منقولہ قرار دیگئی ہے یعنی حق بمبئی ہائیکورٹ نے یہ تجویز کی جو ڈگری مشتہر نیلام کرانے جائداد غیر منقولہ کے نیلام ہوئی ہو اُسکا سارٹیفکیٹ ملنا چاہئے اسلئے کہ صرف کاغذ نیلام نہیں ہوا بلکہ وہ استحقاق جائداد غیر منقولہ کا جو بموجب ڈگری عطا ہوا نیلام ہوا ہے اور ایسے استحقاق کو حسب دفعہ ہذا جائداد غیر منقولہ سمجھنا چاہئے (۱) اور بہت سے فیصلے دفعہ ۳۱۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے روسے ہوئے تھے لیکن بوجہ تبدیلی عبارت کے بیکار ہوگئے ہیں اسلئے درج نہیں کئے جاتے ہیں۔

استحقاق خریدار نیلام جس نے سارٹیفکیٹ نیلام حاصل نہیں کیا تہا گو خریدار نیلام صیغہ اجرائے ڈگری کو اوس وقت تک استحقاق کامل حاصل نہ ہو کہ سارٹیفکیٹ نیلام عطا کیا جاوے لیکن اس امر سے ضرور آوہ استحقاق صغیرہ زائل نہیں ہوتا ہے جو بوجہ عام اصول انصاف خریدار نیلام کو حاصل ہے (۲) اس کے بعد فیصلے کے ہائیکورٹ سے یہ تجویز ہوئی کہ جبکہ جائداد غیر منقولہ کسی ڈگری کے اجرا میں نیلام ہوگئی ہو تو استحقاق خریدار نیلام کا نسبت زر واصلات یا قبضہ کے اوس وقت تک پیدا نہیں ہوتا کہ جب تک سارٹیفکیٹ نیلام حاصل نکیا جاوے۔ (اب دفعہ ہذا میں لفظ سارٹیفکیٹ نکال دیا گیا) (۳)

نالش بنام خریدار اس بنا پر کہ خرید مدعی کے واسطے کیگئی مسموع نہ ہوگی

دفعہ ۶۶۔ (۱) کوئی نالش خلاف کسی ایسے شخص کے سماعت نہ کیجائیگی جو کسی ایسی خرید کی روسے جس کی تصدیق عدالت نے حسب طریقہ مقررہ کی ہو کسی حق کا دعویدار ہو اس بنا پر کہ خرید واسطے مدعی کے یا ایسے شخص کے کیگئی تہی جسکے ذریعہ سے مدعی دعوی کرتا ہے۔

(۲) کوئی عبارت اس دفعہ کی مانع نالش حاصل کرنے اس حکم کی نہ ہوگی کہ نام خریدار سارٹیفکٹ یافتہ کا سارٹیفکیٹ میں فریباً یا بلا رضامندی اصل خریدار کے داخل کیا گیا۔ اور کسی شخص ثالث کے اوس حق میں مخل نہ ہوگی جو اوسکو جائداد مذکور کی نسبت کارروائی کرنیکا حاصل ہے ہرچند کہ جائداد خریدار سرٹیفکیٹ یافتہ کے ہاتھ بظاہر فروخت کیگئی ہو اس بناء پر کہ شخص ثالث مذکور کو بخلاف خریدار اصلی کے جائداد مذکور میں کچھ دعوے ہے۔

(۱) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۲۸۱ (۲) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۵ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۱۸۸ - (۳) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۴۵

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۳۱۷ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے ضمن (۱) میں الفاظ "کسی ایسے شخص کے جو کسی ایسی خرید کے رو سے جسکی تصدیق عدالت نے کی ہو" بجائے "خریدار سرٹیفکیٹ یافتہ" کے اور لفظ "مدعی" بجائے "کسی اور شخص" کے قائم کئے گئے ہیں جن کو ملحوظ رکھا جانا چاہئے ضمن (۲) کو عبارت "اور کسی شخص ثالث کے اوس حق میں مخل نہ ہوگی جو اوسکو جائداد مذکور کی نسبت کارروائی کرنیکا حاصل ہے ہرچند کہ جائداد خریدار سرٹیفکیٹ یافتہ کے ہاتھ . . . الخ" کے ایزاد کردینے سے مکمل کردیا گیا ہے۔

منشاء دفعہ ہذا کیا ہے — منشاء دفعہ ہذا کا یہ ہے کہ مدیونان ڈگری کو اون کی اپنی جائداد نیلام میں کسی اور شخص کے نام سے خرید کرنے سے روکا جاوے (۱) اور کہ بینامی خریداری ہارے نہ ہونے پاویں (۲) اور صرف سارٹیفکیٹ یافتہ خریداران نیلام زیر مجموعہ ہذا سے متعلق ہے نہ کہ خریداران نیلام بعدالت مال سے (۳) نہ اون صورتوں سے جبکہ خریدار نیلام آگے بیع کردینے کا معاہدہ کرلے (۴) اور نہ اوس شخص سے جس کا نام سارٹیفکیٹ میں بوجہ فریب یا برخلاف منشاء خریدار کے درج کیا گیا ہے (۵) لیکن اوس شخص سے متعلق ہے جس کی نسبت عدالت نے حکم دیدیا ہو کہ اوسکو سارٹیفکیٹ دیا جائے خواہ ابھی سارٹیفکیٹ اوسکو نہ ملا ہو (۶) لیکن مقدمہ زیر ایکٹ ایصال مطالبات سرکار (۷) سے متعلق نہیں (۸)

مدعا علیہ بیعنامہ دار — مدعی نے اپنے ڈگری میں مدیون ڈگری کی کچھ جائداد نیلام کرائی اور درخواست واسطے اجازت بولی بولنے کے پیش کی لیکن عدالت نے درخواست نامنظور کی بعدہٗ انہوں نے مدعا علیہ کے نام سے جائداد خرید کی جسنے یہ وعدہ کیا کہ وہ اوس کو منتقل کردیگا لیکن جب مدعا علیہ نے جائداد کے واپس کرنے سے انکار کیا تو انہوں نے یہ نالش بغرض تعمیل مختص معاہدہ یا علے سبیل البدل واسطے دلاپانے اوس روپیہ کے جو انہوں نے قرض دیا تھا دائر کی تجویز ہوئی کہ روپیہ نہیں مل سکتا کیونکہ واقعی کوئی روپیہ قرض نہیں دیا گیا تھا اور اگر نالش بطور نالش ایسے روپیہ کے تصور کی جائے جو مدعا علیہ نے مدعی کے لئے وصول کیا تو مدعی بجز اسکے کامیاب نہیں ہوسکتا کہ وہ ثابت کرے کہ

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۳۳ بصفحہ ۲۴۳-۲۔ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۲۸۲ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۶ صفحہ ۱۴۷ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ ۲۱ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۸۳ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۳۷۲ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۱۳ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۴۳۴ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۴۷ (۷) نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۵ء بنگال لا رپورٹ۔

(۸) کلکتہ لا جرنل جلد ۱ صفحہ ۵۵

مدعاعلیہ نے مدعی کی جانب سے خرید کی تھی لیکن چونکہ ایسی نالش حسب دفعہ ہذا ممنوع ہے لہذا قابل پذیرائی نہیں ہے (۱)

کسی ایسے شخص کے جو کسی ایسی خرید کے روسے جس کی تصدیق عدالت نے کی ہو دعویدار ہو	بجائے الفاظ "خریدار سارٹیفکٹ یافتہ" کے الفاظ "کسی ایسے شخص کے جو کسی ایسی خرید کے روسے جس کی

تصدیق عدالت نے کی ہو دعویدار ہو" اس غرض سے قائم کئے گئے ہیں کہ اوس میں ہر دو خریدار اور اوسکا جانشین استحقاق داخل ہوجائے۔ الفاظ "خریدار سارٹیفکٹ یافتہ" میں وہ شخص داخل سمجھا جانا چاہیئے جو خریدار عدالتی کی حیثیت رکھتا ہو (۲) ترمیم حال سے جو ضمن (۲) میں کیگئی ہے فیصلجات مندرجہ نمبر ۴۳ سنہ ۱۹۰۷ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۹۵۰ غیر موثر ہو گئے ہیں۔

کوئی نالش سماعت نہ کیجائیگی	جو مابین بینامیدار اور مالک مؤتمن لہ کے ہو (۳) قبل از ترمیم دفعہ

ہذا اسبارہ میں اختلاف رائے تھا کہ آیا دفعہ ہذا میں نالش منجانب ڈگریدار بخلاف سرٹیفکٹ یافتہ خریدار جس نے مدیون ڈگری کے لئے بینامی خرید کی ہو داخل ہے یا نہیں چنانچہ ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۴ و جلد ۲ صفحہ ۵۱۹ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۹۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۳۸۔ لیکن اب ضمن (۲) میں ایزادی کردینے سے اس امر کو صاف کردیا گیا ہے کہ دفعہ ہذا ایسی نالش کی مانع نہ ہوگی دفعہ ہذا کے روسے شریک ڈگریدار اس امر کے استقرار کی نالش کرنے سے ممتنع نہیں ہے کہ جائداد خرید کردہ مشترکہ جائداد اوس کی اور اصلی خریدار کی ہے (۴) ایک شخص (ح) نے ایک ڈگری زر نقد بخلاف (م) کے اجراء میں (م) کا حصہ واقع ایک مشترکہ مکان قرق کراکر اوسکا نیلام کرایا جس کو (الف) پسر مدیون نے خرید کرلیا۔ پھر دوسری مرتبہ وہی جائداد (ح) ڈگریدار کی درخواست پر قرق اور نیلام کی گئی اس موقع پر (خ) نے اوسکو خرید کرلیا چونکہ اوس کے حصول قبضہ میں مزاحمت کیگئی اس لئے اوس نے نالش حصول قبضہ جائداد مذکور دائر کی جس میں (م) و دیگر اشخاص مدعاعلیہم بنائے گئے۔ لیکن خریدار نیلام (الف) مدعاعلیہ نہ بنایا گیا مگر وہ عدالت سے بعد میں مدعاعلیہ بنادیا گیا۔ تجویز ہوئی کہ بحالات متذکرہ بالا دفعہ ہذا متعلق ہے اور نالش خارج کی جانی

(۱) الہ آباد لا جرنل جلد ۷ صفحہ ۶۲۳ بمبئی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ ۴۰۔ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۹۱ (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۳۲۹۔
(۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۵۵۷۔

چاہیئے (۱) جس صورت میں کہ جائداد نیلام عدالتی میں از نام ایک رکن خاندان اہل ہنود کے خرید کیگئی ہو جو کہ مشترکہ بیان کیا گیا ہو اور یہ بیان کیا گیا ہو کہ خرید کل خاندان کیطرف سے کیجاتی ہے تو ایسی صورت سے دفعہ ہذا متعلق نہ ہوگی (۲)

خریدار نیلام ایک وکیل تھا جو مدعی کی طرف سے اسی مقدمہ میں کام کرتا تھا جس میں ڈگری جس کی نیلام میں جائداد فروخت ہوئی مدعی کے خلاف صادر ہوئی۔ وکیل نے جائداد اپنے روپیہ سے مگر اپنے محرر کے نام خریدی تجویز ہوا کہ مقدمہ ہو سکتا ہے اور وکیل جائداد کو اپنے فائدہ کے لئے نہیں رکھ سکتا (۳) ایسا ہی جبکہ خریدار مدیون کا ایجنٹ ہو خواہ اپنے روپے سے خریدی جس کی نسبت اقرار ہو کہ بعد میں ادا کر دیا جائیگا (۴)

جبکہ الف نے ایک ڈگری اس مضمون کی حاصل کی کہ زمین جو پہلے الف کے پاس آڑ رہن تھی۔ اور پھر ب کو مالک نے رہن کر کے اسکا قبضہ دیدیا بروئے وصولی زر رہن فروخت کیجائے۔ اور نیلام میں اسے ب کے ایجنٹ نے خرید لیا بطور ایجنٹ ب کے اور بعد میں ب کو دینے سے انکار کیا تجویز ہوا کہ مقدمہ ہو سکتا ہے اور ب ڈگری کا مستحق ہے (۵) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۹ ۳۴ و ۳۶۲۔

ایک تیسرا شخص دعوی کر سکتا ہے کہ خریدار سارٹیفکٹ یافتہ شئے فروخت شدہ سے فائدہ اٹھانے والا مالک نہیں ہے (۶) نیز ملاحظہ ہوں انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۸۲ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۔

اگر کسی شخص قابض جائداد خرید کردہ کے نام نالش بابت لگان یا منافعجات کے از طرف سارٹیفکٹ یافتہ خریدار کے دائر کیجائے تو وہ یہ جوابدعوے پیش کر سکتا ہے کہ سارٹیفکٹ یافتہ خریدار صرف اوس کی طرف سے بینامیدار تھا (۷) دفعہ ہذا نالش کی مانع نہیں ہوتی جبکہ سارٹیفکٹ یافتہ خریدار نالش بخلاف مالک موتمن لہ کی جوابدہی نہ کرے اور ایسا مدعا علیہ اوس کی جوابدہی نہیں

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۷ صفحہ ۴ ۱۹ یہی مقدمہ الہ آباد لاجرنل جلد ۱ صفحہ ۶۴۶ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۴ء صفحہ ۲۷۳ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۲۸۲ یہی مقدمہ الہ آباد لاجرنل جلد ۶ صفحہ ۴۷ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ ۲۱۱ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۸۰۵ (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۸۲ (۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۴۳۶ (۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۴۷۔ (۷) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۷ صفحہ ۴۴۳۔

کرسکتا جو سارٹیفکٹ یافتہ خریدار نہیں ہے (۱) اور ایسا ہی اوس صورت میں ہے جہانکہ سارٹیفکٹ یافتہ خریدار کو مدعی کے دعوے سے اقبال ہوا ور بیان کرے کہ اوس نے سرٹیفکیٹ اوس کے حوالہ کردیا ہے (۲) اور اوس صورت میں بھی نالش ہوسکتی ہے جہانکہ خریدار ایک رکن خاندان مشترکہ نے سرمایۂ خاندانی سے کی ہو (۳)

اس بناء پر بنیامی خرید خلاف قانون نہیں ہوتی لیکن اگر صرف تنہا وجہ خرید کی بنیامی نوعیت ہو تو نالش قابل قیام نہیں ہے لیکن اگر خریدار تسلیم کرے کہ اوسکی خرید بنیامی ہے اور قبضہ چھوڑ دے یا اپنا حق ترک کردے یا جائداد اصل خریدار کے حوالہ کردے تو صورت دگرگوں ہوگی (۴) یا جس صورت میں کہ وہ اصل مالک کا منیجر ہو جو کہ نابالغ ہے اور جس نے جائداد خرید کردہ کے متعلق کبھی کسی حق کا اعادہ نہ کیا ہو (۵) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۱۹۹ و جلد ۲۳ صفحہ ۶۹۹ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۳۴ و ۱۷۵۔

خریدار سارٹیفکٹ یافتہ جسنے خریدار بنیامی کی ہو

ایک ڈگری کے اجراء میں جو بنام مدیون ڈگری صادر کی گئی تھی ایک مکان نیلام کیا گیا اور مدعی نے خرید کیا اور اوسنے سارٹیفکٹ نیلام حاصل کیا لیکن وہ قبضہ واقعی مکان مذکور کا حاصل کرنے سے قاصر رہا اوسنے نالش قبضہ مکان مذکور بنام مدیون ڈگری دائر کی، ریون ڈگری نے یہ حجت کی کہ اوس نے نیلام میں مکان از نام مدعی خرید کیا تھا تجویز ہوئی کہ دفعہ ہذا کی تعبیر بلحاظ لفظی معنے کے کیجانی چاہئے اور یہ سختی متعلق کی جانی چاہیے دفعہ ہذا اس طور پر متعلق نہ کی جانی چاہئے کہ جس سے خریدار سارٹیفکٹ یافتہ کو نفاذ اپنے دعوے میں بمقابلہ فریق قابض کے تقویت ہو اور وہ اس امر کے ثابت کرنیکی ضرورت سے سبکدوش ہوجائے کہ دعویٰ قرین انصاف ہے یا تحقیقات نسبت فریب ہونیکے ہوسکے (۶)

اختیار لوکل گورنمنٹ نسبت وضع قواعد متعلق نیلام اراضی بعلت اجراء ڈگری زرنقد

دفعہ ۶۷- نواب گورنر جنرل بہادر اجلاس کونسل کی منظوری حاصل کرکے لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ بذریعہ اعلان منطبعہ گزٹ سرکاری مقامی کے قواعد خاص کسی علاقہ ارضی کی نسبت

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۱۵ (۲) کلکتہ لارپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۹۵ (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۳۵ و جلد ۲۰ صفحہ ۳۴۹ (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۲۴ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۱۱۱ (۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۸۸۲۔ (۶) اودھ کیسز جلد ۳ صفحہ ۲۲۹ نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۹۰۔

منضبط کرے بہ تعین ایسی شرائط کے جو زر نقد کی ڈگریوں کے اجرا میں اراضی کے کسی قسم کے حقوق و مرافق کو نیلام کرنیکی نسبت ہوں جس حال میں کہ وہ حقوق و مرافق ایسے غیر معین و غیر متحقق ہوں کہ بدانسبت لوکل گورنمنٹ اونکی مالیت کا تعین کرنا غیر ممکن ہو۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۳۲۷ - ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

پنجاب میں قواعد کے متعلق ملاحظہ ہو پنجاب گورنمنٹ نوٹیفکیشن نمبر ۱۲۷۹ - ۸ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۸۸۵ء بنگال میں ملاحظہ ہو کلکتہ گزٹ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۸۷۸ء حصہ اول صفحہ ۷۳۶ و مورخہ ۷ جنوری ۱۸۸۰ء حصہ اول صفحہ ۳ کورگ میں ملاحظہ ہو میسور گزٹ مورخہ ۴ اجون ۱۸۷۹ء حصہ اول صفحہ ۲۰۰

اب منظوری صاحب کمشنر قسمت بطور شرط ماتقدم نیلام بصیغہ اجرائے ڈگری متعلق زراعت یا اغراض کاشتکاری کے مطلوب نہیں ہے کیونکہ دفعہ ۳۲۷ فقرہ دوم ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء کو مجموعہ ہذا میں جگہ نہیں دیگئی (۱)۔

قواعد حسب دفعہ ہذا قواعد متعلقہ نیلام اراضی باجرائے ڈگری جو بہ ترمیم قواعد سابقہ لوکل گورنمنٹ نے جاری کئے اور گزٹ مقامی میں بذریعہ اشتہار نمبر ۱۷۹ - ایس مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۸۸۹ء مشتہر ہوئے اُن کے کرنیکے لوکل گورنمنٹ نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی پہلے سے منظوری حاصل کرکے بالکل مجاز تھی اور اس لئے ضرور ہے کہ ترمیمات کی نسبت یہ قرار دیا جاوے کہ وہ حسب شرائط دفعہ ہذا بحصول اختیار کیگئی تھیں نیز تجویز ہوا کہ ایک اراضی مالگذار سرکار جو باجرائے ڈگری نیلام کی گئی ہو اور بلا حصول منظوری جو پہلے سے حاصل کرنی مطلوب تھی بحال رکھی گئی ہو کالعدم ہے اور عدالت چیفکورٹ اُن اختیارات کے بموجب جو اوسکو بذریعہ دفعہ ۱۵ حاصل ہیں اُسے منسوخ کرسکتی ہے (۲)

تفویض کیا جانا اختیار اجرائے ڈگری جایداد غیر منقولہ کا صاحب کلکٹر کو

انضباط قواعد نسبت انتقال بعض ڈگریات بہ صاحب کلکٹر

دفعہ ۶۸ - لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی منظوری حاصل کرکے بذریعہ اشتہار مندرجہ گزٹ سرکاری مقامی کے اعلان دے کہ فلاں علاقہ اراضی میں اجرائے ڈگریات کا اون مقدمات

(۱) نمبر ۴ ۱۹۱۰ء پنجاب ریکارڈ مال یہی مقدمہ نمبر ۱۱۷ ۱۹۱۰ء پنجاب لاء رپورٹ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۷ صفحہ ۴۹۵

(۲) پنجاب ریکارڈ نمبر ۹۵ ۱۸۸۸ء۔

ترمیم دفعہ ۶۷ مجموعہ مذکور

دفعہ ۳ مجموعہ مذکور کی دفعہ ۶۷ پہلی ضمن کردیگئی اور دوسری ضمن حسب ذیل ہوگی

صفحہ ۷۸

"(۲) [سلہ] اگر بتاریخ نفاذ مجموعہ ہذا کسی مقام مین کوئی خاص قواعد دربارہ نیلام اجرا ڈگری پہلے سے نافذ ہون تو لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ گزٹ سرکاری مین اشتہار دیکر قواعد مذکور کو جاری رکھے یا نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی منظوری سے قواعد مذکور مین ترمیم کردے۔

اُن اشتہارات مین جو اس ضمن کے بموجب جاری ہون وہ قواعد بھی مندرج ہونگے جو قایم رکھے جائین یا جنمین ترمیم کیجائے۔"

سلہ ضمن (۲) بذریعہ دفعہ ۳ ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۹۱۴ع جدید قایم ہوا۔

میں جن میں عدالت کے حکم سے کوئی جائداد غیر منقولہ نیلام ہونیوالی ہو یا اجرا کسی خاص قسم کی ڈگری کا منجملہ ایسی ڈگریوں کے یا اجرا ڈگریات کا جنہیں حکم نیلام کسی خاص قسم کی جائداد غیر منقولہ یا حقیت واقع جائداد غیر منقولہ کا دیا گیا ہو کلکٹر کے پاس منتقل کیا جائے۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۳۲۰ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

تاحال گورنمنٹ پنجاب نے ایسا کوئی اشتہار جاری نہیں کیا۔

جب ایسا نوٹس دیدیا جاوے تو عدالت ہائے دیوانی ایسی ڈگریات کے اجرا سے ممنوع ہو جاتی ہیں۔[1]

قواعد معینہ لوکل گورنمنٹ جو قواعد لوکل گورنمنٹ نے حسب دفعہ ہذا منضبط کئے ہیں اون پر اس صورت کے عمل نہیں کیا جا سکتا کہ کوئی حکم نیلام کا بکم اکتوبر سنہ ۱۸۸۰ء کو یا بعد اوس کے صادر ہو۔[2]

قواعد متعلق دفعہ ہذا و دفعہ ۷۰ کے ملاحظہ ہو قواعد و احکام و نمونہ جات ہائیکورٹ الہ آباد ۴ اپریل سنہ ۱۸۹۲ء مطبوعہ سنہ ۱۹۰۴ء جلد دوم صفحات ۳ تا ۱۸۔

احکام ضمیمہ سوم کا تعلق **دفعہ ۶۹** - احکام مندرجہ ضمیمہ سوم ایکٹ ہذا اون جملہ صورتوں سے متعلق ہوں گے جن میں اجرا کسی ڈگری کا دفعہ ۶۸ کے بموجب کلکٹر کے پاس منتقل کیا جائے۔

یہ دفعہ جدید ہے۔ قواعد متعلق صاحب کلکٹران ایک الگ ضمیمہ میں رکھے گئے ہیں کیونکہ وہ خاص صورتوں کے واسطے ہیں عام نہیں ہیں۔

قواعد متعلق ضابطہ انتقال **دفعہ ۷۰** - (۱) لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ مطابق احکام مندرجہ ضمیمہ مذکور قواعد وضع کرے۔ یعنے

(الف) نسبت مرسل ہونے ڈگری کے عدالت سے بخدمت کلکٹر اور بہ تقرر اوس ضابطہ کے جسکی پابندی بوقت اجرائے ڈگری کلکٹر اور اوس کے ماتحتوں پر واجب ہوگی اور نسبت اس کے کہ ڈگری کلکٹر کے پاس سے عدالت میں واپس کیجاوے۔

(ب) درباب اس کے کہ صاحب کلکٹر یا کسی گزٹ شدہ ماتحت صاحب کلکٹر کو وہ جملہ یا بعض اختیارات عطا کئے جائیں جنکو عدالت اجرائے ڈگری میں نافذ کر سکتی اگر ڈگری کلکٹر کے پاس منتقل نہوئی ہوتی۔

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۸۲ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۱۶ یہی مقدمہ دیکھو نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۱۴۶ (اجلاس کامل)

(ج) نسبت اس کے کہ جو احکام از طرف صاحب کلکٹر یا کسی گزٹ شدہ ماتحت صاحب کلکٹر کے صادر کئے جائیں یا جو احکام بصیغہ اپیل احکام مذکور پر صادر کئے جائیں اونکی اپیل اور نظرثانی اعلے احکام مال کے پاس جہانتک ممکن ہو اوسی طریقہ پر ہوگی جس طرح اون احکام کی اپیل اور نظرثانی جن کو عدالت صادر کرے یا اونکی جو بصیغہ اپیل احکام مذکور کی نسبت صادر ہوں مجموعہ ہذا یا کسی دوسرے قانون نافذ الوقت کے بموجب عدالت اپیل یا نظرثانی میں دائر ہوتی اگر ڈگری صاحب کلکٹر کے پاس منتقل نہوئی ہوتی۔

(۲) جو اختیارات کہ قواعد موضوعہ تحت ضمن (۱) کی روسے صاحب کلکٹر یا کسی گزٹ شدہ ماتحت صاحب کلکٹر کو بخشے گئے ہیں یا کسی حاکم اپیل یا نظرثانی کو عطا ہوئے ہیں اونکی تعمیل عدالت دیوانی یا کوئی عدالت جو احکام یا ڈگریات عدالت دیوانی مذکور کی نسبت اختیارات اپیل یا نظرثانی کا نفاذ کرتی ہو نہیں کر سکیگی۔

دفعہ ہذا بجائے فقرات ۲ و ۳ و ۴ دفعہ ۳۲۰ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے دفعہ ہذا کے روسے لوکل گورنمنٹ کو اختیار دیا گیا ہے کہ قواعد واسطے کرنے کارروائی ضابطہ با جرائے ڈگریہائے کے جو کلکٹر یا اوس کے ماتحتوں کے پاس اجراء کے لئے منتقل کیگئی ہوں مرتب کرے۔ ممالک مغربی و شمالی واودھ (یونائٹڈ پراونس وآگرہ) میں فہرست لوکل رولز وآرڈرز طبع ۱۸۹۴ء صفحہ ۱۱۱ و ۱۱۲ اسنٹرل پراونس گزٹ سنہ ۱۹۰۴ء حصہ سوم صفحہ ۲۱۸۔ اپیل بنا راضی حکم کلکٹر کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۶۴ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۰ء صفحہ ۱۸۵۔

قواعد ۱۔ اگر زیر دفعہ ۷۲ (۱) مجموعہ ضابطہ دیوانی (نمبر ۵ سنہ ۱۹۰۸ء) عدالت نے صاحب کلکٹر کو اجازت دی ہو کہ اراضی یا کسی حصہ اراضی کو عارضی طور پر منتقل کر کے کسی ڈگری کا ایفا کرے تو ہر حکم مصدرہ گزٹ عہدہ دار ماتحت کلکٹر کا جو بہ تعمیل اختیارات مفوضہ عدالت زیر دفعہ ۷۲ (۱) یا کسی قواعد مصدرہ زیر دفعہ ۷۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے صادر کیا گیا ہو صاحب کلکٹر کے پاس قابل اپیل ہوگا۔ اور حکم مصدرہ صاحب کلکٹر بہ استعمال اختیارات مذکور صاحب کمشنر کے یہاں قابل اپیل ہوگا اوسی طرح گویا کہ حکم مذکور زیر دفعہ ۶۳ ایکٹ مالگذاری اراضی مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ء قابل اپیل ہے کوئی اپیل مزید بنا راضی کسی حکم بصیغہ اپیل کے جو بموجب احکام قاعدہ ہذا صادر کیا گیا ہو نہ ہو سکیگا۔ احکام دفعہ ۱۴ (الف) و (ب) ایکٹ مالگذاری پنجاب مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ء اپیلہائے بحضور صاحب کلکٹر اور صاحب کمشنر زیر قاعدہ ہذا سے متعلق ہونگے۔ اور احکام دفعہ ۱۵ ایکٹ مالگذاری مصدرہ سنہ ۱۸۸۷ء بھی احکام مصدرہ زیر قاعدہ ہذا سے متعلق ہونگے

۲- نسبت کسی حکم مصدرہ بصیغہ اپیل زیر قاعدہ ماسبق صاحب فنانشل کمشنر بہادر کو اختیارات نگرانی وہی حاصل ہونگے جو چیفکورٹ کو بروئے دفعہ ۱۱۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی نسبت اون مقدمات کے مفوض ہیں جن میں کہ کوئی اپیل چیفکورٹ میں نہیں ہو سکتا (۱)

کلکٹر بمنزلہ عدالت دیوانی سمجھا جائیگا

دفعہ ۷۱- کسی ایسی ڈگری کے اجرا میں جو صاحب کلکٹر کے پاس دفعہ ۶۸ کے بموجب منتقل کیجائے صاحب کلکٹر موصوف اور اوس کے ماتحت کارروائی عدالت دیوانی کرلتے ہوئے سمجھے جائینگے۔

دفعہ ہذا بجائے فقرہ ۵- دفعہ ۳۲۰ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

الفاظ "کارروائی عدالت دیوانی کرتے ہوئے" ایکٹ نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۵۰ء (ایکٹ بغرض حفاظت حکام عدالت) سے متعلق ہیں۔ عام احکام ضابطہ دیوانی اُن کارروائیات میں جو کلکٹر ڈگریوں کے اجراء میں کرے متعلق نہیں ہوتے (۲) مقدمہ جو کلکٹر کے پاس بھیجا گیا ہو اوسکو جج عدالت دیوانی واپس طلب نہیں کر سکتا (۳) لیکن ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۳۳۲ و جلد ۸ صفحہ ۱۰۴ کہ کلکٹر اپنے حکم التواء نیلام کو منسوخ کر سکتا ہے (۴) نیلام کی منسوخی کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۱ صفحہ ۲۰۷ و ۲۱۶- درخواست ادائیگی باقساط کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۱ صفحہ ۱۲۰۔ ناقابلیت ہونے مالک جائداد کے متعلق جو کلکٹر کے اہتمام میں لیگئی ہو ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۵۱۴ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۱۲- جدی جائداد کی ڈگری کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۱۴۶- نیلام جائداد جدی کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ ۱۹۲

جس حال میں کہ عدالت التوائے نیلام کی نسبت کلکٹر کو اجازت دے

دفعہ ۷۲- (۱) اگر کسی علاقہ اراضی میں جس میں حسب منشاء دفعہ ۶۸ کے کوئی اعلان نافذ نہ ہو جائداد منقولہ قسم اراضی یا حصہ اراضی سے ہو اور کلکٹر عدالت کو یہ رائے لکھ بھیجے کہ اراضی یا حصہ اراضی کا نیلام کرنا نامناسب ہے اور وصول کرنا زر ڈگری کا اندر میعاد معقول کے اس طرح ممکن ہے کہ اراضی یا حصہ مذکور چند روز کے لئے منتقل کیا جائے تو عدالت کلکٹر کو اجازت دیسکتی ہے کہ بجائے نیلام اراضی یا حصہ مذکور کے حسب طریقہ تجویزہ اپنے کے زر ڈگری کے وصول کرنیکا بندوبست کرے۔

(۱) احکام گورنمنٹ پنجاب نمبر ۱ ڈی مورخہ پنجم جنوری سنہ ۱۹۰۹ء- (۲) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۱۶۷ و جلد ۵ صفحہ ۳۱۴ و جلد ۱۱ صفحہ ۹۴ و جلد ۹ صفحہ ۳۰۴-

(۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۴- (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۱۶۷

(۲) ہر ایسی صورت میں دفعات ۶۹ لغایت ۷۱ الف اور قواعد موضوعہ تحت دفعات مذکور جہاں تک متعلق ہوسکیں متعلق کئے جائینگے۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۳۲۶ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

ترسیل مسل بخدمت صاحب کلکٹر برائے استصواب

جب بصیغہ اجرائے ڈگری بعد قرقی اراضی زرعی عدالت مسل کو صاحب کلکٹر کے پاس بھیجے تو وہ بمنزلہ ایک حکم کے ہے جس کی رو سے صاحب کلکٹر سے یہ امر دریافت کیا گیا ہے کہ آیا وہ حسب دفعہ ہذا مداخلت کرنا چاہتے ہیں اور اگر وہ مداخلت کرنے سے انکار کریں تو اس حکم کی ناراضی سے اپیل نہیں ہوسکتا (۱)

دفعہ ہذا اوس ڈگری سے متعلق نہیں جس کے رو سے اراضی یا حصہ اراضی کے نیلام کر دینے کا حکم بہ تعمیل خاص معاہدہ بمضمون مذکور کے دیا گیا ہو (۲)

حکم مندرجہ دفعہ ہذا کے صادر کرنے سے پہلے عذرات کا فیصلہ کرنا عدالت پر واجب ہے (۳) لیکن اگر ڈگری میں قسطیں مقرر نہ ہوں تو عدالت ان عذرات کے فیصلہ کرنے میں قسطیں مقرر نہیں کرسکتی۔ اگرچہ ادائیگی کے لئے کچھ مہلت مدیون ڈگری کو دے سکتی ہے (۴) اور اس وقت تک مدیون کو جائداد پر قابض رکھ سکتی ہے (۵) کلکٹر بھی انتظام قسط بندی کا نہیں کرسکتا (۶) اور نہ عدالت ایسے انتظام کے منظور کرنے پر مکلف ہوسکتی ہے (۷) ایسے انتظام کے رو سے مدیون ڈگری کے منتقل الیہ کو جائداد کا قبضہ نہیں دیا جاسکتا۔ البتہ ہرجانہ دلایا جاسکتا ہے (۸)

صاحبان ڈپٹی کمشنر کو اس بارہ میں اقتضائے رائے حاصل نہیں ہے کہ درخواست آگے بھیجیں یا نہ بھیجیں انکو نقشہ کی خانہ پری کرکے آگے بھیدینا چاہئے (۹)

جس حال میں عدالت دیوانی تجویز کلکٹر کو نامناسب خیال کرکے نامنظور کرے تو عدالت کو حکم نیلام دینا چاہئے (۱۰)

اپیل کے متعلق ملاحظہ ہو نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ۔

(۱) پنجاب ریکارڈ دیوانی نمبر ۵ سنہ ۱۹۱۰ء یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۸ صفحہ ۳۹۱ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۸۵ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۹۰ (۴) الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۵۹ (۵) الہ آباد ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۴۷ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۹۰ (۷) نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۴۳۲ (۹) نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ دسمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ۔ (۱۰) نمبر ۶۳ پنجاب ریکارڈ یہی مقدمہ پنجاب لا رپورٹر نمبر ۱۲۱ سنہ ۱۹۰۶ء۔

میعاد کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۳۸۳ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۸ء صفحہ ۸۲ -

قواعد کے متعلق ملاحظہ ہو قواعد گورنمنٹ پنجاب مندرجہ زیر دفعہ ۷۰ مجموعہ ہذا -

اراضی ملکیت شخص زراعت پیشہ کی قابل قرقی و نیلام ہے -

دفعہ ۱۶ - ایکٹ انتقال اراضی زرعی پنجاب کی رو سے اراضی ملکیت شخص زراعت پیشہ کی قرقی بصیغہ اجرائے ڈگری کی ممانعت نہیں ہے اور کنندہ ڈگریدار اس استقرار کے دعوے کرنیکا مستحق ہے کہ بعض خاص اراضی قابل قرقی ہے اور اس قابل ہے کہ ازاں بعد اس کے ساتھ حسب محکومہ دفعہ ہذا کارروائی کی جائے (۱)

تقسیم رسدی درمیان ڈگریداران

تقسیم رسدی درمیان ڈگریداران

دفعہ ۷۳ - (۱) اگر زر محاصل نیلام عدالت میں جمع ہو اور ایک سے زیادہ اشخاص نے اس کے وصول ہونے سے پہلے درخواستیں واسطے جاری ہونے اپنی اپنی ڈگریات زر نقد کے اوپر ایک ہی مدیون ڈگری کے عدالت میں داخل کی ہوں مگر ڈگریات کا روپیہ نہ پایا ہو تو روپیہ وصول شدہ بعد منہائی خرچہ وصول کرنے کے اون جملہ اشخاص کے درمیان بحساب رسدی تقسیم کیا جائیگا -

مگر شرط یہ ہے کہ -

(الف) جب کوئی جائداد تابع رہن یا مواخذہ کے جو اوسپر ہو نیلام کی جائے تو زر ثمن نیلام سے جو کچھ فاضل نکلے اوسمیں مرتہن یا مواخذہ دار حصہ پانیکا مستحق نہوگا -

(ب) جب وہ جائداد جو صیغہ اجرائے ڈگری سے نیلام ہونیکے قابل ہے کسی کے پاس رہن ہو یا اوسپر کچھ مواخذہ ہو تو عدالت مجاز ہوگی کہ برضامندی مرتہن یا مواخذہ دار کے یہ حکم دے کہ جائداد بلا بار رہن یا مواخذہ کے نیلام کی جائے اور مرتہن یا مواخذہ دار کو نیلام کے زر ثمن پر وہی استحقاق دے جو اس کو جائیداد نیلام شدہ پر حاصل تھا -

(ج) جب جائداد غیر منقولہ ایسی ڈگری کے اجرا میں نیلام کیجائے جس میں یہ حکم مندرج ہو کہ جائداد کسی مواخذہ کی بیباقی کے لئے نیلام کی جائے تو زر ثمن نیلام حسب ترتیب بتفصیل ذیل کے صرف کیا جائیگا یعنے -

(۱) پنجاب ریکارڈ نمبر ۴ سنہ ۱۹۰۳ء

پہلے - اخراجات نیلام کی بے باقی میں۔

دوسرے - اوس رقم کے ادا کرنے میں جو ڈگری کی رو سے واجب ہو۔

تیسرے - مواخذہ ہائے مابعد کے اصل و سود کے ادا کرنے میں (اگر ایسے مواخذے ہوں)

چوتھے - تقسیم رسدی میں درمیان اون اشخاص کے جو ڈگریات زر نقد کی مدیون پر رکھتے ہوں اور جنہوں نے جائداد کے نیلام سے پہلے درخواست جاری کرانے اپنی ڈگریات کی اوس عدالت میں داخل کی ہو جس نے ڈگری بحکم نیلام جائداد مذکور صادر کی تھی اور جن کی ڈگریاں ہنوز بے باق نہ ہوئی ہوں۔

(۲) اگر وہ کل روپیہ یا جزو اوس کا جو اس دفعہ کی رو سے تقسیم رسدی میں صرف ہونا چاہئے کسی ایسے شخص کو دیا جائے جو اوس کے لینے کا مستحق نہ ہو تو وہ شخص جو لینے کا مستحق ہو اُس شخص پر نالش واسطے جبراً واپس دلانے ایسے روپیہ کے دائر کر سکتا ہے۔

(۳) اس دفعہ کی کوئی عبارت سرکار کے کسی حق میں خلل انداز نہ ہوگی۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۲۹۵ - ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔ الفاظ "ڈگریات کا روپیہ نا پایا ہوا" بجائے الفاظ "قبل وصولی" کے قائم کئے گئے ہیں اور عبارت دفعہ خفیف تبدیل کیگئی ہے تاکہ وہ دفعہ ۹۶ ایکٹ انتقال جائداد کے مطابق ہو جاوے۔

منشاء دفعہ ہذا کا کیا ہے | منشاء دفعہ ہذا کا یہ ہے کہ روپیہ جبپر دو یا زیادہ اشخاص کو دعویٰ مساوی ہو حصہ رسدی تقسیم کیا جاوے لہذا الفاظ بمقابلہ اوسی مدیون ڈگری کے اس طور پر معنی سمجھنے چاہئیں کہ وہ زیادہ تر اوس جائداد سے متعلق ہیں جو مدیون ڈگری کے قبضہ میں ہو اور نہ اوس شخص سے جس کے مقابلہ میں اجرائے ڈگری مطلوب ہو طریقہ جانچنے اس امر کا کہ آیا دفعہ ہذا متعلق ہے یا نہیں ہے کہ آیا ڈگریات ایک ہی مدیون کے نام صادر کی گئیں بلکہ یہ ہے کہ آیا اون سائلان نے جنہوں نے درخواست حصہ رسدی کی پیش کی درخواست اجرائے بمقابلہ ایک ہی مدیون ڈگری کے ہے یا نہیں (۱)

منشاء دفعہ ہذا کا یہ ہے کہ غیر ضروری کارروائیات اجراء کا تعدد نہ ہو اور جہانتک بہت سی ڈگریدار ہوں اور ہر ایک اون میں سے اپنی اپنی ڈگری کا اجراء بذریعہ قرقی اور نیلام ایک خاص جائداد کے کرانیکا مجاز ہو ہر ایک کو جداگانہ قرقی اور نیلام جائداد کی کارروائی کرنیکی ضرورت سے سبکدوش

(۱) اودھ کیسز جلد ۸ صفحہ ۸۶

رکھا جاوے۔ اور جملہ ڈگریداران کو ایک ہی درجہ پر رکھنے سے اور جائداد کو حصہ رسدی باہین اُن کے تقسیم کر دینے سے جائداد مذکور کا عادلانہ اہتمام کیا جاوے بجائے اس کے کہ ایک کو اس بات کی اجازت دیجائے کہ جملہ دیگر ڈگریداران کو خارج رکھے محض اس وجہ سے کہ اوس نے جائداد کو سب سے پہلے قرق و نیلام کرایا ہے (۱) دفعہ ہذا کے رو سے صرف وہ ڈگریداران حصہ کے مستحق ہوتے ہیں جو خود جائداد کو قرق اور نیلام کرا سکتے تھے (۲) اسلئے جو ڈگری زائد المیعاد ہو اوس کا ڈگریدار زیر دفعہ ہذا بھی کسی حصہ کا مستحق نہیں ہوگا (۳) جبکہ ایک جائداد ایک ڈگری کے اجراء میں نیلام کیگئی ہو تو وہ دوبارہ دوسرے ڈگریدار کی درخواست پر نیلام نہیں کی جا سکتی جو قبل از قرقی ڈگریدار اول قرق کرا سکتا تھا کیونکہ نیلام کے بعد دیگر جملہ قرقی ہائے زائل ہو جاتی ہیں (۴) ایسا ڈگریدار جو صرف ایک حکم واسطے حصہ رسدی زر نیلام ایسی جائداد کے حاصل کرتا ہے جو کسی دوسرے ڈگری دار کی استدعا پر قرق کی گئی ہو وہ بعد ایفاء اس ڈگری کے جس کے اجراء میں جائداد قرق کی گئی تھی بعد موقوفی قرقی کے مستحق فائدہ اس قرقی کا نہیں ہوتا (۵)

دفعہ ہذا صرف ضابطہ سے متعلق ہے اور اس سے منشاء یہ رکھا گیا ہے کہ ڈگریداران کو زائد سہولت میسر ہو۔ اگر کسی شخص نے اس سہولت سے فائدہ اوٹھانا نہ چاہا ہو تو اوس کے حق نالش میں دفعہ ہذا مخل نہیں ہوتی (۶) اور نہ فریقین کے اصلی حقوق پر کوئی اثر ہوتا ہے (۷) اور اگر کوئی ڈگریدار زیر دفعہ ہذا ماحصل نیلام میں حصہ لینا نہ چاہے تو وہ اپنی ڈگری کو اور طرح سے جاری کرا سکتا ہے (۸) حکم زیر دفعہ ہذا صرف اون حقوق پر موثر ہوتا ہے جو اوس وقت موجود ہوں۔ مدیون کا دیوالیہ صرف تاریخ دیوالہ سے جدید صورت پیدا کرتا ہے لہذا جو رقوم تاریخ دیوالہ سے پہلے وصول ہو گئی ہوں تو حکم زیر دفعہ ہذا وہ حقوق پیدا کر دیتا ہے جن پر دیوالہ سے کوئی اثر نہیں پہونچتا (۹) اگر بعد قرقی کے مدیون دیوالہ نکالے تو اوسکا کچھ اثر نہ ہوگا (۱۰) درخواست زیر دفعہ ہذا اوس عدالت میں کرنی

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۱۰۶ و ۱۱۰ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ ۲۷ و ۳۰ - (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۱۰۶ (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۹ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۱۷ - (۵) نمبر ۱۸ شنہ۱۹۰۸ء پنجاب ریکارڈ و پنجاب ویکلی رپورٹر نمبر ۴۸ شنہ۱۹۰۸ء - (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۵۶۷ و ۵۷۶ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۵۷۶ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۷۸ و ویکلی نوٹس الہ آباد شنہ۱۸۸۵ء صفحہ ۲۳ (۸) ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۲۵۵ (۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۱۵۱ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۱۱ (۱۰) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۳۷۲ +

چاہیئے جس میں کارروائی وصولی روپیہ (یعنے قرقی اور نیلام) عمل میں آرہی ہو ورنہ منشاء دفعہ ہذا پورا نہ ہوگا (۱) کلکتہ ہائیکورٹ کی رائے خلاف ہو ملاحظہ ہو کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۲ صفحہ ۱۲۶ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۰۰ حکم زیر دفعہ ہذا قرقی کی تاثیر نہیں رکھتا (۲) لیکن اگر کوئی قرضہ قرق کیا گیا ہو تو کوئی عادلانہ انتقال اوس کا بمقابلہ دیگر دائن کے جس نے بعد میں ایک حکم زیر دفعہ ہذا حاصل کیا ہو جائز ہوگا (۳) درخواست تقسیم حصہ رسدی بدوران کارروائیات قرقی کی جاسکتی ہے اور کیجانی چاہیئے (۴) بعد اس کے کہ حکم تقسیم رسدی کا دیا جائے یا قبل اس کے کہ ماحاصل نیلام واقعی طور پر اہی تقسیم نہ کیا گیا ہو کوئی ایک ڈگریدار مستحق نالش کرنے اس امر کے استقرار کا ہے کہ ڈگری دیگر ڈگری دار کی سازش ہے اور کہ وہ ماحاصل نیلام میں حصہ رسدی لینے کا مستحق نہیں ہے (۵) جبکہ قرقی قبل از فیصلہ کے بعد ڈگری صادر کیگئی ہو تو ڈگریدار بدون کرنے جدید قرقی کے زیر دفعہ ہذا ماحصل نیلام جائداد مذکور میں حصہ رسدی پانے کا مستحق ہوگا اور یہ امر واقعہ کہ بعد وصولی کے اوس نے درخوست واسطے قرقی روپیہ مذکور کے کی ہے اوس کے حق میں مخل نہ ہوگا کیونکہ قرقی مذکور کی ضرورت نہیں (۶)

منشاء دفعہ ہذا کا دو گونہ ہے اول کارروائیات اجراء کی متعدد جگہ ہونے کا استدراک کرنا اور یہ ضرورت ہر ایک ڈگریدار جداگانہ قرقی اور جائداد نیلام کرائے نہ ہو۔ اور دوم اہتمام قرین عدل جائداد کا اس طرح پر کیا جائے کہ کل ڈگریدار ایک ہی حیثیت پر قائم ہو جاویں اور تقسیم جائداد کی بحصہ رسدی مابین اون کے کی جائے مزید براں دفعہ ۲۹۵ مجموعہ سابق جو مطابق دفعہ ہذا کے ہے یہ شرط ما قبل نسبت درخواست حسب دفعہ ۲۸۵ مجموعہ سابق مطابق دفعہ ۶۳ مجموعہ ہذا نہیں ہے کہ انتقال ڈگری کا اوس عدالت میں کیا جائے جس میں کارروائی وصولیابی کی گئی ہو اور اس لئے

---

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۵۷ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۱۸۲ و ۱۸۶ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۶۸۳ و ۶۸۶ و جلد ۱۹ صفحہ ۵۳۹ و جلد ۲۰ صفحہ ۷۷ ۳ و جلد ۱۵ صفحہ ۵۶ ۴ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۰۷ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۳۰ و جلد ۱۸ صفحہ ۶۱ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۳۴۵۔

(۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۰۷ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۵ء صفحہ ۱۷۹ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۷۷۱

(۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۰۹۔ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۷ صفحہ ۱۳۲۔ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۸۸ یہی مقدمہ الہ آباد لاجرنل جلد ۱ صفحہ ۵۱۹۔ (۵) کلکتہ لاجرنل جلد ۱۳ صفحہ ۳۸۵۔

(۶) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۵۰۲۔

بدلائل قوی تر ڈگریدار کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ درخواست تقسیم حصہ رسدی کے واسطے اجراء اپنی ڈگری اوس عدالت میں کرے جہاں روپیہ وصول ہوا (۱)

کس قسم کا ڈگریدار داخل منشاء دفعہ ھذا ہے

عمرو نے ڈگری کو واسطے اجرا کے عدالت جج مرشد آباد میں منتقل کرایا اور انہوں نے ڈگری کو جج ماتحت کے پاس منتقل کیا اور واسطے نیلام جائداد غیر منقولہ بکر کے جس کو عمرو نے اپنی ڈگری میں قرق کرایا تھا اور قبل نیلام خالد نے بھی ایک ڈگری جو بنام بکر حاصل کی تھی عدالت جج ضلع مرشد آباد میں قرقی اور نیلام جائداد بکر کی درخواست کی بکر کی جائداد خالد کی ڈگری میں قرق اور نیلام ہوئی لیکن قبل نیلام کے چند دیگر اشخاص نے خفیف ڈگریات بکر کے نام تھیں واسطے اجراء اپنی ڈگریات کے جج ضلع سے درخواست کی چنانچہ زرثمن حصہ رسدی ان سب لوگوں میں تقسیم کیا گیا بمطابق اس کے عمرو نے صاحب جج ضلع سے درخواست منسوخی نیلام مذکور حسب آرڈر ۲۱ رول ۹۰ کی۔ تجویز ہوئی کہ چونکہ عمرو کو یہ استحقاق نہ تھا کہ حاضر ہو کر حسب دفعہ ہذا حصہ رسدی زر وصول شدہ کا حاصل کرے لہذا وہ ڈگریدار حسب آرڈر ۲۱ رول ۹۰ کے نہ تھا۔ اور اس وجہ سے اوس کو منصب پیش کرنے درخواست کا حسب آرڈر ۲۱ رول ۹۰ نہ تھا الفاظ ڈگریدار موقوعہ آرڈر ۲۱ رول ۹۰ میں ہر ایسا ڈگریدار داخل ہے جس کی ڈگری کے نفاذ اور اجرا میں جائداد نیلام کی گئی ہو پس کل ڈگریداران داخل ہیں جنہوں نے قبل نیلام کے عدالت سے حسب دفعہ ہذا واسطے اپنی ڈگریات کے درخواستیں پیش کیں ہوں۔(۲)

اطلاق دفعہ ہذا

عمل دفعہ ہذا اون صورتوں تک محدود نہیں ہے جہاں کہ جائداد فی الواقع نیلام کردہ اور وصول کردہ ملکیت مدیون ہو۔ یہ اون صورتوں سے بھی متعلق ہے جہاں کہ جائداد مقروقہ ایک ڈگری بحق مدیون ڈگری بخلاف دیگر اشخاص ہو اور روپیہ ڈگری مذکور کے اجرا میں بذریعہ نیلام جائداد مملوکہ اشخاص دیگر کے وصول کیا گیا ہو (۳) دفعہ ہذا میں بحیثیت ڈگریداران کا ذکر ہے اور عدالت کو اون اشخاص کو خارج کر دینا چاہئے جو ایسے نہ ہوں (۴)

صرف اس قدر روپیہ حصہ رسدی کا اندازہ کرنے میں قابل لحاظ ہوگا جو ڈگری سے غیر مودی رہے (۵)

(۱) اودھ کیسز جلد ۱۳ صفحہ ۲۹۱ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۸ صفحہ ۲۷۲۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۵۴۸۔ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۱ صفحہ ۵۰۲ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۴۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۵۴۔

(۵) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۳ صفحہ ۳۶۸۔

ضرور ہے کہ درخواست اجرائے اس عدالت میں کی گئی ہو جس کے پاس زر محاصل نیلام جمع ہے اور درخواست قبل از جمع ہونے روپیہ کے دیجا چکی ہو اور ناکام رہی ہو۔ جس ڈگریدار نے دوسری عدالت میں اجراء کرا کر قرق کرائی ہو وہ ایسے روپیہ میں حصہ پانیکا مستحق نہیں ہے (۱)

جس عدالت کے پاس ڈگری واسطے اجراء کے منتقل کیگئی ہو وہ ایسی درخواست نہیں لے سکتی (۲)

جبکہ جائداد قرق شدہ زیر ڈگری عدالت منصف کے نیلام کی گئی ہو۔ اور ایک ڈگریدار نے وہی جائداد عدالت سبارڈنیٹ جج میں قبل از فیصلہ قرق کرائی ہو تو حصہ رسدی کے متعلق تنازعات کا فیصلہ سبارڈنیٹ جج ہی کر سکتا ہے (۳)

نیز ملاحظہ ہوں انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۲۷ یہی مقدمہ مدراس لا جرنل جلد ۵ صفحہ ۱۵۱ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۱۰۷ یہی مقدمہ مدراس لا جرنل جلد ۷ صفحہ ۶۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۲۸۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۱۴۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۱۵ ۲۳ و جلد ۳۰ صفحہ ۹۵۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۲۸ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۸۴۔

ضرور ہے کہ درخواست قبل از وصول روپیہ دیجا چکی ہو (۴)

دفعہ ہذا ایسے روپیہ سے متعلق نہیں جو مدیون ڈگری نے حسب آرڈر ۲۱ رول ۸۹ جمع کیا ہو کیونکہ بلحاظ نوعیت کے یہ ایسا روپیہ ہے جو مدیون ڈگری نے اپنی خوشی سے جمع کیا۔ الفاظ ڈگری دار کو ادا کرنے کے لئے موقوعہ آرڈر ۲۱ رول ۸۹ کے یہ معنی ہیں کہ ڈگریدار محض ایسا شخص ہے جو مستحق اوس روپیہ کا ہے جو عدالت میں جمع کیا گیا (۵)

اطلاعنامہ بنام ڈگریدار درخواست ہائے تقسیم حصہ رسدی کی تجویز بعد جاری ہونے اطلاعنامہ بنام دیگر ڈگری دار کے ہونی چاہئے جن کے حقوق کو ممکن ہے کہ سخت مضرت اوس سے پہونچے (۶)

(۱) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۶ صفحہ ۲۲۳ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۴۴۳ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۳۷۷ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۶۷ یہی مقدمہ کلکتہ لا جرنل جلد ۱ صفحہ ۹۷۔

(۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۷۷ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۷

(۵) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۴۱ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۲۶۴۔

(۶) اودھ کیسز جلد ۱۳ صفحہ ۲۸۶۔

زرِ محاصل نیلام عدالت میں جمع ہو

زرِ محاصل نیلام سے وہ روپیہ مراد ہے جو جائداد کے بصیغہ اجراء میں نیلام کر دینے سے حاصل ہو (۱) روپیہ جو عدالت میں بذریعہ نیلام یا اور طرح سے داخل کیا گیا ہو اپنی ادائیگی کے وقت سے زرِ محاصل نیلام ہوتا ہے (۲) جبکہ کل زرِ نیلام عدالت میں ادا کر دیا جاوے تو کہا جاتا ہے کہ زرِ محاصل نیلام عدالت میں جمع ہو گیا ہے (۳) الفاظ "عدالت میں جمع ہو" بجائے الفاظ "اجراء میں وصول ہو" کے قائم کئے گئے ہیں ایسا کرنے سے منشاء دفعہ وسیع کر دیا گیا ہے۔ اب یہ ضروری نہیں کہ روپیہ اجراء ہی میں وصول ہو۔ اگر روپیہ عدالت میں جمع کر دیا جاوے اور وہ اجراء میں تقسیم کیا جا سکتا ہو تو کافی ہے۔ لہذا رقوم ذیل اس میں شامل ہیں:۔

قرضہ جو بموجب احکام مجموعہ ہذا قرق کیا گیا ہو اور سرشتہ عدالت کے پاس ادا کر دیا گیا ہو (۴) روپیہ جو بابت زرِ رہن قبل از منظوری نیلام عدالت میں جمع کیا گیا ہو (۵) کرایہ جائداد مقروقہ کا جو رسیور نے وصول کیا ہو (۶) روپیہ جو بابت قیمت نیلام ایک جزو جائداد کے وصول ہوا اور دوسرا جزو ابھی نیلام پر چڑھایا گیا ہو مگر نیلام نہ ہوا ہو (۷)

رقوم ذیل پہلے شامل نہیں تھیں روپیہ جو بعد قرقی مگر قبل از نیلام کے انڈگریداران کے لئے داخل کیا گیا ہو (۸) یا اس کے قائم مقام کے لئے (۹) روپیہ جو مدیون نے گرفتار ہو کر ادا کیا ہو (۱۰) روپیہ جو جج کے طور پر بیع کرنے سے جو بیع بہ منظوری عدالت ہو وصول ہوا ہو (۱۱) کرایہ جو بعوض سود زرِ رہن لیا جائے (۱۲) لیکن بوجہ قائم کئے جانے الفاظ "عدالت میں جمع ہو" کے اس میں داخل سمجھنی چاہئیں۔ البتہ زرِ چہارم نیلام (۱۳) اور روپیہ جو ایسے حکم کی تعمیل میں داخل کیا گیا ہو جو بلا اختیار کے صادر ہوا ہو (۱۴) اس میں داخل نہیں۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۱۷۹ و ۱۸۱ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۵۔ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۱۷۹۔ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۹۱ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۶ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۷۷ (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۱۷۹ (۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۶۷ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۸۸ (۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۵ (۱۰) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۸۸۔ (۱۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۸۰۹ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۳۸ یہی مقدمہ مدراس لا جرنل جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۲ (۱۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۵۷ (۱۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۲ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۱۷۹ (۱۴) نمبر ۶ سنہ ۱۹۰۳ء پنجاب ریکارڈ۔

ایک ہی مدیون جبکہ آ کے خلاف متفرق ڈگریوں کا اجرائے دائر ہو۔ اور آ کے ہمراہ اس میں سے بعض ڈگریوں میں ب بعض میں ب ج بعض میں ج. و شامل ہوں ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۹۴۰ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۲۴۱ و مدراس لاجرنل جلد ۹ صفحہ ۱۷۹ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۵ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۵۸۳ جس کے رو سے انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۹۴ منسوخ کیا گیا ہے و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۷ صفحہ ۱۵۸ یہی مقدمہ الہ آباد لاجرنل جلد ۱ صفحہ ۵۵۲ و یکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۴ء صفحہ ۲۰۰ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۹ صفحہ ۵۲۸ یہی مقدمہ بمبئی لارپورٹر جلد ۷ صفحہ ۵۶۷ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۵ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۹۲۰۔ ڈگری برخلاف آ و ب کے بطور اصلی مدیون کے اور دیگر برخلاف آ و ب کے جس میں ب صرف قائم مقام تھا دفعہ ہذا میں داخل نہیں (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۴۹۴ و بمبئی لارپورٹر جلد ۳ صفحہ ۴۰۷ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۱۷۹ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۴ ۔ ہندو خاندان مشترکہ کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۱۰۶ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۱۷۹۔ درخواست جو اس دفعہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے دیجائے اجراء کی درخواست ہونی چاہئے جو بنمونہ مقررہ محض سوال کافی نہیں ہے (۳)

ایک ہی مدیون ڈگری کے معنی دعوئے تقسیم رسدی حسب دفعہ ہذا کرنے کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ دو ڈگریات ٹھیک ایک ہی مدیون پر صادر ہوئی ہوں بلکہ یہ دیکھنا چاہئے کہ آیا سائل تقسیم رسدی اور وہ شخص جس کی ڈگری کے اجراء میں روپیہ وصول ہوا دونوں نے درخواست اجرا ایک ہی مدیون کے نام کی تھی یا نہیں (۴)

ڈگری زرنقد زر واصلات کی ڈگری (۵) ڈگری برخلاف آ و ب کے جس میں جہانتک ب کا تعلق ہے یہ حکم ہو کہ ب کی جائداد فروخت کرکے وصول کیجاوے اگر کسی خاص جائداد کی فروخت کا حکم نہ ہو (۶) فیصلہ زیر دفعہ ۸۶۔ ایکٹ دیوالیہ (۷) جبکہ مرتہن ڈگریدار جائداد مرہونہ کو چھوڑ کر دوسری جائداد سے

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۰ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۴۹۴ ۔ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۵۸۳ ۔ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۱۴ (اجلاس کامل) (۳) نمبر ۹۳ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ ۔

(۴) اودھ کیس جلد ۱ صفحہ ۱۲۹ (۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۴۳ (۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۳۰ ۔ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۷ء صفحہ ۲۶۲ ۔

(۷) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۵۱۱ ۔

روپیہ وصول کرنا پسند کرے (۱) ہر ڈگری علاوہ ڈگری نفاذ رہن کے (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۴۷۳ یہی مقدمہ لا جرنل جلد ۱۵ صفحہ ۱۲۶ - زر نقد کی ڈگریاں ہیں مگر ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۳۵ - نیز ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۴۸ تحت عنوان ڈگری ادائیگی روپیہ یا حوالگی مال -

نالش بغرض دلاپانے روپیہ کے جو غلط طور پر تقسیم کیا گیا

مدعیان نے نالش بغرض دلاپانے زرثمن نیلام کے اس بنا پر دائر کی کہ اون کی دستاویز مورخہ ۴ مئی سنہ ۱۸۸۳ء کو دستاویز مدعاعلیہ پر تقدم حاصل ہے اونہوں نے یہ بیان کیا کہ اون کی بنائے مخاصمت ۲ فروری سنہ ۱۸۸۶ء کو کہ اس تاریخ پر وہ حکم صادر کیا گیا تھا کہ جس کے بموجب زرثمن مدعاعلیہ کو ادا کیا گیا تھا پیدا ہوئی تھی جوابدہی یہ کیگئی کہ چونکہ نالش بغرض منسوخی حکم تقسیم دائر کی گئی لہذا اوس میں مد ۱۳ ضمیمہ دوم ایکٹ میعاد سماعت تمادی عارض تھی پریوی کونسل سے تجویز ہوئی کہ یہ نالش بغرض منسوخی حکم تقسیم کے نہیں ہے اور نہ حکم تقسیم مانع اس نالش کا ہے جو بغرض دلاپانے اوس رقم کے دائر کیگئی تھی جو ایسے شخص کو ادا کیگئی تھی جو اوس کے پانیکا مستحق نہ تھا۔ ایسی نالش کی بابت دفعہ ہذا میں حکم ہے جس کی رو سے اجازت تقسیم کرنے زرثمن نیلام کے مطابق حقوق موجودہ وقت فریقین کے دی گئی ہے اور تقسیم مذکور کا یہ منشا نہیں ہے کہ اون حقوق کا تصفیہ قطعی طور پر ہو جائے لہذا نالش میں مد ۱۳ ضمیمہ دوم ایکٹ میعاد سماعت کے تمادی عارض نہیں ہے۔ مد مذکور اس وجہ سے بھی متعلق نہیں ہے کہ حکم تقسیم ایک کارروائی نالش ہے (۳)

قرقی قبل از فیصلہ

ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۰ و جلد ۱۱ صفحہ ۹۱ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۳۷۲ و جلد ۱۳ صفحہ ۵۰۲ -

درخواست تقسیم حصہ رسدی زرثمن نیلام مساوی قرقی کے نہیں ہے

درخواست حسب دفعہ ہذا واسطے تقسیم حصہ رسدی زر ثمن جائداد مقروقہ منجانب کسی دائن کے بجز سائل کے

---

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۲۱ صفحہ ۶۸ و جلد ۱۴ صفحہ ۲۰۹ - (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۶۶ - یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۳ء صفحہ ۱۵۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۸ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۲۳ - (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۳۱۳ - یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۴۹ - یہی مقدمہ بمبئی لا رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۷۱۳ - یہی مقدمہ انڈین اپیل جلد ۲۸ صفحہ ۲۰۳ (پریوی کونسل)

مساوی قرقی کرنہیں ہے (۱)

حصہ رسدی — تمام ڈگریدار اپنے روپیہ کے بموجب حصہ پانیکے مستحق ہیں سوائے قرضہ سرکاری کے اور کسی کو ترجیح حاصل نہیں ہے (۲) یا بصورت کرایہ مکان کے جبکہ مکان کرایہ کے لئے نیلام کیا گیا ہو (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۴۰۴۔

زید نے ایک ڈگری بنام مسمی مرو تہا موتھو پلے کے حاصل کی بعد ازاں بکر نے ایک ڈگری بنام قائم مقامان قانونی مرو تہا موتھو پلے کے اور اوسکے ترکہ کے جو اون کے قبضہ میں تھا حاصل کی بکر نے درخواست حسب دفعہ ہذا اپنے حصہ رسدی زرثمن جائداد نیلام شدہ کی باجراء زید کی ڈگری کے پیش کی یہ تجویز ہوئی کہ بکر ایسا کرنے کا مستحق نہ تھا (۴)

جبکہ جائداد بعلت اجراء ڈگری نیلام کی گئی ہو اور دیگر ڈگریداران نے قبل نیلام کے درخواست تقسیم رسدی حسب دفعہ ہذا پیش کی ہو تو وہ شخص جس کی جائداد نیلام کی گئی مجاز ہے کہ نیلام حسب آرڈر ۲۱ رول ۸۹ بذریعہ داخل کرنے صرف زر ڈگری کے جس کے ادا کرنے کے لئے اشتہار نیلام جاری کیا گیا تھا اور نیلام عمل میں آیا تھا منسوخ کرائے (۵)

کچھ جائداد عدالت مطالبہ خفیفہ مقام احمد آباد کی ڈگریات کے اجراء میں نیلام ہوئی قرقی مگر قبل جائداد مقروقہ کے نیلام ہونیکے دیگر دائنیان اوسی مدیون نے ڈگریات عدالت جج ماتحت بمقام مذکور سے حاصل کیں اور اپنی ڈگری کے اجراء میں اوسی جائداد کی قرقی کی درخواست کی چنانچہ جج ماتحت نے بذریعہ اجراء احکام امتناعی بنام جج عدالت مطالبہ خفیفہ کے اوس جائداد کو قرق کیا بعد نیلام کے ڈگری داران ڈگریات صادرہ جج ماتحت نے حصہ رسدی کا دعویٰ منجملہ زر وصول شدہ عدالت مطالبہ خفیفہ کے حسب دفعہ ہذا پیش کیا تجویز ہوئی کہ تاوقتیکہ ڈگریات عدالت مطالبہ خفیفہ وصول نہ ہو جائیں زر وصول شدہ کے کسی حصہ کے پانیکا استحقاق نہیں ہے (۶)

(۱) ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۳ء صفحہ ۹۲ ۔ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۴۳۱ ۔

(۲) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۵۳ ۔ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۹ ۔

(۴) مدراس لا ٹائمس جلد ۷ صفحہ ۱۵ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۹۱۷ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۴ صفحہ ۴۶۵ بہ تقلید انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۴۹۴ ۔ (۵) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۵

(۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۴ صفحہ ۴۷۲ ۔

ایک جائداد منقولہ اول اجرائے ڈگری زرنقد مصدرہ جج ماتحت باختیارات مطالبہ خفیفہ قرق ہوئی اور ایک جزو اوس کا بعدہٗ نیلام ہوا۔ باجراء ایک ڈگری زرنقد کے جو اوسی جج ماتحت نے باختیارات معمولی صادر کی تھی باقی جائداد قرق و نیلام ہوئی قبل تاریخ اس نیلام کے سائل نے واسطے اجراء ایک ڈگری زرنقد کے جو اوس کے حق میں اُسی جج ماتحت نے باختیارات مطالبہ خفیفہ صادر کی تھی درخواست کی کہ اور یہ استدعا کی کہ حصہ رسدی زرنیلام اسکو ساتھ دیگر ڈگریداران کے دیدیا جائے تجویز ہوئی کہ درخواست منظور ہونی چاہئے (۱) رحمت اللہ نے ایک ڈگری برخلاف گنگارام و یک کس دیگر کے حاصل کی باجرائے ڈگری مذکور انتا گنگارام کی جائداد سبارڈینیٹ جج درجہ دوم بیجاپور نے قرق کی اور ایک حکم نیلام صادر کیا گیا۔ دتاتریا نے برخلاف انتا گنگارام ایک ڈگری عدالت سبارڈنیٹ جج درجہ اول شولاپور سے حاصل کی اور عدالت مذکور سے انتا گنگارام کی اوس جائداد کی قرقی اور نیلام کا حکم حاصل کیا جس کو سبارڈنیٹ جج درجہ دوم بیجاپور پہلے ہی قرق کر چکا تھا۔ اوسنے بعدازاں سبارڈنیٹ جج درجہ دوم بیجاپور کے پاس واسطے تقسیم حصہ رسدی زر وصول شدہ کے حسب دفعہ ہذا درخواست کی اور وہ درخواست نامنظور ہوئی۔ تجویز ہوئی کہ وہ روپیہ میں حصہ لینے کا مستحق نہ تھا (۲)

تابع رہن | ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۶۶ و جلد ۲۶ صفحہ ۱۴ و ۱۷ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۵۶۷ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴۷۰ و جلد ۶ صفحہ ۵۸۲ و ۵۸۴۔

لفظ ڈگریدار | ایک ڈگری دار نے بعض اراضی کو قرق کرایا تھا اور ایک اور دوسرا ڈگری دار بمقابلہ اوسی مدیون کے مستحق پانے حصہ رسدی جائداد کا حسب دفعہ ہذا ہو گیا تھا تو یہ تجویز ہوئی کہ شخص آخرالذکر مستحق پیش کرنے درخواست کا حسب آرڈر ۲۱ رول ۹۰ واسطے منسوخی نیلام کے بربنائے بےضابطگی اہم کے تھا (۳)

مواخذہ ہائے مابعد | ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۷۸ و ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۵ء صفحہ ۶۳۔

نالش واسطے دلاپانے زرمحاصل نیلام کے | ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۴ و

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۷۴۔ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۴۵۶ بحوالہ انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۷۴ و جلد ۵ صفحہ ۱۹۸۔ (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۵۷۔ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۳۱۸ و ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۳ء صفحہ ۱۱۹

انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۵۲ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۶ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۷۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۱۳ و لیکن انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۴۲ بھی ملاحظہ طلب ہے۔

روپیہ جو عدالت میں ایک غرض کے لئے ادا کیا گیا ہو وہ سرمایہ واسطے تقسیم رسدی کے نہیں ہے

حسب استدعا دو ڈگریداران کے جائداد غیر منقولہ مدیون ڈگری قرق کی گئی اور اوس کے دائنان دیگر نے محض درخواست اجراء بلا جاری کرانے قرقی کے بیع کی تاریخ مقررہ نیلام جائداد مقروقہ یعنے بتاریخ ۲۲ ستمبر شنہ ۱۹۰۹ء ڈگریان دو دائنان قارق کی بذریعہ ادا کرنے رقوم زر ڈگری عدالت میں بے باق ہوگئیں اور اثر اوس کا یہ ہوا کہ قرقی حسب آرڈر ۲۱ رول ۵۵ واگذاشت کی گئی دوسرے روز بعد اسکے کہ عدالت میں روپیہ ادا کیا گیا ایک درخواست یکطرفہ عدالت میں پیش کی گئی اور حسب استدعا مندرجہ درخواست عدالت نے حکم تقسیم رسدی اوس روپیہ کا صادر کیا جو عدالت میں داخل کیا گیا تھا اور حکم نیلام مزید جائدادوں کا صادر کیا جو قرق کی گئیں تھیں اسلئے کہ ایفاء دعاوی دائنان ڈگری کا ہو جائے۔ تجویز ہوئی کہ بمنسوخی حکم کے یہ کہ از روئے ادائے بتاریخ ۲۲ ستمبر شنہ ۱۹۰۹ء قرقی جائداد کی ختم ہو گئی اور چونکہ کوئی قرقی نہیں رہی کوئی حکم نیلام مزید جائدادوں کا نہیں دیا جا سکتا تھا جو روپیہ ادا بالیفاء ڈگریات دائنان قارق کے کیا گیا اور واسطے برخاستگی قرقی کے اوس کی نسبت یہ تصور نہیں کیا جا سکتا کہ وہ سرمایہ عدالت میں تھا اور اس حیثیت سے قابل تقسیم دیگر دائنان قارق میں تھا انہوں نے محض درخواست اجراء پیش کی تھی۔ روپیہ جو عدالت میں کسی خاص غرض کے لئے ادا کیا گیا مثلاً حسب آرڈر ۲۱ رول ۵۵ وہ بطور سرمایہ رسدی قابل تقسیم کے حسب دفعہ ہذا کے متصور نہیں ہو سکتا سرمایہ بحوالہ دفعہ ہذا وہ سرمایہ ہے جو تعمیل اجراء میں وصول ہوا ہو۔ (۱)

ایک رقم زر نقد جو بنک میں کلکٹر اور مدیون ڈگری کے نام سے مشترکا جمع تھی اور جو ملکیت مدیون ڈگری کی تھی کلکٹر نے بذریعہ چیک کے عدالت کو بہ تحریک اوس عدالت کے ارسال کی جس میں ڈگریدار نے واسطے ادا اپنی زر ڈگری کے رقم مذکور میں سے درخواست کی تھی بعد اس کے کہ چیک عدالت نے وصول کیا اور اوسکو زر نقد میں تبدیل کیا ڈگریدار نے یہہ

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۳ ۱۵۶ یہی مقدمہ بمبئی لا رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۳ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۴ صفحہ ۱۹۱۱۔

حجت کی کہ رقم مذکور حسب دفعہ ہذا مابین چند دیگر ڈگری داران مدیان ڈگری کے قابل تقسیم حصہ رسدی کے نہ تھی کیونکہ زرنقد داخل تعریف سرمایہ متذکرہ دفعہ ہذا نہیں ہے تجویز ہوئی کہ دفعہ ھذا متعلق ہے اور زر مذکور مابین چند ڈگریداران کے قابل تقسیم حصہ رسدی ہے دفعہ ہذا میں یہ حکم ہے جب کبھی کوئی روپیہ بذریعہ نیلام یا دیگر نہج پر صیغہ اجراء ڈگری میں وصول ہو تو نتائج مقررہ دفعہ ہذا عاید ہونگے۔ (۱)

اپیل حکم زیر دفعہ ہذا قابل اپیل نہیں ہے (۲) اور جبکہ حکم زیر دفعہ ہذا مابین ایسے فریقین کے صادر کیا گیا ہو جو وہی نہوں جو اوس ڈگری کے ہیں جسکے اجراء میں زر محاصل نیلام وصول کیا گیا ہو تو وہ زیر دفعہ ۴۷ مجموعہ ہذا ڈگری نہیں ہے اور اس لئے قابل اپیل نہیں (۳)

نگرانی بطور قاعدہ عام نہیں ہو سکتی کیونکہ بروئے ضمن (۲) نالش کرنیکی چارہ جوئی دیگئی ہے (۴) ہو بھی سکتی ہے (۵) اور جبکہ حق فریقین ناراض کا صریح ہو اور نتیجہ عدم دست اندازی کا تعدد کارروائیات ہو جبکہ اونکا کوئی جواب نہ ہو سکتا ہو (۶)

بطور قاعدہ عام عملدرآمد چیف کورٹ یہ ہے کہ وہ زیر دفعہ ۷۰ (۱) (الف) ایکٹ عدالتہائے پنجاب ایک مقدمہ زیر دفعہ ہذا میں اپنے اختیار سماعت غیر معمولی کے استعمال کرنے سے انکار کر دیتا ہے جس میں کہ وہ فریق جو اپنے آپکو نقصان رسیدہ بیان کرتا ہو اور قانونی چارہ جوئی اپنے لئے رکھتا ہو۔ (۷)

اصول تقدیم وتاخیر چیفکورٹ سے تجویز ہوئی کہ مدعی بروئے قاعدہ تقدیم وتاخیر اس امر پر اصرار کرنیکا مستحق تھا کہ مدعاعلیہ کو پہلے وہ روپیہ جو بروئے رہن اوس کے حق میں واجب الادا ہے اُس

---

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۲۶۴ یہی مقدمہ بمبئی لارپورٹر جلد ۶ صفحہ ۱۱ - ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۴۵۸ - (۲) ملاحظہ ہو دفعہ ۱۰۴ مجموعہ ہذا و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۲۱۰ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۶ صفحہ ۱۳۰ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۳۰۸ ۔ (۴) نمبر ۶۵ و ۸۳ ۱۹۰۵ء پنجاب ریکارڈ و پنجاب لارپورٹر نمبر ۱۳۰ ۱۹۰۵ء و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳۲ صفحہ ۳۲۵ یہی مقدمہ مدراس لاجرنل جلد ۱۹ صفحہ ۳۰۷ یہی مقدمہ مدراس لاٹیمس جلد ۵ صفحہ ۱۲۵ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۵۰۰ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۶ صفحہ ۱۳۰ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳۶ صفحہ ۱۷۶ و جلد ۴ صفحہ ۳۰۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۵ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۳۷۴ (۶) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳۲ صفحہ ۳۲۵ - (۷) پنجاب ریکارڈ نمبر ۱۲۸ ۱۹۰۶ء یہی مقدمہ پنجاب لارپورٹر نمبر ۱۹ ۱۹۰۸ء -

مکان سے وصول کرنا چاہیئے جو مدعی کے حق میں رہن نہیں ہے اور اوس مکان سے جو اوسکے یعنے مدعی کے حق میں رہن ہے صرف کمی کو پورا کرنا چاہیئے اور یہ کہ مدعی کا رہنامہ دربارہ رقم تعدادیا مدعا علیہ کی ڈگری محض زرنقد سے فائق ہے (۱)

مزاحمت اور اجرائے ڈگری

اجرائے ڈگری میں مزاحمت

دفعہ ۷۴۔ اگر عدالت کو اطمینان ہو کہ ڈگری قبضہ جائداد غیر منقولہ کے ڈگریدار کو یا جائداد غیر منقولہ نیلام شدہ بعلت اجرائے ڈگری کے خریدار کو جائداد کا قبضہ حاصل کرنے میں از طرف مدیون ڈگری یا اوس کی طرف سے کسی اور شخص کے مقابلہ یا مزاحمت ہوئی ہے اور یہ مقابلہ یا مزاحمت بلاوجہ جائز تھی تو عدالت مجاز ہے کہ حسب استدعائے ڈگریدار یا خریدار کے مدیون ڈگری یا دیگر شخص مذکور کو واسطے اوس قدر میعاد کے جو تیس دن تک ہو سکتی ہے جیلخانہ میں بھیجدے اور ہدایت کرے کہ ڈگریدار یا خریدار کو جائداد کا قبضہ دلایا جائے۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۳۳۸ ۔ ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

مزاحمت کے متعلق ملاحظہ ہوں قواعد ۹۷ لغایت ۱۰۳ ۔ آرڈر ۲۱ مجموعہ ہذا مع شرح۔

حصہ (۳)

کارروائی ہائے لاحقہ کمیشن

کمیشن جاری کرنے کا اختیار

دفعہ ۷۵۔ بلحوظی شرائط وضوابط مقررہ کے عدالت اغراض ذیل کے لئے کمیشن جاری کر سکتی ہے۔ یعنے :-

(الف) واسطے لینے اظہار کسی شخص کے۔

(ب) واسطے کرنے تحقیقات موقع کے۔

(ج) واسطے جانچنے یا تصفیہ حسابات کے۔

(د) یا واسطے بٹوارہ کے۔

دفعہ ہذا جدید قائم ہوئی ہے۔

کمیشن کا دوسری عدالت میں بھیجا جانا۔

دفعہ ۷۶۔ (۱) کمیشن اظہار گواہ کسی عدالت میں (جو ہائیکورٹ نہ ہو) بھیجا جا سکتا ہے جو سوائے اُس صوبہ کے جس میں کہ عدالت جاری کنندہ کمیشن واقع ہو۔ کسی دوسرے صوبہ میں واقع ہو اور اُس مقام میں اختیارات رکھتی ہو۔ جہاں وہ شخص کہ جس کا اظہار لئے جانے کو ہو سکونت رکھتا ہو۔

(۲) ہر عدالت جس میں ضمن (۱) کی رو سے کمیشن واسطے لینے اظہار کسی شخص کے بھیجا جاوے مطابق اُس کے اُس کا اظہار خود لے گی یا کسی اور سے لوائے گی۔ اور جب کمیشن باضابطہ تعمیل پا جائے تو وہ مع اُس شہادت کے جو اُس کی رو سے لیگئی ہو اُس عدالت میں واپس بھیجا جائے گا۔ جہاں سے کہ وہ جاری ہوا تھا بشرطیکہ حکم اجرائے کمیشن کا کچھ اور مضمون نہ ہو کہ اوس صورت میں وہ اُسی حکم کے مطابق واپس کیا جائیگا۔

دفعہ ہذا بجائے دفعات ۳۸۶ و ۳۸۸ و ۳۸۹ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کی ہے۔ مصرحہ صورتہائے متذکرہ دفعہ ۷۵ میں کمیشن جاری ہو سکے گا۔ تحقیقات موقع کے الفاظ بہت وسیع ہیں اور یہ امر قابل تشریح ہے کہ وہ صورتیں کون سی ہیں جن میں تحقیقات موقع کرنی پڑتی ہے۔ غالباً عدالت باقتضائے رائے خود فیصلہ کرے گی۔ عدالت ایسے شخص کا اظہار بذریعہ کمیشن لینے سے انکار کر سکتی ہے جو اُس کے حدود اختیارات سے باہر رہتا ہو (۱) مگر یہ اختیار عادلانہ طور پر استعمال کرنا واجب ہے (۲) اور درخواست میں قطع نظر فاصلہ کے کوئی وجہ موجہ ظاہر ہونی چاہئے۔ اگر گواہ اجنبی ہے تو درخواست معقول ہے۔ مگر جبکہ وہ ایک فریق کا نوکر ہے تو نہیں (۳) اور درخواست منظور ہونا چاہئے۔ جبکہ گواہ نہایت ضروری ہے اور فریق مخالف کو نوٹس ہونا چاہئے (۴)۔
حسب دفعہ ۴ ایکٹ حلف ہند کے موافق عدالت اور اہل کمیشن کو اختیار حلف دینے کا ہے۔ اور حسب دفعہ ۵۔ ایکٹ حلف گواہ کا اظہار بذریعہ حلف یا بیان صالحہ ہونا چاہئے اور یہ ایکٹ تمام برٹش انڈیا میں اور جہانتک کہ رعایا ملک معظم قیصر ہند کو تعلق ہے ریاستہائے ہندوستانی میں جو موافق اور دوست ملک معظم قیصر ہند کے ہیں تعلق ہے جبکہ برٹش انڈیا میں گواہ کا اظہار

(۱) ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صـ ۶۸ ۔ (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۵ صـ ۲۴۷ ۔
(۳) ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۲۵۳ ۔ (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۳ صـ ۱۳۷ ۔

ہو تو حسب قانون شہادت ہند ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ء باب ۱ جہانتک کہ وہ متعلق مقدمہ ہو۔ ہونا چاہئیے اہل کمیشن کو چاہئیے کہ تمام سوالات اور جوابات کو تحریر کرے اور فریقین کو نسبت منظوری یا نامنظوری کسی جواب کے عدالت میں عذر کرنے کی ہدایت کرے۔ (۱) جس فریق کی درخواست پر کمیشن واسطے اظہار گواہان جاری ہوا ہو اوس کو لازم ہے کہ ضروری کارروائی حاضری گواہان کے واسطے کرے (۲) اور وہ فریق جو درخواست اجراء کمیشن میں شریک نہ تھا مجاز ہے کہ سوالات جرح اُن گواہوں سے کرے جنکا اظہار بموجب کمیشن ہو (۳) جو کمیشن جاری ہوا وس کی رپورٹ تعمیلی سے یہ ظاہر ہونا چاہئیے کہ اہل کمیشن نے خود حلف لیا اور مترجم کو (اگر کوئی ہو) حلف دیا۔ (۴) اور یہ کہ شہادت حسب منشاء قانون تحریر ہوئی۔ (۵) اور اُس کی تعمیل زمانہ معینہ کے اندر کیگئی کمیشن بلا میعادی بھی ہو سکتا ہے لیکن جب میعاد مقرر کی جائے اور اہل کمیشن بعد گذر جانے اوس میعاد کے اظہار لے تو وہ اظہارات قابل قبول شہادت نہیں ہیں (۶)

۱۔ ایک جرم فوجداری کے باعث ایسے جیلخانہ میں مقید تھا جو سمال کاز کورٹ کے احاطۂ اختیار سے باہر تھا۔ جج نے مجسٹریٹ کے نام اس کے اظہار لینے کے لئے کمیشن جاری کیا۔ تجویز ہوا کہ چونکہ قیدی کے گھر کے لوگ احاطۂ اختیار میں رہتے تھے۔ صحیح نتیجہ یہ تھا کہ وہ بعد قید اُسی جگہ واپس آئے گا۔ اسلئے کمیشن جاری نہ ہونا چاہئیے تھا۔ (۷)

حکم زیر دفعہ ہذا برائے لینے اظہار گواہ بذریعہ کمیشن صرف کسی ایک وجہ بتذکرہ مجموعہ ہذا پر دیا جا سکتا ہے (۸) اگر بعدم موجودگی کسی ایک ویسی وجہ کے دیا جاوے تو خلاف اختیار ہوگا اور ہائیکورٹ زیر دفعہ ۱۱۵ مجموعہ ہذا اس میں دست اندازی کر سکتی ہے گو کہ وہ صرف حکم درمیانی ہی ہو (۹) حکم نامنظوری نگرانی کا اپیل ہو سکتا ہے (۱۰)

(۱) مورز انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۱ مندرجہ شرح ضابطہ دیوانی مولفہ بروٹن صاحب صفحہ ۵۱۹۔

(۲) الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۱۰۔ (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۔ ابتدائی۔

(۴) بنگال لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۰۱۔ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۲۶۹۔

(۶) ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۱۷۔ (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۳۴۹۔

(۸) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۲۸ یہی مقدمہ مدراس لا جرنل جلد ۱۴ صفحہ ۳۲۹ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۱ صفحہ ۶۰۔ (۹) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۱ صفحہ ۶۰۔

(۱۰) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۲۸ یہی مقدمہ مدراس لا جرنل جلد ۱۴ صفحہ ۳۲۹

کمیشن بذریعہ خط

دفعہ ۷۷ - بجائے جاری کرنے کمیشن کے عدالت مجاز ہے کہ ایک چٹھی متضمن درخواست نسبت لینے اظہار ایسے گواہ کے جو برٹش انڈیا کے باہر سکونت رکھتا ہو جاری کرے -

دفعہ ہذا بمقام ہوئیے لیٹرز آف ریکویسٹ کے لئے ملاحظہ ہو قاعدہ ۵ آرڈر ۲۶ مجموعہ ہذا - اور نمونہ چٹھی کے لئے ملاحظہ ہو ضمیمہ اول اپنڈکس (ح) نمبر ۸ -

کمیشن جاری کردہ عدالتہائے ملک غیر

دفعہ ۷۸ - احکام درباب تعمیل اور واپسی کمیشن نسبت لینے اظہار گواہوں کے اون بندہائے کمیشن سے بھی متعلق ہونگے جو عدالتہائے مفصلہ ذیل سے صادر ہوں -

(الف) وہ عدالتیں جو برٹش انڈیا کی حدود سے باہر ہوں اور بموجب فرمان اعلیحضرت ملک معظم یا نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے مقرر ہوئے ہوں یا قائم رکھی گئی ہوں -

(ب) یا وہ عدالتیں جو سوائے ممالک برٹش انڈیا کے برٹش امپائر کے کسی اور جزو میں واقع ہوں -

(ج) یا وہ عدالتیں جو کسی ایسی ریاست غیر میں ہوں جو اوس وقت اعلیحضرت ملک معظم کے ساتھ ربط اور اتحاد رکھتی ہو -

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۳۹۱ - ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء کے ہے نیز ملاحظہ ہو پنجاب لا رپورٹر نمبر ۱۳۶ ۱۹۱۱ء -

کمیشن کے متعلق ملاحظہ ہو آرڈر ۲۶ مجموعہ ہذا -

حصہ (۴)

نالشات بصورتہائے خاص

نالشات ازجانب یا بنام سرکار یا افسران سرکاری بحیثیت عہدہ

نالشات ازطرف یا بنام گورنمنٹ

دفعہ ۷۹ - (۱) نالشات جو ازطرف یا بنام گورنمنٹ

ہوں۔ وہ از طرف یا بنام سیکرٹری آف اسٹیٹ بہادر ہند باجلاس کونسل رجوع کیجائینگی (۲) اس دفعہ کا مضمون اوس اطلاع پر کوئی اثر نہ ڈالیگا جو از جانب ایڈوکیٹ جنرل حسب اختیار عطا شدہ دفعہ ۱۱۱۔ ایکٹ ایسٹ انڈیا کمپنی سنہ ۱۸۱۳ء پیش کیجائے۔ +

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۴۱۶ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔ ضمن (۲) جدید ایزاد کیگئی ہے۔ ایکٹ نمبر ۲۱ و ۲۲ وکٹوریا باب ۱۰۶ دفعہ ۶۵ کے رو سے انتقال سلطنت ہندوستان منجانب کمپنی بنام ملکہ معظمہ انگلستان نافذ ہوا تھا اوس کے ذریعہ سے وزیر ہند باجلاس کونسل کی نسبت یہ قرار دیا گیا تھا کہ جو نالشات منجانب یا بنام سلطنت ہوں وہ ان کی طرف سے اور اون کے نام ہوا کریں ایک مقدمہ بنام سرکار میں بجائے سکرٹری آف اسٹیٹ ہند باجلاس کونسل کے سکرٹری اسٹیٹ لکھا گیا تجویز ہوئی کہ اس طرح سے دعوے نہیں ہو سکتا۔ (۱) ایک نالش زید پر بطور ایجنٹ گورنر جنرل دائر ہوئی اور وکیل سرکار نے منجانب گورنمنٹ اس کی جوابدہی کی اوس میں یہ تجویز ہوئی کہ مقدمہ درحقیقت گورنمنٹ پر دائر ہوا تھا (۲) حسب دفعہ ۹۔ ایکٹ دادرسی خاص صرف واسطے قبضہ اراضی کے بمقابلہ گورنمنٹ نالش نہیں ہو سکتی اور نہ گورنمنٹ پر ایسے افعال یا معاہدوں کی بنا پر نالش ہو سکتی ہے جو باختیار شاہی سرزد یا منعقد ہوئے ہوں شاہی اختیار سے وہ اختیار مراد ہے جو کوئی شخص قانوناً بجز بادشاہ یا کسی دوسرے شخص کے جس کو ایسا اختیار منجانب بادشاہ سپرد کیا گیا ہو نکر سکتا ہو (۳) جیسا کہ کسی جاگیر کا ضبط کرنا اور کسی ملک کی سلطنت کا لیتا (۴) اور نہ اس ہرجہ کی بابت گورنمنٹ پر نالش ہو سکتی ہے جو کسی دریا کے گھاٹ کے لینے سے ہو جو مجسٹریٹ نے لے لیا ہو (۵) ہاں اون افعال کی بابت گورنمنٹ پر نالش ہو سکتی ہے جو ایسے افسران سے سرزد ہوئے ہوں جو واسطے مقرر اور وصول کرنے محصول آبکاری و مسکرات مقرر ہوں (۶) ایک مقدمہ میں یہ تجویز ہوئی کہ سرکار کمپنی ناجائز افعال افسران کے ذمہ وار نہیں ہے اور نہ اون افعال کی ذمہ دار ہے جو بموجب حکم لوکل گورنمنٹ کے سرزد ہوئے ہوں مثلاً جبریہ مکان سکونت دیوان ریاست بڑودہ واقع بمبئی کا ضبط کرنا اور جبراً اسکے کاغذات کا بموجب حکم لوکل گورنمنٹ

(۱) بمبئی ہائیکورٹ جلد ۵ صفحہ ۱ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۴۔ (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۱۴۲۔ (۳) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۔ (۴) مورس انڈین اپیل جلد ۷ ضمیمہ و لا رپورٹ اپیلہائے سندھ جلد ۲ صفحہ ۱۰۸ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۱۹۱ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۱ +

ضبط کرنا بھی ایسا ہے جس کی ذمہ وار کمپنی نہیں ہے سکرٹری آف اسٹیٹ اون افعال کا ذمہ دار ہے جو ملازم سرکار اُن امور میں کریں جو کوئی شخص بغیر اسکے کہ اوس کو اختیارات منجانب سلطنت دیئے گئے ہوتے نہیں کرسکتا۔ (۱) اصول اون معاملات کا یہ ہے کہ گورنمنٹ ہند کی دو حیثیتیں ہیں ایک شاہی اور دوسرے وہ امور بھی گورنمنٹ نے اختیار کئے ہیں جو ہر شخص بلا اختیار شاہی کرسکتا تھا مثلاً کسی قسم کی تجارت کرنی امر اول الذکر کی نسبت گورنمنٹ پر کوئی نالش نہیں ہوسکتی اسلیئے کہ اصول قانون یہ قرار دیا گیا ہے کہ بادشاہ سے غلطی سرزد نہیں ہوتی تو جو امور کہ اختیارات شاہی کے موافق کئے جائیں اون میں کچھ غلطی اس اصول کے موافق نہیں ہوسکتی اور اس لئے نالش بھی مسموع نہیں ہوتی لیکن امور سلطنت نے ایسے اختیار کئے ہیں جو صرف بادشاہی نہیں بلکہ عام آدمی بھی کرسکتے ہیں اوس میں بادشاہ کی حیثیت بھی مثل عام الناس کے ہے اور اون کی بابت اسی طرح بادشاہ پر بھی نالش ہوسکتی ہے جیسے کہ دیگر اشخاص پر چنانچہ ایک مقدمہ میں یہ تجویز ہوئی کہ جب گورنمنٹ نے ڈاک جاری کی ہے تو اسباب کے لیجانے میں جو غفلت کی وجہ سے ہرجہ ہو اس کی گورنمنٹ ذمہ وار ہے۔ (۲)

نالشات از طرف یا بنام سکرٹری آف اسٹیٹ بہادر ہند باجلاس کونسل

ذمہ واری سکرٹری آف اسٹیٹ بہادر باجلاس کونسل کی نالش کئے جانے کے متعلق اسٹیٹیوٹ ۲۱ و ۲۲ وکٹوریا باب ۱۰۶ پر منحصر ہے اور خاص کر اُس کی دفعہ ۶۵ پر (۳)

نالش بنام گورنمنٹ

نیز ملاحظہ ہو اودھ کیسز جلد ۴ صفحہ ۳۳۲ مندرجہ زیر دفعہ ۹ مجموعہ ہذا و بمبئی لارپورٹر جلد ۶ صفحہ ۱۳۱۔

پورا عہدہ درج ہونا چاہئے۔ یعنے سکرٹری آف اسٹیٹ بہادر ہند باجلاس کونسل " صرف سکرٹری آف اسٹیٹ " کے خلاف دعوے نہیں چل سکتا ہے (۴) اور وہاں نالش ہونی چاہئے جہاں بناء دعویٰ پیدا ہوئی ہو (۵) سکرٹری آف اسٹیٹ کو ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۵۰ء (حفاظت افسران جوڈیشل کا فائدہ نہیں ملسکتا ہے (۶) اگر دعوے میں غلط عہدہ دار کا نام درج کیا گیا ہو تو اپیل میں

(۱) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۱۔ (۲) الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۹۵۔ (۳) ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۷ صفحہ ۱۸۹ و مجموعہ ضابطہ دیوانی او کنیلی صاحب۔ : بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ اپیل جلد ۵ صفحہ ۱ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ا صفحہ ۱۱۔ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۵۶۔

(۶) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۴۶۶۔

بجائے اسکے سکرٹری آف اسٹیٹ باجلاس کونسل ترمیم کیا جا سکتا ہے (۱) گورنمنٹ پر معاہدہ کے فسخ کرنے کی بابت نالش ہو سکتی ہے (۲) اور اسیطرح اگر کوئی بلا وجہ موقوف کیا گیا تو بھی گورنمنٹ پر ہرجہ کی نالش ہو سکتی ہے (۳) دوسرا امر یہ ہے کہ جو اختیارات کسی افسر کو گورنمنٹ کی طرف سے حاصل ہوں اور اُن اختیارات سے متجاوز ہو کر وہ افسر کوئی کام کرے تو جہانتک وہ فعل بیرون حیطہ اختیار ہے گورنمنٹ اسکی ذمہ وار نہیں ہے۔ (۴) لیکن اگر اوس فعل کو جو اختیار سے زائد واقع ہوا ہو گورنمنٹ واقعی یا قانوناً صریحاً یا ضمناً منظور کرے تو ذمہ دار ہو جاتی ہے (۵)

اطلاع نامہ

دفعہ ۸۰ — کوئی نالش بنام سیکرٹری آف اسٹیٹ بہادر ہند اجلاس کونسل یا بنام کسی عہدہ دار سرکاری کے بابت کسی فعل کے جو عہدہ دار مذکور نے اپنے اختیار منصبی سے کیا ہو رجوع نہ کیجائے گی اوس وقت تک کہ جس تاریخ کو اطلاعنامہ تحریری باندراج بنائے دعوے اور نام اور پتہ اور سکونت مدعی اور دادرسی متدعویہ مدعی کے جس حال میں کہ نالش بنام سیکرٹری آف اسٹیٹ بہادر اجلاس کونسل کے ہونے والی ہو تو لوکل گورنمنٹ کے کسی سکرٹری کے پاس یا اوس کے دفتر میں یا ضلع کے صاحب کلکٹر کے پاس یا اُسکی دفتر میں اور جس حال میں کہ نالش بنام کسی عہدہ دار سرکار کے ہونیوالی ہو عہدہ دار مذکور کے پاس یا اوس کے دفتر میں پہنچا دیا گیا ہو اُس سے دو مہینے کا عرصہ نہ گذر لے اور عرضی دعوے میں یہ بیان مندرج ہونا چاہئے کہ ایسا اطلاع نامہ اس طور پر حوالہ کیا گیا یا پہنچا دیا گیا۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۴۲۴۔ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

دفعہ ہذا ایسے مقدمہ سے متعلق نہیں ہے

جو مقدمہ ایک ایسے تمسک پر مبنی ہو جسے نابالغ مدعا علیہ کے باپ نے لکھا ہو اور نابالغ مقدمہ کے وقت کورٹ آف وارڈس کے ماتحت ہو وہ ایسا مقدمہ نہیں ہے جس سے دفعہ ہذا کے احکام متعلق کئے جا سکیں تاکہ مدعی کو عدالت میں رجوع لانیکے حق کی تمہید کے طور پر کورٹ آف وارڈس کے نام نوٹس جاری کرنا لازم آجائے (۶)

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۴۶۰ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۶۷ و ۶۷۳۔ (۲) ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۵۲
(۳) بنگال لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۶۸۸۔ (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۴۹۷۔ (۵) مورس انڈین اپیل صفحہ ۵۳۹ و ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۶۱ (پریوی کونسل)۔
(۶) پنجاب ریکارڈ نمبر ۲۴ سنہ ۱۸۸۹ء۔

کوئی نالش رجوع نہ کی جائیگی

احکام دفعہ ھذا امریہ ہیں اور جب تک احکام دفعہ ہذا کی پوری پوری تعمیل نہ ہو چکی ہو کوئی عدالت نالش مرجوعہ کو سماعت نہیں کر سکتی اور اندرین حالات عدالت کارروائیات کو ملتوی کر کے مدعی کو مہلت نہیں دے سکتی کہ مطلوبہ نوٹس کی تعمیل کراوے بلکہ عدالت کے لئے یہی چارہ ہے کہ عرضی دعوے کو نامنظور کرے (۱) جبکہ دو ایسے افعال بناء دعوے تھے کہ جن میں سے ایک کی نسبت یقین اور دوسرے کی نسبت شک تھا کہ اون کا تعلق فرائض منصبی سے ہے۔ دعوے بوجہ نوٹس کے نہ دیئے جانے کے خارج ہوا اور مہلت واسطے ترمیم دعوے کے نہ دی گئی (۲) لیکن اگر عرضی دعوے ترمیم کیا جاوے تو سیکرٹری آف اسٹیٹ کو جدید نوٹس میعادی دو ماہ دینا ضروری نہیں ہے درحالیکہ دادرسی مستدعیہ ترمیم مذکور سے تبدیل نہ ہوئی ہو۔ اور جبکہ نالش مرجوعہ قبل ازیں بخلاف سیکرٹری آف اسٹیٹ میں یا ایک سرکاری ملازم بعد میں بطور مدعا علیہ ایزاد کیا جاوے جس کے خلاف نالش بابت کسی ایسے فعل کے نہ ہو جو اوس نے بلاواسطہ گورنمنٹ کے نہ کیا ہو اور نہ اوس کے خلاف کسی جداگانہ دادرسی کی استدعا ہو تو پھر بھی کسی نوٹس کی ضرورت نہ ہوگی (۳) خواہ افعال کا تعلق فرائض منصبی سے ہو خواہ نہ سیکرٹری آف اسٹیٹ کے برخلاف دعوے کرنے کے لئے نوٹس ضروری ہے (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۲۵۹۔ سیکرٹری آف اسٹیٹ بطور فریق مقدمہ کے ایزاد ہو سکتا ہے (۵) اگر عرضی دعوے میں درج نہ ہو کہ نوٹس دیا گیا ہے۔ مگر فی الحقیقت نوٹس دیا جا چکا ہو تو دعوے چل سکتا ہے اور عرضی دعوے ترمیم ہو سکتا ہے (۶)

آیا نوٹس دینا ضروری ہے

جبکہ کوئی عہدہ دار سرکاری اپنے ماتحت کی نسبت الفاظ ہتک آمیز استعمال کرے تو وہ مستحق اطلاع کا بابت اوس نالش کے جو اوس پر دائر کیجاوے حسب دفعہ ہذا نہیں ہے (۷)

حوالگی نوٹس

مدعی کو اختیار ہے کہ نوٹس گورنمنٹ پر نالش کرنے کے لئے بسبیل ڈاک

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۱۸۷ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۵۸۴۔
(۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۶ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۴۹۔ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۲۳۹ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۷۱ و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۴۶۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۸۳۳۔ (۶) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۸ صفحہ ۹۱۳۔ (۷) الہ آباد لا جرنل جلد ۷ صفحہ ۳۰۱ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۴۶۷

نوٹس بھیجے (۱) دفعہ ہذا کی رو سے ضروری ہے کہ ایک نوٹس عہدہ دار سرکاری کو کہ اوس کے برخلاف نالش دائر کیے جانے سے دو ماہ پیشتر دیا جانا چاہیئے۔ لیکن یہ اُس صورت سے متعلق نہیں ہوتی جہانکہ نالش معاہدہ سے پیدا ہوئی ہو (۲) نالش اوس جگہ دائر ہونی چاہیئے جہاں جائداد واقع ہو اور نوٹس بھی اوسی گورنمنٹ کو دینا چاہیئے جس کے علاقہ میں وہ جائداد واقع ہو (۳) نالش معاوضہ میں جو خلاف دو اسٹیٹ ریلوے کے تھی ٹرافک سپرنٹنڈنٹ نان ریلوے ہائے مذکور مدعا علیہ بنائے گئے تھے اونہوں نے یہ حجت کی کہ سکرٹری آف اسٹیٹ پر نالش ہونی چاہیئے تھی اور نوٹس حسب دفعہ ہذا دیا جانا چاہیئے تھا۔ تجویز ہوئی کہ نالش بمقابلہ سرکار تھی اس لئے سکرٹری آف اسٹیٹ پر حسب دفعہ ۷۹ نالش ہونی چاہیئے تھی اور جب تک نوٹس حسب دفعہ ہذا جاری نہ کر دیا جائے نالش سکرٹری آف اسٹیٹ پر نہیں ہو سکتی اور نہ مدعی کو یہ اجازت دیجا سکتی ہے کہ بجائے اونکے نام سکرٹری آف اسٹیٹ کا بہ ترمیم عرضی دعوے درست کرے (۴) نوٹس نالش بنام سکرٹری آف اسٹیٹ ہند باجلاس کونسل مقتضیہ دفعہ ہذا سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ نالش بر بنائے غفلت ہے اور عرضی دعوے ابتدائی بر بنائے مذکور تھی اور بعد ازاں استدعائے ترمیم عرضی دعوے کیگئی کہ ایک بناء مخاصمت باعث امر تحلیف ذہنی کے قائم کیجائے تجویز ہوئی کہ ایسی ترمیم عرضی دعوے کی اجازت نہیں دیجا سکتی اجازت دست برداری کرنے کی نالش سے دیگئی (۵) مدعی انعام دار موضع کو کلکٹر نے حکم دیا کہ اہتمام موضع عہدہ داران سرکاری کے سپرد کریں اس بناء پر کہ جو امور واقع ہوئے تھے اراضی انعام دار قابل ضبطی بحق گورنمنٹ ہو گئی تھی مدعی نے برطبق اسکے بلا دینے اطلاع مقتضیہ دفعہ ہذا کے ایک نالش بنام سکرٹری آف اسٹیٹ ہند باجلاس کونسل واسطے استقرار اس امر کے دائر کی کہ وہ مستحق قبضہ موضع کا بطور انعام دار ہے اور حکم امتناعی دوامی کی رو سے استدعا کی کہ مدعا علیہ ضبط کرنے سے باز رہے۔ تجویز ہوئی کہ نالش بوجہ نہ دیئے جانے نوٹس مقتضیہ حسب دفعہ ہذا کی ناقص ہے (۶) صحیح طریقہ جانچ کسی نالش کا واسطے اغراض دفعہ ہذا کے یہ ہے کہ آیا فعل بھی جسکی شکایت

(۱) پنجاب ریکارڈ نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۱ء (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۶۹۷ -

(۳) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۴ء صفحہ ۵۸ - (۴) اودھ کیسز جلد ۴ صفحہ ۱۳۳ -

(۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۸ صفحہ ۷۹۷ - (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۵ صفحہ ۳۶۲ یہی مقدمہ بمبئی لا رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۲۷۳ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۱۰ صفحہ ۶۳۹ -

کیگئی کہ عہدہ دار سرکاری نے کیا جسپر نالش کیگئی اول ایک جداگانہ فعل عہدہ دار مذکور کا تھا ثانیاً آیا وہ فعل اوس نے بحیثیت عہدہ کے کیا یا نہیں یہ دونوں اجزائے کا شامل ہونا اسلئے ضروری ہے کہ نوٹس حسب دفعہ ہذا بطور ایک شرط ماقبل نالش کے دیجائے (۱) کمیٹی چھاونی جو حسب ایکٹ چھاونی ہائے ہند قائم کیگئی ہو ایک عہدہ دار سرکاری حسب منشاء دفعہ ۲ ضمن (۱۷) کے ہے قبل اس کے کہ کمیٹی پر نالش دائر کی جاسکے نوٹس محکومہ دفعہ ہذا دیا جانا چاہئے (۲) نوٹس کی ضرورت صرف انہیں صورتوں میں ہے کہ جب نالش ان افعال کی بناء پر کیجائے جو سکرٹری آف اسٹیٹ یا عہدہ دار سرکاری نے اپنے اختیار منصبی سے کئے ہوں ورنہ ضرورت نہیں (۳) الفاظ "بابت کسی فعل کے سکرٹری آف اسٹیٹ کی صورت سے متعلق نہیں (۴) وہ صرف عہدہ دار سرکاری کی صورت سے متعلق ہیں۔ مدعاعلیہ نہ صرف عہدہ دار سرکاری ہونا ہی ضروری ہے۔ بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ فعل مذکور عہدہ دار مذکور نے بحیثیت سرکاری کیا ہو (۵) اگر ایسا نہ ہو تو دفعہ ہذا متعلق نہیں (۶) نوٹس کی غرض یہ ہے کہ مدعاعلیہ کو کچھ مہلت دیجاوے تاکہ وہ اس امر کا فیصلہ کرلے کہ آیا تلافی کردی جانی چاہئے یا نہیں اور یہ اصول ہر ایک نالش سے متعلق ہوسکتا ہے (۷) جبکہ دادرسی مستدعیہ بابت حکم امتناعی کے ہو تو بھی نوٹس ضروری ہے لیکن ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۶ صفحہ ۲۸۔ عذر نہ دیئے جانے نوٹس کا صرف سیکرٹری آف اسٹیٹ ہی کرسکتا ہے جبکہ اُس کے خلاف کسی دادرسی کا دعوےٰ نہ ہو تو کسی نوٹس کی ضرورت نہیں ہے (۹)

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳۵ صفحہ ۴۲ یہی مقدمہ بمبئی لارپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۸۲۵۔ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴۳ صفحہ ۵۸۳ بہ لحاظ انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۶۹۷۔ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۱۴۴ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۱۷۔ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۲۳۹۔ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴۲ صفحہ ۵۸۴ جو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۲۲۰ و ۲۲۲ میں ممیز کیا گیا و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۲۳۹ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۵۲۹۔ اور مقابلہ طلب ہمراہ۔ انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۱۴۴ سے انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۵۶۷۔ (۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۲۲۰ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۴۲ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۶ صفحہ ۲۸ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۶۵ و انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۵۱۴۔ (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۳۹ و ۲۴۳ و ۲۴۴۔ (۸) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۷ صفحہ ۲۴۴۔ (۹) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۱۱۳۰ و کلکتہ لاجرنل جلد ۱ صفحہ ۵۴۲۔

استحقاق نوٹس افسر سرکاری کا استحقاق نوٹس کی بابت صرف ان صورتوں میں ہے کہ فرائض منصبی کے انجام دہی میں اس سے کوئی فعل نقصان رسان بوجہ عدم توجہ ہو گیا ہو (۱) مدعی نے مدعاعلیہ پر چند بہی جات دلاپانے کی نالش کی جس کی بابت اُن کا بیان تھا کہ مدعاعلیہ نے جو ایک سب انسپکٹر پولیس تھا بدوران تلاشی جو مطابق احکام دفعہ ۱۶۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی گئی تھی لے گیا تھا تجویز ہوئی کہ مدعاعلیہ اگر بہی جات لے بھی گیا تھا جن کی بابت اوس کو انکار ہے تو بحیثیت افسر پولیس لے گیا تھا اور نالش بدون دینے نوٹس کے قابل مسموع نہیں (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۳۶ جبکہ کلکٹر بحیثیت گارڈین واسطے ایک نابالغ کے مدعاعلیہ بنایا گیا ہو یا بطور ولی دوران مقدمہ کے تو ایسی صورت میں وہ مستحق ہیں کہ اوس کو نوٹس دیا جاوے (۳) لیکن جبکہ ایک پولیس افسر کی نسبت ثابت ہوا کہ اوس نے اپنے عہدہ کی حیثیت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر خلاف قانون اور جابرانہ افعال کئے ہیں جس کے لئے کوئی وجہ معقول موجود نہ تھی تو تجویز ہوا کہ نوٹس کی ضرورت نہیں ہے (۴)

نالش ہرجہ میں جو بنام عہدہ داران پولیس تھی مدعی نے بیان کیا کہ مدعاعلیہم نے شنکر کو جھوٹی رپورٹ کرنے کی خلاف مدعی کے کوتوالی میں جہاں مدعاعلیہم تعینات ہیں ترغیب دی اور مدعاعلیہم نے مدعی پر الزام ارتکاب جرم دفعہ ۴۵۷ تعزیرات ہند لگایا اور اوس کو گرفتار کیا اور برائے تجویز مجسٹریٹ کے روبرو بھیجا بعد اس کے شنکر سے ایک جھوٹا استغاثہ عدالت میں بنام مدعی بجرم دفعہ ۳۸۰ تعزیرات ہند دائر کرایا اور مدعی بری ہوا اوس نے دعویٰ ایک رقم مجموعی کا بابت ہرجہ ہر دو مقدمات کے پیش کیا بحث یہ پیش ہوئی کہ آیا حسب دفعہ ہذا نوٹس نالش مدعاعلیہم کو دیا جانا چاہئے تھا یا نہیں ۔ تجویز ہوئی کہ مدعاعلیہم نے شنکر کو ترغیب رپورٹ کرنے یا استغاثہ دائر کرنے کی دی تو مدعاعلیہم نے بحیثیت ملازمان سرکاری عمل نہیں کیا اور اس وجہ سے جہانتک کہ رپورٹ اور استغاثہ کو تعلق ہے نالش کی اطلاع دینا ضروری نہ تھا لیکن دیگر افعال منظرہ مدعاعلیہم ظاہرا بحیثیت عہدہ دار سرکاری حسب مراد دفعہ ہذا کئے گئے تھے ۔ بدیں وجہ مدعاعلیہم مستحق

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۳۱۷ و ۲۹۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۹۵ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۵۶۷ و یکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۷ بحوالہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۵۸۴ ۔

(۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۳۴۳ و ۳۴۷ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۱۷ ۔

(۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۲۰ ۔

اطلاع نامہ کے حسب دفعہ ہذا بابت افعال مذکور تھے۔ بلحاظ ترتیب نالش اجازت ترمیم کی نہیں دیجا سکتی نالش ڈسمس کی جانی چاہیئے۔ (۱)

وفات مدعی بعد نوٹس نوٹس دے کر مدعی مرجائے تو قائم مقام کو از سر نو نوٹس دینا چاہیئے (۲) اور اگر منجملہ دو مدعیان کے ایک ہی مدعی نوٹس دیدے تو ضرور نہیں کہ دوسرا بھی نوٹس دے۔ (۳)

نمونہ نوٹس نوٹس میں تین امورات درج ہونے ضروری ہیں:۔ (۱) بنائے دعوے (۲) نام اور جائے سکونت اور پتہ مدعی (۳) دادرسی متدعویہ۔ نوٹس کسی خاص نمونہ یا شکل میں ہونا ضروری نہیں۔ اگر بناء دعوے کی نوعیت پورے طور پر ظاہر ہو جائے تو نوٹس کافی ہوگا (۴) دفعہ ہذا کی غرض محض یہ ہے کہ مدعاعلیہ کو بالخصوص وجہ شکایت کی اطلاع دیجاوے اور الفاظ "باندراج بنائے دعوے" کی تعبیر سختی اور تنگی سے نہ کی جانی چاہیئے (۵) اور نہ نوٹس کو اس سختی سے پڑھا جانا چاہیئے۔ جو عرضی دعوے کے متعلق ہونی چاہیئے (۶)

عہدہ دار سرکاری ملاحظہ ہو تعریف عہدہ دار سرکاری کے لئے دفعہ ۲ ضمن (۱۷) و دفعہ ہذا آفیشل ٹرسٹی (۷) آفیشل اسائنی (۸) ایڈمنسٹریٹر جنرل (۹) کلکٹر جو بطور ایجنٹ کورٹ آف وارڈس کی کارروائی کرتا ہوا جائداد خلاف قانون قرق کرے (۱۰) افسر بندوبست تعدادی جبکہ زیر ایکٹ ۱۲ شنہ ۱۸۸۱ء بطور منیجر کے کارروائی کر رہا ہو (۱۱) کمیٹی چھاونی (۱۲) سرکاری عہدہ داران ہیں۔

(۱) اودھ کیسز جلد ۹ صفحہ ۲۷۵۔ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۱۸۷۔ (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۲۷۹ و مدراس لاجرنل جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۷۔ (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۷ صفحہ ۱۸۹ و بمبئی لارپورٹر جلد ۵ صفحہ ۳۰ و پنجاب ریکارڈ نمبر ۷۶ شنہ ۱۸۹۴ء (۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۲۷۹ و مدراس لاجرنل جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۷ و ۲۸۲ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۸ صفحہ ۹۱۳ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۱۸۷ و ۱۹۱۔ (۶) کلکتہ لارپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۵ (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۹۹۔ (۸) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۸۰۹ و بمبئی لارپورٹ جلد ۴ صفحہ ۹۲۹۔ (۹) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۸ صفحہ ۹۱۳ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۵۲۹ و ۵۳۲۔ (۱۰) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲ (اجلاس کامل)۔
(۱۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۳۹۵
(۱۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳۴ صفحہ ۵۸۳۔

استثناء گرفتاری اور حاضری عدالت سے	**دفعہ ۸۱** - اُس مقدمہ میں جو بنام کسی عہدہ دار سرکار کے بابت کسی ایسے فعل کے دائر کیا جائے جو اُس نے اپنے اختیار منصبی

سے کیا ہو۔

(الف) نہ مدعا علیہ کی ذات لائق گرفتاری کے ہوگی نہ اُس کی جائداد قابل قرقی کے ہوگی۔ اِلّا بحالت جاری ہونے ڈگری کے اور۔

(ب) عدالت مدعا علیہ کو اصالتاً حاضر ہونے سے بری کرے گی۔ اگر عدالت کا اطمینان ہو جائے۔ کہ مدعا علیہ بلا ہرج کار سرکار اپنے عہدہ سے غیر حاضر نہیں رہ سکتا۔

دفعہ ہذا بجائے دفعات ۴۶۵ و ۴۲۸۔ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

اجرائے ڈگری	**دفعہ ۸۲** - (۱) جبکہ ڈگری سکرٹری آف اسٹیٹ بہادر ہند اجلاس

کونسل پر یا کسی عہدہ دار سرکار پر بابت کسی فعل کے ہو جو اُس نے اپنے اختیار منصبی سے کیا ہو تو ڈگری میں ایک میعاد اُس کے ایفاء کے لئے مندرج ہوگی اور اگر ڈگری کا ایفاء اُس میعاد معیّن کے اندر نہ ہو تو عدالت مقدمہ کی کیفیت لکھ کر واسطے صدور حکم کے لوکل گورنمنٹ کے حضور مرسل کرے گی۔

(۲) کسی ایسی ڈگری کی بابت حکمنامہ اجراء صادر نہ کیا جائے گا۔ اِلّا اُس حال میں کہ وہ تین مہینے تک جس کا شمار کیفیت مذکور کی تاریخ سے کیا جائے گا بلا ایفاء رہے۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۴۲۹۔ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کی ہے۔

نالشات از طرف رعایائے ممالک غیر اور از طرف یا بنام والیان ریاست ہندوستانی اور والیان ممالک غیر

کب رعایائے ممالک غیر نالش کر سکے گی۔	**دفعہ ۸۳** - (۱) دشمن کے ملک کی رعایا جو برٹش انڈیا کے اندر نواب گورنر جنرل بہادر اجلاس کونسل کی اجازت سے رہتی ہو اور

دوست کے ملک کی رعایا اُسی طرح برٹش انڈیا کی عدالتوں میں نالش کر سکے گی گویا وہ اعلیحضرت ملک معظم کی رعایا ہے۔

(۲) دشمن کے ملک کی کوئی رعیت جو بلا اجازت مذکور برٹش انڈیا کی حدود کے اندر

رہتی ہو یا کسی ملک غیر میں رہتی ہو برٹش انڈیا کی کسی عدالت میں نالش نہ کر سکے گی۔

تشریح - ہر شخص جو کسی ملک غیر میں رہتا ہو جبکہ درمیان سرکار اُس ملک غیر اور مملکت متحدہ گریٹ برٹن اور آئرلینڈ کے لڑائی ہو رہی ہو اور ملک مذکور میں بلاحصول لیسنس دستخطی کسی سیکرٹری آف اسٹیٹ منجملہ سیکرٹری ہائے اعلےٰ حضرت ملک معظم یا دستخطی کسی سکرٹری گورنمنٹ ہند کے کاروبار کرتا ہو ضمن (۲) کی غرض کے لئے دشمن کے ملک کی رعیت ساکن ملک غیر تصور ہوگا۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۴۳۰ ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

دوست کے ملک کی رعایا حضور ملک معظم کی رعایا کے مساوی حیثیت رکھتی ہے۔ لیکن دشمن کے ملک کی رعایا کی صورت میں بطور شرط مالقدم اجازت حاصل کرنی لازمی ہے۔

جماعت سندیافتہ ملک غیر | جماعت سندیافتہ ملک غیر اس ملک میں بلا اسکے کہ اوس کی رجسٹری حسب ایکٹ کمپنی ہائے ہند نمبر ۶ ۱۸۸۲ء یا ایکٹ پارلیمنٹ کے ہوئی ہو بحیثیت مجموعی نالش دائر کر سکتی ہے اور ایسی نالش میں عرضی دعوے کی تصدیق منجانب جماعت کے بذریعہ کسی خاص عہدہ دار کمپنی کے حسب آرڈر ۲۹ رول ۱ کے کی جاسکتی ہے جماعت سندیافتہ جو مناسب طور پر بموجب قانون کسی ملک کے مقرر کی گئی ہو بحیثیت مجموعی دوسرے ملک کی عدالتوں میں نالش کر سکتی ہے اور اُسپر نالش کی جاسکتی ہے (۱) ایک عرضی دعوے عدالت میں داخل کیا گیا جس میں مدعی کو مسٹر جے منیجر ایکس کمپنی لمیٹڈ کا بیان کیا گیا اور متن عرضی دعوے میں چند جگہ "مدعی کمپنی" کا ذکر کیا گیا اور جو دعوے کہ عرضی دعوے میں کیا گیا وہ دعوے منجانب کمپنی کے کیا گیا یہ بیان نہیں کیا گیا کہ ایکس کمپنی ایک ایسی کمپنی تھی جس کو اختیار نالش کرنیکا از نام اور اُسپر نالش کئے جانیکا بنام عہدہ دار یا ماننددار کے دیا گیا۔ نہ یہ امر ثابت کیا گیا کہ اوسکی رجسٹری بحیثیت کارپوریشن حسب دفعہ ۴ ایکٹ کمپنی ہائے ہند کے ہوئی ہے۔ تجویز ہوئی کہ نالش ناقص طرحپر ترتیب کیگئی تھی اور وہ ڈسمس ہونی چاہئے (۲)

کب ریاستہائے ملک غیر نالش کر سکیں گی | **دفعہ ۸۴** - (۱) جائز ہے کہ کوئی ریاست ملک غیر برٹش انڈیا کی کسی عدالت میں نالش کرے۔

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۱۰۳۔

(۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۴۱۔

بشرطیکہ اعلےٰ حضرت ملک معظم یا نواب گورنر جنرل بہادر اجلاس کونسل نے اوس ریاست کو تسلیم کیا ہو۔

اور بشرطیکہ نالش کا یہ مقصود ہو کہ کوئی حق خانگی جو اوس ریاست غیر کے والی یا ریاست مذکور کے کسی افسر کو بحیثیت افسری حاصل ہو وہ دلایا جاوے۔

(۲) ہر عدالت کو اس امر واقعہ پر عدالتاً نہ لحاظ کرنا ہوگا۔ کہ ریاست غیر کو اعلےٰ حضرت ملک معظم یا نواب گورنر جنرل بہادر اجلاس کونسل نے تسلیم کیا یا نہیں کیا۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۴۳۱ ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء کے ہے شہزادگان اور رؤساء کی صورت دفعہ ہذا میں داخل ہے۔

حق خانگی | راجہ صاحب فریدکوٹ خواہ بحیثیت والی ایک ریاست غیر کے جس کو گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل نے تسلیم کیا ہو یا بحیثیت ایک رئیس باختیار شاہی یا ایک حکمران رئیس کے جس کا عہد و پیمان سرکار انگریزی سے ہے یا بحیثیت ایک اجنبی دوست کے یا بحیثیت ایک رعایائے ملکہ معظمہ کے انگریزی عدالتوں میں نالش کرنے کے مجاز ہیں۔ حقوق خانگی ریاست کے وہ خانگی حقوق ہیں جو ضرور ہے کہ ایک عدالت انصاف میں نافذ کئے جاویں۔ کیونکہ وہ حقوق ملکی یا پولٹیکل سے قابل تمیز ہیں جو خود اونکی اصلیت کی لحاظ سے ضرور ہے کہ اون کی نسبت مابین ایک ریاست اور دوسری ریاست کے کوئی معاہدہ ہو (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۷ و جلد ۲ صفحہ ۲۲۲ و جلد ۲۶ صفحہ ۹۳۱۔

اشخاص مقررہ گورنمنٹ واسطے دائر کرنے یا جوابدہی کرنے نالشات از طرف والیان باختیار کے

دفعہ ۸۵۔ (۱) وہ اشخاص جو حسب درخواست کسی والئی خود مختار یا رئیس حکمران کے عام اس سے کہ وہ بہ تبعیت برٹش گورنمنٹ کے گورنمنٹ موصوف سے اتحاد رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو اور برٹش انڈیا کے اندر رہتا ہو یا اوس سے باہر۔ یا حسب درخواست اُس شخص کے جو گورنمنٹ کے نزدیک اوس والی یا رئیس کی طرف سے کارروائی کرنیکا مجاز ہو۔ والی یا رئیس مذکور کی طرف سے نالش یا نالش کی جوابدہی کرنے کے لئے گورنمنٹ کے حکم خاص کے ذریعہ سے مقرر ہوں بمنزلہ ایسے ایجنٹان مقبولہ کے سمجھے جائینگے جن کی معرفت حاضری عدالت اور کارروائی اور ادخال درخواست منجانب والی یا رئیس مذکور کے

(۱) پنجاب ریکارڈ نمبر ۱۹۱ ۱۸۸۸ء

حسب مجموعہ ہذا عمل میں آسکتا ہے۔

(۲) جو شخص اس دفعہ کے بموجب مقرر کیا جائے وہ کسی ایک نالش خاص یا متعدد نالشات خاص کی غرض سے یا جملہ نالشات مذکور کے واسطے مقرر ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ منجانب والی یا رئیس مذکور نالش میں پیروی یا جوابدہی کرنا وقتاً فوقتاً ضروری ہو۔

(۳) جو شخص اس دفعہ کی رو سے مقرر کیا جائے وہ دوسرے اشخاص کو نالش یا نالشات مذکور میں حاضر ہونے اور درخواستیں گذراننے اور افعال کرنے کا مجاز کر سکتا ہے یا اُن کو مقرر کر سکتا ہے۔ گویا کہ شخص مذکور خود فریق نالش ہے۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۴۳۲ - ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

اشخاص جو نالش یا نالش کی جوابدہی کرنے کے لئے مقرر ہوں

دفعہ ہذا کا یہ مقصود نہیں کہ وسعت آرڈر ۳ قاعدہ ۲ مجموعہ ہذا کو محدود کرے۔ ایک والی خود مختار اپنے نام سے اور معرفت ایک مجاز ایجنٹ کے علاوہ اُس کے جو زیر دفعہ مقرر کیا گیا ہو نالش رجوع کر سکتا ہے (۱) پولٹیکل ایجنٹ تاوقتیکہ بالخصوص مقرر نہ کیا گیا ہو رئیس حکمران کی طرف سے نالش نہیں کر سکتا (۲)

عرضی دعوے ایک نالش پر جو عدالت مال میں منجانب ایک رئیس حکمران کے داخل کیگئی تھی ایسے شخص نے دستخط کئے تھے جس کو بوقت کرنے دستخط کے گورنمنٹ نے خاصکر بغرض مذکور حسب دفعہ ہذا مقرر نہیں کیا تھا لیکن شخص مذکور قبل انقضائے میعاد سماعت نالش مذکور حسب دفعہ ہذا مقرر کیا گیا مدعاعلیہ نے یہ عذر کیا کہ عرضی دعوے پر تصدیق اور دستخط خلاف قانون کئے گئے۔ تجویز ہوئی کہ دفعہ ہذا نالشات متدائرہ عدالت مال سے جو حسب احکام ایکٹ قبضہ اراضی دائر کی جائیں متعلق ہیں نظر بحالات عرضی دعوے جملہ اغراض کے لئے صحیح اور درست ہیں۔ (۳) جب عرضی دعوے پر دستخط اور اُس کی تصدیق ایسا شخص کرے جو حسب دفعہ ہذا کسی نالش منجانب فرمانروائے مطلق یا رئیس حکمران کی پیروی یا جوابدہی کے واسطے خاص طور پر مقرر کیا گیا ہو اوس عرضی دعوے پر حسب ضابطہ دستخط حسب مراد شرط

(۱) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۵۱ - یہی مقدمہ ویکلی نوٹس ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۳۵ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۳۶ - (۲) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۵۳ و ۵۵ - (۳) ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۸۹ یہی مقدمہ انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۶۳۵

آرڈر ۶ رول ۱۴ و ۱۵ سے ہونے چاہئیں (۱)

نالش بنام والی یا رئیس حکمران یا سفیر یا ایلچی کے

دفعہ ۸۶ ۔ (۱) جائز ہے کہ نالش بنام کسی والی یا رئیس مذکور اور بنام سفیر یا ایلچی کسی ریاست غیر کے بعد حصول اجازت نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل جس کی تصدیق کے لئے سارٹیفکٹ و دستخطی کسی سیکرٹری گورنمنٹ ہند کا ضرور ہوگا کسی عدالت مجاز میں دائر کیجائے ۔ مگر بلا حصول اجازت مذکور کے دائر نہ ہوگی ۔

(۲) ایسی اجازت کسی ایک یا متعدد نالشات خاص کی نسبت یا جملہ نالشات قسم یا اقسام خاص کی نسبت دیجائے گی اور اُس میں بہ تعلق نالش یا قسم نالشات کے تصریح اُس عدالت کی ہوگی جس میں والی یا رئیس یا سفیر یا ایلچی مذکور کے نام نالش دائر کی جائے لیکن اجازت مذکور نہیں دیجائے گی تاوقتیکہ گورنمنٹ کو ظاہر نہ ہو۔

(الف) کہ والی یا رئیس یا سفیر یا ایلچی مذکور نے اسی عدالت میں اُس شخص کے نام نالش دائر کی ہے جو اُسپر نالش کرنا چاہتا ہے ۔

(ب) یا کہ وہ والی یا رئیس یا سفیر یا ایلچی اُس عدالت کے علاقہ کی حدود ارضی کے اندر خود یا معرفت اور شخص کے تجارت کرتا ہے ۔

(ج) یا کہ کوئی جائداد غیر منقولہ واقع حدود مذکور اُس کے قبضہ میں ہے اور اوسپر نالش اسی جائداد کی نسبت یا اوس روپیہ کی نسبت جو جائداد مذکور پر لیا گیا ہے دائر ہونے والی ہے ۔

(۳) کوئی والی یا رئیس یا سفیر یا ایلچی مذکور احکام مجموعہ ہذا کی رو سے گرفتار نہیں ہو سکے گا اور تاوقتیکہ نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی اجازت مصدقہ حسب مذکورہ بالا حاصل نہ کرلی جاوے کوئی ڈگری والی یا رئیس یا سفیر یا ایلچی مذکور کی جائداد پر جاری نہیں کیجائے گی ۔

(۴) نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل گزٹ آف انڈیا میں اشتہار دیگر کسی

(۱) پنجاب ریکارڈ نمبر ۱۴۱ سنہ ۱۹۰۲ء ۔ یہی مقدمہ پنجاب لا رپورٹر نمبر ۴۵ سنہ ۱۹۰۲ء بحوالہ نمبر ۱۶۵ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۵۱ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۳۶ و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۵۷۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۷ ۔

لوکل گورنمنٹ کو اور کسی سیکرٹری گورنمنٹ موصوف کو اختیار عطا فرما سکتے ہیں کہ نسبت کسی والی یا رئیس یا سفیر یا ایلچی متذکرہ اشتہار مذکور کے وہ اختیارات عمل میں لائیں جو نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اور سکرٹری گورنمنٹ ہند کو اس دفعہ کی گذشتہ ضمنوں کی رو سے حاصل ہیں۔

(۵) جائز ہے کہ کوئی شخص بحیثیت اسامی جائداد غیر منقولہ کے نالش بغیر اوس اجازت کے جس کا ذکر اس دفعہ میں ہے اوس والی یا رئیس یا سفیر یا ایلچی پر دائر کرے جس کی طرف سے جائداد مذکور اوس کے قبضہ میں ہو یا وہ قابض ہونے کا دعوے کرتا ہو۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۴۳۳ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے ضمن (۲) کی عبارت ایسی بنائی گئی ہے کہ فیصلہ گورنمنٹ کا قطعی ہونا اور اوس کا عدالت میں لائق اعتراض نہ ہونا واضح ہو جائے۔

منشاء دفعہ ہذا کا کیا ہے | منشاء دفعہ ہذا کا یہ ہے کہ بادشاہ یا رئیس خود مختار پر واسطے کسی ایسے فعل کے جو متعلق مملکت ہو نالش عدالتہائے دیوانی میں نہیں ہو سکتی اور یہی اصول عدالتہائے ہندوستان میں بھی تسلیم کیا گیا ہے اور یہ تجویز ہوئی ہے کہ خود مختار ریاست کی گدی نشینی کا امر عدالت ہائے دیوانی میں سماعت نہیں ہو سکتا لیکن جب راجہ اپنے تئیں خود محکوم عدالت کا کر دے تو اوس پر واسطے کسی جائداد واقع برٹش انڈیا کے نالش ہو سکتی ہے۔ (۱) اور یہ بھی تجویز ہوئی تھی کہ خود مختار رئیس ہندوستانی پر واسطے ایسے قرضہ کے جس کا معاملہ برٹش انڈیا میں ہوا ہو نالش نہیں ہو سکتی (۲) اب دفعہ ہذا کے موافق ایسی نالش اوس حالت میں ہو سکتی ہے جبکہ قرضہ بحالت تجارت ہوا ہو اور اجازت حسب دفعہ حاصل کی جائے اور یہی رعایت دفعہ ہذا کی رو سے سفیران ملک غیر کے لئے مقرر ہوئی ہے ولایت میں یہ تجویز ہوئی ہے کہ جو سفیر ریاست غیر کی طرف سے دربار ملک معظم میں مقرر ہو اوس پر عدالتہائے دیوانی میں نالش نہیں ہو سکتی یہ امر مشتبہ معلوم ہوتا ہے۔

برٹش انڈیا میں بغیر منظوری نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے عدالتہائے

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۴۲ (۲) فیصلہ صدر دیوانی عدالت آگرہ سنہ ۱۸۶۳ء صفحہ ۵۷۹۔

دیوانی میں نالش کیئے جانے سے بریت جو مطلق العنان والیان حکمران کو بروئے دفعہ ہذا عطا کی گئی ہے ایک خاص ذاتی رعایت ہے جس سے ترک کیا جاسکتا ہے اور اوس سے عدالتوں میں نقص اختیار سماعت پیدا ہوتا ہے اور کہ کوئی مدعا علیہ جو والی از قسم مذکور ہو الّا وہ عذر مذکور کو وقت مناسب پر نکرے تو اس وجہ سے اپنے استحقاق کو ترک کردیتا ہے اور اوس عذر کو اول مرتبہ چیفکورٹ میں بصیغہ اپیل مزید نہیں اوٹھا سکتا (۱)

والی یا رئیس

الفاظ مندرجہ عنوان میں ہندوستان کے دیسی رؤسا یا جاگیرداران گورنمنٹ شامل ہیں۔ لفظ "رئیس" کی تعریف نہیں کی گئی لیکن اس کے عام معنے سردار یا قوم یا خاندان کا سب سے بڑا آدمی ہے۔ لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ رئیس حکمران ہو۔ مگر یہہ ضروری نہیں کہ وہ با اختیارات کامل ہو۔ چنانچہ پٹاوی کا وسہائی جو ریاست کاٹھیاواڑ میں درجہ پنجم کا تعلقہ دار ہے ایک حکمران رئیس ہے (۲) اور جمعدار شہر اور موکلا عرب میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے (۳)

نالش بنام ریاستہائے غیر و والیان

راجہ پونچھ (پنجاب) ایک رئیس حکمران حسب مراد دفعہ ہذا ہے اور بدیں حیثیت کوئی نالش برخلاف راجہ صاحب موصوف عدالتہائے برطانیہ ہند میں بابت ایسی جائداد غیر منقولہ کے جو راجہ صاحب موصوف نے برطانیہ ہند میں حاصل کی ہو بلا اجازت ماقبل جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے رجوع نہیں کیجاسکتی (۴) قبل اس کے کہ کوئی نالش بخلاف کسی حکمران رئیس کے دائر کی جاوے شرائط مندرجہ دفعہ ھذا پوری ہونی چاہئیں۔ چنانچہ جس حال میں کہ نالش بابت دلا پانے باقیات تنخواہ کے برخلاف مہاراجہ صاحب جے پور عدالت سبارڈینیٹ جج آگرہ میں دائر کیگئی اور مدعی نے اجازت جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی حاصل کی۔ لیکن شرائط مندرجہ ضمن (۲) دفعہ ہذا موجود

(۱) پنجاب ریکارڈ نمبر ۴ سنہ ۱۹۰۳ء یہی مقدمہ پنجاب لا رپورٹر نمبر ۶۹ سنہ ۱۹۰۳ء بحوالہ بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ مقدمات اپیل جلد ۲ صفحہ ۳۹۶ و لا رپورٹ کوئینز بنچ جلد ۱ صفحہ ۱۴۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۳۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۳۵۱ و لا رپورٹ اپیلہائے ہند جلد ۱۳ صفحہ ۱۳۴ — (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۵۴۔ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۳۵۵۔

(۴) نمبر ۱۱ سنہ ۱۹۰۹ء پنجاب ریکارڈ و پنجاب لا رپورٹر نمبر ۳۲ سنہ ۱۹۰۹ء و پنجاب ویکلی رپورٹر نمبر ۲۷ سنہ ۱۹۰۹ء و انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۶۰۴

نہ تھیں تو تجویز ہوئی کہ قابل مسموع نہیں ہے (۱) خود مختار راجہ پر جو برٹش انڈیا میں تجارت کرتا ہو بدوں اجازت قبل جناب نواب گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل کے نالش نہیں ہو سکتی (۲) اس عدالت کو جس میں نالش رجوع ہوئی ہو سارٹیفکیٹ اجازت پر غور کرنا لازمی ہے کہ آیا شرائط مندرجہ دفعہ ہذا کی تعمیل ہوئی ہے یا نہیں (۳) راجہ ٹیرہ اون اراضیات کے متعلق جو برٹش انڈیا کے اندر ہوں تابع عدالتہائے برٹش انڈیا ہے بصورت دیگر نہیں۔ (۴) مدعا علیہ نقص اجازت سے درگذر کرسکتا ہے اور نالش کی سماعت کی جاسکتی ہے۔ (۵)+

جائداد غیر منقولہ دعوے نسبت اس امر کے کہ گذارہ کا بار جائداد غیر منقولہ پر ڈالا جاوے جائداد غیر منقولہ نہیں ہے (۶)

والی یا رئیس پر کس نام سے نالش دائر کیجائیگی

دفعہ ۸۷- کوئی والی خود مختار یا رئیس حکمران اپنی ریاست کے نام سے نالش کرسکتا ہے اور لازم ہے کہ اوسی نام سے اوس پر نالش کیجائے۔

مگر اجازت متذکرہ دفعہ مذکورہ بالا دینے میں نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل یا لوکل گورنمنٹ یہ حکم دے سکتی ہے کہ والی یا رئیس مذکور پر کسی ایجنٹ کے نام سے یا کسی اور نام سے نالش کیجائے۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۴۳۳ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

ریاست کو اوس نام سے دعوے کرنا چاہیئے جو نام اس کا تسلیم کیا جا چکا ہے۔ حکومت مطلق العنان میں تمام حقوق و مرافق ملک کے حاکم ریاست کی ذات میں ہوتے ہیں مگر جمہوری سلطنت میں وہ ریاست سے وابستہ ہیں۔ مثلاً صورت اول الذکر شہنشاہ اسٹریا۔ یا شاہ ہسپانیہ ہے۔ اور صورت ثانی یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ پر صادق آتی ہے (۷)

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۳۷۹ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۷ء صفحہ ۹۵ و الہ آباد لا جرنل جلد ۴ صفحہ ۵۰۸ - ۳ - (۲) نمبر ۹۳ سنہ ۱۸۷۵ء و نمبر ۳۶ سنہ ۱۸۷۷ء و نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ۔ (۳) نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ (۴) کلکتہ لارپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۱۷ (۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۳۵۱ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۳۵ و کلکتہ لارپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۴۶۵ و کلکتہ لارپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۶۳ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۴۱۵ + (۷) چانسری اپیل جلد ۲ صفحہ ۵۹۲ +

انٹرپلیڈر یعنی نالش بمراد تصفیہ بین المتنازعین

کب نالش بمراد تصفیہ بین المتنازعین دائر ہو سکتی ہے۔

دفعہ ۸۸۔ جب دو یا کئی اشخاص دعوے مخالف یک دیگر ایک ہی زر قرضہ یا زر نقد یا دوسری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کے ملنے کا دوسرے شخص سے رکھتے ہوں اور اوس دوسرے شخص کو اوس میں سوائے خرچہ کے کچھ اور دعوے نہ ہو اور وہ صرف یہ چاہتا ہو کہ زر قرضہ یا جائداد مذکور حقدار کو ادا یا حوالہ کرے تو جائز ہے کہ وہ دوسرا شخص خود نالش تصفیہ بین المتنازعین کی بنام اُن تمام دعویداروں کے بغرض تجویز اس امر کے کرے کہ کس کو وہ زر ادا کیا جائے یا جائداد حوالہ کیجائے اور یہ کہ اُس کو بریت حاصل ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر کوئی ایسی نالش زیر تجویز ہو جس میں حقوق تمام فریقوں کے بطور مناسب تصفیہ پا سکتے ہوں تو ضرورت کسی نالش بمراد تصفیہ بین المتنازعین دائر کرنے کی نہوگی۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۴۷۰ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

منشاء دفعہ ہذا کا کیا ہے

منشاء دفعہ ہذا کا یہ ہے کہ امانت داروں کا امانت کی بابت بہت سی نالشوں کی جوابدہی سے محفوظ رکھنا ہے۔ ضابطہ دیوانی نمبر ا سنہ ۱۸۷۷ء میں کوئی ایسا ضابطہ مقرر نہیں ہوا تھا کہ امانت دار ایسی حالت میں جبکہ مختلف اشخاص اُس امانت کی بابت بمخالفت ایک دوسرے کے دعویدار ہوں تو کس طرح امانت کو حوالہ کر کے اپنی بریت حاصل کرے۔ بلکہ اوس کو منتظر رہنا پڑتا تھا کہ جب کوئی دعویدار عدالت میں دعویدار ہو تو اُسکی استحقاق کی تجویز پر امانت کی نسبت عمل مناسب کرے لیکن درحقیقت یہ امر تکلیف دہ تھا۔ اب یہ قاعدہ مقرر کیا گیا ہے کہ جب چند اشخاص بمخالفت باہمی دعویدار ہوں تو امانت دار کو اپنی برائت حاصل کرنے کے واسطے عدالت میں خود جانا چاہئے تاکہ تمام دعویداروں کے حقوق کی عدالت تجویز کر دے اور جو مستحق ہو اوس کو امانت مذکور دیدے۔ ایسا کرنے سے ایک ہی مرتبہ میں تمام دعویداروں کے حقوق کا تصفیہ ہو جاوے گا اور امانت دار بھی اپنی ذمہ داری سے بری ہو گا۔ اور جبکہ کوئی دعویدار امانت دار پر نالش کر دے تو امانت دار یہ درخواست کر سکتا ہے کہ فلاں فلاں اور اشخاص بھی اس کے دعویدار ہیں اون کو حسب آرڈر ۱ رول ۱۰ مدعا علیہ بنانا چاہئے کہ ایسی حالت میں بھی عدالت دعویداروں کے

حقوق کا تصفیہ کر دے گی۔ (۱)

نالش انٹر پلیڈر بابتدعا اس امر کے کہ متعدد جماعت ہائے مدعا علیہم کے استحقاق واقعہ اراضی متنازعہ فیہ کا استقرار کیا جاوے ازطرف اسامی بخلاف مالکان اراضی جن کے حق میں اُسنے جداگانہ قبولیت ہائے تحریر کر دی ہوئی ہوں قابل مسموع نہیں ہے (۲) نیز ملاحظہ ہو آرڈر ۳۵ مجموعہ ہذا مع شرح +

حصہ (۵)

کارروائی ہائے خاص

ثالثی

ثالثی **دفعہ ۸۹** ۔ (۱) باستثنائے احکام ایکٹ ثالثی ہند ۱۸۹۹ء و دیگر قانون نافذ الوقت جملہ معاملات تفویض ثالثی خواہ از روئے حکم ہوں جو در اثنائے مقدمہ صادر ہو یا اس کے سوا کسی اور طرح ہوں۔ اور جملہ کارروائی ہائے ثالثی احکام ضمیمہ دوم ایکٹ ہذا کی تابع ہوں گی۔

(۲) احکام ضمیمہ مذکور کسی ایسی ثالثی پر مؤثر نہ ہونگے جو اس ایکٹ کے نفاذ کے وقت زیر تجویز ہو۔ مگر اوس ثالثی سے متعلق ہوں گے جو بعد تاریخ مذکور کسی ایسے معاہدہ یا حکم کی رو سے عمل میں آئے جو قبل نفاذ ایکٹ ہذا صادر ہوا ہو۔

دفعہ ہذا جدید ہے۔ جملہ احکام متعلق ثالثی مندرجہ ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء کو اب ضمیمہ دوم میں علیحدہ کر دیا گیا ہے۔

ایکٹ ثالثی ۱۸۹۹ء میں پاس ہوا ہے۔ اور اسکا نام ایکٹ ثالثی نمبر ۹ ۱۸۹۹ء ہے۔ ایکٹ ہذا کے نافذ ہونے کے وقت جو ثالثیاں عدالتوں میں دائر ہو چکی ہوں۔ ان پر احکام کا اثر نہ ہوگا۔

---

(۱) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۲۳۱ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۷ صفحہ ۵۵۲ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۷۷۵ یہی مقدمہ کلکتہ لا جرنل جلد ۱۱ صفحہ ۵۷۷ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۸۴

بلکہ اون پر جو بعد میں دائر ہوں گی۔ یا مقرر ہونگی۔ احکام ضمیمہ دوم منسلکہ ایکٹ ہذا میں درج ہیں۔ ایکٹ مذکور عملی اغراض کے لیئے پنجاب کے متعلق نہیں اور نہ کوئی نوٹیفکیشن زیر دفعہ ۱۰ ایکٹ مذکور جاری کیا گیا ہے۔

صورت خاص

بیان صورت مقدمہ واسطے رائے عدالت کے

دفعہ ۹۰ - اگر بعض اشخاص اقرار تحریری کریں کہ وہ کوئی مقدمہ واسطے رائے عدالت کے پیش کرینگے تو عدالت اُس مقدمہ کی تجویز اور تصفیہ حسب طریقہ مقررہ کرے گی۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۵۲۷ - ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

ملاحظہ ہو آرڈر ۳۶ - مجموعہ ہذا مع شرح۔

نالشات متعلق معاملات عام

امور باعث تکلیف عام

دفعہ ۹۱ - (۱) درصورت کسی امر باعث تکلیف عام کے صاحب ایڈوکیٹ جنرل یا دو یا زیادہ اشخاص بعد حصول منظوری تحریری افسر مذکور کے نالش واسطے صدور حکم امتناعی یا کسی اور دادرسی کے جو حالات مقدمہ کے مناسب ہو دائر کرسکتے ہیں گو کہ کوئی ہرجہ خاص نہ ہوا ہو۔

(۲) مضمون دفعہ ہذا ایسے حق نالش میں مخل نہ ہوگا جو سوا دفعہ ہذا کے کسی اور طرح حاصل ہو۔

دفعہ ہذا جدید ہے۔

امر باعث تکلیف دو قسم کا ہوتا ہے یعنے خاص اور عام پہلے کوئی پرائیویٹ شخص تا وقتیکہ کوئی خاص ہرجہ ثابت نہ کرے امر باعث تکلیف عام کی بابت نالش نہ کرسکتا تھا بروئے دفعہ ہذا اجازت دی گئی ہے کہ امر تکلیف عام کی بابت پرائیویٹ اشخاص نالش کرسکتے ہیں لیکن بمنظوری ماقبل ایڈوکیٹ جنرل خواہ کوئی ہرجہ خاص نہ ہوا ہو۔ اختیارات جو بروئے دفعہ ہذا ایڈوکیٹ جنرل کو مفوض ہیں۔ پنجاب میں جملہ ڈپٹی کمشنران کو دیئے گئے ہیں (۱)

---

(۱) نوٹیفکیشن نمبر ۱ - اے - مورخہ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۹ء گورنمنٹ پنجاب۔

اوقاف **دفعہ ۹۲**- (۱) جو امانت صریحاً یا معنی واسطے اغراض خیرات عام یا امور مذہبی کے قرار دی گئی ہو جب اُس کی خلاف ورزی بیان کی جائے یا ایسی امانت کے انتظام کیلئے عدالت کی ہدایت ضروری متصور ہو تو ایڈوکیٹ جنرل یا دو یا کئی اشخاص جو اُس امانت میں غرض رکھتے ہوں اور ایڈوکیٹ جنرل کی رضامندی تحریری حاصل کرچکے ہوں۔ اصل عدالت دیوانی مرافعہ اولے میں یا کسی اور عدالت میں جسے لوکل گورنمنٹ نے اس بارے میں اختیار عطا کیا ہو جس کے اختیار سماعت کی حدود ارضی کے اندر کل یا کوئی جزو شے امانتی کا واقع ہو واسطے حصول ڈگری امور مفصلہ ذیل کے نالش رجوع کرسکتے ہیں عام اس سے کہ نالش میں شے دعوے نزاعی ہو یا نہ ہو۔

(الف) موقوفی کسی امین کی۔

(ب) تقرر نئے امین کا۔

(ج) حوالہ کیا جانا کسی جائداد کا امین کو۔

(د) حکم دینا تیاری حسابات اور تحقیقات کا۔

(ہ) قرار دینا کہ جائداد امانتی کا کس قدر حصہ یا حق کسی خاص غرض امانت کیواسطے علیحدہ کیا جاوے گا۔

(و) اس بات کی اجازت دینا کہ کل یا کوئی جزو جائداد امانتی کا کرایہ یا پٹہ پر دیا جائے یا بیع کیا جائے یا رہن رکھا جائے یا بدل لیا جائے۔

(ز) قرار دینا ضوابط کا۔

(ح) یا دادرسی مزید اور کسی طرح کی ایسی دادرسی کرنا جو بنظر نوعیت مقدمہ کے ضروری ہو۔

(۲) سوائے اُس کے جیسا کہ ایکٹ اوقاف مذہبی ۱۸۶۳ء میں حکم ہے کوئی نالش نسبت حصول کسی دادرسی مصرحہ ضمن (۱) دفعہ ہذا کے کسی امانت مصرحہ ضمن مذکور کی نسبت دائر نہیں کیجائے گی سوائے بمطابقت احکام اسی ضمن کے۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۵۳۹ بجز فقرہ آخر ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء کے ہے ضمن (۱) میں فقرات (الف) و (د) جدید ایزاد کئے گئے ہیں ضمن (۲) جدید ایزاد کی گئی ہے۔ کیونکہ ایک رپورٹ شدہ فیصلہ میں یہ امر مشتبہ بتایا گیا تھا کہ آیا دفعہ ۵۳۹ لازمی ہے یا اختیاری۔ علاوہ دفعہ ہذا کے خاص احکام اوقاف مذہبی کے لئے ملاحظہ ہو ایکٹ نمبر ۲۰ ۱۸۶۳ء لیکن ایکٹ مذکور کے رو سے

صرف خاص دادرسی کے متعلق چارہ جوئی مقرر کی گئی ہے۔ اگر کوئی شخص کسی ایسی دادرسی کے متعلق چارہ جوئی چاہے جو ایکٹ مذکور کے حیطہ سے باہر ہو تو اُسے زیر دفعہ ہذا کارروائی کرنی چاہیئے (۱)

وسعت و اطلاق دفعہ قبل از نفاذ مجموعہ ہذا دفعہ ہذا کی وسعت اور اطلاق کے متعلق اختلاف رائے تھا چنانچہ کلکتہ ہائیکورٹ نے قرار دیا کہ دفعہ ہذا تاکیدی نہیں ہے۔ بلکہ تابل کن اور اجازتی ہے۔ اور اپنے اثر میں مجتمع نہ کہ محدود کرنے والی ہے اور کسی حق نالش میں مخل نہیں جو کہ بلا واسطہ دفعہ ہذا کے موجود ہو۔ لہذا اگر کوئی ایسی نالش ہو جو قبل از سابقہ دفعہ کے مسموع ہو سکتی تو وہ اب بھی بلا واسطہ دفعہ ہذا کے رجوع کیجا سکتی ہے۔ گو کہ وہ ایسی بناء دعوے پر مبنی ہو اور ایسی دادرسی کیلئے ہو جسکا ذکر دفعہ ہذا میں کیا گیا ہے (۲)

اور یہ کسی سابقہ موجودہ حق یا چارہ جوئی کو زائل نہیں کرتی (۳) بمبئی ہائیکورٹ کی رائے میں دفعہ ہذا اپنی وسعت اور عمل میں بہت محدود ہے اور زیر دفعہ ہذا نالش صرف اُن دادرسی ہائے کی ڈگری کے حصول کے لئے رجوع ہو سکتی ہے جو کہ اس میں مخصوص کی گئی ہیں (۴) پنجاب چیفکورٹ نے بھی اطلاق دفعہ ہذا کو صرف اُنہی دادرسی ہائے تک محدود رکھا ہے جن کی بابت اس میں ذکر ہے (۵) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۶ ۱۸۸۶ء و نمبر ۲۹ ۱۸۹۷ء و نمبر ۴۲ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ۔ اور قرار دیا گیا ہے کہ احکام دفعہ ہذا صریح ہیں اور اُن کی تعبیر سختی سے کی جانی چاہیئے (۶) الہ آباد ہائیکورٹ کی رائے بھی ایسی ہی ہے ملاحظہ ہو انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۲۷ و الہ آباد لا جرنل جلد ۳ صفحہ ۷۷۳ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۶۰ لیکن اب بذریعہ ایزادی ضمن (۲) دفعہ ہذا کے اس امر کو صاف کر دیا گیا ہے کہ دفعہ ہذا تاکیدی ہے۔ چنانچہ نالش جس میں کسی ایسی دادرسی کا دعوے کیا جائے

---

(۱) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۸ صفحہ ۴۰۴۔ (۲) انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۷۰۹ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۵۸۱ بہ پیروی انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱ و انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۴۳۲ و انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۹۷ و انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۴۱۸ و انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۶ و باختلاف انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۶۲۴ و انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۳ و انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۴ و انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۳۹۷ (۳) انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۶ و ۱۹۷۔ (۴) انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۳۳ صفحہ ۵۰۹ یہی مقدمہ بمبئی لاریورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۸۵ یہی مقدمہ مدراس لا ٹیمس جلد ۵ صفحہ ۳۰۱ (۵) نمبر ۲۲ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ (۶) نمبر ۱۱ ۱۹۰۸ء پنجاب ریکارڈ۔

جو دفعہ ہذا میں مندرج ہے کہ مطابق اور بموجب احکام دفعہ ہذا دائر کیجانی چاہئے۔ وہ حق نالش جو بلا واسطہ احکام دفعہ ہذا کے موجود ہوا ہے صراحتاً لے لیا گیا ہے۔ جہانتک نالش اور دادرسی اُس نوعیت کی ہوں جن کا کہ ذکر دفعہ ہذا میں کیا گیا ہے۔

دفعہ ہذا ایسی قسم کی نالش سے متعلق نہیں ہے۔

مدعیان ایک دہرم سالہ کے پوجاری ہیں اور اوس کے قیام اور جائداد متعلقہ کی حفاظت میں اُن کی غرض ملحوظ ہے۔ تجویز ہوئی کہ حیثیت مذکور سے مدعیان کو یہ حق کہ وہ بعض خاص انتقالات جائداد کی نسبت اعتراض کریں جسے وقف اور دہرم سالہ سے متعلق بیان اور تجویز کیا گیا ہے نہ اوس حیثیت سے کہ وہ جماعت پوجاریان کے ایسے قائم مقام ہیں جو خود ہی مقرر ہو گئے ہوں جنہیں ایک حکم حسب آرڈر اول ۸ حاصل کرنا چاہئے تھا بلکہ مدعیان کو بحیثیت اُن اشخاص کے حق مذکور حاصل ہے جو جائداد کی حفاظت میں غرض ذاتی ملحوظ رکھتے ہیں۔ یہ بھی تجویز ہوئی کہ دفعہ ہذا اس قسم کی نالش سے متعلق نہیں ہے (۱)

دفعہ ہذا ایسی صورت سے متعلق نہیں ہے جس میں وقف واسطے اغراض مذہبی و خیراتی عمل میں آیا ہو (۲)

دفعہ ہذا اُس صورت سے متعلق نہیں ہے جہانتک نالش اُس کل جماعت اشخاص کی طرف سے رجوع کی گئی ہو جو قانوناً اُس امانت کا انتظام کرنے کے مجاز ہوں جس کے کہ متعلق نالش ہے (۳)

نالش جو واسطے قائم کرنے ایک حق عام نسبت ایک امانت عامہ کے نہ ہو لیکن واسطے چارہ جوئی ایک شخصی حق کے غصب کے ہو دفعہ ہذا کی منشاء کے اندر نہیں آتی (۴) کسی مقدمہ کو دفعہ ہذا کی ذیل میں لانیکے لئے یہ ضروری ہے کہ نالش قائم مقامانہ حیثیت میں ہو اور واسطے فائدہ عامہ خلائق اور واسطے نفاذ ایک حق عامہ کے نسبت کسی امانت صریح یا معنوی کے ہو (۵)

اجازت کی ضرورت نہیں

نالش منجانب دو مسلمانوں کے واسطے استقرار اس امر کے کہ جائداد وقف ہے اور انتقال ایسی جائداد کا منجانب اُن اشخاص کے جو اوس کے مہتمم تھے وہ نالش نہیں ہے جو

(۱) پنجاب ریکارڈ نمبر ۲ بابت ۱۸۹۲ء - (۲) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۸۳ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۲۷ - والہ آباد لا جرنل جلد ۴ صفحہ ۷۳ - و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۷۸۹ - ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۵۸۱

(۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۳ صفحہ ۵۰۹ یہی مقدمہ بمبئی لا رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۸۵ یہی مقدمہ مدراس لا ٹیمس جلد ۵ صفحہ ۳۰۱

(۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۷۸۹ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۵۸۱ بہ پیروی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۶ +

داخل منشاء دفعہ ہذا ہو اور بلا حصول اجازت حسب آرڈر ا رول ۸ قابل پذیرائی ہے (۱)

واقعات جو ثابت کرنا ضروری ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ امانت کے واسطے اغراض عام کے ہونے کے لئے یہ ثابت کرنا ضروری نہیں ہے کہ امانت واسطے فائدہ کل عوام کے ہو یہ ثابت کرنا کافی ہے کہ امانت واسطے فائدہ ایک فرقہ عوام کے ہے اور ہر مقدمہ میں صریح شہادت ابتدا امانت یا اوسکے قائم کئے جانیکی دینا ضروری نہیں ہے اگر اس قسم کی شہادت ہر مقدمہ میں ضروری ہو تو بہت سی امانت عام ختم ہو جائینگی نالش حسب دفعہ ہذا واسطے برطرفی امین جائداد کے جو اغراض مذہبی یا خیراتی کے لئے وقف کیگئی ہو قابل پذیرائی ہے (۲)

کون اشخاص نالش کر سکتے ہیں

نالش بروئے دفعہ ہذا ایڈوکیٹ جنرل یا دو یا زیادہ اشخاص جو امانت مذکور میں غرض رکھتے ہوں برضامندی (باجازت تحریری) ایڈوکیٹ جنرل کے دائر کر سکتے ہیں۔ اور بلاد پریزیڈنسی کے باہر بمنظوری لوکل گورنمنٹ صاحب کلکٹر یا وہ عہدہ دار جس کو لوکل گورنمنٹ اس کام کے لئے مقرر کرے کر سکتے ہیں (۳) پنجاب میں اختیارات جو ایڈوکیٹ جنرل کو بروئے دفعہ ہذا مفوض ہیں جملہ صاحبان ڈپٹی کمشنر کو دیئے گئے ہیں اور وہ اُن کو عمل میں لا سکتے ہیں (۴) ممالک مغربی و شمالی میں لیگل ریممبرنسر کو یہ اختیارات دیئے گئے ہیں (۵) ایک شخص نالش زیر دفعہ ہذا نہیں کر سکتا۔ چنانچہ جس صورت میں کہ نالش صرف ایک مدعی نے باجازت ایڈوکیٹ جنرل رجوع کی تہی اور عرضی دعوے بعد میں بایزادی ایک دوسرے مدعی کے ترمیم کیا گیا تو قرار دیا گیا کہ نالش ناقص تہی۔ گو کہ ترمیم مذکور کے متعلق تہی ایڈوکیٹ جنرل نے رضامندی دی تھی (۶) دفعہ ہذا میں اُس نالش کا ذکر ہے جو از نام ایڈوکیٹ جنرل بہ تحریک تعلق داران ہو یا اُس نالش کا جو از نام ایسے فریق کے ہو جو امانت میں غرض رکھتے ہوں جس صورت میں کہ وہ نالش برضامندی ایڈوکیٹ جنرل ہوگی (۷) جبکہ نالش ایڈوکیٹ جنرل نے رجوع کی ہو تو اشخاص واسطہ داران

(۱) الہ آباد لا جرنل جلد ۸ ص ۷ (۲) الہ آباد لا جرنل جلد ۹ صفحہ ۱۰۷ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۱۴ ص ۶۹۸ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۴ ص ۴۶۸ ۔ (۳) ملاحظہ ہو دفعہ ۹۳ مجموعہ ہذا۔ (۴) نوٹیفکیشن نمبر ۱-۱ی مورخہ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۹ء گورنمنٹ پنجاب۔ (۵) قواعد ممالک مغربی و شمالی و اودھ بابت سنہ ۱۸۹۳ء صفحہ ۱۱۴۔

(۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۰ صفحہ ۶۰۴ ۔ و بمبئی لا رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۷۵۱ ۔

(۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۳ صفحہ ۵۰۹ و مدراس لا ٹیمس جلد ۵ ص ۳۰۱ و بمبئی لا رپورٹر جلد ۱۱ ص ۸۵ و انڈین کیسز جلد ۲ ص ۷۰ ❖

فریق نالش نہیں ہوتے صرف ایڈوکیٹ جنرل ہی فریق ہوتا ہے اور وہی اپیل کر سکتا ہے اگر اپیل کرنا مناسب نہ سمجھا ہو تو اشخاص مذکور اپیل نہیں کر سکتے (۱)

غرض رکھتے ہوں اُن اشخاص کے متعلق جو کسی مسجد یا مندر میں عبادت یا پوجا کرنے کا استحقاق رکھتے ہیں کہا جا سکتا ہے کہ غرض رکھتے ہیں اور وہ زیر دفعہ ہذا نالش کر سکتے ہیں (۲) لیکن یہ غرض فی زمانہ موجود ہونی چاہیئے نہ کہ متوقع (۳) قائم مقامان بانی یا اشخاص موتمن لہم کی نسبت کہا جا سکتا ہے کہ وہ امانت میں غرض رکھتے ہیں اور اُس کے اہتمام کے لئے نالش کر سکتے ہیں۔ لیکن وہ شخص جس کی نسبت بیان کیا گیا ہو کہ موجودہ حال قابض عہدہ کا جانشین ہونا ممکن ہے۔ ایسا نہیں جو غرض رکھتا ہو (۴) بانی کی اولاد کے متعلق نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۵۔ قائم مقامان پوجاری یا وہ اشخاص جو بطور پنڈوں کے عمل کرتے ہوں یا رہنمائی کرتے ہوں اور جاتریوں کے پرداخت امانت میں غرض رکھتے ہیں (۵) اور وہ لوگ بھی جو بلحاظ عہدہ کے بجا آوری پوجا میں واسطہ رکھتے ہوں اور سرمایہ مندر سے گذارہ کے مستحق ہوں (۶)

برضامندی بروئے دفعہ ہذا ضروری ہے کہ ارجاع نالش کے لئے رضامندی ایڈوکیٹ جنرل اور بلاد پریذیڈنسی کے باہر کلکٹر یا اُس عہدہ دار کی جس کو لوکل گورنمنٹ اس کام کے لئے مقرر کرے نالش کے رجوع کرنے سے پہلے حاصل کی جاوے۔ ممالک مغربی و شمالی و اودھ میں لیگل ریممبرنسر کی (۷) پنجاب میں صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع کی (۸) حاصل کی جانی چاہیئے چونکہ دفعہ ہذا کی غرض یہ ہے کہ خیراتہائے امانتی کی حفاظت کی جاوے اور ان کا استعمال بُری طرح سے نہ ہو اور خرچہ مقدمہ سرمایہ امانت سے ادا کیا جاتا ہے۔ اس لئے یہ لازمی ٹھیرایا گیا ہے کہ قبل از ارجاع نالش رضامندی حاصل کیجایا کرے (۹) ایڈوکیٹ جنرل یا دیگر عہدہ دار

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۱۵۵ - (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۴۱۸ و ۴۲۷ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۶۱۲ و ۶۲۲ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۴۷ و جلد ۲۴ صفحہ ۵۰ و بمبئی لا رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۵۱۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۶۵۹ و بمبئی لا رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۱۱۸ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۷ و نمبر ۲۴ سنہ ۱۸۸۵ء و نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ - (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۸۱۱ و کلکتہ لا جرنل جلد ۲ صفحہ ۴۳۱ و ۴۴۴ (۴) کلکتہ لا جرنل جلد ۲ صفحہ ۴۳۱ (۵) کلکتہ لا جرنل جلد ۲ صفحہ ۴۲۶ (۶) کلکتہ لا جرنل جلد ۲ صفحہ ۴۴۸ (۷) قواعد ممالک مغربی و شمالی و اودھ سنہ ۱۸۹۳ء صفحہ ۱۱۱ (۸) نوٹیفکیشن نمبر ۱ اے مورخہ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۹ء گورنمنٹ پنجاب - (۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۴۱۸ و ۴۲۱

کو رضامندی دینے سے پہلے غور و فکر کر لینا چاہیئے کہ نالش امانت کے لیئے مفید ہے یا نہیں (۱) بہر کیف رضامندی نالش کے رجوع کرنے سے پہلے حاصل کرنی چاہیئے چنانچہ جس صورت میں کہ نالش واسطے برخواستگی موجودہ مہنت و صرم سالہ کے اور واسطے تقرری مدعی بجائے مہنت مذکور کے ہو (۲) تو وہ قابل سماعت نہیں ہوتی جب تک کہ رضامندی (اجازت) کلکٹر (پنجاب میں) پہلے سے حاصل نہ کر لیجاوے (۳) بعد ارجاع نالش رضامندی کا حاصل کرنا اس نقص کو رفع نہیں کرتا (۴) رضامندی دعوے دائر کرنے سے پہلے لینا لازمی شرط ہے (۵) مقدمہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۸۵ - اس لحاظ سے درست نہیں - جب ایک ٹرسٹی دوسرے پر خیانت کا دعوے کرے تو رضامندی لازمی ہے (۶) اور وہی مقدمہ دائر ہو سکیگا جس کی نسبت رضامندی حاصل کر لی گئی ہو (۷) جبکہ دعوے بغیر رضامندی کے دائر کیا گیا تو خارج ہوا (۸) یا مدعی مجاز ہے کہ باجازت ارجاع نالش جدید نالش کو واپس لے لے (۹) کسی مقام مذہبی کا باضابطہ مقرر شدہ منیجر اپنے عہدہ سے بجز اس کے برخواست نہیں ہو سکتا کہ نالش دیوانی بذریعہ رضامندی (اجازت) قابل مطلوبہ دفعہ ہذا یا دفعات ۱۸ و ۱۴ - ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۳ء کے دائر کی جاوے (۱۰) رضامندی تحریری ایک خاص اجازت ہونی چاہیئے اور دو یا زیادہ اشخاص کو اُن کے نام سے دی جانی چاہیئے جبکہ رضامندی ایک شخص کو نام سے اور یک کس دیگر کو بلا اندراج نام خاص شخص مذکور کے دیجئے تو احکام دفعہ ہذا کی کافی تعمیل نہ سمجھی گئی (۱۱) نالش جو زیر دفعہ ہذا دائر کی جائے وہ مطابق اجازت (رضامندی) کے ہونی چاہیئے کیونکہ کوئی دادرسی عطا نہ کی جائے گی جو اجازت میں مندرج نہیں (۱۲) اور عدالت کسی نالش کی سماعت نہیں کر سکتی -

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۴۱۵ و ۴۲۵ - (۲) جو کہ دفعہ ہذا کی ذیل میں آتی ہے - (۳) نمبر ۸۷ سنہ ۱۹۰۷ء پنجاب ریکارڈ - (۴) ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۰ صفحہ ۶۰۳ و بمبئی لا رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۸۵۱ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۱۶۲ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۱۶۲ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۲۷ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۶۲۶ و بمبئی لا رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۸۵۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۲۲۱ (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۴۸ - (۸) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۶۲۶ و جلد ۳۰ صفحہ ۶۰۳ و بمبئی لا رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۸۵۱ (۹) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۱۶۲ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۲۷ (۱۰) نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۵ء پنجاب ریکارڈ (۱۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۱۶۲ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۲۷ (۱۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۵۷ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۴۸ +

الا اُس صورت میں کہ وہ اون معاملات تک محدود ہو جو اجازت کلکٹر (پنجاب میں اب ڈپٹی کمشنر) میں شامل ہوں (۱) جس صورت میں کہ نالش واسطے برطرفی ایک مہنت کے اور کہ عوام الناس کو ایک جدید تقرر کا اختیار دیا جاوے۔ تھی۔ قرار دیا گیا کہ نالش مسموع نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ کلکٹر کی اجازت یہ تھی کہ تقرری منجانب عدالت عمل میں آوے۔ ایسی نالش صرف اسی صورت میں مسموع ہو سکتی ہے جہانکہ اجازت عطا کردہ واسطے برطرفی موجودہ مہنت کے اور اوس کی بجائے ایک جدید مہنت مقرر کرنے کے لئے ہو (۲) اور دعوے صرف انہی بناہائے پر چلیگا جن کی نسبت رضامندی دی گئی ہے دیگر بناہائے اُس میں داخل نہیں ہو سکتیں (۳) جس صورت میں کہ مدعیان نے حسب دفعہ ہذا (۴) درخواست اجازت اجراے نالش پیش کی اور اُس نالش سے یہ مقصود تھا کہ عدالت دیوانی سے ایک کمیٹی بنابر انتظام ایک مذہبی امانت کے مقرر کرائی جاوے اور ایسی دیگر حق رسی حاصل کیجائے جس کے نامبردگان بموجب دفعہ ہذا مستحق ہوں اور صاحب کلکٹر نے صرف منظوری عطا کردی تو قرار دیا گیا کہ نالش ضرور اُن معاملات تک محدود ہونی چاہئے جو منظوری میں داخل ہوں اور کہ مدعیان بنابر برطرفی مدعا علیہ از عہدہ مہنتی نالش کرنے کے مجاز نہ تھے۔ کیونکہ عدالت کو یہ اختیار حاصل نہ تھا کہ مقصود نالش کو بڑھاوے اور کوئی دیگر حق رسی ماسوائے اُن کے جو منظوری کے الفاظ میں داخل ہوں عطا کرے (۵)

نالش کس کے خلاف دائر کی جا سکتی ہے

چونکہ اطلاق دفعہ ہذا کے لئے امانت کا موجود ہونا لازمی ہے اور اُسکا کوئی امین بھی ہونا ضروری ہے جسپر کہ خلاف ورزی امانت کا الزام ہے اسلئے نالش بخلاف امین ہوگی (۶) عرضی دعوی میں مندرج ہونا چاہئے کہ مدعا علیہ امین ہے۔ اگر وہ انکار کرے تو بذریعہ شہادت ثابت کیا جانا چاہئے۔ دفعہ ہذا نالشات برخلاف اشخاص غیر مثلاً منتقل الیہم امین یا محض مداخلت بیجا کنندگان سے جو امانت سے مخالفانہ طور پر قابض ہوں متعلق نہیں (۷) بخلاف انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۴۱۸ جس میں قرار دیا گیا ہے کہ جس حال میں کہ دعوی واسطے انتظام امانت کے ہو (جو بہرکیف دفعہ ہذا کی ذیل میں

(۱) نمبر ۷۱ سنہ ۱۹۰۸ء پنجاب ریکارڈ۔ (۲) نمبر ۱۱ سنہ ۱۹۰۸ء پنجاب ریکارڈ۔ (۳) انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۲۵۷ (۴) سابقہ دفعہ ۵۳۹ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء (۵) نمبر ۹۸ سنہ ۱۹۰۸ء پنجاب ریکارڈ (۶) انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۶ و ۱۹۰ (۷) انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۷۸۹ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۵۸۱ و کلکتہ لا جرنل جلد ۲ صفحہ ۴۳۱ بہ پیروی انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۱۰ و انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۷ و جلد ۲۰ صفحہ ۴۶ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۲۱۰ و کلکتہ لا جرنل جلد ۲ صفحہ ۴۳۱ و انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۸۱ و جلد ۱۶ صفحہ ۳۱ و ۸۱ و انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۲۳ و انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۱۵۰ و انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۶۵ و جلد ۱۵ صفحہ ۱۴۸

آتا ہے) تو اُس کے ساتھ دعوائے بیدخلی منتقل الیہم از جائداد امانتی شامل کیا جا سکتا ہے۔ نیز ملاحظہ ہو آرڈر اول قاعدہ ۳ و ۵ و ۷ و آرڈر ۲ قاعدہ ۳ مجموعہ ہذا۔ الہ آباد ہائی کورٹ میں اسٹینلی صاحب چیف جسٹس نے بہ پیروی انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۸۲ قرار دیا ہے کہ نالش زیر دفعہ ہذا میں عدالت اس امر کی تجویز کرنے کی مجاز ہے کہ کون کون سی جائدادہائے امانتی ہیں یا یہ قرار دینے کی کہ خاص انتقالات جائداد مذکور کے قابل قیام نہیں ہیں بشرطیکہ جملہ مناسب فریق اُس کے روبرو حاضر ہوں۔ اگر منتقل الیہم یا مرتہنان جو نالش زیر دفعہ ہذا میں بطور مدعاعلیہم شامل کئے گئے ہوں عدالت کی قراردادہائے نالش کو قبول نہ کریں تو امین مقرر کردہ عدالت کے لئے ضروری ہو سکتا ہے کہ نالش واسطے دلا پانے قبضہ کے رجوع کرے اور نالش زیر دفعہ ہذا میں عدالت اُس امین کو جس کو برطرفی کا حکم دیا جائے یہ ہدایت کر سکتی ہے کہ جائداد امانت جدید مقرر شدہ امین کے حوالہ کردے۔ لیکن برکٹ صاحب جسٹس کی رائے ہے کہ ایسی نالش میں عدالت مجاز نہیں ہے کہ ڈگری واسطے دلا پانے جائداد امانت از منتقل الیہ صادر کرے۔ ایسی نالش میں جو کچھ کہ مدعی حاصل کر سکتا ہے وہ ایک ڈگری مشعر تقرر امین باستقرار اس امر کے ہے کہ کون کون سی جائدادہائے امانت ہیں اور بہ ہدایت اس امر کے کہ امین مذکور جائدادہائے مذکور کو قبضہ خود میں لے لے۔ اگر امین مقرر کردہ عدالت کی جائداد امانتی کے حصول قبضہ میں مزاحمت کیجائے تو اوس کو چاہئے کہ جداگانہ نالش قبضہ عدالت مجاز میں پورا رسوم ادا کر کے رجوع کرے (۱) لیکن بہتر صورت یہی ہے کہ چونکہ دعاوی بخلاف اشخاص غیر علاوہ امین یعنے منتقل الیہم یا مداخلت بیجا کنندگان دفعہ ہذا کی ذیل میں نہیں آتے اس لئے نالشات بخلاف امین میں اُن کو شامل نہ کرنا چاہئے۔ وہ شخص جو گو امین تقرر شدہ نہ ہو۔ مگر بہ عمل خود امین ہو جائے۔ اس کے خلاف نالش زیر دفعہ ہذا ہو سکتی ہے (۲) نالش زیر دفعہ ہذا بخلاف امین ایک صریح یا معنوی امانت کے ہو سکتی ہے۔ خواہ وہ امین باستحقاق ہو خواہ بعمل خود (۳) لیکن یہ ضروری نہیں کہ چونکہ نالش بخلاف امین ہے اس لئے بہرکیف دفعہ ہذا کی ذیل میں آتی ہے۔ دیگر شرائط دفعہ ہذا بھی پوری ہونی چاہئیں۔ چنانچہ جس حال میں کہ مدعی نے ایک امین کے نام نالش کی بدیں بیان کہ وہ

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۱۱۲ و ویکلی نوٹس ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۰۱ و الہ آباد لا جرنل جلد ۲ صفحہ ۵۹۱
(۲) رسالہ گڈ فرائی صاحب دربارہ امانت ہائے طبع دوم صفحہ ۳۰ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۷۸۹ نوٹ بصفحہ ۷۹۹ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۳ نوٹ بصفحہ ۶۶۴ و بمبئی لارپورٹر جلد ۱ صفحہ ۱۱

شریک امین ہے۔ لیکن اُس کو حصہ متنازعہ یا انتظام سے خارج کر دیا گیا ہے تو وہ گویا خلاف ورزی متخیلہ دفعہ ہذا کے لئے نالش نہیں ہے اور نہ اوس کی نسبت یہ کہا جا سکتا ہے کہ اُس کو انتظام امانت کے لئے ہدایات عدالت مطلوب ہیں اس لئے ایسی نالش دفعہ ہذا کی ذیل میں نہیں آتی (۱) لیکن ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۳۔ اور نہ یہ صورت تنازعہ کہ کون جائز امین ہے جبکہ ہر دو ایسا ہونا بیان کریں (۲) اور نہ نالش منجانب اُس شخص کے جس کو بحیثیت عبادت کنندہ کے امانت میں یا مدعائے خیرات میں محض غرض سے کچھ زیادہ حاصل ہو واسطے نفاذ ایک مفوضہ حق نسبت دیکھنے اس امر کے کہ بعض مذہبی اور خیراتی اوقاف کا انتظام وہ شخص کرتا ہے جو اُس کے کرنے کا مستحق ہے بوجہ ہونے رکن ایک خاص ایک مذہبی مقام یا برادری کے (۳) نہ نالش واسطے انتقام حق انتظام کے جو مدعیان اور اُن اشخاص کو مفوض تھا جن کے کہ وہ تاریخ مزاحمت پر جس کی شکایت ہے قائم مقام تھے اور جس کو وہ واقعی طور پر عمل میں لاتے رہے ہیں باوجودیکہ وہ اشخاص جو باعث مزاحمت ہوئے تھے بطور امناء کے نامزد کئے گئے تھے (۴) لیکن وہ فریق جو بذات خود امناء ہونے کے دعویدار نہ ہوں لیکن بیان کریں کہ عہدہ امین خالی ہے۔ زیر دفعہ ہذا نالش برخلاف اُن اشخاص کے جو ناجائز طور پر امین ہونے اور بطور امناء کارروائی کرنے کے دعویدار ہوں واسطے تقرری جدید امناء کے دائر کر سکتے ہیں (۵)

فریق نالش جس صورت میں کہ خلاف ورزی امانت کی شکایت ہو اور جبکہ منتقل الیہ جائداد امانت اس امر سے انکار کرے کہ جائداد امانت واسطے اغراض مذہبی کے ہے تو وہ ایک مناسب اور ضروری فریق نالش ہے جو حسب احکام دفعہ ہذا دائر کی گئی ہو گو کوئی دادرسی مقابلہ اوس کے بطور ڈگری بیدخلی کے نہیں ہو سکتی۔ (۶) اشخاص جو نسبت وجود امانت کے معترض ہوں فریق نالش حسب دفعہ ہذا بنائے جا سکتے ہیں اور اس سے یہ لازم آتا ہے کہ وہ پابند فیصلہ کے ہوں گے جو اوس نالش میں کیا گیا ہو (۷)۔

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۴۹۶ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۱۴۸ و ۱۵۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۲۷۳ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۵۱ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۳۷۵ و ۵۰۶۔ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۲۰ و بمبئی لا رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۷۲۵ و انڈین لا رپورٹ جلد ۲۸ صفحہ ۵۴۷ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۴۵ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۵ صفحہ ۴۷ یہی مقدمہ بمبئی لا رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۶۹۰۔

(۷) الہ آباد لا جرنل جلد ۸ صفحہ ۹۶۔

برخاستگی مہنت

جب کوئی شخص کوئی موضع سنگت نانک شاہی فقیروں کو دے تو قیاس قوی یہ ہے کہ سنگت کے فائدہ کے لئے جائداد دیگئی اور نہ مہنت کے ذاتی فائدہ کے لئے اور اس قسم کی جائداد امانتی ہے عدالت بوجہ بداعمالی یا خلاف تہذیب ہونے یا خلاف ورزی معاہدہ کے مہنت کو برخاست کرسکتی ہے۔ (۱)

نالش موقوفی امناء

ایک مندر کے امین عام اور ایک پوجا کرنے والے نے عدالت ضلع میں نالش بدیں استدعا دائر کی کہ بعض امنا ناقابل قرار دیئے جائیں اور برطرف کئے جائیں اور دیگر امناء اُن کی جگہ پر مقرر کئے جائیں اور جائداد متعلق اوقاف مذکوران کے سپرد کی جائے اور واسطے انتظام امانت مذکور کے کوئی طریقہ مقرر کیا جائے اس نالش کے دائر کرنے کے لئے اجازت حسب دفعہ حاصل کی گئی تھی۔ جج ضلع نے تجویز کی کہ نالش قابل پذیرائی نہیں ہے۔ برطبق اپیل ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ نالش قابل پذیرائی ہے۔ (۲)

برخاستگی سجادہ نشین

حسب دفعہ ہذا عدالت کو اختیار نہیں ہے کہ بصورت خیانت کے بھی سجادہ نشین کو عہدہ سے برخاست کرے قبضہ و تصرف جائداد عہدہ سجادہ نشین سے قابل علیحدگی کے نہیں ہے امین جدید مقرر کرنا اور اوس کو جائداد وقف دیدینا ناممکن ہے حیثیت سجادہ نشین کی متولی سے مختلف ہے ایسی نالش میں جو حسب دفعہ ہذا واسطے علیحدگی سجادہ نشین کے دائر کیجائے جب عدالت یہ تجویز کرے کہ وہ سجادہ نشین کو اوس کے عہدہ سے علیحدہ نہیں کرسکتی تو اوس کو یہ اختیار نہیں ہے کہ سجادہ نشین کو یہ حکم دے کہ حساب دیا کرے یا حکم امتناعی مشعر اسکے جاری کرے کہ وہ جائداد کو منتقل نہ کرے۔ (۳)

نزاع متعلق جائداد وقف میں عدالت کو ثالث مقرر کرنے کا اختیار نہیں ہے

جب کہ واہب نے وقف بغرض رفع کرنے حاجات غربا و فقرا و تیمیان و مسکینان کے کیا ہو تو وقف مذکور سے ایک امانت واسطے اغراض عوام از قسم خیرات کے قائم ہوتی ہے اور جب اس قسم کا وقف

(۱) اودھ کیسز جلد ۲ صفحہ ۳۰۴ و نیز ملاحظہ ہو اودھ کیسز جلد ۱۳ صفحہ ۷۹ و جلد ۲ صفحہ ۳۰۴ و انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۱۰۰۵ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۶۵۹ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۱۴ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۴۳۵۔ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۵۳۷ یہی مقدمہ مدراس لاجرنل جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۶ (۳) الہ آباد لاجرنل جلد ۶ صفحہ ۶۳۲ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۳ صفحہ ۵۰۵

کیا جائے تو یہ سرکار کے اختیارات میں سے ہے کہ جائداد موقوعہ کو محفوظ رکھے پس اگر کوئی نزاع نسبت نوعیت جائداد وقف کے پیدا ہو تو نزاع اس قسم کی ہے جو بذریعہ استصواب ثالثان کے طے نہیں کی جا سکتی چنانچہ عدالت کو کوئی اختیار منظوری درخواست استجازت ادخال فیصلہ ثالثی کے عدالت میں نہیں ہے کسی فریق کو کوئی اختیار کسی ایسے معاملہ کے سپرد ثالثی کرنے کا نہیں ہے جو محض از قسم دیوانی کے ہو (۱)

امانت ایک عام امانت ہونی چاہئے دفعہ ہذا پہلے سے یہ فرض کر لیتی ہے کہ ایک عام امانت موجود ہے۔ اور نالش واسطے انتظام کلی یا جزوی امانت مذکور کے ہے (۲) اِس استقرار کے حاصل کرنے کے لئے دعوےٰ نہیں ہو سکے گا کہ فلاں جائداد وقف ہے (۳) اس کے رو سے اشخاص متذکرہ دفعہ ہذا کو اصناء کے نام نالش واسطے نفاذ بہتر انتظام امانت کے کرنے کے قابل کیا جاتا ہے (۴) امانت کے موجود ہونے سے یہ مراد نہیں ہے کہ مدعا علیہ امانت کو قبل اس کے کہ دفعہ ہذا متعلق ہو تسلیم کرلے لیکن نالش جاری ہونی چاہئے بناء اس بیان کے کہ وہ امانت جس کو ممکن ہے کہ مدعا علیہ تسلیم کرے یا نہ کرے معرض وجود میں تھی (۵)

امانت واسطے اغراض خیرات عام۔ ملاحظہ ہو نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۷ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۶۵۹ و بمبئی لارپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۱۸ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۶۴۵ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۴۱۲۔

امانت کی خلاف ورزی بیان کی جائے یا ایسی امانت کے انتظام کیلئے عدالت کی ہدایت ضروری متصور ہو۔ دفعہ ہذا کے اطلاق کے لئے ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ کوئی امانت اور امین ثابت ہو کوئی خلاف ورزی امانت مفہوم ہو۔ یا اگر ایسا نہیں تو یہ کہ عدالت کی ہدایت واسطے انتظام امانت مذکور کے ضروری ہے۔ خلاف ورزی امانت کا ہونا ضروری نہیں اگر ایک امانت عام ہو اور ہدایت عدالت واسطے اُس کے انتظام کے ضروری ہو تو دفعہ ہذا متعلق ہوگی (۶)

(۱) الہ آباد لاجرنل جلد ۷ صفحہ ۷۶۱ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۶ صفحہ ۲۱۹۔ بحوالہ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۳۷۔ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۶۳۱ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲۰ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۶۳۱ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲۰ (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۳۱ و ۳۲۳۔ (۵) کلکتہ لاجرنل جلد ۲ صفحہ ۴۳۱ و ۴۶۰ (۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۸ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۸ء صفحہ ۴۷ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۲۔ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۴۵۔

اگر نہ تو کوئی خلاف ورزی امانت ہو (۱) اور نہ ایسی ہدایت ضروری ہو (۲) تو دفعہ ہذا متعلق نہیں ہوتی۔ نیز ملاحظہ ہو نمبر ۷۶ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ۔ فیصلہ ۸۹ سنہ ۱۹۰۱ء مطبوعہ بصفحہ ۱۹۴

امانت کی خلاف ورزی متصور ہوگی کسی مذہبی مکان کا مہنت اس مکان کا مہتمم تصور کیا جاتا ہے جو اس کے زیر نگرانی ہوتا ہے اور اس پر یہ واجب نہیں ہوتا کہ مندر کے پوجاریوں کی اطلاع یا منظوری کے واسطے حساب کتاب پیش کرے بجز اس کے کہ شہادت سے یہ ثابت ہو جاوے کہ اس مکان کے رواج اور دستور کے مطابق اس کو ایسا کرنا پڑتا ہے۔ عدالتہائے دیوانی اس امر کی مجاز نہیں ہوتیں کہ کسی مذہبی یا خیراتی مکان میں کوئی طریق انتظام جبراً جاری کردیں۔ بجز اس کے کہ اس بات کا صاف ثبوت موجود ہو کہ اس قسم کی بدانتظامی یا بداعمالی ظہور میں آئی ہے کہ جس سے صیغہ جوڈیشل کی مداخلت مطلوب ہوگئی ہے (۳)

اختیار منتقل کرنے مقدمہ کا اشتہار منجانب لوکل گورنمنٹ حسب دفعہ ہذا میں کسی خاص حاکم عدالت کو اختیار دیا گیا تھا اور وہ مشعر اسکے تھا کہ ایک خاص قسم کے مقدمات کو فیصل کرے جو عدالت جج ضلع میں دائر تھے خلاف قانون ہے پس جج ضلع کو کوئی اختیار منتقل کرنے مقدمہ کا حسب دفعہ ہذا نہیں ہے جو اوس کی عدالت میں دائر ہو عدالت کسی خاص جج ماتحت میں جسکو اختیار لوکل گورنمنٹ نے اوسکے تجویز کرنے کا از روئے ایسے اشتہار کے دیا ہو (۴)

بیدخلی مداخلت بیجا کنندہ جائداد امانت سے۔ نالش بیدخلی مداخلت بیجا کنندہ جائداد سے جو واسطے اغراض کے امانت ہو داخل دفعہ ہذا نہیں ہے (۵)

ایڈوکیٹ جنرل کی اجازت کے بغیر نیا مدعا علیہ اضافہ کرنا۔ مدعیان نے بطور بیان کنندگان اول منظوری ایڈوکیٹ جنرل کی حسب دفعہ ہذا حاصل کی اور نالش بنام تین مدعا علیہم بابت بعض جائدادہائے خیراتی کے دائر کی جبکہ مقدمہ واسطے سماعت کے پیش ہوا دو مدعا علیہم عرضی دعوے میں سے خارج کئے گئے اور مدعیان نے اضافہ ایک اور شخص کا بطور مدعا علیہ کے استدعا کی

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۷۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۴۹۶ و جلد ۲۸ صفحہ ۲۰ و بمبئی لا رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۷۴۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۸ صفحہ ۵۴ - (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۴۹۶ (۳) نمبر ۸۹ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ - (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۹ صفحہ ۱۴۶ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۲۳ صفحہ ۲۴۳ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۴۴ - (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۶ صفحہ ۲۹ یہی مقدمہ بمبئی لا رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۴۵۹

اور اجازت حاصل کی اونہوں نے عرضی دعوے کو ترمیم کیا اور مستدعا لعض دادرسی کی بمقابلہ مدعا علیہ کے جو اضافہ کیا گیا تھا کی کوئی منظوری ایڈوکیٹ جنرل کی قبل ترمیم عرضی دعوے کے اور اضافہ مدعا علیہ جدید کے حاصل نہیں کیگئی ۔ تجویز ہوئی کہ مدعیان مستحق قائم رکھنے نالش کے بمقابلہ مدعا علیہ اضافہ شدہ اس وجہ سے نہیں ہیں کہ کوئی اجازت ایڈوکیٹ جنرل کی قبل اوسکے مدعا علیہ بنائے جانیکے نالش ہذا میں اور قبل ترمیم عرضی دعوے کے نہیں حاصل کی گئی (۱) ۔

شرائط امانت کی جس سے ایک قسم کا حق یا بار حاصل ہو

ہر شخص کہ جس کو کسی قسم کا حق یا بار جائداد امانت پر ہو یہ حق حاصل نہیں ہے اگر وہ ایسا شخص ہے جس کو مناسب اہتمام سے حسب منشاء دفعہ ہذا متعلق ہو بلکہ صرف ایسا شخص ہے جس کو کسی قسم کا حق یا بار بموجب شرائط امانت کی بنفسہ ہو (۲) ۔

وقف مذہبی متعلق شرع محمدی

چند اہل اسلام نے نالش واسطے منسوخی رہن جائداد وقف کے جو ایک مسجد سے متعلق تھی اور واسطے منسوخی اوس ڈگری کے جو بہ نفاذ رہن ہوئی تھی واسطے منسوخی نیلام جائداد مرہونہ بصیغہ اجرائے ڈگری مذکور اور واسطے انہدام اوس عمارت کے جو خریدار نے تعمیر کی تھی اور واسطے بیدخلی خریدار کے دائر کی ۔ تجویز ہوئی کہ مدعیان بحیثیت مسلمان مستحق آمدرفت مسجد مذکور و استعمال دیگر عمارات مذہبی متعلقہ وقف مذکور نالش کو قائم رکھ سکتے تھے اور دفعہ ہذا کو مقدمہ ہذا سے کچھ تعلق نہیں ہے کیونکہ وقف مذکور حسب معنی دفعہ ۲۴ ایکٹ نمبر ۶ سنہ ۱۸۷۱ء کے (ایک مذہبی امر ہے) اور اس واسطے تابع شرع محمدی کے ہے ۔ (۳)

مدعیان نے بلا اجازت لیگل ریممبرنسر کے نالش واسطے استقرار اس امر کے دائر کی کہ ایک عیدگاہ اور جائداد ملحقہ جائداد وقف ہے عدالت ماتحت نے یہ تجویز کی کہ جائداد متنازعہ جائداد وقف ہے تجویز ہوئی کہ مدعیان مستحق دائر کرنے نالش کے ہیں کیونکہ وہ مسلمان ساکن ضلع تھے اور اون کو حق مسجد میں جانے اور اوسکو واسطے پرستش کے استعمال کرنے کے حاصل تھا اور اراضیات ملحقہ متعلق مسجد کے نہیں (۴)

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۶ صفحہ ۱۶۸ یہی مقدمہ بمبئی لا رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۵۸۳ ۔ (۲) اودھ کیسز جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۲
(۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۴۹۷ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۳ء صفحہ ۱۹ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۲ صفحہ ۶۳۱ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۶ صفحہ ۸۳۵ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۷ صفحہ ۶۹۷ بہ تقلید انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۴۹۷ و جلد ۷ صفحہ ۱۷۸ و جلد ۸ صفحہ ۳۱ ۔

نالش واسطے دادرسی قسم متذکرہ دفعہ ہذا کے ہونی چاہیئے۔

گو دیگر امورات مطلوبہ دفعہ ہذا موجود ہوں۔ اگر دادرسی مطلوبہ از قسم دادرسی ہائے متذکرہ دفعہ ہذا کے نہ ہو تو دفعہ ہذا متعلق نہ ہوگی (۱)

نالش واسطے استقرار اس امر کہ جائداد وقف ہے

ایک مسلمان نے ایک شخص پر جو ایک خاص جائداد پر قابض تھا واسطے استقرار اس امر کے نالش دائر کی کہ وہ جائداد وقف تھی اوسنے اپنا تعلق ساتھ جائداد کے کوئی اور بجز اس کے کہ وہ مسلمان ہے بیان نہیں کیا اوسنے اپنی وجہ نالش یہ بیان کی کہ مدعاعلیہ نے مقدمہ سابق میں جو انہیں غریقین کے درمیان تھا ایک بیان تحریری داخل کیا جس میں اُسنے انکار کیا کہ جائداد متنازعہ وقف تھی۔ تجویز ہوئی کہ بجز اسکے کہ یہ ثابت ہو کہ مقدمہ حسب کسی حکم قانونی کے قابل سماعت ہے۔ وہ قابل پذیرائی نہیں ہے۔ یہ بھی تجویز ہوئی کہ چونکہ مدعی کو کوئی اجازت مقدمہ ہذا کے دائر کرنے کی نہیں دیگئی تھی لہذا وہ حسب ایکٹ نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۶۳ء یا حسب دفعہ ہذا کے قابل سماعت نہیں ہے (۲)

نالش قبضہ جائداد امانت کی۔

مدعی نے بطور مہنت یا امین ایک وقف کے جس کو جائداد وقف پہونچی تھی نالش بنام مہنت سابق کے جو مطابق عرضی دعوے کے قابض جائداد کا بطور مداخلت بیجا کنندہ کے تھا اور ایک دوسرے مدعاعلیہ کے جو ایک جزو جائداد مذکور پر قابض تھا جو مہنت سابق نے اوسکے نام منتقل کی تھی دائر کی مدعاعلیہما نے منجملہ دیگر عذرات کے یہ عذر کیا کہ نالش مذکور ازروئے دفعہ ہذا کے ممنوع ہے۔ تجویز ہوئی کہ ازروئے احکام دفعہ ہذا ممنوع نہیں ہے اور بنام مہنت سابق اور دیگر مدعاعلیہ کے قابل پذیرائی ہے یہ امر کہ نالش مذکور میں یہ امور فیصلہ طلب تھے کہ آیا مہنت سابق اپنے عہدہ سے برخاست کیا گیا تھا یا نہیں اور آیا اوس کی برخواستگی جائز تھی اور آیا مدعی اوس کی بجائے مہنت مقرر کیا گیا تھا۔ اور اوس کا تقرر جائز تھا غیر متعلق ہیں۔ (۳)

نالش بغرض امناء سے جبراً حساب لینے میں کورٹ فیس کس قدر لگا یا جاوے گا

محض اس امر سے کہ مدعیان نے نالش حسب دفعہ ہذا میں یہ استدعا کی ہو کہ امنائے سے حساب لیا جائے اور وے

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۲ و جلد ۳۳ صفحہ ۷۸۹ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۵۸۱ و اودھ کیسز جلد ۱۴ صفحہ ۶۵

(۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۱ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۵ء صفحہ ۳۱۸

(۳) اودھ کیسز جلد ۳ صفحہ ۲۹۹ +

اس روپیہ کے واپس کرنے پر مجبور کئے جائیں جس کا تصرف بیجا اونہوں نے حسب منشاء مدعیان ذمہ وار ادا کرنے مناسب رسوم عدالت کی نسبت اس استدعا کے نہیں ہوتے ہیں۔ (۱)۔ مقدمہ منشاء مد ۱۷ فقرہ (۶) ضمیمہ ۲۔ ایکٹ رسوم عدالت سے خارج نہیں ہوتا ہے اور مدعیان ذمہ وار ادا کرنے مناسب رسوم عدالت کی نسبت اس استدعا کے نہیں ہوتے ہیں۔ (۱)۔

نالش منجانب چندہ دہندہ کسی جماعت کے قابل پذیرائی نہیں ہے

چندہ دہندگان ایک جماعت نے ایک نالش منجانب اپنے اور دیگر اشخاص متعلق کے بنام عہدہ داران و شرکاء جماعت کے واسطے موقوف کئے جانے عہدہ داران اور حساب معاملات جماعت کے دائر کی اجازت ایڈوکیٹ جنرل کی حسب دفعہ ہذا یا اجازت عدالت کی حسب آرڈر اول ۸ واسطے ارجاع نالش کے مدعیان نے حاصل نہیں کی تھی بموجب قواعد جماعت کے چندہ دہندگان کو کوئی اختیار عہدہ داران جماعت یا طریق کاروبار جماعت میں نہ تھا اور چندہ دہندگان مامون بہم سرمایہ جماعت کے نہ تھے۔ تجویز ہوئی کہ اگر یہی فرض کیا جائے کہ بلا اجازت ایڈوکیٹ جنرل کے حسب دفعہ ہذا نالش دائر نہیں ہوسکتی تاہم مدعیان نالش دائر نہیں کرسکتے کیونکہ وے شرکاء جماعت نہیں ہیں اور اون کے حقوق کسی طرح پر مشابہ حقوق پرستش کنندگان ہندو مندر کے نہیں ہیں جو نالش خود اپنے حق سے دائر کرسکتے ہیں (۲)

نالش کی سماعت نہیں ہوسکتی بجز اسکے کہ وہ مطابق شرائط دفعہ ہذا دائر کی جاوے۔

مدعی نے بنام مدعا علیہ یہ نالش دائر کی کہ جو سالہا سال سے مسلماً مہنت گدی کا تھا اوس کی نسبت متعدد خلاف ورزی امانت کی شکایت کی گئی اور استدعا اوس کی برطرفی کی امانت سے اور استقرار اس امر کی پیش کی گئی کہ جائداد مندرجہ ضمیمہ عرضی دعوے جائداد امانتی تھی۔ تجویز ہوئی کہ مقدمہ داخل دفعہ ہذا ہے اور اس وجہ سے حسب ضمن (۱) دفعہ ھذا نالش کی سماعت نہیں ہوسکتی بجز اسکے کہ وہ مطابق شرائط دفعہ ہذا کے دائر کیا جاوے (۳)

دادرسی مزید یا اور کسی طرح کی ایسی دادرسی

الفاظ مندرجہ عنوان سے مراد ایسی مزید یا اور کسی طرح کی دادرسی ہے جو بہ نوعیت ابتدائی الفاظ اور تمثیلی صورتوں کے عدالت کو

(۱) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۹ء صـ ۳۲ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۲۰۰ بہ حوالہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صـ ۶۰ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۲ صفحہ ۱۳۱ یہی مقدمہ مدراس لا ٹیمس جلد ۴ صفحہ ۳۴۵ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۹۹۵۔ (۳) اودھ کیسز جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۷ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۷ صفحہ ۵۶۶۔

نالش مذکور میں مناسب حال معلوم ہو مثلاً بددیانت امناء کی موقوفی ۔خلاف ورزی امانت کا روکنا اور علےٰ ہذالقیاس (۱) الفاظ مذکورہ سے مراد اُسی قسم کی دادرسی ہے جو کہ دفعہ ہذا میں بیان کردی گئی ہیں (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۶۳۱ ۔ جبکہ نالش محض واسطے استقرار اس امر کے ہو کہ بعض جائداد ہائے وقف ہیں تو وہ دفعہ ہذا کی ذیل میں نہیں آتی (۳) ڈگری بابت حساب وکتاب الفاظ مندرجہ عنوان کی ذیل میں آتی ہے ۔ (۴) تقرر رسیور (۵) عطائے حکم امتناعی (۶) ایسے پٹہ جات کا منسوخ کرنا جنکے دینے کا عطا کنندہ کو اختیار نہ ہو (۷) دادرسی مزید کی ذیل میں آتے ہیں ۔ اگر نالش زیر دفعہ ہذا قابل مسموع ہو اور عرضی دعوے کسی دادرسی متذکرہ دفعہ ہذا کی استدعا ہو تو دفعہ ۴۲ ۔ ایکٹ دادرسی خاص متعلق نہ ہوگی (۸)

زرفاضل کے صرف کی نسبت قاعدہ

مدعی نے مدعاعلیہ منتظم مندر پر الزام غفلت کا مرتکب رکھنے حسابات مناسب میں اور تصرف بیجا چڑھاوے اور دیگر افعال ہم قسم کا لگایا اور جس دادرسی کی استدعا کی گئی تھی وہ یہ تھی کہ طریقہ انتظام مندر قرار دیا جائے اور قاعدہ صرف زرفاضل مملوکہ مندر کا قرار دیا جائے ۔ تجویز ہوئی کہ طریقہ انتظام ایسا ہونا چاہئے کہ جن پر اعتراضات عاید نہوں اور تبدیلات اس طور پر کیجائیں کہ مہنت کے اختیار میں کمی نہ کیئے اور اوس کی وہی حیثیت رہے جو پیشتر تھی اور کل زرفاضل کسی کام میں واسطے فائدہ مندر کے لگایا جائے اور مہنت کو یا کسی اور شخص کو جس کو تعلق ہو یہ اختیار رہے کہ عدالت ضلع سے بر تعلق تعمیل ہدایات مندرجہ طریقہ انتظام یا ہائیکورٹ سے واسطے اوسکی

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳۳ صفحہ ۵۰۹ و مدراس لا ٹائمس جلد ۵ صفحہ ۱۰۳ و بمبئی لارپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۸۵ و انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ ۷۰۱ ۔ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۷۸۹ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۸ و اودھ کیسز جلد ۱۴ صفحہ ۶۵ ۔ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۶۳۱ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲ (۴) ضمن (د) دفعہ ہذا و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۶۲۶ و جلد ۲۴ صفحہ ۵۰ و بمبئی لارپورٹر جلد ۲ صفحہ ۵۱۶ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۴۷ و جلد ۱۲ صفحہ ۴۸ ۔

(۵) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۸ صفحہ ۴۰۴ ۔ (۶) کلکتہ لا جرنل جلد ۲ صفحہ ۴۴۸

(۷) کلکتہ لا جرنل جلد ۲ صفحہ ۴۴۸ ۔

(۸) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳۶ صفحہ ۴۵

ترمیم کے جو ضروری یا قرین سہولت معلوم ہو درخواست کرے (۱)

امر تجویز شدہ جبکہ نالش اول بنام فی الواقع منیجر یا مانند ان منجانب امنا حقدار کے دائر کیگئی ہتی اور وہ بوجہ تمادی عارض ہونیکے ڈسمس ہوئی تو نالش مابعد بنام کسی مدعا علیہ کے منجانب ایڈوکیٹ جنرل بموجب دفعہ ہذا دائر کی جاوے تو ایسی نالش پر نالش اول کا اثر نہیں پہونچتا۔ (۲)

نالش کس عدالت میں دائر ہوگی عدالت ڈسٹرکٹ جج میں نالشات زیر دفعہ ہذا دائر ہونی چاہئیں یا کسی اور عدالت میں جس کو لوکل گورنمنٹ نے اس بارہ میں خاص اختیار دیا ہو۔ اگر نالش بدیں خیال عدالت ڈسٹرکٹ جج میں دائر کی جاوے۔ دفعہ ہذا کی ذیل میں آتی ہے۔ لیکن وہ ایسی نہ معلوم ہو تو عرضی دعوے عدالت مجاز میں پیش کرنے کے لئے واپس دینا چاہیے اور خارج نہ کیا جانا چاہئیے (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۶۳۱ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲۰ جبکہ نالش عدالت سبارڈنیٹ جج میں دائر کی گئی۔ لیکن وہ دفعہ ہذا کی ذیل میں آتی تہی۔

اختیار سماعت جبکہ کوئی شہادت اس امر کی نہ تہی کہ امانت واسطے اغراض خیرات یا مذہبی کے قائم کیگئی تو عدالت کو کوئی اختیار سماعت کرنے ایسی نالش کا نہیں ہے جو اجازت لیگل ریممبرنسر واسطے برطرفی منتظم اور واسطے تیاری طریقہ انتظام جائداد کے دائر کی گئی ہو۔ (رائے بکٹ صاحب جسٹس) الفاظ "کوئی امانت صریحاً یا معنوی" مندرجہ دفعہ ہذا کی تعبیر وسیع اور ایسے معنے میں کی جانی چاہئیے کہ جو جہانتک ممکن ہو مفید اسکے ہو کہ عدالت دفعہ ہذا اختیار سماعت ایسی صورت میں حاصل کر سکے جب معقول وجوہ بنابر تسلیم وجود امانت کے موجود ہوں (۴) مدعیان نے نالش واسطے برطرف کئے جانے مدعا علیہم کے عہدہ امانت سے جو واسطے اغراض خیراتی کے بذریعہ ایک دستاویز نوشتہ ایک مسلمان عورت کے قائم کی گئی تہی اس بنا پر دائر کی کہ مدعا علیہم مرتکب خیانت کے ہوئے تہے یہ نالش عدالت صاحب جج میں بلحاظ احکام دفعہ ہذا کے دائر کی گئی تہی صاحب جج ضلع کی یہ رائے ہوئی کہ جو امانت واسطے اغراض

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۱۳۸ یہی مقدمہ بمبئی لا رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۵۹۸ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۲ یہی مقدمہ مدراس لا ٹمس جلد ۲ صفحہ ۱۱۹ یہی مقدمہ کلکتہ لا جرنل جلد ۷ صفحہ ۲۲۶ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۲۱۶
(۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۱۸۷ (۴) الہ آباد لا جرنل جلد ۸ صفحہ ۱۱۲

خیرات عام کے کوئی مسلمان قائم کرے وہ وقف ہے اور دستاویز وقف بالوصیت ہے اور بموجب شرح اہل تشیع کے وقف اس وجہ سے کالعدم اور باطل ہے کہ واقف قبل حوالگی جائداد کے فوت ہوا اونہوں نے عرضی دعوے کو عدالت مناسب میں پیش کئے جانیکو واپس کیا تجویز ہوئی کہ صاحب ضلع کو سماعت نالش کی کرنی چاہیے تھی نالش جس طور پر کہ وہ دائر کی گئی تھی صاف طور پر متعلق ایک امانت کے تھی جو واسطے خیرات عام اور اغراض مذہبی کے قائم کی گئی تھی۔ اور یہ ایسی نالش تھی جو عدالت صاحب جج ضلع میں دائر ہونی چاہیے تھی (۱)

خرچہ خرچہ کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۹ و جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۱۔

میعاد نالش میعاد ایسی نالش کی جو واسطے استقرار اس امر کے کی جاوے کہ کسی مسجد کا متولی و امام اس وجہ پر اپنے عہدہ سے برطرف کئے جانیکا مستوجب ہے کہ اُس کے عقائد مذہبی میں ایسا تغیر آگیا ہے جو متضاد عقائد بانیان مسجد ہے وہ ہے جس کی صراحت مد ۲۰ ضمیمہ اول ایکٹ میعاد سماعت میں مندرج ہے اور میعاد اس تاریخ سے شروع ہوتی ہے جبکہ تغیر قسم مذکور عمل میں آوے۔ (۲)

اجراء واضعان قانون نے اسی قسم کے اختیارات عدالتوں کو از روئے دفعہ ہذا عطا کئے ہیں طریقہ انتظام جو عدالت نے قائم کیا ہو بوقت ظاہر کرنے وجہ معقول کے تبدیل کیا جاسکتا ہے ہدایات جو طریقہ انتظام مرتبہ حسب دفعہ ہذا میں کی جائیں اون کا نفاذ بصیغہ اجراء حسب درخواست اون اشخاص کے کیا جاسکتا ہے جن کو تعلق ہو (۳) ایک نالش میں جو حسب دفعہ ہذا دائر ہوئی تھی ایک ڈگری بہ تعین طریقہ انتظام ایک مندر کے صادر ہوئی اوس میں طریقہ انتظام یہ مندرج تھا کہ مدعا علیہم اور اون کے ورثاء بطور امناء اور مہتمان مندر کے جب تک کہ نیک چلن رہیں مقرر رہیں اور مناسب طور پر پرستش کراویں اور باضابطہ طور پر حساب رکھیں بعد ازاں مدعیان نے درخواست اجراء ڈگری پیش کی اور بالتخصیص اون شرائط کو بیان کیا جن کی خلاف ورزی مدعا علیہم نے کی تھی مدعیان نے یہ استدعا کی کہ مدعا علیہم عہدہ سے برخواست کئے جاویں۔ تجویز ہوئی کہ امناء کا طریقہ یہ ہے کہ تدبیر انتظام کی اسطور ترمیم کی جائے کہ اگر ضرورت ہو تو امناء برخاست کئے جائیں اور نالش علیحدہ کی ہدایت نہونی چاہیئے اور چونکہ ڈگری میں حکم کئے جانے خاص کام کا ہے لہذا اوس کا نفاذ بذریعہ قید مدعا علیہم کے یا بذریعہ قرقی اون کی جائداد کے یا دونوں

(۱) اودھ کیسز جلد ۵ صفحہ ۱۱۰۔ (۲) پنجاب ریکارڈ نمبر ۵۳ سنہ ۱۹۰۹ء

(۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۳۱۹ نیز مقدمہ مدراس لاجرنل جلد ۱۵ صفحہ ۳۳

طرح پر کیا جا سکتا ہے (۱)

نگرانی نہیں ہو سکتی

چیفکورٹ حکم کلکٹر کی نگرانی نہیں کر سکتی جس کے رو سے اجازت زیر دفعہ ہذا بدیں غرض دی گئی ہو کہ ایک مہنت کے علیحدہ کرنیکے واسطے نالش دائر کی جائے۔ (۲)

نفاذ اختیارات ایڈوکیٹ جنرل بیرون بلاد پریسیڈنسی۔

دفعہ ۹۳- اختیارات جو دفعہ ۹۱ و ۹۲ کی رو سے ایڈوکیٹ جنرل کو دیئے گئے ہیں جائز ہے کہ بلاد پریسیڈنسی کے باہر بعد حصول منظوری لوکل گورنمنٹ کے صاحب کلکٹر بھی یا وہ عہدہ دار جسے لوکل گورنمنٹ اس کام کے لئے مقرر کرے عمل میں لائے۔

دفعہ ہذا بجائے فقرہ آخر دفعہ ۵۳۹ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے +

پنجاب میں جملہ ڈپٹی کمشنران کو وہ اختیارات دیئے گئے ہیں جو رو سے دفعہ ۹۲ ایڈوکیٹ جنرل کو مفوض ہیں (۳) اور ممالک مغربی و شمالی و اودھ میں لیگل ریممبرنسر کو (۴)

نیز ملاحظہ ہو شرح و نظائر دفعہ ۹۲ مجموعہ ہذا۔

حصہ (۶)

کارروائی ہائے ضمنی

کارروائی ہائے ضمنی

دفعہ ۹۴- تاکہ اغراض انصاف میں کسی طرح کا ہرج نقصان نہ آنے پائے۔ عدالت امور مفصلۂ ذیل کر سکتی ہو۔ اگر اُن کا کرنا جائز ہو۔

(الف) جاری کرنا وارنٹ گرفتاری مدعاعلیہ کا اور اوس کو عدالت کے روبرو حاضر کرانا کہ وہ وجہ دکھائے کہ اوس سے ضمانت واسطے اس کی حاضری کے کیوں نہ داخل کرائی جائے

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۴۵ یہی مقدمہ بمبئی لا رپورٹر جلد ا صفحہ ۵۰۹- نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۳۴۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۵۷- و مدراس لا جرنل جلد ۳۲ صفحہ ۱۳۴- (۲) پنجاب ریکارڈ نمبر ۱۰۴ سنہ ۱۹۱۰ء-

(۳) نوٹیفکیشن نمبر ۱۰۱ مورخہ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۹ء گورنمنٹ پنجاب۔

(۴) قواعد ممالک مغربی و شمالی و اودھ سنہ ۱۸۹۴ء صفحہ ۱۴۱ +

اور اگر وہ کسی حکم متضمن ادخال ضمانت کی خلاف ورزی کرے تو عدالت اوس کو جیلخانہ دیوانی میں بھیجے۔

(ب) صادر کرنا حکم کا بنام مدعاعلیہ بابت ادخال ضمانت نسبت اس کے کہ وہ کوئی جائداد مملوکہ خود عدالت میں پیش کرے اور اُس کی نسبت رائے عدالت پر کاربند ہو۔ یا حکم قرقی نسبت کسی جائداد کے صادر کرنا۔

(ج) صدور حکم امتناعی اور درصورت نافرمانی حکم مذکور اُس شخص کو جو نافرمانی کرے جیلخانہ دیوانی میں بھیجنا اور حکم دینا کہ اُس کی جائداد قرق اور نیلام کیجائے۔

(د) کسی جائداد کا رسیور مقرر کرنا اور یہ حکم دینا کہ اگر وہ اپنی خدمات اچھی طرح نہ انجام دیگا تو اُس کی جائداد قرق اور نیلام کیجائے گی۔

(ہ) ایسے دیگر احکام درمیانی صادر کرنا جو عدالت کو قرین انصاف اور آسان معلوم ہوں۔

دفعہ ہذا جدید ہے۔ ضمن ہائے (ج) و (د) و (ہ) کے متعلق ملاحظہ ہوں آرڈر ۳۹ قواعد تا ۵ و آرڈر ۴۰ و آرڈر ۳۹ قواعد ۱۰ تا ۱۰ المجموعہ ہذا معہ شرح۔

دفعہ ۹۵ (۱) اگر کسی مقدمہ میں جس میں مطابق دفعہ ۹۴ گرفتاری یا قرقی ہوئی ہو یا کوئی حکم امتناعی چند روزہ صادر ہوا ہو۔

ہرجہ بسبب گرفتاری یا قرقی یا حکم امتناعی بوجہ غیر کافی

(الف) عدالت کو دریافت ہو کہ درخواست گرفتاری یا قرقی یا حکم امتناعی مذکور کی بوجوہ غیر کافی کی گئی تھی۔

(ب) یا اگر مدعی کی نالش ثابت نہ ہو اور عدالت کو دریافت ہو کہ نالش رجوع کرنے کی کوئی وجہ غالباً نہ تھی۔

تو مدعاعلیہ عدالت میں درخواست گذران سکتا ہے اور عدالت مجاز ہوگی کہ درخواست مذکور پر حکم صادر کرکے مدعی سے اُس قدر روپیہ دلائے جو ایک ہزار سے زیادہ نہ ہو اور جو مدعاعلیہ کے لئے بعوض اُس خرچہ یا نقصان کے جو اُس کے لاحق حال ہوا ہو ہرجہ معقول معلوم ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ عدالت اِس دفعہ کے بموجب اُس قدر روپیہ نہیں دلاسکتی ہے جو اوس کے اختیارات نقدی سے بڑھ کے ہو۔

(۲) جس حکم سے تصفیہ کسی درخواست مذکور کا ہو جائے وہ مانع ایسی نالش ہرجہ کا ہے جو

بابت اُس قرقی یا گرفتاری یا حکم امتناعی کے دائر کی جاوے۔

دفعہ ہذا بجائے دفعات ۴۹۱ و ۴۹۷۔ ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

حسب دفعہ ہذا معاوضہ وہی عدالت دلا سکتی ہے جو مقدمہ کا تصفیہ کرے۔ (۱) اور مدعا علیہ پر درخواست دلا پانے معاوضہ کا کرنا لازمی ہے۔ (۲) اور اگر درخواست پر معاوضہ نہ دلایا جائے تو نالش نمبری ہو سکتی ہے (۳) جب نالش نمبری رجوع کی جائے تو مدعی کو یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ حکمنامہ بدنیتی سے بلا وجہ معقول حاصل کیا گیا تھا (۴) اور اگر ضرورت سے زیادہ قرقی کی جائے تب بھی عدالت معاوضہ دلا سکتی ہے گو کہ مدعی اصلی مقدمہ میں کامیاب ہوا ہو۔ (۵) دفعہ ہذا کے الفاظ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اگر ہرجہ نہ دلایا جائے تو مدعا علیہ نالش ہرجہ کی کر سکتا ہے۔

گرفتاری و قرقی ایسی قرقی اور گرفتاری سے مراد ہے جو زیر دفعہ ۹۴ عمل میں آئی ہو۔ اگر مدعا علیہ فی الواقعہ گرفتار ہو گیا ہے تو خواہ اُس کے نام سمن جاری نہ ہوا ہو زیر دفعہ ہذا درخواست کر سکتا ہے۔ گو مدعی کامیاب ہو تاہم زائد قرقی کی بابت ہرجہ دلایا جا سکتا ہے (۶)

درخواست نہ کرنے سے نالش دیوانی سے مدعا علیہ ممنوع نہیں ہے (۷) لیکن اگر درخواست ہو کر تصفیہ ہو جائے تو پھر دعوے نہ ہو سکے گا (۸) کارروائی زیر دفعہ ہذا ہونے کے لئے مدعا علیہ کی طرف سے درخواست تحریری ہونی چاہیئے۔ عدالت اپنی مرضی سے ایسا نہیں کر سکتی (۹)

حکم قرقی قبل از فیصلہ مصدرہ زیر آرڈر ۳۸ قاعدہ ۵ و ۶ مجموعہ ہذا سے جس کو عدالت قرار دے کہ بوجوہات نمبر کافی صادر کیا گیا تھا۔ ضروری ہے کہ نقصان اعتبار اور عزت اُس شخص کو پہونچا ہو جس کے کہ خلاف حکم مذکور صادر کیا گیا ہو اور فریق مذکور نالش ہرجانہ میں عام ہرجہ بابت نقصان عزت اور اعتبار کا مستحق ہوتا ہے جبکہ قرقی عداوتاً اور بغیر اغلب اور کافی وجہ کے کی گئی ہو (۱۰) ہر سرسری نالش میں اگر مدعا علیہ قبل از فیصلہ گرفتار کیا گیا ہو اور وہ زیر دفعہ

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۲۸۔ (۲) الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۹۱

(۳) بنگال لا رپورٹ جلد ۵ ضمیمہ صفحہ ۴ (۴) الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۳۵۳ و جلد ۴ صفحہ ۴۲

(۵) ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۲۴ (۶) ویکلی رپورٹر متفرق صفحہ ۲۴

(۷) آگرہ ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۰۴ و الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۹۱ (۸) ویکلی رپورٹر جلد ۲۱ صفحہ ۳۷۵

(۹) فیصلہ صدر دیوانی ممالک مغربی و شمالی ۱۸۶۳ء صفحہ ۱۳۶ (۱۰) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۲ صفحہ ۱۷ و مدراس لا ٹائمس جلد ۱۰ صفحہ ۳۶۵ و مدراس ویکلی نوٹس ۱۹۱۱ء صفحہ ۴۱۴

ہذا بابت گرفتاری مذکورہ کے دعویٰ معاوضہ کرے تو وہ اس وجہ پر نالش کی جوابدہی کرنے کا مستحق ہو اگر بادی النظر میں مقدمہ ثابت کیا جائے تو اُسے اجازت جوابدہی دی جانی چاہیئے (۱) اگر دوران مقدمہ میں مدعاعلیہ بوجہ اپنی گرفتاری کے دعوائے معاوضہ کرے تو وہ ڈگری میں بطور معاوضہ دلایا جاسکتا ہے (۲) دفعہ ہذا اس عام قاعدہ کی استثنےٰ ہے کہ دیوانی کارروائیات کا بدون اغلب اور معقول وجہ کے دائر کرنا کوئی فعل بیجا قابل نالش نہیں ہے (۳)

ثبوت نالش میں ثابت کرنا ہوگا۔ کہ گرفتاری کے لئے وجہ معقول اور غالب موجود نہ تھی اور گرفتاری عداوتاً کرائی گئی ہے (۴) ایسی صورت میں مدعی کو ثابت کرنا چاہیئے کہ مدعاعلیہ نے عداوت سے کارروائی کرائی ہے اور کارروائی مذکور بدون معقول اور اغلب وجہ کے ہوئی تھی اور کہ مدعی کو کچھ قرار واقعی نقصان یا ضرر پہنچا ہے (۵) اگر درخواست غیر کافی وجہ پر کیگئی ہو تو عداوت کے ثبوت کے لئے یہ کافی ہے (۶)

عدالت ہرجانہ دلانا صرف اُسی عدالت کا منصب ہے جس میں مقدمہ زیر تجویز ہو (۷) عدالت مطالبہ خفیفہ زیر دفعہ ہذا مدعاعلیہ کو ہرجہ دلاسکتی ہے (۸) لیکن اگر جائداد قرق کردہ جائداد غیر منقولہ ہو تو پھر نہیں کیونکہ عدالت مذکور جائداد غیر منقولہ کو قرق نہیں کر سکتی تھی (۹)

حکم امتناعی اگر نالش خارج ہو جاوے تو حکم امتناعی بدوران اپیل یا تا انقضائے میعاد اپیل موجود نہیں رہتا (۱۰) نیز ملاحظہ ہو متعلق حکم امتناعی انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۵۰۶ و ۵۷۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۶۱ و انڈین لا رپورٹ مبئی جلد ۲۲ صفحہ ۴۲

اپیل حکم زیر دفعہ ہذا قابل اپیل ہے (۱۱) سابقہ فیصلہ جات انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۱۸ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۲ صفحہ ۱۰۶ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۹۷۔ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۶۲ و مدراس لا جرنل جلد ۱۰ صفحہ ۳۵۵۔ اب غیر مؤثر سمجھے جانے چاہئیں۔

ہرجہ گرفتاری مدعی نے مدعاعلیہ پر ۱۳۔ مئی کو نالش ہرجہ خلاف ورزی معاہدہ دائر کی۔ اور مدعاعلیہ پر تعمیل سمن نہیں ہوئی مگر ۲۶ مئی کو مدعی کے کارندہ نے مدعاعلیہ کو قبل صدور فیصلہ گرفتار کرایا اور مدعاعلیہ

(۱) انڈین لا رپورٹ مبئی جلد ۱۸ صفحہ ۱۷۔ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۱۷ (۳) نمبر ۸۶ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ۔ (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۴۴ و جلد ۲ صفحہ ۳۵۳ و جلد ۴ صفحہ ۲۴۔ (۵) نمبر ۸۶ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ (۶) نمبر ۸۶ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ (۷) ویکلی رپورٹر متفرق جلد ۳ صفحہ ۲۸۔ (۸) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۴۵۰۔ (۹) نمبر ۷۷ سنہ ۱۹۰۷ء پنجاب ریکارڈ۔ (۱۰) ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۳۸۴ (۱۱) دفعہ ۱۰۴ فقرہ (ز) مجموعہ ہذا۔

ایک حاکم ہائیکورٹ کے روبرو حاضر کیا گیا اور فوراً رہا کیا گیا بعد اسکے جب مقدمہ واسطے سماعت کے پیش ہوا تو مدعی نے حسب آرڈر ۲۳ رول ۱ کے استدعا نالش سے دست بردار کرنے کی معہ اجازت دائر کرنے نالش جدید ہبی بنائے مخاصمت پر کی تجویز ہوئی کہ نظر بحالات مدعا علیہ مستحق معاوضہ حسب دفعہ ہذا بابت اپنی گرفتاری کے ہے (۱)

حصہ (۷)

اپیل

اپیل بناراضی ڈگریات ابتدائی

اپیل بناراضی ڈگریات ابتدائی

دفعہ ۹۶ - (۱) سوائے اُس صورت کے کہ خاص مجموعہ ہذا یا کسی اور قانون مجریہ وقت میں کوئی اور حکم صریح ہو اور صورتوں میں اپیل بناراضی ہر ڈگری عدالتہائے ذی اختیار سماعت ابتدائی کے اُن عدالتوں میں داخل ہو سکے گا جو عدالتہائے سماعت ابتدائی کے فیصلوں کی ناراضی سے اپیل سننے کی مجاز ہیں۔

(۲) ایسی ڈگری ابتدائی کا بھی اپیل ہو سکتا ہے جو یکطرفہ صادر ہو۔

(۳) کوئی اپیل اُس ڈگری کی ناراضی سے رجوع نہ ہوگا جس کو عدالت نے برضامندی فریقین صادر کیا ہو۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۵۴۰ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے ضمن (۲) جدید ازاد کیا گیا ہے

اپیل — ملاحظہ ہو آرڈر ۴۳ مجموعہ ہذا مع شرح

اپیل بناراضی حکم ڈسمسی نالش بوجہ عدم حاضری مدعی

اجلاس کامل سے (باختلاف رائے رینڈ صاحب چیف جسٹس و چیٹرجی صاحب جسٹس) تجویز ہوئی کہ ایک حکم ڈسمسی نالش بوجہ عدم پیروی حسب آرڈر ۹ رول ۸ ڈگری نہیں ہے جیسی کہ اوس کی تعریف دفعہ ۲ میں کیگئی ہے اور قابل اپیل نہیں ہے۔ رائے رینڈ صاحب چیف جسٹس و چیٹرجی صاحب جسٹس بخلاف ازیں کہ ایک

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۱۶۰

حکم مصدرہ زیر آرڈر ۹ رول ۹ حسب مراد دفعہ ۲- ایک ڈگری ہے اور بوجہ ایسے ہونیکے قابل اپیل ہے (۱)

خرچ کا اپیل

حکم جو زیر آرڈر ۲۱ رول ۷۱ خریدار اول (جسنے کہ روپیہ جمع نکیا ہو) کے نام کمی پورا کرنے کے متعلق جو نیلام مکرر سے زرثمن میں ہوئی ہو جاری کیا جائے اوس کا اپیل نہیں ہوسکتا (۲) بعد میں مقدمہ ہذا میں یہ بحث پیدا ہوئی تھی کہ آیا جو احکام بمقابلہ اُس خریدار کے حسب آرڈر ۲۱ رول ۷۱ واسطے پورا کرنے کمی زر نیلام کے ہو جو بوجہ اسکے نہ خریدنے کے دوسری مرتبہ نیلام ہونے سے واقع ہوئی ہے اپیل نہیں ہوسکتا (۳)

عذر دار کا حق اپیل بوجہ نامناسب طور پر فریق مقدمہ بنائے جانے کے زائل نہیں ہوگیا اور مزید براں اندر حالات موجودہ کے وہ صرف نسبت بحث خرچہ کے اپیل کر سکتا ہے (۴)

اپیل ایک مرحلہ اور جزو کارروائیات بنالش ہے لہذا ضرور ہے کہ نالش ہو اگر نالش نہ ہو تو کوئی ڈگری نہیں ہو سکتی۔ اور جب ڈگری نہ ہو تو اپیل نہیں ہوسکتا (۵) اپیل سے مراد مقدمہ کا عدالت ادنے سے عدالت اعلے میں لیجا کر اُس سے عدالت اول الذکر کے فیصلہ کی صحت کا معیار کرانا ہے (۶) اور عدالت اپیل کا یہ کام ہے کہ تجویز کرے کہ عدالت ماتحت کو کیا ڈگری صادر کرنی چاہیئے تھی۔ اور اُس کو اختیار ہے کہ ڈگری عدالت ماتحت کو بحال رکھے منسوخ یا ترمیم کرے (۷) قانون متعلق اپیل وہ قانون ہونا چاہیئے جو کہ اوس کے دائر کرتے وقت جاری ہو (۸) اگر کوئی فریق یہ خواہش کرے کہ بدعملی حاکم عدالت ادنے کو وجہ اپیل بنا دے تو اُس کو جج کی توجہ امر مذکور کی طرف بذریعہ عرضی یا کسی اور طرح سے مبذول کرانی چاہیئے تاکہ باضابطہ شل اُن واقعات کی فوراً بن جاوے

(۱) پنجاب ریکارڈ نمبر ۱۲۱ سنہ ۱۸۹۶ء۔ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۵۶۹ بہ پیروی ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۰ء صفحہ ۸۵ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۰ء صفحہ ۸۹ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۲۰۱ بہ اختلاف انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۸۱ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۵۳۵ بہ تقلید ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۰ء صفحہ ۸۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۷ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۲۹۰ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۱ء صفحہ ۹۴ نیز ملاحظہ ہو پنجاب ریکارڈ نمبر ۱۲۱ سنہ ۱۸۸۳ء اور دفعہ ۲۵ مجموعہ ہذا۔ (۵) بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۱۹۰ و ۱۹۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۴۸۵ و جلد ۱۴ صفحہ ۳۱۲ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۲ صفحہ ۳۵۱
(۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۶۸ و ۸۰ (۷) موزر انڈین اپیلز جلد ۱۴ صفحہ ۴۶۵ و ۴۹۰۔
(۸) نمبر ۷۵ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ۔

جن کو کہ وہ اپیل میں ثابت کرنا چاہتا ہے (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۱۵۵۔ دوران اپیل میں عدالت ماتحت کے سب اختیارات معاملہ مذکور کے متعلق کارروائی کرنے کے معرض التواء میں رہتے ہیں سوائے اس کے کہ وہ ڈگری کا اجراء کر سکے (۲)

اپیل یکطرفہ ڈگری کا — مدعا علیہم نے ایک نالش دلاپانے قبضہ اور حکم امتناعی میں بیانات تحریری داخل کئے لیکن وے اصالتاً خواہ وکالتاً جب نالش واسطے سماعت کے عدالت منصف میں پیش کی گئی حاضر نہیں ہوئے شہادت منجانب مدعی لیگئی اور ایک ڈگری بحق مدعی صادر کیگئی مدعا علیہم نے بنا ء اپنی ڈگری یکطرفہ ابتدائی کے اپیل کیا جج ماتحت نے ڈگری منسوخ کیا اور مقدمہ کو از سر نو تجویز کئے جانیکے اس بنا پر واپس کیا کہ مدعا علیہم کو کافی موقع سماعت کا نہیں ملا۔ تجویز ہوئی کہ جج ماتحت مجاز نہ تھے کہ اس قسم کا حکم صادر کرتے اور وہ محض مقدمہ بربنائے مواد موجودہ مسل کے فیصل کر سکتے تھے اور ڈگری منصف بحال ہونی چاہئے (۳) دفعہ ہذا کے موافق یکطرفہ ڈگری کا بھی اپیل ہو سکتا ہے اگر مدعا علیہ بروز سماعت اول مقدمہ حاضر ہو کر بیان تحریری داخل کرے تو مقدمہ یکطرفہ نہیں سمجھا جاتا (۴) لیکن اگر عدالت اپیل عدم پیروی میں اپیل کو حسب آرڈر ۴۱ رول ۱۷ ڈسمس کرے تو ایسا حکم حسب معنی دفعہ ۲ ڈگری نہیں ہے اوس کا اپیل نہیں ہو سکتا (۵) جب کوئی نالش یکطرفہ فیصل کیجائے تو عدالت اپیل جس کے روبرو اپیل بنا ء اپنی ڈگری حسب دفعہ ہذا پیش کیا گیا اختیار منسوخی ڈگری عدالت ماتحت کا اس بنا پر رکھتی ہے کہ عدالت موصوف نے نالش کے یکطرفہ فیصل کرنے میں غلطی کی اور مقدمہ کو واسطے سماعت مکرر کے واپس کر سکتی ہے (۶) مدعا علیہ جس کے نام ڈگری یکطرفہ صادر ہوئی ہے اور جس نے ضابطہ محکومہ آرڈر ۹ رول ۱۳ کو اختیار نہیں کیا بناء اپنی ڈگری مذکور بموجب احکام عام دفعہ ہذا اپیل کر سکتا ہے (۷) حسب دفعہ ہذا ایسے حکم کا اپیل نہیں ہو سکتا جو حسب مجموعہ ہذا مشعر نامنظوری ایسی درخواست کے صادر ہوا ہو جو واسطے منسوخی ڈگری کے ہو جو مدعا علیہ کے اوپر یکطرفہ صادر ہوئی ہو (۸) اجلاس کامل سے

(۱) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۳۔ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۶۰۲ لغایت ۶۰۷۔ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۲۶۰ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۶۴ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۳۸۲ (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۵۴ (اجلاس کامل) (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۴۵ بہ اختلاف انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۳۸۔ (۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۷۴۸ ✤ ―

تجویز ہوئی کہ رسپانڈنٹ جس کی غیر حاضری میں اپیل یکطرفہ سماعت ہوا اور جس کے خلاف ڈگری صادر کیگئی اپیل دوم بناراضی ڈگری بموجب احکام دفعہ ۱۰۰ دائر کرسکتا ہے اور اس کا چارہ کار درخوست حسب آرڈر ۴۱ رول ۲۱ کے اوس عدالت میں داخل کرنے پر بغرض دوبارہ سماعت اپیل کے جس نے ڈگری صادر کی محدود نہیں ہے (۱)

اپیل داخل ہو سکے گا اپیل وہی ہوگا جس کی اجازت بروئے قانون کے ہو اور وہی عدالت اسکو سماعت کرسکتی ہے جس کو ایسے اختیارات بروئے قانون حاصل ہوں (۲) اگر اختیارات حاصل نہ ہوں تو رضامندی فریقین سے ایسے اختیارات حاصل نہیں ہوسکتے اور عذر عدم اختیار سماعت کا ہر مرحلہ پر کیا جاسکتا ہے (۳)

بناراضی ہر ڈگری کے نسبت تعریف ڈگری کے ملاحظہ ہو دفعہ ۲ (۲) و دفعہ ۴۷ مجموعہ ہذا۔ اپیل ڈگری کی ناراضی سے ہوتا ہے نہ کہ بناراضی فیصلہ کے۔ لہذا اُس صورت میں کوئی اپیل نہ ہوگا جبکہ ایک فریق کے حق میں ڈگری محض اس وجہ سے صادر کی گئی ہو کہ ممکن ہے کہ فیصلہ میں کوئی ایسا اظہار رائے ہو جو باعث ڈگری ہو جو فریق مذکور کے حق میں مضر سمجھی جاوے (۴) ایک جداگانہ تنقیح قانونی یا واقعاتی کے فیصلہ کی ناراضی سے کوئی اپیل نہ ہوگا۔ قبل اس کے کہ باقیماندہ تنقیحات پر شہادت لی جائے (۵) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۶۱۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۳۱۹ و ۲۰۶۔ اگر فیصلہ نالش کسی ایسے امر پر کیا جاوے جو انفصال نالش کے لئے کافی ہو۔ خواہ وہ امر ابتدائی ہی ہو اور باقی ماندہ امور پر کوئی قرارداد قلمبند نہ کی گئی ہو تو ڈگری ہوتی ہے اور اُس کی ناراضی سے اپیل ہوسکتا ہے مثلاً امر میعاد پر (۶) ایسی ڈگری کی ناراضی سے اپیل نہیں ہوسکتا جس کی بابت درخواست نظرثانی منظور ہو چکی ہو اور جس کے عوض ایک ڈگری جدید قائم کردی گئی ہو (۷)، حکم گرفتاری مدیون ڈگری مصدرہ زیر دفعہ ۱۳۵ مجموعہ ہذا بوجہ ڈگری ہونے

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۵۵ - (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۳۷۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۸۰۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۴۶ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۵۰۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۶۱۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۵۲۶ رپورٹ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۳۵۴ (۳) ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۹ مجموعہ ہذا (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۸ ین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۴ و انڈین رپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۱۱ و ۱۲۰ و انڈین لا رپورٹ بمبئی انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۴۵ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۲۲۲ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۹۰ و ۹۰۵ (۷) نمبر ۸۵ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ

کے قابل اپیل ہے (۱)

عدالتہائے جو اپیل سننے کی مجاز ہیں ملاحظہ ہو پنجاب میں ایکٹ ۱۸ ۱۸۸۴ء کی دفعات ۳۹ و ۴۰۔ اور ممالک مغربی و شمالی واودھ (حال یونائیڈ پراونس آگرہ) بنگال میں دفعات ۲۰ و ۲۱۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۷ء نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۵۵۔ ایکٹ طلاق ہند نمبر ۴ ۱۸۶۹ء و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۳۷۵ و ۳۷۸ جس کے رو سے انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۰۶ منسوخ کردیا گیا تھا۔ واسطے اغراض اختیار سماعت کے شے مدعا بہا اپیل کا تعین مالیت مطابق قانون نافذ الوقت کے کرنا چاہئیے نہ کہ اُس قانون کے مطابق جو نالش کے وقت نافذ تھا (۲) نیز ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۹ مجموعہ ہذا تعین مالیت کے متعلق ملاحظہ ہو ایکٹ نمبر ۷ ۱۸۸۷ء و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۳۶۵۔

ایسے حکم یا ڈگری کا اپیل ہو سکتا ہے حکم صاحب جج چونکہ حسب فحوائے دفعہ ۲ کے اثر ڈگری کا رکھتا ہے لہذا اس کا اپیل حسب دفعہ ہذا ہو سکتا ہے (۳) حکم عطائے سارٹیفکیٹ وراثت مع اس شرط کے کہ ضمانت دیجائے قابل ہے حکم اس ہدایت سے کہ سارٹیفکیٹ عطا نہ کیا جائے بجز اسکے کہ ضمانت دیجائے قابل نہیں ہے (۴) وہ حکم جس کی رو سے ایسی درخواست جو بغرض داخل عدالت ہونے فیصلہ ثالثی خانگی کے ہو نامنظور کی جائے بطور ڈگری قابل اپیل ہے (۵) حکم مصدرہ حسب دفعہ ۳۷ ایکٹ تبضہ اراضی بنگال نمبر ۸ ۱۸۶۹ء حسب منشاء مجموعہ ہذا کے ڈگری ہے اور اوس کی نا رضی سے حسب احکام دفعہ ہذا کے اپیل ہو سکتا ہے (۶) کوئی کارروائی بجز سماعت بحث کے باقی نہیں رہی اور اوس کے لئے وقت مقرر ہوا تھا۔ نہ مدعی اور اُسکا وکیل بوقت معینہ پر حاضر ہوا اسلئے عدالت نے نالش ڈسمس کی تجویز ہوئی کہ ڈگری عدالت مذکور حسب دفعہ ہذا قابل اپیل تھی اور عدالت مرافعہ ثانی پر لازم تھا کہ اپیل منظور کرتی اور اُسکا تصفیہ کرتی (۷) نالش واسطے ادخال اقرار نامہ ثالثی دائر کی گئی فیصلہ جو صادر کیا گیا وہ مشعر انکار سپردگی ثالثی اس بنا پر تھا کہ اقرار نامہ ثالثی ثابت نہیں ہوا مدعی نے بنا راضی حکم انکار کے اپیل کیا۔ تجویز ہوئی کہ حسب دفعہ ۵۲۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی

---

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳۲ صفحہ ۳۰۔ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۲۰ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۵۴ (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۷۲ یہی مقدمہ بمبئی لارپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۱۲۰۵ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۱۲ صفحہ ۹۲۱ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۷۴ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۶۸۴ (۷) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۹۲ +

سابق مطابق ضمیمہ دوم رول ۱۷ مجموعہ حال کے صادر کیا جائے وہ ایک ڈگری ہے اور اوسکی ناراضی سے اپیل حسب دفعہ ہذا ہو سکتا ہے (۱) بناراضی حکم عدالت اپیل ماتحت کے جس کی رو سے غلطی سے اپیل اس بنا پر ڈسمس کیا گیا ہو کہ کوئی اپیل نہیں ہو سکتا اپیل ہو سکتا ہے بشرطیکہ اپیل دوم بلحاظ نوعیت مقدمہ ابتدائی کے دیگر نہج پر قابل پذیرائی ہو (۲) نالش بقایا لگان محکومہ ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء میں بناراضی تجویز جج ضلع کے جو برطبق اپیل کے ایسی نالش میں صادر کیگئی ہو جس کی مالیت پانچ ہزار سے کم ہو اپیل ہو سکتا ہے (۳) ایک ڈگری مورخہ ۱۲ نومبر سنہ ۱۸۸۷ء میں جو عدالت ضلع نے واسطے قبضہ اراضی کے صادر کی تہی مدعی کو وصلات آئندہ دلائی گئی یہ ڈگری بعد اسکے کہ وہ ہائیکورٹ سے منسوخ ہوئی از روے حکم ملکہ معظمہ اجلاس کونسل مورخہ ۱۱ مئی سنہ ۱۸۹۵ء بحال اور پھر قائم کیگئی بصیغہ اجرائے ڈگری متعلقہ وصلات عدالت نے ۲۲ جولائی سنہ ۱۸۹۶ء کو یہ حکم دیا کہ واصلات ۱۲ نومبر سنہ ۱۸۸۷ء سے ۱۲ نومبر سنہ ۱۸۹۰ء تک وصول کیجائے یعنی بابت تین سال کے تاریخ ڈگری سے تجویز ہوئی کہ حکم مورخہ ۲۲ جولائی سنہ ۱۸۹۶ء داخل بلحاظ اوس کی نوعیت کے حکم آخر تھا اور وہ منشاء دفعہ ۲ مجموعہ ہذا میں داخل تھا پس وہ حسب دفعہ ہذا کے قابل اپیل تھا۔ (۴) اپیل بناراضی حکم قطعی جو حسب دفعہ ۹۸ - ایکٹ انتقال جائداد صادر کیا گیا ہو حسب احکام دفعہ ہذا بطور اپیل بناراضی ڈگری ابتدائی کے ہو سکتا ہے (۵)

ایسے حکم یا ڈگری کا اپیل نہیں ہو سکتا۔

حکم جو زیر آرڈر ۲۱ رول ۷۳ خریدار اول (جس نے کہ روپیہ جمع نکیا ہو) کے نام کمی پورا کرنے کے متعلق جو نیلام مکرر سے زر ثمن میں ہوئی ہو جاری کیا جاوے اوسکا اپیل نہیں ہو سکتا (۶) جو کچھ کہ فیصلہ برطبق دعاوی مدعا علیہم کے نالش نزاع بین المتخاصمین میں ہو وہ ڈگری ہے اور اوس کا اپیل حسب دفعہ ہذا کے اور نہ حسب دفعہ ۱۰۴ و آرڈر ۴۳ رول ۱ کے ہو سکتا ہے (۷) اجلاس کامل سے (اولڈفیلڈ صاحب جسٹس مختلف الرائے) یہ

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۲۹۹ - (۲) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۶۴۴ - (۳) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۷۹ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۵۲۲ - (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۱۵۲ یہی مقدمہ انڈین اپیل جلد ۲۷ صفحہ ۲۰۹ یہی مقدمہ بمبئی لا رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۹۷۸ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۲ - (پریوی کونسل) (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۶۵۱ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۶۹ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۱ء صفحہ ۱۵۶ بہ پیروی ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۰ء صفحہ ۸۵ و سنہ ۱۸۹۰ء ۸۹ (۷) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۷ء صفحہ ۲ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۴ صفحہ ۶۸۳ +

تجویز ہوئی کہ حکم مشعر نامنظوری ادخال اقرار نامہ ثالثی عدالت میں قابل اپیل نہیں ہے (از اولڈ فیلڈ صاحب جسٹس) یہ حکم قابل اپیل ہے (۱) بعد میں یہ بھی تجویز ہوئی کہ وہ مدعا علیہ جس کے نام ڈگری یکطرفہ صادر ہوئی ہو اور جس نے چارہ کار محکومہ آرڈر ۹ رول ۱۳ کو اختیار نہیں کیا ہو وہ ایسی ڈگری کی ناراضی سے حسب احکام عام دفعہ ہذا اپیل نہیں کرسکتا۔ (۲) ایک مقدمہ اضافہ لگان سپرد ثالثی کیا گیا تھا اور ثالث نے ایک شرح واجبی مقرر کی اور منصف نے بموجب فیصلہ کے ڈگری صادر کی اس ڈگری کی ناراضی سے جج ماتحت کی عدالت میں اپیل کیا گیا حاکم موصوف نے ڈگری منصف کو اس بناپر منسوخ کیا کہ فیصلہ ثالثی ناقص تھا تجویز ہوئی کہ چونکہ اپیل اس مقدمہ میں جج ماتحت کے روبرو اسوجہ سے نہیں ہوسکتا تھا کہ فیصلہ ثالثی جائز اور صحیح تھا لہذا ہائیکورٹ میں اوس کے فیصلہ کی ناراضی سے اپیل نہیں ہوسکتا۔ (۳) شرط مندرجہ دفعہ ۹۴ ایکٹ عدالتہائے برہما اس استقرار صریح کی حد تک پہونچتی ہے کہ واسطے حق اپیل بناراضی عدالت صاحب ریکارڈ یہ شرط ماقبل ہے کہ وہ نالش ایسی ہو جس کی تعداد یا مالیت کا تخمینہ زرنقد میں ہوسکے اور وہ تعداد یا مالیت بعض حدود مصرحہ کے اندر داخل ہو۔ نالش واسطے اعادہ حقوق زناشوئی کا تعین مالیت نہیں ہوسکتا ہے لہذا ایسی نالش کا اپیل حسب ایکٹ عدالتہائے برہما بناراضی فیصلہ صاحب ریکارڈ رنگون کے نہیں ہوسکتا (۴)

ایک مدعی جس کو حسب آرڈر ۵ رول ۳ عدالت میں ایک تاریخ مقررہ پر اصالتاً حاضر ہونیکا حکم دیا گیا تھا حاضر نہیں ہوا حسب آرڈر ۹ رول ۸ اسکا مقدمہ خارج کیا گیا۔ اُسنے ہائیکورٹ میں منسوخی حکم کی درخواست کی لیکن وہ نامنظور ہوئی بر طبق اسکے اُسنے اپیل بناراضی ڈگری ڈسمسی مقدمہ کے حسب دفعہ ہذا کیا تجویز ہوئی کہ مدعی مستحق کرنے اپیل کا بناراضی ڈگری مشعر ڈسمسی نالش کے نہیں ہے (۵) بناراضی حکم واپسی مصدرہ زیر آرڈر ۴۱ رول ۲۳ کے کوئی اپیل مزید نہیں ہوسکتا جبکہ حکم مذکور عدالت اپیل نے بر طبق زیر دفعہ ۱۰۴ اور آرڈر ۴۳ رول ۱ صادر

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۳۳ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۳ء صفحہ ۵۰ بہ پیروی انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۲۴ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۸۷ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۲ء صفحہ ۸۷ (اجلاس کامل) (۳) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۶۱۴ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۳۲ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۰ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۵ء صفحہ ۳۲۱۔

کیا ہو (۱) حکم زیر آرڈر ۴۱ رول ۲۳ بابت واپسی مقدمہ بمراد تحقیقات حسب روئداد ایک آخری ڈگری حسب منشاء دفعہ ۱۰۹ کے نہیں ہے۔ اور اسلئے ایسے حکم سے کوئی اپیل پریوی کونسل تک نہیں پہونچیا (۲) جس صورت میں کہ فیصلہ اسسٹنٹ جج نے حسب احکام ایکٹ حصول اراضی نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۴ء صادر کیا ہو اور اوس کا اپیل روبرو جج ضلع کیا گیا ہو تو اپیل بناراضی فیصلہ عدالت اپیل کے نہیں ہوسکتا (۳) حکم حسب آرڈر ۴۱ رول ۱۷ امشعر ڈسمسی اپیل بعلت عدم پیروی اپیلانٹ حسب مراد دفعہ ۲ کے ڈگری نہیں ہے اس وجہ سے وہ قابل اپیل نہیں ہے (۴) نمونہ پروبیٹ میں جو عطا کیا گیا تھا غلطی کتابت تھی جو ڈسٹرکٹ کمشنر نے اوسکے ترمیم کرنے سے اس بنا پر انکار کیا کہ پروبیٹ اوس حاکم نے عطا کیا تہا جو اوسکے پیشتر کام کرتا تھا۔ تجویز ہوئی کہ اس قسم کے حکم کی ناراضی سے حسب دفعہ ۸۶ ایکٹ پروبیٹ و اہتمام ترکہ یا حسب دفعہ ۲۶۳ ایکٹ وراثت اپیل نہیں ہوسکتا (۵)۔

کون اپیل کرسکتا ہے | فریقین مقدمہ اپیل کرسکتے ہیں (۶) دیگر فریقوں کی رضامندی کی ضرورت نہیں (۷) اور صرف اس وقت جبکہ ڈگری صادر کردی گئی ہو (۸) یا ڈگری اس فریق کے خلاف دی گئی ہو (۹) اور اس سے اوس کو نقصان پہونچا ہو (۱۰) پس غرض اپیل کے لئے جو مدعا علیہ مقدمہ سے بری کئے گئے ہوں فریق مقدمہ نہیں ہیں (۱۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۲۹ و جلد ۲۶ صفحہ ۵۳۹۔ لیکن جبکہ مدعا علیہ کو دعوے کے اسکے خلاف خارج ہونے سے بھی نقصان پہونچتا ہو تو وہ اپیل کرسکتا ہے (۱۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۱۱۷ و جلد ۱ صفحہ ۲۶۶۔ کہ جب ایک مدعی اپنی ڈگری جاری کرانے کے بغیر اپنے دعوے کی وہ رقم وصول کرے جس کی عدالت ابتدائی

(۱) پنجاب ریکارڈ نمبر ۲۰ سنہ ۱۹۰۲ء بہ اختلاف انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۴۷ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۸ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۵۱۸ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۸۵۔
(۲) پنجاب ریکارڈ نمبر ۵۲ سنہ ۱۹۰۷ء۔ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۳۶۰ یہی مقدمہ بمبئی لارپورٹر جلد ۴ صفحہ ۲۳۵ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۱۵ صفحہ ۵۱۲۔ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۳۸۲
(۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۵ (۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۵۲۔
(۷) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۱۷ (۸) ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۲۵۹
(۹) ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۱۰۶ (۱۰) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۴۵ (۱۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۳۴ (۱۲) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۹ صفحہ ۵۸۴

نے ڈگری دی ہو اور مدیون نے ادا کر دی ہو۔ تو فقط ایسی قبولیت سے وہ اپنے دعوے کے باقی جزو کی بابت اپیل کرنے کے حق سے محروم نہیں ہو جاتا (۱) جس مدعی نے بابت جزو دعوے خود ڈگری حاصل کی ہو اور اُس کا اجراء کرایا ہو وہ محض اس وجہ سے کہ اوس نے اجراء اُس ڈگری کا کرایا تھا۔ بہ تعلق باقی دعوے خود جو عدالت اول نے نامنظور کر دیا ہو بیوی اپیل کرنے سے ممتنع نہیں ہو جاتا (۲) قواعد عرضی نویسان مندرجہ جوڈیشل سرکلر نمبر ۵-۱۲ میں کوئی ایسا حکم نہیں ہے جو عدالت چیفکورٹ کے اوس عام اختیار کے بدستور قائم و برقرار رہنے کا مانع ہو جو اوس کو ایکٹ عدالتہائے پنجاب سنہ ۱۸۸۴ء کی دفعہ ۱۳ کے بموجب بابت ماتحت عدالتہائے دیوانی پر اہتمام اور نگرانی کرنے کے بارہ میں حاصل ہے اور اس واسطے کارروائی اور احکام زیر قاعدہ ۲۹ قواعد عرضی نویسان جو ڈسٹرکٹ ججوں اور ڈویژنل ججوں نے صادر کیے ہوں اُن کی نسبت گو قواعد میں چیفکورٹ میں اپیل کا ہونا نہیں لکھا۔ مگر چیفکورٹ زیر دفعہ مذکور مجاز ہے کہ ایسی کارروائی اور احکام کے بارہ میں جس طرح مناسب سمجھے عمل کرے (۳) جو ڈگری غفلت سے ایک فریق فوت شدہ کے حق میں یا اُس کے خلاف صادر ہوئی ہو وہ ایسی ڈگری ہوتی ہے بنا راضی جس کے کوئی اپیل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ایسی صورت میں وارث فریق متوفی یا فریق مخالف کو بطور اپیلانٹ یا رسپانڈنٹ جیسی کہ صورت ہو کوئی منصب دعوے حاصل نہیں ہوتا (۴) نالش شفع میں مشتری اپنا قانونی حق اپیل کرنے کا بنا راضی ایسی ڈگری کے جو اُس کے برخلاف صادر ہوئی ہو یا اپیل خود میں بربنائے اصلی استحقاق مزید کارروائی کرنے کا محض اس وجہ سے زائل نہیں کر دیتا۔ کہ اُس نے وہ زرثمن جو عدالت میں شفیع نے اُس کے فائدہ کے لئے داخل کیا تھا نکال لیا تھا (۵) لیکن اگر مشتری زرثمن داخل کردہ شفیع از خود بلا حکم کسی حاکم مجاز کے وصول کرے اور اُس نے اپیل بھی کیا ہو بدیں بیان کہ اوس کو شفیع کے استحقاق سے انکار ہے تو اپیل مذکور ممنوع السماعت ہوگا۔ کیونکہ زرثمن کے وصول کر لینے سے اُس نے عدالت ماتحت کی ڈگری کو تسلیم کر لیا ہے (۶) اپیلانٹ نے حق شفع کی نالش دائر کر کے عدالت ابتدائی میں ڈگری بشرط ادائے زرثمن تا تاریخ مقررہ حاصل کی۔ اپیلانٹ نے وقت معینہ کے اندر زرثمن ادا نہ کرنے کے باعث میعاد ڈگری کو منقضی ہونے دیا۔ لیکن بنا راضی

(۱) نمبر ۴۹ سنہ ۱۸۸۰ء پنجاب ریکارڈ۔ (۲) نمبر ۱۳۱ سنہ ۱۹۰۷ء پنجاب ریکارڈ اجلاس کامل منسوخی نمبر ۸۲ سنہ ۱۸۶۸ء پنجاب ریکارڈ۔ (۳) نمبر ۲۴ سنہ ۱۸۸۸ء پنجاب ریکارڈ (۴) نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۹ء و نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۶ء و نمبر ۸۷ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ۔
(۵) نمبر ۱۶ سنہ ۱۹۰۷ء پنجاب ریکارڈ۔ (۶) پنجاب لاء رپورٹر نمبر ۷۶ سنہ ۱۹۰۶ء۔

اُس ڈگری کے اس بنا پر اپیل دائر کیا کہ شفعہ داران بالمقابل کے حق میں ڈگری صادر نہ ہونی چاہئے تھی۔ قرار پایا کہ حکم ڈگری کی تعمیل نہونے کی وجہ سے اپیل ممنوع السماعت ہے۔ فیصلہ دیوانی نمبر ۷ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۹۰ء ہتمیز کیا گیا (۱)

اقرار نامہ درباب اس امر کے کہ اپیل نہ کیا جائے گا۔ اگر اپیلانٹ نے اقرار کر لیا ہے کہ اپیل نہ کرے گا تو اپیل نہیں چل سکتا ہے (۲) اور اگر وہ اِس معاہدہ کے خلاف اپیل دائر کرے تو مدعا علیہ دعوا ہرجانہ کر سکتا ہے (۳) اور جہاں فریقین ایک خاص تنقیح کو کسی کمشنر کے سپرد کریں اور یہ قرار کریں کہ اسکی رپورٹ کے بموجب ڈگری دیجائے تو وہ معناً اقرار کرتے ہیں کہ اپیل نہ کیا جائے گا (۴)

کون اپیل نہیں کر سکتا۔ وہ شخص اپیل نہیں کر سکتا جو فریق مقدمہ نہ ہو (۵) یا قائم مقام فریق مقدمہ نہ ہو (۶) اور جو شخص فریق مقدمہ نہ ہو وہ بشمول کسی فریق مقدمہ کے بھی اپیل نہیں کر سکتا (۷) کوئی قائم مقام فریق مقدمہ کا بغیر اسکے کہ عدالت سے حکم داخل نام اوس کا رجسٹر مقدمات میں نہ ہو جائے اپیل نہیں کر سکتا (۸)

ایکٹ کورٹ فیس کے متعلق۔ ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ اصفحہ ۲ و جلد ۶ بصفحہ ۳۰۸ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۴ ۲۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ اصفحہ ۶۱ و جلد ۲۳ صفحہ ۸۶ ۴ و جلد ۹ صفحہ ۳۵۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۱۴ و صفحہ ۲۰۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۴۹۔

ایکٹ سارٹیفکٹ وراثت کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ اصفحہ ۲۱۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۱۴۱ ۶ و جلد ۲۰ صفحہ ۲۴۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۲۴۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ اصفحہ ۷۹۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۱۸۳ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ا صفحہ ۱۰۔ نیز ملاحظہ ہو دفعات ۴۷ و ۴۸ ایکٹ سارٹیفکٹ وراثت۔

ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۸۶۱ء نابالغان کے متعلق ملاحظہ ہو ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ا صفحہ ۴۹۳ و انڈین لا رپورٹ

(۱) نمبر ۱۶۱ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ (۲) مور ز انڈین اپیل جلد ۱۴ صفحہ ۲۰۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۶۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۵۵ و جلد ۲۹ صفحہ ۵۷۷۔ (۳) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۵۷۴۔ (۴) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۶ صفحہ ۱۲۱ (۵) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ا صفحہ ۸۔ (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۴۸۵ (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۵۹ (۸) ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۱۳۳ ؛

کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۴۸۷ و جلد ۳۳ صفحہ ۲۰۱ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۶۶۷۔

اپیل بنارضی ڈگری قطعی جبکہ ڈگری ابتدائی کا کوئی اپیل نہو

دفعہ ۹۷- اگر کوئی فریق کسی ڈگری ابتدائی سے اپنی حق تلفی سمجھے جو بعد نفاذ مجموعہ ہذا کے صادر کیجائے اور وہ اس کا اپیل نہ کرے تو کسی ایسے اپیل میں جو قطعی ڈگری کی ناراضی سے رجوع کیا جائے وہ فریق ڈگری ابتدائی مذکور کی صحت میں کچھ تعرض نہ کرسکیگا۔

دفعہ ہذا جدید ہے۔

واضعان قانون نے ایسا صریح حکم اس غرض سے داخل کیا ہے۔ کہ متخاصمین کی طرف سے ڈگری ابتدائی کا اپیل لازمی کیا جائے اور اگر اپیل نہ کریں تو ڈگری مذکور کی نسبت اُس اپیل میں جو ڈگری اخیر کی ناراضی سے ہو عذرات پیش نہ کرنے پائیں اور کلکتہ ہائیکورٹ کی رائے جو اس امر کی بابت بالاتفاق ہی اسکو واضعان قانون نے قبول کیا اور واضعان قانون کے نزدیک مناسب ہے کہ متخاصمین کی کارروائی درجہ غایت تک پہونچائے اور اون کو خرچہ کثیر کا متحمل کیا جاوے۔ اگر ان کا ارادہ نوبت ابتدائی پر عذرات پیش کرنے کا ہو چنانچہ ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۷۲۱، و جلد ۲۴ صفحہ ۲۰۳۔ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۲۲۵ فیصلجات الہ آباد ہائیکورٹ مندرجہ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۷۹ و جلد ۱۸ صفحہ ۱۹۰ جو کہ قابل لحاظ نہیں ہے۔

استحقاق اعتراض کرنیکا نسبت ڈگری ابتدائی کے

بر طبق بنارضی ڈگری قطعی مصدرہ نالش بٹوارہ کے اپیلانٹ کو یہ اختیار نہیں ہے کہ نسبت صحت حکم یا ڈگری ابتدائی بٹوارہ کے اس صورت میں اعتراض کرے کہ جب اپیل بنارضی ایسے حکم کے اندر میعاد مقررہ قانون کے دائر نکیا گیا ہو (۱)

میعاد

عرصہ میعاد واسطے اپیل بنارضی ڈگری ابتدائی کے اُسی قدر ہے جس قدر کہ واسطے ڈگری قطعی کے مقرر کیا گیا ہے (ملاحظہ ہو دفعہ ۳۴ ایکٹ عدالتہائے پنجاب نمبر ۱۸ ۱۸۸۴ء)

تجویز جبکہ اپیل کی سماعت دو یا زیادہ جج کریں۔

دفعہ ۹۸- (۱) جب کوئی اپیل دو یا زیادہ ججوں کے اجلاس میں سماعت کیا جائے تو اپیل کی تجویز مطابق رائے ان ججوں کے یا مطابق کثرت رائے اُن ججوں کے (اگر کثرت رائے ہو) صادر کیجائے گی۔

(۲) اگر تجویز میں کثرت رائے کا اتفاق واسطے تبدیلی یا منسوخی اُس ڈگری کے نہو جسکی ناراضی سے اپیل دائر ہوا ہو تو وہ ڈگری بحال رکھی جائے گی۔

(۱) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۱۷ بہ تردید انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۲۷۹

مگر شرط یہ ہے کہ اگر اپیل ایسی عدالت کے دو ججوں کے اجلاس میں سماعت کیا جائے جس میں دو سے زیادہ جج ہوں اور اُن دونوں کے درمیان کسی امر قانونی کی بابت اختلاف رائے ہو تو جس امر قانونی کی بابت اختلاف ہو وہ اُس کو تحریر کرینگے اور بعد ازاں اپیل کی سماعت صرف اُسی امر قانونی کی بابت اُس عدالت کے دیگر ججوں میں سے ایک یا زیادہ جج کرینگے اور فیصلہ امر مذکور کا مطابق کثرت رائے اُن سب ججوں کے ہوگا (اگر کثرت رائے ہو) جنہوں نے اپیل کی سماعت پہلے کی ہو مع اُن دونوں ججوں کے جنہوں نے اُس کی سماعت پہلے کی ہو۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۵۷۵۔ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

اختلاف رائے مابین ججان سماعت کنندہ اپیل — جب ایک بنچ دو ججوں نے جسنے سماعت کسی اپیل کی کی اور باہم اُن کے اختلاف رائے ہو تجاویز بصیغہ اپیل بطور تجاویز عدالت بلا باقی رکھنے کسی حکم کے صادر کر دی ہوں تو جج ہائے ممدوح مجاز اس بات کے نہیں ہیں کہ حسب دفعہ ہذا اپیل کو سپرد دیگر جج ہائے عدالت کے کریں (۱) جبکہ اپیل کی سماعت جو حسب دفعہ ۱۰ فرمان شاہی دائر کیا گیا ہو باجلاس دو حکام ہوئی ہو اور حکام مذکور کی رائے میں نسبت فیصلہ کے جو بر طبق اپیل مذکور ہونا چاہیئے اختلاف ہو تو اپیل کا فیصلہ مطابق رائے حاکم اعلےٰ کے کیا جاویگا دفعہ ہذا نسبت اُن اپیلوں کے جو حسب دفعہ ۱۰ فرمان شاہی دائر کیئے گئے ہوں دفعہ ۲۷ فرمان شاہی پر حاوی نہیں ہے (۲) جب اختلاف رائے ڈویزن بنچ میں نسبت عذر ابتدائی حد سماعت کے ہو تو رائے سینئر حاکم کی حسب دفعہ ۲۷ فرمان شاہی کے غالب ہوگی (۳) یہ حکم دفعہ ۳۶ فرمان شاہی سنہ ۱۸۶۵ء کا کہ جب کسی ڈویزن بنچ کے حکام میں اختلاف رائے ہو کہ ہر دو طرف آراء مساوی ہوں تو جج اعلےٰ کی رائے قائم رہیگی (۴) درحالیکہ دو صاحبان جج اجلاس ڈویزن بنچ میں ایک اخیری ڈگری میں اتفاق کیا ہو تو یہ امر کہ ان میں ایک امر کی نسبت منجملہ اُن امور کے جو تجویز ثانی فیصلہ میں اُٹھائے گئے ہوں اور جنپر اخیر ڈگری مبنی کی گئی ہو اختلاف رائے ہے کوئی وجہ اپیل کی بموجب دفعہ ۱۵ فرمان شاہی کے نہیں ہے (۵)

(۱) الہ آباد ویکلی نوٹس سنہ ۱۸۸۷ء صفحہ ۱۵۴ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۲۵ (اجلاس کامل) نیز ملاحظہ ہو اودھ کیسنر جلد ۲ صفحہ ۱۴۹۔ (۲) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶۲ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۱۰۔ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۷۶ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۹ء صفحہ ۲۷۔ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۰۴۔ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۰ نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۵۴۸۔

سماعت اپیل — صرف وہی جج اپیل کی سماعت کرینگے جنہوں نے اختلاف کیا تھا مع ایک تیسرے جج کے (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴۲ صفحہ ۱۰۶ و مدراس لا ٹائمس جلد ۵ صفحہ ۹۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴۵ صفحہ ۲۲۴ - مگر اختلاف امر قانونی کی بابت ہونا چاہیئے نہ کہ امر واقعاتی کی بابت (۲) تیسرے جج سے سماعت کرانا اختیاری ہے لازمی نہیں (۳) بصورت اختلاف رائے سینیئر جج کا فیصلہ غالب رہیگا (۴) تیسرا جج صرف اسی امر کی سماعت کریگا جس کے متعلق اختلاف رائے ہے نہ کہ کل اپیل کو سابقہ فیصلجات انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۱۷۹ و ۲۱۴ - اب غیر متعلق سمجھنے چاہئیں -

ڈگری بسبب کسی ایسی غلطی یا بیضابطگی کے جو روئداد مقدمہ یا حد اختیار عدالت کی مخل نہ ہو منسوخ یا بدل نہ جائیگی

دفعہ ۹۹ - کوئی ڈگری اس وجہ سے منسوخ یا نفس الامر میں بدل نہ جائیگی اور نہ کوئی مقدمہ بصیغہ اپیل اس جہت سے باز بہ نمبر واپس کیا جائیگا کہ اشتمال بیجا فریقین یا بناہائے دعوے کا ہوا ہے یا مقدمہ کی کسی کارروائی میں کوئی ایسی خطا یا سقم یا بیضابطگی پائی گئی ہے کہ جو روئداد مقدمہ یا حد اختیار عدالت کی مخل نہ ہو۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۵۷۸ - ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے -

کمیٹی نے اس دفعہ کی توسیع کی ہے کہ کارروائی کی بیضابطگی کی نسبت زیادہ اختیار عدالت کو حاصل ہو جائیں چنانچہ صریح الفاظ "اشتمال بیجا فریقین یا بناہائے دعوے" اس نقص کے دور کرنے کے واسطے داخل کئے گئے ہیں اس امر کا فیصلہ مقدمات مندرجہ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۲۵۹ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۸۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۶ صفحہ ۷۸۰ و نمبر ۹۳ سنہ ۱۹۰۹ء و نمبر ۲۴ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ میں کیا گیا ہے اور الفاظ "مقدمہ کی کسی کارروائی میں" جدید ایزاد کئے گئے ہیں۔ سابق میں اس بارہ میں اختلاف رائے تھا چنانچہ جو مقدمات دفعہ ہذا کے خلاف ہیں وہ اب غیر موثر سمجھنے چاہئیں ؛

منشاء دفعہ ہذا کا کیا ہے — منشاء دفعہ ہذا کا یہ ہے کہ کسی ایسی غلطی یا نقص یا بیضابطگی کی بنا پر خواہ وہ بیضابطگی تجویز میں ہو یا کسی مقدمہ کے کسی حکم میں یا اور طرح سے اور اوس سے

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۶۸۴ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱ و بمبئی لا رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۱۳۵ و ۲۰۶ - (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۲۷ و ۶۲۲ و جلد ۲۸ صفحہ ۵۱۷ -
(۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۸۱۴ و انڈین لا رپورٹر بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۰۶ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۵۴۸ و ۵۵۱

اصلیت مقدمہ یا اختیار عدالت پر اثر نہ پہونچے تو کوئی ڈگری عدالت ماتحت کی منسوخ یا تبدیل نہ کی جائیگی مثلاً دس مقدموں کا ایک ساتھ تجویز کرنا (۱) یا مقدمہ کے تعین دعوی میں غلطی کا ہونا (۲) جبکہ اُس سے اختیار سماعت عدالت ابتدائی میں نقص نہ واقع ہوتا ہو (۳) اور نہ اس وجہ سے فیصلہ قابل منسوخی یا ترمیم یا واپس کرنے کے ہوگا کہ عدالت نے کوئی دستاویز جس پر پورا اسٹامپ نہیں تھا منظور کی (۴) یا جو دستاویز منظور کیگئی وہ ناجائز تھی (۵) اور نہ اس وجہ سے کہ عدالت نے اپنے فیصلہ کے وجوہ نہیں لکھے (۶) یا مدعی نے بعض دستاویزات اپنی عرضی دعوے کے ساتھ داخل نہیں کیں یا مدعا علیہ سے طلب نہیں کرائیں (۷) یا بعد سماعت اول کے تاریخ غیر معینہ پر دستاویزات داخل کیں (۸) یا یہ کہ مقدمہ میں اشتمال بیجا تھا (۹) یا تجویز کی وجوہ غلط ہیں جبکہ ڈگری صحیح ہو (۱۰) یا تجویز ایسی شہادت پر صادر ہوئی ہو جو دوسرے جج نے لی تھی جبکہ اس بیضابطگی کو تسلیم کر لیا گیا ہو (۱۱) ایک مقدمہ میں ایک جماعت سند یافتہ پر نالش ہوئی اور ڈگری بجائے اس کے کہ جماعت پر ہوتی اوس کے ایجنٹ پر صادر ہوئی اس غلطی کی نسبت تجویز ہوئی کہ اصلیت مقدمہ پر موثر ہے (۱۲) اور جبکہ کارندہ نے بلا حصول اختیار آقا کے نالش کی اور عدالت ابتدائی میں عذر ہوا تب بھی یہ تجویز ہوئی کہ ایسا عذر اپیل اول یا اپیل خاص میں ہوسکتا ہے اور اپیل خاص میں آقا کی طرف سے مختار نامہ جائز پیش کرنے سے یہ نقص رفع نہیں ہوتا (۱۳) اگر مدعی نے رسوم عدالت واجب سے کم ادا کرکے نالش کی ہو اور عدالت اپیل نے کمی کے طلب کرنے پر کمی پوری نہ کرے تو یہ وجہ بیجا ایسی نہیں ہے کہ جس سے فیصلہ عدالت ماتحت منسوخ کیا جائے۔

اختیار عدالت | الفاظ مندرجہ عنوان سے مراد اختیار سماعت ہے (۱۴) دفعہ ہذا ان صورتوں سے

(۱) مارشل رپورٹ صفحہ ۴۵۵ - (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۳۲۵ و بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۶۳ (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۲۵۷ - (۴) فیصلہ صدر دیوانی عدالت آگرہ ۱۸۶۳ء صفحہ ۴۷۳ و بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۳۵ و ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۸۰ (۵) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۳۵ (۶) مورس انڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۳۰۵ - (۷) فیصلہ صدر دیوانی آگرہ ۱۸۶۴ء صفحہ ۵۹۳ - (۸) فیصلہ صدر دیوانی آگرہ ۱۸۶۵ء صفحہ ۱۴ - (۹) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۶۳ - (۱۰) ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۱ - (۱۱) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۹۸ - (۱۲) ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۵۳۵ - (۱۳) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۰ - (۱۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۱۵۵ -

متعلق ہے جس میں عدالت کو اختیار سماعت حاصل تھا۔ مگر اس سے بے ضابطگی یا غلطی واقع ہوئی ہے نہ کہ اس صورت سے کہ حسب اختیار سماعت حاصل ہی نہ ہو (۱) جبکہ ڈگری کسی دوسری عدالت میں واسطے اجرا کے منتقل کی جائے اور عدالت یہ حکم دے کہ بعد درج کئے جانے نام منتقل الیہ ڈگری کے کارروائیات اجرا عمل میں لائی جائیں تو یہ ایک حکم بلا اختیار ہے اور باوجود احکام دفعہ ہذا کے وہ فسوخ کیا جا سکتا ہے۔ (۲) اگر کوئی بے ضابطگی بطور ایک معاملہ کے ایک جج نے کی ہو کہ اس نے ایک مقدمہ کو بخلاف ورزی عبارت دفعہ ۱۵ مجموعہ ہذا لیا۔ اور خود تجویز کیا تو ایسی بے ضابطگی کا چارہ بروئے دفعہ ہذا ہو سکتا ہے۔ اور عدالت اپیل کا ڈگری عدالت ابتدائی کو منسوخ کرنا جائز نہیں ٹھہرتا (۳) گو ضرور ہے کہ بیانات گواہوں کے جو روبروئے کمیشن تحقیقات کنندہ موقع کے گذریں بموجب قاعدہ ۱۰ آرڈر ۲۶ مجموعہ ہذا کے قلمبند ہوں اور جب قلمبند ہوں رپورٹ کے ساتھ شامل کئے جاویں۔ مگر اس امر کی فروگذاشت ایسی ہے کہ جس کا علاج بموجب دفعہ ہذا کے ہو سکتا ہے۔ خصوصاً اس حالت میں جب اعتراض کنندہ نسبت اس امر کے اعتراض نہ کرے تاوقتیکہ اپیل ثانی عدالت میں دائر ہو۔ (۴)۔

شہادت کا بزبان انگریزی تحریر کیا جانا جبکہ وہ عدالت کی زبان نہ ہو محض ایک ایسی بے ضابطگی ہے جس کی اصلاح بذریعہ اطلاق دفعہ ہذا ہو سکتی ہے (۵) اور کہ نالش کا فیصلہ اتوار کے دن کیا جانا (۶) اور فہرست جائداد منقولہ قابل قرقی جو درخواست اجرا ڈگری کے ساتھ بروئے قاعدہ ۱۳۔ آرڈر ۲۱ مجموعہ ہذا کا تصدیق نہ کیا جانا (۷) ایسی بے ضابطگیاں ہیں جن کا علاج بروئے دفعہ ہذا ہو سکتا ہے۔ طلبی گواہان کے متعلق (۸) بے ضابطہ ریمانڈ (۹) منظوری درخواست

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۲۵۹ و بمبئی لا رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۸۷۸ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۵۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۸۰۴ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۲۷ ملاحظہ ہو۔ (۳) نمبر ۱۸۴ ۱۸۸۳ء پنجاب ریکارڈ۔ (۴) نمبر ۱۶۱ ۱۸۸۲ء پنجاب ریکارڈ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۳۹۶۔ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۸۲۶۔ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ ۱۳۶ و جلد ۲۹ صفحہ ۵۶۲ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۶۸ (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۲۴۴ و جلد ۲۲ صفحہ ۵۵۔ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۹ء صفحہ ۱۷۲ (۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۱۰ و ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۴ء صفحہ ۴۵ (۹) کلکتہ لا جرنل جلد ۲ صفحہ ۳۲۸ و ۳۹۶ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۱ صفحہ ۳۸ و کلکتہ لا جرنل جلد ۵ صفحہ ۳۲۵ و ۳۳۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۲۴ و جلد ۱۹ صفحہ ۴۷۹

زیر دفعہ ۴۷ بجائے دفعہ ۱۴۴ مجموعہ ہذا (۱) انکار التواء اجراء (۲) سماعت اپیل بطور اپیل بناراضی حکم نہ بطور اپیل بناراضی ڈگری (۳) حاکم مقامی نابالغ کے حصول میں ناقص ضابطہ کا عمل میں لایا جانا (۴) فروگذاشت درخواست زیر دفعہ ۵۰ بکارروائی زیر قاعدہ ۲۲ آرڈر ۲۱ مجموعہ ہذا (۵) شہادت کا ایک جج سے قلمبند کیا جانا اور دوسرے سے اسکا وزن کیا جانا (۶) اجازت کلکٹر نسبت نالش زیر دفعہ ۹۲ کا ناقص عبارت میں تحریر کیا جانا (۷) ناقص دستخط (۸) نقص تصدیق (۹) نقص بادخال عرضیدعوے (۱۰) سپردگی بہ ثالثی کا تحریری نہ ہونا (۱۱) ترتیب و تعین مالیت نالش میں غلطی (۱۲) انکار اجراء کمیشن (۱۳) اختیار تمیزی زیر دفعہ ۲۴ - ایکٹ دادرسی خاص کا بیجا استعمال (۱۴) نامناسب قائم مقامی ایک رئیس کی ازطرف پولیٹیکل ایجنٹ (۱۵) ہنڈوی بلا اسٹامپ جو نامنظور کی گئی تھی اور صیغہ اپیل میں منظور ہو تو اپیل دوم میں اعتراض نامنظور رہوا۔ (۱۶) ملاحظہ طلب ہیں۔

لیکن حکم واپسی کا خلاف احکام قاعدہ ۲۳ - آرڈر ۴۱ مجموعہ ہذا صادر کیا جانا (۱۷) اور درخواست اجراء کا اوس عدالت میں کیا جانا جس کے یہاں ڈگری اجراء کے لئے منتقل کیگئی ہو (۱۸) محض بے ضابطگی ہا نہیں ہیں۔ بلکہ خلاف قانون ہے اور اس لئے اس نقص کی اصلاح بروئے

(۱) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۵ صفحہ ۶۲۷ - (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۳۷ و ۵۲ - (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۶۵۱ - (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۱۰۲۱ و انڈین اپیلز جلد ۱۵ صفحہ ۱۹۵ و ۲۰۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۲ و جلد ۱۰ صفحہ ۶۲۶ و جلد ۱۴ صفحہ ۱۵۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۵۰۸ و ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۷ء صفحہ ۱۸۹ - و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۳۷۰ و ۳۷۴ - (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۵۵۸ - (۶) بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۹۸ و ۱۰۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۵۷۶ و ۶۰۵ - (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۴۱۰ و ۴۲۸ (۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۵۵ و ۶۴ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۰ صفحہ ۱۴۸ - (۹) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۳۹۶ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۰۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۸۰ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱ صفحہ ۱۴۸ و جلد ۵ صفحہ ۹۱ و ۹۸ -
(۱۰) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۰ صفحہ ۱۴۸ (۱۱) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۴ صفحہ ۹۲ و ۹۳ (۱۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۹۸ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۲ء صفحہ ۳۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۳۰۹ و ۳۱۵ - (۱۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۸۰۷ و ۸۱۶ و جلد ۲۷ صفحہ ۹۱ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۲۱۸ و ۲۲۰ - (۱۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۶۵ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۲۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۲۳ (۱۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۳ ... ۴۶۶ و ۵۶ (۱۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۳ (۱۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۲ صفحہ ۸۳ (۱۸) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۸ ...

دفعہ ہذا نہیں ہو سکتی ۔

حکم واپسی مقدمہ جبکہ پرامیسری نوٹ ملے ایک مرتبہ شہادت میں پذیرا ہو چکے تو وہ بعدہٗ اس بنا پر نامنظور نہیں کیے جا سکتے کہ اون پر حسب ضابطہ اسٹامپ نہیں لگایا گیا تھا یہ بھی تجویز ہوئی کہ بموجب دفعہ ہذا ہائی کورٹ حکم واپسی مقدمہ میں دست اندازی نہیں کر سکتی کیونکہ حکم مذکور ایسا نہ تھا جو موثر روئداد مقدمہ باختیار سماعت عدالت ہو (۱)

ساقط ہونا ضمیمہ دوم مجموعہ ہذا کا جزو ہے جیسا کہ کوئی دیگر جزو مجموعہ کا اور جبکہ فریقین مستدعا سپردگی ثالثی بعدالت اپیل کریں تو عدالت موصوف حسب فقرہ ۳ ضمیمہ دوم معاملات نزاعی باہم فریقین کو سپرد ثالثی کرے اور اگر حاکم عدالت ایسا کرنا فروگذاشت کرے تو اس کی تجویز ناقص ہے جس کی اصلاح از روئے دفعہ ہذا نہیں ہو سکتی ۔ (۲) ۔

کارروائی مابعد باطل و کالعدم ہے جبکہ عدالت نے کوئی ایسی کارروائی کی ہو جو اس کو بموجب حکم قانونی کے نکرنی چاہئے تھی تو کارروائی مذکور خلاف اختیار اور خلاف قانون ہی حکم واپسی مقدمہ جو جج ضلع نے بر طبق منسوخی حکم نامنظوری بحالی مقدمہ صادر کیا ایسا حکم تھا جو بلا اختیار صادر کیا گیا کیونکہ جج ضلع کو سماعت اپیل کا بنا رضی حکم اسسٹنٹ کلکٹر مشعر نامنظوری بحالی مقدمہ کے اختیار نہ تھا اور جملہ کارروائیات جو بر طبق واپسی مقدمہ کی گئیں خلاف اختیار اور ناجائز تھیں (۳)

اشتمال بے جا بناہائے مخاصمت کا ۔ جس صورت میں کہ اشتمال بے جا بناہائے مخاصمت کا ہو جس سے مدعا علیہ کو بربناہائے روئداد کے مضرت پہونچی ہو اور کوئی عذر اشتمال بیجا مذکور کا بیان تحریری میں یا بوقت قرار دہی امور تنقیح طلب کے نکیا گیا ہو تو احکام دفعہ ہذا متعلق ہونگے (۴) اختیار جو عدالت کو از روئے آرڈر ۶ رول ۱۷ دربارہ واپسی عرضی دعوائے کے دیا گیا ہے جو بوجہ اشتمال بے جا اشخاص یا بناہائے مخاصمت کے ناقص ہو محض ایک اختیار تمیزی ہے اور جس صورت میں کہ عدالت لیسے عرضی دعوائے کو واپس نکرے جو بوجہ اشتمال بے جا اشخاص یا بناہائے مخاصمت کے ناقص ہے تو مدعا علیہ اس عذر کے

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۴۴۹ ۔ (اجلاس کامل) (۲) الہ آباد لا جرنل جلد ۸ صفحہ ۶۷ ۔
(۳) الہ آباد لا جرنل جلد ۷ صفحہ ۶۷۵ ۔ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۴ صفحہ ۵۵ یہی مقدمہ مدراس لا جرنل جلد ۲۰ صفحہ ۳۶۲ ۔

پیش کرنے سے بوقت سماعت نالش یا بر طبق اپیل ممنوع نہیں ہے (۱)

اشتمال بے جا

دفعہ ہذا کا یہ اثر ہے کہ عذر اشتمال بناہ رے دعوے بناء اپیل میں ہو سکتا اور نہ بر طبق اپیل عذر مذکور پر لحاظ ہو سکتا ہے (۲)

اشتمال بیجا میں عدم اشتمال بھی داخل ہے

نالش نفاذ معاہدہ میں بمقابلہ کارنا ون تار واٹر کے بحیثیت کارنا ون مذکور جو کارنا ون ماقبل نے منجانب تار واٹر کیا ہو یہ ضروری نہیں ہے کہ دیگر شرکاء تار واٹر بحیثیت فریقین شامل کئے جاویں بیجا اشتمال متذکرہ دفعہ ہذا میں عدم اشتمال بھی داخل ہے (۳)

اشتمال بیجا فریقین

دعوے بوجہ اشتمال بیجا فریقین کے ناقص تھا کیونکہ ہر ایک مدعا علیہ کا مقدمہ بحیثیت فریق معاہدہ جداگانہ کے خود اپنی ہی روئداد پر فیصل ہونا چاہیئے۔ (۴)۔ بوجہ اشتمال بیجا و بموجب آرڈر ۲ رول ۴ و ۵ عدالت اپیل دفعہ ہذا کے رو سے اس امر سے ممتنع ہے کہ ڈگری عدالت ماتحت کو منسوخ کرے کیونکہ غلطی مذکور کا (اگر کوئی غلطی ہو) روئداد مقدمہ پر اثر نہیں ہو سکتا۔ (۵) نقص اشتمال بنائے مخاصمت (۶)

آیا واپسی اور کارروائیات مابعد کالعدم ہیں یا نہیں۔

بلحاظ احکام دفعہ ہذا کے حکم واپسی اور کارروائیات مابعد کالعدم نہ تھیں کیونکہ واپسی مقدمہ ایسی غلطی نہ تھی جو روئداد مقدمہ یا اختیار سماعت پر موثر ہو۔ لفظ اختیار سماعت موقوعہ دفعہ ہذا سے مراد اختیار سماعت

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۸۰۔ (۲) الہ آباد لا جرنل جلد ۶ صفحہ ۵۶۷ (پریوی کونسل) یہی مقدمہ کلکتہ لا جرنل جلد ۱ صفحہ ۵۸ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۰ یہی مقدمہ مدراس لا جرنل جلد ۱۹ صفحہ ۵۴۸ یہی مقدمہ مدراس لا ٹمیس جلد ۵ صفحہ ۲۲۳ یہی مقدمہ بمبئی لا رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۸۳۳ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۶ صفحہ ۸۰۷ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۳ صفحہ ۸۲۳ یہی مقدمہ پنجاب ریکارڈ نمبر ۹۳ سنہ ۱۹۰۹ء یہی مقدمہ پنجاب لا رپورٹر نمبر ۶۸ سنہ ۱۹۱۰ء یہی مقدمہ پنجاب ویکلی رپورٹر نمبر ۱۴۶ سنہ ۱۹۰۹ء یہی مقدمہ انڈین اپیل جلد ۳۶ صفحہ ۱۰۳۔ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۳ صفحہ ۳۴۶ یہی مقدمہ مدراس لا ٹمیس جلد ۷ صفحہ ۱۰۲ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۵ صفحہ ۴۷۷ یہی مقدمہ مدراس لا جرنل جلد ۲۰ صفحہ ۴۴۳۔ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۶۸۔ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۶۱۔ نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۴۷۹۔ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۳۸۰ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۳ء صفحہ ۱۵۰ ؀

بلحاظ المیعث یا علاقہ یا شئے منشاء نالش سے ہے لفظ مذکور سے عدالت کا وہ اختیار قانونی مراد نہیں ہے جو اوس کو بعض امور کے کرنے کا حاصل ہے (۱)۔

بے ظابطگی جو روئداد مقدمہ یا اختیار سماعت پر مؤثر نہو۔

مدعی کو نسبت حکم عدالت مرافعہ اولیٰ کے جو متعلق خرچہ کے تہا اور نیز نسبت اپنے عذر متعلقہ ادا کرنے ما بقیہ سود کے رسوم عدالت ادا کرنی چاہیے تہی اور یادداشت اپیل پر کافی اسٹامپ نہ تہا لیکن ڈگری صاحب جج ضلع کی اس بنا پر منسوخ نہیں کی جا سکتی کہ یادداشت اپیل پر کافی اسٹامپ نہ تہا کیونکہ بے ظابطگی مذکور سے اوس کی مجاز سماعت اپیل ہونے پر اثر نہیں پہونچتا اور اس وجہ سے احکام دفعہ ہذا مانع منسوخی ڈگری کے بربنائے مذکور ہیں (۲)

بے ظابطگی جو روئداد پر مؤثر ہو۔

مدعیان نے جو شوہر و زوجہ تہے یہ نالش واسطے دلاپانے کم روپیہ کے دائر کی تہی یہ بیان کیا گیا تہا کہ اس روپیہ کا ایک جزو مدعی نمبر ا نے جو دو بٹیوں میں مدعا علیہم کا شریک تہا اس غرض سے ادا کیا تہا کہ اون کو بعلت بقایائے لگان نیلام سے بچاوے اور باقی روپیہ مدعیہ نمبر ۲ نے ادا کیا تہا جس نے بیان کیا تہا کہ اوس کا ایک تعلقہ میراث تحت میں اون دو بٹیوں کے ہے جو اوس کو مدعی نمبر ا نے عطا کیں تہیں اور نیلام مذکور سے اوس کا تعلقہ میراث منسوخ ہو جاتا اپیل دوم میں بتائید ڈگری عدالت تحت مشعر ڈسمسی دعوے مدعیہ نمبر ۲ کے یہ حجت کی تہی کہ یہ دعوے اس وجہ سے ڈسمس کئے جانے کے لائق ہے کہ اوس میں ایسے مدعیان کا اشتمال بے جا کیا گیا ہے جن کی بنا ہائے مخاصمت مختلف ہیں۔ تجویز ہوئی کہ یہ نالش بوجہ اشتمال بے جا مدعیان کی خلاف قانون ہے (۳)

بنائے دعاوی کا غلط اشتمال

مدعی نے بایں بیانات نالش کی کہ جائداد متنازعہ مسمی حاکم سنگہ کی ملکیت تہی جو بلا اولاد نرینہ فوت ہوا اور مدعی اوس کا وارث باز گشت ہے اور کہ حاکم سنگہ کی وفات پر اس کی بیوہ نے جائداد پر قبضہ کر لیا اور کہ بیوہ حاکم سنگہ کی وفات پر مدعا علیہم نے جائداد پر قبضہ ناجائز طور پر کر لیا۔ مدعی نے یہ بھی بیان کیا کہ اگر مدعا علیہم بذریعہ کسی دستاویز کے قابض ہوں تو دستاویز مذکور اس کے برخلاف غیر مؤثر ہوگی مدعا علیہم نے

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۴۴۳ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۰۹۔

(۲) اودھ کیسز جلد ۶ صفحہ ۱۳۵۔ وملاحظہ ہو پنجاب ریکارڈ نمبر ۳ سنہ ۱۸۶۹ء و نمبر ۶۵ سنہ ۱۸۹۱ء۔

(۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۴۰۔

جائداد کی نسبت مختلف دعوے پیش کئے اور اون میں سے دو مدعا علیہم نے غلط اشتمال کا عذر اوٹھایا جو زیر تنقیح لایا جا کر عدالت اول میں اون کے برخلاف فیصل ہوا۔ تجویز ہوئی کہ اگر فریقین کا غلط اشتمال بھی تہا تاہم یہ نقص آرڈر ا رول و کی حیطہ میں آجائیگا اور دفعہ ہذا چیفکورٹ کو مداخلت کرنے سے باز رکھیگی کیونکہ روئداد مقدمہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا (۱)۔

اپیل ثانی

اپیل ثانی

دفعہ ۱۰۰ —(۱) سوائے اُس صورت کے کہ خاص مجموعہ ہذا یا کسی اور قانون نافذ الوقت میں کوئی اور حکم صریح ہو ڈگری جو بصیغہ اپیل کسی عدالت ماتحت ہائی کورٹ سے صادر ہو اوس کا اپیل عدالت العالیہ ہائیکورٹ میں وجوہ مندرجہ ذیل سے کسی وجہ پر ہو سکتا ہے۔ یعنے

(الف) یہ کہ تجویز برخلاف کسی قانون یا ایسے رواج کے ہے جو حکم قانون رکھتا ہے۔

(ب) یہ کہ تجویز میں تصفیہ فلاں ضروری امر تنقیح طلب متعلق قانون یا رواج کا جو حکم قانون کا رکھتا ہے نہیں ہوا۔

(ج) یہ کہ کوئی غلطی عظیم یا سقم ضابطہ محکومہ مجموعہ ہذا یا دیگر قانون نافذ الوقت واقع ہوا جس کے سبب سے ممکن ہے کہ کوئی غلطی یا سقم مقدمہ کی تجویز روئیداد میں پیدا ہوا ہو۔

(۲) اس دفعہ کے بموجب ڈگری اپیل یکطرفہ کا بھی اپیل دائر ہو سکے گا۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۵۸۴ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

کورٹ فیس

اپیل دوم میں جو عدالت ہائی کورٹ پیش کیا گیا تہا یہ معلوم ہوا کہ رسپانڈنٹ نے عدالت اپیل ماتحت میں اپنی یادداشت اپیل پر کافی اسٹامپ نہیں لگایا اور سماعت اپیل دوم تک کمی کو پورا نہیں کیا تہا گو اوس کو کمی کے پورا کرنے کی ہدایت کی گئی تہی تجویز ہوئی کہ اندرین حالات طریقہ مناسب یہ نہو گا کہ رسپانڈنٹ کا اپیل جو اُس نے عدالت اپیل ماتحت میں بلا اسٹامپ پیش کیا تہا ڈسمس کیا جائے بلکہ یہ مناسب ہے کہ ڈگری بحق رسپانڈنٹ ہائی کورٹ سے اوس وقت تک صادر نہ کی جائے کہ وہ رسوم عدالت جو حسب متذکرہ بالا واجب ہے ادا نہ کیا جائے (۲)۔ ایک عرضی اپیل جس پر ناکافی اسٹامپ تہا عدالت میں پیش کی گئی جس نے

عرضی مذکور اپیلانٹ کو واپس کی بعد انقضائے میعاد سماعت اپیلانٹ نے یہ عرضی کافی اسٹامپ لگا کر پھر پیش کی لیکن عدالت اپیل نے اپیل کے قبول کرنے سے انکار کیا۔ تجویز ہوئی کہ اس حکم کے جس کی رو سے اپیل کے قبول کرنے سے انکار کیا گیا تھا اپیل بعدالت ہائیکورٹ نہیں ہو سکتا (۱)

ایک نالش میں جو واسطے منسوخی بیعنامہ دو ہزار پانسو روپیہ کے دائر کی گئی تھی عرضی دعوے پر دس روپیہ کا اسٹامپ تھا نالش ڈسمس کی گئی اور مدعی نے عدالت ضلع میں اپیل کیا لیکن وہ ڈسمس ہوا پھر مدعی نے ہائیکورٹ میں ایک سو پچاس روپیہ بطور رسوم اسٹامپ کے ادا کیا مدعا علیہ نے یہ عذر کیا کہ اپیل دوم کی سماعت اس وجہ سے نہیں کی جا سکتی کہ عرضی دعوے پر عدالت اپیل ماتحت میں رسوم اسٹامپ ناکافی ادا کی گئی تھی۔ تجویز ہوئی کہ چونکہ عرضی دعوے بلا مناسب اسٹامپ کے بوجہ غلطی قانونی نسبت رسوم واجب کے داخل کی گئی تھی لہذا مقدمہ داخل دفعہ ۲۸۔ ایکٹ رسوم عدالت ہے۔ لہذا ہائیکورٹ نے یہ حکم دیا کہ ایک سو پچاس روپیہ کی رسوم عرضی دعوی پر اور یادداشت اپیل اول پر اندر میعاد معینہ کے ادا کی جائے (۲)

دفعہ ہذا کی تعبیر سختی سے کی جانی چاہیئے (۳) اور کوئی عدالت وجوہات مذکور میں ایزادی یا توسیع نہیں کر سکتی (۴) گو کہ بروئے احکام دفعہ ہذا قرار داد امر واقعہ کے متعلق اپیل دوم کی اجازت نہیں ہے تاہم موجودگی یا عدم موجودگی رواج کے متعلق جو قانون کا اثر رکھتا ہو اپیل دوم ہو سکتا ہے اور عدالت کا فرض ہے کہ جبکہ ایسے سوال پر اظہار رائے کرنا ہو تو شہادت متعلقہ پر غور کرے نہ بلحاظ صرف اس امر کے کہ آیا رواج جائز کے قائم کرنے کے لئے جملہ ضروریات موجود ہیں۔ بلکہ شہادت استدلال کردہ کے معتبر ہونے اور اس قوت پر بھی جو اس کو دیجانی چاہیئے تھی (۵) قرار داد امر واقعہ

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۲۔ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۳۱۳۔ نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۵۰۸۔ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۔ یہی مقدمہ انڈین اپیل جلد ۱۷ صفحہ ۱۲۲ (پریوی کونسل) و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۲۹۱ و جلد ۱۸ صفحہ ۲۳ یہی مقدمہ انڈین اپیل جلد ۱۸ صفحہ ۱۰۱ (پریوی کونسل) و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۲۴۹ یہی مقدمہ انڈین اپیل جلد ۱۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۳ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۶۴۹ (پریوی کونسل) و مورز انڈین اپیلز جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۱۔ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۲۳ و ۳۰

(۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۹ صفحہ ۲۲۔ یہی مقدمہ مدراس لا جرنل جلد ۱۶ صفحہ ۸۔

کے متعلق عدالت اسی صورت میں دست اندازی کر سکتی ہے جبکہ کوئی غلطی یا سقم مندرجہ دفعہ ہذا کیا گیا ہو (۱) پریوی کونسل اور نہ اپیلانٹ کو قرارداد امور واقعہ پر اعتراض کرنے کی اجازت دینی چاہیئے۔ (۲)

دفعہ ہذا قاعدہ ۷ آرڈر ۴۷ پر حاوی ہے اور جہانتک تجویز ثانی منظور کی جا کر ایک آخری ڈگری صادر کی گئی ہو کوئی حق اپیل نہیں دیتی۔ جبکہ اپیل مذکور وجوہات مندرجہ قاعدہ مذکور میں سے کسی وجہ پر مبنی نہ ہو (۳)

سوائے اس صورت کے زیر دفعہ ۳۹۔ ایکٹ حصول اراضی خاص اپیل دائر ہوتا ہے (۴) ایکٹ سارٹیفکٹ وراثت کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷، صفحہ ۱۶۷ و جلد ۹ صفحہ ۱۹۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۲۷ و جلد ۹ صفحہ ۴ و جلد ۲۰ صفحہ ۱۴۱۔

اختیارات عدالت اپیل ایسی اپیل میں عدالت ماتحت کو ہدایت کی جا سکتی ہے۔ کہ اگر تحقیقات نامکمل ہے تو اوس کو مکمل کیا جائے (۵) یا دوبارہ تحقیقات کی جائے (۶) اور جبکہ قانون یا ضابطہ کے متعلق نہایت فاش غلطی ہوئی ہو تو یہی قاعدہ ہے (۷) جبکہ جج کو کوئی یادداشت اپیل زیر دفعہ ہذا پیش کیا جائے تو اوس کو اختیار ہے کہ اس امر کو دیکھے کہ شرائط مندرجہ دفعہ ہذا موجود نہیں اور اگر موجود نہ ہوں تو یادداشت کو نامنظور کر سکتا ہے (۸) اس مرحلہ پر کوئی عذر نسبت غلط تشخیص یا فریق بندی کے نہ ہوگا۔ اگر عدالت ماتحت اپیل میں یہ عذر نہیں اوٹھایا گیا (۹) اور اگر اپیلانٹ کو بوجہ اختیار سماعت کوئی نقصان نہیں پہونچا تو اجازت نہ دیجائے کہ اس موقعہ پر اختیار سماعت کے متعلق عذر اُٹھائے (۱۰)

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۵۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷، صفحہ ۲۹۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۱۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۳۵۷ و مورز انڈین اپیلز جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۱۔ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۳۱۷ و بمبئی لا رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۹۵۶ و ۹۶۹۔ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۱ صفحہ ۲۹۔ (۴) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۳۸ و جلد ۱۰ صفحہ ۷۶۹۔ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۲۵ (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۱۶۶۔

(۷) ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۵۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۶۴۵۔

(۸) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۳۶۷۔ (۹) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۲۱۷۔

(۱۰) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۴۱۸۔

عدالت ایسے اشخاص کو فریق اپیل بنا سکتی ہے جو مقدمہ ابتدائی میں فریق تھے۔ مگر اپیل اول میں فریق نہ بنائے گئے تھے (۱) اور اگر اس امر کا ثبوت مسل پر موجود نہ ہو کہ کسی دستاویز کے بلا اسٹامپ ہونے کے باعث تاوان اور رسوم پیش کیا گیا تھا۔ مگر عدالت نے نامنظور کیا تو بلا اسٹامپ دستاویز بھی داخل نہ ہو سکے گی (۲) اگر زائد شہادت عدالت اپیل ماتحت نے لی ہو تاہم ہائی کورٹ امور واقعہ پر غور نہیں کر سکتی (۳)

جج واحد کے پاس جو اپیل یکطرفہ داخل ہوا ہو۔ دو ججوں کے سماعت پر رسپانڈنٹ سوال میعاد اوٹھا سکتا ہے (۴)

کون اپیل کر سکتا ہے | جس فریق کو فیصلہ مقدمہ میں کوئی غرض ہو (۵) جس مدعاعلیہ کے خلاف دعوے خارج ہو چکا ہو (۶) ایک مدعاعلیہ دوسرے کے خلاف (۷) اپیل نہیں کر سکتا۔ نسبت نابالغ ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۲۵۔ لیکن رسپانڈنٹ بعدالت ماتحت جو حاضر عدالت نہ ہوا ہو بوجہ اپنی غیر حاضری کے ہائی کورٹ میں اپیل کرنے سے ممتنع نہیں ہے (۸) نیز ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۹۶ تحت عنوان مذکور۔

خریدار نیلام اور ڈگری دار کو حق اپیل حاصل ہوتا ہے۔ جبکہ نیلام منسوخ کیا جاوے۔ اگرچہ خریدار نیلام مقدمہ ابتدائی میں فریق نہ تھا (۹) مگر اس کے خلاف بھی فیصلہ ہوا ہے ملاحظہ ہو کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱ صفحہ ۲۰۰۔

کن وجوہ پر اپیل دوم ہو سکتا ہے | حکم مشعر ڈسمس کئے جانے اپیل کے اس طرح پر کہ وہ حسب دفعہ ۴ میعاد سماعت کے بعد میعاد داخل کیا گیا حسب دفعہ ہذا ڈگری مصدرہ صیغہ اپیل ہے (۱۰)

جس حال میں ایک عدالت ماتحت اپیل نے اپیل کو بذریعہ حکم سرسری ڈسمس کیا جس میں

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۱۵۱ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۵۔ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۱۹۷۔ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۷۳ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۶۵۷ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۹۸ و ۱۰۱۔ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۷۸۔ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۵۳۶۔ (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۲۱۹۔ (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۱۷ صفحہ ۳۷۳۔ (۸) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۲۸ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۵۴۔ (۹) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۳ صفحہ ۱۵۔

(۱۰) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۔

اوس نے قرار دیا کہ اپیل اندر میعاد معینہ داخل نہیں ہوا تجویز ہوئی کہ ایسے حکم کو ایک تجویز بے ضابطہ خیال کرنا چاہئے اور اس لئے اپیل دوم ہوسکتا ہے (۱) اجلاس کامل سے تجویز ہوئی کہ رسپانڈنٹ جس کی غیر حاضری میں اپیل یکطرفہ سماعت ہوا اور جس کے خلاف ڈگری صادر کی گئی اپیل دوم بنا راضی ڈگری بموجب احکام دفعہ ہذا دائر ہوسکتا ہے۔ (۲) لیکن جبکہ عدالت نے خلاف قانون اپنے اختیار کا استعمال کیا ہو مثلاً کوئی وکلا رکا باشرح معینہ قانون سے زائد محنتانہ دلایا ہو تو اپیل دوم ہوسکتا ہے (۳)

کن وجوہ پر اپیل نہیں ہوسکتا۔

لیکن جب عدالت نے وہ اختیارات جو اُس کی مرضی پر چھوڑے گئے ہیں قانوناً عمل میں لائے ہوں تو اپیل دوم نہیں ہوسکتا (۴) خرچہ یا سود کے دلانے کا بھی عدالت کو اختیار ہے اور جبکہ اس اختیار کا جائز طور سے استعمال کیا گیا ہو تو اپیل دوم نہیں ہوسکتا (۵) لیکن صرف یہ امر کہ عدالت نے وجوہ فیصلہ حسب ضابطہ ہذا نہیں لکھے اپیل دوم نہیں ہوسکتا (۶) اور نہ وقعت شہادت کی وجوہ پر اپیل دوم ہوسکتا ہے (۷) اور نہ اس تجویز عدالت پر کہ معقول اور کافی وجہ کسی کارروائی کی مدعاعلیہ کو تھی (۸) اور نہ اس وجہ سے اپیل ہوسکتا ہے کہ عدالت ماتحت نے کسی دستاویز کو جس پر ناکافی اسٹامپ تھا منظور کیا ہے (۹) اور نہ اس وجہ پر کہ عدالت اپیل ماتحت نے شہادت مزید لینے سے انکار کیا اپیل ہوسکتا ہے (۱۰) اور اسی طرح اوس حالت میں بھی اپیل نہیں ہوسکتا جبکہ یہ عذر ہو کہ عرضی دعوے سے بنائے مخاصمت ظاہر نہیں ہوتی اول ہی مرتبہ اپیل دوم میں ہوا (۱۱) یا یہ کہ عرضی دعوے بہ تصدیق نہیں ہے جبکہ مدعاعلیہ نے بلا ایسے اعتراض کے بیان تحریری داخل کیا ہو (۱۲) اور نہ حساب کی غلطی پر (۱۳) اور نہ اس وجہ پر اپیل ہوسکتا ہے

(۱) پنجاب ریکارڈ نمبر ۴۷ سنہ ۱۸۷۹ء۔ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۵۵۔ (اجلاس کامل)۔
(۳) ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۲۰۸ و بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۴۔ (۴) الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۷۳۔ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۸۵ و بمبئی ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۴ و ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۶۹ و جلد ۵ صفحہ ۲۲۔ (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۳۱۸۔ (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۳۷۶۔ (۸) ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۴۲۵۔ (۹) الہ آباد ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۲۴ و ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۱۷۰ و جلد ۲۳ صفحہ ۱۵۰۔ (۱۰) ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۴۲۹۔ (۱۱) ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۸۔ (۱۲) ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۷۱۔ (۱۳) ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۰۔

کہ مقدمہ قبل تاریخ معینہ سماعت ہوا جبکہ فریقین موجود ہوں (۱) اور نہ عموماً ایسی غلطی کی بنا پر اپیل ہو سکتا ہے جو اہم نہو اور جس کی نسبت عدالت اپیل اول میں اعتراض نہوا ہو (۲) مثلاً کسی غیر ضروری شہادت کا منظور کرنا (۳) یہ امر کہ تجویز عدالت اپیل اس طریقہ پر تحریر نہیں ہوئی جو آرڈر ۴۱ رول ۳۱ میں محکوم ہے کوئی وجہ اپیل کی حسب دفعہ ہذا کے نہیں ہے (۴) بناراضی حکم عدالت اپیل مشعر واپسی یادداشت اپیل بغرض عدالت مناسب میں پیش کرنے کے اپیل نہیں ہو سکتا (۵) جس صورت میں کہ ایک یادداشت اپیل سرسری طور پر نامنظور کی گئی ہو تو ایسی نامنظوری کی وجوہات ضبط تحریر میں لانی چاہئیں۔ اس مقدمہ میں یہ سوال پیدا ہوا کہ آیا اس صورت میں جبکہ یادداشت اپیل پر غور کرنے سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ اپیل دوم نہیں ہو سکتا اپیل دوم بطور سرسری نامنظور کیا جا سکتا ہے اور اوس کی بابت حسب آرڈر ۴۱ رول ۱۱ کارروائی مزید نہیں کرنی چاہئے بوجہ اپیل کہ عدالت اپیل ماتحت نے ایک دستاویز کی غلط تعبیر کی ہے اپیل دوم کے اون وجوہات میں سے کوئی وجہ نہیں ہے جو دفعہ ہذا میں مندرج ہیں (۶)۔

اپیل دوم نہیں ہو سکتا

اپیل حسب دفعہ ۸۰ ضمن (۲) ایکٹ قبضہ اراضی آگرہ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۱ء اس قسم کا اپیل دوم نہیں جو دفعہ ہذا میں ملحوظ رکھا گیا (۷)۔ بناراضی فیصلہ حاکم مال کے جس کے رو سے لگان حسب دفعہ ۱۰۴۔ ایکٹ قبضہ اراضی بنگال طے کیا گیا ہو ہائی کورٹ میں اپیل دوم نہیں ہو سکتا (۸) جبکہ عدالت اپیل ماتحت نے باستعمال اپنے اختیار تمیزی کے بعد ملاحظہ کل مقدمہ کے حسب دفعہ ۵۔ ایکٹ میعاد سماعت عمل کرنے سے انکار کیا اور اپیل بوجہ تمادی پذیر ہونے کے ڈسمس کیا تو کوئی اپیل دوم نہیں ہو سکتا (۹) بناراضی ایسی نالش کے جو بابت دلا پانے بقایا لگان کے ایسے ضلع میں ہو جس سے احکام ایکٹ

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۲۴۶۔ (۲) الہ آباد ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۶۱۔ (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۲۹۳۔ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۹۹ نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۳۹۔ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۴۴۳۔ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۶۷۔ (۷) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۸۶۔ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۶۴۴ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۳۷۔ (۹) الہ آباد لا جرنل جلد ۹ صفحہ ۲۹۲ بہ منسوخی الہ آباد لا جرنل جلد ۱ صفحہ ۷۹۳۔

نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۹ء بنگال کونسل متعلق ہوں اپیل دوم بحضور ہائی کورٹ نہیں ہو سکتا (۱) ایک حکم جس کے رو سے ایک اپیل عدم پیروی کی وجہ پر خارج کیا گیا ہو حسب منشاء تعریف مندرجہ دفعہ ۲۔ ایکٹ "ڈگری" نہیں ہے اور اس کی نا راضی سے کوئی اپیل نہیں ہو سکتا۔ کوئی اپیل زیر دفعہ ہذا اس قسم کے مقدمہ میں نہیں ہو سکتا کیونکہ اپیل اون وجوہات میں سے کسی وجہ کی ذیل میں نہیں آتا جو اس میں مرقوم ہیں (۲) حکم عدالت مشعر ڈسمسی اپیل بروئے آرڈر ۴۱ رول ۱۷ بوجہ عدم پیروی اپیلانٹ حسب منشاء دفعہ ہذا ڈگری نہیں ہے اور اس وجہ سے ایسے حکم کی نا راضی سے کوئی اپیل نہیں ہو سکتا (۳) ایک مدیون نے جس کی جائداد علت اجرائے ڈگری نیلام کی گئی اور ڈگری دار نے خرید لی تھی۔ اس بنا پر تنسیخ نیلام کی درخواست دی کہ جس شخص کے ایما پر اجرائے ہوئی ہے وہ نا واجب طور پر فریق مقدمہ بنایا گیا تھا۔ عدالت ابتدائی نے درخواست کو خارج کر دیا اور سائل کی اپیل بھی خارج ہوگئی تجویز ہوئی کہ ہائی کورٹ میں اپیل دوم رجوع نہیں ہو سکتا (۴) فیصلہ ڈسمسی نالش یا اپیل بعدم حاضری مدعی یا اپیلانٹ حسب آرڈر ۹ رول ۸ یا حسب آرڈر ۴۱ رول ۱۷۔ ایک ڈگری حسب منشاء تعریف مندرجہ دفعہ ۲ نہیں ہے اور فیصلہ مذکور کی نا راضی سے حسب احکام دفعہ ہذا اپیل نہیں ہو سکتا ہے۔ (۵)۔ مدعیان نے ایک ڈگری عدالت جج ماتحت درجہ دوم سے بابت ایک رقم کے جو پانچہزار سے کم تھی حاصل کی اور جو بعد ازاں مع سود مجتمع کے پانچہزار سے زیادہ کی ہوگئی مدعیان نے صیغہ اجرائے میں درخواست واسطے دلا پانے کل روپیہ کی جج ماتحت نے درخواست اس بنا پر نا منظور کی کہ عدالت کو بموجب دفعہ ۲۴۔ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۶۹ء کے کوئی اختیار نہیں ہے اور صاحب جج ضلع نے ایک حکم مشعر بحالی فیصلہ جج ماتحت صادر کیا۔ تجویز ہوئی کہ بنا راضی ایسے حکم کے ہائی کورٹ میں کوئی اپیل نہیں ہو سکتا (۶)

(۱) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۲۳ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۵۰۸ بہ منسوخی کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۴۰۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۴۹۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۸۲۷۔ (۳) پنجاب ریکارڈ نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۷۹ء۔ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۲۹ و جلد ۱۶ صفحہ ۲۹۰۔ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۵۷۔ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۲

نیز کمی تخمینہ کی بابت ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ ۲ صفحہ ۳ ۴ ۔

وجوہ اپیل وجوہ اپیل دوم مکمل اور معین ہونی چاہئیں (۱) اور غلطی قانونی یا غلطی نفس الامری یا نقص قانونی یا کارروائی یا تحقیقات جس پر اعتراض ہو صاف طور سے مندرج ہونے چاہئیں اور اعتراض غلطی تحقیقات وغیرہ کی حالت میں یا کارروائی یا تحقیقات جس پر اعتراض ہو صاف طور سے مندرج ہونے چاہئیں اور اعتراض غلطی تحقیقات وغیرہ کی حالت میں موجبات اپیل سے یہ ظاہر ہونا چاہیے کہ اس غلطی یا نقص سے غالباً غلطی یا نقص قانونی تجویز میں واقع ہوا ہے اور کسی طرح اُس غلطی یا نقص سے واقعات مقدمہ پر اثر پہونچا - (۲) اور موجبات اپیل کا اس طرح مرتب ہونا چاہیے کہ رسپانڈنٹ کو موقع اس واقفیت کاملہ کا اس کو کن امور کا جواب دینا ہوگا (۳) عام قاعدہ موجبات اپیل کی نسبت یہ ہے کہ کوئی فریق ایسے واقعات یا دستاویزات کی بنا پر جن کا حوالہ یا بیان عرضی دعوے یا جواب دعوے میں نہ ہو کسی چارہ کا مستحق نہیں ہے (۴) جب نظر ثانی منظور کی گئی ہو تو کوئی اپیل بنا راضی ڈگری کسی وجوہ سے بجز اون وجوہ کے نہیں ہو سکتا جن کا ذکر آرڈر ۴۷ رول ۷ و ۹ میں ہے کافی ہونا وجہ کا جس کی بنا پر نظر ثانی منظور کیگئی کوئی وجہ اپیل کی بنا راضی ڈگری اخیر کے نہیں ہے (۵) تجویز صیغہ اپیل مطابق احکام آرڈر ۴۱ رول ۳۱ کے نہیں ہے امور تجویز طلب تحریر کئے گئے تھے مگر وجوہ فیصلہ بیان نہیں کئے گئے واقعات مقدمہ کی تجویز اُس سے زیادہ کی جانی چاہیے تھی کہ جو اُن کی گئی اور نقص کی اصلاح احکام دفعہ ہذا سے نہیں ہوتی نقص تجویز عدالت اپیل ایک وجہ اپیل دوم ہے (۶)

میعاد اپیل بموجب دفعہ ۱۵۶ ضمیمہ اول حصہ دوم ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۸ء ڈگریات عدالت اپیل کی ناراضی سے جو اپیل دوم ہو نوے روز کے اندر ہونا چاہیئے اور اس میعاد میں وہ زمانہ جو نقول ڈگری اور فیصلہ کے حاصل کرنے میں صرف ہو مجرا ملیگا اور اُس میں تاریخ دینے درخواست نقل اور تاریخ ملنے

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۴ ۴ ۲ - (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۸ و جلد ۵ ۲ صفحہ ۴۰ و جلد ۱ صفحہ ۴ ۴ ۲

(۳) بنگال لا رپورٹ جلد ۶ ضمیمہ صفحہ ۹ ۴ - (۴) مورس انڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۷۵ ۴ و ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۴۲ ۴ - (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۴۹ یہی مقدمہ مدراس لا جرنل جلد ۷ صفحہ ۶۰۳ یہی مقدمہ مدراس لا ٹائمس جلد ۲ صفحہ ۵۱۹ -

(۶) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۳۴۳ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ ۴۴ -

نقل کی شامل ہے جس حالت میں عدالت اپیل اول نے اپیلانٹ کا عذر نسبت نہ داخل کرنے اپنے اپیل کے اندر میعاد مقررہ کے باستعمال اختیار تمیزی عدالتی بلحاظ واقعات اور نہ محض سرسری طور پر نامنظور کیا ہو اپیل دوم نہیں ہو سکتا (۱) عدالت وجہ موجہ ظاہر کرنے پر توسیع منظور کر سکتی ہے۔ (۲) جب کوئی اپیل بوجہ عارضہ تمادی کے ڈسمس کیا گیا ہو تو عدالت ماتحت نے یہ تجویز کی ہو کہ کوئی وجہ کافی اوس کے نہ پیش کرنے کی اندر میعاد معینہ کے نہ تھی تو ہائی کورٹ اپیل دوم میں صرف اوس صورت میں دست اندازی کر سکتی ہے کہ تجویز مذکور خلاف قانون ہو یعنے جبکہ عدالت ماتحت نے اپنا اختیار تمیزی تلون مزاجی سے یا خودخواستہ طور پر یا بلاموجودگی سواد کے بتائیداوس کے فیصلہ کے استعمال کیا ہو۔ (۳) جس حالت میں عدالت اپیل اول نے اپیلانٹ کا عذر نسبت داخل نکرنے اپنے اپیل کے اندر میعاد مقررہ کے باستعمال اختیار تمیزی عدالتی بلحاظ واقعات اور نہ محض سرسری طور پر نامنظور کیا ہو اپیل دوم نہیں ہو سکتا ہے (۴) جبکہ اپیل عدالت ماتحت میں تمادی عارض ہو گئی ہو اور عدالت اپیل اول نے باستعمال اختیار تمیزی عدالتی بعد واقعات پر باعتبار لحاظ کرنے کے اور نہ سرسری طور پر حسب دفعہ ۵۔ ایکٹ میعاد سماعت عمل کرنے سے انکار کیا ہو اور اپیل کو ڈسمس کیا ہو تو ایسی صورت میں اپیل دوم نہیں ہو سکتا۔ (۵) جبکہ عدالت اپیل ماتحت نے باستعمال اپنے اختیار تمیزی کے بعد ملاحظہ کل مقدمہ کے حسب دفعہ ۵۔ ایکٹ میعاد سماعت عمل کرنے سے انکار کیا اور اپیل بوجہ تمادی پذیر ہونے کے ڈسمس کیا تو کوئی اپیل دوم نہیں ہو سکتا (۶)

رواج یا قانون جبکہ عدالت اپیل ماتحت نے شہادت خلاف قانون پر عمل کیا ہو یا شہادت قانونی کو نظر انداز کیا ہو یا ایسی شہادت پر عمل کیا ہو جو قانوناً واسطے ثبوت رواج مظہرہ کے ناکافی ہے تو بحث قانونی ہے لیکن ہائیکورٹ پر اپیل دوم میں یہ لازم نہیں ہے کہ شہادت

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۱۷۔ (۲) آگرہ ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۰۰ (اجلاس کامل) (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۵۱۳۔ (۴) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۲۰۳ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۱۷۔ (۵) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۴ء صفحہ ۲۳ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۳۲۷۔ نیز ملاحظہ ہو کلکتہ لا رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۱۷۷۔ (۶) الہ آباد لا جرنل جلد ۹ صفحہ ۲۹۲ بہ منسوخی الہ آباد لا جرنل جلد ۸ صفحہ ۷۹۳۔

کو جملہ مقدمات میں جبکہ ہونے یا نہ ہونے رواج مظہرہ کی صرف بحث ہو جانچے اور اوس پر غور کرے (۱) واضعان قانون کا منشاء یہ تھا کہ مقدمات خفیف میں تجاویز عدالتین ماتحت نسبت امور واقعاتی کے قطعی ہونگی۔ "قانون" مندرجہ ضمن (الف) دفعہ ہذا سے مراد قاعدہ قانون ہے اور "رواج جو حکم قانون کا رکھتا ہو" سے مراد عام یا مروج قانون ملکی یا قومی ہے اور ضمن مذکور اون صورتوں پر محدود ہے جن میں عدالتہائے اپیل ماتحت نے قانون یا دستاویز تحریری کی غلط تعبیر کی ہو یا رواجی قانون ملکی یا قومی کا نتیجہ بلحاظ امور متنازعہ فیہ مابین فریقین کے غلط نکالا ہو فقرہ (ب) صرف قانون کی غلطیوں سے متعلق ہو سکتا ہے اور ضمن (الف) کی تاثیر کو وسیع نہیں کرتا لفظ "ضابطہ" مندرجہ ضمن (ج) سے مراد وہ عملدرآمد ہے جو عدالتوں میں مقدمات کی تجویز کرنے میں کیا جاتا ہے اور اس کی یہ تعبیر نہیں کی جاسکتی کہ اوس میں ایک ذہنی طریقہ شامل ہے جس سے عدالت ایک نتیجہ نسبت بحث واقعاتی کے نکالتی ہے (۲) یہ عموماً فیصل ہو چکا ہے کہ اپیل ثانی شہادت کا وزن کرنے کے لیئے زیر دفعات ۱۰۰ و ۱۰۱ عدالت ماتحت کے واقعہ کی تجویز کی صحت کی نسبت کسی سوال کی سماعت کرنے کے لئے اختیار نہیں رکھتی عدالت ابتدائی کا فیصلہ نسبت اثر شہادت جیسا کہ نسبت واقعات کے قطعی ہونا چاہیئے لیکن نتائج کا معقول ہونا ایک قانونی امر ہے جس پر عدالت اپیل ثانی بحث کر سکتی ہے (۳) جبکہ کسی مقدمہ میں بر طبق اپیل دوم عذرداری حسب آرڈر ۴۱ رول ۲۲ داخل کیجائے تو وہ مطابق احکام دفعہ ہذا ہونی چاہیئے۔ یہ عذر کہ صاحب جج ذی علم نے یہ تجویز کرنے میں غلطی کی کہ معافی جاگ گودر شاہ جائداد وقف تھی اور راہن ہیں مدعیہ اپنے حصہ قانونی کی مستحق نہ تھی مطابق دفعہ ہذا کے نہیں ہے کیونکہ اوس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ فیصلہ کسی خاص قانون یا رواج کے جو اثر قانون کا رکھتا ہو خلاف ہے (۴) یہ بحث کہ آیا ایسا رواج ہے یا نہیں جس کے بموجب قابضان مکان موضع اپنے مکانات کا ملبہ اور اُس کی زمین جبکہ مکان اوس پر موجود ہو فروخت کر سکتے ہیں ایک بحث قانونی ہے اور ہائی کورٹ اپیل دوم میں مجاز ہے کہ اوس شہادت پر لحاظ کرے جو بتائید رواج مذکور دیگئی

(۱) ویکلی نوٹس سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۸۷ ایضاً مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۳ صفحہ ۴۶۷ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۶۹۸۔ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۶۴۹۔ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۹۳۔ یہی مقدمہ انڈین اپیل جلد ۱۹ صفحہ ۲۲۸۔

(۴) اودھ کیسز جلد ۷ صفحہ ۴۹۔

اور یہ تجویز کرے کہ آیا شہادت قانوناً واسطے اثبات رواج کافی ہے یا نہیں (۱) جس صورت میں کہ بحث ہونے یا نہونے کسی خاص رواج کی پیدا ہوا اور عدالت اپیل نے شہادت خلاف قانون پر یا ایسی شہادت پر جو قانوناً واسطے ثبوت رواج متنازعہ کے ناکافی ہو عمل کیا ہو تو یہ ایک بحث قانونی ہے اور ہائی کورٹ کو اپیل دوم میں منصب تجویز کرنے کا ہے کہ آیا تجویز کافی شہادت پر مبنی ہے یا نہیں (۲) ایک اطلاع نامہ کی نسبت جس کی تعمیل ۲۶ پوس کو ہوئی تھی۔ اور جس میں اسامی کو مہلت دو ماہ واسطے چھوڑ دینے کاشت کے دی گئی تھی اور وہ مہلت ۲۶ پھاگن کو ختم ہونے والی تھی۔ درحالیکہ یہ واضح ہوا کہ کاشت ماگھ و پھاگن میں شروع ہوتی تھی اور ضلع میں اون مہینوں میں اراضی پٹہ پر دیجاتی تھی تجویز ہوئی کہ وہ اطلاع نامہ معقول نہیں ہے یہ ایک امر قانونی واسطے فیصلہ عدالت کے بصیغہ اپیل دوم ہے کہ آیا عدالت کے روبرو ایسی شہادت ہے جس کی بنا پر عدالت مناسب طور پر کسی خاص نتیجہ واقعات کو اخذ کرسکتی ہے۔ (۳) اگر وہ ڈگری جس کی نارضی سے اپیل کیا گیا ہو غلط رائے نسبت قانون شہادت پر مبنی ہو یا غلط فہمی اون قواعد پر مبنی ہو جو پریوی کونسل اور ہائی کورٹ نے نسبت اس امر کے قائم کیے ہیں کہ کوئی رواج خاص کس طرح پر ثابت کیا جاویگا تو ہائی کورٹ اپیل دوم میں دست اندازی کرے گی (۴)

رواج جو حکم قانون کا رکھتا ہو۔

رعیت جو اراضیات پر کسی زمینداری میں حقیت استمراری رکھتا ہو نسبت اوس اراضی کے جس پر لگان زر نقد مشخص ہو بادی النظر میں تنہا مستحق درختان کا ہے جو اراضی مذکور پر ہوں جس صورت میں کہ مابین رعیت اور زمیندار کے فصل تقسیم کی جاتی ہوتی تو دونوں مشترکاً ایسے درختوں میں حق رکھتے ہیں لیکن اس قیاس کی تردید بہ ثبوت دستور یا معاہدہ خلاف کیجاسکتی ہے اگرچہ دفعہ ہذا نسبت تجویز واقعاتی کے اپیل دوم نہیں ہوسکتا ہے تاہم موجودگی یا عدم موجودگی رواج جو حکم قانون کا رکھتا ہو اوس ممانعت میں داخل نہیں ہے اسلیٔے عدالت پر جب اوسکو رائے نسبت ایسے امر کے ظاہر کرنی ہو لازم ہے کہ اوس شہادت کو جانچے جو اوس کے متعلق ہے (۵) جبکہ عدالت اپیل ماتحت نے شہادت خلاف قانون پر عمل کیا ہو یا

(۱) الہ آباد لا جرنل جلد ۷ صفحہ ۳۶ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۴ صفحہ ۳۰۔ (۲) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۱۲ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۵ صفحہ ۵۶ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ ۳۱۱ یہی مقدمہ مدراس لا ٹیمس جلد ۴ صفحہ ۱۶۹۔ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۹۳۔ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۱۱۰۔ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۹ صفحہ ۲۴ +

شہادت قانونی کو نظر انداز کیا ہو یا ایسی شہادت پر عمل کیا ہو جو قانوناً واسطے ثبوت رواج مظہرہ کے ناکافی ہے تو یہ بحث قانونی ہے لیکن ہائیکورٹ پر اپیل دوم میں لازم نہیں ہے کہ شہادت کو جملہ مقدمات میں جبکہ ہونے یا نہ ہونے رواج مظہرہ کی صرف بحث ہو جانچے اور اوسپر غور کرے (۱)

ہر ڈگری ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۲ و ۹۶ و ۹۷ مجموعہ ہذا حکم نامنظوری یا ڈسمسی اپیل بوجہ زائد المیعاد ہونیکے ایک ڈگری ہے اور اپیل دوم ہو سکتا ہے (۲)

غلطی عظیم غلطی قانونی چاہیئے نہ کہ واقعاتی (۳) جس میں شامل ہیں عدم وجود وجہ موجہ کا جسپر اعتبار یا عدم اعتبار شہادت مبنی کیا گیا ہے (۴) عدم اعتبار گواہوں کا بربنائے عام لحاظات جن کا تعلق مقدمہ کے حالات سے نہیں (۵) مثلاً ایک گواہ نائب پٹواری ہے (۶) شہادت پر پورا غور نہ کرنا اور ایسے مواد کا داخل کرنا جس کو مقدمہ سے تعلق نہیں ہے (۷) یا شہادت پر بے جا طور پر عمل کرنا (۸) یا ناجائز نامنظوری شہادت جو مقدمہ کے حالات سے متعلق ہو (۹) یا فیصلہ کو عام شہادت پر مبنی نہ کرنا (۱۰) شہادت دستاویزی کا پورا اثر نہ معلوم کرنا (۱۱) یا اوس کا کوئی اہم جز ونظر انداز کر دینا (۱۲) یا تقریری شہادت بلا واسطہ کو محض ایک دستاویز کو دیکھ کر بے اعتبار سمجھنا (۱۳) یا تقریری شہادت کو ایسی تحریری شہادت کے تابع کرنا جو ناجائز طور پر داخل ہو چکی ہے (۱۴) یا دستاویز کی غلط تعبیر کرنا (۱۵) نیز ملاحظہ ہو ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۴۳۵ و کلکتہ لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۹۴ و مورز انڈین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۱ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۳۱۱ و جلد ۱۴ صفحہ ۲۳ ۔ یا ایسی وجہ پر

(۱) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۷۸ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۶۹۸ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۳ صفحہ ۴۶۷ ۔ نیز ملاحظہ ہو کلکتہ لا جرنل جلد ۱۰ صفحہ ۵۹۳ ۔ نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۸ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۲۱ ۔ (۳) انڈین اپیل لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱ ۔ (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۳۴۳ ۔ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۲۵۱ ۔ (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۱۳۷ ۔ (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۹ ۔ (۸) ویکلی رپورٹر جلد ۲۱ صفحہ ۲۱۷ و جلد ۲۴ صفحہ ۱۱۹ ۔ (۹) ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۲۵۵ ۔ (۱۰) ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۱۶۰ و جلد ۲۴ صفحہ ۲۹۳ و ۲۹۷ ۔ (۱۱) ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۱۹۷ ۔ (۱۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۲۱۷ ۔ (۱۳) ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۴۳۶ ۔

(۱۴) ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۲۷۴ ۔

(۱۵) ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۲۲۲ ۔

جو جائز نہو حکم امتناعی تاکیدی کے عطا کرنے سے انکار کرنا (۱) یا ایک ایسا امر تجویز کرنا جس کے لئے کوئی شہادت موجود نہیں ہے جس سے عقلاً وہ امر بطور نتیجہ کے مستنبط ہو (۲) یا ایسے امر کی غور کرنا جو فریق مقدمہ نے پیش نہ کیا ہو مقدمہ شہادت سے اُسکی تائید ہوتی ہو (۳) یا دستاویز غیر رجسٹری کا داخل کرنا (۴) یا ایک ہی فریق کی شہادت کو دیکھنا (۵) یا شہادت کا مطلق خیال نہ کرنا (۶) ملاحظہ ہو ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۴۸۲ و جلد ۱۲ صفحہ ۳۷۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۱۷۵ و جلد ۳۱ صفحہ ۳۸۵ -

جبکہ کوئی عدالت اپیل برطبق درخواست کسی فریق کے یا کسی اور نہج پر ضروری سمجھے کہ تحقیقات مقامی کے لئے کمیشن جاری کرنا چاہیئے تو یہ رپورٹ کمیشن بروقت فیصلہ عدالت کے روبرو ہونا چاہیئے اور اگر عدالت اس رپورٹ کا انتظار کرنے کے بغیر اپیل کی سماعت کرے او فیصلہ دے تو یہ ایک غلطی اندرون دفعہ ہذا ہے (۷)

سقم | حسب ذیل سقم ضابطہ ہیں :- حکم دوبارہ سماعت کا ایسے مقدمہ میں جو بعد گذرنے میعاد کے یک طرفہ فیصلہ ہوا ہو (۸) کسی اہم سوال امر واقعہ کا فیصلہ نہ کرنا جس کو امر تنقیح طلب سے ضروری تعلق ہو (۹) ایک اہم تنقیح کا فیصلہ نہ کرنا (۱۰) خواہ اوس کے متعلق سوال نہ بھی اوٹھایا گیا ہو (۱۱) تجویز بلا وجوہات ذکر کرنے کے (۱۲) تجویز تنقیح کی جو وضع کی گئی ہو (۱۳) تجویز مقدمہ بغیر وضع کرنے تنقیحات کے (۱۴) کمیشن جاری کرنے سے انکار کرنا اس بنا پر کہ گواہی متعلق نہیں (۱۵) یا ایسے سوال پر مقدمہ کا فیصلہ کرنا جو فریقین نے نہ اُٹھایا ہو اور نہ شہادت سے اُس کی تائید ہوتی ہو (۱۶) خرچہ نہ دلانا ایسے مدعا علیہ کو جو اپنے تنازعہ میں کامیاب ہوا ہو (۱۷) ایک مشترک مدعی کا شامل کر دینا (۱۸)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۷ صفحہ ۶۸۸ - (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۸۷۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۶۷۰ - (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۹ صفحہ ۱ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۱ صفحہ ۷۶۳ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۶۵ یہی مقدمہ بمبئی لا رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۷۷۰ (پریوی کونسل) - (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۸۹ - (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۳۰۰ - (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۲۳ صفحہ ۶۵ و جلد ۲۵ صفحہ ۵۰ - (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۲۴۳ - (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۱۴ - (۹) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۴۹۹
(۱۰) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۴۸۵ - (۱۱) بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۶۲ - (۱۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۴۳ و جلد ۸ صفحہ ۳۶۸ - (۱۳) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۴۴ - (۱۴) سورز انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۲۷ -
(۱۵) ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۷ (۱۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۹ صفحہ ۱ (پریوی کونسل) - (۱۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۱
(۱۸) " " جلد ۷ صفحہ ۱۴۸

گواہ جو پیش کیا گیا ہو اُس کی شہادت نہ لینا (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۵۴۰ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۱۴۴۔ مگر واقعات کے غلط تجویز کرنے پر اپیل نہیں ہو سکتا ہے (۲) لیکن نتیجہ اعتراض کرنے کے لئے ہو سکتا ہے (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۵۰۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۶۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۵۵۔

جبکہ کسی رواج کی نسبت تحقیقات مواد غیر متعلق پر مبنی ہو تو مقدمہ تحقیقات دوبارہ کے لئے واپس کرنا چاہیئے (۴) جبکہ عدالت اپیل ماتحت کو شہادت کی نسبت غلط فہمی ہو تو اس کا فیصلہ دوسری اپیل میں قانونی فیصلہ تصور نہیں ہو سکتا ہے (۵) جب کوئی عدالت ابتدائی کسی فیصلہ ثالثی کو غلط طور پر منسوخ کر دے اور اوس کی شرائط کے خلاف ڈگری صادر کرے اور عدالت اپیل روداد مقدمہ پر لحاظ کر کے اس نتیجہ پر پہنچے کہ فیصلہ ثالثی پر ایسے کوئی عذرات نہیں ہو سکتے تھے جو دفعہ ۵۲۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں متخیل ہیں اور عدالت موصوف اُس تجویز کی رو سے ڈگری ٹھیک ٹھیک مطابق شرائط فیصلہ ثالثی صادر کرے تو وہ ڈگری صیغہ اپیل اُسی طرح ناطق ہونے کی مستحق ہے کہ جس طرح عدالت اول کی ڈگری بموجب فقرہ اخیر دفعہ ۵۲۲ ہوتی اور اُس کی ناراضی سے اپیل مزید نہیں ہو پہنچتا۔ مقدمات ذیل پوریش ناتھ دے بنام نوبین چندر دت (ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۹۳)۔ متھرا ناتھ پٹواری بنام بندرابن پٹواری (ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۳۲۷) رگھبر دیال بنام ماہینا کور (کلکتہ لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۵۶۴) و بیکنٹھ ناتھ بکرجی بنام پرانو ناتھ گھوس (ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۲۴۷) پر غور کیگئی اور اون سے اختلاف کیا گیا۔ مقدمات ذیل نواب بنام احمد خان (نمبر ۲۶ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ دیوانی) نونگ سنگھ بنام سداپال سنگھ (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱) اور غلام جیلانی و دیگر کسان بنام محمد حسن (نمبر ۲۵ سنہ ۱۹۰۲ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔ پریوی کونسل) کا حوالہ دیا گیا اور اُن کی پیروی کیگئی (۶)

بیضابطگی عظیم

نقرات (الف) و (ب) دفعہ ہذا میں جنمیں اون وجوہ کی تصریح ہے جن کی بنا پر اپیل دوم ہائیکورٹ میں ہو سکتا ہے وہ کارروائی درج ہے جس کا تذکرہ دفعہ ۱۱۵ میں بلفظ عمل خلاف قانون ہوا ہے یعنی مقدمات جن میں عدالت ماتحت نے بہ نفاذ اپنے اختیار سماعت کے

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۷۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۶۷۵۔ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۲۵۳ و جلد ۲۰ صفحہ ۹۳۔ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۱۷۹۔ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۷۵۳۔ (۶) نمبر ۹۰ سنہ ۱۹۰۴ء پنجاب ریکارڈ دیوانی۔

ایسی تجویز کی جو خلاف کسی خاص قانون یا ایسے رواج کی ہے جو حکم قانون کا رکھتا ہے یا تصفیہ کسی ضروری امر تنقیح طلب متعلق قانون یا رواج کا نہیں ہوا فقرہ (ج) دفعہ ہذا سے معنے الفاظ بیضابطگی عظیم مندرجہ دفعہ ۱۱۵ ظاہر ہوتی ہیں یعنے بیضابطگی عظیم ضابطہ جس کے "سبب سے غلطی کی سقم مقدمہ کی تجویز روئدادی میں پیدا ہوا ہو" (۱) جبکہ عدالت ابتدائی نے تنقیح ضروری کو قائم نہ کیا ہو اور عدالت اپیل نے قائم کیا ہو تو اوس کو چاہئے کہ مقدمہ بغرض تجویز تنقیح مذکور واپس کرے اور فریقین کو موقع ثبوت و تردید کا دے۔ ایسے مقدمہ میں اپیل دوم ہو سکتا ہے (۲)

غلطی یا نقص ضابطہ ہائیکورٹ بصیغہ اپیل دوم یہ تجویز کر سکتی ہے کہ عدالت اپیل اول میں شہادت پر لحاظ نہیں کیا گیا (۳) عدالت اپیل کا اختیار تمیزی جو اوس کو بموجب آرڈر ۴۱ رول ۲۷ نسبت پذیرا کرنے شہادت مزید کے عطا کیا گیا ہے استعمال نکرنا نقص یا غلطی ضابطہ حسب منشاء دفعہ ہذا ہے (۴) بربنائے غلط تجویز امر واقعہ کے گو وہ غلطی کیسی ہی فاش یا غیر قابل معافی کیوں نہو اپیل دوم نہیں ہو سکتا جس حالت میں کہ ضابطہ میں کوئی غلطی یا نقص نہو تجویز عدالت اپیل اول نسبت امر واقعہ کے مختتم ہے بشرطیکہ عدالت موصوف کے روبرو شہادت مناسب قابل لحاظ عدالت موصوف بتائید تجویز مذکور موجود ہو۔ (۵) اپیل کی نسبت بطور نالش نمبری کے کارروائی کرنا عدالت کے اختیار سماعت سے باہر تھا اور اوس نے اپیل کو بطور اپیل دوم کی سماعت کرنیکا اختیار حاصل نہ تہا۔ کیونکہ عدالت ماتحت کی کارروائیات میں کوئی غلطی یا نقص حسب منشاء دفعہ ہذا موجود نہ تہا جس میں کہ صرف اپیل دوم کی وجوہات درج ہیں (۶) جج ماتحت نے ایک جزو اہم شہادت مستدلہ مدعیان کو نظر انداز کیا۔ تجویز ہوئی کہ یہ ایک غلطی قانونی ہے اور ایک وجہ اپیل دوم بحضور ہائیکورٹ ہے (۷)

غلطی قانونی شہادت مزید کے لینے سے حسب آرڈر ۴۱ رول ۲۷۔ اختیار تمیزی سے انکار کرنا

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۱۱۔ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۶ء صفحہ ۲۸ (اجلاس کامل)۔
(۲) ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۰۲ (۳) ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۱ء صفحات ۱۲ و ۱۴۲۔ (۴) ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۱ء صفحہ ۱ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۱۲۱ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۳۔ بحوالہ لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۱۰۱ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۷۴۰ و لا رپورٹ انڈین اپیل جلد ۱۶ صفحہ ۲۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۹۱۔ بمنسوخی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۹۳۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۶۴۹۔ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۵۰۴ (۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۲۰

ایک غلطی یا نقص داخل دفعہ ہذا نہیں ہے جبکہ عدالت اپیل نے بہ استعمال اپنے اختیار تمیزی کے شہادت مزید لینے سے انکار کیا تو کوئی سخت نقص یا غلطی ضابطہ ایسی نہیں ہے جس سے اپیل دوم جائز ہو (۱) اپیل دوم میں یہ بحث پیش کی گئی کہ بعض رضیات مدعی کی حقیت سے متعلق ہیں یا نہیں تجویز عدالت اپیل ماتحت کی نسبت اس امر کے جو محض بطور اظہار رائے کے تھی ایسی تصور نہیں ہو سکتی کہ گویا وہ ایک تجویز مشعر استرداد تجویز عدالت ماتحت کے ہے مزید براں عدالت اپیل ماتحت نے یہ غلطی قانونی کی ہے کہ بعض شہادت بہ بلا بیان کرنے وجوہ کافی اوسکی نامنظوری کے لحاظ نہیں کیا۔ (۲)

غلطی قانونی کے متعلق ملاحظہ ہو ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۲۳۰ و کلکتہ لا جرنل جلد ۹ صفحہ ۴۱۵

وجوہ اپیل دوم مکمل اور خاص ہونے چاہئیں اور اون سے صاف طور پر غلطی قانونی مظہرہ یا غلطی عظیم یا نقص قانونی یا ضابطہ یا تحقیقات ظاہر ہونا چاہیئے بصورت آخر الذکر میں وجوہ اپیل سے صریحاً یہ ظاہر ہونا چاہیئے کہ غلطی یا نقص مذکور سے غالباً غلطی یا نقص قانونی فیصلہ مقدمہ میں بربنائے روئداد کے واقع ہوا اور یہ بیان کرنا چاہیئے کہ غلطی یا نقص مظہرہ کو روئداد مقدمہ سے کیا تعلق تھا (۳) مدعی نے بدیں بیان نالش کی کہ سنتوک سنگھ پوجاری دربار صاحب ترنتارن منجملہ دیگر اشیاء کے ایک حصہ چڑھاوا اور آمدن جاگیر متعلقہ دربار صاحب چھوڑ کر فوت ہو گیا ہے اور کہ مدعی متوفی کا پسر متبنیٰ اور وارث ہے اور کہ مدعا علیہ نمبر ۱ دربار صاحب کا منیجر ہے جس نے چڑھاوا اور آمدن وصول کئے ہیں۔ اور کہ مدعا علیہ نمبر ۲ برادر متوفی ہے جو متوفی کا وارث ہونے کا دعوے دار ہے اور کہ حصہ منافعجات اور آمدن تاریخ نالش تک آٹھ سو روپیہ ہوتا ہے عدالت اول نے ڈگری دی جو کہ برطبق اپیل ڈویژنل کورٹ سے بحال رہی تجویز ہوئی کہ عدالت ماتحت نے کسی شہادت پیش کردہ کو نظر انداز نہیں کیا اور نہ کج فہمی سے اس کی غلط تعبیر کی ہے اور کہ محض دستاویزات کی غلط تعبیر کرنا یا قانونی غلطی کا ہونا کوئی وجہ دست اندازی برطبق نگرانی زیر دفعہ ۷۰ (۱) (الف) نہیں ہے۔ (۴)

(۱) الہ آباد لا جرنل جلد ۸ صفحہ ۱۷۵ ایضاً مقدمہ انڈین کیسز جلد ۹ صفحہ ۲۶۵ - (۲) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۸۰ - (۳) اودھ کیسز جلد ۶ صفحہ ۳۹ -

(۴) پنجاب ریکارڈ نمبر ۲۰ سنہ ۱۹۱۱ء ایضاً مقدمہ نمبر ۹۳ سنہ ۱۹۱۱ء پنجاب لا رپورٹر ایضاً مقدمہ نمبر ۵۲ سنہ ۱۹۱۱ء پنجاب ویکلی رپورٹر ایضاً مقدمہ انڈین کیسز جلد ۹ صفحہ ۵۷۹ -

غلطی کی بنا پر اپیل دوم کا جواز۔

اگر عدالت اپیل عام وجوہ پر جن سے کسی خاص گواہ کے اعتبار میں نقص نہ آتا ہو گواہوں کی شہادت کو غیر معتبر قرار دے تو اپیل ہو سکتا ہے (۱) مثلاً کسی گواہ کا اس وجہ پر غیر معتبر قرار دینا کہ وہ نائب پٹواری ہے (۲) یا کسی ایسی دستاویز کا شہادت میں قبول کرنا اور اوس پر فیصلہ صادر کرنا جو عرضی دعوے کے ساتھ داخل ہوئی ہو لیکن ثابت نہ کی گئی ہو اور نہ دستاویزات مقبولہ کی فہرست میں داخل ہو (۳) یا اس خیال پر فیصلہ کرنا کہ کوئی شہادت داخل نہیں ہوئی جبکہ وہ شہادت مسل میں موجود ہو (۴) یا بلا شہادت کسی قیاس کا قائم کرنا یا شہادت کی غلط توضیح کرنی (۵) یا واقعات میں بہت سی غلطی کا کرنا (۶) یا یکطرفہ شہادت کا معائنہ کرنا (۷) یا فریقین کے تعلق قانونی کا غلط قیاس کرنا (۸) ایسی غلطیاں ہیں جن کی بنا پر اپیل دوم ہو سکتا ہے

مخلوط سوالات امر واقعہ و قانون

جبکہ قانون اور واقعات کا خلط ہو جائے تو ہائی کورٹ دست اندازی نہ کرے گی (۹) مگر جب قبضہ مخالفانہ کے متعلق ایسی بحث کا خلط ہو جائے تو اپیل دوم دائر ہو سکتا ہے (۱۰) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۴۷

سوالات قانون

آیا اس صورت میں جبکہ یادداشت اپیل پر غور کرنے سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ اپیل دوم نہیں ہو سکتا اپیل دوم بطور سرسری نامنظور کیا جا سکتا ہے اور اوس کی بابت حسب آرڈر ۴۱ رول ۱۱ کارروائی مزید نہیں کرنی چاہیئے (۱۱) یہ سوال عمدہ طور سے فیصل ہو چکا ہے کہ عدالت اپیل ثانی شہادت کا وزن کرنے کے لئے دفعات ۱۰۰ و ۱۰۱ عدالت ماتحت کے واقعہ کی تجویز کی صحت کی نسبت کسی سوال کی سماعت کرنے کے لئے اختیار نہیں رکھتی عدالت ابتدائی کا فیصلہ نسبت اثر شہادت جیسا کہ نسبت واقعات کے قطعی ہونا چاہیئے لیکن نتائج کا معقول ہونا ایک قانونی امر ہے جس پر عدالت اپیل دوم بحث کر سکتی ہے۔ (۱۲)

خرچہ کی بابت اپیل

حکم عدالت اپیل کا نسبت خرچہ کے حسب معنی دفعہ ہذا نہ صرف اوس صورت

---

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۱۵۱۔ (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۱۳۷۔

(۳) ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۱۰۱۔ (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۱۴۶۔

(۵) ویکلی رپورٹر جلد ۲۰ صفحہ ۱۵۹۔ (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۱۷۱۔

(۷) ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۳۰۰ و جلد ۲۴ صفحہ ۲۹۲ (۸) مارشل رپورٹ صفحہ ۶۔ (۹) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۹۱۔ (۱۰) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۲۵۳۔ (۱۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۳۶۷ نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۴۸۵۔ (۱۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۹۳

میں خلاف قانون ہے کہ جب عدالت نے خلاف قانون کے اختیار تمیزی استعمال کیا ہو بلکہ اُس صورت میں بھی خلاف قانون ہے کہ جب اختیار تمیزی مذکور ایسے حالات میں استعمال کیا گیا ہو کہ جن میں عدالت اپیل کو اوس صورت میں حکم کا صحیح کرنا جائز ہوتا کہ اوس کو کسی عدالت صیغہ ابتدائی نے صادر کیا ہوتا صاحب جج نے نسبت خرچہ کے خلاف قانون اختیار استعمال کیا اور اس وجہ سے اون کو حکم کی نارضی سے اپیل دوم ہو سکتا ہے (۱) حسب دفعہ ۳۵ عدالت کو پورا اختیار تقسیم خرچہ کا کسی طریقہ سے جو اوس کو مناسب معلوم ہو حاصل ہے اور بنارضی استعمال قانونی اختیار تمیزی مذکور کے اپیل دوم نہیں ہو سکتا (۲) اپیل دوم محض بنارضی حکم متعلقہ خرچہ کے ہو سکتا ہے لیکن ہر ایک ایسی اپیل میں اپیلانٹ کو یہ ثابت کرنا لازم ہے کہ حکم عدالت اپیل اول کا خلاف کسی خاص قانون کے بمعنی معمولی ہے اور اس وجہ سے وجہ معقول اپیل کی حسب دفعہ ہذا کے ہے (۳) بنارضی ایک ڈگری بصیغہ اپیل کے اپیل نسبت خرچہ کے ہو سکتا ہے جبکہ عدالت نے نسبت خرچوں کے اپنا اختیار تمیزی نامناسب طور سے استعمال کیا ہو نہ کہ بموجب عام اصولات کے (۴)

تبدیلی نوعیت مقدمہ اپیلانٹ کو اجازت نہیں ہے کہ اپیل میں ایک نیا مقدمہ قائم کرے (۵) یا ایسا عذر پیش کرے جس سے صراحتاً یا قریباً عدالت ماتحت میں انکار کر چکا ہے (۶) یا مقدمہ کو سپیشل اپیل میں تبدیل کر دے (۷)

عرضی دعوے میں یہ دعویٰ قائم کیا گیا تھا کہ دخل جائداد غیر منقولہ کا باثبات حق ملکیت دیا جاوے چیفکورٹ میں اپیلانٹ نے بجائے اوس کے یہ دعوے قائم کیا کہ اُسے باستحقاق یعنی حق گرفت کی جو اُسے بابت جبر غیر مودے حاصل ہے دخل دلایا جاوے۔ چیف کورٹ نے اپیلانٹ کو اوس بنیاد کی نوعیت کے بالکل تبدیل کر دینے کی اجازت نہ دی جس پر اُس نے اپنے آپ کو دادرسی کا مستحق ظاہر کیا تھا (۸)

(۱) اودھ کیسز جلد ۹ صفحہ ۵۲۔ (۲) اودھ کیسز جلد ۶ صفحہ ۳۹۔ (۳) اودھ کیسز جلد ۸ صفحہ ۲۵۱۔

(۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۳۳۳ بہ تقلید صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی وشمالی سنہ ۱۸۶۱ء جلد ۱ صفحہ ۱۳۵ و ہائیکورٹ رپورٹ ممالک مغربی وشمالی سنہ ۱۸۶۶ و ۶۷ء جلد ۱ صفحہ ۹۰۔ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۸۴ و جلد ۱۰ صفحہ ۴۹۵ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۵۰ و جلد ۵ صفحہ ۱۶۳ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۳۔ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۵ (۷) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۰۷ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۹۲ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۶ و جلد ۷ صفحہ ۵۶۰ و جلد ۵ صفحہ ۲۴۶ (۸) نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ۔

غلطی جج کی ملاحظہ ہو ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۴۱۹ و مور ز انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۵ و ۲۲۶ و ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۱۹۶۔

ہائی کورٹ کا اختیار جب کسی عدالت ماتحت نے غلط استعمال اپنے اختیار تمیزی سے شہادت دستاویزی کے قبول کرنے سے جو منظور ہونی چاہیے تھی انکار کیا ہو ہائی کورٹ کو اختیار وسیع دست اندازی حسب دفعہ ہذا ہے (۱)

آیا عدالت اپیل سماعت عذر کی پابند ہے یا نہیں حکام عالی مقام جوڈیشل کمیٹی نے بمقدمہ رام گوپال بنام شمس خاتون مندرجہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۹۳ میں یہ قرار نہیں دیا کہ حسب دفعہ ہذا عدالت اپیل دوم ایسے امر کی تجویز نہیں کر سکتی جو یادداشت اپیل میں نہ تحریر ہو۔ اپیل دوم عدالت جوڈیشل کمشنر ممالک متوسط میں بنا راضی فیصلہ صیغہ اپیل مصدرہ جج ضلع سمبھل پور قبل صادر ہوتے ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۸۹۱ء کے ہو سکتا تھا اور اب ہائی کورٹ کلکتہ میں ہو سکتا ہے (۲)

شہادت مزید شہادت مزید نامناسب طور پر قبول کیگئی اور تجویز واقعاتی جو ایسی شہادت پر مبنی تھی ہائیکورٹ پر اپیل دوم میں قابل پابندی نہ تھی (۳)

قانون اپیل چیفکورٹ پنجاب (۱) کسی عدالت قسمت کی ڈگری مرافعہ اپیل کی ناراضی سے اپیل مزید نیچے کی لکھی ہوئی صورتوں میں سے کسی صورت میں کسی ایسی وجہ پر جو ایک معقول اپیل کی ہوتی اگر ڈگری نالش ابتدائی میں صادر ہوئی ہوتی۔ عدالت چیف کورٹ میں رجوع ہوگا۔ یعنی:-

(الف) کسی نالش مطالبہ خفیفہ میں یا کسی نالش میں جو قسموں کے ذیل میں نہیں ہے۔

(۱) اگر مالیت نالش کی ایک ہزار روپیہ یا اس سے زیادہ ہو یا ڈگری میں ویسی ہی مالیت کی جائداد کے متعلق کوئی دعوے یا بحث صریح طور پر لازم آئے اور عدالت قسمت کی ڈگری سے خرچہ کے سوا اور امر کی نسبت عدالت ماتحت کی ڈگری کی ترمیم یا تنسیخ ہوتی ہو۔ یا

(۲) اگر مالیت نالش کی دو ہزار پانسو روپیہ یا اُس سے زیادہ ہو یا ڈگری میں ویسی ہی مالیت کی جائداد کے متعلق کوئی دعوے یا بحث صریح طور پر لازم آئے۔

(ب) کسی نالش زمین میں۔

(۱) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۱۲ یہی مقدمہ کلکتہ لا جرنل جلد ۸ صفحہ ۱۴۷۔ (۲) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۹۵۹ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۴۱ و یہی مقدمہ کلکتہ لا جرنل جلد ۶ صفحہ ۲۳۷ (اجلاس کامل)

(۳) الہ آباد لا جرنل جلد ۹ صفحہ ۵۹۔

(۱) اگر مالیت نالش کی دو سو پچاس روپیہ یا اُس سے زیادہ ہو یا ڈگری میں ویسی ہی مالیت کی جائداد کے متعلق کوئی دعوےٰ یا بحث صریح طور پر لازم آئے اور عدالت قسمت کی ڈگری سے خرچہ کے سوا اور امر کی نسبت عدالت ماتحت کی ڈگری کی ترمیم یا تنسیخ ہوتی ہو۔ یا

(۲) اگر مالیت نالش کی ایک ہزار روپیہ یا اُس سے زیادہ ہو یا ڈگری میں ویسی ہی مالیت کی جائداد کے متعلق کوئی دعوےٰ یا بحث صریح طور پر لازم آئے۔

(۲) احکام مندرجہ باب ۴۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی جیسی کہ اُس کی بذریعہ ایکٹ ہذا کے ترمیم ہوئی ہے جہانتک ممکن ہو ایسی اپیلوں پر مزید تحت دفعہ ہذا سے اور ویسی اپیلوں میں جو ڈگریاں صادر ہوں اون کے اجرا سے متعلق ہوں گے (۱)

نوعیت حقیت متنازعہ امر قانونی ہے یا نہیں۔

بحث نسبت نوعیت حقیت کے ہے یعنی آیا مدعا علیہم محض آسامیان تا مرضی مالک تھے یا آیا آسامیان سال بسال تھے ایک بحث قانونی ہے جس کو عدالت ہائیکورٹ بر طبق اپیل دوم کے فیصل کر سکتی ہے (۲)

نتیجہ واقعات یا قانون

اپیل دوم میں ہائی کورٹ کو اختیار اس امر پر غور کرنے کا ہے کہ آیا جو طریقہ کہ عدالت اپیل ماتحت نے دربارہ تجویز واقعات کے اختیار کیا وہ مناسب تھا یا نہیں اور آیا جو نتیجہ کہ نسبت واقعات یا قانون کے عدالت موصوف نے واقعات مثبتہ سے نکالا وہ صحیح ہے یا نہیں (۳)۔ جو تجویز کہ عدالت اپیل ماتحت نے کی اس بنا پر قابل منسوخی ہے کہ جس طریق سے کہ مقدمہ کی سماعت کی گئی وہ مطابق قانون کے نہ تھا قانون میں حکم ہے کہ کل واقعات اور حالات مقدمہ پر لحاظ کیا جائے (۴) فریقین جنہوں نے بہت عرصہ سے شامل رہنا ترک کر دیا تھا شرکا ایک ایسے خاندان کے تھے جس میں بوقت تقسیم چار پسران تھے جو ایک سکھ دیوان متوفی نے چھوڑے تھے ایک بھائی کے پڑ پوتے اب دوسرے بھائی کے پڑ پوتے تیسرے بھائی کو جو ابھی زندہ تھا شامل کر کے دعوےٰ تقسیم اوس جائداد کا جو اوس کو دادا سے پہونچی تھی معہ اوس اضافہ کے کیا جو دادا کے زمانہ کے بعد ہوا۔ حکام عالی مقام کو شہادت سے ٹھیک نتیجہ یہ معلوم ہوا کہ فی الواقع تقسیم عمل میں آئی تھی گو غالباً باضابطہ دستاویز تقسیم تحریر نہیں ہوئی تھی۔ اپیل

(۱) دفعہ ۴۰۔ ایکٹ عدالتہائے پنجاب (نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۸۴ء) (۲) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۴۷۷ (اجلاس کامل) (۳) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۸۵۔
(۴) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۵۔

بنارسی عدالت اپیل بعدالت چیفکورٹ مثل اس قسم کے دیگر اپیلہائے حسب دفعہ ہذا کے محدود نہیں ہے بلکہ نسبت شہادت کے تجویز کی جا سکتی ہے اور وہ امور واقعات کی نسبت فیصلہ ہو سکتا ہے (۱) مدعا علیہم نے بعض جائداد جو مدعی کے پاس رہن تہیں اور اسپر بار رہن چند رہون قبل کا تہا اپنے پاس اس شرط سے رہن رکھیں کہ زر رہون سابق ادا کیا جائے اور رہنا مجات مدعا علیہم کے حوالہ کئے جائیں بر طبق پیدا ہونے اس بحث کے کہ آیا منشاء فریقین کا یہہ تہا کہ رہون سابق جن کا روپیہ ادا کیا گیا تہا بحق مدعا علیہم کے قائم رکھے جائیں عدالت اپیل ماتحت نے یہ تجویز کی کہ مدعا علیہم بوقت تحریر اپنے رہن نامہ کے مدعی کے رہن کی اطلاع نہیں رکھتے تہے۔ اور اس لئے اون کو منشاء قائم رکھنے رہون مذکور کا بمقابلہ مدعیان نہیں ہو سکتا۔ تجویز ہوئی کہ عدالت اپیل ماتحت کا نتیجہ نسبت منشاء کے صحیح طور پر واقعات مجوزہ عدالت موصوف سے اخذ نہیں ہو سکتا اور یہ غلطی ایسی ہے جس کے سبب سے عدالت دست اندازی بر طبق اپیل دوم کر سکتی ہے۔ (۲)

اپیل ثانی کسی اور وجہ کی بنا پر رجوع نہ ہوگا	**دفعہ ۱۰۱**۔ کوئی اپیل ثانی بجز اون وجوہ کے جو کہ دفعہ ۱۰۰ میں مذکور ہوئیں کسی اور وجہ کی بناء پر رجوع نہ ہوگا۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۵۸۵ کے ہے اور اس میں صراحتاً یہ ممانعت کیگئی ہے کہ اپیل دوم بجز اُن وجوہ کے جو دفعہ ۱۰۰ میں مذکور ہوئے ہیں اور کسی وجہ پر نہیں ہو سکیگا۔

وہ وجوہ جن کی بنا پر ہائیکورٹ میں اپیل دوم ہو سکتا ہے دفعہ ۱۰۰ میں مندرج ہیں اور دفعہ ہذا میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ صرف اون وجوہ کی بنا پر جن کا ذکر دفعہ ۱۰۰ میں ہے اپیل دوم ہو سکتا ہے احکام دفعات مذکور کی تعمیل سختی کے ساتھ کی جانی چاہئے۔ بحوالہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۴۰۰ و جلد ۲ صفحہ ۹۱۴ و جلد ۸ صفحہ ۲۳ و جلد ۱۹ صفحہ ۹۴۷۔ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۹۴۶ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۵۳۔

اختیار عدالت اپیل	مقدمہ ہذا میں دعوی بربنائے ایک رہنامہ کے تہا یہ دعوائے جائداد جو بوگان نے چہوڑی تہی بوگان کا لکھا ہوا تمسک تہا اور انہیں کے دستخط دستاویز مذکور پر ظاہر کئے جاتے تھے عدالت ماتحت سے تجویز ہوا تہا کہ تمسک پر دستخط بوگان بعلم مضمون دستاویز ثابت نہیں ہے اپیل دوم میں اس امر کی صحت پر بحث تہی واقعات پر بحث کا اپیل دوم میں موقع ہے یا نہیں

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۰ (پریوی کونسل) (۲) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۶۹

یہ امر بحث طلب تھا۔ تجویز ہوئی کہ ہماری دانست میں کوئی عدالت اپیل دوم میں واقعات کے خلاف عدالت ماتحت کی سماعت کی مجاز نہیں ہے یہ اپیلانٹ کا کام تھا کہ وہ ثابت کرتے کہ تمسک لکھا ہوا بیوگان کا تھا وہ ثابت نہ ہوا (۱) جو اپیل عدم پیروی میں ڈسمس ہو اوس کا اپیل نہیں ہو سکتا۔ (۲)

کن مقدمات میں اپیل ثانی نہیں ہوگا

دفعہ ۱۰۲۔ کسی مقدمہ از قسم قابل سماعت عدالتہائے مطالبہ خفیفہ میں اپیل ثانی نہ ہوگا جب تعداد یا مالیت شے مدعا بہا کی جس کی بابت اصل نالش رجوع ہوئی ہو پانسو روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۵۸۶۔ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

شرح دفعہ ہذا کے الفاظ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو مقدمات قابل سماعت عدالت خفیفہ ہوں اور مقدار یا تعداد دعویٰ پانسو روپیہ سے زیادہ ہو تو اپیل دوم نہیں ہو سکیگا گو کہ وہ مقدمہ کسی عدالت میں سماعت ہوا ہو چنانچہ ایک مقدمہ جس میں واسطے قیمت اشیاء تعمیر مکان مع دعوائے ہرجہ جو بوجہ اون کے نہ ملنے کے عائد ہوا اور نیز واسطے استقرار استحقاق مدعی نسبت مکان مذکور کے دعویٰ ہوا تھا اور کل تعداد دعویٰ پانسو روپیہ سے زیادہ نہ تھے عدالت دیوانی میں دائر ہوا ہائی کورٹ نے دعوائے استقرار استحقاق کو نا مناسب اور بے معنی تصور کر کے یہ تجویز کی مقدمہ قابل سماعت خفیفہ تھا اسلئے اپیل دوم ممنوع ہے۔ (۳)

از قسم قابل سماعت عدالت مطالبہ خفیفہ۔

نوعیت نالش جملہ بیانات مندرجہ عرضی دعوائے اور استدعا پر غور کرنے سے معلوم کرنی چاہیے اس امر کے تجویز کرنے میں کہ آیا کسی مقدمہ میں اپیل دوم ہو سکتا ہے یا نہیں، عدالت کو نالش پر لحاظ کرنا جیسی کہ وہ رجوع کی گئی ہے نہ کہ اسی پر جو رجوع کی جانی چاہیے تھی الا اس صورت میں کہ مدعی نے کوئی ایسی داد رسی یا دعویٰ ایزاد کرنے سے عدالت مطالبہ خفیفہ کے اختیار سماعت سے بچنے کی خاطر ایک معمولی عدالت میں نالش رجوع کر دی ہو جبکہ وہ جانتا ہو کہ وہ قانوناً مستحق نہیں ہے (۴)

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۹۴ یہی مقدمہ انڈین اپیل جلد ۱۹ صفحہ ۱۔ (۲) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۲ء صفحہ ۲ نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۹۳ مندرجہ زیر دفعہ ۱۰۰ مجموعہ ہذا۔ (۳) ویکلی رپورٹر کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۳۵ و جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۷۔ (۴) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۵۰۸ و ۵۱۰ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۲ صفحہ ۳۵۶ نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۳۲۹۔

اور نہ اوس نوعیت پر جو بعد عمل قرار داد عدالت کے نالش قبول کرے (۱) عدالت کو نوعیت نالش کو دیکھنا چاہیئے جیسی کہ مدعی نے دائر کی ہے نہ کہ نوعیت جوابدعوی کو۔ اگر مدعاعلیہ عذر کرے کہ نالش ازقسم قابل سماعت عدالت مطالبہ خفیفہ نہیں ہے۔ تو عدالت مطالبہ خفیفہ اس بارہ میں تحقیقات کرسکتی ہے (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۰ صفحہ ۱۵ و ۵۴ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۷۰ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۹۲ و ۱۹۹ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۵۵۷ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۷۵۷ و ۵۵۷ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۲۴۸۔

جبکہ کل دادرسی متدعویہ مدعی بعرضی دعوے خود بدون استقرار کے نالش مذکور میں اس کو مل سکتی ہو تو ابزادی استدعا استقرار کی نالش کو نالش ازقسم سماعت عدالت مطالبہ خفیفہ ہونے سے روک نہیں سکتی (۳) مالیت شئی مدعا بہا نالش اس مالیت سے تجویز کی جانی چاہیئے جو کہ مدعی نے عرضی دعوے میں لگائی ہو نہ صرف واسطے اغراض مالی کے بلکہ واسطے اغراض اختیار سماعت کے (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۱۶۹ و ۱۷۲۔

وہ نالشیں جو عدالت مطالبات خفیفہ کی سماعت سے مستثنے ہیں حسب ذیل ہیں:۔

(۱) نالش کسی ایسے فعل یا حکم کے متعلق جس سے یہ واضح ہو کہ وہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل یا کسی لوکل گورنمنٹ کی طرف سے۔ یا جناب نواب گورنر جنرل بہادر یا کسی جناب نواب گورنر بہادر کی طرف سے۔ یا جناب نواب گورنر جنرل بہادر یا جناب نواب گورنر بہادر مدراس یا بمبئی کے کسی ممبر کونسل کی طرف اُن کی منصبی حیثیت کے روسے وقوع میں آیا یا صادر ہوا ہے۔ یا کسی ایسے فعل کے متعلق جس سے یہ واضح ہو کہ وہ کسی شخص کی طرف سے جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل یا کسی لوکل گورنمنٹ کے حسب الحکم وقوع میں آیا ہے۔

(۲) نالش کسی ایسے فعل کے متعلق جس سے یہ واضح ہو کہ وہ کسی شخص کی طرف سے کسی عدالت یا کسی ایسے عہدہ دار صیغہ جوڈیشل کی تجویز یا حکم کے مطابق وقوع میں آیا ہے جو اپنے عہدے کی تعمیل میں کارگذار ہو۔

(۳) نالش کسی ایسے فعل یا حکم کے متعلق جس سے یہ واضح ہو کہ وہ کسی اور عہدہ دار گورنمنٹ کی طرف سے اُس کی منصبی حیثیت کی روسے یا کسی کورٹ آف وارڈس کی طرف سے یا کورٹ آف وارڈس کے کسی

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳۲ صفحہ ۳۵۶۔ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴۰۔ (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۰۱ و ۱۰۳۔ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۷ صفحہ ۲۰۰ و یکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۴ء صفحہ ۲۲۷ و ۲۰۲۔

اہلکار کی طرف سے اوس کے عہدے کی تعمیل میں وقوع میں آیا یا صادر ہوا ہے۔

(۴) نالش واسطے دخل دلانے اوپر جائداد غیر منقولہ کے یا واسطے حاصل کرنے کسی حق کے اُس جائداد میں

(۵) نالش جائداد غیر منقولہ کے بٹوارے کیلئے۔

(۶) نالش جائداد غیر منقولہ کے مرتہن کی طرف سے واسطے بیعبات رہن یا واسطے بیع جائداد کے۔ یا نالش جائداد غیر منقولہ کے راہن کیطرف سے واسطے انفکاک رہن کے۔

(۷) نالش واسطے تشخیص یا اضافہ یا تخفیف یا تقسیم لگان جائداد غیر منقولہ کے۔

(۸) نالش واسطے دلا پانے لگان غیر کرایہ مکان کے۔ اِلّا جبکہ عدالت مطالبات خفیف کے صاحب جج کو لوکل گورنمنٹ نے اُس بارے میں سماعت کرنیکا اختیار صریحًا بخشا ہو۔

(۹) نالش متعلق اس امر کے کہ اراضی مستوجب تشخیص مالگذاری ہے۔

(۱۰) نالش واسطے انسداد اتلاف کے۔

(۱۱) نالش واسطے ٹھہرا دینے یا جاری کرانے کسی ادرحق یا استحقاق کے جائداد غیر منقولہ میں۔

(۱۲) نالش واسطے حاصل کرنے کسی عہدہ موروثی کے یا کسی حقیت کے اُس عہدے میں بشمول اُس نالش کے جو کسی عہدے کے لوازم خدمت کی بجا آوری کے ایسے حق بلاشرکت کے قائم کرنے کے لئے ہو جو باایام معین رجعت کیا کرے۔

(۱۳) نالش واسطے ادا کرائے جانے زر موجب یا زر موجب یا زر فیس کے جو بالتناسب مالکانہ اور حق کہلاتے ہیں یا واسطے ادا کرائے جانے ابواب یا دیگر مطالبات کے جبکہ وہ ابواب یا مطالبات کسی شخص کو بوجہ اس کے کہ وہ کسی جائداد غیر منقولہ یا کسی عہدۂ موروثی یا کسی زیارت گاہ اور مذہبی شئے میں حق رکھتا ہے۔ واجب الادا ہو۔

(۱۴) نالش واسطے دلا پانے کل یا کسی جز و معاوضہ کے اُس شخص سے جس کو ایکٹ مجریہ سنہ ۱۸۹۴ء بابت حصول اراضی کے بموجب معاوضہ دے دیا گیا ہو۔

(۱۵) نالش واسطے تعمیل خاص یا تنسیخ معاہدہ کے۔

(۱۶) نالش واسطے اصلاح یا تنسیخ کسی دستاویز کے۔

(۱۷) نالش واسطے حاصل کرنے حکم امتناعی کے۔

(۱۸) نالش امانت کے متعلق بشمول اُس نالش کے جو امین متوفی کی جائداد عام سے اس نقصان کی تلافی کر دینے کے لئے ہو جو بوجہ خیانت وقوع میں آیا ہو اور بشمول اُس نالش کے جو کسی امین شریک

کی جانب سے بایں غرض ہو کہ حصہ رسدی کا دعویٰ امین متوفی کی جائداد پر جاری کرایا جائے۔

(۱۹) نالش واسطے ڈگری مشعر استقرار حقیت کے غیر اُس نالش کے جو مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر ۲۱ رول ۶۳ یا ۱۰۰ کے بموجب رجوع ہو۔

(۲۰) نالش جو مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر ۲۱ رول ۶۳ یا ۱۰۰ کے بموجب رجوع ہو۔

(۲۱) نالش واسطے استرداد کسی قرقی کے جو کسی عدالت یا حاکم مال کے ذریعہ سے ہوئی ہو یا واسطے استرداد کسی نیلام یا رہن یا اجارہ یا دیگر انتقال کے جو کسی عدالت یا حاکم مال یا ولی محافظ کے ذریعہ سے ہوا ہو۔

(۲۲) نالش واسطے اُس جائداد کے جس کو مدعی نے جنون کے عالم میں منتقل کر دیا ہو۔

(۲۳) نالش واسطے تغیر و تبدیل یا مسترد کرنے فیصلہ یا ڈگری یا حکم کسی عدالت یا کسی ایسے شخص کے جو بحیثیت کار عدالتی کارگذار ہو۔

(۲۴) نالش بمراد اعتراض اور فیصلہ ثالثی کے۔

(۲۵) نالش کسی ریاست غیر کی تجویز کی بنا پر جیسا کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں مصرح ہے یا کسی ایسی تجویز کی بنا پر جو برٹش انڈیا کے اندر حاصل ہوئی ہو۔

(۲۶) نالش واسطے جبراً واپس کرا دینے اُس روپیہ کے جو مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۷۳ کے بموجب بطریق بیجا تقسیم پایا ہو۔

(۲۷) نالش بموجب دفعہ ۳۲۰ یا ۳۲۱ ۔ وراثت کے ایکٹ متعلق ہند مصدرہ ۱۸۶۵ء کے یا بموجب دفعہ ۱۳۹ یا ۱۴۰ پروبیٹ اور اہتمام ترکہ کے ایکٹ مصدرہ ۱۸۸۱ء کے اِس غرض سے کہ وہ شخص جس کو وصی یا مہتمم ترکہ نے مال وصیتی دیا ہو یا روپیہ تقسیم کر دیا ہو اوس کے پھیر دینے پر مجبور کیا جائے۔

(۲۸) نالش بابت مال وصیتی کے یا بابت کل یا کسی حصہ بقیہ جائداد متروکہ موصی کے یا بابت کل یا کسی حصہ جائداد غیر وصیتی کے۔

(۲۹) نالش۔

(الف) واسطے توڑنے شراکت کے۔ یا واسطے برخاستگی کاروبار شراکت کے اوس کے ٹوٹ جانیکے بعد۔ یا

(ب) واسطے حساب معاملہ شراکت کے۔ یا

(ج) بابت زر باقی حساب شراکت کے۔ اِلّا اُس صورت میں کہ جب زر باقی مذکور بذریعہ فریقین یا اُن کے ایجنٹوں کے حساب ہو کر نکالا گیا ہو۔

(۳۰) نالش واسطے لینے حساب جائداد کے اور واسطے اُسکے انتظام قرار واقعی بموجب ڈگری کے۔

(۳۱) کوئی اور نالش حساب کتاب کی بابت بشمول اُس نالش کے جو راہن کی طرف سے بعد ادائے زر رہن کے اُس فاضل زر وصول شدہ کے دلاپانے کے لئے ہو جو مرتہن نے پایا ہو۔ اور بشمول نالش بابت اُس نفع جائداد غیر منقولہ مدعی کے جس کو مدعاعلیہ نے بلاوجہ جائز پایا ہو۔

(۳۲) نالش بابت عام نقصان اوسط کے یا بابت سالوج یعنے اس حق السعی کے جو کسی جہاز یا مال جہاز کے بچالینے کے متعلق ہو۔

(۳۳) نالش معاوضہ بوجہ ٹکر کھانے جہازات کے۔

(۳۴) نالش بربنیاد پالسی بیمہ کے یا واسطے دلاپانے زر پریمیم یعنی (زر بیمہ) کے جو کسی ویسی پالسی کی رو سے ادا کیا جائے۔

(۳۵) نالش معاوضہ۔

(الف) بوجہ نقصان کے جو کسی شخص کی موت سے جس کا باعث کوئی فعل بیجا قابل مواخذہ ہو وقوع میں آیا ہو۔ یا

(ب) بوجہ گرفتاری یا مزاحمت یا حبس بیجا کے۔ یا

(ج) بوجہ دائر کرنے نالش مبنی بر عداوت کے۔ یا

(د) بوجہ تحریر تہمت آمیز کے۔ یا

(ہ) بوجہ کلمات تہتک آمیز کے۔ یا

(و) بوجہ زنا یا پھسلا لیجانے کے۔ یا

(ز) بوجہ توڑنے معاہدہ نسبت ازدواج کے یا اقرار ازدواج کے۔ یا

(ح) بوجہ ترغیب دینے کسی شخص کو اس معاہدہ کے توڑنے کے لئے جو اوس نے مدعی کے ساتھ کیا ہو۔ یا

(ط) بوجہ روکنے کسی حق استفادہ کے یا بوجہ پھیر دینے کسی مجرائی آب کے۔ یا

(ی) بوجہ ضبطی یا قرقی خلاف قانون یا بیجا یا حد سے زیادہ کے۔ یا

(یا) بوجہ گرفتاری بیجا تحت باب ۳۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے یا بوجہ اجرا کسی حکم امتناعی کے جو اس مجموعہ کے باب ۳۵ کے تحت میں بطریق ناجائز حاصل کیا گیا ہو۔ یا

(یب) بوجہ نقصان جسمانی کے کسی ایسی صورت میں جس کی تصریح اس ضمن کے ضمنہائے تحتی مرقومہ

بالا میں نہیں ہے۔

(۳۶) نالش کسی مسلمان کی طرف سے مہر مُعجّل یا مُوجل کے لئے۔

(۳۷) نالش واسطے رجعت حقوق زن و شوہر کے یا واسطے دلاپانے زوجہ کے یا واسطے حفاظت نابالغ کے یا واسطے طلاق کے۔

(۳۸) نالش متعلق خورد و پوش کے۔

(۳۹) نالش بابت بقایائے مالگذاری ارضی یا اخراجات دیہی یا دیگر مبالغ زر کے جو کسی جماعت دیہی کے قائم مقام یا اُس کے وارث یا دیگر جانشین حقیت کو واجب الادا ہوں۔

(۴۰) نالش بابت اون منافع کے جو کسی جماعت دیہی کے قائم مقام یا اُس کے وارث یا دیگر جانشین حقیت سے۔ بعد ادائے مالگذاری ارضی و اخراجات دیہی اور دیگر مبالغ زر کے واجب الادا ہوں۔

(۴۱) نالش واسطے حصہ رسدی کے منجانب کسی شریک جائداد مشترکہ کے بوجہ اُس کے ادا کرنے اُس روپیہ کے جو کسی شریک حصہ دار سے یافتنی ہے یا منجانب مہتمم جائداد مشترکہ کے یا کسی خاندان غیر منقسم کے کسی رکن کی طرف سے بوجہ اُس کے ادا کرنے روپیہ بابت جائداد یا خاندان مذکور کے۔

(۴۲) نالش جائداد غیر منقولہ کے متعدد راہن مشترک ہیں سے ایک راہن کی طرف سے واسطے حصہ رسدی کے اُس روپیہ کی بابت جو اُس نے جائداد مرہونہ کے انفکاک رہن کے لئے دیا ہو۔

(۴۳) نالش بنام سرکار واسطے دلاپانے اُس روپیہ کے جو واسطے ادائے دعوٰے کسی حاکم مال کے باقی مالگذاری ارضی یا ایسی مطالبہ کی بابت جو مثل باقی مالگذاری ارضی کے وصول ہو سکتا ہے۔ عذر داری کے ساتھ ادا کیا گیا ہو۔

(۴۴) وہ نالش جس کی سماعت عدالت مطالبات خفیفہ میں کسی انا کٹمنٹ نافذ الوقت کی رو سے ممنوع ہے۔ (۱)

نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۹۴۳ و جلد ۳۰ صفحہ ۲۱۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۱۶۳ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۲۳۹ و جلد ۲۵ صفحہ ۵۴۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۰ و ۱۲ و جلد ۹ صفحہ ۵۹۱ و جلد ۱۰ صفحہ ۲۰ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۹ و جلد ۲۷ صفحہ ۲۴۳

(۱) ضمیمہ ایکٹ نمبر ۹ ۱۸۸۷ء۔

وانڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۶۸۰ و جلد ۲۱ صفحہ ۱۳۲ وانڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۵۴۴ -

مقدمہ قابل سماعت عدالت مطالبہ خفیفہ میں کوئی حق اپیل نہیں۔ خواہ اس میں کوئی سوال نسبت استحقاق جائداد غیر منقولہ اُٹھایا گیا ہو اور فیصلہ بھی کیا گیا ہو (۱) اپیل کا فیصلہ مقدمہ کی نوعیت سے ہوگا نہ کہ عدالت سے جس میں وہ فیصلہ ہوا ہے (۲) پس جب مقدمہ کی نوعیت خفیفہ ہو اور کسی خاص باعث سے اس کی تحقیقات عدالت مطالبہ خفیفہ میں نہ ہوئی ہو۔ بلکہ کسی اور عدالت میں فیصلہ پایا ہو تو اپیل نہ ہوگا (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۵۶۳ - اور اگر اپیل میں معلوم ہو کہ مقدمہ کی نوعیت خفیفہ ہے اور جہاں مقدمہ دائر ہوا تھا وہاں عدالت خفیفہ موجود ہے مگر مقدمہ کی تحقیقات دوسری عدالت نے کی ہے۔ تو کارروائی منسوخ ہو کر عرضی دعوے واپس دیا جائیگا (۴) ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۹۰ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۵۵۷ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۸۰ - اگر عرضی دعوے ایسی عدالت میں داخل کیا گیا ہو جس کو اختیارات عدالت خفیفہ بھی حاصل ہوں تو عدالت مطالبہ خفیفہ ہی سمجھی جاویگی (۵)

محض یہ امر کہ مقدمہ میں کوئی سوال نسبت استحقاق پیدا ہوتا ہے مقدمہ کی نوعیت نہیں تبدیل کر سکتا ہے نہ اپیل دوم کا حق عطا کر سکتا ہے یا بطور دادرسی متبادل کے نفع کا حساب طلب کرنا یہ اثر نہیں رکھتا کہ خفیفہ مقدمہ کو اور نوعیت کا مقدمہ بنائے (۶) اختیار سماعت عدالت خفیفہ دعویٰ بالمقابل از طرف مدعاعلیہ سے جو زائد از ۵۰ روپیہ ہے جبکہ عدالت کو صرف ۵۰ روپیہ تک کے مقدمات کی سماعت کا اختیار حاصل ہو زائل نہیں ہوتا (۷)

اپیل کس صورت میں نہیں ہو سکتا | اپیل دوم اوس صورت میں بھی نہیں ہو سکتا جبکہ غیر ضروری استدعا استقرار

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۱۶ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۹۲ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۱۰۴ - (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۷ صفحہ ۳۵۸ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۵۹ و جلد ۲۵ صفحہ ۴۱۷ (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۹۸ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۷۹ - نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۵۹ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۸۷۲ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۳۵۸ - (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۵۹ - (۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۶۲۵ و صفحہ ۶۲۹ و بمبئی لارپورٹر جلد ۳ صفحہ ۲۳۹ (۶) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۸ و جلد ۱۷ صفحہ ۲۴ و جلد ۳۲ صفحہ ۵۶۰ و بمبئی لارپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۲۳۳ (۷) بمبئی لارپورٹر جلد ۵ صفحہ ۳۹۸ +

نالش قسم مطالبہ خفیفہ میں کیگئی ہو (۱) جبکہ نالش ابتدائی کی سماعت بلحاظ نوعیت عدالت مطالبہ خفیفہ میں ہوسکتی ہو اور مالیت شئے منشاء نالش پانچ سو سے زیادہ نہو تو جو حکم نالش مذکور میں بصیغہ اجراء ڈگری صادر کیا گیا ہو قابل اپیل دوم نہیں ہے (۲) نالش مابین زمیندار و اسامی واسطے دلا پانے لگان کے جس کی تعداد پانچسو روپیہ سے زیادہ نہو ایک نالش قابل سماعت عدالت مطالبہ خفیفہ ہے اور حسب دفعہ ہذا اپیل دوم نہیں ہوسکتا (۳) چونکہ نالش ان عذرات پر مبنی تھی کہ فریقین حصہ داران منافع بازار کے تھے اور مدعاعلیہ نے کل منافع وصول کیا تھا اور مدعی کو اوس کا حصہ منافع کا نہیں دیا تھا لہذا نالش ایسے منافع کی نہ تھی جو مدعاعلیہ نے حسب معنی مد ۳ ضمیمہ دوم ایکٹ نمبر ۹ ۱۸۸۷ء کے بیجا طور پر وصول کیا ہو بلکہ بابت ایسے روپیہ کے تھی جو اوسنے مدعی کی جانب سے وصول کیا تھا اور اس وجہ سے یہ نالش قابل سماعت عدالت مطالبات خفیفہ کے تھی اور اپیل دوم نہیں ہوسکتا (۴) بحث استحقاق کا تصفیہ قطعی ایسی نالش میں نہیں ہوسکتا اور عدالت اپیل ماتحت کو اختیار صادر کرنے ڈگری استقرار استحقاق کا نہ تھا اپیل دوم از روئے دفعہ ہذا ممنوع ہے کیونکہ یہ نالش محض نالش ہرجہ بابت قیمت میوہ درختان تھی اور اسلیئے وہ ایک نالش محض واسطے زر نقد کو تھی۔ (۵) نالشات حصہ رسدی قرضہ میں جس کی بابت حصہ رسدی مطلوب ہو حسب قرضہ اس روپیہ کے ادا کرنے سے پیدا ہوا ہو اپیل دوم نہیں ہوسکتا (۶) مجسٹریٹ جو ظاہراً حسب دفعہ ۵۱۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری عمل کرے داخل مستثنیات مد ۲ یا ۳ ضمیمہ دوم ایکٹ مطالبات خفیفہ ہے جبکہ رقم متدعویہ صما روپیہ سے کم ہو تو اپیل حسب دفعہ ہذا نہیں ہوسکتا۔ (۷) عذر مدیون ڈگری سے دفعہ ۴۷ سے متعلق ہے اور اوس کی سماعت حسب آرڈر ۲۱ رول ۵۸ نہیں ہوسکتی اور اس وجہ سے عدالت اپیل ماتحت میں اپیل بناراضی حکم عدالت مرافعہ اولی مشعر منظوری عذر مذکور ہوسکتا تھا مگر چونکہ نالش از قسم نالش مطالبہ خفیفہ ہے ایسا اپیل دوم حسب دفعہ ہذا نہیں ہوسکتا۔ (۸) نیز ملاحظہ ہو الہ آباد لاجرنل جلد ۷ صفحہ ۱۰۵ و انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۳۹ صفحہ ۹۳۵ +

(۱) انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۱۰۱ یہی مقدمہ مدراس لاٹیمس جلد ۱ صفحہ ۳۱۴ یہی مقدمہ مدراس لاجرنل جلد ۱۶ صفحہ ۱۷۷ (اجلاس کامل) (۲) ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۶۰ یہی مقدمہ انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۴۸۱۔ (اجلاس کامل) (۳) انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۴۸ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۹۵۔ (۴) اودھ کیسز جلد ۴ صفحہ ۸۹۔ (۵) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۶۸۷۔ (۶) انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۲۱۲ یہی مقدمہ مدراس لاجرنل جلد ۱۷ صفحہ ۳۷۶۔ (۷) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۴۹۵ یہی مقدمہ کلکتہ لاجرنل جلد ۱ صفحہ ۳۵۵۔ (۸) اودھ کیسز جلد ۸ صفحہ ۴۰۵ +

حصہ ادا کرنے کے لئے زیر دفعہ ۲۹۔ ایکٹ معاہدہ ہند جبکہ فریقین جائداد مشترکہ میں حصہ دار نہ ہوں (۱) تمسک رجسٹری شدہ بہ زیر ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۶ء دفعہ ۵۳ جبکہ مالیت صمار سے کم ہو (۲) کرایہ پر جبکہ رقم کرایہ صمار سے زائد نہ ہو (۳) ہرجانہ جبکہ رقم صمار سے کم ہو خواہ بتعلق جائداد منقولہ ہو خواہ غیر منقولہ (۴) دلا بیع ڈگری پر جبکہ قیمت ناکافی ادا کی گئی ہو (۵) مکان کے مصالحہ پر (۶) حصہ نفع اراضیات پر (۷) ہرجانہ پیداوار جس پر تصرف بیجا کیا گیا ہو (۸) دعوے واسطے دلا پانے قبضہ پر منجانب بعض ممبر ذات کے برخلاف دیگر ممبر ذات کے واسطے ظروف کے ذات کے پوجاری کو (۹) دعوے واسطے قیمت گھاس کے جو کاٹ کر مدعاعلیہ لے گیا ہو (۱۰) واسطے حصہ روپیہ کے جو ایک مشترکہ مدعی لے گیا ہو (۱۱) واسطے زر واصلات کے (۱۲) دعویٰ واسطے تعمیل کرانے شرائط مالکانہ (۱۳) میں اپیل نہ ہوگا۔ نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۲۹ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۷۰۲ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۹۷۔ احکام کی نا راضی سے بھی کوئی اپیل دائر نہ ہوگا (۱۴)

اپیل کس صورت میں ہو سکتا ہے۔

اپیل بنا راضی حکم واپسی مصدورہ عدالت اپیل بالتخصیص از روئے ضمن (ش) آرڈر ۴۳ رول ۱ کے ہو سکتا ہے اور دفعہ ہذا جس کی رو سے اپیل دوم نالشات از قسم عدالت مطالبہ خفیفہ مالیتی صمار سے کم میں ممنوع ہے مانع اس کی نہیں ہے کہ اپیل بنا راضی حکم واپسی مصدورہ ایسی نالش کے کیا جاوے (۱۵) ایک عدالت نے بہ تعمیل اختیار سماعت اپیل ایک حکم زیر آرڈر ۴۱ رول ۲۳ دیا جس کے رو سے ایک مقدمہ از قسم قابل سماعت خفیفہ حسب دفعہ ہذا بغرض مزید تحقیقات واپس بھیجا گیا۔ تجویز ہوئی کہ حسب دفعہ ۱۰۶ ایسے حکم کا اپیل ہائی کورٹ میں ہو سکتا ہے (۱۶) مدعاعلیہ بوجہ بے عصمتی بیوہ کے ذمہ داری ادائے نان و نفقہ سے

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۹۴۳۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۶۹۔ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۸۴۲۔ (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۳۶۹۔ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۲۱۵۔ (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۳۵۔ (۷) ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۱۳۴۔ (۸) ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۲۔ (۹) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۵۹۔ (۱۰) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۷۰۔ (۱۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۹۶۔ (۱۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۸۸۴۔ (۱۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۵۰۸۔

(۱۴) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۹ صفحہ ۶۴۲ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۸ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۹۲ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۴۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۲۹۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۶۷ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۳۹۱ (۱۵) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۸۶۲
(۱۶) ؍؍ ؍؍ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۵۲۳

بری نہیں ہو گئے بیوہ کی نالش بربنائے اقرار نامہ واسطے دلا پانے بقایا نان ونفقہ کے ایک نالش از قسم قابل سماعت عدالت مطالبات خفیفہ کے نہیں ہے اور اپیل دوم ہو سکتا ہے (۱) نالش واسطے حصہ منافع کسی جائداد کے جو بمقابلہ حصہ داران کے کی جائے نالش حساب ہے اور عدالت مطالبہ خفیفہ کے اختیار سماعت سے بموجب مد ۳۱ ضمیمہ دوم ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۷ء مستثنیٰ ہے۔ (۲) نالش ہرجہ بابت خلاف ورزی معاہدہ منجانب سکرٹری آف اسٹیٹ ہند نالش بوجہ ایسے فعل کے جو کسی شخص نے بحیثیت عہدہ دار گورنمنٹ کے کیا ہو نالش از قسم قابل سماعت عدالت مطالبہ خفیفہ ہے۔ تجویز ہوئی کہ نالش داخل مد ۳ ضمیمہ دوم ایکٹ مطالبہ خفیفہ ہے لہذا اپیل حسب دفعہ ہذا ممنوع نہیں ہے (۳) زید اور بکر ابتداءً ایک ہی محال میں حصہ دار تھے۔ ان دونوں اشخاص کے حصص کا بٹوارہ مکمل پنجم جولائی سنہ ۱۸۹۵ء کو ہوا اور محال مذکور دو محالات جداگانہ میں تقسیم کیا گیا زید کو وہ مالگذاری سرکاری جو بابت کسی زمانہ کے بعد بٹوارہ کے بکر سے جواز آ واجب تھی مجبوراً ادا کرنی پڑی پس زید نے بکر کے خلاف نالش واسطے دلا پانے اس رقم مالگذاری کے کی۔ اس نالش میں زید نے دعوے بحیثیت نمبردار کے نہیں کیا تھا تجویز ہوئی کہ یہ مقدمہ حسب معنی دفعہ ہذا از قسم قابل سماعت عدالت مطالبہ خفیفہ نہیں ہے (۴) نالش لگان مبلغ مار عہ ۴ر۲ پائی کی عدالت منصفی میں دائر کی گئی منصف نے دعوی جزواً ڈگری کیا اور اسکو اپیل میں جج ضلع نے بحال رکھا مدعا علیہ نے اپیل دوم دایر کیا اپیل میں یہ حجت کی گئی کہ چونکہ نالش لگان صمار سے کم مالیت کی تھی لہذا اپیل دوم نہیں ہو سکتا۔ تجویز ہوئی کہ دفعہ ہذا میں یہ حکم ہے کہ جملہ نالشات جو صمار مالیت سے زیادہ کی نہوں قابل سماعت عدالت مطالبات خفیفہ ہیں بجز اون نالشات کے جو ضمیمہ دوم ایکٹ مطالبات خفیفہ میں مندرج ہیں۔ منجملہ اون نالشات کے جو قابل سماعت نہیں ہیں نالش لگان کی ہے لہذا ایسی نالش میں گو تعداد مالیت شے مدعا بہا کی صمار سے زیادہ نہو اپیل دوم ہو سکتا ہے (۵)

دعوے زر رہن میں جبکہ مالیت صمار سے کم ہو اور اس کا بار جائداد مرہونہ پر ہو (۶) قرضہ کے

---

(۱) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۲۶ — (۲) اودھ کیسز جلد ۵ صفحہ ۱۳۰ —

(۳) اودھ کیسز جلد ۵ صفحہ ۱۰۳ انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۱ ممیز کیا گیا (۴) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۳۳

(۵) انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۶ —

(۶) ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۲۶۵ —

دعوے میں جو جائداد غیر منقولہ سے واجب الادا ہو (۱) بقایا مالکانہ میں (۲) بقایا چوکیداری میں (۳) دعوے ہرجانہ بے ضابطہ قرقی میں (۴) اور دادرسی خاص میں جبکہ دعوے عدالت مطالبہ خفیفہ کے اختیار کا نہ ہو (۵) ایسے دعوے میں جس میں ضامن کی ذمہ واری بوجہ لگان پٹنی دار کے عائد کرنا مقصود ہو (۶) اپیل دائر ہو سکیگا نیز ملاحظہ ہو انڈین لاریورٹ مدراس جلد ۲۸ صفحہ ۵۴۰۔

دفعہ ۱۰۳۔ کسی اپیل ثانی میں ہائی کورٹ مجاز ہے کہ اگر شہادت مندرجہ مثل کافی ہو تو کسی ایسی تنقیح واقعہ کی تجویز کر دے جو اپیل کے فیصلہ کے لیئے ضروری ہو لیکن عدالت اپیل ماتحت نے اُس کو غیر طے شدہ چھوڑا ہو۔

اختیار ہائی کورٹ نسبت تجویز تنقیحات واقعہ

دفعہ ہذا جدید قائم ہوئی ہے جس کی رو سے ہائی کورٹ کو خاص صورت میں کسی تنقیح واقعاتی کے فیصل کرنیکا اختیار دیا گیا ہے۔

اپیل بناراضی احکام

دفعہ ۱۰۴۔ (۱) صرف احکام مندرجہ ذیل کا اپیل دائر ہو سکتا ہے اور سوائے اُس صورت کے کہ خاص مجموعہ ہذا یا کسی اور قانون نافذ الوقت میں کوئی اور حکم صریح ہو کسی اور احکام کا اپیل دائر نہیں ہوگا:۔

احکام جن کی ناراضی سے اپیل ہو سکتا ہے

(الف) حکم متضمن انفساخ کارروائی ثالثی جبکہ فیصلہ اُس مدت میں پورا نہ ہو جو عدالت کی طرف سے مقرر ہو۔

(ب) حکم جو ایسے فیصلہ ثالثی کی بنا پر صادر ہو جو بطور مقدمہ خاص بیان کیا جائے۔

(ج) حکم متضمن ترمیم یا تصحیح فیصلہ ثالثی۔

(د) حکم متضمن منظوری ادخال اقرارنامہ حوالگی بثالثی۔

(ہ) حکم متضمن منظوری یا نامنظوری التوائے نالش جبکہ کوئی اقرارنامہ حوالگی بثالثی کا ہوا ہو۔

(۱) بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۔ (۲) انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۵۹۱
(۳) انڈین لاریورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۶۸۰۔ (۴) " " کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۱۶۳
(۵) ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۳۲۲۔ (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۱۱۱۔

(و) حکم متضمن منظوری یا نامنظوری فیصلہ کسی ایسی ثالثی میں جو بغیر توسط عدالت کے ہوئی ہو۔

(ز) حکم مصدرہ تحت دفعہ ۹۵۔

(ح) حکم حسب شرائط مجموعہ ہذا مشعر عاید کرنے جرمانہ یا بابت گرفتاری یا قید کسی شخص کے دیوانی جیل میں سوائے اس صورت کے کہ وہ گرفتاری یا قید صیغہ اجرا ڈگری سے ہو۔

(ط) کوئی ایسا حکم جو قواعد کے بموجب صادر ہوا ہو اور جس کے اپیل کی نسبت قواعد مذکور میں صراحت کے ساتھ اجازت ہو۔

(۲) کوئی اپیل کسی ایسے حکم کا دائر نہیں ہوگا جو اس دفعہ کے بموجب اپیل میں صادر ہو۔

دفعہ ہذا جدید ہے۔ مقابلہ طلب ہمراہ دفعہ ۵۸۸۔ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء

مجموعہ ہذا میں احکام کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم کو ڈگری قرار دیا ہے جس کی تعریف دفعہ ۲ ضمن (۲) میں کی گئی ہے اور باقی کو احکام کے لفظ سے تعبیر کیا ہے جیسا کہ دفعہ ۹۶ میں تمام ڈگریات کی ناراضی سے جس کی کہ خاص ممانعت نہیں ہے اپیل جائز کیا گیا ہے اُسکے خلاف دفعہ ہذا کی رو سے تمام ان احکام کی ناراضی سے بجز اون کے جن کی خاص اجازت دفعہ ہذا میں ہے اپیل ممنوع کیا گیا ہے دفعہ ہذا میں تفصیل اُن احکام کی بیان ہوئی ہے جنکا اپیل جائز قرار دیا ہے اور باقی تمام احکام کی ناراضی سے اپیل کی ممانعت کیگئی ہے۔

احکام کا اپیل در اپیل نہ ہوگا (۱) کیونکہ وہ قطعی ہوتے ہیں (۲) جملہ احکام جو قابل اپیل بموجب ضابطہ سابقہ تھے اب وہ ضابطہ سے نکالدیئے گئے ہیں اور جن جن کا اپیل جائز رکھا گیا ہے انکو قواعد کے تحت میں ڈال دیا گیا ہے ملاحظہ ہوں قواعد۔ حق اپیل بنا راضی احکام درمیانی نالش کے فیصلہ کے ساتھ ہی مسدود ہوجاتا ہے (۳)

ایسے حکم کا اپیل نہیں ہوسکتا۔

اجلاس کامل سے تجویز ہوئی کہ ایسے حکم کا اپیل نہیں ہوسکتا ہے جو زیر ضمیمہ دوم مد ۲۶ مشعر ہدایت ادخال ایسے فیصلہ ثالثی کے صادر کیا جائے جو فریقین کے مابین بلا وساطت عدالت کیا گیا ہو۔ مگر تاحدیکہ ڈگری مطابق فیصلہ ثالثی کے نہ ہو (۴)

(۱) ضمن (۲) دفعہ ہذا اور دفعہ ۱۰۵۔ آئندہ۔ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۷۸۹ و جلد ۱۸ صفحہ ۴۲۲ و جلد ۲۱ صفحہ ۷۹۹ و جلد ۲۲ صفحہ ۸۰۲ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۵۴۔ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۱۰۲۳ + (۴) پنجاب ریکارڈ نمبر ۱ سنہ ۱۹۰۸ء یہی مقدمہ پنجاب ویکلی رپورٹ نمبر ۱۸ سنہ ۱۹۰۷ء

کوئی اپیل دوم بنا راضی حکم مصدورہ اپیل اول بنا راضی حکم حسب آرڈر ۴۱ رول ۸۹ یا ۹۲ نہیں ہو سکتا ضمن (۲) دفعہ ہذا کی رو سے حق اپیل دوم کا اوس صورت میں جبکہ اپیل دوم مقدمات حسب آرڈر ۲۱ رول ۶ و ۹۲ دائر ہو سکتا تھا خارج کیا گیا ہے (۱)

اپیل بنا راضی حکم فیصلہ ثالثی

مجموعہ سابق میں کوئی اپیل بحضور عدالت بالاتر بنا راضی حکم مشعر نامنظوری کسی درخواست کے کہ کوئی فیصلہ حکم عدالت بنایا جائے نہیں تھا لیکن مجموعہ ہذا میں حق ایسے اپیل کا عطا کیا گیا ہے بلاحظہ ہو ضمن (و) دفعہ ہذا پس جس صورت میں کہ ایک درخواست بتاریخ ۱۹ ستمبر سنہ ۱۹۰۸ء بدیں واسطے بنائے جانے ایک فیصلہ کے بحکم عدالت پیش کیگئی اور درخواست بتاریخ ۱۸ جون سنہ ۱۹۰۹ء میں نامنظور کی گئی تو نہ احکام دفعہ ۹۴ اور نہ دفعہ ہذا کے متعلق ہیں اور اپیل قابل پذیرائی نہیں ہے۔ (۲)

اپیل بنا راضی حکم مشعر انکار منسوخی فیصلہ ثالثی۔

حکم جو کہ حاکم ہائی کورٹ نے باستعمال اختیار سماعت ابتدائی دیوانی مشعر انکار منسوخی فیصلہ ثالثی کے صادر کیا ہو ایک فیصلہ حسب فقرہ ۱۵ فرمان شاہی ہائی کورٹ کے ہے اور ایسے حکم کی ناراضی سے اپیل ہائی کورٹ میں بصیغہ اختیار سماعت اپیل ہو سکتا ہے (۳)

اپیل بنا راضی حکم مشعر داخل کرنے فیصلہ ثالثی

اپیل زیر ضمن (۱) (و) بنا راضی حکم مشعر داخل کرنے فیصلہ ثالثی باوجودیکہ حکم مذکور کے بعد فیصلہ و ڈگری مطابق فیصلہ ثالثی مذکور صادر ہوئے ہوں تو کوئی اپیل بنا راضی ایسی ڈگری کے نہیں ہو سکتا۔ (۴)

اپیل بنا راضی حکم مشعر کارروائی ثالثی۔

درخواست نگرانی بنا راضی حکم صاحب ڈسٹرکٹ جج جس کی رو سے تقرری رامانند کی بطور ثالث اس وجہ پر منسوخ ہوئی کہ اس نے ظاہر اپنی رائے قایم کی تھی کہ مقدمہ قبل از وقت تھا۔ تجویز ہوئی کہ کوئی اپیل بروئے ضمن (۱) (الف) دفعہ ہذا

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۳۹ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۴۴ یہی مقدمہ کلکتہ لا جرنل جلد ۱۴ صفحہ ۲۲ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۳۴۵ - (۲) الہ آباد لا جرنل جلد ۷ صفحہ ۱۰۷ -
(۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۳۶۱ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۴۷ -
(۴) نمبر ۲۷ سنہ ۱۹۱۱ء پنجاب لا رپورٹر یہی مقدمہ پنجاب ریکارڈ نمبر ۲۳ سنہ ۱۹۱۲ء یہی مقدمہ پنجاب ویکلی رپورٹر نمبر ۳ سنہ ۱۹۱۱ء بحوالہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۵۷ و پنجاب ریکارڈ نمبر ۱ سنہ ۱۹۰۶ء
(اجلاس کامل)

نہیں ہو سکتا کیونکہ نالشی بروئے ضمیمہ دوم فقرہ ۸ منسوخ نہیں ہوئی۔ (۱)

اپیل مزید | جبکہ عدالت اپیل ماتحت بر طبق اپیل بنار اضی حکم کوئی حکم حسب آرڈر ۴۳ صادر کرے تو کوئی اپیل مزید بنار اضی حکم عدالت اپیل ماتحت نہیں ہو سکتا ضمن (۲) دفعہ ہذا میں محض ایک اپیل بنار اضی حکم اور نہ دو اپیل مد نظر ہیں۔ (۲) عرضی دعوے عدالت صاحب ڈسٹرکٹ جج میں پیش ہوا جس نے تجویز کیا کہ عدالت ہذا کو کوئی اختیار سماعت نالش ہذا کا نہیں ہے اور عرضی دعوے مناسب عدالت میں پیش کرنیکے واسطے زیر آرڈر ۷، رول ۱۰ واپس دیا بر طبق اپیل ڈویژنل کورٹ نے تجویز کیا کہ ڈسٹرکٹ جج کو اختیار سماعت حاصل ہے اور مقدمہ کو زیر آرڈر ۴۱ رول ۲۳ روئداد پر تجویز کرنے کے واسطے واپس بھیجا۔ تجویز ہوئی کہ بروئے دفعہ ۱۰۴ ضمن (۲) کوئی اپیل حکم ڈویژنل کورٹ میں نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ بمنزلہ ایک حکم اپیل کے ہے (۳)۔

احکام دیگر | **دفعہ ۱۰۵**۔ (۱) سوائے اس صورت کے کہ کوئی حکم صریح خلاف اس کے پایا جائے۔ کوئی اپیل بنار اضی ایسے حکم کے مسموع نہ ہوگا جو کسی عدالت نے بہ تعمیل اپنے اختیار سماعت ابتدائی یا اپیل کے صادر کیا ہو لیکن جس حال میں کہ ڈگری کا اپیل ہو تو جائز ہے کہ جو غلطی یا سقم یا بیضابطگی کسی حکم کی ایسی ہو کہ مقدمہ کی تجویز پر مؤثر ہو وہ یادداشت اپیل میں بطور ایک وجہ ناراضی کے بیان کیجائے۔ +

(۲) باوصف مضمون مندرجہ ضمن (۱) کے اگر کوئی فریق کسی ایسے حکم والپسی مقدمہ سے ناراض ہو۔ جو بعد نفاذ ایکٹ ہذا صادر کیا جائے اور جس کا اپیل دائر ہو سکتا ہو اور فریق مذکور اپیل دائر نہ کرے تو بعد ازاں اُسکی صحت میں تعرض نہ کر سکے گا۔ +

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۵۹۱۔ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے ضمن (۲) جدید ایزاد کیا گیا ہے۔ +

اپیل | احکام دوران مقدمہ کے اپیل کی ممانعت دفعہ ہذا سے کیگئی ہے لیکن یہ اجازت دی گئی ہے کہ جب ڈگری کی ناراضی سے اپیل ہو تو کوئی غلطی یا نقص یا بیضابطگی جو کسی حکم کے صدور میں

(۱) پنجاب ریکارڈ نمبر ۱۲۵ سنہ ۱۹۱۲ء یہی مقدمہ پنجاب ویکلی رپورٹر نمبر ۲۵۱ سنہ ۱۹۱۲ء بحوالہ پنجاب ریکارڈ نمبر ۴۳ سنہ ۱۸۹۵ء

(۲) الہ آباد لاجرنل جلد ۸ صفحہ ۳۱۲ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۹ صفحہ ۶۶ یہی مقدمہ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳۳ صفحہ ۷۹۴۔ (۳) پنجاب ریکارڈ نمبر ۱۱۹ سنہ ۱۹۱۲ء بحوالہ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳۳ صفحہ ۷۹۴ و پنجاب لارپورٹر نمبر ۴۷ سنہ ۱۹۱۱ء و نمبر ۵۰ پنجاب لارپورٹر سنہ ۱۹۱۱ء و نمبر ۱ سنہ ۱۹۱۱ء پنجاب ریکارڈ۔

واقعہ ہوئی ہوا ور جس سے تجویز مقدمہ پر اثر پہونچتا موجبات اپیل میں بطور وجہ کے لکھی جاسکتی ہے۔

ہندوستان میں کوئی قانون ایسا نہیں ہے جس کی رو سے یہ حکم ہو کہ ہر حکم دوران مقدمہ کا اپیل ہو اور اگر اپیل نہ کیا جائے تو اوس حکم کی نسبت کچھ اعتراض نہیں ہوسکتا اسلیئے وہ فائدہ جو ہر حکم کے اپیل سے حاصل ہوسکتا تہا وہ بعد صدور ڈگری کے اس طرح حاصل ہوسکتا ہے جو دفعہ ہذا میں مذکور ہے۔ مہاراجہ مہیشر سنگہ بنام گورنمنٹ بنگال (۱) اور یہ بہی تجویز ہوئی کہ گو کہ وہ حکم قابل اپیل نہو تاہم جس فریق کو اوس سے مضرت پہونچی وہ اوس اپیل میں جو ڈگری کی ناراضی سے اعتراض کرسکتا ہے چنانچہ ایک درمیانی ڈگری سود کی نسبت صادر ہوئی تہی اور بعد صدور ڈگری اصل مقدمہ کے اوس ڈگری کی ناراضی سے اپیل کیا گیا اوس میں اپیلانٹ کو سود کی ڈگری کی نسبت اعتراض کرنے کی اجازت دی گئی (۲) اسی طرح حکم تقرر ثالثان (۳) اور حکم منظوری اپیل بعد انقضائے میعاد (۴) اور حکم منظوری تجویز ثانی کی نسبت (۵) اپیل بناراضی ڈگری میں اعتراض کرنے کی اجازت ہوئی ایک مقدمہ میں یہ تجویز ہوئی کہ عدالت ماتحت کا حکم مقدمہ کے دوبارہ قائم کرنے کا قابل اپیل نہیں ہے اور ہائی کورٹ اپیل دوم صرف بموجب آرڈر ۴۳ رول ۱ یا بحسب دفعہ ہذا ہوسکتا ہے (۶) جو حکم بروئے آرڈر ۳۷ رول ۴ صادر ہو جسکے بموجب ایک ڈگری کے تنسیخ سے انکار کیا جائے اوسکا اپیل ہوسکتا ہے (۷) حکم جو حاکم اجلاس فرمانے بہ صیغہ ابتدائی ہائی کورٹ صادر فرمایا قابل اپیل ہے (۸) حکم حسب آرڈر ۱ رول ۹ مشعر ادخال ثانی اپیل جو حسب آرڈر ۴۱ رول ۱۷ بوجہ عدم پیروی ڈسمس کیا گیا ہو قابل اپیل نہیں ہے اور وہ ایسا حکم ہے کہ جو تجویز مقدمہ پر موثر ہو اور وہ یادداشت اپیل میں جو ڈگری نالش سے پیدا ہوا ہو بطور ایک وجہ ناراضی کے حسب معنی دفعہ ہذا بیان نہیں کیا جاسکتا۔ (۹)

حالات جن کی موجودگی میں حکم مصدرہ بدوران نالش مذکور میں جو ڈگری صادر ہوا اوس کی ناراضی سے

(۱) مورز انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۳۰۲ و ۳۰۳۔ (۲) مورز انڈین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۴ و صفحہ ۳۴۰ و جلد ۲ صفحہ ۱۵۷ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۲۲۵۔ (۳) مورز انڈین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۴۔

(۴) ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۱۷۸۔ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۱۸۳ و جلد ۲۰ صفحہ ۸۴۔

(۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۱۱۔ (۷) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۴۴۔

(۸) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۵۵۵ یہی مقدمہ مدراس لا جرنل جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۶۔

(۹) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۳۶ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۲۶۴۔

دایر شدہ اپیل میں اعتراض کیا جاسکتا ہے (۱) حکم جو حسب آرڈر ۹ رول ۱۳ مشعر منسوخی ڈگری یکطرفہ صادر کیا گیا ہو ایسا حکم نہیں ہے جو فیصلہ مقدمہ پر یعنی مقدمہ پر بلحاظ روئداد کے مؤثر ہو۔ لہذا غلطی مشمولہ حکم مذکور بطور عذر کے اپیل بنا راضی ڈگری مصدرہ نالش میں حسب احکام دفعہ ہذا کے پیش نہیں کیجا سکتی (۲) دفعہ ہذا کے رو سے عدالت کو اختیار ہے کہ جب کوئی اپیل بنا راضی ڈگری پیش ہو تو جو حجت نسبت غلطی یا سقم یا بیضابطگی کسی حکم کے جو مقدمہ کی تجویز پر مؤثر ہو پیش ہو اوس کا فیصلہ کرے گو اپیل بنا راضی حکم مذکور کے ہو سکتا ہو مگر نہ کیا گیا ہو (۳) حسب دفعہ ہذا اوس کی نسبت اوس وقت عذر ہو سکتا ہے کہ جب ڈگری کا اپیل کیا جاوے اور کہ اپیل میں جملہ اون احکام کی نسبت عذر ہو سکتا ہے جو عدالتیں باختیارات ابتدائی اپیل صادر کریں (۴) حکم جو برطبق ہدایات مزید کے صادر کیا گیا تھا بموجب آرڈر ۴۱ مجموعہ ہذا کے قابل اپیل نہ تھا لہذا وہ آخر جزو دفعہ ہذا میں داخل تھا اور کوئی غلطی جو اوس میں ہو بربنائے اپیل بنا راضی ڈگری قطعی ہو سکتی ہے (۵) کوئی اپیل دوم ہائی کورٹ میں اوس حکم کی ناراضی سے نہیں ہو سکتا جس کے رو سے ایک فیصلہ کی نظر ثانی کی اجازت دی گئی ہو (۶) گو آرائے پریوی کونسل بمقدمہ مہیشر سنگہ بنام بنگال گورنمنٹ (۷) اس قدر وسیع ہے کہ اوس کے اندر اپیل حکم واپسی مقدمہ کا آجاتا ہے تاہم کمیٹی کے نزدیک شائد وہ احکام صاحبان پریوی کونسل کی مدنظر نہ تھے جب صاحبان موصوف نے اس بات کو ناجائز ٹھہرایا کہ اگر شخص ضرر رسیدہ حکم درمیانی کا اپیل نہ کرے تو اوس کا حق عذرداری نسبت اوس حکم درمیانی کے جاتا رہیگا کہ جب ڈگری کی ناراضی سے اپیل رجوع کرے کمیٹی کی رائے میں بسبب توقف اور مصارف کے اپیل حکم واپسی مقدمہ کو صورت خاص سمجھنے اور اپیلانٹ کو بصیغہ اپیل عذرداری کرنے سے باز رکھنے کے واسطے معقول وجوہ ہیں کہ جو عذرداری بطریق اپیل حکم واپسی مقدمہ کے

---

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۱۹ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۵ء صفحہ ۱۳۴ (اجلاس کامل)۔

(۲) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۹ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۲۸۰۔

(۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۴۴ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۷ء صفحہ ۸۹ بحوالہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۸۱۔ (۴) پنجاب ریکارڈ نمبر ۸۳ سنہ ۱۸۹۴ء۔

(۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۳۰۳ یہی مقدمہ بمبئی لا رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۶۴۹۔ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۳۰۹۔ (۷) ہفتہ وار انڈین اپیل جلد ۳۵ صفحہ ۲۸۱۔

کرسکتا ۔ کمیٹی نے لفظ "ایسا" کہ جس کے سبب سے دشواری پیدا ہوتی ہے نکال دیا ہے (۱)

اپیل حکم ڈگری ہوسکتا ہے یا نہیں بہی ہوسکتا (ملاحظہ ہو دفعہ ۲ مجموعہ ہذا) اگر ڈگری ہو تو قابل اپیل ہے ۔ اگر ڈگری نہیں ہے تو زیر دفعہ ۱۰۴ ایا آرڈر ۴۳ قاعدہ ۱ قابل اپیل ہوسکتا ہے یا نہیں ہوسکتا ۔ اگر قابل اپیل ہو ۔ لیکن اپیل نہ کیا گیا ہو تاہم زیر دفعہ ہذا جبکہ ڈگری کا اپیل کیا جائے تو اس میں اس کی بابت اعتراض کیا جاسکتا ہے ۔ لیکن حکم والیسی کی نارضی سے اگر اپیل نہ کیا گیا ہو تو بعد میں اُس کی صحت کی بابت اعتراض نہیں کیا جاسکتا ۔ (۲)

حق اپیل بلحاظ نظائر مدعا علیہ کو حق اپیل باوجودا سکے حاصل ہے کہ نالش بمقابلہ اوس کے ڈسمس کی گئی بشرطیکہ اوس کو ڈگری سے نقصان پہونچا ہو یہ امر کہ آیا کسی فریق کو ڈگری سے نقصان پہونچا ایک امر واقعاتی ہے جس کی تجویز ہر مقدمہ میں مطابق اوس کے خاص حالات کے ہونی چاہیئے حکم حسب آرڈر ۹ رول ۱۳ مشعر منسوخی ڈگری یک طرفہ ایک ایسا حکم نہیں ہے جس کا اثر فیصلہ مقدمہ پر بلحاظ روئداد کے ہو اور وہ داخل منشاء دفعہ ہذا ہو اس امر سے کہ حکم مذکور بر طبق درخواست ایسے شخص کے صادر ہوا کہ جس کے مقابلہ میں نالش ڈسمس کی گئی تھی کوئی فرق نہیں آتا کیونکہ اثر حکم کا وہی رہتا ہے یعنے محض سماعت مکرر بر بنائے روئداد کی جاتی ہے ۔ (۳) حکم قرقی بجرم تحقیر ایک حکم باستعمال اختیار سماعت دیوانی ہائی کورٹ کے نہیں ہے اور بدیں وجہ داخل دفعہ ہذا کے نہیں ہے (۴) چار رسپانڈنٹان (مدعیان) عدالت اپیل ماتحت میں سے ایک شخص فوت ہوا اور کوئی درخواست واسطے مسل میں درج کیے جانے نام قائم مقام قانونی کے اندر چھ ماہ کے پیش نہیں کیگئی اور اوس درخواست میں آخر کار پیش کی گئی غلط شخص کا نام بطور قائم مقام قانونی کے درج کیا گیا ۔ تجویز ہوئی کہ جس میں استحقاق اپیل محض رسپانڈنٹان باقیماندہ کے خلاف نہیں ہے بلکہ خلاف رسپانڈنٹان کے و قائم مقامان اوس رسپانڈنٹ کے جو فوت ہوگیا ہے مناسب حکم یہ تہا کہ اپیل کے ساقط ہونے کی ہدایت حسب دفعہ ہذا کے کی جاتی (۵)

اپیل حکم درمیانی ایک درخواست درمیانی جو مدعی نے ایک نالش میں بغرض ترمیم اپنی عرضی دعوے

(۱) موزز انڈین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۲۴ و ۱۳۴ ۔ اور موزز انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۷ ۔ (۲) ضمن ۲ دفعہ ہذا و انڈین لار پورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۳۱۸ و مدراس لاٹمیس جلد ۵ صفحہ ۷۰ و انڈین کیسز جلد ۴ صفحہ ۵۲۵ ۔ (۳) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۸۴ (۴) انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۵ ۔ (۵) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰[illegible] صفحہ ۱۳۶ یہی مقدمہ انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۴۳ ۔

کے دی تہی نامنظور ہوئی اور اوس کی نالش صرف جزواً بابت اوس کے دعوے کے ڈگری ہوئی۔ اوس کے اپیل نالش مذکور میں: تنہا انکار ترمیم کی ہدایت تہی۔ تجویز ہوئی کہ یہ اپیل میں خلاف ڈگری نالش مذکور کے حسب منشاء دفعہ ہذا ہدایت تہی گو صرف وجہ اپیل کی غلط فیصلہ بہ تعلق حکم درمیانی کے تہا (۱) ایک درخواست واسطے اجازت اپیل بحضور پریوی کونسل بحضور شہنشاہ معظم اجلاس کونسل بنا راضی حکم ہائی کورٹ کے پیش کی گئی جو مشعر منسوخی ڈگری عدالت ماتحت بربنائے امر ابتدائی و واپسی مقدمہ واسطے تجویز روئدادی کے تہی۔ تجویز ہوئی کہ حکم مذکور ایک حکم درمیانی تہا اور اس وجہ سے درخواست استجازت اپیل بحضور شہنشاہ معظم اجلاس کونسل قابل پذیرائی نہیں ہے حکم واپسی مقدمہ ڈگری یا حکم قطعی حسب منشاء دفعہ ۱۰۹ کے نہیں ہے دفعہ ہذا متعلق اپیل پریوی کونسل کے بلحاظ عبارت دفعہ ۱۱۰ کے نہیں ہے (۲) بموجب آرڈر ۴۳ رول ۱ دفعہ ہذا کوئی اپیل از روئے دفعہ ۱۰ فرمان شاہی ہائی کورٹ ممالک مغربی وشمالی بنا راضی حکم مصدورہ حاکم واحد مشعر نامنظوری درخواست اجازت اپیل بصیغہ مفلسی کے نہیں ہو سکتا۔ (۳) بصورت حکم درمیانی کے جس کی ناراضی سے فوراً اپیل نہیں ہو سکتا چارہ جوئی حسب دفعہ ہذا بذریعہ عذرداری کے اوس اپیل میں جو بنا راضی ڈگری آخر کیا جاوے ہو سکتی ہے اور نہ بذریعہ درخواست نظر ثانی کے (۴) جبکہ اپیل ظاہراً بنا راضی ڈگری مصدورہ نالش کے دائر کیا گیا ہو اور وجوہات اپیل محض نسبت ایک حکم درمیانی مصدورہ نالش تحریر کئے گئے ہوں تو اپیل نہیں ہو سکتا (۵) درخواست حسب دفعہ ۱۱۵ بصورت ایسے احکام درمیانی کے مسموع نہیں کی جا سکتی جبکی ناراضی سے گو اپیل نہیں ہو سکتا لیکن جن کی بابت دفعہ ہذا میں چارہ کار دیا گیا ہے کہ جس میں یہ حکم ہے کہ بر طبق اپیل بنا راضی ڈگری قطعی کے اون کی نسبت اعتراض کیا جا سکتا ہے دفعہ ہذا میں کوئی ایسے الفاظ نہیں ہیں کہ جن سے حق اعتراض کرنے کا نسبت ایسے احکام کے جو موثر فیصلہ مقدمہ سے متعلق ہوں اون کی نسبت اعتراض کیا جاوے (۶)۔

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴۳ صفحہ ۲۲۸۔ (۲) الہ آباد لا جرنل جلد ۸ صفحہ ۱۹۲۔ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۳ صفحہ ۳۹۱ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۹ صفحہ ۹۳۲۔

(۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۳۷۵ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۹ء صفحہ ۷۰۔

(۴) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۹ء صفحہ ۲۱۰ (۵) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۰ء صفحہ ۹۱ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۳۶۶۔ (۶) الہ آباد لا جرنل جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۰ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۴ صفحہ ۵۹۲۔ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۱۲ صفحہ ۱۔

(کسی حکم کے) سے مراد حکم مصدرہ زیر دفعہ مجموعہ ہذا ہے (۱)

اپیل بنارا ضی حکم واپسی مقدمہ — جبکہ کہ نالش عدالت مرافعہ اولی نے مطابق حکم واپسی حسب آرڈر ۴۱ رول ۲۳ فیصل کی تو منع اس کا نہیں ہے کہ اپیل بنارا ضی حکم واپسی کی جائے یا اپیل مذکور کی سماعت ہو (۲)

نالش عدالت منصفی میں کیگئی اور وہ سپرد ثالثی ہوئی اور مطابق فیصلہ ثالثی سے ڈگری صادر ہوئی بطریق اپیل بوجہ بداعمالی ثالثان کے فیصلہ ناجائز قرار پایا اور مقدمہ حسب آرڈر ۴۱ رول ۲۳ واسطے تجویز روئیدادی کے واپس کیا گیا عدالت مرافعہ اولی نے مقدمہ کو فیصل کیا اور اوس فیصلہ سے عدالت ماتحت اپیل میں اپیل کیا گیا اور اب روبرو عدالت ہذا کے اپیل دوم پیش نالش عدالت اپیل سے ڈسمس ہوئی مگر اوس فیصلہ کی نسبت یادداشت اپیل میں کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ اعتراض اوس تجویز کی نسبت ہے جس کی روسے مقدمہ واپس کیا گیا تھا - از روئے دفعہ ہذا کسی فریق کو یہ اختیار نہیں دیا گیا ہے کہ قانون حد سماعت سے بموجب اوس دفعہ کے اپیل کر کے میعاد سماعت سے محفوظ رہے حالانکہ اپیل میں اعتراض صرف نسبت اوس حکم کے کیا گیا ہو جو حسب آرڈر ۴۱ رول ۲۳ صادر ہوا تھا (۳)

اعتراض نسبت واپسی مقدمہ — گو کوئی اپیل آرڈر ۴۳ رول ۱ بنارا ضی حکم واپسی مقدمہ حسب آرڈر ۴۱ رول ۲۳ کے نہ کیا گیا ہو تاہم نسبت صحیح ہونے حکم واپسی کے اپیل دوم میں جو بنارا ضی ڈگری قطعی مصدورہ مقدمہ کے دائر کیا گیا ہو اعتراض کیا جا سکتا ہے یہ ضروری نہیں ہے کہ اپیلانٹ دیگر وجوہ سے بھی اپیل کرے اپیل بنارا ضی ڈگری آخر محض اس بناپر ہو سکتا ہے کہ حکم واپسی خلاف قانون تھا (۴) مقدمہ ہذا میں یہ بحث تھی کہ آیا حکم واپسی مقدمہ کا حسب آرڈر ۴۱ رول ۲۳ - اُس صورت میں نہیں ہو سکتا ہے جب عدالت مرافعہ اولی نے امر تمہیدی

(۱) شرح مجموعہ ضابطہ دیوانی سید امیر علی صاحب (۲) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۸ء صفحہ ۹ یہی مقدمہ الہ آباد لاجرنل جلد ۵ صفحہ ۴۴۷ (اجلاس کامل) بتقلید ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۱ء صفحہ ۲۸ بمنسوخی انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۵۹۲ بحوالہ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۱ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۸ صفحہ ۱۹ بر اختلاف انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۱۰۲۳ (۳) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۹ء صفحہ ۱۳۶ و پنجاب ریکارڈ نمبر ۵ سنہ ۱۹۱۱ء و پنجاب لارپورٹر نمبر ۲۱۰ سنہ ۱۹۱۱ء و پنجاب ویکلی رپورٹر نمبر ۳۷ سنہ ۱۹۱۱ء (۴) اودھ کیسنر جلد ۹ صفحہ ۸۰ +

پر فیصلہ نہ کیا ہو بلکہ مقدمہ میں جملہ امور تنقیح طلب پر اپنی رائے ظاہر کی ہو اور اگر وہ مقدمہ اسطرح عدالت اپیل سے واپس کیا جائے تو کارروائی مابعد کا کیا اثر ہے - تجویز ہوئی کہ بلحاظ احکام آرڈر ۴۱ رول ۲۳ کے صرف اُس صورت میں عدالت اپیل مقدمہ واسطے تجویز جدید کے باز بہ نمبر سابق واپس کرسکتی ہے اگر مقدمہ واسطے تجویز رویدادی کے واپس ہوا ہے تو وہ حکم خلاف قانون ہے[1] تاوقتیکہ ایسا اعتراض یادداشت اپیل میں اختیار نہ کیا جاوے - اپیلانٹ مجاز نہیں ہے کہ بوقت سماعت اپیل جو بنا راضی ڈگری ہے حکم واپسی کے جواز کی نسبت جو پہلے سے مقدمہ میں حسب آرڈر ۴۳ رول ۲۳ صادر کیا گیا ہے اعتراض کرے (۲)

غلطی یا سقم یا بے ضابطگی اُن غلطیوں یا سقم یا بے ضابطگیوں سے مقصود ہے جو ضابطہ یا قانون کی نہ ہوں نہ کہ امور واقعاتی کی (۳) اور اُن سے مقدمہ کے فیصلہ صحیح پر اثر پڑتا ہو (۴)

مقدمہ کی تجویز پر موثر ہو سے مراد ہے کہ بلحاظ رویداد مقدمہ کے فیصلہ مقدمہ پر موثر ہو (۵) لہذا حکم منسوخی ڈگری یکطرفہ ایسا حکم نہیں جو فیصلہ مقدمہ پر موثر ہو (۶) اور نہ حکم باز ادخال اپیل جو کہ عدم پیروی میں خارج کیا گیا ہو (۷) اور نہ حکم اجازت ارجاع نالش بصیغہ مفلسی (۸)

غلطی جو مقدمہ کے فیصلہ پر موثر ہو نیز ملاحظہ ہو پنجاب ریکارڈ نمبر ۱۳۴ سنہ ۱۸۸۶ء و نمبر ۹۴ سنہ ۱۸۹۳ء -

اختیار سماعت ایک ڈگری یکطرفہ بمقابلہ ایک مدعاعلیہ کے برطبق اپیل بقیہ مدعاعلیہم کے جو حاضر ہوئے تھے بحال رکھی گئی برطبق درخواست اوس مدعاعلیہ کے جو حاضر نہیں ہوا تھا عدالت مرافعہ اولی نے ڈگری منسوخ کی - تجویز ہوئی کہ عدالت نے خلاف اختیار عمل کیا عدالت اپیل اوس وقت اوس کو منسوخ کرسکتی تھی جب اپیل بنا راضی ڈگری قطعی کے کیا گیا تھا احکام دفعہ ہذا ایسے احکام ہیں جن کے صادر کرنے کا عدالت کو اختیار ہو لیکن اون کے صادر کرنے میں عدالت نے غلطی یا بیضابطگی کی ہو (۹)

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۱۰۱ - یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۸۸ (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۱۱۹ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۰۰ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۷ صفحہ ۱۶۲ و ۱۸۷ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۹۸۱ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۲۸۰ و جلد ۴ صفحہ ۴۶۴ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۹۸۱ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۶۴ و جلد ۲۵ صفحہ ۲۸۰ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۷ صفحہ ۱۶۲ و ۱۸۷ - (۶) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۹ صفحہ ۵۸ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۲۰۱ و کلکتہ لاجرنل جلد ۱ صفحہ ۲۷ (۷) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۶۴ (۸) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۳۶۴ (۹) الہ آباد لاجرنل جلد ۷ صفحہ ۵۹۸ -

حکم عدالت بلا اختیار — دفعہ ہذا ایسے احکام سے متعلق ہے جس کے کرنے کا عدالت کو اختیار ہو لیکن جس کے کرنے میں عدالت نے غلطی یا بے ضابطگی کی ہو دفعہ مذکور ایسے احکام سے متعلق نہیں ہے جو عدالت نے بلا اختیار صادر کئے ہوں (۱) احکام محولہ دفعہ ہذا ایسے احکام میں جن کے صادر کرنے کا عدالت کو اختیار رہو لیکن اون کے صادر کرنے میں عدالت نے غلطی یا بیضابطگی کی ہو۔ جب ڈگری ابتدآ جو عدالت مرافع اولی نے صادر کی ہو برطبق اپیل کے بحال رکھی گئی ہو تو ڈگری عدالت اپیل ڈگری مقدمہ ہو جاتی ہے اور عدالت مرافع اولی کو کوئی اختیار سماعت درخواست واسطے منسوخی ڈگری مذکور کے نہیں رہتا (۲)

اپیل کس عدالتمیں سُنا جائے گا۔ — **دفعہ ۱۰۶۔** اگر اپیل کسی حکم کا جائز ہو تو وہ اُس عدالت میں سُنا جائیگا جس میں اپیل بنا راضی ڈگری مقدرہ اُس مقدمہ کے سنا یا جاتا جس مقدمہ کی بابت وہ حکم صادر ہوا ہو۔ یا اگر ایسا حکم کسی عدالت نے (جو ہائیکورٹ ہو) بہ تعمیل اختیار سماعت اپیل کے صادر کیا ہو تو ہائی کورٹ میں دائر ہوگا *

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۵۸۹ - ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء کے ہے *

اختیار سماعت — جب عدالت اپیل ماتحت نے حکم واپسی عرضیدعوی کا حسب آرڈر ۷ رول ۱۰ بوجہ اختیار عطیہ دفعہ ۷۔ اسکے صادر کیا گیا ہو تو ہائی کورٹ میں اپیل حسب دفعہ ہذا ہو سکتا ہے (۳) حکم عدالت اپیل مشعر واپسی عرضیدعوی بغرض پیش کرنے بعدالت مناسب ایک ڈگری نہیں ہوتا بلکہ ایک حکم ہوتا ہے جس کی ناراضی سے اپیل ہو سکتا ہے (۴) ایسا حکم جو برطبق اپیل بناراضی ڈگری مصدورہ نالش ابتدائی از قسم قابل سماعت عدالتہائے مطالبہ خفیفہ کے حسب آرڈر ۴۱ رول ۲۳ مشعر واپسی مقدمہ جہت تصفیہ جدید کے صادر ہو قابل اپیل ہے (۵) ایک نالش میں مالیت شے منشار نالش پانچہزار سے زیادہ تھی مدعی نے درخواست اجرائے ڈگری پیش کی مدعاعلیہ نے درخواست قرار دیئے جانے دیوالیہ

---

(۱) الہ آباد لاجرنل جلد ۷ صفحہ ۶۷۵ - (۲) الہ آباد لاجرنل جلد ۷ صفحہ ۵۹۸
(۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۷۵ بمبئی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۴۳
(۴) پنجاب ریکارڈ نمبر ۵۹ ۱۸۹۹ء بہ پیروی انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۷۵
و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۲۳۴ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد
جلد ۳ صفحہ ۱۸ *

کی پیشی کی جج ماتحت درجہ اول نے درخواست کو نامنظور کیا بنا راضی اس حکم کے ہائیکورٹ میں اپیل کیا گیا تجویز ہوئی کہ اپیل ڈسمس کیا جاتا ہے یادداشت اپیل عدالت مناسب میں پیش کیجائے حسب آرڈر ۴۳ رول ۱ ضمن (الف) و دفعہ ہذا کے عدالت ضلع میں اپیل دائر ہونا چاہیے (۱)

اپیل بنا راضی حکم دیوالہ مصدرہ زیر دفعہ ۳۵۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی سابق منجانب عدالت مطالبہ خفیفہ باختیارات سبارڈینیٹ جج صاحب جج ضلع کے پاس ہو سکتا ہے نہ کہ ہائی کورٹ میں (۲)

نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۴۷۷ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۵۲۳ و جلد ۷ صفحہ ۶۸۰۔

احکام عام متعلق اپیل

اختیارات عدالت اپیل

دفعہ ۱۰۷ - (۱) بملحوظی شرائط و ضوابط مقررہ عدالت اپیل کو اختیار ہوگا کہ

(الف) مقدمہ کو قطعی طور پر فیصل کر دے۔

(ب) عدالت ماتحت میں واپس بھیجے۔

(ج) امور تنقیح طلب مرتب کر کے واسطے تجویز کے ارسال کرے

(د) مزید شہادت لے یا لینے کا حکم دے۔

(۲) بملحوظی شرائط مذکورہ بالا عدالت اپیل کو وہی اختیارات حاصل ہوں گے اور حتی المقدور وہی خدمات انجام دینے پڑیں گے جو اس مجموعہ کی رو سے عدالتہائے سماعت ابتدائی کو اُن مقدمات میں حاصل ہیں جو اُن میں دائر ہوں۔

ضمن (۱) دفعہ ہذا جدید ہے اور ضمن (۲) بجائے دفعہ ۵۸۲ - ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء ہوگئے ہے۔

اختیارات — چونکہ اپیل اصل نالش کا ایک تسلسل ہے۔ اس لئے اختیارات و فرائض ہر دو عدالتہائے کے زیادہ تر یکساں ہونے چاہئیں۔ لفظ "اختیارات" "اختیار سماعت" کے معنوں میں استعمال نہیں کیا گیا بلکہ اس سے ایسے اختیارات مقصود ہیں جیسے کہ التواء منظور کرنا۔ فریقین و اُنکے وکلاء کا اظہار لینا خرچہ دلانا وغیرہ وغیرہ (۳) یا دست برداری کی اجازت دینا (۴) دعاوی کے

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۷ صفحہ ۹۰ (پی) مقدمہ بمبئی لا رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۵۹۱ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۳ صفحہ ۵۶

(۳) بنگال لا رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۱۵۵ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۸۲۔

اشتمال بیجا کو الگ الگ کر دینا (۱) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۹۷ - عدالت اپیل فریقین کی رضامندی سے مقدمہ یا اپیل کو ثالثوں کے سپرد کر سکتی ہے (۲) تحقیقات مقامی کا حکم دیسکتی ہے۔ مگر وہ جج جس نے مقدمہ فیصلہ کیا ہے کمیشن مقرر نہ کیا جائے گا (۳) امین کو طلب کر کے اس کا اظہار لے سکتی ہے (۴) رسپانڈنٹ ایزاد کر سکتی ہے (۵) یا کوئی فریق ایزاد کر سکتی ہے اپیل کی میعاد کے بعد بھی (۶) یادداشت اپیل پر اسٹامپ پورا کرا سکتی ہے (۷) ترمیم دعوےٰ کی اجازت دیسکتی ہے (۸) مگر اپیل ڈگری یکطرفہ میں جج مقدمہ کے اسقدر پیچھے نہیں جاسکتا۔ کہ جو وجوہ بنا ر اپیل ہوں اس کے متعلق کل مقدمہ کھولدے (۹) یا عرضید عوےٰ کے ایسی ترمیم کی اجازت دیدے جس سے نوعیت مقدمہ تبدیل ہو جائے (۱۰) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۹۹۷ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۳ - اپیل کو ساقط قرار دیسکتی ہے (۱۱) جبکہ غلطی سے کسی فریق کا نام درج کیا گیا ہو۔ تو اس کی بجائے دوسرے کا نام قایم کر سکتی ہے (۱۲) مدعی متوفی کی جائداد کے خلاف خرچہ کا حکم دیسکتی ہے (۱۳) حکم زیر قاعدہ ۱۳ - آرڈر ۹ صادر کر سکتی ہے (۱۴) جائز قائم مقامان اپیلانٹ متوفی کو ایزاد کر سکتی ہے (۱۵) عرضید عوےٰ یا یادداشت اپیل واپس دیسکتی ہے (۱۶) لیکن مدعی اپنی مرضی سے

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۱۰۹ و نمبر ۵۹ سنہ ۱۸۹۹ء و نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۹۸ء پنجاب ریکارڈ - ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۱۱ و ۱۳۱ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۰۷ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۷۰ و نمبر ۲۹ سنہ ۱۸۹۱ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۷ (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۳۰ (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۲۴۲ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۳۷۶ و نمبر ۸ سنہ ۱۹۰۷ء پنجاب ریکارڈ (۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۰۷ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۲۹ (۷) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۵۲۸ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۸۷ (۸) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۵ صفحہ ۲۷۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۵۱۶ و ص ۱۵ و نمبر ۳ سنہ ۱۸۸۶ء و نمبر ۱۳۳ سنہ ۱۸۸۸ء و نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۸۶ء و نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۵ء پنجاب ریکارڈ (۹) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۵ (۱۰) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۳ (۱۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۵۹۷ و بمبئی لارپورٹر جلد ۴ صفحہ ۳۲۵ و مدراس لاجرنل جلد ۲ صفحہ ۷۱ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۹۹۴ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۲۰۳ و جلد ۲۷ صفحہ ۷۸۴ و جلد ۳ صفحہ ۸۰۷ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۲۲ و جلد ۲ صفحہ ۲۷ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۷۱ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۸۰۷ پریوی کونسل و انڈین لارپورٹ جلد ۳۱ صفحہ ۱۷ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۴۴ و الہ آباد لاجرنل جلد ۱ صفحہ ۴۵ ا و مدراس لاجرنل جلد ۴ صفحہ ۱۴۷ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۷۰ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۱۱ صفحہ ۵۰ و کلکتہ لاجرنل جلد ۵ صفحہ ۳۹۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۵۰ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۵۲۹ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۳ و ۲۳۵ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۰۲ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۵۳۵ الہ آباد لاجرنل جلد ۴ صفحہ ۳۹۷ و ویکلی نوٹس سنہ ۱۹۰۷ء صفحہ ۵۵ (۱۲) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۴ صفحہ ۵۸ و ۶۲ (۱۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۴۴ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۶۵ (۱۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۵۳۵ (۱۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۸۱۴ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۳۸ (۱۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۱۷۴ و ۱۷۶ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۲۲ و جلاس کامل +

واپس نہیں لے سکتا (۱) فریقین ایزاد کرسکتی ہے (۲) اپیلدوم میں مدعی رسپانڈنٹ ایزاد کرسکتی ہے (۳) بعد حکم واپسی نابالغ کا ولی دوران مقدمہ کرسکتی ہے (۴) جبکہ ازروئے صلحنامہ جائز کے تصفیہ اپیل ہوا ہو تو عدالت حسب دفعہ ہذا صلحنامہ کو شامل مسل کرکے ڈگری مطابق اوسکے صادر کرسکتی ہے (۵) اور ترمیم عرضیدعوی کی اجازت دیسکتی ہے (۶) مسل طلب کرسکتی ہے اور حکم مشعر ڈسمس اپیل صادر کرسکتی ہے (۷) نیز صاحب جٹس نے ایک مقدمہ میں یہ تجویز کی تھی کہ عدالت اپیل کو وہی اختیارات مقدمات اپیل حاصل ہیں جو عدالت ابتدائی کو مقدمات ابتدائی میں دیئے گئے ہیں لیکن وہ اُس حالت میں متعلق نہیں ہیں جبکہ معاملہ جو عدالت کے سامنے ہو واقعی اپیل نہ ہو (۸) ایک مقدمہ میں (۹) کو جج صاحب چیف جٹس نے بحوالہ فیصلہ پریوی کونسل (۱۰) اپیل میں ترمیم عرضیدعوی کی اجازت دی اور اُسی اصول پر یہ بھی تجویز ہوئی کہ اپیل میں اُمور تنقیح طلب کے ترمیم ہوسکتی ہے (۱۱) جب عدالت اپیل یہ تجویز کرے کہ عدالت ابتدائی کو اختیار سماعت نہ تھا تو عرضیدعوی بغرض پیش کرنے عدالت مجاز کے واپس کرنا چاہیئے (۱۲) عدالت اپیل کو باختیار مجدد و اُ ارجاع نالش کی اجازت دست برداری نہ دینی چاہیئے یہ ایسی حالت میں ہے جبکہ سماعت شروع ہوئی ہو (۱۳) لیکن جب سماعت شروع ہوئی تو دست برداری کی اجازت دیجاسکتی ہے (۱۴)

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۹ صفحہ ۱۳۰۸ و بمبئی لارپورٹر جلد ۶ صفحہ ۵۳۳ (۲) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۸ صفحہ ۴۴ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۸۷ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۲۲۷ (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۴۹۸ (۴) نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۹۹ء پ (۵) اودھ کیسنر جلد ۵ صفحہ ۹۴ (۶) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۷۲ (۷) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۷ء صفحہ ۶۳ بحوالہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۳ء صفحہ ۱۱۵ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۳ء صفحہ ۱۱۵ (۸) ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۰ (۹) بنگال لارپورٹ جلد ۹ صفحہ ۴۱۴ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۸ صفحہ ۴۲۴ (۱۰) مورز انڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۴۶۸ (۱۱) ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۲۵۴ (۱۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۳۸ (۱۳) مدراس ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۳۰۲ و ۳۶۹ (۱۴) ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۳۲۸ و جلد ۱۴ صفحہ ۲۱۰ و جلد ۲۳ صفحہ ۲۲۹ ⁂

نیز ملاحظہ ہو۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۴۵۲ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۴۲ و جلد ۷ صفحہ ۹۹ و جلد ۱۴ صفحہ ۲۲۶ و جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۴ و جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۹ و جلد ۱۵ صفحہ ۲۶۷ و جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۴ و جلد ۱۸ صفحہ ۲۸۵ و جلد ۱۰ صفحہ ۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۷۵ و جلد ۱۲ صفحہ ۵۹۰ و جلد ۳۴ صفحہ ۱۰۳۷ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۴۳ و جلد ۵ صفحہ ۲۷۳ جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۶ و ۱۰۳۰ و کلکتہ لا جرنل جلد ۶ صفحہ ۲۹۸۔

(اجلاس کامل) جو کہ زیر دفعہ ۵۸۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی سابق کی رو سے ہوئے ہیں۔

ضابطہ اُن اپیلوں میں جو ڈگریات و احکام اپیل کی ناراضی سے دائر کیجائیں

دفعہ ۱۰۸۔ احکام اس حصہ کے جو اُن اپیلوں سے متعلق ہیں جو ڈگریات ابتدائی کی ناراضی سے دائر کیجائیں۔ جہاں تک ممکن ہو گا ذیل کے اپیلوں سے بھی متعلق ہوں گے۔ یعنے

(الف) اپیل ثانی سے۔

(ب) اور اُن احکام کے اپیل سے جو مجموعہ ہذا کی رو سے صادر ہوں یا کسی ایسی قانون خاص یا مختص المقام کی رو سے صادر ہوں جسمیں کوئی مختلف ضابطہ مقرر نہ ہو۔

دفعہ ہذا بجائے دفعات ۵۸۷ و ۵۹۰۔ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

دفعہ ہذا کو دفعہ ۱۰۷ اور آرڈر ۲۲ قاعدہ ۱ کے ساتھ پڑھا جاسکتا ہے (۱)

دفعہ ہذا میں منشا حصہ ۷ جسمیں کارروائی صیغہ اپیل ابتدائی اور اختیارات عدالت اپیل ابتدائی بیان ہوئے ہیں اپیل دوم اور اختیارات عدالت اپیل دوم سے متعلق کئے گئے ہیں اپیل دوم میں عدالت اپیل کو بازنمبر سابق واپس کرنے کا اختیار ہے (۲) اور یہ بھی اختیار ہے کہ کسی امر تنقیح طلب پر عدالت ماتحت کو فیصلہ صادر کرنے کا حکم دے (۳) مقاصد حصہ ۷ کے متعلق کرنے کی غرض یہ ہے کہ جب سوال اپیل منظور ہو کر داخل رجسٹر ہو جائے تو بعد کی کارروائیوں میں حصہ مذکور متعلق ہو گا لیکن اپیل کے منظور اور داخل رجسٹر ہونے کی کارروائی میں حصہ مذکور متعلق نہیں ہے اور دفعہ ہذا کی رو سے وہ کارروائی جو اپیل مجموعہ ہذا کے واسطے مقرر ہے اون اپیلوں سے ہی متعلق قرار دیگئی ہے جو بموجب کسی قانون مختص الامر یا مختص المقام کی رو سے دائر ہوں اور اوس قانون میں کوئی خاص ضابطہ کارروائی کا مقرر نہ ہو۔

(۱) کلکتہ لا جرنل جلد ۲ صفحہ ۶۰۲ (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۲۲۸ (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۵۲۔

جو ضابطہ نسبت مقدمات اپیل بنا راضی احکام حسب احکام مجموعہ کے ہے وہ از روئے دفعہ ہذا کے ایسے اپیلوں سے متعلق نہیں ہے جو بنا راضی احکام مصدرہ حسب ایکٹ دیوالیہ کے ہوں (۱)

اپیل باجلاس پریوی کونسل

کب اپیل پریوی کونسل میں دائیر ہو سکے گا۔

دفعہ ۱۰۹۔ بپابندی اُن قواعد کے جو وقتاً فوقتاً اعلیٰ حضرت ملک معظم باجلاس کونسل سے درباب اپیل از عدالتہائے برٹش انڈیا کے منضبط ہوں اور نیز بپابندی اُن احکام کے جو بعدازیں مندرج ہیں۔ اپیل بحضور ملک معظم اجلاس کونسل بناراضی ڈگری ہائے مفصلہ ذیل رجوع ہوگا۔

(الف) بناراضی ہر ڈگری یا حکم اخیر کے جو بصیغہ اپیل عدالت ہائی کورٹ یا اور ایسی عدالت سے صادر ہو جسے اختیار اخیر اپیل کی سماعت کا ہے۔

(ب) بناراضی ہر ڈگری یا حکم اخیر کے جو عدالت ہائی کورٹ سے بہ تعمیل اختیار سماعت ابتدائی صیغہ دیوانی کے صادر ہو۔

(ج) اور بناراضی ہر ڈگری یا حکم کے اُس حال میں کہ مقدمہ جیسا کہ بعدازیں بیان کیا گیا ہے۔ اُس نوع کا قرار دیا جائے کہ اُس کا اپیل لایق سماعت اعلیٰ حضرت ملک معظم باجلاس کونسل کے ہو۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۵۹۵ ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء کے ہے۔ ملاحظہ ہو آرڈر ۴۵ مجموعہ ہذا اور پنجاب میں دفعہ ۶۲ قواعد و احکام جلد اوّل۔

تعریف لفظ ڈگری

چونکہ آرڈر ۴۵ رول ۱ کی رو سے تعریف ڈگری میں حکم بھی داخل ہے اس لئے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ جب کوئی حکم کسی عدالت اپیل سے ایسا صادر ہو جو مجموعہ ہذا کی رو سے ناطق ہو تو بہ رعایت دفعہ ۱۱۱ مجموعہ ہذا بحضور ملک معظم قابل اپیل ہے گو کہ ہندوستان کی کسی عدالت میں اپیل نہ ہو سکتا ہو۔ اس لئے ضمن (الف) دفعہ ہذا میں یہ تحریر ہے کہ جو حکم ڈگری ہائی کورٹ یا دوسری عدالت اپیل جسکو آخری اپیل کی سماعت کا اختیار ہو صادر کرے اوس کی ناراضی سے اپیل بحضور ملک معظم ہو سکتا ہے تو جن معاملات میں

(۱) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۲۹۔

کہ عدالت اپیل اول کا حکم مختتم ہو اون کی ناراضی سے مگر ہائی کورٹ میں اپیل نہ ہو سکے اپیل بحضور ملک معظم ہو سکیگا (۱) نیز ملاحظہ ہو دفعہ ۲ مجموعہ ہذا۔

ڈگری آخیر | گو حکم ہائی کورٹ ظاہر میں ایک حکم واپسی تھا مگر اوس سے قطعی طور پر فیصلہ اصلی امر کا جو مقدمہ مذکور تھا ہو گیا یعنی آیا اطلاعنامجات کی تعمیل مناسب طور پر ہو گئی تھی یا نہیں لہذا حکم مذکور ایک ڈگری مختتم حسب مراد دفعہ ہذا کے ہے (۲) تا وقتیکہ ہائی کورٹ کی ڈگری صادر نہ ہو اوس کے حکم کا اپیل پریوی کونسل میں ہو گا جبکہ ہائی کورٹ نے یہ حکم صادر کیا ہو کہ بنا راضی تجویز جج ضلع کے اپیل نہیں ہو سکتا اور امر نزاعی کی بابت کوئی ڈگری و تجویز صادر نہ کی ہو تو وہ حکم قابل اپیل پریوی کونسل کے نہیں ہے (۳) جو حکم اپیل پر زیر آرڈر ۴۳ رول ۱ (الف) چیف کورٹ نے بنا راضی ایسے حکم صاحب ڈسٹرکٹ جج کے صادر کیا ہو جس نے عرضیدعوی عدالت مال میں پیش کرنے کے واسطے ملا ہو اور اس سے ڈسٹرکٹ جج کا حکم منسوخ کیا گیا ہو وہ حسب مراد دفعہ ہذا ناطق ڈگری نہیں ہے جسکی ناراضی سے اپیل ملک معظم باجلاس کونسل کی عدالت میں دائر کرنے کی اجازت دیجا سکے (۴) ایک حکم واپسی زیر آرڈر ۴۱ رول ۲۴ جو اس امر کے قرار دینے کی وجہ سے صادر ہوا تھا کہ مدعیان کیطرف سے بنار دعوی کا ہونا ظاہر ہو چکا ہے اور اس حکم میں ہدایت کی گئی تھی کہ تجویز اوس مقدمہ کی جو مدعیان کے لئے قایم کیا گیا ہے بروئے اوس کی رویداد کے کی جاوے ایک "ڈگری" مابین مراد آرڈر ۴۱ رول ۲۴ میں ہے (۵) پریوی کونسل نے ایک مقدمہ ہائی کورٹ میں اس ہدایت سے واپس بھیجا کہ حساب ایک خاص اصول پر مرتب کیا جائے ایک پنچ دو حکام صیغہ اپیل نے حساب حسب ہدایت مرتب کیا اور ڈگری قطعی صادر کی بحث یہ تھی کہ اس ڈگری کی ناراضی سے اپیل ہائی کورٹ میں حسب دفعہ ۱۵ فرمانشاہی کے ہو سکتا ہے یا بنا راضی اوس کے اپیل بحضور پریوی کونسل حسب دفعہ ۳۹ فرمانشاہی کے جبکہ رقم نزاعی دس ہزار روپیہ سے زیادہ ہو ہونا چاہیے تجویز ہوئی کہ اپیل بحضور پریوی کونسل ہونا چاہیے (۶) حکم ہائیکورٹ حسب دفعہ ۱۱۵ جسکی رو سے یہ فیصلہ کیا گیا ہو کہ کسی فریق کو اجازت دائر کرنے نالش کی بصیغہ مفلسی عطا کیجائے یعنی دفعہ ذی ڈگری

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۷ صفحہ ۴۱۵ (۲) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۵ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۵ صفحہ ۶۱۸ یہی مقدمہ کلکتہ لا جرنل جلد ۸ صفحہ ۱۶۸ (۳) ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۲ء صفحہ ۳۰ (۴) پنجاب ریکارڈ نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۹۶ء (۵) پنجاب ریکارڈ نمبر ۵۶ سنہ ۱۸۸۸ء (۶) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۶۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۹۶۳ +

قطعی برطبق اپیل نہیں ہے اور نہ حسب معنی دفعہ ۳۹ فرمان شاہی سنہ ۱۸۶۵ء کے تجویز قطعی برطبق اپیل کے ہے درخواست استجازت اپیل بحضور پریوی کونسل میں بنار اجنبی ایسے حکم کے ہائی کورٹ کو اختیار سارٹیفکٹ کے عطا کرنے کا کہ مقدمہ اپیل کے لائق ہے نہ تھا (۱) حکم ہائی کورٹ مشعر نامنظوری ادخال اپیل بعد انقضائے میعاد حد سماعت محکومہ ایکٹ حد سماعت ایک ڈگری مصدورہ ہائی کورٹ برطبق اپیل حسب دفعہ ہذا کے نہیں ہے اور اس وجہ سے کوئی اختیار دینے اجازت اپیل کا بنار اجنبی اُس کے بحضور شاہنشاہ ملک معظم اجلاس کونسل حسب فقرہ (الف) دفعہ ہذا کے نہیں ہے (۲) جبکہ ازروئے ڈگری کے جو حکم لینے حساب کے ہو جس کی نسبت مدعاعلیہ یہ عذر کرے کہ بالکل نہ لینا چاہئے دراصل یہ فیصلہ کیا جائے کہ کہ اگر نتیجہ خلاف مدعاعلیہ کے پایا جائے گا اور وہ ذمہ دار ادائے روپیہ کا ہوگا تو ڈگری حسب مراد دفعہ ہذا واسطے اغراض اپیل کے ڈگری آخیر ہے (۳) حکم واپسی جسکے ذریعہ سے ایک جزو مقدمہ فیصل کیا گیا ہو اور دیگر امورات قابل تجویز رہنے دیئے گئے ہوں ایک حکم آخیر حسب منشار دفعہ ہذا نہیں ہے (۴) حکم جو ہائی کورٹ نے صیغہ اپیل میں مشعر تصفیہ امر متذکرہ دفعہ ۴۷ کے صادر کیا ہو ڈگری آخیر حسب معنی دفعہ ہذا ہے (۵) حکم واپسی جسکا ضرورتاً کوئی اثر فیصلہ آخیر مقدمہ پر نہ ہوگا کوئی حکم مختتم حساب مراد دفعہ ہذا نہیں ہے (۶)

ڈگری حکم قطعی ایک درخواست واسطے اجازت اپیل بحضور ملک معظم قیصر ہند اجلاس کونسل بنار اجنبی حکم ہائی کورٹ کے پیش کیگئی جو مشعر منسوخی ڈگری عدالت ماتحت بربنار امر ابتدائی و واپسی مقدمہ واسطے تجویز روئیدادی کے تھا۔ تجویز ہوئی کہ حکم مذکور ایک حکم درمیانی تھا اور اسوجہ سے درخواست استجازت اپیل بحضور ملک معظم قیصر ہند اجلاس کونسل قابل پذیرائی نہیں ہے حکم واپسی مقدمہ ڈگری یا حکم قطعی حسب منشار دفعہ ہذا کے نہیں ہے (۷) حکم زیر آرڈر ۴۱ رول ۲۴ واپسی مقدمہ براد تحقیقات حسب روئیداد ایک آخری ڈگری حسب دفعہ ہذا نہیں ہے اور اس لئے

(۱) دیکھو ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۹۶ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۲ صفحہ ۱۰۸ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۱۵۵ (۴) الہ آباد لا جرنل جلد ۶ صفحہ ۷۸۶ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۱ صفحہ ۵۴۵ یہی مقدمہ مدراس لا ٹائمس جلد ۶ صفحہ ۹۴ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۳ صفحہ ۷۹۶ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۳ صفحہ ۶۳۳ اجلاس کامل (۶) اودھ کیسز جلد ۱۱ صفحہ ۱۶۹ (۷) الہ آباد لا جرنل جلد ۸ صفحہ ۹۲ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ جلد ۳۳ صفحہ ۳۹۱ +

ایسے حکم کا اپیل پریوی کونسل میں نہیں ہو سکتا (۱) حسب معنی دفعہ ہذا حکم واپسی مقدمہ ڈگری آخری نہیں ہے (۲)

درخواست ترمیم ڈگری حکم ہائی کورٹ مشعر نامنظوری درخواست حسب دفعہ ۵۲ بغرض ترمیم ڈگری عدالت موصوف ایک ایسا حکم نہیں ہے جو بر طبق اپیل کیا گیا ہو اور اس وجہ سے وہ قابل اپیل بحضور شاہنشاہ معظم اجلاس نہیں ہے (۳)

فیصلہ قطعی حکم حسب آرڈر ۴۱ رول ۲۳ معمولی طور پر بحضور شاہنشاہ قیصر ہند باجلاس کونسل قابل اپیل نہیں ہے گو ممکن ہے کہ حکم مذکور اوس صورت میں قابل اپیل ہو کہ حکم متنازعہ ہے فیصلہ قطعی اصل امور مندرجہ نالش کا ہوتا ہو (۴)

بحث جسمیں علم کا فایدہ ہو یا عوام کیلئے اہم ہو۔ حسب معنی آرڈر ۴۵ رول ۴ کے یہ امر کہ واقعی بحث قانونی کسی ایسے مقدمہ میں ہے جسمیں مالیت دس ہزار روپیہ سے کم ہے بنفسہ وجہ کافی واسطے عطائے اجازت اپیل بحضور پریوی کونسل نہیں ہے اور اس سے زیادہ درکار ہے یہ ضرور ہے کہ وہ بحث عوام سے کار آمد یا عوام یا خاص شخص کے لئے اہم ہو (۵)

کافی ہونا سارٹیفکٹ اجازت اپیل کا جبکہ مالکان شریک علاقہ زیر اہتمام میں سے ایک نے اپنا حصہ رہن کیا ہو اور اس حصہ کو مرتہن نے بوقت اجرائے ڈگری زر رہن خرید کیا ہو تو مرتہن خریداری کی وجہ سے منتظم کے تحت میں مالک شریک ہو جاتا ہے اور بحیثیت مذکور وہ مستحق استفادہ کا ڈگری انفکاک سے ہے جو نالش رہن حقیقت میں منتظم نے حاصل کی ہو سارٹیفکٹ اجازت اپیل عطیہ ہائی کورٹ جو بہ عبارت ذیل ہے کافی ہے "ہماری رائے میں بلحاظ کل حالات کے یہ مقدمہ ایسا ہے کہ جس میں سارٹیفکٹ اجازت اپیل بحضور ملک معظم باجلاس کونسل

(۱) پنجاب ریکارڈ نمبر ۵۲ ۱۹۰۷ء یہی مقدمہ پنجاب لا رپورٹر نمبر ۴۴ ۱۹۰۷ء یہی مقدمہ پنجاب ویکلی رپورٹر نمبر ۱۱۹ ۱۹۰۷ء بہ پیروی نمبر ۱ ۱۸۸۱ء و نمبر ۹۴ ۱۸۹۵ء و نمبر ۶۶ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۲۶ و جلد ۲۵ صفحہ ۶۲۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۶۰ و جلد ۸ صفحہ ۵۴۸ (۲) اودھ کیسز جلد ۱ صفحہ ۲۰۵ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۶۷۹ یہی مقدمہ انڈین اپیل جلد ۳۰ صفحہ ۲۰ (پریوی کونسل) (۴) ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵۹ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۶۲۹ (۵) ۱۰۰۰ کیسز جلد ۵ صفحہ ۱۶۸۔

عطا کیا جانا چاہیے (۱)

اجازت اپیل | جبکہ ڈگری فہمید حساب کی صادر ہوگئی ہو مگر مقدمہ مذکور میں زیر ضمن (ج) دفعہ ہذا کے بموجب کوئی خاص وجہ بھی ظاہر نہ کی گئی ہو تو اجازت ارجاع اپیل بہ پریوی کونسل نہیں دیجا ویگی (۲) کوئی اپیل بحضور شاہنشاہ معظم اجلاس کونسل بناراضی حکم مشعر انکار رسیور کے کسی نالش میں نہیں ہوسکتا ازروئے ایسے حکم کے قطعی طور پر فیصلہ کسی ایسے معاملہ کا نہیں ہوتا جو مقدمہ میں بابت حق فریقین کے صریحاً تنقیح طلب ہو اور وہ حسب مراد نقرات (الف) و (ب) دفعہ ہذا دفعہ ۳۹ فرمان شاہی کے حکم قطعی نہیں ہے (۳) ایک ڈگری یکطرفہ بنام مدعاعلیہ نمبر حاضر کے صادر کی گئی مدعاعلیہ نے ہائی کورٹ میں اپیل دائر کیا اور ہائی کورٹ نے حکم مذکور منسوخ کیا اور یہ تجویز کی کہ ڈگری حسب معنی آرڈر ۹ رول ۱۳ کے یکطرفہ تھی اور مقدمہ کو واسطے فیصلہ بربنائے روئیداد کے واپس بھیجا بر طبق اپیل پریوی کونسل تجویز ہوئی کہ منشا حکم ہائی کورٹ کا یہ نہ تھا کہ ڈگری جو بنام مدعاعلیہ صادر کی گئی تھی منسوخ کی جائے بلکہ حکم مذکور کی رو سے یہ ہدایت کی گئی تھی کہ حسب آرڈر ۹ رول ۱۳ نسبت نمبر حاضری مدعاعلیہ کے اسوجہ سے تحقیقات کی جائے کہ ڈگری یکطرفہ تھی حکم واپسی مصدورہ ہائی کورٹ قابل اپیل نہ تھا کیونکہ حکم مذکور درمیانی تھا اور حسب معنی ضمن (الف) دفعہ ہذا کے حکم قطعی نہ تھا اور اس اپیل کے دائر کرنے کی اجازت نہ دیجانی چاہیے تھی (۴)

عدالت | ایک حکم بر طبق رپورٹ کمشنران کے جنکو نواب گورنر جنرل ہند اجلاس کونسل نے اس غرض سے مقرر کیا تھا کہ تحقیقات نسبت صحت اس الزام کے کریں جو مہاراجہ بنارس پر لگایا گیا تھا کہ اوس نے ترغیب ہلاکت اپنے چچا کی دی تھی اور رپورٹ بحضور نواب گورنر جنرل اجلاس کونسل ارسال کریں کہ کہاں الزام مذکور بموجب اون کی رائے اور یقین کے صحیح تھا صادر

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۳۰۵ یہی مقدمہ انڈین اپیل جلد ۳۱ صفحہ ۴۲ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۲۵ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۸ و اودھ کیسز جلد ۴ صفحہ ۲۳۴ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۹۲۸ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۲۲۰ ء

کیا گیا تھا۔ کوئی اپیل بحضور ملک معظم اجلاس کونسل بناراضی حکم جناب نواب گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل مشعر گدی سے اوتارنے مہاراجہ بنار ریاست ہندوستانی کے نہیں ہوسکتی ایسا حکم ایک فعل مملکت ہے۔ تجویز ہوئی کہ اس قسم کا محکمہ ایسی عدالت میں نہ تھا کہ جس کی ناراضی سے اپیل بحضور ملک معظم اجلاس کونسل ہوسکے (۱)

مالیت شے متنازعہ

دفعہ ۱۱۰۔ ہر صورت متذکرہ فقرہ (الف) و (ب) دفعہ ۱۰۹ یہ ضرور ہے کہ تعداد یا مالیت شے متنازعہ کی بمقدمہ مرجوعہ عدالت مرافعہ اولی دس ہزار روپیہ یا اس سے زیادہ ہو اور اس اپیل میں بھی جو بحضور اعلیٰ حضرت ملک معظم باجلاس کونسل رجوع کیا جائے تعداد یا مالیت شے متنازعہ کی بتعداد مذکور یا اس سے زیادہ ہو۔

یا ڈگری یا حکم آخیر صراحتاً یا اور نہج سے متضمن کسی دعوے یا بحث متعلقہ یا بابت جائداد اسی تعداد یا مالیت کے ہو۔

اور جس حال میں کہ ڈگری یا حکم آخیر اپیل شدہ متضمن بحالی تجویز اس عدالت کے ہو جو خاص ماتحت عدالت صادر کنندہ ڈگری یا حکم آخیر مذکور کے ہے تو ضرور ہے کہ اپیل متضمن کسی بحث امر اہم قانونی کے ہو۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۵۹۶۔ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء ہے۔

تعین مالیت

بحث جو از روئے ڈگری طے کی گئی ایک ایسی بحث استحقاق ہے جسکا اثر حقوق اون اشخاص پر پہونچتا ہے جو فریق ڈگری نہیں ہیں اور جن کی جائداد اوس نالش میں متنازعہ نہ تھی جس میں ڈگری صادر ہوئی چونکہ مقدمہ ہذا میں جائداد کی مالیت دس ہزار سے کم ہے لہذا اپیل نہیں ہوسکتا گو ڈگری کا اثر دیگر جائداد دیگر اشخاص پر جن کی مالیت دس ہزار سے زیادہ ہو پہونچتا ہو (۲)، مالیت شے متنازعہ نالش عدالت ماتحت میں لغرض اپیل بحضور پریوی کونسل وہ رقم ہے جس کی بابت ڈگری معہ سود تا تاریخ ڈگری حاصل کی گئی ہو سود مابعد ڈگری گو قابل دریافت ہو اس غرض سے شامل نہیں کیا جاسکتا کہ مالیت رقم قابل اپیل یعنی دس ہزار تک پہونچے (۳)

مالیت شے متنازعہ فیہ

دفعہ ہذا میں جو قیمت جائداد متدعویہ کی بیان ہوئی ہے اوس سے وہ

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۱ (پریوی کونسل) (۲) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۶۴ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۲۳۶ (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۱۷۴ (پریوی کونسل) یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۳۶۲ یہی مقدمہ انڈین اپیل جلد ۲۹ صفحہ ۴۰

قیمت مراد ہے جو بہ نرخ بازار فروخت ہونے کی حالت میں مل سکے (۱) اور جبکہ مدعی نے قیمت شئے متدعویہ کی کم قرار دی ہو اور مدعا علیہ نے باوجود موقع ملنے کے کوئی عذر نہیں کیا ہو اور اپیل خاص میں خود کم قیمت قرار دی ہو تو پھر اوس کو یہ اجازت نہیں دیجا سکتی کہ وہ اصلی قیمت جایداد متنازعہ کی واسطے اعتراض اپیل پریوی کونسل کے ثابت کرے (۲) اگر مقدار قیمت اراضی دسہزار ہو تو کافی ہے ایک مقدمہ واسطے دخل زمینداری کے جو مختلف اشخاص کے قبضہ میں تھی بربنائے دستاویز بیعنامہ جو بصیغہ اجراء ڈگری تحریر ہوا تھا دایر ہوا قیمت جایداد متدعویہ کی چودہ ہزار تین سو پچیس روپیہ عرضیدعوی میں بیان کی گئی تھی صدر دیوانی میں بیعنامہ کو جہاں تک کہ بعض مدعا علیہم سے تعلق تھا بحال رکھا دیگر مدعا علیہم نے درخواست اجازت اپیل پریوی کونسل کی گذرانی لیکن اسوجہ پر نامنظور ہوئی کہ اوس کا حصہ بقدر آٹھ ہزار دو سو پندرہ روپیہ کے تھا پریوی کونسل نے یہ تجویز کی کہ الفاظ قیمت شئے متنازعہ فیہ سے مراد کل شئے متنازعہ مقدمہ کی ہے اور اپیل منظور کیا (۳) جبکہ زر ڈگری معہ سود تاریخ ڈگری تک دسہزار روپیہ سے زیادہ ہو تو چونکہ اپیل میں دسہزار روپیہ سے زیادہ کی واجبیت اور غیر واجبیت پر بحث ہوتی ہے اس لئے یہ تجویز ہوئی کہ قیمت شئے دعوی دسہزار روپیہ سے زیادہ ہے اور اپیل ہو سکتا ہے (۴) اوسی طرح مقدمہ اراضی جس کی قیمت دسہزار روپیہ سے کم تھی لیکن واصلات کے شامل کرنے سے دسہزار روپیہ سے زیادہ ہو جاتی اس لئے اپیل پریوی کونسل جائز قرار پایا (۵) ایک مقدمہ کے واقعات یہ تھے کہ (الف) و (ب) نے بعض مختلف اشخاص سے جایداد خریدی اور قیمت جایداد معہ واصلات دسہزار روپیہ سے زیادہ تھی (ب) نے دو پٹہ مختلف اشخاص کے نام جایداد کے لکھدیئے (الف) نے اسوجہ سے مجبوراً دو نالشیں واسطے حصول جایداد کے دایر کیں اور ہر مقدمہ کی قیمت شئے متدعویہ دسہزار روپیہ سے کم تھی تجویز ہوئی کہ اپیل ہو سکتا ہے (۶) اور جو حکم عدالت ہائی کورٹ نسبت بعض امور مندرجہ دفعہ ۴۷ صادر کرے تو وہ ڈگری متصور حسب معنی دفعہ ۲ سمجھی جاتی ہے اور اس لئے یہ تجویز ہوئی کہ جب حکم میں ایسا دعوی یا بحث متعلق جایداد

(۱) مورز انڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۱۹۳ و جلد ۷ صفحہ ۲۸۴ و جلد ۱ صفحہ ۳۱۹ (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۴ ا صفحہ ۶۲ و جلد ۱۰ ا صفحہ ۴۹ و جلد ۹ ا صفحہ ۱۹۱ (۳) مورز انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۲۶۱ (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۱۴ پریوی کونسل (۵) مارشل رپورٹ جلد ا صفحہ ۲۵ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۱۰ء

مالیتی زائد از دسہزار روپیہ ہو اور عدالت ہائے ماتحت کا فیصلہ منسوخ کیا جائے تو باوجودیکہ قیمت شئے مستدعویہ مقدمہ جسمیں عدالت ابتدائی نے ڈگری صادر کی ہو اس مقدار سے کم ہوتا اہم اپیل دایر ہو سکتا ہے (۱) واسطے اغراض تعین مالیت حسب مراد دفعہ ہذا مالیت شئے منشار نالش تقسیم مالیت کل جایداد تقسیم طلب کی ہے اور نہ محض خاص کسی حصہ کی جسکا دعویٰ کسی ہر ایک فریق کو ہو جبکہ مالیت کل جایداد کی دسہزار روپیہ سے زیادہ ہو تو اپیل ہو سکتا ہے کیونکہ اوس ڈگری میں جس کی ناراضی سے اپیل کیا گیا ہو صراحتاً یا معناً کوئی دعویٰ یا بحث متعلقہ جایداد مالیتی اس ہزار روپیہ حسب مراد دفعہ ہذا لازم آویگی (۲) دفعہ ہذا میں مراد ان الفاظ کی "مالیت معاملہ متنازعہ" برائے دایری اپیل بحضور پریوی کونسل اصل بازاری مالیت جایداد متنازعہ سے ہے اور نہ ویسی فرضی مالیت شئے جو حسب احکام ایکٹ تعین مالیت نالشات نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۷ع تشخیص کی جاتی ہے (۳) حسب دفعہ ہذا کے نہ محض تعداد یا مالیت شئے متنازعہ کی اوس اپیل میں جو بحضور ملک معظم باجلاس کونسل رجوع کیا جائے دسہزار روپیہ یا اوس سے زیادہ ہونی چاہئے بلکہ تعداد یا مالیت منشار نالش کی بھی دسہزار روپیہ یا اوس سے زیادہ ہونی چاہئے (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۷۹۴ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۶۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۱۰۲ و جلد ۳۳ صفحہ ۱۲۸۶ و صفحہ ۸۹۳ و جلد ۳۴ صفحہ ۴۰۰ و ۲۶۹ صفحہ ۳۱۹ و جلد ۳۲ صفحہ ۳۱۵ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۸۹

امر اہم قانونی

جب چیف کورٹ نے عدالت ماتحت کے حکم کو بحال رکھا ہو اور واقعات کی نسبت فی الاصل وہی رائے اختیار کی ہو اور واقعات تجویز شدہ سے کوئی اصلی بحث اہم امر قانونی پیدا نہ ہوتا ہو تو اپیل بحضور پریوی کونسل اجازت دینے سے انکار کرنا چاہئے (۵)

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۳۳۶ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۱ سنہ ۱۸۸۱ع صفحہ ۳۲ -

(۲) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۵۶۴ یہی مقدمہ کلکتہ لا جرنل جلد ۳ صفحہ ۲۵۷ (۳) پنجاب ریکارڈ نمبر ۶ سنہ ۱۹۰۵ع صفحہ ۲۳۷ یہی مقدمہ پنجاب لا رپورٹر نمبر ۱۵ سنہ ۱۹۰۵ع بحوالہ اپیلہائے ہند جلد ۱ صفحہ ۳۱۷ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۵

(۴) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۱ع صفحہ ۹۱ بحوالہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۶۳۳ و پنجاب ریکارڈ نمبر ۴۵ سنہ ۱۹۰۴ع صفحہ ... و پنجاب لا رپورٹر نمبر ۳۷ سنہ ۱۹۰۴ع انڈین اپیل مولفہ مور صاحب جلد ۷ صفحہ ۴۸۵ و لا رپورٹ پریوی کونسل جلد ۲ صفحہ ۵۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۴۷ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۴۱ و انڈین اپیل مور صاحب جلد ۱ صفحہ ۳۶۳ -

(۵) پنجاب ریکارڈ نمبر ۱۶ سنہ ۱۹۰۰ع ۶۰

جب بروئے سوالات امور واقعہ چیف کورٹ کا فیصلہ عدالت اختیار سماعت صیغہ ابتدائی کے فیصلہ سے متفق ہو اور قانونی سوال صرف اوس صورت میں پیدا ہوتا ہو اگر متفقہ تجاویز منسوخ کیجائیں تو یہ قرار دیا گیا کہ ایسا اپیل ایک بحث اہم سوال قانونی متعلق اپیل اندرون مراد دفعہ ہذا نہیں ہے (۱) پریوی کونسل سے تجویز ہوئی کہ انتقال جو بعوض ایک رقم زرنقد کے کیا گیا جسکا ایک جزو ادا ہوا اور باقی کے ادا کرنے کا التوا کیا گیا اور اس وجہ سے کوئی معاہدہ ایسا نہ تھا جس سے کفالت زائل ہوجائے شہادت دست برداری یا ترک کفالت منجانب بائع پایا نہیں جاتا یہ سارٹیفکٹ ہائیکورٹ کا کہ مقدمہ قابل اپیل بحضور ملک معظم باجلاس کونسل ہے بشکل موجودہ صحیح ہے اور اوسکی نسبت یہ اعتراض نہیں ہوسکتا کہ اوسمیں یہ تحریر نہیں ہے کہ واقعی بحث امر اہم قانونی مقدمہ میں ہے (۲) جبکہ کسی مقدمہ میں کوئی امر قانونی پیدا نہوتا ہو تو محض یہ امر کہ قرار داد عدالت اپیل بالفاظ قرارداد عدالت ابتدائی کے موافق ہے استحقاق اپیل بحضور پریوی کونسل کے عطا کرنے کے لئے کافی نہیں ہے جبکہ قرار داد واقعات ہر دو عدالت اثریں یکساں ہو گو تعین مالیت مقدمہ میں دس ہزار روپیہ سے زیادہ ہو (۳) نیز ملاحظہ ہو۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۵۹۱ و جلد ۱۶ صفحہ ۲۷۴ و جلد ۱۷ صفحہ ۴۴ وانڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۳۳۲ وانڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴۲ صفحہ ۵۴۹ و جلد ۲۵ صفحہ ۲۱۵ وانڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۱۱۸

بحث قانونی بحث ایک نالش تقسیم جائداد منقولہ وغیر منقولہ میں یہ تھی کہ آیا خاندان بلحاظ حق حقوق کے مشترکہ تھا یا نہیں جب مدعا علیہم سے پوچھا گیا کہ آیا وہ شہادت بغرض ثبوت اپنے بیان کے طلب کریں گے انہوں نے ایک سلسلہ واقعات بیان کیا کہ جن کو اونہوں نے یہ ظاہر کیا کہ وہ ثابت کرسکتے تھے اور انہوں نے یہ حجت کی کہ ان سے یہ ظاہر ہے کہ خاندان بوقت ارجاع نالش بلحاظ جائداد و دیگر امور کے مشترک تھا مدعی نے واقعا مظہرہ تسلیم کئے چنانچہ کسی فریق نے کوئی گواہ طلب نہیں کیا لیکن کچھ شہادت دستاویزی پیش کی گئی جسمیں اصل دستاویز وصیت نامہ مورث خاندانی متوفی کا تھا۔ تجویز ہوئی کہ تجویز اس امر کی کہ حیثیت خاندان کی تھی محض

(۱) پنجاب ریکارڈ نمبر ۵۹ سنہ ۱۹۰۵ء یہی مقدمہ پنجاب لارپورٹر نمبر ۷۷ سنہ ۱۹۰۵ء بحوالہ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۴۹ وانڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۹۰ و پنجاب ریکارڈ نمبر ۴۸ سنہ ۱۹۰۶ء (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۱ صفحہ ۵۷ (پریوی کونسل) یہی مقدمہ انڈین اپیل جلد ۳۰ صفحہ ۲۳۸ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۴۱ یہی مقدمہ بمبئی لارپورٹر جلد ۵ صفحہ ۳۸۴ یہی مقدمہ مدراس لاجرنل جلد ۱۳ صفحہ ۳۸۹ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۷۲۳۔

تجویز واقعاتی ہے اور حسب دفعہ ہذا اس میں کوئی بحث امر اہم قانونی لازم نہیں آتی (۱)

ضابطہ اپیل بحضور پریوی کونسل حسب دفعہ ہذا دایر ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ علاوہ اسکے کہ شئے متنازعہ کی مالیت کم از کم دس ہزار روپیہ ہو اپیل مین یہ بحث اہم امر قانونی کی ایسی ہو جو تغیر پیدا ہوتی ہو کہ ڈگری عدالت اپیل آخیر متضمن بحالی ڈگری عدالت ماتحت کے ہو رضامندی رسپانڈنٹ سے نسبت عطا کئے جانے سارٹیفکٹ حسب آرڈر ۴۵ رول ۳ کے بصورت عدم موجودگی ادن شرائط کے جو استحقاق اپیل ہونیکے لئے ضروری ہیں اپیل دایر نہیں کیا جاسکتا اور نہ بحث قانونی کے ہونے سے بنفسہ استحقاق اپیل کا معمولی طور پر حسب دفعہ ہذا پیدا ہوتا ہے جب مالیت دس ہزار روپیہ سے کم ہو تو عدالت حسب دفعہ ۱۰۹ و آرڈر ۴۵ رول ۳ خاص طور پر سارٹیفکٹ اس مضمون کا عطا کر سکتی ہے کہ مقدمہ دیگر نہج پر قابل اپیل ہے (۲) بر طبق درخواست بمراد اجازت دایری اپیل بحضور پریوی کونسل جہاں بابت سوال امر واقعہ فیصلہ طلب چیف کورٹ فیصلہ عدالت ابتدائی کے ساتھ متفق تھا اور برائے واقعات تجویز شدہ کوئی اہم امر قانونی متعلق نہ تھا تجویز ہوئی کہ حسب ضمن اخیر دفعہ ہذا مدعی اپیل کرنے کا مستحق نہ تھا اور اس لئے اپیل کرنے کی اجازت نہ دیجانی چاہیئے (۳)

بحالی فیصلہ عدالت ماتحت حسب دفعہ ہذا عدالت اپیل کے لئے یہ کافی ہے کہ ڈگری کو بحال رکھے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ وجوہ واقعاتی کو جن کی بنا پر تجویز صادر کیگئی تھی بحال رکھے جس صورت میں کہ ڈگری عدالت اپیل یہ تھی کہ اپیل ڈسمس ہو لیکن وجوہ وہی نہ تھے جو عدالت ماتحت نے نسبت بعض واقعات کے تحریر کئے تھے یہ تجویز کیا گیا کہ عدالت اپیل نے فیصلہ عدالت ماتحت کا حسب دفعہ ہذا کے بحال رکھا اور سارٹیفکٹ جو باجازت اپیل بحضور پریوی کونسل اس بنا پر عطا کیا گیا تھا کہ عدالت اپیل نے از روئے اپنی ڈگری کے عدالت ماتحت کی تجویز کو بحال نہیں کیا اور جسمیں یہ قرار دیا گیا تھا کہ اپیل میں درحقیقت بحث قانونی ہے

(۱) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۷ یہی مقدمہ مدراس لاٹیمس جلد ۳ صفحہ ۱۶۹ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۲۲۷ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۹۳ یہی مقدمہ انڈین اپیل جلد ۲۸ صفحہ ۱۱ (۳) پنجاب ریکارڈ نمبر ۸۴ سنہ ۱۹۰۴ء بحوالہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۱۹۰ و جلد ۲۳ صفحہ ۹۱۸ (پریوی کونسل) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۴۹۹ بہ اختلاف انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۸۷ و جلد ۱۶ صفحہ ۲۹۲ +

مطابق دفعہ ہذا کے نہیں ... ہے (۱)

اپیل بخلاف حکم ... م واپسی

حکم حسب آرڈر ۴۱ رول ۲۳ عمومی طور پر ایسا نہیں ہے کہ جسکی بنا راضی سے اپیل بحضور ملک معظم باجلاس کونسل ہو سکے گو ممکن ہے کہ وہ قابل اپیل اوس صورت میں ہو کہ اوس کا نتیجہ فیصل ہو جانا قطعی طور پر اصل امور نالش کا ہو (۲)

کون اپیل نہیں دائر ہو سکتی

دفعہ ۱۱۱- باوجود کسی عبارت مندرجہ دفعہ ۱۰۹ کے کوئی اپیل بحضور اعلیٰ حضرت ملک معظم باجلاس کونسل رجوع نہ ہوگا۔

(الف) بنا راضی ایسی ڈگری یا حکم کے جو عدالت ہائیکورٹ مقررہ حسب ایکٹ عدالتہائے ہائی کورٹ ہند ۱۸۶۱ء کے ایک جج کی تجویز سے یا کسی ڈویژن کورٹ کے ایک جج کی تجویز سے صادر ہوا ہو یا ہائیکورٹ مذکور کے دو یا کئی ججوں کی تجویز سے یا ایسے ڈویژن کورٹ کے دو یا کئی ججوں کی تجویز سے صادر ہوا ہو جو ہائیکورٹ کے دو یا کئی ججوں سے موضوع ہو۔ اگر وہ جج باہم بہ تعداد مساوی مختلف الرائے ہوں اور اتنے نہ ہوں کہ منجملہ کل حاکمان وقت عدالت ہائی کورٹ کے کثرت اُن کی طرف ہو۔

(ب) اور بنا راضی ایسی ڈگری کے جسکا اپیل ثانی دفعہ ۱۰۲ کی رو سے نہ ہو سکتا ہو۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۵۹۰ ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

مستثنیات

دفعہ ۱۱۲-(۱) مجموعہ ہذا کی کوئی عبارت ایسی نہ سمجھی جائے گی کہ

(الف) مانع عمل میں لانے اوس اختیار کلی اور بلا قید کی ہے جو اعلےٰ حضرت ملک معظم کو در باب منظوری یا نامنظوری اپیل مرجوعہ حضور ملک معظم اجلاس کونسل کے حاصل ہے یا کسی اور نہج پر

(ب) یا مخل کسی قواعد مرتبہ جوڈیشل کمیٹی پریوی کونسل نافذ وقت کی جو بحضور ملک معظم اجلاس کونسل اپیلوں کے پیش ہونے کے باب میں یا جوڈیشل کمیٹی مذکور کے حضور اُن اپیلوں کی کارروائی کے باب میں ہیں۔

(۲) مجموعہ ہذا کی کوئی عبارت کسی معاملہ فوجداری یا ایڈمرلٹی یا وائس ایڈمرلٹی سے متعلق نہوگی

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۱۰۹ یہی مقدمہ انڈین اپیل جلد ۳۰ صفحہ ۳۵ یہی مقدمہ بمبئی لا رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۱۰۰ (۲) ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۹۱ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۵ صفحہ ۵۷ بحوالہ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵۹ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۱۔

نہ اُن اپیلوں سے متعلق ہوگی جو بنا راضی احکام و ڈگریات پرائز کورٹ کے دائر ہوں۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۶۱۶ - ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

عدالت پریوی کونسل کو کسی اپیل کے واسطے خاص اجازت دینے کا اختیار ہے لیکن جبکہ مقدار دعویٰ دس ہزار روپیہ سے کم ہو تو ڈگری عدالت ہائی کورٹ کی ناراضی سے اپیل کی اجازت نہیں دیجائے گی اِلّا اوس حال میں کہ سائل نے واسطے سارٹیفکٹ کے درخواست دی ہو اور وہ نامنظور ہوگئی ہو (۱) نیز ملاحظہ ہو کلکتہ لا جرنل جلد ۱ صفحہ ۳۲۶۔

حصّہ (۸)

اِستصواب از ہائیکورٹ و نگرانی و نظر ثانی

استصواب از ہائیکورٹ

دفعہ ۱۱۳ - بلحوظی شرائط و قیود مقررہ کے عدالت واقعات مقدمہ کی کیفیت لکھ کر مقدمہ کو ہائی کورٹ میں استصواباً بھیج سکتی ہے جس پر ہائی کورٹ ایسا حکم صادر کریگی جو اُس کو مناسب معلوم ہو۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۶۱۷ - ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

ملاحظہ ہو شرح زیر آرڈر ۴۶ مجموعہ ہذا۔

دفعہ ہذا کن مقدمات سے متعلق ہے

دفعہ ہذا صرف ان مقدمات سے متعلق ہے جو بصیغہ اپیل عدالت ہائی کورٹ کے روبرو پیش نہ ہو سکیں (۲) اور اُن معاملات سے جو مابین فریقین متنازعہ ہوں (۳) اور نالشات یا اپیلہائے سے جنمیں ایک قطعی ڈگری یا حکم صادر کیا گیا ہو (۴) اور جبکہ اشتباہ دوران نالش یا اپیل یا اجرا یا دیگر کارروائی میں پیدا ہوں۔ دفعہ ہذا کا منشا اُن مفروضہ صورتوں سے متعلق ہونیکا نہیں ہے جو طبعی طور پر مناسب کارروائی روبرو عدالت میں پیدا نہ ہوں (۵) کسی سوال اجرائے ڈگری کا استصواب نہیں کیا جاسکتا بجز اُس صورت کے کہ ڈگری قطعی ہو (۶) دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۵۴ - استصواب صرف اُسی صورت میں ہو سکتا ہے - جبکہ شبہہ کے لئے معقول وجہ

(۱) موڈز انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۴۳۳ (۲) کلکتہ لا رپورٹس جلد ۷ صفحہ ۴۴ اور انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۲۴ (۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۸۰۷ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۵ دیکھو مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۵ء (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۲۶ (۶) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۳۵ مورخہ ۴ دسمبر ۱۸۷۶ء و ۱۰ اپریل ۱۸۸۰ء

ہو (۱)، اگر امر مذکور کا فیصلہ خاص طور پر بذریعہ کسی نظیر ہائی کورٹ پریزیڈنسی کے جس کی کہ عدالت مذکور ماتحت ہے ہو چکا ہو تو امر مذکور پر اشتباہ نہیں کیا جا سکتا۔ بجز اُس صورت کے کہ نظیر مذکور کی بابت پریوی کونسل کے کسی فیصلہ کی وجہ سے اعتراض کیا جا سکتا ہو (۲) بحث نسبت تعداد ضمانت ایک بحث متعلقہ اجرائے حسب دفعہ ۴۷ مجموعہ ہذا ہے اِس لئے اُس کا استصواب نہیں کیا جا سکتا (۳) بعد فیصل ہونے مقدمہ کے استصواب نہیں ہو سکتا (۴)، اور نہ بعد اظہار رائے ڈویژن بنچ ہائی کورٹ کے (۵) اور مطابق رائے ہائی کورٹ کے فیصلہ صادر کیا جانا چاہیئے (۶)

استصواب دفعہ ہذا میں یہ مدنظر نہیں ہے کہ نسبت مناسب رسوم عدالت کے جو یادداشت اپیل پر واجب الادا ہو استصواب کیا جائے (۷) مقدمات لگان میں حسب دفعہ ہذا ہائیکورٹ سے استصواب نہیں ہو سکتا اوس کا طریقہ دفعہ ۱۹۵ ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۱ء ایکٹ قبضہ اراضی میں مندرج ہے (۸)

تجویز ثانی **دفعہ ۱۱۴**۔ بلحوظی مذکورہ بالا جو شخص اپنی حق تلفی سمجھے۔

(الف) کسی ڈگری یا حکم سے جس کا اپیل از روئے مجموعہ ہذا جائز ہے مگر اوس کا اپیل ہنوز دائر نہ ہوا ہو۔

(ب) یا کسی ڈگری یا حکم سے جسکا اپیل اس مجموعہ کی رو سے جائز نہیں ہے۔

(ج) یا کسی فیصلہ سے جو عدالت مطالبہ خفیفہ کے استصواب پر صادر ہوا ہو تو اُس کو اختیار ہے کہ اُس عدالت میں جس نے ڈگری یا حکم صادر کیا ہو تجویز ثانی کی درخواست کرے اور عدالت اس درخواست پر جو حکم مناسب سمجھے صادر کرے گی۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۳۷۶ - ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۹ء و دفعہ ۶۲۳ - ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

فرق مابین اپیل و تجویز ثانی کیا ہے ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۴۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۱۲

(۱) نمبر ۳۵ سنہ ۱۸۸۶ء ویکلی رپورٹر جلد ۴ صفحہ ۲۴۸ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۳۲۷ و جلد ۳۰ صفحہ ۲۲۶ بمبئی مقدمہ بمبئی لارپورٹر جلد ۷ صفحہ ۹۹۵ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۵ صفحہ ۳۲۷ و جلد ۳۰ صفحہ ۲۲۵ بمبئی مقدمہ بمبئی لارپورٹر جلد ۸ صفحہ ۲۴۸ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۰ (۴) نمبر ۳۱ سنہ ۱۸۷۹ء پیلا (۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۴۵ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۲۹ (۷) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۸۰۔ (۸) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۱۴۳۔

درخواست تجویز ثانی دوم | مجموعہ ہذا میں کوئی ایسی بابت نہیں ہے جو مانع پیش کئے جانے درخواست دوم تجویز ثانی کی ہو بعد اس کے ایک درخواست سابق تجویز ثانی کی پیش ہو کر نامنظور ہو گئی ہو درخواست مذکور کی سماعت ہو سکتی ہے (۱)

درخواست تجویز ثانی | درخواست تجویز ثانی کے لئے ملاحظہ ہو مفصل شرح و نظائر زیر آرڈر ۴۷ مجموعہ ہذا۔

جو شخص اپنی حق تلفی سمجھے | صرف فریق مقدمہ جبکہ اس کی حق تلفی ہوئی ہو تجویز ثانی کی درخواست کر سکتا ہے۔ اگر کسی اور شخص کو نقصان ہوا ہے تو مقدمہ کر سکتا ہے۔ اور اگر اپیل دائر ہو چکا ہو تو کوئی درخواست تجویز ثانی کے لئے نہ گذر سکے گی (۲) لیکن اگر تجویز ثانی کے دائر کرنیکے بعد اپیل پھر دائر ہو گیا ہے تو تجویز ثانی کا فیصلہ بھی کرنا ہوگا۔ بشرطیکہ تجویز ثانی کی درخواست مناسب وقت میں پیش کیگئی ہو (۳)

ڈگری یا حکم | یکطرفہ ڈگری کی نظر ثانی ہو سکتی ہے (۴) حکم کے لئے لازم ہے کہ دیوانی نالش یا کارروائی میں صادر کیا گیا ہو (۵) عذرداری نامنظور شدہ کی (۶) حکم یکطرفہ جس کے اوپر اپیل منظور کیا گیا (۷) حکم جس کی رو سے درخواست اجرائے ڈسمس ہوئی یا کوئی اور حکم بہ اجرائے ڈگری (۸) کی تجویز ثانی ہو سکتی ہے یا ایکٹ عدالتہائے مطالبہ خفیفہ مجریہ ۱۸۸۷ء میں کوئی ایسا امر نہیں ہے جو عدالت کو ایک سوال جدید حسب دفعہ ۲۵۔ ایکٹ سوخر الذکر کی سماعت سے بعد منظوری درخواست سابقہ حسب دفعہ مذکور ممتنع کرے۔ اور اگر حکم سابق مصدرہ برسوال سابقہ کی نسبت یہی قرار دیا جا سکے کہ وہ عدالت کو درخواست مابعد کی سماعت سے روکتا ہے تاہم درخواست مابعد بطور درخواست نظر ثانی فیصلہ جو ضمن (ب) دفعہ ہذا کی ذیل میں آوے تصور کی جا سکتی ہے اور اُسکو ایسا ہی تصور کرنا چاہئے۔ دفعہ ہذا اس قدر وسیع ہے کہ اُس میں عدالت سماعت کنندہ درخواست کے احکام ناقابل اپیل داخل ہو سکتے ہیں۔ عدالت مذکور کی حیثیت خواہ کچھ ہی ہو۔ عدالت کو مستقل اختیار علاج ناانصافی بذریعہ مکرر غور حکم مصدرہ خود حاصل ہوتا ہے۔ بجز اُس صورت کے کہ وہ کسی قاعدہ ضابطہ یا دستور

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۲۴ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۶۰۲ (۳) کلکتہ لا رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۴۶ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۰۶ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۲۰۶ (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۷۹ (۷) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۰۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۸۷ (۸) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۷ صفحہ ۷۰۶ و الہ آباد رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۴۷ و بمبئی ہائی کورٹ جلد ۴ صفحہ ۸۷ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۹ و نیز بمبئی ویکلی نوٹس ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۳۱۔

کی رو سے ممتنع کی گئی ہو (۱) لیکن کوئی تجویز ثانی بابت ایسے حکم کے جائز نہیں ہے جس کے رُو سے کسی نالش کو عدم پیروی میں ڈسمس کیا گیا ہو جبکہ مدعی اپنی مناسب چارہ جوئی زیر قاعدہ ۹ آرڈر ۹ مجموعہ ہذا سے فایدہ اٹھانے میں قاصر رہا ہو (۲) حکم مشعر انکار تقرر گارڈین قابل تجویز ثانی نہیں کیونکہ دفعہ ہذا کارروائیات زیر ایکٹ گارڈین و وارڈ مجریہ سنہ ۱۸۹۰ء سے متعلق نہیں (۳)

ضابطہ تجویز ثانی

ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۰ صفحہ ۵۶ -

تجویز جو عدالت مطالبجات خفیفہ کے استصواب پر صادر ہوئی ہو۔

سابق میں ایسے فیصلہ کی تجویز ثانی نہیں ہو سکتی جو ہائی کورٹ سے کسی استصواب عدالت خفیفہ پر صادر ہو (۴) استصواب خفیفہ

اختیار سماعت تجویز ثانی بوجہ پیش کرنے اپیل کے

جبکہ کوئی درخواست واسطے تجویز ثانی کے کسی فریق نالش نے پیش کی ہو اور بعد ازاں کوئی اپیل دائر کیا گیا ہو تو وہ عدالت جس میں درخواست تجویز ثانی پیش کی گئی اختیار سماعت سے بوجہ مذکور محروم نہیں ہو جاتی (۵)

اثر حکم کا جو بر طبق تجویز ثانی صادر ہو

جبکہ درخواست تجویز ثانی منظور ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہے کہ نئی ڈگری بمنسوخی ڈگری ابتدائی کے صادر ہوتی ہے اور نہ محض اوس کی ترمیم کی جاتی ہے ایک اپیل دوران درخواست تجویز ثانی میں عدالت ماتحت میں پیش کیا گیا تجویز ثانی منظور ہوئی تھی اور جو حکم کہ صادر کیا گیا تھا اور اوس کی رو سے محض ترمیم ڈگری کی جو اوس وقت زیر اپیل تھی عمل میں آئی تھی حکم تجویز ثانی سے اصل ڈگری منسوخ ہو گئی اور ڈگری زیر اپیل کا وجود باقی نہیں رہا اور اپیل کی سماعت نہیں ہو سکتی تھی اپیل ڈسمس کیا گیا (۶)

درخواست تجویز ثانی کے ہمراہ نقل فیصلہ یا ڈگری یا حکم کا نہ ہونا

درخواست تجویز ثانی فیصلہ کے ساتھ نقل اُس ڈگری یا حکم یا فیصلہ کا ہونا ضروری نہیں ہے جس کی تجویز ثانی کی استدعا ہے (۷)

(۱) نمبر ۲۴ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ (۲) نمبر ۳۳ سنہ ۱۹۰۹ء (۳) نمبر ۱۴۳ سنہ ۱۹۰۶ء یہی مقدمہ پنجاب ویکلی رپورٹر نمبر ۱۲ سنہ ۱۹۰۷ء یہی مقدمہ پنجاب لا رپورٹر نمبر ۱۰۵ سنہ ۱۹۰۷ء (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۳ صفحہ ۸ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۲ صفحہ ۱۶ یہی مقدمہ مدراس لا جرنل جلد ۱۹ صفحہ ۸۸ یہی مقدمہ مدراس لا ٹیمس جلد ۶ صفحہ ۳۵ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ ۸۰۲ (۶) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۶۵ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۲۴۰ (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۲۱۳ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس سنہ ۱۸۹۵ء صفحہ ۶۱ +

دفعہ ہذا ایکٹ لگان سے متعلق نہیں ہے۔

تجویز ثانی کی نسبت دفعہ ۱۸۵ - ایکٹ لگان ممالک مغربی و شمالی نمبر ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء میں احکام خاص مندرج ہیں پس مقدمات مال سے دفعہ ہذا متعلق نہیں ہے جبکہ دفعہ ۱۸۵ - ایکٹ لگان متعلق ہو صرف اون مقدمات میں تجویز ثانی کیجا سکتی ہے جنمیں استحقاق اپیل عطا نہیں کیا گیا ہے (۱)، نالش حسب دفعہ ۹۵ - ایکٹ قبضہ اراضی مدعا علیہ نے یہ عذر کیا کہ وہ ایک مالک ہے، اسسٹنٹ کلکٹر نے دعوی کی ڈگری جزواً کی اور جج ضلع نے بر طبق اپیل بحث ملکیت کا فیصلہ کیا لیکن اسسٹنٹ کلکٹر کے پاس مقدمہ کو واسطے تشخیص لگان کے واپس کیا اور اسسٹنٹ کلکٹر نے نالش کو ڈسمس کیا - برطبق اپیل کے جج ضلع نے یادداشت اپیل کو واسطے پیش کرنے عدالت مناسب میں واپس دیا، تجویز ہوئی کہ جج ضلع اپنا اختیار سماعت استعمال کرنے میں قاصر رہے کیونکہ بحث استحقاق ملکیت کی پیش کیگئی تھی لہذا اپیل اون کے روبرو ہو سکتا تھا (۲)

نظر ثانی

11 **دفعہ ۱۱۵** - ہائی کورٹ مجاز ہے کہ مثل کسی مقدمہ کی جسکا اپیل ہائی کورٹ میں نہیں ہوتا ہے اور جس کو کسی عدالت ماتحت ہائی کورٹ مذکور نے فیصل کیا ہو - اپنے پاس طلب کرے

اور اگر یہ ظاہر ہو کہ

(الف) عدالت ماتحت مذکور نے وہ اختیار نافذ کیا - جو اُس کو قانوناً حاصل نہ تھا -

(ب) یا جو اختیار اُس کو حاصل تھا اُسے عمل میں نہیں لائی -

(ج) یا اپنے اختیارات کی تعمیل میں خلاف قانون کارروائی کی یا کوئی بیضابطگی عظیم کی -

تو ہائی کورٹ ایسا حکم صادر کرے گی جو مقدمہ کے مناسب حال ہو -

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۳۵ - ایکٹ نمبر ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ء و دفعہ ۶۲۲ - ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے -

دفعہ ہذا کی رو سے یہ قرار دیا گیا ہے کہ ہائی کورٹ کو اون مقدمات میں جن کا اپیل نہیں ہو سکتا یہ اختیار دیا گیا ہے کہ اون کی مسل عدالت ماتحت سے طلب کرے اور ایسا حکم صادر کرے جو عدالت موصوفہ کی دانست میں مناسب ہو اور ہائی کورٹ حالات مندرجہ ذیل میں حسب دفعہ ہذا طلبی مسل کا حکم صادر کر سکتی ہے -

(۱) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۵ء صفحہ ۱۳۹ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۵۲۲ (۲) الہ آباد لا جرنل جلد ۸ صفحہ ۸۹۴ +

اگر عدالت فیصل کنندہ مقدمہ

(۱) وہ اختیار عمل میں لائی ہو جو قانوناً اوس کو حاصل نہیں یا

(۲) وہ اختیارات عمل میں نہ لائی ہو جو قانوناً اوس کو حاصل ہوں یا

(۳) استعمال اختیار میں کارروائی خلاف قانون بے ضابطگی عظیم کی ہو۔

مجموعہ ہذا میں ہائی کورٹ کی کوئی تعریف درج نہیں ہے ایکٹ نمبر ۱۰ ۱۸۹۷ء عبارت عامہ میں حسب ذیل ہے۔

لفظ ہائی کورٹ کی تعریف لفظ "ہائی کورٹ" مستعملہ دفعہ ہذا سے وہ عدالت مراد ہے جب وہ بہ تعلق کارروائی ہائے دیوانی کے مستعمل ہوں سب سے اعلے عدالت دیوانی صیغہ اپیل برٹش انڈیا کے اوس حصہ کی مراد ہوگی جس میں وہ ایکٹ یا ریگولیشن جس میں الفاظ مذکور درج ہوں نفاذ پذیر ہوں۔ ملاحظہ ہو ایکٹ نمبر ۱۰ ۱۸۹۷ء دفعہ ۳ فقرہ (۲۴)

جو ہائی کورٹ کہ حسب فرمان شاہی حسب ایکٹ ۲۴ و ۲۵ وکٹوریا باب ۱۰۴ مقرر ہوئی ہیں اون کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ جب کوئی عدالت ماتحت اپنے اختیارات سے متجاوز ہو یا اپنے اختیار عمل میں لانے سے باز رہی ہو تو اختیارات مندرجہ دفعہ ہذا کے عمل میں لانیکا عدالت ہائیکورٹ کو اختیار ہے (۱) اور اسی طرح سے جب کوئی اہم غلطی تجویز میں کی ہو اور سائیل اوس کے چارہ کار کا مستحق ہو تو بھی ہائی کورٹ کو اختیار ہے (۲) اور جو شخص کہ حسب دفعہ ہذا کے موافق ہائی کورٹ میں کسی چارہ کار کی درخواست کرے اوس کو ضرور ہے کہ یہ ثابت کرے کہ اوس کا طریق عمل ایسا نہیں ہوا جس سے وہ ایسی درخواست دینے سے ممنوع ہو اس لئے کہ جب کوئی شخص دیدہ و دانستہ اپنے مقدمہ میں بے ضابطہ کارروائی ہونے دے اور اوسکی جائداد اس وجہ سے قرق و نیلام ہو جائے تو اوس کو معمولی مقدمہ کے ذریعہ سے چارہ جوئی کرنی چاہئے اوس کو یہ اختیار نہیں ہے کہ ہائی کورٹ میں واسطے منسوخی کارروائی کے اختیارات دفعہ ہذا کے عمل میں لانے کی درخواست کرے (۳)۔

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۵۱۹ (اجلاس کامل) و جلد ۱۸ صفحہ ۲۸۹۔

(۲) ویکلی رپورٹر جلد ۲۵ صفحہ ۳۴۵۔

(۳) بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۳۳۰۔

نگرانی اختیارات نگرانی اصلی اختیارات نہیں ہیں لیکن عطا کردہ اسٹیٹیوٹ ہیں اور درحالیکہ ہائیکورٹوں کو جملہ عدالتہائے ماتحت خود پر اختیارات ضبط و نگرانی دیئے گئے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ اختیارات نگرانی بھی اُن کو حاصل ہوں لیکن جبکہ حال ہیں کہ زیر دفعہ ۱۹۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری اجازت استغاثہ عطا کی گئی ہو تو ہائی کورٹ باستعمال اختیارات نگرانی بصیغہ فوجداری خود کے حکم مذکور میں دست اندازی نہیں کر سکتی (۱) علاوہ اختیارات نگرانی مفوضہ بروئے دفعہ ہذا کے ہائیکورٹوں کو دیگر ایکٹوں کے رو سے بھی ایسے اختیارات دیئے گئے ہیں۔ بلکہ دفعہ ۲۵ ایکٹ مطالبہ خفیفہ مفصل کے رو سے جو اختیارات نگرانی ہائیکورٹ کو دیئے گئے ہیں۔ وہ اختیارات مفوضہ بروئے دفعہ ہذا سے زیادہ وسیع ہیں (۲) نیز ملاحظہ ہو انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۱۶ صفحہ ۴۷ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۴ء صفحہ ۱۸۳۔ دفعہ ۴۸ ایکٹ گارڈین و وارڈ تابع احکام دفعہ ہذا ہے۔ اور حکم مصدرہ زیر دفعہ مذکور ترمیم یا منسوخ کیا جا سکتا ہے (۳) نگرانی صورت ہائے مندرجہ ضمنہائے (الف) و (بے) و (ج) دفعہ ہذا میں ہوگی ✦

اختیارات نگرانی زیر دفعہ ہذا صرف ہائی کورٹ کو دیئے گئے ہیں۔ تاکہ وہ اُن غلطیوں کی اصلاح کرے جن کے متعلق اپیل نہیں ہو سکتا (۴)

نگرانی ہو سکتی ہے مدعیان نے نالش واسطے دلا پانے کسی قدر تعداد زر تمسکی اور سود تا تاریخ نالش اور واسطے سود بدوران نالش و بعد ڈگری تا ایفا زر ڈگری کے کی عدالت نے اپنی تجویز میں مدعیان کو رقم مندرجہ کی بابت ڈگری اور حکم دیا کہ باقیماندہ دعویٰ مدعیان خارج شدہ سمجھا جاوے۔ ازاں بعد عدالت نے اپنی ڈگری میں ایک حکم ڈگری شدہ بدیں مضمون ایزاد کیا کہ مدعیان کو مدعاعلیہ سود دوران مقدمہ اور بعد صدور ڈگری بالفائے قرضہ ادا کریں۔ تجویز ہوئی کہ عدالت کا سود کے دعویٰ کی بابت بطریقہ ترمیم اپنی ڈگری کے ڈگری دینا ناجائز تھا اور اس حکم کی جو اس طرح ترمیم ڈگری کی بابت ہو نگرانی ہو سکتی ہے (۵) نسبت فیصلہ ثالثی کے جو عذرداری ہو اوس کی تحقیقات کامل ہونی چاہیئے اور اگر عدالت اس کے خلاف عمل کرے گی تو بصیغہ نگرانی ہائی کورٹ سے دست اندازی ہو سکتی ہے (۶) نگرانی ہائی کورٹ میں

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۵۵۴۔ جسکے رو سے انڈین لارپورٹ جلد ۲۶ صفحہ ۱ منسوخ کیا گیا ہے (۲) الہ آباد لا جرنل جلد ۱ صفحہ ۲۹۷ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۷ صفحہ ۱۹۲ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۲۷ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۱ صفحہ ۶۹۷ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳۱ صفحہ ۵۹۰ یہی مقدمہ بمبئی لارپورٹر جلد ۹ صفحہ ۹۵۴ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۷۶ بصفحہ ۲۸۱ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۹ء صفحہ ۲۵۶ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۱۲ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۱۳ سنہ ۱۸۹۳ء صفحہ ۴۴ (۶) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۲ سنہ ۱۸۸۲ء صفحہ ۷۶ ✦

محض کارروائی خلاف اختیار عدالت ماتحت پر ہوسکتی ہے (۱) عدالت نے جو درخواست مفلسی بلا تحقیقات نامنظور کی ہو اوس کی نگرانی ہوسکتی ہے (۲) اختیارات نگرانی محکومہ ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۷ء صرف اوس حالت میں قابل نفاذ ہوں گے کہ جب بوجہ غلط فہمی یا بیجا استعمال قانون یا بیضابطگی اہم سے کسی شخص کے حق میں بے انصافی ہوئی ہو (۳) تجویز ہوئی کہ خواہ مرمہ ڈگری جو بروئے مناسب استعمال اختیارات وزیر دفعہ ۵۲ اصادر کیگئی ہے بروئے اغراض ذیل (اگر کوئی اپیل نہیں کیا جاچکا تھا) ایک ڈگری جدید ہے محض حکم جسکے رو سے ہدایت ترمیم ڈگری کیگئی علیحدہ فیصلہ ہے نہ کہ ڈگری اور چونکہ حکم مذکور مصرحہ دفعہ ۵۸۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی سابق نہیں ہے اسواسطے وہ قابل اپیل نہیں ہے قابل نگرانی ہے اسوجہ پر کہ وہ بدوں اختیار کے کیا گیا تھا (۴) ایک حکم زیر دفعہ ۳۳۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سابق عدالت ہائی کورٹ میں زیر دفعہ ہذا قابل نگرانی ہے (۵) کارروائی حسب دفعہ ۲۰۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی سابق مطابق دفعہ ۱۵۲ مجموعہ ہذا حکم سے ختم ہوتی ہے اور ایسے حکم کی نظرثانی حسب دفعہ ہذا ہوسکتی ہے اور حکم حسب دفعہ ۱۵۲ خلاف اختیار کے اوس صورت میں ہوتا ہے جب کوئی اضافہ ڈگری میں ایسا کیا جائے جو بلحاظ تجویز کے جائز ہو (۶) کوئی حکم جو باستعمال اختیارات لازمی عدالت کے بغرض سزا بوجہ توہین عدالت صادر کیا جائے وہ ڈگری نہیں ہے اور اوس کی ناراضی سے اپیل نہیں ہوسکتا۔ اور مقدمہ ہذا میں یادداشت اپیل کو جو پیش کیگئی تھی عدالت نے حسب دفعہ ہذا درخواست نگرانی تصور کیا تھا (۷) درخواست جو عدالتہائے ضلع میں حسب دفعہ ۱۸۔ ایکٹ نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۶۳ء واسطے اجازت نالش کے پیش ہو اوس کی تصدیق باضابطہ ہونی چاہیئے اور اوسکو خواہ سائل بذات خاص یا بذریعہ اپنے وکیل کے پیش کرلے اور عطا کیا جانا اجازت کا درخواست غیر مصدقہ پر جو عدالت میں پیش نہ کی گئی ہو ایک بے ضابطگی اہم حسب مراد دفعہ ہذا کے ہے اور حکم عطائے اجازت کی نسبت نظرثانی ہوسکتی ہے (۸) بعد میں اس کے برخلاف یہ تجویز ہوئی کہ حکم جج ضلع

(۱) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۵ سنہ ۱۸۸۵ء صفحہ ۲۳۳ (۲) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۸ سنہ ۱۸۸۸ء صفحہ ۱۵۰ (۳) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۱۱ سنہ ۱۸۹۱ء صفحہ ۸۰ (۴) پنجاب ریکارڈ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۸۶ء (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۷۲ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۴ سنہ ۱۸۸۴ء صفحہ ۱۶ (۶) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۳۴۷ یہی مقدمہ بمبئی لارپورٹر جلد ۹ صفحہ ۷۴۵ (۷) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۸۰ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۲ صفحہ ۸۱ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۲۵ سنہ ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰ (۸) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۶۸۵ یہی مقدمہ مدراس لا ٹائمس جلد ۱۱ صفحہ ۳۲۶۔

حسب دفعہ ۱۸ ایکٹ نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۶۳ء کی نظر ثانی حسب دفعہ ہذا نہیں ہوسکتی بجز اس کے کہ اوس نے بہ استعمال اپنے اختیار کے ناجائز طور پر عمل کیا ہو (۱)

نگرانی نہیں ہوسکتی احکام نگرانی محکومہ دفعہ ہذا کارروائیات آئین نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۰ء سے متعلق نہیں ہیں (۲) درخواست استجازت اجراع نالش مفلسی داخل تعریف لفظ مقدمہ مندرجہ دفعہ ہذا نہیں ہے لہذا اوس کی بابت نگرانی نہوسکیگی (۳) مقدمات قابل اپیل کی نگرانی نہیں ہوسکتی اور حکم صاحب جج بصیغہ اپیل مشعر منسوخی حکم جج ماتحت نسبت بنائے جانے مدعاعلیہ دفعہ ۳۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی سابق کے قابل اپیل ہے (۴) نالشات از قسم خفیفہ میں حکم عدالت نسبت تمادی کے قابل نگرانی نہیں ہے (۵) باوجودیکہ کوئی شخص اپنا حق مخالف مدعی کے بیان کرتا ہو اگر وہ مدعاعلیہ حسب دفعہ ۳۲ ضابطہ دیوانی سابق بنالیا جائے تو وہ حکم جائز ہے اور قابل نگرانی نہیں ہے (۶) بوجہ عدم تعمیل ضابطہ جو اپیل نامنظور ہو جائے تو وہ حکم قابل اپیل ہے نگرانی نہیں ہوسکتی (۷) درخواست نگرانی بربنائے غلط فہمی عدالت ماتحت بتقلید نظیر انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۱۱ قابل مقبولی نہیں ہے (۸) عدالت خفیفہ نے ایک نالش کو بدیں تجویز ڈسمس کردیا کہ تمسک متنازعہ نالش میں جائداد غیر منقولہ مستغرق ہے جس کی نسبت عدالت خفیفہ دادرسی نہیں دیسکتی تجویز ہوئی کہ یہ حکم خلاف اختیار یا متجاوز از اختیار نہیں ہے لہذا اوس کی نگرانی ناسموع ہے (۹) حکم مشعر منسوخی حکم سپردگی ثالثی و واپسی مقدمہ بغرض صدور فیصلہ ثالثی چونکہ حکم درمیانی ہے لہذا قابل نگرانی ہائیکورٹ نہیں ہے (۱۰) نسبت تجویز عدالت مشعر بغیر دستاویز نگرانی نہ ہوگی (۱۱) کسی جج کا یہ حکم کہ بعض جائداد متروقہ ڈگری میں قانوناً قابل نیلام نہیں ہے اگر غلط بھی ہو تاہم بطور

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۳ صفحہ ۱۲ (۲) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۲ سنہ ۱۸۸۲ء صفحہ ۳۲ (۳) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۲۰ سنہ ۱۹۰۰ء صفحہ ۱۴۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۹۱ و ویکلی نوٹس جلد ۱ سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۱۳۶ و الہ آباد لا جرنل جلد ۷ صفحہ ۴۵۷ و ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۳ سنہ ۱۸۸۳ء صفحہ ۳۹ و صفحہ ۶۹ و صفحہ ۹۲ (۴) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۲ سنہ ۱۸۸۲ء صفحہ ۴۳ و صفحہ ۵۵ (۵) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۵ء صفحہ ۳۲ (۶) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۵ سنہ ۱۸۸۵ء صفحہ ۲۵۹ (۷) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۵ سنہ ۱۸۸۵ء صفحہ ۳۲۲ (۸) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۶ سنہ ۱۸۸۶ء صفحہ ۳۹ (۹) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۶ سنہ ۱۸۸۶ء صفحہ ۵۷ (۱۰) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۸ سنہ ۱۸۸۸ء صفحہ ۱۲۳ (۱۱) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۸ سنہ ۱۸۸۸ء صفحہ ۱۴۸ ۔

حکم خلاف اختیار سماعت کے قابل نگرانی نہیں ہے (۱) عدالت نے اس بنا پر دعویٰ ڈسمس کیا
کہ دستاویز پر دستخط مقر کے نہیں ہیں لہذا وہ دستاویز قابل قبول نہیں ہے اور جبکہ وہ معاملہ
تحریر میں آگیا تو اوس کی بابت زبانی شہادت قابل پذیرائی نہیں ہے - تجویز ہوئی کہ یہ حکم خلاف
اختیار نہیں ہے لہذا قابل نگرانی نہیں ہے (۲) حکم ترمیم ڈگری حسب دفعہ ۱۵۲ گو کہ فضول ہو
مگر جبکہ کوئی خاص وجہ نہ ہو قابل نگرانی ہائیکورٹ نہیں ہے (۳) چونکہ حکم مشعر نامنظوری درخواست
درباره تیاری فہرست دائیان حسب دفعہ ۲۵۲ بموجب دفعہ ۵۸۸ ضمن (۱۷) ضابطہ دیوانی سابق
قابل اپیل ہے نگرانی نہ ہوگی (۴) جسصورت میں کہ درخواست بمراد منسوخی فیصلہ ثالثی بوجہ
بداعمالی ثالث پیش کی گئی تھی اور تصفیہ کے بعد نامنظور کیگئی تھی اور فیصلہ ثالثی کے مطابق اور
نہ اُس سے متجاوز ڈگری حسب ضمیمہ دوم فقرہ ۱۶ اصادر کیگئی تھی تو یہ قرار دیا گیا کہ عدالت چیفکورٹ
کو اُس ڈگری کے ساتھ بطریق اپیل خواہ بطریق نگرانی مداخلت کرنے کا اختیار حاصل نہ تھا (۵)
کوئی اپیل دوم بنا راضی حکم حسب آرڈر ۲۱ رول ۸۹ مشعر منسوخی نیلام کے نہیں ہو سکتا اور
عدالت نے اندرین حالات مذکور کے دست اندازی کرنے سے بموجب دفعہ ہذا انکار کیا (۶)
کوئی درخواست نظر ثانی بنا راضی حکم ڈسمسی درخواست حسب آرڈر ۲۱ رول ۹۰ اوس صورت میں
مسموع نہیں ہو سکتی کہ حکم مذکور اس بنا پر صادر کیا گیا ہو کہ سائل نے درخواست حسب آرڈر ۲۱
رول ۹۰ کے پیش کی تھی (۷) مدعی مرتہن نے ڈگری نیلام حاصل کی اور جائداد مرہونہ کو نیلام
کرایا دیگر مدعاعلیہم نے جو راہن نہ تھے درخواست منسوخی نیلام حسب آرڈر ۲۱ رول ۸۹ کے پیش کی
مگر اون کی درخواست نامنظور ہوئی تجویز ہوئی کہ عام اس سے کہ سائلان مستحق پیش کرنے اوس درخواست
کے تھے یا نہیں جو اونہوں نے پیش کی عدالت ماتحت نے استعمال اوس اختیار میں جو اوس کو
از روئے قانون دیا گیا ہے قصور نہیں کیا اور نہ عدالت موصوف نے استعمال اوس اختیار میں
خلاف قانون عمل کیا لہذا حکم عدالت موصوف کی نظر ثانی نہیں کیجا سکتی (۸) امکاناً غلط ہونا فیصلہ عدالت

(۱) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۱۰ سنہ ۱۸۹۰ء صفحہ ۲۳۳ (۲) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۱۰ سنہ ۱۸۹۰ء صفحہ ۲۲۴ -
(۳) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۱۱ سنہ ۱۸۹۱ء صفحہ ۳۵ (۴) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۱۳ سنہ ۱۸۹۳ء صفحہ ۶۴ (۵) پنجاب ریکارڈ
نمبر ۸۸ سنہ ۱۹۰۲ء اجلاس کامل (۶) نمبر ۹۲ سنہ ۱۹۰۳ء اجلاس کامل (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۸۰۲
(۷) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۸ء صفحہ ۸۷ دیبی داس بنام ساگر مل (۸) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۹۳
یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۲ صفحہ ۱۱ یہی مقدمہ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۸۴ -

ماتحت کا نسبت کسی امر قانونی کے جس کے تجویز کرنے کا اوس کو اختیار ہو کوئی وجہ استعمال کرنے اختیارات نظرثانی ہائی کورٹ کی حسب دفعہ ہذا کے نہیں ہے (۱) عدالت مطالبہ خفیفہ کو اختیار تجویز مالیت اور منسوخی تشخیص کا حاصل ہے بشرطیکہ ضابطہ متعلقہ ادخال عذرداری مندرجہ دفعہ ۱۳۵-ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۸۸۸ء کی صحیح طور پر تعمیل کیگئی نسبت نمونہ اطلاعنامہ کے جو ضابطہ قرار دیا گیا ہے وہ محض ہدایتی ہے چونکہ عدالت مطالبہ خفیفہ کو اختیار تجویز کرنے ان معاملات کا ہی لہذا ہائی کورٹ حسب دفعہ ہذا دفعہ ۱۵ فرمان شاہی کے دست اندازی نہیں کر سکتی (۲) مدعا علیہ نے ایک نالش حسب ایکٹ ایصالی لگان میں تعمیل ایک حکم مصدورہ حسب دفعہ ۱ بیدخل کیا گیا تھا بر طبق اپیل حکم مذکور مسترد کیا گیا اور اس نے باز قابض کرا دیئے جانے کے نسبت درخواست کی لیکن وہ خارج کر دی گئی تجویز ہوئی کہ ہائی کورٹ بصیغہ نظرثانی حسب دفعہ ہذا دست اندازی نہیں کر سکتی (۳) بنا راضی حکم پر قایم کئے جانے کسی نالش کے رجسٹر مقدمات متدائرہ میں درخواست نظرثانی پیش نہیں کی جا سکتی ہے (۴)

جبکہ عدالت وہ اختیار عمل میں لائی ہو جو قانوناً حاصل نہ ہو

جو تین امور ہم نے اوپر بیان کئے ہیں اون میں ایک یہ امر ہے کہ جب کوئی عدالت ایسا اختیار عمل میں لاوے جو اوس کو حاصل نہ ہو یا اختیارات متحصلہ سے زیادہ عمل میں لاوے تو ہائی کورٹ کو اختیار ہے کہ حسب دفعہ ہذا مسل کو طلب کر کے جو حکم مناسب معلوم ہو صادر کر سکتی ہے (۵) مقدمہ ہذا کی کیفیت یہ ہے کہ الف نے ب پر عدالت اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول میں نالش کی جو ڈسمس ہوئی اور الف کے اپیل پر جج ضلع نے اوس کے حق میں ڈگری صادر کی تب ب نے ہائی کورٹ میں اپیل دوم کیا اور ہائی کورٹ نے یہ تجویز کر کے کہ مقدمہ قابل سماعت عدالت خفیفہ تھا اور اس لئے اپیل دوم نہیں ہو سکتا اپیل ڈسمس کیا تب ب نے ہائی کورٹ میں واسطے منسوخی کارروائی ہر دو عدالتہائے ماتحت اسوجہ پر درخواست کی کہ وہ ایسا اختیار عمل میں لائی ہیں جو قانوناً اون کو حاصل نہیں تھا تجویز ہوئی کہ ہائی کورٹ ایسی درخواست کی سماعت اور کارروائی عدالتہائے ماتحت کو منسوخ کر سکتی ہے چنانچہ حسب دفعہ ہذا کارروائی ہر دو عدالت کی منسوخ کی (۶)

(۱) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲ (۲) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۴۸۰ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۴۵۱ (۴) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۸ء صفحہ ۷۳ و انڈین کیسز جلد ۱۴ صفحہ ۲۲۱ (۵) بنگال لا رپورٹ جلد متفرق فیصلجات اجلاس کامل صفحہ ۵۳۱ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۱۷ ء

جبکہ عدالت وہ اختیار عمل میں نہ لائی ہو جو قانوناً اوس کو حاصل ہے۔

فقرہ ہذا کا منشا یہ ہے کہ جب عدالت اپنے اختیارات متحصلہ کا استعمال ایسی حالت میں نہ کرے جبکہ اوسکو کرنا ضروری ہو مثلاً جیسے کسی مقدمہ کی سماعت سے ایسے حالت میں انکار کرنا جبکہ اوس مقدمہ کی سماعت کا اختیار اوس عدالت کو ہو تو یہ کہا جائے گا کہ عدالت نے اپنی جرسڈکشن یعنی اختیار کے عمل میں لانے سے انکار کیا اور ایسی حالت میں عدالت ہائی کورٹ حسب دفعہ ہذا یہ حکم دیسکتی ہی کہ عدالت ماتحت اس مقدمہ کی سماعت اور تجویز کرے چنانچہ ایک مقدمہ میں زید نے بکر اپنی کاشتکار پر واسطے بقایا لگان کی نالش کی اور عمرو حسب دفعہ ۷۷ - ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء ضابطہ دیوانی سابق فریق بنایا گیا صاحب کلکٹر نے اپیل میں عمرو کے دعوی کی سماعت سے اسوجہ پر انکار کیا کہ اوس نے دستاویز استحقاق پیش نہیں کی ہائی کورٹ نے تجویز کی کہ عمرو کے دعوی کی تجویز سے انکار کرنا درحقیقت اختیارات مفوضہ کے عمل میں لانے سے انکار کرنا ہے اور مقدمہ کو واسطے سماعت واپس بھیجا (۱)، ہائی کورٹ ممالک مغربی وشمالی نے ایک مقدمہ میں جبکہ جج نے درخواست تجویز ثانی کو اسوجہ پر نامنظور کیا تھا کہ جس فیصلہ کی تجویز ثانی کی درخواست ہے وہ جج سابق نے صادر کیا تھا ہائی کورٹ نے اس حکم کو منسوخ کر کے سماعت کرنیکا حکم دیا (۲) جبکہ کوئی عدالت ماتحت کسی خاص جز و جوابدہی پر غور کرنے سے بوجہ غلط رائے متعلقہ قانون کے انکار کرے تو یہ تصور کرنا چاہیے کہ عدالت استعمال اختیار سماعت سے جو اوس کو از روئے قانون دیا گیا ہے قاصر رہی اور اوسکی فیصلہ کی نظر ثانی ہائی کورٹ حسب دفعہ ہذا کر سکتی ہے (۳) دفعہ ۵۳ - ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۵۹ء مانع اس کا نہیں ہے کہ ہائی کورٹ حکم کلکٹر کا جو حسب منشاء دفعہ مذکور مختتم ہو نظر ثانی کرے ہائی کورٹ کو خواہ حسب دفعہ ہذا یا حسب دفعہ ۱۱۵ - ایکٹ فرمانشاہی ایسے مقدمات میں دست اندازی کرنے کا اختیار ہے جسمیں عدالتہائے ماتحت نے صحیح طور پر مطابق قانون کے عمل نہ کیا ہو (۴)

مراد الفاظ یہ کسی مقدمہ میں

ایک درخواست حسب دفعہ ہذا واسطے نظر ثانی حکم صاحب جج ضلع کے جس کی رو سے حکم جج ماتحت منسوخ کیا گیا اور رسپانڈنٹ کو اجازت استغاثہ بنام سائل بابت جرائم دفعات ۲۰۹ و ۲۱۰ مجموعہ تعزیرات ہند دیگئی جوڈیشل کمشنر کی عدالت میں پیش کیگئی تجویز ہوئی کہ درخواست حسب دفعہ ہذا کے پیش نہ کی جانی چاہیے تھی الفاظ کسی مقدمہ مندرجہ

(۱) بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۴ و بنگال لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳۴۴ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۹۶ (۳) اودھ کیسس جلد ۱۰ صفحہ ۸ و ۱۲۹ (۴) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۲ (یہی مقدمہ کلکتہ لا جرنل جلد ۵ صفحہ ۴۳ ہے)

دفعہ ہذا بہت وسیع نہیں ہیں لیکن وے اون نالشات یا کارروائیات پر محدود کیئے جانے چاہئیں جن سے مجموعہ ہذا متعلق ہو یا اوس کا متعلق ہونا باور کیا جائے مگر درخواست ہائے اجازت استغاثہ سے مجموعہ ہذا متعلق نہیں ہے بلکہ دفعہ ۱۹۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری متعلق ہے (۱) کسی عدالت دیوانی کے اختیار امتیازی کی نسبت جسکے روبرو یا جس کی نسبت کسی جرم متذکرہ دفعات ۴۶۸ و ۴۶۹ - ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ء مجموعہ ضابطہ فوجداری سابق کا ارتکاب ہونا بیان ہوا ہو جو نسبت عطا کرنے یا نہ کرنے اجازت استغاثہ بابت جرم مذکور کے ہو ہائی کورٹ میں حسب دفعہ ہذا نگرانی نہیں ہو سکتی (۲)

معنی لفظ مقدمہ | جس صورت میں عدالت ماتحت نے درخواست سائیلان کی بشمول فریق بنائے جانیکے مقدمہ مذکور میں اس بنا پر نامنظور کی ہو کہ مدعی اُن کو بحیثیت مدعا علیہم شامل کرنا نہیں چاہتا - یہ تجویز ہوئی کہ عدالت اوس اختیار سماعت کے استعمال کرنیسے قاصر رہی جو اوس کو بموجب آرڈر ۱ رول ۱۰ حاصل تھا کیونکہ وہ کلیتاً یہ امر خیال کرنے سے قاصر رہی کہ آیا بغرض مؤثر اور مکمل ہونے تصفیہ کل امور کے جو اسمیں داخل تھے یہ ضروری تھا کہ اون کو بطور فریقین نالش میں شامل کرے یہ کہ درخواست سائیلان جسپر کہ کارروائی کیگئی اور حکم عدالت کا مشعر نامنظوری درخواست کے "مقدمہ" کی حد تک حسب منشار دفعہ ہذا پہونچتا ہے (۳) لفظ مقدمہ مستعملہ دفعہ ہذا سے معمولی طور پر کل مقدمہ سے مراد ہے لیکن جبکہ علیحدہ کارروائیات ایک ہی مقدمہ سے پیدا ہوں مثلاً کارروائی پھر قائم کیئے جانے مقدمہ کی جو بعد پیروی ڈسمس ہو گیا ہو منسوخی ڈگری یکطرفہ کی جن کے لئے واضعان قانون نے علیحدہ چارہ کار اور مختلف ضابطہ مقرر کیا ہے تو کارروائی حسب منشار دفعہ ہذا مقدمہ ہو سکتا ہے احکام متعلق ایسے معاملات کے ہو ضمناً اثنار سماعت مقدمہ میں صادر کیئے گئے ہوں جنکا منشار یہ ہو کہ مسل میں کوئی مواد داخل کیا جائے یا اوس کو نکال ڈالا جائے بہ نفسہ فیصلہ مقدمہ نہیں ہیں کہ جن کی نگرانی قبل ختم ہونے مقدمہ کے ہو سکے (۴)

مدعی جو کسی شخص کو مدعا علیہ بنانا چاہے اوس کو صریح بیانات واقعہ بمقابلہ اوس کے ظاہر کرنا چاہیئے اور وہ واقعات بیان کرنا چاہیئے کہ جن سے اوس شخص پر جسکو وہ مدعا علیہ بنانا چاہتا ہے ذمہ واری عاید کرتا ہے - کارروائی جسکے بموجب کسی شخص کو مدعا علیہ بنائے جانیکا حکم دیا جاتا ہے

(۱) اودھ کیس جلد ۶ صفحہ ۲۱۶ (۲) انڈین لار پورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۰۸ (۳) اودھ کیس جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۹
(۴) اودھ کیس جلد ۱۲ صفحہ ۴۰۵ +

ایک مقدمہ حسب منشار دفعہ ہذا ہے اور اس وجہ سے حکم مذکور ہائی کورٹ کے قابل نگرانی ہے (۱)

منشار و اضعان قانون کا کیا ہے۔ منشار و اضعان قانون کا یہ ہے کہ اوس عدالت کو جسنے ابتداءً مقدمہ کی سماعت کی اس امر کا فیصلہ کرنا چاہیے کہ آیا درخواست تجویز ثانی منظور کی جانی چاہیے یا نہیں اور اگر عدالت نے اس قسم کی درخواست کو نامنظور کیا ہو تو اوس کے فیصلہ کی ناراضی سے عدالت بالا دست میں اپیل یا نظر ثانی نہ ہوسکے گی (۲)

لفظ مقدمہ مندرجہ دفعہ ہذا سے لازمی طور پر ہر صورت میں کل مقدمہ سے مراد نہیں ہوتی۔ بلکہ مقدمہ کی ایک خاص شاخ سے مراد ہوسکتی ہے جس کے واسطے مجموعہ ہذا میں بلا واسطہ چارہ جوئی بطریق مختلف ضابطہ مقرر کیا گیا ہو (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۷۶۸ بخلاف ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۳۵ و جلد ۲۶ صفحہ ۵۵۱ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۹۱ و جلد ۷ صفحہ ۶۶۱ و جلد ۵ صفحہ ۲۹۳ و ویکلی نوٹس ۱۸۸۳ء صفحہ ۳۹ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۳۳ و ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۴ء صفحہ ۴۵ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۷۶ و ۱۱۴ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۵۶ +

مجاز ہے کہ مثل طلب کرے ہائی کورٹ کو اس بارہ میں اختیار تمیزی حاصل ہے کہ مداخلت کرے یا نہ کرے (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۳۳۳ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۳۳

نگرانی ہوسکتی ہے اپیل نہیں ہوسکتا نالش ہذا میں فریقین نے یہ اقرار کیا کہ امور نزاعی جو مابین ان کے تھے تجویز عدالت پر بعد اس کے کہ عدالت نے ملاحظہ موقع کر لیا ہو چھوڑی جائے اور نیز یہ اقرار کیا کہ کوئی عذر نسبت اوس کے نہ کیا جائیگا اور نہ اپیل پیش کیا جائیگا۔ تجویز ہوئی کہ فیصلہ منصف حیثیت فیصلہ ثالثی رکھتا ہے اور حاکم موصوف اوس فیصلہ کو جب ایک مرتبہ صادر ہوچکا ہو تبدیل نہیں ہوسکتا اور صادر کرنا حکم واسطے مقدمہ کا بلا اختیار ہے علاوہ اس کے اپیل بناراضی فیصلہ جج ضلع عدالت ہذا کر سکتی ہے (۵)

نگرانی نہیں ہوسکتی اپیل ہوسکتا ہے جب کوئی ڈگری بعد اس کے کہ بر طبق اپیل بحال رکھی گئی ہو بحکم عدالت ابتدائی حسب دفعہ ۱۵۲ ترمیم کی جائے اور کوئی کارروائی واسطے منسوخی ڈگری ترمیم شدہ کے

(۱) اودہ کیس جلد ۱۵ صفحہ ۳۴۳ (۲) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۲۴ ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۳۰ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۱ صفحہ ۲۹۸۔ (۳) نمبر ۶ ۱۸۹۷ء (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ صفحہ ۲۲۶ و کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۸ صفحہ ۶۲۱ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۳۴۱ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۸ صفحہ ۴۲۱ +

نہ کی جائے تو ڈگری مرتبہ باہم فریقین کے قابل پابندی ہے اور نسبت اوس کے جواز کے صیغہ اجراء میں اعتراض اس بنار پر نہیں کیا جاسکتا کہ عدالت مرافعہ اولی کو ترمیم کرنے کا اختیار نہ تھا ڈگری مرتبہ ایک ڈگری مابین فریقین ہے اور اوس کی ناراضی سے اپیل ہوسکتا ہے (۱) حکم عدالت اپیل شعر منسوخی فیصلہ ثالثی (جس کی بنار پر عدالت ماتحت نے تجویز مقدمہ اجرائیہ ڈگری صادر کی تھی) قابل اپیل ہے قابل نگرانی نہیں ہے (۲) حکم نامنظوری عرضیدعوی بوجہ کمی رسوم قابل نگرانی ہے اپیل ہوگا (۳)

حکم درمیانی کی نگرانی

عدالت چیف کورٹ دفعہ ۷۰ (الف) ایکٹ اختیار سماعت عدالتہائے پنجاب کے بموجب احکام درمیانی کی نگرانی جو اختیار سماعت سے صادر کئے جاویں کرنے کی مجاز نہیں ہے جس صورت میں اُس مقدمہ میں ڈگری آخر کی ناراضی سے اپیل کی اجازت ہو (۴) کوئی درخواست نگرانی بناراضی ایسے احکام درمیانی کے پذیرا نہیں کیجاسکتی جن کی رو سے مقدمہ فیصل نہ کیا گیا ہو بلکہ جو محض اس غرض سے صادر کئے گئے ہوں کہ مواد اکٹھا کیا جائے تاکہ جسکی بنار پر آئندہ مقدمہ فیصل کیا جائے - لفظ مقدمہ مستعملہ دفعہ ہذا سے معمولی طور پر کل مقدمہ سے مراد ہے لیکن جبکہ علیحدہ کارروائیات ایک ہی مقدمہ سے پیدا ہوں مثلاً کارروائی برقائم کئے جانے مقدمہ کی جو بعدم پیروی ڈسمس ہوگیا ہو یا منسوخی ڈگری یکطرفہ کی جن کے لئے واضعان قانون نے علیحدہ چارہ کار اور مختلف ضابطہ مقرر کیا ہے اگر احکام متعلق ایسے معاملات کے ہوں جو ضمناً اثنائے سماعت مقدمہ میں صادر کئے گئے ہوں جس کا منشار یہ ہو کہ مثل میں کوئی مواد داخل کیا جائے یا اوسکو نکال ڈالا جائے بنفسہ فیصلہ مقدمہ نہیں ہیں کہ جن کی نگرانی قبل ختم ہونے مقدمہ کے ہوسکے (۵) بصورت حکم درمیانی کے جس کی ناراضی سے فوراً اپیل نہیں ہوسکتا چارہ جوئی حسب دفعہ ۱۰۵ کے بذریعہ عذرداری کے اوس اپیل میں جو بناراضی ڈگری آخر کیا جائے ہوسکتی ہے اور نہ بذریعہ درخواست نظرثانی کے (۶) درخواست حسب دفعہ ۱۱۵ بصورت ایسے احکام درمیانی کے مسموع نہیں کیجاسکتی

(۱) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۰۵ (۲) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۱۳ سنہ ۱۸۹۸ء صفحہ ۳۲ (۳) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۱۳ سنہ ۱۸۹۸ء صفحہ ۶۷ (۴) پنجاب ریکارڈ نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۹۹ء نظیراً پیش کیا گیا اور انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۷۶۸ سے تمیز کی گئی - پنجاب ریکارڈ نمبر ۱۳۱ سنہ ۱۹۰۲ء یہی مقدمہ پنجاب لارپورٹر نمبر ۸ سنہ ۱۹۰۲ء (۵) اودھ کیسس جلد ۱۱ صفحہ ۲۰۵ (۶) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۱۹ سنہ ۱۸۹۹ء صفحہ ۱۳۰

جن کے نا راضی سے کو اپیل نہیں ہو سکتا لیکن جنکے بابت دفعہ ۱۰۵ میں چارہ کار دیا گیا ہے کہ جسمیں یہ حکم ہے کہ برطبق اپیل بنا راضی ڈگری قطعی کے اون کی نسبت اعتراض کیا جا سکتا ہے۔ دفعہ ۶۲۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی سابق یا دفعہ ۱۰۵ مجموعہ ہذا میں کوئی ایسے الفاظ نہیں ہیں کہ جن سے حق اعتراض کرنے کا نسبت ایسے احکام کے جو موثر فیصلہ مقدمہ کے بلحاظ اوس کی روئیداد کے ہوں اور بعدم موجودگی کسی ایسی قید کے عدالت کو کوئی اختیار ایسی قید کا دفعہ ہذا میں داخل کرنے کا نہیں ہے (۱) کوئی درخواست نگرانی بنا راضی ایسے احکام درمیانی کے پذیرائی نہیں کیجا سکتی جن کی رو سے مقدمہ فیصل نہ کیا گیا ہو بلکہ جو محض اس غرض سے صادر کئے گئے ہوں کہ مواد اکٹھا کیا جاوے تاکہ جس کی بنا پر آئندہ مقدمہ فیصل کیا جائے (۲)

عدالت جو بلا اختیار عمل کرے

عدالت خفیفہ نے جسکو از روئے ایکٹ نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۶۵ع اختیار سماعت نالشات لگان صرف اس صورت میں جب دعویٰ معاہدہ پر مبنی ہو حاصل تھا غلطی سے یہ تصور کیا کہ قابض ماتحت جو اراضی پر اس اطلاع کے ساتھ قابض ہو کہ اُس کا پٹہ دہندہ زمیندار لگان کے ادا کرنے کا پابند تھا بذریعہ معاہدہ معنوی کے ذمہ وار ادا کرنے لگان کا زمیندار کو ہو جاتا ہے اور ڈگری بابت بقایا لگان کے بنام قابض ماتحت کے صادر کی تجویز ہوئی کہ بموجب دفعہ ہذا ہائیکورٹ کو اختیار منسوخ کرنے ڈگری مذکور کا حاصل ہے (۳)

ایک جج ضلع نے ایک نالش لگان کے فیصل کرنے میں یہ تجویز کی کہ از روئے دفعہ ۱۸۴ ایکٹ قبضہ اراضی بنگال کے عدالت سماعت کرنے سے اس نالش کے جس شکل سے کہ یہ مرتب کیگئی ممنوع ہے پس نالش کو ڈسمس کیا برطبق درخواست حسب دفعہ ہذا منسوخی فیصلہ صاحب جج ضلع کے یہ تجویز ہوئی کہ صاحب جج نے استعمال اپنے اختیار سماعت میں بے ضابطہ طور پر عمل کیا کیونکہ دفعہ ۱۸۴ کسی طرح پر متعلق مقدمہ نہ تھی پس فیصلہ مشار الیہ کا منسوخ ہونا چاہیے (۴) جس صورت میں کسی عدالت ضلع نے جو حسب دفعہ ۴ ایکٹ نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۴۱ع کے ظاہراً عمل کرتی تھی بلا تعمیل احکام دفعہ ۳ ایکٹ نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۴۱ع کے یہ ہدایت کی کہ ایک فہرست جائداد شخص متوفی کی تیار کی جاوے ہائیکورٹ نے حکم مذکور کو از روئے دفعہ ہذا بدین وجہ منسوخ کر دیا کہ وہ بلا اختیار کے صادر کیا گیا تھا (۵)

---

(۱) الہ آباد لا جرنل جلد ۱ صفحہ ۱۳۰ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۴ صفحہ ۵۹۲ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۱۶ صفحہ ۱۔

(۲) اودھ کیسیز جلد ۱ صفحہ ۸۰ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۲ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۴۲

(۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۶۸ *

مدعی نے بنام مدعا علیہما نمبر ۱ و ۲ نالش واسطے استقرار حق کے اور بنام دیگر مدعا علیہم واسطے خاص قبضہ آراضی کے دایر کی نالش کی جوابدہی محض مدعا علیہما نمبر ۱ و ۲ نے کی اور مدعی نے ڈگری حاصل کی مدعا علیہما نمبر ۱ و ۲ نے ایک اپیل عدالت جج ماتحت میں اور دوسرا اپیل ہائی کورٹ میں دایر کیا اور تجویز عدالت مرافعہ اولی کی بحال رکھی گئی بعد ازاں دیگر مدعا علیہم نے جو فریق اپیل نہ تھے درخواست منسوخی ڈگری یکطرفہ کی پیش کی اور منصف نے حکم دیا کہ وہ ڈگری یکطرفہ منسوخ کیجائے اور نالش نمبری ابتدائی پر قایم کی جائے۔ تجویز ہوئی کہ منصف کو کوئی اختیار منسوخی کرنے ڈگری کا جو بنام مدعا علیہ نمبر ۱ و ۲ کے صادر ہوگئی حاصل نہ تھا اور ڈگری یکطرفہ نہ تھی اور نہ وہ ڈگری اوس کی عدالت کی تھی بلکہ ایک عدالت بالادست کی تھی اور ہائی کورٹ کو حسب دفعہ ہذا منصف کے حکم کے منسوخ کرنے کا اختیار تھا (۱) دلال کا بوجہ نہ ہونے اختیار کے ذمہ دار قرار پانے کیلیے مدعی پر بار ثابت کرنے اس امر کا ہے کہ اختیار مذکور نہ تھا ڈگری کہ جس کی تائید میں کوئی شہادت نہ ہو بلا اختیار صادر کی گئی اور وہ حسب دفعہ ہذا منسوخ کی جاسکتی ہے (۲) جبکہ نالش مطالبہ خفیفہ کی تجویز منصف نے بصیغہ ابتدائی کی ہو اور اوس کا فیصلہ برطبق اپیل منسوخ ہوا ہو تو ہائیکورٹ پر ڈگری عدالت اپیل کا منسوخ کرنا اس طرح پر کہ وہ بلا اختیار سماعت صادر کی گئی تھی لازم ہے (۳)

عدالت ماتحت

ریزیڈنٹ عدن ماتحت ہائی کورٹ ہے (۴) لیکن عدالت مطالبہ خفیفہ حسب مراد دفعہ ۱۹۵ (۷) ضمن (ج) مجموعہ ضابطہ فوجداری ہائی کورٹ کے ماتحت نہیں ہے اور اس لئے اس کی عطا کردہ اجازت استغاثہ میں دست اندازی نہیں کر سکتی (۵) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۸۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۵ صفحہ ۹۰۹ - ڈسٹرکٹ رجسٹرار حسب مراد دفعہ ہذا کوئی عدالت نہیں اس لئے ہائی کورٹ اُس کی کارروائیات میں دست اندازی نہیں کر سکتا (۶) عدالت مطالبہ خفیفہ ریزیڈنسی ماتحت ہائی کورٹ ہے (۷)

(۱) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۹ ۱۸۴ (۲) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۴ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۳ صفحہ ۳۲۳ وہی مقدمہ مدراس لاجرنل جلد ۲ صفحہ ۱۸۰ وہی مقدمہ مدراس لا ٹائمس جلد ۶ صفحہ ۱۲۱ (اجلاس کامل) (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۴ صفحہ ۲۶۷ (۵) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۷ صفحہ ۱۳ وہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۳۸ کریمنل لاجرنل جلد ۱۱ صفحہ ۴۵۸ (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۶ وہی مقدمہ مدراس لاجرنل جلد ۷ صفحہ ۱۳ وہی مقدمہ مدراس لا ٹائمس جلد ۲ صفحہ ۲۶۷ ۔

(۷) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۵۸۸ ۔

کن حالات میں ہائی کورٹ دست اندازی نہیں کرسکتی۔

دفعہ ہذا میں یہ مندرج ہے کہ عدالت ہائی کورٹ اون مقدمات کی مسل طلب کرکے دست اندازی کرسکتی ہے جنکا اپیل ہائی کورٹ میں نہیں ہوسکتا اس لیے جن مقدمات کا اپیل ہوسکتا ہے اون میں اختیارات دفعہ ہذا کی عمل میں لانے کا اختیار ہائی کورٹ کو نہیں ہے (۱) اور ہائی کورٹ کلکتہ سے یہ بھی تجویز کی تھی کہ جن مقدمات میں استفسار ہوسکتا ہے اون میں بھی ہائی کورٹ کو اختیار نہیں ہے (۲) اور کسی حالت میں عدالت اختیارات دفعہ ہذا کے عمل میں لانے پر مجبور نہیں ہے چونکہ حکم عدالت نسبت نامنظوری درخواست فیصلہ ثالثی کا اپیل نہیں ہوسکتا اس لئے کہ وہ صرف حکم ہے اور ڈگری نہیں ہے لیکن ہائی کورٹ حسب دفعہ ہذا دست اندازی کرسکتی ہے (۳)

بحث اس امر کی کہ آیا ہائی کورٹ بلا درخواست کسی فریق کے حسب دفعہ ہذا عمل کرسکتی ہے یا نہیں۔

الفاظ دفعہ ہذا سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہائی کورٹ کو کسی مسل کے طلب کرنے کا اختیار ہے اور دفعہ ہذا میں اس امر کا کچھ ذکر نہیں ہے کہ کسی فریق مقدمہ کی درخواست پر یہ کارروائی کی جائے ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کی ہے کہ دفعہ ہذا کا اختیار ہائی کورٹ اوسی حالت میں عمل میں لاسکتی ہے کہ جب کسی فریق متعلق مقدمہ نے درخواست دی ہو چنانچہ ایک مقدمہ میں منصف نے یہ خیال کرکے کہ جج ماتحت نے اوس کے حکم کو بلا اختیار اپیل میں منسوخ کیا جج ضلع کو اطلاع کی اور جج موصوف نے باتفاق رائے منصف ہائی کورٹ میں رپورٹ کی ہائی کورٹ نے یہ تجویز کی کہ ایسی حالت میں ہائی کورٹ کو دست اندازی کرنے کا اختیار نہیں ہے (۴) لیکن ہائی کورٹ مدراس نے اس کے خلاف یہ تجویز کی کہ بلا کسی فریق مقدمہ کی درخواست کے ہائی کورٹ خود حسب دفعہ ہذا دست اندازی کرسکتی ہے (۵) اور یہ فیصلہ زیادہ تر صحیح اور موافق مضمون دفعہ ہذا کے معلوم ہوتا ہے۔ اور عدالت ہائی کورٹ کو اختیار ہے کہ بر طبق درخواست فریق ثالث کے حکم عدالت ماتحت کی نظر ثانی کرے (۶)

نگرانی بتحریک ایسے شخص کے جو فریق کارروائی نہ تھا۔

تجویز ہوئی کہ ہائی کورٹ محض بوجہ نہونے درخواست کسی فریق کے اپنے اختیارات نگرانی حسب دفعہ ہذا استعمال کرنے سے ممنوع نہیں ہے (۷)

(۱) ہائی کورٹ رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحات ۱۵ و ۱۳۷ (۲) ویکلی رپورٹر جلد ۶ صفحہ ۲۶ متفرق (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱۸ و جلد ۳۱ صفحہ ۵۰۴ (۴) کلکتہ لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۹۱ (۵) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۲۱۷ (۶) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶۹۵ (۷) اودہ کیس جلد ۲ صفحہ ۷ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۲ صفحہ ۲۳۷ +

اختیار جو اُس کو قانوناً حاصل تھا اُسے عمل میں نہیں لائی۔ | اگر عدالت جس سے معلوم کیا ہو کہ ایک فریق حصہ رسدی کا زیر دفعہ ۲۱۳ مستحق ہے۔ فریق مذکور کو دادرسی مذکور کے عطا کرنے سے انکار کرے تو گویا اُس نے اُس اختیار کے عمل میں لانے سے انکار کیا ہے جو اُس کو قانوناً حاصل تھا (۱)

نگرانی ہائی کورٹ متعلق ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۸۸۵ء قبضہ اراضی بنگال۔ | ہائی کورٹ کو یہ اختیار نہیں ہے کہ بناراضی حکم اسپیشل جج متعلق کرنے لگان کے اپیل دوم پذیر کرے یا جب دفعہ ہذا حکم مذکور میں دست اندازی کرے (۲) نالش مذکور ایک نالش لگان پنجاب زمیندار جب دفعہ ۱۵۳ ایکٹ قبضہ اراضی بنگال ہے اور چونکہ نالش ایسے منصف نے فیصل کی جس کو خاص طور پر اختیار دیا گیا تھا لہٰذا کوئی اپیل بناراضی فیصلہ مذکور روبرو جج ماتحت نہیں ہو سکتا اور نہ فیصلہ جج تحت مشعر منسوخی فیصلہ منصف کی ناراضی سے اپیل دوم ہو سکتا ہے لیکن ہائی کورٹ نے بصیغہ نظر ثانی فیصلہ جج ماتحت بوجہ خلاف اختیار ہونے کے منسوخ کیا (۳) جس صورت میں کہ فیصلہ عہدہ دار بندوبست کے رو سے مقدمہ جب دفعہ ۱۰۴ ضمن دوم۔ ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۸۸۵ء میں تجویز متعلق بحث حیثیت رعیت کے ہو اور وہ قبل مرتب ہونے سل مذکور کے صادر کیا گیا ہو اور بوقت مرتب ہونے سل کے کوئی تنازعہ نسبت صحت کسی اندراج کے بجز اندراجات لگان مقررہ کے نہ تھا تو تجویز ہوئی کہ حکم اسپیشل جج جو بر طبق اپیل بناراضی فیصلہ مذکور عہدہ دار بندوبست کے ایک ایسا حکم نہیں ہے جو مقدمہ حسب دفعہ ۱۰۶ میں صادر کیا گیا ہو اور اس لئے اپیل دوم بناراضی اس کے بحضور ہائی کورٹ دائر نہیں ہو سکتا نیز تجویز ہوئی کہ وہ مقدمہ ایک ایسا مقدمہ نہیں ہے جس میں دست اندازی ہائی کورٹ حسب دفعہ ہذا ضرور ہو (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۷۶۷۔

مصلحت کوئی وجہ نگرانی کی نہیں ہے | یہ امر کہ کوئی حکم خاص قرین مصلحت ہے یا نہیں کوئی ایسی بنا نہیں ہے جس پر ہائیکورٹ بصیغہ نگرانی حسب دفعہ ہذا دست اندازی کر سکے (۵)

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۲ صفحہ ۳۴۳ یہی مقدمہ مدراس لا جرنل جلد ۱۹ صفحہ ۳۰۷۔
(۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۵۹۶ (۳) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۸۳۵۔
(۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۱ صفحہ ۷۷۶ (۵) الہ آباد لا جرنل جلد ۹ صفحہ ۲۸۱ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۱۴ صفحہ ۷۶۶ یہی مقدمہ کریمنل لا جرنل جلد ۱۳ صفحہ ۳۰۲ مقدمہ ہذا میں انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۷ صفحہ ۶۴۲ کی تقلید کی گئی۔

صور تہائے داخل دفعہ ہذا | ڈگری عدالت مطالبہ خفیفہ کی جو کسی شہادت پر مبنی نہ ہو (۱) یا ایسی تنقیح پر مبنی ہو
جو دعویٰ میں پیدا نہ ہوتی ہو (۲) دعویٰ کی سماعت روئیداد پر کرکے دعویٰ کو عدم فریقین کے لئے خارج
کرنا (۳) عدالت اپیل کا حکم جس کے اوپر عدالت مرافعہ اولیٰ کا حکم دربارہ اخراج دعویٰ بوجہ عدم اختیار
سماعت بحال رہا (۴) واپسی عرضیدعویٰ واسطے پیش کرنے کے عدالت مجاز میں (۵) دعویٰ تقسیم میں حکم
ترمیم سند عا تقسیم بوجہ غلط اشتمال فریقین کے (۶) حکم جس کے اوپر تقرر ثالثان ناجائز طور پر عمل میں
آیا (۷) یا جس کے رو سے فیصلہ ثالثی کے داخل کرانے سے انکار ہوا (۸) حکم جس کے رو سے تا فیصلہ
اپیل درخواست اجرائے نامنظور کی گئی (۹) حکم نامنظوری نیلام جبکہ نیلام فریب آمیز ہو (۱۰) اندرون
دفعہ ہذا داخل ہیں۔ نیز ملاحظہ کرو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۵۴۲ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۵
صفحہ ۴۰۷ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۳۷ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۴ و جلد ۲۵
صفحہ ۱۳۱۔ نیز حکم دربارہ منظور کرنے درخواست بابت تنسیخ ڈگری یکطرفہ بعد میعاد کے (۱۲) و حکم
دربارہ ترمیم ڈگری (۱۳) حکم نامنظور دلائی جانے حصہ رسدی کے اجرائے ڈگری میں (۱۴) حکم ڈسٹرکٹ جج
کا جس کے رو سے ایک وثیقہ نیز بلا اسٹامپ نامنظوری کیا گیا حالانکہ عدالت اول نے اسے داخل
کر لیا تھا (۱۵) ڈسٹرکٹ جج کا روپیہ ادا کردہ صاحب کلکٹر زیر ایکٹ حصول اراضی کی واپسی کا حکم دینا (۱۶)
حکم نامنظوری درخواست اجازت دعویٰ بصیغہ مفلسی بوجہ اس کے کہ درخواست کنندہ کی پاس سارٹیفکٹ
زیر ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۸۹ء نہ تھا (۱۷)

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۹۸ و ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۷ء صفحہ ۴۳ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۱ صفحہ ۶۱۷ (۳) انڈین لارپورٹ
الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۸۶ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۳۶ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۶۴۲ (۶) انڈین لارپورٹ
بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۴۰۲ (۷) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۴۱۴ (۸) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۶۸ (۹) انڈین
لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۶۴۲ (۱۰) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۰ صفحہ ۸ یہی مقدمہ انڈین اپیل جلد ۱۹ صفحہ ۵۴ (پریوی کونسل)
(۱۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۶۴ (۱۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۴۵ و ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۵ء صفحہ ۴۳
(۱۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۱۷۷ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۹۲ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۶
صفحہ ۲۴۴ (۱۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۵ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۸۳ (۱۵) انڈین لارپورٹ
بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۲۳۷ (۱۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۵ صفحہ ۴۰ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ
جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۳۹۔
(۱۷) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۴۵۴

درخواست تجویز ثانی فیصلہ بعدالت مطالبہ خفیفہ کا غلطی سے اس وجہ پر نامنظور کر دیا جانا - کہ اُس پر رسوم عدالت مناسب نہیں ہے (۱) دفعہ ہذا کے معنوں میں آتے ہیں - نیز ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۵۰۹ - مگر عدالت جس کو اختیار سماعت حاصل ہے - صرف اس وجہ سے کہ اُس نے غلط فیصلہ کیا ہے - یہ نہیں کہا جا سکتا - کہ اُس نے استعمال اپنے اختیار سماعت کا ناجایز یا واقعی بیضابطگی کے ساتھ حسب مراد دفعہ ہذا کے کیا ہے (۲) چونکہ صاحب ڈسٹرکٹ جج نے ایک حکم صادر کیا جس میں سایل کو یہ ہدایت کی گئی - کہ وہ ایک فیصلہ ثالثی عدالت میں پیش کرے جو کہ سایل نے بطور ثالث منجانب کسی خاص فریقین کے تحریر کیا تھا اور اُسپر دستخط کئے تھے لیکن ابھی فریقین مذکور کے حوالہ نہیں کیا تھا - اس لئے سایل نے بعدالت عالیہ چیف کورٹ درخواست نگرانی بابت حکم مذکور دی اور بیان کیا - کہ منجملہ فریقین مذکور ایک نے عدالت ماتحت میں درخواست برائے ادخال فیصلہ ثالثی زیر دفعہ ۵۲۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی پیش کی تھی اور کہ ثالثی منظور کرنے میں سایل کا مفت کام کرنے کا منشا نہیں تھا اور کہ تا حال سایل کو اسکا محنتانہ وصول نہیں ہوا جس کی ادائیگی سے جو فریقین جنہوں نے مقدمہ سپرد ثالثی کیا انکاری تھے اور کہ ایسے محنتانہ کے عوض سایل کو حق گرفت فیصلہ ثالثی پر حاصل تھا اور کہ بصورت پیش کرنے فیصلہ ثالثی بعدالت سایل کے واسطے اپنا محنتانہ وصول کرنے کے لئے کوئی چارہ جوئی نہیں رہیگی - سایل نے یہہ عذرات عدالت ماتحت میں اٹھائے لیکن عدالت موصوف نے ان عذرات کو نامنظور کیا اور سایل کو دس روز کی مہلت بدین غرض دی کہ وہ عدالت عالیہ چیف کورٹ سے ایک حکم تحتی خود حاصل کرے - منجانب رسپانڈنٹ حال یہ عذر کیا گیا تھا کہ درخواست چل نہیں سکتی اور کہ عدالت عالیہ چیف کورٹ کو مداخلت نہیں کرنی چاہئے - کیونکہ سایل کے واسطے دیگر اور زیادہ تر مفید چارہ جوئیاں تھیں اور کہ سایل کا کوئی حق گرفت فیصلہ ثالثی پر نہ تھا - تجویز ہوئی کہ سایل درخواست متنازعہ پیش کرنے کا مجاز ہے - اور کہ عدالت عالیہ چیفکورٹ کو اُس کی سماعت کا اختیار حاصل ہے (۳)

گواہان پیش شدہ کا اظہار لینے سے انکار کرنا (۴) یا شہادت ناقابل پذیرائی کو پذیرا کرنا (۵) بخلاف انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۷۷ - حکم مشعر تقرر کیوریٹر (۶) حکم مشعر تقرر فیس حفاظت جایداد نابالغ زیر دفعہ ۱۲ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۹۰ء (۷) ایسے رہن میں جو بشرط بیع بالوفا نہ ہو - حکم واسطے جاری

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۶۰۴ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۳۲ و الہ آباد لا جرنل جلد ۴ صفحہ ۳۹۴
(۲) نمبر ۲ سنہ ۱۸۹۰ء و ۶۴ سنہ ۱۸۰۹ء و ۶۴ سنہ ۱۸۸۵ء (۳) نمبر ۲ سنہ ۱۸۹۵ء (۴) نمبر ۵ سنہ ۱۸۸۸ء (۵) نمبر ۶۸ سنہ ۱۸۹۶ء (ب)
(۶) نمبر ۶۶ سنہ ۱۸۸۲ء (ب) (۷) نمبر ۴۴ سنہ ۱۹۰۱ء پنجاب ریکارڈ -

کرنے نوٹس کے (۱) بھی اس دفعہ میں داخل ہیں ٭

ایک مدیون جس کے مقابلہ میں بہت سی ڈگریات صادر ہوئی تہیں اوس نے درخواست دیوالہ قرار پانے کی عدالت میں داخل کی اور وہ درخواست منظور ہو کر اوس کی جایداد کی سپردگی کا حکم صادر ہوا ایک دائن نے اس سے قبل جایداد مدیون کی اپنی ڈگری میں قرق کرالی تھی اور حکم نیلام جایداد مذکور جج ضلع سے حاصل کرلیا اب دوسرے ڈگریدار نے دیگر جائیداد مدیون اپنی ڈگری کے اجرا میں قرق کرانی چاہی اور یہ بھی درخواست اوس نے کی کہ نیلام سے جو مقدمہ ڈگریدار اول الذکر میں روپیہ وصول ہوا اُس میں سے حصہ رسدی اوس کو ملے ڈسٹرکٹ جج نے تجویز کیا کہ حکم سپردگی ہر دو درخواستہا کا مانع ہے۔ تجویز ہوی کہ اول حکم منسوخی درخواست واسطے جدید قرقی درست تھا دویم حکم منسوخی درخواست واسطے تقسیم رسدی غلط تھا اور ہائی کورٹ مجاز ہے کہ بر طبق نگرانی اوسکو منسوخ کرے (۲)

دفعہ ہذا کس مقدمہ سے متعلق نہیں ہوتی۔

دفعہ ہذا اس مقدمہ سے متعلق نہیں ہوتی جہاں کہ حکم جس کی نظر ثانی کی استدعا ہے مصدرہ ہائی کورٹ ہے۔ عدالت جس کا ذکر دفعہ ہذا میں کیا گیا ہے وہ عدالت علاوہ ہائی کورٹ کے ہے (۳)

بنائے جائز واسطے استعمال اختیارات نظر ثانی

حسب دفعہ ۱۷۔ ایکٹ عدالتہائے مطالبات خفیفہ نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۷ء جمع کرنا زر ڈگری کا دینا ضمانت کا ایک شرط ماقبل منظوری درخواست منسوخی ڈگری یکطرفہ کی ہے اور اگر باوجود عدم تعمیل ان مقتضیات کے عدالت کوئی درخواست حسب دفعہ ۱۷۔ ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۷ء منظور کرلے اور اُسپر عمل کرے تو ایسی کارروائی ایک بنائے جائز واسطے استعمال اختیارات نظر ثانی ہائی کورٹ کے حسب دفعہ ۲۵۔ ایکٹ مذکور ہے (۴)

نظر ثانی کے استعمال کرنیمیں عدالت کا اختیار تمیزی۔

ایک منصف نے ایک مقدمہ میں تجویز ثانی بر بنائے ایسی وجہ کی منظور کی تھی جو قانوناً کوئی وجہ منظور کرنے درخواست تجویز ثانی کی نہ تھی لیکن نتیجہ اوس حکم کا جو اونہوں نے بر طبق تجویز ثانی صادر کیا یہ ہوا کہ ڈگری صحیح صادر ہوئی اور پہلی غلط ڈگری منسوخ ہوئی۔ صاحب جج ضلع نے اپیل بنا راضی حکم منصف مشعر منظوری تجویز ثانی بر بنائے ایسی وجہ کے منظور کیا جس کی بنا پر اون کو اپیل کے منظور کرنیکا اختیار حسب آرڈر ۴۷ رول ۷

(۱) نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۹۶ء (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۷۲ نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۵۰۸

(۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۷ صفحہ ۵۱۴ (۴) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۲۰ سنہ ۱۹۰۰ء صفحہ ۱۴۱ ایسی مقدمہ

الہ آباد لا جرنل جلد ۵ صفحہ ۲۹ ٭

حاصل نہ تھا- بنا راضی اوس حکم کے جو صاحب جج نے اس مقدمہ میں بصیغہ اپیل صادر کیا تھا ہائی کورٹ میں بصیغہ نظر ثانی تحریک کیگئی- تجویز ہوئی کہ طریقہ مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ صرف صاحب جج ضلع کا حکم منسوخ ہونا چاہئے اور منصف کا حکم شعر منظوری درخواست تجویز ثانی برقرار کیا جاوے کیونکہ گو حکم آخرالذکر اصولاً غلط تھا مگر اوس کا نتیجہ صحیح تھا (۱)

غلطی عدالت مطالبہ خفیفہ کی نسبت امر حد سماعت کے

غلطی عدالت مطالبہ خفیفہ نسبت بحث حد سماعت کے ایسی نہیں کہ جس سے دست اندازی ہائی کورٹ کی حسب دفعہ ہذا جائز ہو (۲)

صورتہائے خارج از دفعہ ہذا

حکم برطبق اپیل جس کے رو سے یکطرفہ ڈگری منسوخ ہوئی (۳) حکم ڈسٹرکٹ جج کا برطبق اپیل احکامات جس کے رو سے نیلام منظور کیا گیا (۴) حکم واسطے ادخال ضمانت کے برطبق درخواست زیر دفعہ ۹- ایکٹ وراثت (۵) اس دفعہ کے اندر نہیں آتے- نیز ملاحظہ ہو انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۷۹۳ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۵۴۷ و انڈین لار پورٹ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۵۵۱ و انڈین لار پورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۱۶۷- دفعہ ہذا کا دایرہ عمل نہایت محدود ہے اور جن صورتوں میں کہ عدالتہائے تحت کسی سوال قانون یا واقعہ کے فیصلہ کرنے کا اختیار رکھتے ہیں- اور اس اختیار کو استعمال کرتی ہیں- عدالت ہائی کورٹ کو ان معاملات میں دست اندازی کا حق نہیں ہے (۶) فیصلہ اور ڈگری کی غلط تعبیر (۷) اور عدالت کے فروگذاشت درباب ویسی فیصلہ ثالثی جسمیں ایسے معاملات طے کئے گئے ہوں جو سپرد ثالثی نہ کئے گئے تھے- قابل نگرانی نہیں (۸) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۹۳ ۱۹۰۲ء پنجاب ریکارڈ*

ہائیکورٹ دست اندازی کب کریگی اور کب کریگی

جہاں اپیل ہو سکتا ہو (۹) مثلاً جہاں عرضید عولی (۱۰)

(۱) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۱۹۰۱ صفحہ ۱۸۹۹ء صفحہ ا یہی مقدمہ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۱۵۲ (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۴۸۲ و ۴۹۲ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۸۷ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۶ کا حوالہ دیا گیا- انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹۳ صفحہ ۷۴۳ - یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۵ اصفحہ ۵۴۷ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۸۳۲ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۷۹۹ (۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۷۹۰ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۶۴۴ (۷) نمبر ۶ ۱۸۹۱ء پ (۸) نمبر ۸۸ ۱۹۰۲ء پ (۹) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۸ و ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۵ء صفحہ ۲۰۴ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۳۸۳ و جلد ۱۲ صفحہ ۵۸۱ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۲۰ و کلکتہ لارپورٹر جلد ۱۲ صفحہ ۹۴ و ۴۸ و ۱ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۴۲ و ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۴ء صفحہ ۲۲۳ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۵۲۰ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۵۵ و انڈین الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۹۴ و جلد ۸ صفحہ ۱۰۸ و اودہ کیس جلد ۵ صفحہ ۳۷۷ (۱۰) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۹۱*

عدالت ہائی کورٹ بقبضہ نگرانی صاحب جج کے حکم درمیانی بشمول انتقال مقدمہ محکومہ دفعہ ۲۴ میں دست اندازی نہ کرے گی (۱)

یا یادداشت اپیل بوجہ عدم میعاد نامنظور ہوا ہے (۲) یا جبکہ اپیل ثانی ہوسکتا ہے (۳)، ہائی کورٹ اختیارات زیر دفعہ ہذا استعمال نہ کرے گی۔ بطور عام قاعدہ کے عدالت چیفکورٹ اپنے غیر معمولی اختیارات بصیغہ نگرانی حسب دفعہ ۷۰۔ ایکٹ عدالتہائے پنجاب ترمیم شدہ بروئے ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۹۹ء کو اس وجہ پر کام میں نہیں لائیگی۔ کہ کسی عدالت ماتحت نے ایسے اختیار سماعت کا استعمال کیا ہے جو قانوناً اُس کو حاصل نہ تھا یا کہ عدالت مذکور کسی ایسے اختیار سماعت کا استعمال کرنے سے قاصر رہی ہے جو بطور مذکور اُسکو حاصل تھا یا اپنے اختیار سماعت کے استعمال میں اہم بیضابطگی کے ساتھ کاربند ہوئی ہے۔ جبتک کہ اُس شخص کو جو حق تلفی خود کا اظہار کرے کوئی دیگر چارہ جوئی حاصل ہو جس سے وہ دادرسی مستدعیہ حاصل کرسکتا ہو (۴)، رسپانڈنٹ بموجب دفعہ ۳۳۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایک مدیون ڈگری کا ضامن بنگیا اور اُس نے یہ ذمہ کیا کہ نامبردہ کو عدالت میں حسب حکم ہوگا پیش کردیگا۔ اور کہ نامبردہ ایک ماہ کے اندر دیوالیہ قرار دئے جانے کی درخواست کریگا مدیون ڈگری نے دیوالیہ قرار دیئے جانے کی درخواست حسب ضابطہ پیش کی۔ مگر اُس کی درخواست ایک حاضری کے بعد بوجہ عدم پیروی خارج کیگئی۔ اسپر ڈگریدار نے درخواست اجرائے ڈگری خود برخلاف ضامن پیش کی جسکو صاحب ڈسٹرکٹ جج نے بایں وجہ نامنظور کیا کہ ضامن کا فرض پورا ہوچکا ہے ڈگریدار نے چیف کورٹ میں اپیل دائر کیا۔ اور جب عدالت موصوف نے یہ فیصلہ کیا کہ ایسا حکم قابل اپیل نہیں ہے۔ دیکھو نمبر ۸۷ سنہ ۱۹۰۲ء پ۔ تو ڈگریدار نے درخواست نگرانی حسب دفعہ ۷۰ (۱) (الف) ایکٹ عدالتہائے پیش کی۔ بہ پیروی مقدمہ جوتی مل بنام کوٹس (۵)، یہ قرار دیا گیا کہ چونکہ ڈگریدار کو رسپانڈنٹ کے برخلاف بروئے ضمانت حق نالش حاصل ہے اور سوال متعلقہ نہایت وقعت کا ہے۔ پس یہ معاملہ ایسا نہیں ہے جسمیں چیفکورٹ کے غیر معمولی اختیارات نگرانی دفعہ ۷۰ (۱) (الف) ایکٹ عدالتہائے کا استعمال کیا جانا چاہئے۔ مقدمہ بنام جمنا داس (۶) تمیز کیا گیا (۷)، اجلاس کامل سے حسب ذیل قرار دیا گیا اول یہ کہ ایسی صورت میں اختیار سماعت کا نقص ہوتا ہے۔ اگر صاحب ڈویژنل جج ایسے اپیل کو جو بموجب احکام دفعہ ۳۹ (الف) ایکٹ عدالتہائے پنجاب صاحب ڈسٹرکٹ جج کو پہونچتا ہو عدالت ابتدائی سے براہ راست

(۱) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۲ سنہ ۱۸۸۲ء صفحہ ۶۲ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۴۲ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۰ صفحہ ۱۵ (۴) نمبر ۱۵ سنہ ۱۹۰۱ء چ (۵) نمبر ۱۵ سنہ ۱۹۰۱ء چ (۶) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۸۳ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۳ء صفحہ ۱۶۸ (۷) نمبر ۸ سنہ ۱۹۰۳ء پنجاب ریکارڈ۔

سماعت کرلے - فریقین نالش کی رضامندی اور منظوری سے عدالت اختیار سماعت محدودہ کو اختیار سماعت حاصل نہیں ہو سکتا دوئم یہ کہ بموجب دفعہ ۷۰ (الف) ایکٹ عدالتہائے پنجاب مجریہ سنہ ۱۸۸۴ء عدالت چیفکورٹ پر بصیغہ نگرانی اُس صورت میں بھی مداخلت کرنا واجب نہیں ہے کہ جب اختیار سماعت میں نقص مذکور سے فتور انصاف کا نتیجہ براہ راست نہ نکلا ہو (۱)

ہائی کورٹ اختیارات نگرانی اُن صورتوں میں استعمال نہ کریگا جس میں اور چارہ جوئی فریق ضرر رسیدہ کے لئے موجود ہے (۲) مگر ملاحظہ ہو - انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۶۳ - یا جبکہ ضرر رسیدہ فریق اپنی حق ثابت کرنے کے لئے مقدمہ نمبری دائیر کرسکتا ہے (۳)

محض غلطی قانونی یا غلط تعبیر کسی دستاویز کی فی نفسہ ایسی وجہ نہیں ہوتی جسکی بناء پر ہائی کورٹ دست اندازی کرسکے - الّا جبکہ کوئی عدالت کسی ضروری تحریری شہادت کو نظر انداز کریں یا اُس کی تعبیر غلط طور پر نا واجب اصرار کیساتھ کرے - ایسی صورت میں عدالت مذکور بے ضابطگی اہم سے عمل کرتی ہے (۴) جبکہ کوئی حکم بدوں اختیار سماعت صادر کیا گیا ہو - تو ہائی کورٹ دست اندازی کرسکتی ہے (۵) ہائی کورٹ کو اختیار ہے کہ ان صورتوں میں جسمیں اپیل نہیں ہو سکتا ہے - اگر اپیل دائیر کیا جائے تو اُس کو درخواست زیر دفعہ ہٰذا تصوّر کرکے اِس پر عمل کرے (۶)

غلطی قانونی | یہ نالش عدالت جج ماتحت میں دائیر کیگئی تھی مگر ایک جزو دادرسی حسب دفعہ ۷۷ - ایکٹ مزارعان پنجاب نمبر ۱۶ سنہ ۱۸۸۷ء عدالت کے سماعت سے خارج تھا اور بحث اختیار سماعت عدالت ایک امر تنقیح طلب تھا یہ کل مقدمہ واسطے سپرد ثالثان کیا گیا اونہوں نے اپنا فیصلہ ثالثی ارسال کیا اور منجملہ دیگر اُمور نزاعی کے اونہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ مقدمہ قابل سماعت عدالت دیوانی تھا عذرات نسبت فیصلہ ثالثی کے نامنظور کیئے گئے تھے اور درخواست اوس کے منسوخی کی جج ماتحت نے نامنظور کی اور حاکم موصوف نے حسب دفعہ ۵۲۲ ضابطہ دیوانی سابق مطابق ضمیمہ دوم فقرہ ۱۶ ضابطہ دیوانی حال ڈگری مطابق فیصلہ کے صادر کی اور اوس سے تجاوز نہیں کیا درخواست نظر ثانی ڈگری حسب دفعہ ہٰذا عدالت چیفکورٹ میں پیش کیگئی اور وہ منظور ہوئی تجویز ہوئی کہ اپیل بنا راضی اس ڈگری کے نہیں ہو سکتا لہٰذا فیصلہ اجلاس کامل چیف کورٹ پنجاب بحال رکھا جاتا ہے درخواست نظر ثانی ناقابل پذیرائی تھی وہ مثلاً ایک درخواست منسوخی فیصلہ ثالثی تھی اور پیش نہیں کی جاسکتی تھی (۷) کوئی دستاویز جو ولی

(۱) پنجاب ریکارڈ نمبر ۳۶ سنہ ۱۹۰۲ء (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۴۰۵ جلد ۱ صفحہ ۳۸۳ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۹ء صفحہ ۱۵ وانڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۱۹ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۳۳۵ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۱ - (۴) پنجاب ریکارڈ نمبر ۱۰۶ سنہ ۱۹۰۴ء (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۱۳۰ (۶) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۵۵۵ (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۹ صفحہ ۱۶۷ اسی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۲۶ یہی مقدمہ انڈین اپیل جلد ۲۹ صفحہ ۵۱ -

نابالغ نے بحیثیت ولی تحریر کی ہو مگر اسمیں صرف علیحدہ ذاتی ادا کا منجانب ولی کے ہو اور نابالغ کی جائداد پر بار عاید کیا گیا ہو باوجود ان امور کے نابالغ پر قابل پابندی ہے بشرطیکہ وہ بابت ایسے قرضہ ماقبل کے تحریر کیگئی ہو جو نابالغ پر قابل پابندی تہا غلط رائے نسبت قانون کے عدالت ماتحت کی کوئی وجہ دست اندازی کی منجانب ہائیکورٹ حسب دفعہ ہذا کے نہیں ہے لیکن جبصورت میں کہ مقدمہ کی سماعت عدالت ماتحت نے مناسب طور پر نہ کی ہو اور غلطی قانونی غالباً نتیجہ ایسی تجویز ناقص کا ہو تو ہائی کورٹ اس بنا پر دست اندازی کرے گی کہ عدالت ماتحت نے حسب مراد دفعہ ہذا بے ضابطگی اہم کارروائی میں کی (۱) ایک نالش میں جو ایک دستاویز پر مبنی تہی جسپر ایک آنہ اسٹامپ لگایا گیا تہا جسپر دو خط متوازی ایک جانب سے دوسری جانب تک کہنچے گئے تہے عدالت نے یہ تجویز کی کہ وہ ایک پرامیسری نوٹ تہا جسکا روپیہ دیگر نہج پر بجز عندالطلب کے واجب تہا اور یہ کہ وہ بسبب اسوجہ سے اسٹامپ حسب ضابطہ نہ تہا اور وہ شہادت میں ناقابل مقبولی تہا بصیغہ نظر ثانی حسب دفعہ ہذا یہ حجت کی گئی کہ عدالت نے باستعمال اپنے اختیار کے بے ضابطگی اہم کی کیونکہ فیصلہ نسبت مقبولی دستاویز کے غلط تہا اور وجہ اوس غرض فیصلہ کے عدالت نے تجویز دعویٰ مدعی کی جہانتک کہ وہ دستاویز مذکور پر مبنی تہا جو پرامیسری نوٹ تجویز ہوئی تہی نہیں کی۔ تجویز ہوئی کہ دفعہ ہذا ایسے مقدمہ سے جیسا کہ یہ ہے متعلق نہیں ہے (۲) عدالت خفیفہ میں ایک درخواست جو حسب دفعہ ۲۰۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی سابق کیواسطے کرنے ڈگری کے مطابق تجویز کے گذاری تہی اس بنا پر نامنظور کی کہ اُس سے پہلے کی ایک درخواست بوجہ عدم پیروی کے ڈسمس ہوئی تہی اور سائیل کو لازم تہا کہ اندر ایک مہینہ کے تاریخ ڈسمسی سے درخواست کرتا اور اب درخواست بعد از وقت ہے۔ ہائی کورٹ میں درخواست حسب دفعہ ہذا واسطے منسوخی حکم مذکور کے گذری اسپر تجویز ہوئی کہ ہائی کورٹ دست اندازی نہیں کر سکتی (۳) سائیل نے نالش دلاپانے ۲۳/ /۲ کی بابت بقایا لگان کے فریق مخالف پر دایر کی مدعا علیہم نے نسبت دعویٰ کے عذر نہیں کیا بلکہ یہ درخواست کی کہ قسطبندی سے روپیہ وصول کیا جائے منصف نے تین اقساط سالانہ میں روپیہ کے ادا کرنے کا حکم دیا۔ تجویز ہوئی کہ ڈگری لگان حسب ایکٹ قبضہ اراضی بنگال قسطبندی کے ساتھ صادر نہیں کی جا سکتی حسب آرڈر ۲۰ رول ۱۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایسی ڈگری سے متعلق نہیں ہے منصف نے صرف غلطی قانونی کی اور نہ غلطی استعمال اختیار سماعت میں حسب مراد دفعہ ہذا کے (۴)

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۱ صفحہ ۵۸ سنہ (۲) اودہ کیس جلد ۹ صفحہ ۱۰۷ (۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۵۱ (۴) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۸۵۷

نظرثانی کارروائیات عدالتی

اجلاس کامل سے تجویز ہوئی کہ از روئے دفعہ ۱۵ - اسٹیٹیوٹ ۲۴ و ۲۵ع جلوس وکٹوریا باب ۱۰۴ کے ہائی کورٹ مجاز ہے کہ باستعمال اپنے اختیار نگرانی کے کسی عدالت ماتحت کو یہ ہدایت کرے کہ اپنا کار منصبی کرے یا جن معاملات میں اوس کو اختیار سماعت حاصل نہ ہو کارروائی کرنے سے باز رہے کہ جس کی نسبت اوس کو اختیار سماعت حاصل نہ ہو مگر ہائی کورٹ مجاز نہیں ہے کہ باستعمال اس اختیار کے احکام کسی عدالت ماتحت میں اس بنا پر دست اندازی کرے یا اُن کو صحیح کرے کہ حکم عدالت ماتحت کا بربنائے ایک غلطی قانون یا غلطی واقعات کے صادر ہوا ہے اختیار ہائی کورٹ کا نسبت کرنے ہدایت کے جج ماتحت کو دربارہ کرنے اُس کے کار منصبی کے انہی مقدمات پر محدود نہیں ہے کہ جنہیں حاکم موصوف سماعت یا فیصل کرنے کسی نالش یا درخواست سے جو اندر اُس کے حد اختیار کے ہو انکار کرے - یہ بھی تجویز ہوئی کہ لفظ ”نگرانی“ مستعملہ دفعہ ۱۵ - ایکٹ فرمان شاہی کی منشا میں اختیار عدالتی یا اختیارات مشابہ اختیار عدالتی علاوہ اون کے جو عدالت کو از روئے دفعہ ہذا عطا کئے گئے تھے داخل ہے اور اب وہ اختیارات مذکور پر حاوی ہے مگر بطور مناسب تسلیم ہو سکتا ہے کہ دفعہ ہذا سے وہ حد ظاہر ہوتی ہے کہ جب تک عدالت کو معمولی طور پر تجاویز اُن عدالتہائے ماتحت میں جن کو تنہا اختیار تجویز اور فیصل کرنے ایسے جملہ مباحثات قانونی اور واقعات کا دیا گیا ہے جو اُن نالشات میں پیدا ہوں کہ جن کی نسبت ان کو تنہا اختیار سماعت حاصل ہے اور جن میں اون کے فیصلجات قانوناً قطعی قرار دیئے گئے ہیں دست اندازی کرنا چاہیے (۱)

عدالت کو اختیار نظر ثانی غلط حکم کا جو اُس سے صادر ہو حاصل ہے

عدالت جس نے مقدمہ کو بموجب غلط دفعہ کے فیصل کیا ہو اُس کو اختیار ہے کہ فیصلہ مذکور کی نظر ثانی کرے اور اپنے حکم کو بوجہ کافی منسوخ کرے ہائی کورٹ حسب دفعہ ہذا اُس صورت میں دست اندازی نہ کرے گی جبکہ عدالت ماتحت نے اپنے حکم سابق کو اس طرح پر منسوخ کرنے میں نتیجہ صحیح اخذ کیا ہو گو اُس نے بموجب غلط دفعہ مجموعہ کے عمل کیا ہو (۲)

عدالت کو نگرانی کرتے وقت کیا دیکھنا چاہیے -

عدالت کو نگرانی کرتے وقت یہ دیکھنا چاہیے کہ آیا حکم مصدرہ عدالت ماتحت واسطے اغراض انصاف مابین فریقین کے مناسب تھا اور نہ یہ کہ ایک یا دوسرے فریق کو مضرت پہونچی (۳)

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۴ - یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۶ سنہ ۱۸۸۶ع صفحہ ۳۰۹ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۴۴ یہی مقدمہ مدراس لا ٹیمس جلد ۵ صفحہ ۲۲ (۳) الہ آباد لا جرنل جلد ۹ صفحہ ۲۰۷ -

اختیار سماعت ایک فریق مقدمہ نے جج ماتحت کے پاس ایک خط و شکایات تحریری جسمیں ایک وکیل کی نسبت اتہام بداعمالی پیشہ کا لگایا تھا بھیجا بر طبق اس کے جج ماتحت نے حسب دفعہ ۱۴ - ایکٹ اشخاص قانون پیشہ تحقیقات کی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ موصوف الیہ نے وکیل کو اجازت دی کہ ایک گواہ پر جو اُن کے روبرو اثنائے تحقیقات میں پیش ہوا تھا مقدمہ حلف دروغی کا استغاثہ دائر کرے اور اس حکم کو جج ضلع نے بحال رکھا - تجویز ہوئی کہ جج ماتحت کے حکم میں داست اندازی کرنے کا اختیار ہائی کورٹ کو خواہ حسب دفعہ ۱۹۵ یا دفعہ ۴۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری یا دفعہ ہذا نہیں ہے (۱) ایک ڈگری مشعر تقسیم جایداد غیر منقولہ مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ء کے اجرا میں ایک تنازعہ دربارہ اجرا نسبت جزو جایداد مذکور کے پیدا ہوا اور سنہ ۱۸۸۱ء میں یہ امر قطعی طور پر طے ہو گیا کہ ڈگری میں صراحت جایداد ناقص تھی اور اس وجہ سے ڈگری غیر قابل اجرا ہے ماہ مئی سنہ ۱۸۸۵ء میں بر طبق درخواست ڈگریدار کے عدالت نے ایک حکم مشعر ترمیم ڈگری صادر کیا اور وہ ترمیم نسبت ایک غلطی حساب کے تھی مدیون نے اس حکم کی نگرانی کی درخواست ہائی کورٹ میں ان وجوہ سے دی کہ ترمیم ڈگری میں تمادی عارض ہے اور درحالیکہ خود ڈگری میں تمادی عارض تھی اور قطعی طور پر وہ غیر قابل اجرا قرار پائی تھی تو عدالت نے اوس کی ترمیم کرنے میں اپنے اختیار سے تجاوز کیا - تجویز ہوئی کہ درخواست نگرانی نامنظور ہونی چاہیئے اور ہائی کورٹ کی اس درخواست کی سماعت کا اختیار حسب دفعہ ہذا بلحاظ نظر پریوی کونسل انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۶ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۱۱ حاصل نہیں ہے (۲) ہائی کورٹ اور جج ضلع کو یہ اختیار نہیں ہے کہ حسب دفعہ ۴۷۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری بابت ایسے جرم کے جس کا ارتکاب روبرو عدالت مطالبہ خفیفہ کے کیا گیا مقدمہ قایم کئے جانے کی ہدایت کرے ہائی کورٹ خود ایسے مقدمہ میں حسب دفعہ ۱۹۵ ضمن (ب) مجموعہ ضابطہ فوجداری اجازت عطا کرنے سے ممنوع ہے کیونکہ عدالت مطالبات خفیفہ مفصل حسب منشاء دفعہ ۷ ضمن (ج) اوس کی ماتحت نہیں ہے اور نہ وہ حسب دفعہ ۱۹۵ ضمن (۶) حکم جج ضلع میں مشعر منسوخی اجازت عطیہ عدالت مطالبہ خفیفہ میں دست اندازی کر سکتی ہے لیکن ہائی کورٹ کو حسب دفعہ ہذا منسوخی حکم جج ضلع کا اختیار ہے (۳)

بے ضابطگی عظیم دفعہ ہذا متعلق ہے - جبکہ تنقیحات قایم کرنے میں بے ضابطگی اہم اور مقدمہ کے سمجھنے میں جیسا کہ فریقین نے عدالت میں بغرض فیصلہ پیش کیا غلط فہمی وقوع میں آئی ہو (۴)

(۱) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۲۸ سنہ ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۷۳ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۱ صفحہ ۳۸ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۵ صفحہ ۴۹۷ یہی مقدمہ کریمنل لا جرنل جلد ۹ صفحہ ۹۴ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۵۰۹ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۵۱۹ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۸۲ (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۷ صفحہ ۱۳ (۴) نمبر ۱۰۸ سنہ ۱۸۹۰ء و نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ۔

حکم نامنظوری یا ڈسمسی نالش کہ واقعات سے کوئی بنائے دعویٰ پیدا نہیں ہوتی درحالیکہ اگر وہ واقعات راست ہوں تو اس سے بنائے دعوائے پیدا ہوتی ہے (۱) اپیل کا اس وجہ پر ڈسمس کرنا کہ وہ اصول انصاف دادگستری وایمان کے خلاف ہے (۲) حکم عدالت کہ مسئلہ نزاع فیصل شدہ مانع ہے۔ درحالیکہ وہ مانع نہ ہو (۳) دیکھو انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۳۰۔ جبکہ عدالت ایک ایسی دفعہ کا متعلق ہونا فرض کرے جو بالکل وجود ہی نہ رکھتی ہو یا بالکل غیر متعلق ہو تو اُس صورت میں اہم بے ضابطگی ہوتی ہے (۴) نیز ملاحظہ ہو نمبر ۲۶ سنہ ۱۸۹۹ء قبل از یک طرفہ ڈگری کے شرط مطلوبہ کے موجود ہونے کی نسبت نہ تحقیق کرنا (۵) باوجود فرض کرنے اس امر کے کہ مدعی کو کوئی بنائے دعوائے حاصل نہیں ہے۔ پھر اُس کے حق میں ڈگری صادر کرنا (۶) جبکہ ڈگری بحوالہ کسی اہم بیان امر واقعہ یا مسئلہ قانونی متعلق شئے مدعا بہا نالش کے صادر نہ کی گئی ہو۔ جسکو ایک فریق نے پیش یا بیان کیا ہو اور دوسرے فریق نے اُسے تسلیم کیا ہو۔ بلکہ مدعا علیہ کے عذرات پر مبنی رکھی گئی ہو۔ بدوں کرنے تحقیقات نسبت عذرات مذکورہ کے جبکہ عدالت کو تحقیقات کرنے کا اختیار حاصل ہو (۷) کسی ضروری واقعہ کے متعلق تنقیح وضع نہ کرنا یا وضع کی ہوئی تنقیح کا فیصلہ نہ کرنا جو اگر بحق مدعا علیہ فیصل کیا جاتا تو دعویٰ کا مکمل جواب ہوتا (۸) یہ ایسی بے ضابطگی ہائے عظیم ہیں جو دفعہ ہذا میں داخل ہیں۔ دیکھو نمبر ۸۷ سنہ ۱۸۸۰ء پ جس صورت میں کہ عدالت اپیل نے اُس سوال متعلقہ کی روئیداد پر غور کرنے کے بغیر جسکو عدالت ماتحت نے فیصل کیا تھا اور جو روبرو عدالت اپیل بنابر تصفیہ پیش تھا۔ مقدمہ کا فیصلہ ایسی رائے کے مطابق کیا جو چیف کورٹ کے فیصلہ اجلاس کامل کی مسئلہ غلط فہمی پر مبنی تھی قرار دیا گیا کہ ایک غلط ضابطہ اور اہم بے ضابطگی حسب مراد دفعہ ہذا عمل میں آئی تھی اور اس وجہ سے کہ قانون اصلی یا اضافی کی غلط فہمی کے سبب سے وہ بے ضابطگی عمل میں آئی اُس کے اہم ہونے میں کچھ فرق نہیں آتا (۹) لیکن خواہ کسی قدر غلط فیصلہ بروئے روئیداد ہو۔ خواہ وہ ان نتایج پر مبنی ہو جو شہادت سے نکالی جائیں یا قانون کے امور واقعہ سے متعلق کرنے پر مبنی ہو۔ روئیداد کے رو سے غلط فیصلہ کرنا ایک بے ضابطگی نہیں ہے (۱۰) عدالت کا عذر اختیار سماعت کو اس وجہ سے نامنظور کرنا۔ کہ بہت دیر بعد کیا گیا ہے۔ اگرچہ سابقہ زبانی عذرات مدعا علیہ کے وہ برخلاف نہ تھا کوئی وجہ مداخلت زیر دفعہ ہذا نہیں ہے (۱۱) اور نہ جبکہ عذر ایسا ہو جس کی سماعت کا اختیار عدالت مطالبہ خفیفہ کو ہو (۱۲) عدالت چیفکورٹ زیر دفعہ ہذا مجاز ہے کہ اُس عدالت کے فیصلہ کی روئیداد کی نسبت غور کرے جسکی کارروائی درباب سوال

(۱) نمبر ۷۵ سنہ ۱۸۹۰ء پنجاب ریکارڈ (۲) نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۹۳ء پنجاب ریکارڈ (۳) نمبر ۱۳ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ (۴) نمبر ۲۴ سنہ ۱۸۸۹ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۱۳۷ (۵) نمبر ۱۰۴ سنہ ۱۸۸۸ء پنجاب ریکارڈ (۶) نمبر ۷۰ سنہ ۱۸۸۶ء پنجاب ریکارڈ (۷) نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۵ء پنجاب ریکارڈ (۸) نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ (۹) نمبر ۴۳ سنہ ۱۸۹۷ء پنجاب ریکارڈ (۱۰) نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۴ء پنجاب ریکارڈ (۱۱) نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ (۱۲) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۴۷ نیز مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۷۰۔

اختیار سماعت کی بابت نگرانی کی گئی ہو (۱) اور جبکہ وجہ نگرانی سوال اختیار سماعت ہو تو چیفکورٹ سوال مذکور کے متعلق عدالت اپیل تحت کی تجاویز برنبائے امور واقعاتی کی صحت کی نسبت غور کرسکتی ہے (۲) سقم یا غلطی ضابطہ سے مراد ہے جس سے مقدمہ کے انفصال پر اثر ہوا ہو (۳) مگر ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۲۰۔ ڈگری کے ترمیم سے انکار کرنا جبکہ اُس میں اور فیصلہ میں اختلاف ہو (۴) سمن جو بذریعہ ڈاک روانہ ہوا ہو۔ اِس مدعاعلیہ کی نسبت اِس کی تعمیل کافی خیال کرنا جس کی نسبت ثابت نہ ہو کہ وہی شخص ہے (۵) مقدمہ کے دست برداری کی اجازت دینا بغیر درج کرنے وجوہات کے (۶) بے ضابطگی عظیم میں داخل ہیں۔ عدالت کا بدوں کامل اور مناسب طور پر غور کرنے اوپر جملہ ضروری امورات کے جو صحیح نتیجہ پر پہونچنے کیلئے ضروری ہوں۔ غلطی سے یہ فیصلہ کرنا۔ کہ ایک خاص معاملہ زائد المیعاد ہے اہم بے ضابطگی ہے (۷) اور اِسی طرح قانون میعاد کا ایک مقدمہ سے غلط طور پر تعلق نہ رکھتا ہو (۸) کسی فیصلہ کا غلط اطلاق (۹) ایسی نالش کا ڈسمس نہ کیا جانا جس کو بوجہ زائد المیعاد ہونے کے خارج کرنا چاہیے تھا گو کہ جوابدعوی میں عذر میعاد نہ کیا گیا ہو (۱۰) ڈسٹرکٹ جج کا اجازت استغاثہ عطا کردہ ایک عدالت ماتحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا منسوخ کرنا (۱۱)

محض ایک اِصطلاحی غلطی پر ہائی کورٹ عدالت ماتحت کے فیصلہ میں دست اندازی نہ کریگی (۱۲) یا محض بے ضابطگی پر جبکہ بے انصافی واقعہ نہ ہوئی ہو (۱۳) کسی شخص کا یہ بیان کرنا۔ کہ وہ قوم زراعت پیشہ سے ہے اور عدالت کی طرف سے اُن کو بحیثیت مذکور تسلیم کرنے سے اِنکار کیا جانا اہم بے ضابطگی نہیں ہے (۱۴)

نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۱۳۳ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۲۔

(۱) نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ (۲) نمبر ۴۴ سنہ ۱۸۹۶ء پنجاب ریکارڈ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۱۱ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۲۵ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۲۵ (۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۶۰۶ (۶) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۳۲۲ (۷) نمبر ۱۸ سنہ ۱۹۰۶ء پ (۸) نمبر ۱۲ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ (۹) نمبر ۵۴ سنہ ۱۹۰۹ء پ (۱۰) نمبر ۲۷ سنہ ۱۹۰۶ء پنجاب ریکارڈ (۱۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۷ صفحہ ۱۳ (۱۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۷۲۹ یہی مقدمہ انڈین اپیل جلد ۲۲ صفحہ ۹ و یہی مقدمہ مدراس لاجرنل جلد ۵ صفحہ ۷۷ بہ مقدمہ (پریوی کونسل) (۱۳) ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۲۷۷ (۱۴) نمبر ۴ سنہ ۱۹۰۷ء پنجاب ریکارڈ۔

بعض جائداد ایک ڈگری کے اجرا میں ۲۰ جولائی سنہ ۱۸۹۲ع کو نیلام کی گئی اور نیلام ۲۱ جولائی کو ختم ہوا ۲۲ جولائی کو ہی مدیون ڈگری نے جج ماتحت کے روبرو درخواست واسطے التوا نیلام کے پیش کی ۲۳ جولائی کو جج ماتحت نے درخواست منظور کی اور ڈپٹی کمشنر کو یہ ہدایت کی کہ تا صدور احکام مزید عدالت کے نیلام ملتوی کرے ڈپٹی کمشنر نے یہ رپورٹ کی کہ نیلام ایک روز پیشتر ہوچکا تھا جج ماتحت نے بعد ازاں نیلام کو بحال رکھا مدیون ڈگری نے اپیل کیا بر طبق اپیل صاحب جج ضلع نے مدیون ڈگری کے اس عذر پر غور کیا کہ نیلام خلاف قانون تھا اور وہ بحال رکھا جانا نہ چاہیے تھا۔ تجویز ہوئی کہ صاحب جج ضلع کو اختیار اس امر کے فیصلہ کرنیکا تھا کہ آیا نیلام جائز تھا یا ناجائز حاکم موصوف نے اپنی توجہ اس امر کے فیصلہ کرنے پر مائل کی اور اگر اوسکا فیصلہ غلط تھا تو یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ حسب معنی دفعہ ہذا اوس نے باستعمال اپنے اختیارات کے خلاف قانون عمل کیا یا کوئی بے ضابطگی عظیم کی (۱)، مقدمہ ہذا میں یہ بحث پیدا ہوئی تھی کہ آیا سوائے اس صورت کے کہ اختیار سماعت مقدمہ میں خلاف قانون عمل کیا ہو اور صورت میں بھی ہائی کورٹ بصیغہ نگرانی حسب دفعہ ہذا دست اندازی کرسکتی ہے یا نہیں۔ تجویز ہوئی کہ عدالت مجاز کا فیصلہ گو صحیح ہو یا غلط اگر وہ قانوناً قطعی ہے اور اوسکا اپیل نہیں ہوسکتا ہے ہائی کورٹ اس کو منسوخ نہیں کرسکتی ہے سوائے اوس صورت کے جبکہ عدالت ماتحت نے اپنے اختیار سماعت کے استعمال میں خلاف قانون عمل کیا ہو یا نہایت عظیم بے ضابطگی کی ہو (۲)

ایک منصف ضلع نے ایک ڈگری حسب مضمون ایک فیصلہ ثالثی کے بلا دینے اطلاع ادخال فیصلہ حسب ضمیمہ دوم قاعدہ ۱۰ کے صادر کی۔ تجویز ہوئی کہ منصف عام ضلع کی کارروائی میں بے ضابطگی اہم حسب مراد دفعہ ہذا کے ہوئی (۳) ہائی کورٹ سے تجویز ہوئی کہ یہ اختیار نہیں ہے کہ از روئے دفعہ ہذا اس قسم کے حکم عدالت اپیل میں دست اندازی کرے کیونکہ محض اسوجہ سے یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ عدالت اپیل ماتحت نے اپنے اختیار کے استعمال میں ناجائز طور پر یا ساتھ بے ضابطگی نفس الامری کے عمل کیا تھا کہ فیصلہ عدالت موصوف نسبت اختیار سماعت عدالت مرافعہ اولی کے قانوناً غلط تھا (۴) صاحب جج ضلع کو اختیار اس امر کے فیصلہ کرنیکا تھا کہ آیا نیلام جائز تھا یا ناجائز حاکم موصوف نے اپنی توجہ اس امر کے فیصلہ کرنے پر مائل کی اور اگر اوس کا فیصلہ غلط تھا تو یہ نہیں کیا جاسکتا ہے کہ حسب دفعہ ہذا اوس نے باستعمال اپنے اختیارات کے خلاف قانون عمل کیا یا کوئی بے ضابطگی عظیم کی (۵)

(۱) اودھ کیس جلد ۳ صفحہ ۳۲۱ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۷۴۹ یہی مقدمہ انڈین اپیل جلد ۱۶ صفحہ ۱۰۴ پریوی کونسل
(۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۴ (۴) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۶۲۶ (۵) اودھ کیس جلد ۳ صفحہ ۳۲۱۔

ڈسٹرکٹ جج نے چند نالشات کو بر طبق اپیل کے ایک امر خود قرار دادہ پر بغیر دینے فریقین کو موقعہ ثابت کرنے اُس کے فیصل کردیا جو امر مذکور کی تردید کے لئے ضروری تھا۔ اور دیگر اپیلوں کو تمادی عارض ہونے کے بعد داخل کردیا۔ تجویز ہوئی کہ جس مقام پر کہ عدالت ماتحت نے کسی مسئلہ قانون یا ضابطہ پر غور کرکے کوئی غلط تجویز کی ہو تو ایسی تجویز خود بھی کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہائی کورٹ اپنے اختیارات مفوضہ دفعہ ہذا کو عمل میں لائے (۱)

درخواست

درخواست بلا تاخیر کرنا چاہیئے (۲) ورنہ عدالت دست اندازی نہ کرے گی (۳) جو درخواست عدم پیروی کی وجہ سے ڈسمس ہوئی ہو وہ بر آمد نہیں ہوسکتی ہے۔ بلکہ اس کی بجائے نئی درخواست کرنا چاہیئے (۴) اور ڈسمس ہونا بوجہ عدم پیروی کے مانع درخواست جدید نہیں ہے۔ تاوقتیکہ درخواست پورے غور کے بعد ڈسمس نہ ہوئی ہو (۵)

اختیار ہائی کورٹ در بارہ سماعت درخواست نظر ثانی حکم تقرر منتظم۔

حکم عدالت دیوانی کا بموجب اختیارات عطیہ دفعہ ۵۔ ایکٹ اوقاف مذہبی کے فیصلہ عدالتی بہ تعلق اوس معاملہ کے ہے جو اوس کے روبرو ہو اور ہائی کورٹ کو اختیار ہے کہ درخواست نظر ثانی دیوانی کی بنا پر ایسی حکم مذکور کے سماعت کرے (۶)

بے ضابطگی نفس الامری

سائل کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ ایک خاص تاریخ پر ایک ڈپٹی کلکٹر کی عدالت میں حاضر ہو تاریخ مذکورہ پر وہ ڈپٹی کلکٹر کی کچہری میں حاضر ہوا مگر اوس روز ڈپٹی کلکٹر کچہری سے ۱۶ میل کے فاصلہ پر دورہ میں اجلاس کررہے تھے۔ سائل کو اس امر کی اطلاع نہیں دیگئی تھی پس وہ حاضر نہ ہوسکا اور ڈپٹی کلکٹر نے اوس کے خلاف ڈگری یکطرفہ صادر کی۔ تجویز ہوئی کہ فریقین مقدمہ کو وقت اور مقام اجلاس کی اطلاع مناسب ضروری دیجانی چاہیئے اگر اس قسم کی اطلاع نہ دیگئی ہو عدالت مقدمہ کا فیصلہ یکطرفہ نہیں کرسکتی اور اگر عدالت نے ایسی صورت میں فیصلہ یکطرفہ صادر کیا تو اپنے اختیارات کے استعمال میں ساتھ بے ضابطگی نفس الامری کے عمل کیا۔ ڈگری یکطرفہ منسوخ کی گئی (۷)

اختیار نظر ثانی ہائی کورٹ بلا درخواست کے۔

حسب دفعہ ہذا ہائی کورٹ فیصلہ ایسے مقدمہ کا کرسکتی ہے جو حسب دفعہ ہذا دائر کیا گیا ہو گو فریقین میں سے کسی نے درخواست پیش نہ کی ہو (۸)

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۷ صفحہ ۴۱ (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۵۴ و جلد ۴ صفحہ ۱۲۵ و ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۲ء صفحہ ۶۰ (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۲۲ صفحہ ۵۲۲ و کلکتہ لا رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۵۴۵ (۴) نمبر ۷ سنہ ۱۸۸۱ء پنجاب ریکارڈ (۵) نمبر ۴۵ سنہ ۱۹۰۱ء پ و پنجاب لا رپورٹر نمبر ۳۶ سنہ ۱۹۰۱ء و نمبر ۷ سنہ ۱۹۰۳ء پنجاب ریکارڈ (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۸۵ (۷) اودھ کیس جلد ۱ صفحہ ۲۶۶ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۶۸۰ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۱۴

نگرانی کب منظور کیجا سکتی ہے

جبکہ کوئی بے ضابطگی یا نقص اختیار سماعت نہ ہو تو حکم عدالت ماتحت کا اگر وہ غلط بھی ہو بصیغہ نگرانی تبدیل نہیں کیا جا سکتا (۱)

رجسٹرار ضلع حسب دفعہ ہذا عدالت نہیں ہے۔

رجسٹرار ضلع حسب مراد دفعہ ہذا عدالت نہیں ہے اور ہائی کورٹ اوسکی کارروائی میں بموجب دفعہ ہذا دست اندازی نہیں کر سکتی (۲)

حق وکیل کے حاضر ہونیکا جبکہ ہائیکورٹ اپنے اختیارات نظر ثانی بصیغہ ابتدائی عمل میں لا رہی ہو

ہائی کورٹ کلکتہ سے تجویز ہوئی کہ وکیل کو منصب حاضر ہونیکا بصیغہ ابتدائی بہ تعلق درخواست حسب دفعہ ہذا جو بنا راضی کسی حکم عدالت مطالبہ خفیفہ پریزیڈنسی کے پیش کی گئی ہو نہیں ہے اس قسم کے اختیارات نظر ثانی صیغہ ابتدائی عدالت ہذا معمولی اختیارات صیغہ ابتدائی عدالت دیوانی میں داخل ہے (۳)

اپیل بطور نظر ثانی کے

جبکہ آخر یوم میعاد مقررہ ادا کرنے روپیہ کا عدالت میں بابت قیمت شفع کے ایک تعطیل مندرجہ گزٹ پر منقضی ہوا تو روپیہ اُس وقت ادا کیا جا سکتا ہے جبکہ عدالت کھلے حقوق کسی ڈگری دار میں بوجہ ایسے توقف کے خلل نہیں آتا جبکہ وہ بوجہ سہواً اہالیان دفتر کے ہو مزید براں بحث ادا یا عدم ادا زر شفع بہ تعمیل ڈگری حسب مراد آرڈر ۲۰ رول ۱۴ کے ایک امر متعلقہ اجرا نہیں ہے جسکی بابت اپیل حسب دفعہ ۴۷ ہو سکتا ہو ہائی کورٹ کو بصیغہ نظر ثانی اختیار عدالت اپیل کا حاصل ہے (۴)

مدعی نے بحیثیت متولی ایک مسجد مقام زنجبار کے نام نالش بنام مدعا علیہ واسطے دلا پانے بعض برتنوں اور کڑاہوں کے دایر کی تین دیگر اشخاص جنہوں نے اپنے آپ کو متولی بیان کیا بطور فریق کے ظاہرا بلا ترمیم عرضیدعوی کے شریک کئے گئے بعد کسی قدر نالش میں کارروائی ہونے کے حاکم عدالت جملہ اشخاص نے جماعت میں واسطے ثالثی کرنے کے نسبت جملہ اُمور کے جنمیں اون کے باہم اختلاف تھا حاکم نے ایک فیصلہ ۳۰ رجون سنہ ۱۹۰۸ء کو مرتب کیا اور فیصلہ عدالت میں بعد دینے اطلاع پڑھا گیا فریقین کو سنہ ۱۹۰۹ء ڈگری ۷ر اپریل کو صادر کیگئی ایک نے مدعا علیہم میں سے بنا راضی ڈگری کے اپیل کیا جسکا اپیل نہیں ہو سکتا تھا یہ اپیل بطور درخواست نظر ثانی حسب دفعہ ہذا مبدل کیگئی اور ڈگری منسوخ کیگئی اس وجہ سے کہ وہ اوس کو حاکم نے بلا کسی قسم کے اختیار کے صادر کیا تھا (۵)

(۱) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۷ نا پسند کیا گیا اودھ کیس جلد ۱۱ صفحہ ۲۳۸ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۳۲۶ (۳) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۳۴۳ (۴) اودھ کیس جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۴ نیز ملاحظہ ہو اودھ کیس جلد ۶ صفحہ ۶۸ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۶ صفحہ ۱۰۵۔

استعمال اختیار نظر ثانی مدعی نے ایک نالش میں جو واسطے اجرائے حکم امتناعی کے تہی ڈگری حاصل کی جسکی رو سے مدعا علیہ کو ممانعت کی گئی کہ مدعی کے تعمیر کرنے میں اندر ایک رقبہ معینہ کے مخل نہ ہو اور نیز خرچہ دلایا جائے یہ ڈگری بابت خرچہ کے جاری کرائی گئی بعدازاں مدیون ڈگری نے عدالت سے جسمیں ڈگری جاری کرائی گئی تہی یہ درخواست کی کہ ڈگریدار کو حکم دیا جائے کہ جو عمارت کہ اوس نے اون حدود کے باہر جو ڈگری میں مندرج تھیں تعمیر کی تھی منہدم کرے اور حکم حسب استدعا اپنے حاصل کیا۔ تجویز ہوئی کہ ایسے حکم کی ناراضی سے اپیل نہیں ہو سکتا ہائی کورٹ مجاز ہے کہ خود اپنی طرف سے کاغذات کسی مقدمہ دیوانی کے طلب کرے اور ایسے احکام صادر کرے جو اوس کو مناسب معلوم ہوں اور استعمال اختیارات نظر ثانی ہائی کورٹ بصیغہ دیوانی ہمیشہ اون معاملات پر محدود نہ ہوگا جن کی بابت کوئی دیگر چارہ کار فریق ثانی کو حاصل نہ ہوگی معمولی طور پر ایسی صورت میں نظر ثانی کی جاتی ہے (۱) جبکہ عدالت نے کوئی درخواست حسب دفعہ ۴۷ و آرڈر ۲۱ رول ۹۰ کے اس بنا پر نامنظور کی ہو کہ سائل مجاز حاضری عدالت نہ تھا تو مقدمہ داخل دفعہ ہذا کے نہ ہوگا (۲)

اگر درخواست واسطے کرنے عدالت مناسب کے واپس کیگئی ہو تو بنا راضی ایسے حکم کے نگرانی ہو سکتی ہے۔ ایک نالش بغرض دلاپانے زر نقد کے عدالت مرزاپور میں دایر کی گئی نالش عدم پیروی میں خارج ہو گئی درخواست واسطے بازبہ نمبر سابق کئے جانے مقدمہ کے پیش کی گئی اطلاعنامہ جاری ہوئے اور تاریخ واسطے سماعت درخواست کے مقرر کی گئی اس اثنا میں وہ جگہ جہاں فریقین سکونت رکھتے تھے ایک ایسی ریاست میں شامل کر دیا گیا صاحب جج نے درخواست واسطے پیش کرنے عدالت مناسب کے واپس کی۔ تجویز ہوئی کہ چونکہ حکم مذکور کا اثر در اصل نامنظوری درخواست بحالی مقدمہ کا اوس کا اپیل حسب آرڈر ۴۳ رول ۱ (ح) کے ہو سکتا تھا اور اسوجہ سے کوئی درخواست نگرانی قابل پذیرائی نہیں ہے (۳)

درخواست منسوخی ڈگری یکطرفہ نالش شفع میں اوس تاریخ پر جو بعد التوائے کے مقرر کی گئی تھی مدعا علیہ معہ اپنے گواہاں کے حاضر نہیں آیا اور منصف نے حسب آرڈر ۱۷ رول ۳ عمل کر کے نالش کو ڈگری کیا مدعا علیہ نے حسب آرڈر ۹ رول ۱۳ درخواست منسوخی ڈگری یکطرفہ پیش کی لیکن درخواست اس بنا پر نامنظور ہوئی کہ عدالت نے حسب آرڈر ۱۷ رول ۳ عمل کیا تھا مدعا علیہ کا مناسب چارہ کار ریہ تہا

(۱) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۹ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۲۷ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۲ صفحہ ۴۴۹ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۲ صفحہ ۲۵۷ یہی مقدمہ کلکتہ لا جرنل جلد ۱۰ صفحہ ۵۵ (۳) الہ آباد لا جرنل جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۱ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۱۵ صفحہ ۴۳۔

کہ ڈگری کی نارضی سے اپیل کرتا - اور اس وجہ سے عدالت کو کوئی اختیار منسوخی ڈگری کا نہ تھا اس حکم کی نارضی سے مدعاعلیہ نے بحضور جج ضلع اپیل کیا جنھوں نے یہ رائے قائم کی اور اپیل خارج کیا اس حکم کی ہائی کورٹ میں نگرانی لیگئی تجویز ہوئی کہ درخواست نگرانی پیش رفت نہیں ہے (۱)

کس حالت میں ہائی کورٹ دست اندازی نہیں کرسکتی

دفعہ ہذا کا نفاذ بہت محدود ہے اور جس حالت میں کہ کسی عدالت ماتحت کو اختیار فیصل کرنے کسی امر قانون یا واقعات کا حاصل ہو تو ہائی کورٹ کو کوئی اختیار دست اندازی کرنے کا بر طبق نظر ثانی کے نسبت فیصلہ امور مذکور کے نہیں ہے (۲)

معنی الفاظ معہ ایسا اختیار نافذ کیا جو اُس کو قانوناً حاصل نہ تھا،،

جبکہ عدالت ماتحت نے کوئی نیلام حسب آرڈر ۲۱ رول ۸۹ منسوخ کیا ہو اور اس مقدمہ سے دفعہ مذکور متعلق نہ ہو تو ہائی کورٹ حسب دفعہ ہذا دست اندازی کرسکتی ہے کیونکہ وہ حکم نہ محض غلط ہے بلکہ بلا اختیار صادر کیا گیا تھا (۳)

نظر ثانی اوسحالت میں جبکہ عدالت ماتحت نے تصیح غلطی تحریر سے انکار کیا ہو۔

کوئی بحث میعاد سماعت کی نسبت کارروائی حسب دفعہ ۱۵۲ پیدا نہیں ہوتی مزید برآں جبکہ عدالت ماتحت نے تصیح اس صریح غلطی تحریر سے جو حسب دفعہ ۱۵۲ قابل تصیح تھی انکار کیا تو یہ عدم استعمال اختیار سماعت ہے جسکی وجہ سے دست اندازی بصیغہ نظر ثانی ہائی کورٹ کرسکتی ہے (۴)

حصہ (۹)

احکام خاص متعلقہ عدالتہائے ہائیکورٹ مقررہ حسب سند شاہی

حصہ ہذا کا تعلق ہائی کورٹ سے

دفعہ ۱۱۶ - یہ حصہ صرف اُن عدالتہائے ہائی کورٹ سے متعلق ہے جو ایکٹ ہائے کورٹ ہائے ہند نمبر ۲۴ و ۲۵ وکٹوریا باب ۱۰۴ سنہ ۱۸۶۱ء کی رو سے قائم ہوئی ہیں یا آیندہ ہوں۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۶۳۱ - ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

(۱) الہ آباد لا جرنل جلد ۹ صفحہ ۷۶۳ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۴ صفحہ ۱۱۹ -

(۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۴۴۶ -

(۳) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۷ -

(۴) اودھ کیسز جلد ۱۱ صفحہ ۲۰۸ -

مجموعہ ہذا کا تعلق ہائیکورٹ سے

دفعہ ۱۱۷۔ سوائے اُس کے جیسا کہ حصہ ہذا یا حصہ ۱۰ یا قواعد میں بیان ہے احکام اس مجموعہ کے عدالتہائے ہائی کورٹ مذکور سے متعلق ہوں گے۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۶۳۲ - ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

اجرائے ڈگری قبل تعین خرچہ

دفعہ ۱۱۸۔ اگر کسی عدالت ہائیکورٹ مذکور کی دانست میں یہ ضروری ہو کہ ڈگری جو اُس کے معمولی ابتدائی اختیار سماعت صیغہ دیوانی کی تعمیل میں صادر کی گئی ہو۔ قبل ازاں کہ تعداد اُس خرچہ کی جو مقدمہ میں عائد ہوا ہو از روئے تشخیص متحقق ہو سکے جاری ہو جانی چاہیئے۔ تو عدالت موصوف یہ حکم دے سکیگی کہ وہ ڈگری فوراً جاری کی جائے بجز اسقدر کے جو کہ خرچہ سے علاقہ رکھتی ہو۔

اور یہ کہ جسقدر ڈگری خرچہ سے علاقہ رکھتی ہو وہ بجرد اس کے کہ تعداد خرچہ کی از روئے تشخیص متحقق ہو جاری کی جائے گی۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۶۳۴ - ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

اشخاص غیر مجاز بحضور عدالت تقریر نہ کر سکینگے۔

دفعہ ۱۱۹۔ اس مجموعہ کی کسی عبارت سے یہ متصور نہ ہوگا۔ کہ کسی شخص کو دوسرے کی طرف سے یہ اجازت ہے کہ بحضور عدالت درحالیکہ وہ اپنے اختیار سماعت ابتدائی صیغہ دیوانی کی رو سے عمل کر رہی ہو تقریر کرے یا گواہوں سے سوال وجواب کرے بجز اُس صورت کے کہ عدالت بہ تعمیل اختیار مفوضہ حسب سند تقرر اپنے کے اُس شخص کو اجازت اس امر کی دے۔ اور نہ یہ متصور ہوگا۔ کہ ہائی کورٹ کو جو اختیار ایڈوکیٹ اور وکلاء اور اٹرنی کے باب میں قواعد منضبط کرنے کا حاصل ہے اُسمیں کسی طرح سے وہ عبارت مخل ہے۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۶۳۵ - ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

استحقاق عمل کرنیکا منجانب موکل کے

دفعات ۷ و ۸ فرمان شاہی متعلقہ ہائی کورٹ دفعات ۲ و ۱۱۹ و آرڈر ۳ رول ۱ اہم کو ایک ساتھ پڑھنے سے ایڈوکیٹ مندرجہ فہرست عدالت واسطے اغراض مجموعہ ہذا منجانب ہالیاں مقدمہ جملہ کام جو وکیل کر سکتا ہے تابع اپنے برارت بمعاملہ وکالت نامہ اور کسی قواعد کے جو ہائی کورٹ اس کے لئے مرتب کرے انجام دیسکتا ہے چونکہ کوئی قاعدہ ایسا مرتب نہیں کیا گیا ہے کہ جو خلاف ہو لہذا ایڈوکیٹ مذکور ہدایت صریح اہل مقدمہ سے لے سکتے ہیں اور اپنے موکل کیطرف سے واسطے اغراض مجموعہ کے عمل کر سکتے ہیں (۱)

(۱) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۷۔ ۱۶ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۷ ۱۸۸۷ء صفحہ ۵۳ اجلاس کامل (

کون دفعات ہائیکورٹ سے متعلق نہیں ہیں جبکہ عدالت مذکور اختیارات صیغہ دیوانی سماعت ابتدائی یا متعلق دیوالہ نافذ کرتی ہو۔

دفعہ ۱۲۰- (۱) دفعات ذیل عدالت ہائی کورٹ سے جبکہ وہ اپنے اختیارات سماعت ابتدائی صیغہ دیوانی نافذ کرتی ہو متعلق نہوگی یعنی دفعات ۱۶ و ۱۷ و ۲۰۔

(۲) کوئی عبارت اس مجموعہ کی کسی ہائی کورٹ کے جج سے جب وہ اپنے اختیارات بطور انسالوینٹ کورٹ کے نافذ کرتا ہو متعلق نہ ہوگی۔

دفعہ ہذا بجائے دفعات ۶۳۸ و ۶۳۹ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

حصہ (۱۰)

قواعد

قواعد مندرجہ ضمیمہ کا اثر

دفعہ ۱۲۱- جو قواعد ضمیمہ اول میں درج ہیں وہ اُسی طرح اثر پذیر ہوں گے گویا کہ اس مجموعہ میں داخل ہیں- تاوقتیکہ اسی حصہ کے احکام کے بموجب منسوخ نہ ہوجائیں یا بدل نہ دیئے جائیں۔

دفعہ ہذا جدید قایم ہوئی ہے۔

اختیارات بعض ہائیکورٹ نسبت وضع قواعد

دفعہ ۱۲۲- وہ ہائی کورٹ جو ایکٹ ہائیکورٹ ہند نمبر ۲۴ و ۲۵ وکٹوریا باب ۱۰۴ سنہ ۱۸۶۱ء کی رو سے قایم ہوئی ہیں اور چیف کورٹ پنجاب و لوئیر برہما قواعد نسبت ضابطہ خود و ضابطہ عدالتہائے دیوانی ماتحت کے بعد مشتہری کے وقتاً فوقتاً بنا سکتی ہیں اور انہیں کے بموجب کل یا بعض قواعد مندرجہ ضمیمہ اول کو منسوخ کرسکتی ہیں یا بدل سکتی ہیں یا اُسمیں اضافہ کرسکتی ہیں۔

دفعہ ہذا جدید قایم ہوئی ہے- مقابلہ طلب ہمراہ دفعہ ۶۵۲- ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء- نیز ملاحظہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۹۳ (اجلاس کامل) و اودھ کیس جلد ۹ صفحہ ۶۵۔

رول کمیٹیوں کا تقرر بعض مقامات میں

دفعہ ۱۲۳- (۱) ایک کمیٹی جسکا نام رول کمیٹی ہوگا بمقام کلکتہ و مدراس و بمبئی و الہ آباد و لاہور و رنگون قایم کی جائے گی۔

(۲) ہر ایسی کمیٹی میں اشخاص ذیل شامل ہوں گے یعنی:-

(الف) تین جج اُس مقام کے ہائی کورٹ کے جہاں کہ کمیٹی قایم ہو- جن میں سے کم سے کم ایک

ایسا ہو جس نے عہدہ ڈسٹرکٹ ججی پر یا (پنجاب یا برہما میں) عہدہ ڈویزنل ججی پر تین سال تک کام کیا ہو۔

(ب) ایک بیرسٹر جو عدالت مذکور میں پریکٹس کرتا ہو۔

(ج) ایک ایڈوکیٹ (جو بیرسٹر نہ ہو) یا وکیل یا پلیڈر جس کا نام عدالت مذکور میں انرول ہو۔

(د) ایک جج کسی عدالت دیوانی کا جو ماتحت ہائی کورٹ کے ہو۔ اور

(ہ) درصورت کلکتہ و مدراس و بمبئی ایک اٹرنی۔

(۳) اس کمیٹی کے ممبروں کو صاحب چیف جسٹس یا چیف جج مقرر کرینگے اور وہی انمیں سے ایک شخص کو پریسیڈنٹ بنائینگے۔

مگر جس صورت میں کہ خود چیف جسٹس یا چیف جج کمیٹی کے ممبر ہونا چاہیں تو صرف دو اور جج مقرر کئے جائینگے اور چیف جسٹس اور چیف جج کمیٹی کے پریسیڈنٹ ہونگے۔

(۴) ہر ممبر ایسی کمیٹی کا بحیثیت ممبری اتنے عرصہ تک رہیگا جو چیف جسٹس یا چیف جج کیطرف سے اسبارہ خاص میں مقرر کر دیا جائے۔ اور جب کبھی کوئی ممبر کنارہ کش ہو یا استعفا دیدے یا فوت ہو جائے یا اس مقام سے کہ جہاں کمیٹی قایم ہو چلا جائے یا ممبری کی قابلیت اسمیں باقی نہ رہے تو چیف جسٹس یا چیف جج مذکور اس کی جگہ کسی دوسرے شخص کو مقرر کر سکتے ہیں۔

(۵) ہر ایسی کمیٹی کے واسطے ایک سکرٹری بھی مقرر کیا جائیگا اور اسکا تقرر چیف جسٹس یا چیف جج کرینگے اور اس کی تنخواہ نواب گورنر جنرل بہادر یا جلاس کونسل یا لوکل گورنمنٹ کیطرف سے یعنی جیسا موقع ہو مقرر کی جائیگی۔

دفعہ ہذا جدید قایم ہوئی ہے۔

کمیٹی کی رپورٹ بخدمت ہائیکورٹ

دفعہ ۱۲۴ - ہر رول کمیٹی ایک رپورٹ اپنی ہائی کورٹ کیخدمت میں نسبت تجویز منسوخی یا تبدیلی یا اضافہ قواعد مندرجہ ضمیمہ اول یا نسبت بنانے نئے قواعد کے پیش کریگی اور ہائی کورٹ اس رپورٹ پر غور کریگی قبل اس کے کہ قواعد دفعہ ۱۲۲ کے بموجب بنائی جائیں۔

دفعہ ہذا جدید قایم ہوئی ہے۔

اختیارات دیگر ہائیکورٹ نسبت وضع قواعد۔

دفعہ ۱۲۵ - دیگر ہائی کورٹ سوائے ان کے جنکا دفعہ ۱۲۲ میں ذکر ہے وہ اختیارات جو اس دفعہ کی رو سے عطا ہوئے ہیں عمل میں لاسکتی ہیں۔ مگر طریقہ و شرائط مقررہ نواب گورنر جنرل بہادر اجلاس کونسل کی پابندی ان کو لازم ہوگی۔

مگر یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسی ہائی کورٹ اشتہار دینے کے بعد ایک قاعدہ بنائے جس کی رو سے اپنے اختیارات کی حدود کے اندر اُن قواعد کو جاری کرے جو کسی دوسری ہائی کورٹ نے وضع اور جاری کیے ہوں۔

دفعہ ہذا جدید قایم ہوئی ہے۔

قواعد کیواسطے منظوری لازمی ہے

دفعہ ۱۲۶۔ جو قواعد دفعات مذکورہ بالا کی رو سے بنائے جائیں اُن کیواسطے حکام ذیل کی منظوری لینا ضروری ہوگی۔

(الف) اگر قواعد کسی ایسے ہائی کورٹ کی طرف سے بنائے جائیں جو ایکٹ ہائی کورٹ ہند نمبر ۲۴ و ۲۵ وکٹوریا باب ۱۰۴ سنہ ۱۸۶۱ع کی رو سے مقرر ہوئی ہو۔ تو منظوری اُس حاکم کی جس کی تصریح دفعہ ۱۵۔ ایکٹ مذکور میں اُن قواعد کی نسبت ہے جو اُسی دفعہ کے بموجب بنائے جائیں۔

(ب) اور اگر قواعد کسی دوسری ہائی کورٹ کی طرف سے بنائے جائیں تو لوکل گورنمنٹ کی منظوری۔

دفعہ ہذا جدید قایم ہوئی ہے۔

ایسے قواعد کی تشہیر

دفعہ ۱۲۷۔ جو قواعد دفعات مندرجہ بالا کے بموجب وضع اور منظور کئے جائیں وہ گزٹ آف انڈیا یا گزٹ سرکاری مقامی میں مشتہر ہوں گے یعنی جیسا موقع ہو۔ اور تاریخ تشہیر یا دیگر تاریخ مقررہ سے اُن کا اثر اُس ہائی کورٹ کے علاقہ کے اندر کہ جس نے انہیں بنایا ہو ایسا ہی ہوگا۔ گویا کہ وہ ضمیمہ اوّل میں داخل ہیں۔

دفعہ ہذا جدید قایم ہوئی ہے۔

کن اُمور کی نسبت قواعد وضع ہو سکتے ہیں۔

دفعہ ۱۲۸۔ (۱) جو قواعد دفعات مندرجہ بالا کی رو سے بنائے جائیں وہ احکام مجموعہ ہذا کے خلاف نہ ہوں گے بر عایت انہیں احکام کے اُن اُمور کی نسبت ہوں گے جو ضابطہ عدالتہائے دیوانی سے متعلق ہیں۔

(۲) بغیر اس کے کہ اُن اختیارات کی عمومیت میں کچھ فرق آئے جو ضمن (۱) کی رو سے عطا ہوئے ہیں۔ قواعد مذکور نسبت جملہ یا بعض اُمور ذیل کے ہوں گے یعنی:۔

(الف) تعمیل سمن و نوٹس و دیگر حکمناموں کی بذریعہ ڈاک یا کسی دوسرے طریقہ پر اور خواہ عام طور پر ہو یا بہ تعلق رقبات خاص کے۔ اور ثبوت ایسی تعمیل کا۔

(ب) کھلائی پلائی اور حفاظت بحالت قرقی جانوروں اور دیگر مال منقولہ کی اور فیس نسبت حفاظت اور کھلائی پلائی مذکور کے اور نیلام جانوروں اور جایداد مذکور کا اور محاصل نیلام مذکور۔

(ج) نسبت اُن کارروائیوں کے جو نالشات متقابل میں کیجائیں اور تخمین مالیت نالشات مذکور کی واسطے اغراض اختیارات نقدی کے۔

(د) نسبت ضابطہ موسوم بہ گارنیشی اور چارجنگ آرڈر کے جو خواہ علاوہ قرقی و نیلام زرہائے قرضہ کے ہو یا بجائے اس کے ہو۔

(لا) نسبت اُس ضابطہ کے جبکہ مدعا علیہ دعویدار استحقاق حصہ رسدی کا ہو یا معاوضہ نقصان کا بخلاف کسی شخص کے خواہ وہ شخص فریق مقدمہ ہو یا نہ ہو۔

(و) نسبت ضابطہ سرسری کے اُن نالشات میں جن میں مدعی صرف وصولیابی زر قرضہ یا زر مطالبہ معینہ کا مدعا علیہ سے ساتھ یا بغیر سود کے خواہاں ہو درحالیکہ نالش امور مفصلہ ذیل پر مبنی ہو۔

(۱) بربنا کسی معاہدہ صریح یا ضمنی کے۔

(۲) یا بربنائے ایک اقرارنامہ کے جبکہ رقم جو وصول ہونے والی ہو ایک رقم مقرر ہو یا ایسا قرضہ ہو جو از قسم تاوان کے نہ ہو۔

(۳) یا بربنائے ضمانت کے جبکہ دعوے مالک پر نسبت زر قرضہ یا صرف زر مطالبہ معینہ کے ہو۔

(۴) یا بربنائے امانت

(۵) یا نسبت ضابطہ سرسری کے اُن نالشات میں جنکو زمیندار بابت وصولیابی جائیداد غیر منقولہ اسامی یا بغیر دعوے زر لگان (یا کرایہ) یا واصلات کے اُس اسامی پر دائر کرے جس کی میعاد قبضہ گذر گئی ہو یا بذریعہ نوٹس بیدخلی ختم ہو گئی ہو یا بسبب نہ ادا کرنے لگان (یا کرایہ) کے لائق منسوخی ہو گئی ہو۔ یا اُن اشخاص پر دائر کرے جو اسامی مذکور کے ذریعہ سے دعویدار ہوں۔

(ز) نسبت ضابطہ اجرائے سمن کے۔

(ح) نسبت اجتماع نالشات و اپیل و دیگر کارروائیوں کے۔

(ط) نسبت تفویض خدمات جوڈیشل و ہمشکل جوڈیشل وغیر جوڈیشل کی کسی رجسٹرار یا پروتھونوٹری یا ماسٹر یا دیگر افسر عدالت کو۔ اور

(ی) نسبت جملہ فارم و رجسٹر و کتب و داخلجات و حسابات کے جو واسطے کارروائی عدالتہائے دیوانی کے ضروری یا مناسب ہوں۔

دفعہ ہذا جدید قائم ہوئی ہے۔ ملاحظہ ہو شرح زیر دفعہ ۱۳۱ مجموعہ ہذا۔ ایسی نالشات قبل ازیں بوقت ایکٹ ضابطہ کامن لا سنہ ۱۸۵۲ء سے ہوئی تھیں اور اب تک ہندوستان میں ہوتی ہیں۔ اسلئے ضروری ہے

کہ اُن کے لیے قواعد بنائے جاویں (۱) ضمن (۲) حرف (د) دفعہ ہذا میں لفظ "گارنیشی" سے (۲) مراد ہے ایک ایسا شخص جسکو وہ روپیہ ادا کرنے سے منع کیا گیا ہو جو اُس نے کسی اور شخص کا دینا ہے۔ جبکہ شخص مؤخر الذکر شخص منع کرنے والے یا نوٹس دینے والے کا مقروض ہو" اور چارجنگ آرڈر (۲) کی توضیح کتاب مذکور میں اسطرح کی گئی ہے۔ کہ وہ ایک ایسا حکم ہے جو عدالت حاکم عدالت سے بردئے ایکٹہائے متعلق تجاویز مصدرہ ۱۸۳۸ء و ۱۸۴۰ء قانون اول ۲ وکٹوریا باب ۱۱۰ دفعہ ۱۴ و قانون ۳ و ۴ وکٹوریا باب ۸۲ و آر۔ ایس۔ سی ۱۸۸۳ء (۳) آرڈر ۴۶ کے حاصل کیا گیا ہو اور مدیون کے مال یا سرمایہ کو زر ڈگری کا پابند کرتا ہو۔ نیز ملاحظہ ہو قواعد عام دیوانی مجریہ سنہ ۱۹۱۱ء ہائیکورٹ آف جوڈیکچر ممالک مغربی و شمالی۔

اختیارات عدالتہائے ہائیکورٹ مقررہ حسب سند شاہی نسبت وضع قواعد متعلق اپنے ضابطہ دیوانی سماعت ابتدائی کے۔

دفعہ ۱۲۹۔ باوصف کسی مضمون مجموعہ ہذا کے کسی ہائیکورٹ کو جو ایکٹ ہائیکورٹ ہائے ہند نمبر ۲۴ و ۲۵ وکٹوریا باب ۱۰۴ سنہ ۱۸۶۱ء کی رو سے قایم ہوئی ہو اختیار ہے کہ قواعد مناسب جو لٹرس پیٹنٹ کے احکام کے مطابق ہوں جن کے ذریعہ سے وہ قایم ہوئی ہو بغرض انتظام ضابطہ خود بہ تعمیل اپنے اختیار سماعت ابتدائی صیغہ دیوانی کے مرتب کرے۔ اور اس مجموعہ کا کوئی مضمون اُن قواعد کے جواز پر مؤثر نہ ہوگا۔ جو بوقت نافذ ہونے مجموعہ ہذا کے پیشتر سے جاری ہوں۔

دفعہ ہذا بجائے فقرہ سوم دفعہ ۶۵۲۔ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔ نیز ملاحظہ ہو اوہ کیس جلد ۹ صفحہ ۶۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۱۴ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۵ء صفحہ ۸۳ و انڈین کیسز جلد ۱۲ صفحہ ۱۸ و بمبئی لا رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۳۹۴ و جلد ۹ صفحہ ۱۱۳۸۔

اختیارات دیگر ہائی کورٹ نسبت وضع قواعد متعلق امور دیگر غیر ضابطہ مذکور۔

دفعہ ۱۳۰۔ جو ہائی کورٹ کہ ایکٹ ہائی کورٹ ہائے نمبر ۲۴ و ۲۵ وکٹوریا باب ۱۰۴ سنہ ۱۸۶۱ء کے مطابق نہ قایم ہوئی ہو اُسکو اختیار ہے۔ کہ بعد حصول منظوری لوکل گورنمنٹ کوئی قاعدہ نسبت کسی معاملہ دیگر غیر ضابطہ کے وضع کرے جسکو کوئی ہائی کورٹ مقررہ حسب ایکٹ مذکور ایکٹ مذکور کی دفعہ ۱۵ کی رو سے نسبت اُسی معاملہ کے اپنے علاقہ اختیارات کے کسی حصہ کے لئے جو حدود بلدہ پریسیڈنسی سے باہر ہو بنا سکتی ہے۔

دفعہ ہذا بجائے فقرہ دوم دفعہ ۶۵۲۔ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۴ صفحہ ۱۹۲۔

(۲) مطابق وہارٹن لا لیکسیکن طبع دہم۔

(۳) رولز آف سپریم کورٹ ۱۸۸۳ء۔

ایسے قواعد کی شتہری

دفعہ ۱۳۱ - قواعد جو دفعہ ۱۲۹ یا دفعہ ۱۳۰ کے مطابق بنائے جائیں گزٹ آف انڈیا یا گزٹ سرکاری مقامی میں لیعنی جیسی صورت ہو مشتہر ہوں گے اور تاریخ مشتہری یا کسی دیگر تاریخ مقررہ سے حکم قانون کا رکھینگے۔

دفعہ ہذا بجائے فقرہ چہارم دفعہ ۶۵۲ - ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

قواعد پنجاب چیفکورٹ کے لئے ملاحظہ ہو پنجاب ریکارڈ ایگزکٹو پارٹ نمبر ۲ بابت سنہ ۱۹۰۹ء صفحہ ۱۴ تا ۱۶۔

قواعد موضوعہ اثر قانون کا رکھینگے۔ اس لئے اگر درخواست اجرائے ڈگری کے ساتھ نقل ڈگری اجرار طلب نہ ہو تو درخواست مذکور حسب مراد ایکٹ میعاد کوئی کارروائی ممد اجرار متصور نہ ہوگی (۱) قواعد مذکور ضرور ہے کہ خلاف اختیار نہ ہوں (۲) اور کوئی قاعدہ قانون مندرجہ ایکٹ میعاد کی قیود و شرائط کو ترمیم یا اُن میں کچھ اضافہ نہ کر سکے گا (۳) اور یہ قواعد مطابق مجموعہ ہذا ہونے چاہئیں (۴)

حصہ (۱)

مراتب متفرق

استثنائے بعض مستورات کا اصالتاً حاضری عدالت سے

دفعہ ۱۳۲ - (۱) وہ مستورات جو حسب دستور و رواج ملک لوگوں کے سامنے ہونے پر مجبور نہیں کی جاسکتیں۔ اصالتاً حاضری عدالت سے معاف ہیں۔

(۲) لیکن کسی عبارت مندرجہ دفعہ ہذا سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ مستورات مذکورہ باجرائے حکمنامہ دیوانی گرفتاری سے معاف ہیں۔ اُس صورت میں جبکہ اِن کی گرفتاری کی اِس مجموعہ کی رو سے ممانعت نہیں ہے۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۶۴۰ - ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔ دفعہ ہذا صرف ہندوستانی مستورات سے متعلق ہے۔

ضمن دوم دفعہ ہذا میں عورات پردہ نشین کو گرفتاری سے محفوظ نہیں رکھا اور یہ ضرور نہیں ہے کہ خاص حکم عدالت افسر تعمیل کنندہ حکمنامہ گرفتاری کو اُس مکان میں داخل ہونے کے لئے دیا جائے۔

(۱) بمبئی لارپورٹر جلد ۵ صفحہ ۴۹۳ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۸ صفحہ ۲۳۱ یہی مقدمہ مدراس لا جرنل جلد ۵ صفحہ ۱۴۴ (اجلاس کامل) و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۳ و ۶۱۹ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۱۴ و بمبئی لارپورٹر جلد ۹ صفحہ ۱۱۳۸ (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲۳ صفحہ ۱۴۔

جہاں عورت پردہ نشین رہتی ہو بموجب دفعہ ۵۵ اگر افسر مکان میں داخل ہوجائے تو وہ کسی کمرہ مکان کو جس میں زنانہ بھی داخل ہے بغرض گرفتاری توڑکر کھول سکتا ہے (۱)۔

قبل ازیں یہ بحث ہوئی تھی کہ بعلت اجرائے ڈگری پردہ نشین عورت گرفتار ہوسکتی ہے یا نہیں چنانچہ مقدمہ مہارانی بردوان بنام سری ہتی برداسندری دیبی مندرجہ بنگال لارپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۴۱ (نظائر اجلاس کامل) میں یہ تجویز ہوئی تھی کہ بعلت اجرائے ڈگری پردہ نشین عورت گرفتار ہوسکتی ہے اور فقرہ اخیر دفعہ ہذا برعایت نظیر مذکورہ بالا کے قائم ہوئی ہے۔

کمیشن واسطے اظہار گواہ عورت پردہ نشین کے

ایک ہندو عورت کے اظہار لینے کی درخواست بذریعہ کمیشن کے گگئی نسبت درخواست مذکور کے یہ عذر کیا گیا کہ وہ مستحق فایدہ اوٹھانے کی دفعہ ہذا سے نہیں ہے نسبت مسماۃ کے الزام بدچلنی اور مقامات عام پر نکلنے کا بلالحاظ رواج ملک اور مذہب کے لگایا گیا۔ تجویز ہوئی کہ ایسی صورت میں امر تنقیح طلب یہ نہیں ہے کہ عورت جو کم و بیش باہر نکلتی ہو عدالت میں حاضر ہونے پر مجبور کی جائے بلکہ یہ ہے کہ آیا عدالت کو لازم ہے کہ اوس کو باہر نکلتے رہنے پر مجبور کرے۔ عدالت کو ایسی عورت کو جو پردہ سے باہر نکلی ہو اس امر پر مجبور نہ کرنا چاہیے کہ وہ عوام کی نظر کے سامنے حاضر ہو حکم اجرائے کمیشن دیا گیا (۲) لیکن بعد اس کے یہ بھی تجویز ہوئی کہ اگر کوئی عورت خلاف قاعدہ اپنے قوم کے عمل کرتی ہو تو وہ اس سے اپنے اس حق سے محروم نہیں ہوجاتی کہ اوس کا اظہار بذریعہ کمیشن کے لیا جاوے (۳) ایک درخواست میں جو واسطے اظہار لینے مدعیہ کے بذریعہ کمیشن کے تھی یہ تسلیم کیا گیا تھا کہ مدعیہ بذات خود عدالت پولیس میں حاضر ہوئی اور اوس کا اظہار مجسٹریٹ نے لیا تھا۔ تجویز ہوئی کہ کمیشن واسطے لینے اظہار مدعیہ کے جاری ہو (۴)

مستورات

ناکتخدا لڑکی عمر ۱۲ سالہ مستورات میں شامل ہے (۵) یہ رعایت صرف اُن عورتوں سے ہوگی جن میں دفعہ ہذا کے شرائط پائے جائیں۔ نہ کہ تمام مستورات اعلے رتبہ رکھنے والی سے (۶) مگر بہ پاس اس ملک کے اعلے رتبہ کی عورتوں سے یہ رعایت ہوسکتی ہے کہ ان کا اظہار قلمبند کرتے ہوئے اُن کو پالکی میں بیٹھے رہنے کی اجازت دیجائے (۷) صورتہائے ذیل میں معافی حاضری عدالت سے

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۹ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۶۵۱ نیز مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۷۵۰ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۶۵۰ نیز مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۷۵۱ـ (۴) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۶۵۳ (۵) ویکلی رپورٹر جلد ۲۴ صفحہ ۳۷۵ (۶) ویکلی رپورٹر جلد ۸ صفحہ ۲۸۲۔ (۷) ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۸۸ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۵ صفحہ ۱۲۹۔

نہیں دیگئی - اوّل یہ کہ الف کا خاوند ۲ ماہ سے فوت ہو چکا ہے - اور حسب رواج پارسیاں وہ دو سال تک گھر سے باہر نہیں نکل سکتی ہے - دوم یہ کہ ب کی عمر ۸۵ سال کی ہو چکی ہے - بیمار اور ناقابل حاضر ہونے کے ہے - سوم یہ کہ ج کو سفر کرنے کی ضرورت لاحق ہو چکی ہے (۱) نادوں کے مخبوط الحواس کھترانی رعایت دفعہ ہذا کی مستحق قرار دیگئی ہے (۲) نیز ملاحظہ ہو شرح زیر آرڈر ۱۸ قاعدہ ۴ و آرڈر ۲۶ قاعدہ اوّل مجموعہ ہذا۔

استثنائے دیگر اشخاص کا

دفعہ ۱۳۳ - (۱) لوکل گورنمنٹ مجاز ہے کہ بذریعہ اشتہار مندرجہ گزٹ سرکاری مقامی کے کسی شخص کو جو بلحاظ مرتبہ کے گورنمنٹ مذکور کی رائے میں عدالت میں اصالتاً حاضر ہونے سے مستحق معافی کا ہو حاضری سے معاف کردے۔

(۲) لوکل گورنمنٹ اُن اشخاص کے نام اور سکونت جو حسب مذکور معاف ہوئے ہوں وقتاً فوقتاً ہائی کورٹ میں ارسال کرے گی اور ایک فہرست ایسے اشخاص کی عدالت مذکور میں رہے گی۔ اور ایک فہرست اُن اشخاص کی جو ہائی کورٹ کی ہر عدالت ماتحت کے علاقہ میں رہتے ہوں - ہر ایسی عدالت ماتحت میں رہے گی

(۳) جب کوئی شخص جو حسب مذکور معاف کیا گیا ہو اُس معافی کا استحقاق پیش کرے اور اس وجہ سے اُس کا اظہار لینا بذریعہ کمیشن کے ضروری ہو تو اُسے لازم ہے کہ کمیشن کا خرچہ ادا کرے بجز اُس صورت کے کہ جو فریق اُس کی شہادت دلانا چاہے خود خرچہ مذکور ادا کردے۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۶۴۱ - ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

معافی

یہ معافی بلا کسی قید کے ہے - اور اس کے خلاف یہ امر پیش نہیں کیا جا سکتا ہے - کہ فریق طلبیدہ کو فریق مخالف طلب کرتا ہے - جبکہ ایک راجہ کو ڈپٹی کمشنر اس کے مختار کے بیانات سے مطمئن نہ ہو کر طلب کیا - اور اوس نے معافی بربنائے وجوہات مندرجہ چاہی اور ڈپٹی کمشنر نے نامنظور اور دعویٰ خارج کردیا - تجویز ہوا کہ راجہ حاضری کے لئے مجبور نہیں کیا جا سکتا تھا - اور دعوے بیجا طور پر ڈسمس ہوا ہے (۳)

پنجاب کے لئے ملاحظہ ہو نوٹیفکیشن گورنمنٹ پنجاب نمبر ۱ ایف مورخہ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۹ء مندرجہ ایگزیکٹو پارٹ پنجاب ریکارڈ نمبر ۱ صفحہ ۳ و ۴ و ۵ -

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۵۸۴ (۲) نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۹۹ء پنجاب ریکارڈ - (۳) مہاراجہ جگت اندر تیواری گوبند دیب بنام سورج کمار چودہری مارشل رپورٹ صفحہ ۲۶۷ و ۲۷۲ -

قواعد عام دیوانی ممالک مغربی وشمالی مجریہ ۱۹۱۱ء ضمیمہ اول مطبوعہ ۱۹۱۱ء

فہرست مندرجہ ذیل اُن اشخاص ممالک متحدہ کی درج ذیل کیجاتی ہی جو حسب دفعہ ہٰذا عدالتہائی دیوانی میں اصالتاً حاضر ہونے سے معاف کئے گئے ہیں

قسمت	ضلع	نام	مسکن
میرٹھ	سہارنپور	رانی دہرم کنوری - مقام لنڈھورہ	لنڈھورہ
	بلند شہر	آنریبل نواب ممتاز الدولہ محمد فیاض علیخاں	پہاسو
اگرہ	مین پوری	شیو منگل سنگہ ساکن مین پوری	مین پوری
روہیل کھنڈ	شاہجہانپور	راجہ فتح سنگہ مقام پوایاں	شاہجہانپور
	بجنور	راجہ فرنسیس کرسٹوپر شام رکھ مقام تاجپور	تاجپور
الہ آباد	جھانسی	کہانڈے راؤ ہر	کلچواڑہ
	جالون	راؤ شیو درشن سنگہ	گوپال پورہ
	"	راجہ روپ شاہ	جگمن پورہ
	"	راجہ رام سنگہ سی آئی - ای مقام رمپورہ	رامپورہ
بنارس	بنارس	ہزہائینس مہاراجہ سر پربہو نراین سنگہ بہادر جی سی - آئی - ای	بنارس
	مرزاپور	راجہ رودر پرشاد سنگہ مقام سندرولی	سندرولی
گورکھپور	گورکھپور	واجد علیشاہ	گورکھپور
لکھنؤ	لکھنؤ	سلیمان قدر مرزا محمد محمد حسن علی بہادر	لکھنؤ
	"	نواب مہدی حسین خان بہادر عرف ابو صاحب	"
	"	مولوی سید محمد حسین مجتہد العصر	"
	"	نواب مغفور مرزا بہادر	"
	"	راجہ اندر بکرم سنگہ تعلقدار رائے پور اکوریا اتونجا	اتونجا
	"	راجہ شعبان علیخاں - خان بہادر تعلقدار سلیم پور	سلیم پور
	سیتاپور	آنریبل راجہ سر محمد علی محمد خان خان بہادر کے سی - آئی - ای تعلقدار محمود آباد	محمود آباد
	رائے بریلی	محمد مہدی عطا سجادہ نشین مقام سلون	سلون
		شاہزادہ لبدیو سنگہ بہادر	رائے بریلی

قسمت	ضلع	نام	مسکن
فیض آباد	بہرائچ	راجہ اودے پرتاب سنگھ سی۔ ایس۔ آئی مقام بھنگا	بنارس
		راجہ سر پرنام سنگھ اہلووالیا کے۔ سی۔ آئی۔ ای	بہرائچ
	گونڈا	مہاراجہ سر بھگوتی پرشاد سنگھ کے۔ سی آئی۔ ای	بلرام پور
	پرتاب گڈھ	آنریبل راجہ پرتاب بہادر سنگھ سی۔ آئی۔ ای تعلقدار	پرتاب گڈھ
	بارہ بنکی	راجہ سر محمد تصدیق رسول خان کے۔ سی۔ ایس۔ آئی تعلقدار	جہانگیر آباد

گرفتاری سوائے اجرائے ڈگری کے دوسری صورتوں میں

دفعہ ۱۳۴۔ احکام دفعات ۵۵ و ۵۷ و ۵۹ جہاں تک ممکن ہوگا۔ اُن جملہ اشخاص سے متعلق ہوں گے۔ جو مجموعہ ہذا کی رو سے گرفتار کئے جائیں۔

دفعہ ہذا جدید قائم ہوئی ہے۔

کون اشخاص گرفتاری سے مستثنیٰ ہیں

دفعہ ۱۳۵۔ (۱) کوئی جج یا مجسٹریٹ یا اور عہدہ دار عدالت حکمنامہ دیوانی کے بموجب اُس حالت میں گرفتار نہ ہو سکے گا۔ جبکہ وہ اپنی عدالت کو جاتا یا اُس میں اجلاس کرتا یا وہاں سے واپس آتا ہو۔

(۲) جب کوئی معاملہ کسی ایسی عدالت کے روبرو پیش ہو جو اُس پر اختیار سماعت رکھتی ہو یا نیک نیتی سے باور کرتی ہو کہ اُس کو اختیار سماعت حاصل ہے تو فریقین اُس معاملہ کے۔ اور اُن کے وکلاء اور مختاران اور ریونیو ایجنٹاں و ایجنٹاں مقبولہ اور اُن کے گواہ جو سمن کے مطابق طلب ہو کر حاضر ہوں اس درمیان میں حکمنامہ دیوانی کے بموجب۔ سوائے اُس کے جس کو عدالت مذکور نے نسبت توہین عدالت کے جاری کیا ہو۔ گرفتار ہونے سے محفوظ رہیں گے۔ جب وہ عدالت مذکور میں غرض مذکور کے لئے جاتے ہوں یا وہاں حاضر ہوں اور نیز جب اُس عدالت سے واپس آتے ہوں۔

(۳) اس دفعہ کی ضمن (۲) کی رو سے مدیون ڈگری گرفتاری سے مستثنا نہ ہو سکے گا جو کسی حکم متضمن اجرائے فوری کے بموجب کی جائے۔ یا جبکہ مدیون ڈگری اس امر کی وجہ دکھانے کیلئے حاضر ہوا ہو۔ کہ وہ اجرائے ڈگری میں جیل کیوں نہ بھیجا جائے۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۶۴۲۔ ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء کے ہے ضمن (۳) جدید ایزاد کیا گیا ہے۔

گرفتاری سے مستثنےٰ ہونا فریقین مقدمہ و وکلاء و مختاران مقبولہ و گواہان وغیرہ جو بموجب دفعہ ہذا گرفتاری سے محفوظ کئے گئے ہیں اُس سے فایدہ یہ ہے کہ پیروی مقدمات دیوانی میں انصاف کرنے میں ہرج نہ ہونے

پادے اور یہ قاعدہ بموجب نظائر انگلستان کے مقرر ہوا ہے۔ چونکہ مقدمہ اوماچرن ڈھول بنام ٹسیل صاحب مندرجہ بنگال لارپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۳ میں جملہ نظائر انگلستان کا حوالہ دیا گیا ہے (۱) اس لئے مکرر کہنا باعث طوالت ہے اور مقدمہ ہذا کے حالات یہ تھے کہ ایک گواہ باوجود اس علم کے اوس روز وہ مقدمہ جسمیں وہ طلب ہوا تھا پیش نہ ہوگا عدالت میں گیا تھا اور گرفتاری بعلت ڈگری بوقت واپسی عمل میں آئی چنانچہ جسٹس فیر صاحب نے وہ گرفتاری اوس کی جائز رکھی۔ اور مقدمہ امرت لال دے مندرجہ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۷۸ میں حالات یہ تھے کہ مدیون اپنے باپ کے مقدمہ میں بطور گواہ بذریعہ سمن عدالت مطالبہ خفیفہ کے طلب ہوا تھا اور بوقت واپسی اوس کو بعلت ڈگری گرفتار کیا چنانچہ عدالت ہائی کورٹ سے برطبق عذر اوس کے وہ رہا کر دیا گیا۔ ایک مقدمہ میں ایک شخص ساکن پٹنہ کلکتہ سے مدراس میں ۲۴ اکتوبر کو اپنے مقدمہ متدائرہ کی غرض سے جسمیں وہ مدعی تھا آیا اور ۲۷ اکتوبر کو وہ مقدمہ ہفتہ کے واسطے ملتوی ہوگیا اور اس لئے وہ مقدمہ کی غرض سے مدراس میں رہا اور ۱۰ نومبر کو وہ گرفتار ہوا ہائی کورٹ مدراس نے تجویز کی کہ وہ رعایت مندرجہ دفعہ ہذا کا مستحق ہے (۲) مدعاعلیہ جس کو سرسری نالش میں جوابدہی کرنے کی بدوں اجازت عدالت کے اجازت نہ ہوا گر وہ غرض مذکور کے لئے حاضر عدالت ہو تو وہ استحقاق مندرجہ دفعہ ہذا کا مستحق ہے (۳) استحقاق زیر دفعہ ہذا کا دعوے صرف اُس صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ عدالت کو جاتے یا وہاں حاضر ہوتے یا واپس آتے ہوں۔ لہذا جبکہ ایک شخص دیوالیہ جس کو بیجا طور قید کیا گیا تھا رہا کیا گیا تو وہ پھر گرفتار کر لیا گیا تجویز ہوئی کہ وہ دعوے استحقاق دفعہ ہذا کا نہیں کر سکتا (۴) بعض مدیونان ڈگری جو بمبئی سے بنارس کیطرف واسطے پیروی ایک درخواست کے آئے تھے۔ جبکہ وہ بنارس اسٹیشن پر ریلوے گاڑی میں بیٹھے تھے بروئے ایک وارنٹ گرفتاری بعلت اجرائے ڈگری گرفتار کئے گئے تجویز ہوئی کہ وہ زیر دفعہ ہذا گرفتاری سے مستثنے نہیں ہیں (۵) خود مدعاعلیہ کو بھی اس دفعہ کا فائدہ پہونچتا ہے۔ جبکہ اُس کو مدعی نے اُسی مقدمہ میں بطور گواہ طلب کیا ہو (۶) مگر ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۰ و جلد ۴ صفحہ ۲۱۷۔ وکیل جبکہ عدالتمیں کام کر رہا ہو اس دفعہ کا فائدہ اٹھانیکا استحقاق رکھتا ہے (۷) گرفتاری اتوار کے دن جائز ہے (۸)

(۱) بنگال لارپورٹ جلد ۴ صفحہ ۹۰ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۳۱ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۰۶۔ (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۰ (۵) الہ آباد لاجرنل جلد ۱ صفحہ ۹۱۲ یہی مقدمہ انڈین کیسنر جلد ۳ صفحہ ۷۴ یہی مقدمہ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۳۳ (۶) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۴۵۱ (۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۳ صفحہ ۱۲۸ (۸) مدراس ہائیکورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۶۲ و جلد ۷ صفحہ ۲۸۵۔

عدالت | الفاظ "ایسی عدالت" جو شروع ضمن ۲ میں استعمال ہوئے ہیں۔ ان سے کوئی عدالت مراد ہے۔ ورنہ قانون جو دفعہ ہذا میں وضع ہوا ہے۔ بے معنے اور بے فائدہ ہو جاتا ہے۔ لہذا عدالت دیوانی یا فوجداری یا مال (۱) و عدالت دیوالیہ (۲) و قالشان (۳) اس میں شامل ہیں۔

ضابطہ اُس صورت میں جبکہ شخص گرفتار شدہ یا جائیداد متروقہ ضلع کے باہر ہو۔

دفعہ ۱۳۶ - (۱) اگر کوئی درخواست گذری کہ اس مجموعہ کے کسی حکم کے بموجب جو اجرائے ڈگری سے تعلق نہ رکھتا ہو کوئی شخص گرفتار یا کوئی جائیداد قرق کرلی جائے اور ایسا شخص یا ایسی جائیداد اس عدالت کے علاقہ حکومت کی حدود ارضی کے باہر رہتا یا واقع ہو کہ جسمیں درخواست مذکور گذرانی گئی ہو تو عدالت مجاز ہے کہ حسب اقتضائے رائے اپنے کے حکمنامہ گرفتاری یا قرقی کا صادر کرے اور ایک نقل وارنٹ یا حکم کی معہ خرچہ تخمینی اجرائے گرفتاری یا قرقی کے اُس عدالت ضلع میں بھیجدے جس کے علاقہ حکومت کی حدود ارضی کے اندر وہ شخص رہتا یا جائیداد واقع ہو۔

(۲) عدالت ضلع کو لازم ہے۔ کہ نقل اور تعداد خرچہ مذکور حاصل کرکے معرفت اپنے اہلکاروں کے یا کسی عدالت ماتحت اپنی کے گرفتاری یا قرقی عمل میں لائے اور اُس عدالت کو جہاں سے وارنٹ یا حکم جاری ہوا ہو گرفتاری یا قرقی کی تعمیل کی اطلاع کرے۔

(۳) وہ عدالت جو اس دفعہ کے بموجب گرفتاری کرے شخص گرفتار شدہ کو اُس عدالت میں بھیجدے گی جہاں سے وارنٹ گرفتاری جاری ہوا تھا۔ الّا اُس صورت میں کہ شخص مذکور عدالت اوّل الذکر کو وجہ کافی اس بات کی کہ وہ عدالت آخرالذکر میں کیوں نہ بھیجا جائے۔ دکھادے۔ یا کہ وہ ضمانت کافی عدالت آخرالذکر میں حاضر ہونے کی داخل کرے۔ یا ضمانت کافی واسطے ایفاء اُس ڈگری کے جو عدالت مذکور سے اُس کے نام صادر کیجائے داخل کرے کہ اُن دونوں صورتوں میں وہ عدالت جس نے اُس کو گرفتار کیا ہو اُس کو رہائی دے گی۔

(۴) اگر وہ شخص جس کی گرفتاری اس دفعہ کی رو سے منظور ہو۔ ہائی کورٹ واقع کلکتہ یا مدراس ہائی کورٹ یا بمبئی ہائی کورٹ یا چیف کورٹ لوئر برہما کے اختیارات سماعت ابتدائی صیغہ دیوانی کی حدود ارضی کے اندر رہتا ہو یا اگر جائیداد منقولہ کہ جس کی قرقی حسب مذکور منظور ہو حدود مذکور کے اندر واقع ہو تو نقل وارنٹ گرفتاری یا حکم قرقی کی معہ خرچہ تخمینی گرفتاری یا قرقی مذکور کے عدالت مطالبجات خفیفہ واقع کلکتہ یا مدراس یا بمبئی یا رنگون میں بھیجی جائے گی

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۷ و ۲۹ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۵ (۳) کلکتہ لارپورٹر جلد ۵ صفحہ ۱۷

یعنے جیسا موقعہ ہو- اور وہ عدالت نقل اور خرچہ مذکور وصول ہونے پر اسی طرح کارروائی کریگی گویا کہ ایک عدالت ضلع ہے ٭

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۶۴۸ - ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء کے ہے -

دفعہ ہذا کس مقدمہ سے تعلق نہیں رکھتی — دفعہ ہذا ایسے مقدمہ سے تعلق نہیں رکھتی جسمیں مدعاعلیہ اوسی ضلع کے اندر سکونت رکھتا ہو جسمیں عدالت جاری کنندہ وارنٹ واقع ہو-

عدالت مطالبہ خفیفہ اس امر کا اختیار رکھتی ہے کہ واسطے گرفتاری باشندہ ضلع غیر کے وارنٹ جاری کرے لیکن اگر وہ شخص اوسی ضلع میں سکونت رکھتا ہو کہ جسمیں عدالت واقع ہے لیکن وہ مقام اوس کے علاقہ کی حد سے باہر ہو تو وارنٹ نافذ نہیں کر سکتی (۱)

جایداد جو حدود علاقہ کے باہر واقع ہو — نیز ملاحظہ ہو ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۲۱۶-

اس مجموعہ کے کسی حکم کے بموجب — دفعہ ہذا کی رو سے عدالت کو کسی ایسی جایداد کے قرق کرنیکا اختیار نہیں دیا گیا جس کو کہ وہ بروئے کسی اور دفعہ مجموعہ ہذا کے قرق کرنے کی مجاز نہیں (۲)

دفعہ ہذا سے یہ مقصود ہے کہ جایداد بیرون از علاقہ اختیار سماعت کو بذریعہ قرقی قبل فیصلہ کے قرق کیا جا سکے (۳) اور عدالت جسمیں مقدمہ دائر ہو ایسی جایداد کو بخیال پیش بینی فیصلہ خود کے قرق کر سکتی ہے (۴)

رہتا ہو — بروئے دفعہ ہذا محض رہائش کافی ہے- لہذا جس صورتمیں کہ ایک عہدہ دار نے جس کی رجمنٹ برہما میں تھی انگلستان جاتے ہوئے چند روز مدراس میں رہائش کی تو تجویز ہوئی کہ وہ زیر دفعہ ہذا گرفتار کئے جانے کے مستوجب ہے (۵)

زبان ورسم خط عدالتہائے ماتحت — **دفعہ ۱۳۷** - (۱) جو زبان کہ بوقت نافذ ہونے مجموعہ ہذا کے کسی عدالت ماتحت ہائی کورٹ میں مروج ہو وہی اُس عدالت کی زبان اُسوقت تک رہیگی کہ لوکل گورنمنٹ دوسری نہج کا حکم دے-

(۲) لوکل گورنمنٹ یہ قرار دے سکتی ہے کہ کون زبان کسی عدالت مذکور کی زبان سمجھی جائے گی- اور درخواستیں جو عدالت مذکور میں گذریں اور کارروائی عدالت کس خط میں ہوگی-

(۳) جبکہ احکام مجموعہ ہذا کی رو سے یہ ضروری ہو یا اس کی اجازت ہو کہ سوائے قلمبند کئے

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۶۰ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۰ (۳) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۷ صفحہ ۲۱۶ (۴) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۵۰۲ (۵) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۰۵-

جانے شہادت کے کوئی چیز عدالت مذکور میں ضبط تحریر میں آئے۔ تو یہ تحریر بزبان انگریزی ہوگی لیکن اگر کوئی فریق مقدمہ یا اُس کا وکیل انگریزی نہ جانتا ہو تو اُس کی درخواست پر اُس کا ترجمہ بزبان عدالت اُس کو دیا جائے گا اور عدالت حکم مناسب نسبت داخل کرنے خرچہ ترجمہ مذکور کے صادر کرے گی۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۶۴۵ - ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے ضمن (۲) جدید ہے۔ ممالک مغربی و شمالی میں جملہ عدالت ہائے ماتحت چیف کورٹ و ہائی کورٹ کی زبان اردو ہے۔ خود چیف کورٹ و ہائی کورٹ کی زبان انگریزی ہے۔

لوکل گورنمنٹ شہادت بزبان انگریزی قلمبند کئے جانے کا حکم دے سکتی ہے۔

دفعہ ۱۳۸ - (۱) لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ گزٹ سرکاری مقامی میں اعلان دے کہ فلاں جج جس کی تصریح اعلان مذکور میں ہو یا جس پر وہ تصریح صادق آتی ہو۔ اُن مقدمات میں جنمیں اپیل ہوسکتی ہو شہادت بزبان انگریزی خود بطریقہ مقررہ قلمبند کرے۔

(۲) اگر کوئی جج کسی وجہ کافی سے مضمون ضمن (۱) کی تعمیل نہ کرسکتا ہو تو اُس کو چاہئے کہ وجہ مذکور لکھے اور شہادت برسر اجلاس اپنے بیان سے لکھوا دے (دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۱۸۲ (الف) ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے)

بیان حلفی میں حلف کون اشخاص دے سکتے ہیں

دفعہ ۱۳۹ - ہر تحریری بیان حلفی کی صورت میں جو اس مجموعہ کے بموجب ہو۔

(الف) ہر ایک عدالت یا مجسٹریٹ۔

(ب) یا وہ عہدہ دار یا کوئی دوسرا شخص جو اس کام کے لئے ہائی کورٹ کی تجویز سے مقرر ہو۔

(ج) یا وہ عہدہ دار جو کسی اور عدالت سے مقرر ہوا ہو جس عدالت کو لوکل گورنمنٹ نے اس غرض سے اختیار عام یا خاص دیا ہو۔

مجاز ہے کہ حلف تحریر کنندہ بیان حلفی کو دے۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۱۹۷ - ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔ الفاظ "یا کوئی دوسرا شخص" بعد لفظ "عہدہ دار" کے ضمن (ب) میں ایزاد کئے گئے ہیں۔ ضمن (ج) کے متعلق ملاحظہ ہو نوٹیفکیشن گورنمنٹ پنجاب نمبر ۱ جی مورخہ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۹ء مندرجہ ایگزیکٹو پارٹ نمبر ۱ پنجاب ریکارڈ صفحہ ۱۔

جس لفظ کا بیان حلفی ترجمہ ہے اوس سے مراد وہ بیان تحریری ہے جس کی تصدیق بذریعہ حلف ایسے شخص کے سامنے کی جائے جس کو حلف دینے کا حسب قانون اختیار ہو۔ دفعہ ہذا میں اون

اشخاص کی تصریح کی گئی ہے جن کو حلف دینے کا اس خاص غرض کے واسطے اختیار ہے بیان حلفی پر صرف اون واقعات کا بیان ہونا چاہئے جن کا ثابت کرنا مقصود ہو اور وہ اُمور یا دلائل جو تجویز عدالت سے متعلق ہیں مندرج نہیں ہونی چاہئیں اور بیان حلفی میں صرف وہی امور ہونے چاہئیں جن کا خاص علم بیان کرنے والے کو ہو لیکن جب آرڈر ۱۹ رول ۳ درخواستہائے درمیانی میں وہ مراتب جن کا کہ بوجوہ معقول بیان کرنے والے کو یقین ہوا ہو بیان کئے جاسکتے ہیں درخواستہائے درمیانی وہ درخواستیں ہیں جن کا حسب قانون ہذا تصدیق ہونا محکوم ہے۔

اسیسر بمقدمات سالویج وغیرہ

دفعہ ۱۴۰ - (۱) جب کوئی مقدمہ بابت حق بچانے مال جہاز مغروقہ یا اجرت پہونچانے جہاز کے سمندر میں یا بابت نقصان کے جو جہاز کے ٹکر کھانے سے پہونچا ہو کسی عدالت ایڈمرلٹی یا وائس ایڈمرلٹی میں پیش ہو وہ عدالت عام اس سے کہ وہ اپنے اختیارات ابتدائی یا اختیارات اپیل نافذ کرتی ہو مجاز ہوگی کہ اگر مناسب سمجھے تو خود اور اگر کوئی فریق درخواست کرے تو اپنے لئے لازم سمجھ کر اپنی امداد کے واسطے دو شخص اسیسر آزمودہ کار مطابق اُس قاعدہ کے جو عدالت کی ہدایت سے مقرر کیا جائے یا مطابق طریقہ مقررہ کے طلب کرلے اور ایسے اشخاص اسیسر کو لازم ہے کہ اُس کے مطابق اعانت کرنے کے لئے حاضر ہوں۔

(۲) ایسے ہر اسیسر کو اُس قدر زرفیس بعوض حاضری کے اور فریقین میں سے اُس فریق کی طرف سے دلایا جائیگا جس کی نسبت عدالت ہدایت کرے یا جو مقرر کردیا جائے۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۶۴۵ (الف) ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

متفرق کارروائی

دفعہ ۱۴۱ - عدالت دیوانی کی تمام کارروائیوں میں اتباع اُس ضابطہ کا جو اس مجموعہ میں نالشات کی نسبت مقرر ہوا ہے وہاں تک ہوگا جہانتک کہ ممکن ہو۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۶۴۷ - ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

دفعہ ہذا کن اپیلوں سے متعلق نہیں ہے

دفعہ ہذا اون اپیلوں سے متعلق نہیں ہے جو حسب فرمان شاہی کئے گئے ہوں کہ جس کی رو سے احکام آرڈر ۴۱ رول ۱۰ - ایسے اپیلوں سے متعلق ہوسکتی ہیں (۱)

ضابطہ بکارروائیات متفرق

دفعہ ہذا کی غرض یہ ہے کہ اُس ضابطہ کو جو نالشات یا اپیلہائے سے متعلق ہے - جہانتک ممکن ہو - تمام کارروائیات علاوہ نالشات اور اپیلہائے سے متعلق کیا جائے۔ لہذا دفعہ ہذا کوئی حق اپیل نہیں دیتی - جہانکہ حق مذکور بروئے مجموعہ ہذا یا کسی اور قانون کے موجود

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۱۲۱ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۷۶ و ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۹ ۱۸۸۹ء صفحہ ۴۲۷

نہ ہو (۱)

بخلاف ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۳۱ - حق اپیل بروئے کسی قانون کے دیا جانا ضروری ہے (۲) لیکن اگر حق اپیل بروئے قانون دیا گیا ہو تو اُس اپیل میں ضابطہ وہ ہوگا جو کہ مجموعہ ہذا میں مندرج ہے (۳)

ہائی کورٹ الہ آباد نے مقدمہ ہذا میں یہ تجویز کی ہے کہ الفاظ کارروائی متفرق سے معمولاً وہ کارروائی مراد ہے جو بذریعہ درخواست شروع ہو نہ بذریعہ عرضیدعویٰ اور یہ مقدمہ سے کسی قدر کم ہوتی ہے اور عموماً عدالت سے یہ درخواست ہو کہ وہ خاص اختیار جو قانوناً عدالت کو حاصل ہے استعمال میں لائے جائیں مثلاً درخواست عطائے سارٹیفکٹ ایصال زرقرضہ یا درخواست عطائے پروبیٹ یا چٹھیات انتظام ترکہ یا درخواست تقرر ولی وغیرہ اور اس میں ایسی کارروائی بھی داخل ہو سکتی ہے جو عدالت خود بلا کسی کی درخواست کے قانوناً کر سکتی ہے مثلاً وہ کارروائی جو بعض مقدمات میں سپردگی فوجداری کے کی جائے اور تمام کارروائی جو مقدمہ نمبری یا اپیل کے نہ ہو اور جس کے واسطے کوئی خاص ضابطہ مقرر نہ ہو داخل ہے اور اس میں کارروائی اجرائے ڈگری بھی آسکتی ہے (۴) حسب معنی دفعہ ہذا درخواست اجرائے ڈگری کارروائیات نالش ہیں (۵) دفعہ ہذا کی رو سے کوئی حق اپیل عطا نہیں کیا گیا جو بصراحت کسی دیگر حکم مندرجہ مجموعہ ہذا عطا نہ کیا گیا ہو (۶) حسب دفعہ ہذا ایک عدالت اعلےٰ بوجہ کافی ایسے دعویٰ کو جو حسب آرڈر ۲۱ رول ۹۹ کے درج رجسٹر ہو گیا ہو واسطے تجویز کے ایک عدالت ماتحت کے پاس منتقل کر سکتی ہے (۷) جب ایک مدیون کے جس کو دوران اجرائے میں حساب کی پڑتال کی اجازت عدالت سے ملی مگر اس نے پڑتال نہ کی اور جب اجرائے کی مسل بعد وصولی زرڈگری پیشی سے خارج ہو کر داخل دفتر ہو گئی عدالت میں اُسی مضمون کی ایک اور درخواست گذرانی تجویز ہوئی کہ اس سوال کا فیصلہ حسب دفعہ ہذا ہونا چاہیے (۸) بوجہ احکام دفعہ ہذا و آرڈر ۹ رول ۹ کا اطلاق ایسی درخواست نگرانی پر ہے جو سائل کی عدم پیروی کے سبب سے خارج کی گئی ہو اور اگر وکیل منجانب عورت پردہ نشین بوجہ غیر معمولی اجتماع حالات حاضر نہ ہوا ہو تو ایسی غیر حاضری حکم متعلق عدم پیروی کو منسوخ

(۱) ویکلی رپورٹر جلد ۱۹ صفحہ ۱۲۲ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۳۴ جس کی پیروی انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۷ میں کی گئی (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۶ (۳) ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۵۰۴ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۷۸ (۵) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۸۴ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۶۹ (۶) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۵۰۴ (۷) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۵۸۴ (۸) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۵۳۸ ء

کرنے کے لئے کافی وجہ ہے (۱)، دفعہ ہذا کارروائیات متفرقہ سے بھی کہ جو از قسم اپیل ہوں متعلق کی گئی ہے (۲)۔

کارروائیات دفعہ ہذا کارروائیات اجرار سے متعلق نہیں۔ کیونکہ وہ کارروائیات متفرق نہیں (۳) کارروائیات سے مراد ایسے امور ہیں جیسے کہ درخواست پروبیٹ (۴)، یا سارٹیفکٹ ولایت (۵) یا سارٹیفکٹ فراہمی قرضہ (۶)، کارروائیات زیر ایکٹ طلاق (۷)، کارروائیات روبرو جج زیر ایکٹ رجسٹری (۸)، ابتدائی تحقیقات نسبت چال چلن امین عدالت دیوانی (۹)، معاملات متعلق کمپنی ہائے (۱۰) درخواست زیر دفعہ ۱۸۔ ایکٹ اوقاف مذہبی (۱۱) وغیرہ بھی اسی قسم نیز ملاحظہ ہو نمبر ۶۷ سنہ ۱۹۰۷ء وا دوہ کیس جلد ۱ صفحہ ۳۵۳۔ حسب دفعہ ہذا درخواستہائے اجرائے ڈگری کارروائی نالشات ہیں (۱۲)، ہائی کورٹ بصیغہ اختیار سماعت غیر معمولی بجز حسب حالات از قسم نوعیت خاص کے اُس صاحب جج کے اختیار تمیزی میں دست اندازی نہ کرے گی جن سے کارروائیات اجرار حسب ایک ڈگری کو ایک عدالت ماتحت سے دوسری عدالت ماتحت میں منتقل کی ہیں (۱۳) عدالت اپیل کو اختیار التوائے اجرار ایسی صورت میں حاصل ہے کہ جب اپیل بنا راضی حکم مصدرہ کارروائی اجرار روبرو عدالت موصوف کے زیر تجویز ہو (۱۴)

(۱) پنجاب ریکارڈ نمبر ۶۷ سنہ ۱۹۰۷ء یہی مقدمہ پنجاب لا رپورٹر نمبر ۳۳ سنہ ۱۹۰۷ء (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۲۰۴ (اجلاس کامل) (۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۰۶ ایریوی کونسل یہی مقدمہ انڈین اپیل جلد ۲۲ صفحہ ۴۴ یہی مقدمہ مدراس لا جرنل جلد ۵ صفحہ ۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۸۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۶۲۳ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۴۲۹ و ۶۲۲ و پنجاب ریکارڈ ۶ سنہ ۱۸۹۶ء و ناگپور لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۳ (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۱۰۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۸۸۰ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۳ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۳۵۰ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۷ صفحہ ۱۰۶ و جلد ۹ صفحہ ۳۶ و ۴۱ و ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۲۶ سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۴۶ و الہ آباد لا جرنل جلد ۳ صفحہ ۱۴۸ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۵ء صفحہ ۴۰۱ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳۰ صفحہ ۱۲۷۔ و ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۲۸ سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۵ و الہ آباد لا جرنل جلد ۵ صفحہ ۱۰۱ و مدراس لا ٹائمس جلد ۳ صفحہ ۲۰۳ (۶) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۶۳۵ (۷) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۶ و ۴۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۱۶ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۵۷۰ (۸) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۳۱ (۹) ویکلی رپورٹر جلد ۱۴ صفحہ ۳۹۰ (۱۰) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۸۰ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۷ء صفحہ ۵۷ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۷ صفحہ ۵۱۴ (۱۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۶۸۵ (۱۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۶ صفحہ ۳۸۴ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲۴ صفحہ ۶۴ یہی مقدمہ بمبئی لا رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۵۳۹ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۷ صفحہ ۵۷ (۱۳) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۸ صفحہ ۱۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴۸۰ (۱۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۳۴ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۷ +

دفعہ ہذا کی رو سے آرڈر ۲۳ رول ۱ و ۲ کارروائیات اجرائے ڈگری سے متعلق ہیں (۱) دفعہ ہذا کا مضمون کہ ضابطہ جو نالشات کے لئے مقرر ہوا ہے اُس کا اتباع سوائے نالشات کے کارروائیوں میں وہاں تک ہوگا جہانتک وہ متعلق ہونیکے قابل ہو (۲)

دفعہ ہذا کارروائی مقتضیہ دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری سے متعلق نہیں ہے

دفعہ ہذا کے احکام مقتضیہ دفعہ ۱۹۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری سے متعلق نہیں ہو جاتے (۳)

احکام اور اطلاعنامے تحریری ہونے چاہئیں

دفعہ ۱۴۲ - تمام احکام اور اطلاعنامے جو احکام مجموعہ ہذا کے مطابق کسی شخص کو دیئے جائیں یا اُس پر تعمیل پائیں تحریری ہوں گے۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۹۴ - ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء کے ہے اور اطلاعنامجات یا احکام کا زبانی جاری ہونا ممنوع قرار دیا گیا ہے ہر حکم اور اطلاعنامہ جو کسی دوسرے شخص کو دیا جاوے تحریری ہونا چاہئے

محصول ڈاک

دفعہ ۱۴۳ - جبکہ کسی اطلاعنامہ یا سمن یا چٹھی پر جو اس مجموعہ کے بموجب جاری ہوکر بسبیل ڈاک روانہ کی جائے۔ محصول ڈاک واجب الاخذ ہو تو وہ محصول اور رجسٹری کی فیس اُس کی روانگی سے پہلے اندر میعاد مجوزہ عدالت کے ادا کرنی ہوگی۔

مگر لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ بعد حصول منظوری نواب گورنر جنرل بہادر اجلاس کونسل کے ایسے محصول ڈاک یا فیس رجسٹری یا دونوں معاف کردے یا کوئی شرح کورٹ فیس مقرر کرے جو اُس کے بدلے لی جائے گی۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۹۵ - ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۸۲ء کے ہے اور منشار دفعہ ہذا کا یہ ہے کہ جو چٹھی یا اطلاعنامہ بذریعہ ڈاک بھیجا جائے اوس کا محصول اور رسوم رجسٹری وہی شخص داخل کرے جس کی درخواست پر بھیجی جاوے جیسا کہ ہم نے آرڈر ۴ رول ۱ میں بیان کیا ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کیواسطے بہی عدالت کو میعاد مقرر کرنی چاہئے۔

درخواست نسبت بازیافت

دفعہ ۱۴۴ - (۱) اگر کوئی ڈگری بدلی جائے یا منسوخ کردیجائے تو عدالت مرافع اولے کسی ایسے فریق کی درخواست پر جو بازیافت سے یا کسی اور طرح نفع اُٹھانیکا

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۵۹ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۶۸۱ تقلید کیگئی و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۷ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۸ ۱۸۸۸ء صفحہ ۱ - و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۴۹۲ و ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۱۰ ۱۸۹۰ء (۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۴۵ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۵ ۱۸۸۵ء صفحہ ۱۲۷ -

(۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۳۱۱ یہی مقدمہ مدراس لاٹیمس جلد ۲ صفحہ ۲۳ یہی مقدمہ مدراس لاجرنل جلد ۱۷ صفحہ ۱۲۳

مستحق ہو- بازیافت مذکور اس طرح کرائیگی کہ تا بہ امکان فریقین کی وہی حیثیت ہوجائے جو اُس صورت میں ہوتی- اگر ڈگری یا جزو ڈگری مذکور جو بدلا یا منسوخ کیا گیا ہو صادر نہ ہُوا ہوتا- اور اس غرض سے عدالت کوئی احکام صادر کرسکتی ہے- جن میں احکام نسبت واپسی خرچہ واحکام نسبت ادائے سود و تاوان و معاوضہ و اصلات شامل ہیں- جو بوجہ تبدیل یا منسوخی مذکور کے ضروری ہوجائیں-

(۲) کوئی نالش واسطے حصول ایسی بازیافت یا چارہ جوئی دیگر کے رجوع نہ ہوسکے گی جو کہ بذریعہ درخواست حسب ضمن (۱) حاصل ہوسکتی-

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۵۸۳ کے ہے اور ضمن (۲) جدید ہے-

دعوی واپسی بمقابلہ ایسے شخص کے جو فریق ڈگری مصدورہ اپیل نہ تھے

حسب دفعہ ہذا دعوی واپسی بمقابلہ ایسے شخص کے سرسبز نہیں ہوسکتا جو فریق ڈگری مصدورہ عدالت اپیل نہ ہو- (۱) بموجب دفعہ ہذا ڈگری عدالت اپیل کی جاری ہونی چاہیے اور بموجب منشار دفعہ ہذا ڈگری مذکور محض اون اشخاص سے متعلق ہوسکتی ہے جو فریق اپیل ہوں- ڈگری بمقابلہ ایسے شخص کے قابل اجرا نہیں ہے جو فریق ڈگری عدالت اپیل نہ ہوا اور جس نے کوئی حق بعد ایسی ڈگری کے حاصل نہ کیا ہو (۲)

ڈگری بدل دیجائے یا منسوخ کردیجائے

یہ عدالت کا جو ڈگری کو منسوخ کرے اختیار تمیزی نہیں ہے کہ آیا اُس فریق کو بخلاف جس کے ڈگری دیگئی تھی- وہ شئے جس سے کہ وہ بروئے ڈگری محروم کیا گیا ہے یا واپس دلائی جاتی یا نہ (۳) بلکہ یہ اِس پر لازمی ہے- اور اس بارہ میں اُس کو اصلی اختیار حاصل ہے (۴) جبکہ ڈگری منسوخ کی جائے تو اُس کی جائز تاثیر یہ ہے- کہ اُس فریق کو بخلاف جس کے وہ صادر کیگئی تھی وہ سب کچھ باز دلایا جاوے- جس سے کہ وہ بروئے ڈگری محروم کیا گیا تھا (۵) اور درخواست کرنے پر عدالت بازیافت کرائے گی- گویا کہ وہ درخواست واسطے اجرائے ڈگری کے ہے (۶)

(۱) اودھ کیسنر جلد ۸ صفحہ ۱۱۵ (۲) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۴۲۶ (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۹۲۷ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۳۰۶ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۷۲۰ و جلد ۲۱ صفحہ ۹۸۰ و جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۱- (۴) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۶ صفحہ ۷۱۰ (پریوی کونسل) و مورز انڈین اپیلز جلد ۷ صفحہ ۱۴۴ و جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۸۴۴ و بمبئی لارپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۲۵۹ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۱۴ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۸۵ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۴۴ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۳۴۳ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۴ صفحہ ۱۹۰ یہی مقدمہ الہ آباد ویکلی نوٹس ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۱۵ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۳۰۶ یہی مقدمہ مدراس لا جرنل جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۷ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۵۵ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۹۲۷ (۵) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳۲ صفحہ ۹ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۷ صفحہ ۱ یہی مقدمہ انڈین کیسنر جلد ۴ صفحہ ۳۷۶ (۶) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۶۶۵-

زروا صلات حسب دفعہ ہذا واسطے دلاپانے زروا صلات کے بابت اوس زمانہ کے جسمیں وہ بیدخل رہا تھا درخواست پیش کی اوس کی درخواست نسبت زروا صلات کے نامنظور ہوئی اور برطبق اس کے اوسنے نالش جداگانہ واسطے زروا صلات کے دائر کی۔ تجویز ہوئی کہ ایسی نالش قابل پذیرائی نہیں کیونکہ مدعی نے اوس حکم کی ناراضی سے اپیل نہیں کیا کہ جس کی روسے اوسکی درخواست نسبت زروا صلات کے نامنظور کیگئی تھی (۱) جبکہ نالش انفکاک رہن ایک جزو جائداد مرہونہ کا قبضہ کل جائداد کا بہ ادائے رقم قلیل تر بہ نسبت اوس رقم کے جو بعد ازاں عدالت اپیل نے واجب قرار دی حاصل کیا گیا واصلات ہوگئی (۲) جبکہ ڈگری میں حکم بازیافت جائداد کا ہو لیکن اوس میں زروا صلات کا ذکر نہ ہو تو عدالت خواہ بذریعہ دفعہ ہذا یا بوجہ اپنے اختیار ذاتی کے حکم اجرا کا بابت زروا صلات کے دیسکتی ہے (۳)

جس صورت میں متھرا داس مدعاعلیہ نالش بٹوارہ کو ہائی کورٹ نے اوس مکان سے محروم کر رہا جو عدالت مرافعہ اولی نے اوسے دلایا تھا اور بعد ازاں ہائی کورٹ نے حسب آرڈر ۴۷ اپنی ڈگری منسوخ کی اور متھرا داس نے مکان پر قبضہ حاصل کر کے درخواست حسب دفعہ ہذا واصلات دلاپانے کے واسطے گذرانی تجویز ہوئی کہ دفعہ ہذا متعلق نہیں کیونکہ جس حکم کے روسے متھرا داس واپسی کا مستحق تھا وہ حسب آرڈر ۴۷ ایسے اپیل میں صادر ہوا جو باب ۴۱ کے بموجب دائر نہیں کیا گیا (۴)

گنگو نے ڈگری بنام رام سہائے واسطے دخل ایک مکان کے حاصل کی اور اُس کے اجرا میں دخل حاصل کیا۔ برطبق اپیل کے ہائی کورٹ نے ڈگری کو منسوخ کیا۔ ڈگری ہائی کورٹ میں ہدایت نہ تھی کہ اپیلانٹ کو دخل دلایا جائے اور نسبت واصلات کے اُس میں کچھ حکم نہ تھا۔ تجویز ہوئی کہ بموجب دفعہ ہذا رام سہائے بذریعہ اجرائے ڈگری ہائی کورٹ مستحق دلاپانے دخل جائداد کا تھا لیکن وہ بموجب نظیر اجلاس کامل بمقدمہ رام غلام بنام دوارکا رائے مندرجہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۷۰ نامبردہ ڈگری مذکور کے اجرا میں واصلات نہیں پاسکتا تھا (۵)

ایک مرتہن باجرائے ڈگری انفکاک مصدرہ جج ماتحت قبضہ جائداد مرہونہ سے محروم کیا گیا لیکن ہائیکورٹ نے

(۱) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۲۲ سنہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۹۵ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۳۶۱ (۲) اودھ کیس جلد ۹ صفحہ ۲۵۴ (۳) اودھ کیسز جلد ۱۱ صفحہ ۲۳۵ (۴) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۲۶ سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۸۱ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۶۵ یہی مقدمہ الہ آباد لا جرنل جلد ۳ صفحہ ۵۵۶ (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۹ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۴ء صفحہ ۳۳۲

بعدہ ڈگری مذکور ترمیم کی اور اوس رقم میں جو راہن سے واجب الادا تھی اضافہ کیا۔ یہ رقم اضافہ شدہ راہن نہ دے سکا بر طبق اس کے مرتہن نے درخواست روبروئے جج ماتحت واسطے واپسی قبضہ و اصلات کے پیش کی تجویز ہوئی کہ جج ماتحت کو اختیار تھا کہ نہ صرف قبضہ واپس دلائے بلکہ نیز زر و اصلات دلائے گو ڈگری ہائی کورٹ میں خاص طور پر زر و اصلات کا ذکر نہ تھا (۱)

خرچہ | خرچہ کے متعلق ملاحظہ ہو انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۴۰ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۸ع صفحہ ۴۷۔

ڈگری | ڈگری اجرائے طلب ڈگری عدالت آخری ہوتی ہے۔ جس کے رو سے ڈگری عدالت مرافعہ اولیٰ بدلی یا منسوخ کی گئی ہے۔

عدالت مرافعہ اولے | بازیافت عدالت مرافعہ اولے اسی طرح کرائے گی جس طرح کہ ڈگری کے اجراء کے ذریعہ کرایا جاتا ہے۔ اور درخواست مرافعہ اولے میں کرنی چاہیئے۔

فریق | فریق سے صرف فریق نالش یا اپیل ہی مراد نہیں ہے بلکہ دفعہ ہذا کو دفعہ ۴۷ کے ساتھ ملا کر پڑھنے سے اس سے مراد قائم مقامان فریق مذکور اور اس کے منتقل الیہم بھی ہیں (۲)

واپسی زر منافعہ کی مدیون ڈگری کو | رسپانڈنٹ نے اپنی ڈگری نیلام کے اجرا میں جائداد مرہونہ خرید کی اپیلانٹان نے حسب آرڈر ۲۱ رول ۹۰ واسطے منسوخی نیلام کے درخواست پیش کی یہ درخواست عدالت مرافعہ اولیٰ نے نامنظور کی اور نیلام بحال رکھا گیا جبکہ نیلام منظور ہوا رسپانڈنٹ نے قبضہ جائداد کا جو اوس نے خرید کیا تھا بذریعہ عدالت کے حاصل کیا۔ بر طبق اپیل بعدالت جوڈیشل کمشنر نیلام منسوخ کیا گیا اپیلانٹان نے اوس وقت زر ڈگری ادا کیا اور عدالت سے یہ درخواست کی کہ قبضہ جائداد کا واپس دلایا جائے بعد واپس ملجانے قبضہ کے اپیلانٹان نے اوسی عدالت سے حسب دفعہ ہذا درخواست تجویز کئے جانے زر و اصلات کے اور دلانے اوس رقم کے جو واجب پائی جائے پیش کی عدالت نے درخواست کو اس بنا پر نامنظور کیا کہ حکم نیلام ڈگری نہیں ہے۔ تجویز ہوئی کہ یہ بحث کہ آیا نیلام جائز تھا یا نہیں ایک بحث مابین

(۱) الہ آباد لا جرنل جلد ۷ صفحہ ۱ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۸۵۷ یہی مقدمہ کلکتہ لا جرنل جلد ۴ صفحہ ۱۹۲۔

فریقین نالش بھی جسمیں ڈگری صادر ہوئی اور وہ متعلق اجرائے ڈگری بھی اور درخواست حسب دفعہ ہذا قابل پذیرائی ہے (۱)

بازیافت مذکور کرائیگی جبکہ ڈگری برطبق اپیل منسوخ ہوجائے تو فریق مستحق بازیافت اصل جائیداد واپس لینے کا مستحق ہے نہ کہ اوس کا ماحاصل نیلام (۲) ایسا اُسی صورت مین ہوگا جبکہ ڈگریدار خود خریدار نیلام ہو (۳) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۴ صفحہ ۶۷۴ و ۴۷۱ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۷ صفحہ ۹۸ ۔ لیکن اگر ایک تیسرا شخص خریدار نیلام ہو تو پھر اصل جائیداد کا واپس دلانا ناممکن ہے ۔ نیلام بحال رہتا ہے اور زر حاصل نیلام فریق مذکور کو دلایا جاسکتا ہے (۴)

کوئی مقدمہ دایر نہ ہوگا بازیافت صیغہ اجرائے ڈگری میں کرائی جاوے گی نہ کہ بذریعہ نالش جداگانہ کے (۵) قبل از نفاذ مجموعہ ہذا اس بارہ میں اختلاف رائے تھا ۔ ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۱۴۳ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۱ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳۱ صفحہ ۳۶۴ و الہ آباد لاجرنل جلد ۶ صفحہ ۳۸۳ و انڈین کیسز جلد ۱ صفحہ ۴۴۷ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۹ صفحہ ۴۳۸ یہی مقدمہ الہ آباد لاجرنل جلد ۴ صفحہ ۱۸۸ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۷ء صفحہ ۹۰ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۶ صفحہ ۱۴۹ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۲۰۷ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۵۵۱ و بمبئی لارپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۱۲۰۰ و اودھ کیسز جلد ۱۳ صفحہ ۱۸۰ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۵۵ و انڈین کیسز جلد ۳ صفحہ ۷۹۸ ۔

ضمانت بازیافت عدالت اپیل ضمانت بازیافت کے لئے لے سکتی ہے (۶) اور اُس کا

---

(۱) اودھ کیسز جلد ۸ صفحہ ۲۵۴ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۰۶ (۳) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۴ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۴۹۹ و جلد ۲۷ صفحہ ۸۱۰ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۸ و ۲۵ (پریوی کونسل) و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۳۴۷ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۶ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۳ صفحہ ۳۰۶ و ۳۱۱ (۵) کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۶ صفحہ ۷۱۰ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۵ صفحہ ۱۴۴ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۰۰ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۲ صفحہ ۷۹ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۸۵۷ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۱ و جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۳ (۶) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۳ صفحہ ۹۲۷ ۔

لفافہ صیغہ اجرار ہی میں کرایا جاسکتا ہے (۱)

ایسے روپیہ کی واپسی پر سود دلایا جاسکتا ہے۔	ایک رقم زرنقد بطریق معاوضہ حسب ایکٹ حصول اراضی دلائی گئی اور عدالت میں داخل کیگئی اوس کو دعویدار نے وصول کیا بعد ازاں

برطبق اپیل ہائی کورٹ نے رقم معاوضہ کو جو اوس کو قابل ادا تہی کم کیا لیکن کوئی حکم نسبت سود کے صادر نہیں کیا بعد ازاں گورنمنٹ نے درخواست وصول کرنے کی دعویدار سے سود کی زر فاضل پر جو دعویدار نے عدالت سے لیا تہا پیش کی تجویز ہوئی کہ سود متدعویہ دلانا چاہیے کیونکہ دعویدار نے اوس روپیہ سے فائدہ حاصل کیا جو گورنمنٹ کا اوس سے زیادہ واجب تہا جس کا ہائی کورٹ نے اوس کو مستحق تجویز کیا تہا اور منافع سے نہ صرف رقم زائد جو بیجا طور پر دعویدار نے عدالت ضلع سے لی تہی بلکہ نیز سود بالائے رقم مذکور جو زر فاضل پر تہا لیا تہا (۲) جبکہ ڈگری برطبق اپیل منسوخ کی گئی ہو اور ڈگریدار ازروئے دفعہ ہذا مستحق واپس لینے اوس رقم کا ہو جو اوس کو اجرائے ڈگری مذکور میں قبل منسوخی ڈگری کے ادا کرنی پڑی تہی تو ڈگریدار مذکور اس امر کا بہی مستحق ہے کہ رقم مذکور کی بابت سود وصول کرے (۳) جو شخص ازروئے دفعہ ہذا مستحق بازیافت اوس منافع کا ہو جس سے وہ بموجب ایسی ڈگری کے جو بعد میں برطبق اپیل منسوخ کیگئی محروم کیا گیا ہو مستحق اس امر کا ہے کہ اگر وہ شے جو واپس کی جانی چاہیے زرنقد ہو تو اوس زمانہ کی بابت جسمیں وہ زر مذکور سے محروم رکہا گیا تہا سود حاصل کرے یا اگر شے مذکور اراضی ہو تو زر واصلات بابت اوس زمانہ کے جسمیں وہ بیدخل رہا تہا حاصل کرے۔ (۴)

ایسے روپیہ پر سود نہیں دلایا جاسکتا	مدعی نے ڈگری زر واصلات بابت چند سال کے حاصل کی تہی اور ڈگری مذکور کا اجرار کرایا تہا۔ ڈگری مذکور کی ناراضی سے اپیل کیا گیا اور عدالت اپیل نے

(۱) دفعہ ۵۴۴ مجموعہ ہذا و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۱۴ و جلد ۲۳ صفحہ ۷۸ و جلد ۲۵ صفحہ ۴۰۹ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱ و جلد ۵ صفحہ ۲۰۳ و ۲۱۱ و ۲۱۲ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۹۹ ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۵ع صفحہ ۱۹ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱ و ۱۴ صفحہ ۳۶ و ۴۴ انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۴۲ کا حوالہ دیا گیا انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۳۵۵ ایہی مقدمہ بمبئی لارپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۲۵۹ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۱۰ صفحہ ۸۱۸ (۳) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۱۸ سنہ ۱۸۹۸ع صفحہ ۱۰۰ ایہی مقدمہ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۴۳۳ (۴) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۱۸ سنہ ۱۸۹۸ع صفحہ ۱۵۳ ایہی مقدمہ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱ وجلد ۷ صفحہ ۴۳۲ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۵ع صفحہ ۱۶۷۔

یہ تجویز کی کہ ایک جزو دعویٰ مدعی میں آرڈر ۲ رول ۲ عارض ہے چنانچہ ڈگری تبدیل کیگئی اور مدعی مستحق واپس پانے چار ہزار کا ہوا- مدعی نے دعویٰ دلاپانے اس روپیہ کا معہ سود کے کیا تجویز ہوئی کہ عدالت کو سود دلانے کا کوئی اختیار نہیں ہے (۱)

واپسی اوس استفادہ کی جو بذریعہ ایسی ڈگری کے حاصل کیا گیا تہا جو لبعد میں منسوخ ہوئی

ڈگریدار نے جسکو ہائی کورٹ نے ڈگری خرچہ عطا کی تہی اپنے حقوق متعلق ڈگری مذکور منتقل کیے اور منتقل الیہ نے اپنا نام مسل میں درج کراکر ڈگری کا اجرار کرایا- بنارضی ڈگری پریوی کونسل میں اپیل کیا گیا لیکن منتقل الیہ کا نام داخل مسل عدالت مذکور نہ تہا- پریوی کونسل سے ڈگری منسوخ ہوئی اور بعدہٗ مدعی نے جو کامیاب ہوا تہا حسب دفعہ ہذا ہو درخواست کی کہ قایم مقام منتقل الیہ سے وہ روپیہ واپس دلایا جائے جو اوسنے باجرائے ڈگری ہائی کورٹ وصول کیا تہا- تو ہائی کورٹ میں یہ بحث پیدا ہوئی کہ عام اس سے کہ وہ روپیہ جو منتقل الیہ نے وصول کیا تہا بذریعہ نالش کے واپس دلایا جا سکتا ہے یا نہیں تو ہائی کورٹ سے تجویز ہوئی کہ زر مذکور بذریعہ کارروائی حسب دفعہ ہذا کے وصول نہیں کیا جا سکتا کیونکہ منتقل الیہ فریق ڈگری پریوی کونسل نہ تہا (۲)

عدالت کا اختیار اصلی اسبارہ میں کہ برطبق درخواست حکم واپسی دے

مدعی نے ڈگری بحالی قبضہ کی عدالت مرافعہ اولی سے حاصل کی اور یہ ڈگری اپیل سے منسوخ ہوئی اس اثنار میں بہ اجرائے ڈگری مرافعہ اولی مدعی نے قبضہ حاصل کیا مدعا علیہ نے درخواست واپسی قبضہ پیش کی مدعی نے یہ حجت کی کہ عدالت نے اوس کو قبضہ دلانے میں عبارت ڈگری سے تجاوز کیا اور مدعا علیہ کو چارہ کار یہ ہے کہ نالش بنسبتی دایر کرے- تجویز ہوئی کہ یہ حجت نامنظور ہونی چاہیے جس عدالت نے کہ قبضہ بے جا طور پر دیا اوس کو اختیار اصلی واپسی قبضہ کا حاصل ہے (۳)

درخواست بازیافت

ایک ڈگری شفع کی بشرط ادا کرنے مبلغ ایکہزار آٹھ سو نواسی ۱۸۸۹ صاحب ڈگریدار صادر ہوئی اور جولائی ۱۸۸۰ء میں مدعی نے یہ روپیہ عدالت میں جمع کیا اور اگست ۱۸۸۱ء میں مدعا علیہ نے زر مذکور عدالت سے وصول کر لیا اس اثنار میں ہائی کورٹ نے بصیغہ اپیل اس روپیہ کو جو مدعی کو ادا کرنا چاہیے تہا بڑہا کر مبلغ دو ہزار چھ سو ۲۶۰۰ کر دیا اور مدعی نے روپیہ اوس میعاد کے اندر داخل نہ کیا میعاد منقضی ہو گئی ڈگری شفع بیکار ہو گئی مدعی نے درخواست

(۱) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۷۶ (۲) ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۰۶ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۳۶۶ (۳) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۸۱ یہی مقدمہ کلکتہ لا جرنل جلد ۲ صفحہ ۲۳۸ سوا ودہ گزیٹیر جلد ۹ صفحہ ۱۰۱*

واسطے بازیافت زر جمع کے گذرانی تجویز ہوئی کہ مدعی حسب مراد دفعہ ہذا ایک فریق مستحق کسی فایدہ کا بوجہ بازیافت بموجب ڈگری ہائیکورٹ مصدرہ جولائی سنہ ۱۸۸ء کے تہا جو اوس نے بطور کافی قیمت کے بموجب ڈگری عدالت اپیل ماتحت کے جمع کیا تہا (۱) درخواستیں جو واسطے بازیافت کرانے بموجب ڈگری مطابق دفعہ ہذا کے پیش کی جائیں کارروائیات اجرائی اوس ڈگری میں ہیں جو تابع مد ۱۷۹ ضمیمہ اول ہیں (۲)

مرتہن نے ایک ڈگری زرنقد کے اجرا میں دو آنہ حصہ منجملہ آٹھ آنہ حصہ ایک جایداد کے جو اوس کے پاس رہن لگگئی تھی خرید کیا بعدہٗ اوس نے ڈگری زررہن حاصل کی جس کے اجرا میں جج ماتحت نے حکم نیلام ۸ حصہ کا صادر کیا بر طبق اپیل جج ضلع نے یہ ہدایت کی کہ محض ۶ حصہ جایداد مذکور کا نیلام کیا جاوے بر طبق اپیل ہائیکورٹ نے یہ تجویز کی کہ حکم اجرا بعد منہا کرنے زر رسدی ۲ حصہ کے جو مرتہن نے پیشتر خرید کیا تہا صادر کرنا چاہیئے۔ اس اثنا میں ۶ حصہ مطابق ہدایت جج ضلع کے نیلام ہوگیا اس کے بعد مدیونان ڈگری نے جج ماتحت سے واسطے واپسی قیمت رسدی ۲ حصہ کے درخواست کی۔ تجویز ہوئی کہ درخواست مناسب طور پر داخل دفعہ ہذا تہی اور جج ضلع کے روبرو درخواست پیش کی جانی چاہیئے تھی (۳)

یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ شخص جو درخواست بازیافت کی حسب دفعہ ہذا کرے فریق اوس اپیل کا ہو جسمیں کامیابی ہوئی بشرطیکہ اپیل دراصل اور واقعی مفید فریق مذکور فیصل ہوا ہو بموجب دفعہ ہذا کے فریقین اوسی حیثیت میں ہوجانا چاہئیں جو اون کی پیشتر تہی قطع نظر اس کے کہ کوئی حقوق کسی فریق کو دوران نزاع میں پیدا ہوئے ہوں (۴)

اجرار بنام ضامن

دفعہ ۱۴۵ - جب کوئی شخص ضامن ہوا ہو۔

(الف) کسی ڈگری یا اوس کے کسی جزو کی تعمیل کے لئے

(ب) یا واسطے بازیافت کسی جایداد کے جو اجراے ڈگری میں لی گئی ہو +

(ج) یا واسطے ادا کرنے کسی رقم یا ایفا کسی شرط کے جو کسی شخص پر عاید کی گئی ہو۔ مطابق حکم عدالت جو کسی مقدمہ یا کارروائی مابعد میں صادر ہوا ہو +

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۵۴۵ (۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۸۴۴ (۳) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۸۷ (۴) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۶۴۲ +

تو جایز ہے کہ ڈگری یا حکم اُس کی ذات پر اُس حد تک کہ وہ اُس کا ذمہ وار ہو گیا ہے۔ اُس طریقہ پر جاری کیا جائے جو مجموعہ ہذا میں اجراء ڈگری کے بارے میں مقرر ہے۔ اور شخص مذکور اپیل کی اغراض کے واسطے حسب مراد دفعہ ۴۷ ایک فریق سمجھا جائے گا۔

مگر شرط یہ ہے۔ کہ اطلاع تحریری اُس مضمون سے جو عدالت ہر صورت میں کافی سمجھے۔ ضامن کو پہونچائی جائے۔

دفعہ ہذا بجائے دفعہ ۲۵۳۔ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

منشاء دفعہ ہذا کا کیا ہے

منشاء دفعہ ہذا کا یہ ہے کہ جو شخص دوران مقدمہ میں ضامن ہو اوسی سے دفعہ ہذا متعلق ہے اور دفعہ ہذا اوس حالت سے بھی متعلق ہے جب کہ گرفتاری یا قرقی قبل فیصلہ کا (جس کی کارروائی آرڈر ۳۸ رول ۵ تا ۱۱۔ ایکٹ ہذا میں مذکور ہے) حکم صادر ہوا ہو اور مدعا علیہ سے ضمانت طلب ہوئی ہو اور جو ضامن مدعا علیہ کا اس طرح ہوا ہو اوس کے مقابلہ میں ڈگری حسب دفعہ ہذا جاری ہوگی اور دفعہ ہذا کے موافق اطلاعنامہ بنام ضامن جاری ہوگا اور اوس ڈگری کی تعمیل کی نسبت بھی جس کی ناراضی سے اپیل ہوا ہو ضمانت حسب آرڈر ۴۱ رول ۵۔ اوسی طرح ہوگی جسطرح کہ ڈگریات عدالت ابتدائی کی ہوتی ہیں (۱)

اجراء ڈگری بمقابل ضامن

ایک مقدمہ کا اپیل بعدالت پریوی کونسل ہوا۔ اور خرچہ رسپانڈنٹ کی ضمانت اپیلانٹ سے لیگئی (ب) اور دیگر اشخاص ضامن ہوئے بعد میں وہ اپیل ڈسمس ہو گیا اور اپیلانٹ کو حکم ادا خرچہ رسپانڈنٹ صادر ہوا۔ رسپانڈنٹ نے عدالت ابتدائی میں اجراء ڈگری خرچہ بمقابلہ ضامناں چاہی اسٹوارٹ صاحب چیف جسٹس اور پیرسن و اولڈفیلڈ جسٹسان نے تجویز کی کہ بموجب آرڈر ۴۵ رول ۱۵ و دفعہ ہذا ایسے حکم کا اجراء بمقابلہ ضامناں ہو سکتا ہے (۲) ایک مقدمہ میں بعد صدور ڈگری ہائی کورٹ جبکہ پریوی کونسل میں اپیل دایر تھا ایک شخص نے بمعاوضہ اس لئے کہ ڈگریدار کو اجازت اجراء ڈگری کی اس شرط سے دیجاوے کہ بحالت منسوخ ہو جانے ڈگری کے عدالت پریوی کونسل سے جو کہ رسپانڈنٹ کا باقی ہو میں ادا کرونگا بعد میں ڈگری ہائیکورٹ پریوی کونسل سے منسوخ ہو گئی تجویز ہوئی کہ اس قرارداد کی تعمیل ضامن سے حسب دفعہ ہذا کرائی جاسکتی ہے (۳) اور ضمانت کا بغرض تعمیل ڈگری ہونا چاہیے اور جبکہ ڈگری انتظام باہمی فریقین سے تبدیل ہوئی ہو اور ضمانت اوس انتظام جدید کے تعمیل کے لئے ہو تو حسب دفعہ ہذا ضامن ذمہ دار نہیں ہے (۴) مدعی نے ڈگری یکطرفہ بنام مدعا علیہ

(۱) لاء رپورٹ انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۲۳ (۲) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۶۰ (۳) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۰۵ چندر کانت مکرجی بنام رام کمار کنڈو۔ (۴) ویکلی رپورٹر جلد ۱ صفحہ ۲۱ و بنگال لاء رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۲۱

حاصل کی وہ ڈگری حسب درخواست مدعا علیہ اس شرط سے منسوخ کی گئی کہ مدعا علیہ ضامن پیش کرے جو ضمانت ادا کرنے اوس رقم کی دے جسکی بابت بالآخر ڈگری صادر ہو مدعیان نے عذر نہیں ...... کیا اور ضامن نے ضمانت نامہ تحریر کیا بالآخر مقدمہ میں ڈگری صادر ہوئی ۴ مدیون اور ضامن دونوں پر جاری کرائی ضامن نے نسبت اجرائے ڈگری کے یہ عذر کیا کہ عدالت کو اختیار لینے ضمانت کا حسب آرڈر ۹ رول ۱۳ کے نہ تھا اور محض ضمانت لیکر بلالحاظ اس امر کے ڈگری منسوخ نہ کرنی چاہیئے تھی - تجویز ہوئی کہ حسب آرڈر ۹ رول ۱۳ عدالت کو اختیار منسوخ کرنے ڈگری یکطرفہ کا ایسی شرائط پر حاصل تھا حسب دفعہ ہذا ڈگریدار ضامن پر ڈگری جاری کرا سکتا تھا (۱)، ایک ضامن نے ضمانت نامہ تحریر کیا اور اوس میں یہ اقرار کیا کہ اگر مدعا علیہ بعض تمسک جات قرضہ کو پیش نہ کرے تو وہ اون کو پیش کرے گا یا وہ رقم جو اوس میں تحریر ہے ادا کریگا - مدعا علیہ فوت ہوا اور مدعی نے درخواست کی کہ نوٹس بنام ضامن کے جاری کیا جائے - تجویز ہوئی کہ ضمانت نامہ سے جسمیں اس قسم کی عبارت ہو ضامن مستوجب تعمیل ڈگری کا حسب معنی دفعہ ہذا نہیں ہو جاتا اور یہ کہ ذمہ داری ضامن کی صیغہ اجرا سے نافذ نہیں کیجا سکتی (۲)

ایک شخص بموجب دفعہ ۵۵ - ایک مدیون ڈگری کے لئے ضامن بنا اور یہ ذمہ لیا کہ نامبردہ کو عدالت میں حسب الطلب پیش کرے گا اور نامبردہ ایک ماہ کے اندر دیوالیہ قرار دیئے جانے کی درخواست دیگا - مدیون نے حاضر ہو کر دیوالیہ قرار دیئے جانے کی درخواست حسب ضابطہ پیش کی لیکن اوس کی درخواست ایک حاضری کے بعد عدم پیروی نامنظور ہوگئی - اسپر ڈگریدار نے ڈگری خود کے اجرا کی درخواست ضامن کے برخلاف پیش کی جسکو صاحب ڈسٹرکٹ جج نے بدیں وجہ نامنظور کیا کہ ضامن کا فرض ادا ہوگیا - ڈگریدار نے چیف کورٹ میں اپیل دایر کیا تجویز ہوئی کہ ایسا حکم جسکی رو سے درخواست حسب دفعہ ہذا و دفعہ ۵۵ بابت وصولی رقم ڈگری شدہ از ضامن نامنظور کی جائے قابل اپیل نہیں ہے (۳) دفعہ ہذا میں ایسی نالش مقصود ہے جو بوقت دینے ضمانت بابت تعمیل ڈگری کے دایر ہوا اور اوس صورت سے متعلق نہیں ہے جب منازعت عدالت مرافعہ اولی اور اپیل اول میں طے ہو گئی ہو اور بوقت دینے ضمانت کے اپیل دوم ہائی کورٹ میں دایر ہوا ہو - قابض ایک ایسی ڈگری نے جو بصیغہ اپیل عدالت ضلع نے بحال رکھی اجرائے ڈگری واسطے دلا پانے اوس خرچہ کے جو دلا یا گیا تھا کرائی مدیون ڈگری نے خرچہ داخل کر دیا اور ڈگریدار کو ادا

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۲۲ بمبئی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۲۸ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۸ (۳) پنجاب ریکارڈ نمبر ۷۲ سنہ ۱۹۰۲ء

کیا گیا اور ضامن نے ایک دستاویز لکھدی جسکی روسے اس نے اقرار کیا کہ مدیون ڈگری اپیل میں ہائی کورٹ سے جیت جائے گا اور ڈگر یدار اوس کو خرچہ واپس دیدیگا تو نامبردہ زرمذکور مدیون ڈگری کو ادا کرے گا بعدہٗ مدیون ڈگری نے ہائی کورٹ میں اپیل کیا اور وہ کامیاب ہوا اور بعد ازاں اون نے صیغہ اجرائے ڈگری میں درخواست کی کہ زرمذکور ضامن سے دلایا جاوے۔ تجویز ہوئی کہ عدالت اجرا کنندہ ڈگری ہائی کورٹ کو یہ اختیار نہ تھا کہ اوسکا اجرار بمقابلہ ضامن کے کرے (۱) دفعہ ہذا اُس ضامن سے متعلق نہیں ہے جو عدالت اپیل میں ضامن ہوا ہے لہذا دستاویز ضمانت نوشتہ ضامن منجانب اپیلانٹ واسطے خرچہ اپیل بموجب آرڈر ۴۱ رول ۱۰ کے سرسری طور سے کارروائی اجرا میں ضامن پر نافذ نہیں ہوسکتی ہے چارہ جوئی نالش جداگانہ سے ہوگی (۲)

اس دفعہ کی تحت میں کارروائی کرنے کے لئے نوٹس کا اجراے ضروری ہے خواہ عدالت صادر کنندہ ڈگری دے خواہ وہ عدالت جسمیں ڈگری اجرا کے لئے بھیجی گئی ہو (۳)

جو شخص اجرائے ڈگری میں کسی جایداد کے بازیافت کے لئے ضامن ہو۔ اب ڈگری اس کے خلاف اسی طرح جاری ہوسکے گی جس طرح مدیون ڈگری کے خلاف ملاحظہ ہو نمبر ۹۹ و ۱۲۵ سنہ ۱۹۰۶ء و ۱۴۳ سنہ ۱۹۰۸ء و ۶۶ سنہ ۱۹۰۹ء پنجاب ریکارڈ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳۰ صفحہ ۵۰۶ بمبئی لارپورٹر جلد ۸ صفحہ ۳۶۷ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۲۸ و ۵۰۹۔

طریقہ وصول کرنے ضمانت کا | بعد صادر کئے جانے ایک ڈگری بقایا لگان کے مدیون ڈگری کے ایک دوست نے ایک ضمانت نامہ تحریر کیا جس کی روسے اپنی ذات کو ذمہ دار قرار دیا اور ایک جائداد زمینداری کا کچھ حصہ بغرض اطمینان ایفائے ڈگری کے رہن کیا۔ تجویز ہوئی کہ اوس ذمہ داری کا نفاذ جو از روئے اس دستاویز کے قائم ہوئی تھی عدالتہائے مال بذریعہ نیلام جایداد مرہونہ کے نہیں کرسکتی ہیں (۴)

دفعہ ہذا کس شخص سے متعلق نہیں ہے | دفعہ ہذا ایسے شخص سے متعلق نہیں ہے جس نے تعمیل ڈگری کی بعد اُس کے صادر ہونے کے ضمانت کی ہو اور وہ کیسز جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۲ - سنہ ۱۸۷۲ء میں

(۱) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۶۳۹ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۶ سنہ ۱۸۸۶ء صفحہ ۲۳۰۔

(۲) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۰۲ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۶ صفحہ ۲۰۴ کی تقلید کیگئی انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۷۹۴ (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۹ یہی مقدمہ بمبئی لارپورٹر جلد ۹ صفحہ ۶۵۷ (۴) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۱۷ سنہ ۱۸۹۶ء صفحہ ۹۲ یہی مقدمہ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۹ صفحہ ۲۴۷۔

عدالت اپیل کی ڈگری کا اجرار درخواست نظرثانی کے دایر ہونے کے باعث سے بدین وجہ ملتوی کیا گیا تھا کہ مدیون نے اوس ڈگری کے اجرار کے واسطے ضمانت داخل کی تہی اور اوس کی جانب سے ضامن منظور ہوگیا تہا۔ تجویز ہوئی کہ حسب منشار دفعہ ہذا ڈگریدار ضامن پر بذریعہ کارروائی سرسری میں اجرار نہیں کر سکتا (۱)

دفعہ ہذا کن مقدمات سے متعلق ہے۔ دفعہ ہذا اون مقدمات سے متعلق ہے جن میں ضمانت برائے تعمیل ڈگری بمقدمہ ابتدائی دیگئی ہے۔ یعنی یہ ڈگری ابتدائی حسب متمیزہ ڈگری اپیل اور کہ ذمہ داری ایک شخص کی جو برائے تعمیل ڈگری اپیل ذمہ دار ہوگیا تہا باجرائے ڈگری سرسری طور پر نافذ نہیں کرائی جاسکتی (۲)

ضمانت واسطے پیش کرنے دیوالیہ کے۔ ڈگریدار مستحق اوس روپیہ کا ہے جو ضامن نے بطور ضمانت واسطے فایدہ ڈگریدار کے جو اوس کے حقوق میں دست اندازی کیگئی اس غرض سے داخل کیا ہو کہ مدیون ڈگری درخواست دیوالیہ بہ نظر گرفتاری سے محفوظ رہنے کے پیش کرے جبکہ روپیہ عدالت نے بوجہ نہ پیش ہونے مدیون کے ضبط کیا ہو۔ تجویز ہوئی کہ عدالت کو کوئی اختیار زرضبط شدہ کو واسطے فایدہ سرکار کے ضبط کرنے کا نہیں ہے (۳)

میعاد درخواست بازیافت تابع مد ۱۸۱ - ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۸ء ہے (۴) نیز ملاحظہ ہو انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳۰ صفحہ ۲۰۹۔

اپیل حکم زیر دفعہ ہذا قابل اپیل ہے (۵)

طریقہ نفاذ ایسی ضمانت کا جب کسی اپیل میں عدالت اپیل کو اوس کی ڈگری (جیسی کہ وہ صادر ہو) کی تعمیل کی نسبت ضمانت دیجائے تو ڈگریدار ایسی ضمانت کا نفاذ ایسے طریق سے کرا سکتا ہے جو دفعہ ہذا میں مندرج ہے (۶)

(۱) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۸۴ (۲) پنجاب ریکارڈ نمبر ۹۱ سنہ ۱۸۸۶ء (۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۹ صفحہ ۸۴۔ ایسی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۶۶۴ (۴) انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۸۵ (۵) ملاحظہ ہو دفعہ ۴۷ مجموعہ ہذا (۶) نظیر انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۶۰۴ کی پیروی کیگئی اور انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۱ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۴ پسند کیا گیا اور انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۲۵ متمیز کیا گیا۔ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۹۹ یہی مقدمہ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ سنہ ۱۸۹۵ء صفحہ ۱۹۔

اپیلانٹاں نے ایک ضمانت نامہ حسب آرڈر ۴۱ رول ۵ بحق رسپانڈنٹ تحریر کیا۔ تجویز ہوئی کہ رسپانڈنٹ ضمانت نامہ کی تعمیل بذریعہ نالش کرا سکتا ہے اور اوس کو یہ لازم نہیں ہے کہ بصیغہ اجراء کارروائی کرے (۱) جس صورت میں کسی ضامن نے اپیلانٹ کی ضمانت عدالت اپیل میں حسب آرڈر ۴۱ رول ۵ دی ہو تو ضمانت نامہ کا نفاذ صیغہ اجرائے ڈگری حسب دفعہ ہذا نہیں ہو سکتا ہے بلکہ ضامن کے مقابلہ میں علیحدہ (نمبری) نالش رجوع کی جانی چاہئے (۲) اُس صورت میں جبکہ منجانب رسپانڈنٹ اپیل میں ضمانت حسب آرڈر ۴۱ رول ۶ واسطے تعمیل قرار واقعی ڈگری عدالت اپیل دیگئی تھی اور اپیل میں کامیابی ہوئی تجویز ہوئی کہ حسب احکام دفعات ۱۴۴ و ۱۴۵ ڈگری عدالت اپیل کارروائیات اجراء میں ضامناں پر جاری کیجا سکتی ہے (۳)

التوائے اجرائے ڈگری

ڈگری دلا پانے قبضہ جائداد غیر منقولہ بنام ایک نابالغ کے جو تحت میں کورٹ آف وارڈس کے تھا اور کلکٹر کے صادر ہوئی اپیل بنا راضی ڈگری مذکور ہائیکورٹ میں کیا گیا بعد ازاں اپیلانٹاں نے درخواست التوائے اجرائے ڈگری پیش کی اور بطور ضمانت اونہوں نے ایک کاغذ ضمانت کا منجانب گورنمنٹ بنگال سے سکرٹری آف اسٹیٹ ہند اجلاس کونسل کے داخل کیا لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ ضمانت نامہ کی اجازت سکرٹری آف اسٹیٹ ہند باجلاس کونسل نے باتفاق کثرت رائے دہندگان کے ایک جلسہ میں منظور کی جیساکہ دفعہ ۴۰ ایکٹ گورنمنٹ ہند ۱۸۵۸ع میں تحریر ہے۔ تجویز ہوئی کہ اجرائے ڈگری کا التوائے لازم نہیں آتا تھا کیونکہ ضمانت نامہ جو پیش کیا گیا کافی نہ تھا (۴)

کارروائی منجانب یا بنام قائم مقام

دفعہ ۱۴۶ – سوائے اُس کے جیساکہ مجموعہ ہذا یا کسی دوسرے قانون نافذ الوقت میں خلاف اس کے حکم ہو اگر کوئی کارروائی کسی شخص کیطرف سے یا بنام اس کے کی جائے یا کوئی درخواست کسی شخص کیطرف سے یا بنام اس کے دیجائے تو وہ کارروائی شخص مذکور کے کسی قائم مقام کی طرف سے یا بنام اس کے کی جا سکتی ہے

(۱) اودھ کیسز جلد ۷ صفحہ ۲۱۰ (۲) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۴۹۷ کا حوالہ دیا گیا۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۲۵ (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱ (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳۸ صفحہ ۴۵۷ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۵۰۷ یہی مقدمہ کلکتہ لاجرنل جلد ۱۳ صفحہ ۳۶۵ یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۹ صفحہ ۸۶۲۔

اور وہ درخواست قایم مقام مذکور کی طرف سے یا بنام اُس کے گذرانی جاسکتی ہے۔

دفعہ ہذا جدید قایم ہوئی ہے۔

رضامندی یا اقرار نامہ از طرف اشخاص ناقابل

دفعہ ۱۴۷۔ جملہ مقدمات میں جن میں کوئی شخص ناقابل فریق ہو۔ کوئی رضامندی یا اقرار نسبت کسی کارروائی کے اگر عدالت کی اجازت صریح سے رفیق یا ولی دوران مقدمہ کی طرف سے ہوا ہو اسی طرح مؤثر ہوگا۔ گویا کہ شخص مذکور میں کوئی ناقابلیت نہ تھی اور اُس نے خود رضامندی مذکور دی یا اقرار مذکور کیا

دفعہ ہذا جدید قایم ہوئی ہے۔

لفظ صریح قابل غور ہے۔ رضامندی کا استنباط واقعات سے کافی نہیں ہے مسل سے ظاہر ہو کہ عدالت نے صریح طور پر رفیق یا ولی دوران مقدمہ کو اجازت دی ہے۔ مگر ایسی اجازت دینے کیلئے تحقیقات واقعات مشروط نہیں ہے۔ اگرچہ ظاہر ہے کہ اس کی تو عدالت اجازت دینے میں تامل کرسکتی ہے۔

توسیع مدت

دفعہ ۱۴۸۔ اگر کوئی مدت از جانب عدالت واسطے کرنے کسی فعل کے جو مجموعہ ہذا کی رو سے مقرر ہوا ہو۔ یا جایز رکھا گیا ہو معین کی جائے یا بخشی جائے تو عدالت مذکور اپنی صوابدید سے وقتاً فوقتاً مدت مذکور کی توسیع کرسکتی ہے گو کہ اصل وقت جو ابتدا میں مقرر ہوا ہو گذر چکا ہو۔

دفعہ ہذا جدید قایم ہوئی ہے۔ مقابلہ طلب ہمراہ مثلاً رول ۸ ضمیمہ دوم مجموعہ ہذا

دفعہ ہذا کن مقدمات سے متعلق ہے

دفعہ ہذا ایسے مقدمات سے متعلق ہے جسمیں میعاد مقررہ حسب مجموعہ ہذا واسطے کرنے کسی فعل کے توسیع کی جائے اور دفعہ ہذا توسیع ایسی میعاد سے متعلق نہیں ہے جو ڈگری رہن میں واسطے ادائے مبلغ ماقبل کے مقرر کیگئی ہو۔ جبکہ مدعی نالش انفکاک میں جس نے ڈگری حاصل کی ہو سود کا حساب لگانے میں نیک نیتی سے غلطی کرے اور اوس سے کم روپیہ داخل کرے جتنا جمع کرنا چاہیئے تھا تو یہ مناسب وجہ واسطے توسیع میعاد ادائے زر رہن کے ہے (۱) دفعہ ہذا کے احکام صرف اُن کارروائیات سے متعلق ہیں جو قبل صادر ہونے ڈگری قطعی کے کی جاویں اور ان کا یہ منشا نہیں ہے کہ عدالت کو اختیار در بارہ تبدیلی شرائط ڈگری صادر شدہ کے دیا جائے اور کہ اس لئے میعاد مقررہ اور ڈگری برائے ادائیگی بعض خاص رقم بروئے دفعہ ہذا

(۱) الہ آباد لا جرنل جلد ۹ صفحہ ۳۸۱ بمبئی مقدمہ ۶ انڈین کیسز جلد ۴ صفحہ ۴۴۰

توسیع نہیں ہوسکتی (۱)

اس دفعہ کا قانون میعاد پر کوئی اثر نہ ہوگا۔ اسوقت کی عدالت توسیع کرسکتی ہے۔ جو اس نے خود مقرر کیا ہو۔ لیکن جب ڈگری کی ناراضی سے اپیل کیا گیا ہو تو پھر نہیں۔ اس صورت میں صرف عدالت اپیل ہی شرائط ڈگری کو ترمیم یا وقت مقررہ ڈگری کو توسیع کرسکتی ہے (۲)

ادا کرنا روپیہ کا عدالت میں اندر میعاد مقررہ ازروئے ڈگری شفع کے حسب منشاء موقعہ ہذا ایک ایسا فعل نہیں ہے جو ازروئے مجموعہ ہذا مقرر کیا گیا ہو یا جس کی اجازت دیگئی ہو۔ پس عدالت کو کوئی اختیار توسیع میعاد مقررہ ڈگری نالش شفع بغرض ادائے زرثمن کے نہیں ہے

حکم توسیع میعاد مقررہ ازروئے ڈگری واسطے ادائے زر ایک حکم قابل اپیل ہے (۳)

بروئے دفعہ ۱۹۔ ایکٹ شفع پنجاب نمبر ۲ ۱۹۰۵ء سابق عدالت کو اختیار ہے کہ اس میعاد کو جو ابتداءً عدالت مذکور نے مقرر کی تھی بعد اختتام میعاد مذکور بھی بڑھا دے (۴)

ایک فیصلہ بعد اس وقت کے صادر کیا گیا جو عدالت نے دیا تھا۔ بر طبق اس کے درخواست توسیع میعاد ادخال فیصلہ مذکور پیش کیگئی۔ تجویز ہوئی کہ عدالت کو کوئی اختیار منظور کرنے درخواست کا نہ تھا (۵) جبکہ ڈگری شفع میں یہ ہدایت تھی کہ زرثمن اندر ایک میعاد معینہ کے ادا کیا جائے اور یہ میعاد بعد نفاذ مجموعہ ضابطہ دیوانی جدید منقضی ہوئی اور روپیہ اندر میعاد مذکور جمع نہیں کیا گیا تو ایسی صورت میں توسیع میعاد بموجب ضابطہ دیوانی جدید نہیں کی جاسکتی (۶)

توسیع میعاد منجانب عدالت | عام احکام دفعہ ہذا محض متعلق اون کارروائیات کے ہیں جو قبل صدور ڈگری قطعی کے ہوں۔ اور جب ایک مرتبہ ایسی ڈگری صادر ہوگئی ہو تو اختیار عدالت اس عام مسئلہ سے محدود ہوجاتا ہے کہ جب ایک مرتبہ تجویز صادر کیگئی ہو اور ڈگری پر دستخط ہوگئے ہوں تو ڈگری قطعی مذکور بجز بموجب احکام دفعہ ۱۵۲ یا آرڈر ۲۰ رول ۳ یا بموجب ان احکام کے جو متعلق تجویز ثانی کے ہیں تبدیل نہیں کیجاسکتی باستثناء اون صورتوں کی جنمیں اختیار مہلت مزید عطا کرنے کا خاص طور پر عدالت نے قائم کیا ہو (۷)

(۱) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۶۸۵ و انڈین کیسنر جلد ۵ صفحہ ۳۴۴ کی پیروی کیگئی۔ پنجاب ریکارڈ نمبر ۹۹ ۱۹۱۲ء یہی مقدمہ پنجاب ویکلی ریپورٹر نمبر ۱۲۱ ۱۹۱۲ء یہی مقدمہ انڈین کیسنر جلد ۱۵ صفحہ ۱۴۱ و (۲) انڈین لاریپورٹ کلکتہ جلد ۳۷ صفحہ ۵۴۸ و ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۸۴ و انڈین کیسنر جلد ۶ صفحہ ۲۷۵ (۳) الہ آباد لاجرنل جلد ۱۰ صفحہ ۵۲ (۴) پنجاب ریکارڈ نمبر ۷۸ ۱۹۰۹ء (۵) انڈین لاریپورٹ کلکتہ جلد ۳۸ صفحہ ۲۲۵ یہی مقدمہ انڈین کیسنر جلد ۱۲ صفحہ ۳۱ (۶) الہ آباد لاجرنل جلد ۹ صفحہ ۷۴۴ یہی مقدمہ انڈین کیسنر جلد ۳ صفحہ ۹۴۷ (۷) اودھ کیسنر جلد ۱۳ صفحہ ۲۸ یہی مقدمہ انڈین کیسنر جلد ۵ صفحہ ۳۴۴ ۔

کورٹ فیس کی کمی کا پورا کیا جانا۔

دفعہ ۱۴۹۔ اگر کل فیس جو قانون نافذالوقت متعلق کورٹ فیس کی رو سے نسبت کسی دستاویز کے مقرر ہوئی ہو یا اُس کا کوئی حصہ ادا نہ ہوا ہو تو عدالت اپنی صوابدید سے مقدمہ کی کسی نوبت پر اُس شخص کو جس کو فیس مذکور دینا واجب ہوا اجازت دے سکتی ہے۔ کہ وہ کل یا جزو کورٹ فیس مذکور داخل کرے۔ جیسا موقع ہو۔ اور جب کورٹ فیس داخل کر دیجائے تو دستاویز مذکور جس کی نسبت وہ واجب ہو۔ اُسی طرح مؤثر ہوگی۔ گویا کہ فیس مذکور ابتدا ہی میں داخل کر دیگئی۔

دفعہ ہذا جدید قایم ہوئی ہے۔ مقابلہ طلب ہمراہ دفعہ ۵۸۲ (الف) ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء سابق میں اسبارہ میں اختلاف رائے تھا۔ کہ آیا بصورت بلا اسٹامپ عرضیدعویٰ کی اغراض میعاد کے لئے وہ کونسی تاریخ کا مرجوعہ سمجھا جائے گا۔ آیا جبکہ وہ اولاً پیش کیا گیا تھا۔ یا جبکہ اُس پر رسوم اسٹامپ لگایا گیا ہو۔ اور کہ بصورت ناکافی رسوم اسٹامپ چسپاں ہونیکے آیا اُس تاریخ کا مرجوعہ سمجھا جائیگا جبکہ وہ اولاً بین المیعاد پیش کیا گیا تھا۔ یا کہ اُس تاریخ کا جبکہ کمی رسوم اسٹامپ بعد میعاد نالش لیکن اندر میعاد مقررہ عدالت پوری کر دیجائے۔ اب دفعہ ہذا کی رو سے یہ امر بالکل صاف ہوگیا ہے جس نے ادائیگی رسوم اسٹامپ کو پس بین اثر دیا ہے۔ نیز ملاحظہ ہو انڈین کیسز جلد ۷ صفحہ ۵۷۸ و کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۷۸ و ۴۳۲۔

انتقال مقدمات

دفعہ ۱۵۰۔ سوائے اُس کے جیسا کہ اُس کے خلاف حکم ہو۔ اگر ایک عدالت کے مقدمات کسی دوسری عدالت میں منتقل کئے جائیں تو اُس عدالت کو جسمیں مقدمہ منتقل کئے جائیں وہی اختیارات حاصل ہوں گے اور وہی فرائض منصبی بجالاوے گی جو اس ایکٹ کی رو سے اُس عدالت کو حاصل ہوں۔ جہاں سے کہ مقدمات منتقل ہوئے ہوں۔

دفعہ ہذا جدید قایم ہوئی ہے۔

مستثنےٰ ہونا عدالت کے اختیارات اصلی کا۔

دفعہ ۱۵۱۔ اس مجموعہ کے کسی مضمون سے وہ اختیارات اصلی کسی طرح محدود یا متاثر نہ ہوں گے۔ جو عدالت کو نسبت صادر کرنے ایسے احکام کے حاصل ہیں جو واسطے اغراض انصاف یا روکنے خرابی ضابطہ عدالت کے ضروری ہوں۔

دفعہ ہذا جدید قایم ہوئی ہے۔ دفعہ ہذا عدالت کو وسیع اختیار دیتی ہے اور یہ نہایت مفید دفعہ ہے۔

چونکہ مجموعہ سابق جامع نہ تھا جبکہ کسی عدالت نے کوئی حکم صادر کیا جس کے صادر کرنے کا اس کو اختیار ہو تو عدالت موصوف کو یہ اختیار لازمی حاصل ہے کہ اوس حکم کی تعمیل کرائیں (۱)

عدالت حسب صوابدید خود ڈگری کا التوا منظور کر سکتی ہے (۲)

حال میں پریوی کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ عدالتہائے ہند کو اصلی اختیار نسبت ترمیم یا تبدیل ڈگری خود کے جہاں تک کہ اُس کو مطابق فیصلہ کے کرنا ہو۔ بعد اس کے کہ جج کے دستخط ہو چکے ہوں حاصل ہیں (۳)

اگر واسطے اغراض انصاف کے یا روکنے خرابی ضابطہ کے کسی حکم کا دینا عدالت مناسب سمجھے تو صادر کر سکتی ہے (۴)

لیکن اگر کوئی امر عدالت کے اختیار سماعت سے متجاوز ہو تو وہ دفعہ ہذا کی ذیل میں لا کر بھی نہیں کر سکتی (۵) نیز ملاحظہ ہو الہ آباد لاجرنل جلد ۶ صفحہ ۹۷۹ و جلد ۹ صفحہ ۶۶۶۔

تجویز و ڈگری وحکم کی ترمیم

دفعہ ۱۵۲- الفاظ یا ہندسوں کی غلطیاں جو تجویز یا ڈگری یا حکم میں واقع ہوں یا ایسی غلطیاں جو کسی لغزش یا ترک اتفاقی کی وجہ سے اُن میں واقع ہوں کسی وقت از طرف عدالت خواہ تحریک عدالت سے یا فریقین کی درخواست پر درست ہو سکتی ہیں۔

دفعہ ہذا مطابق دفعات ۲۰۶ و فقرہ سوم کے ہے اور دفعہ ہذا کے ساتھ شرح آرڈر ۲۰ بھی قابل ملاحظہ ہے۔

ترمیم تجاویز یا ڈگریات یا احکام کی

اس امر کی جانچ کہ آیا عدالت ترمیم حسب دفعہ ہذا کر سکتی ہے یا نہیں یہ ہے آیا حکم جس طرح پر کہ وہ واقع ہے منشا حاکم کا اوس وقت پر جب اوس نے حکم مذکور صادر کیا ظاہر کرتا ہے یا نہیں اگر اوس سے ظاہر ہوتا ہے تو غلطی حکم مذکور کی نسبت بطور اتفاقیہ فروگذاشت یا ترک کے تصور نہیں کیجا سکتی جسکی اصلاح حسب دفعہ ہذا ہو سکے (۶) ایک ڈگری دخل جائداد غیر منقولہ میں جو عدالت اپیل ماتحت سے صادر ہوئی

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۸۶۰ (۲) نمبر ۱۲۸ سنہ ۱۹۱۰ء پنجاب ریکارڈ ہمی مقدمہ نمبر ۱۴۹ سنہ ۱۹۱۰ء پنجاب لا رپورٹر (۳) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۷ صفحہ ۵۴۹ (۴) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۴ صفحہ ۱۳۵ ہمی مقدمہ بمبئی لا رپورٹر جلد ۱۱ صفحہ ۳۱۲ ہمی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۴ صفحہ ۵۹۵ (۵) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳۴ صفحہ ۶۷۴ (۶) اودہ کیسز جلد ۱۳ صفحہ ۱۱۴

تفصیل اُن قطعات اراضی کی متروکہ رہی جن کی بابت ڈگری مذکور تھی اور ڈگری مذکور ہائی کورٹ سے بحال رہی اور ہائی کورٹ کی ڈگری میں بھی تفصیل اُن قطعات کی مندرج نہیں ہوئی۔ بعدہ عدالت اپیل ماتحت نے برطبق درخواست ڈگریدار کے ڈگری اپنی عدالت کو بذریعہ درج کرنے تفصیل مطلوبہ کے حسب دفعہ ہذا و آرڈر ۲۰ رول ۶ کے ترمیم کیا۔ تجویز ہوئی کہ چونکہ تاثیر ترمیم کی یہ نہ تھی کہ اثر ڈگری ہائی کورٹ میں کچھ فرق آوے یا موثر ڈگری جائداد بجز جائداد واقعی متدعویہ اور ڈگری شدہ کے ہو لہذا ترمیم مذکور خلاف قانون کے نہیں کیگئی (۱)

عدالتہائے ہند کو اختیار لازمی ترمیم یا تبدیل کرنے ڈگریات کا اس طرح پر ہے کہ اُن کو مطابق تجاویز کے بعد اس کے کہ حکام نے دستخط ثبت کئے ہوں کرے گو وہ داخل منشاء دفعہ ہذا نہ ہوں (۲) حکم ہائی کورٹ مشعر نامنظوری درخواست دفعہ ہذا بغرض ترمیم ڈگری عدالت موصوف ایک ایسا حکم نہیں ہے جو برطبق اپیل صادر کیا گیا ہو اور اس وجہ سے وہ قابل اپیل بحضور شاہنشاہ اجلاس نہیں ہے (۳)

مدعیان نے نالش واسطے دلاپانے کسی قدر تعداد زر نقد اور سود تا تاریخ نالش اور واسطے سود بدوران نالش و بعد ڈگری تا ایفا زر ڈگری کے کی۔ عدالت نے اپنی تجویز میں مدعیان کو رقم مندرجہ کی بابت ڈگری اور حکم دیا کہ باقیماندہ دعوی مدعیان خارج شدہ سمجھا جاوے۔ بعدہ عدالت نے اپنی ڈگری میں ایک حکم ڈگری شدہ بدین مضمون اندراج کیا کہ مدعیان کو مدعاعلیہ سود دوران مقدمہ اور بعد صدور ڈگری یا ایفائے قرضہ ادا کریں۔ تجویز ہوئی کہ عدالت کا سود کے دعوی کی بابت بطریقہ ترمیم اپنی ڈگری کے ڈگری دینا ناجائز تھا اور اس حکم کی جو اس طرح ترمیم ڈگری کی بابت ہو نگرانی ہوسکتی ہے (۴) حکم حسب دفعہ ہذا خلاف اختیار کے اوس صورت میں ہوتا ہے جب کوئی اضافہ ڈگری

---

(۱) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۷۰۶ و جلد ۵ صفحہ ۳۶۶ و مو ر نا انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۶۵ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۴۵۶ کا حوالہ دیا گیا۔ انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۵ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۷ ۱۸۸۷ء صفحہ ۲۸۴ (۲) کوئینز بنچ رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۴۰۰ کا حوالہ دیا گیا۔ انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۷ صفحہ ۶۴۹ یہی مقدمہ انڈین کیسیز جلد ۲ صفحہ ۸۷ (۳) انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۶۷۹ یہی مقدمہ انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۲۰۔ نیز ملاحظہ ہو انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۱۶ صفحہ ۲۴۴ (۴) انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۱۲۱ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۱۳ ۱۸۹۳ء صفحہ ۴۴۔

میں کیا جائے جو بلحاظ تجویز کے جائز نہ ہوتا) ایک ڈگری ۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۹۲ء کو صادر کیگئی بنارضنی اس ڈگری کے کسی فریق نے اپیل نہیں کیا۔ لیکن مدعاعلیہ نمبر ۲ نے درخواست ترمیم ڈگری متعلق خرچہ کے پیش کی جو ۶ر اکتوبر سنہ ۱۸۹۳ء کو منظور ہوئی ۶ر جولائی سنہ ۱۸۹۶ء کو مدعاعلیہ نمبر ۲ نے واسطے اجراء ڈگری کے درخواست کی اور ۲۹ر اپریل سنہ ۱۸۹۸ء کو پھر درخواست پیش کی برطبق اس کے یہ اعتراض کیا گیا کہ درخواست میں تمادی عارض ہے۔
تجویز ہوئی کہ درخواست میں تمادی عارض نہیں ہے حکم جو عدالت نے مشعر تجویز تعداد خرچہ صادر کیا بطور یا تسلسل یا بغرض تکمیل فیصلہ کے تہا پس جو ترمیم کیگئی وہ حقیقت میں برطبق تجویز ثانی تجویز کے کی گئی تہی اور مد ۹۷ ضمن (۳) ضمیمہ اول۔ ایکٹ میعاد سماعت متعلق ہے (۲) اپیلانٹاں نے دعویٰ دلاپانے مختلف رقوم کا چند مدعاعلیہم رسپانڈنٹاں سے بطور خرچہ کے جو ان کو از روے ڈگری ہائی کورٹ دلایا گیا تہا پیش کیا کل تعداد جس کے دلاپانیکی استدعا کیگئی تہی چھ ہزار سات سو پچاس روپیہ عہ ۶۷۵۰ تہی لیکن بوقت مرتب کرنے ڈگری کے خرچہ جو اس رسپانڈنٹ کو واجب الادا تہا بلحاظ مالیت اوس کے حق مقدمہ مذکور کے شمار نہیں کیا گیا تہا بلکہ بلحاظ تعداد مجموعی دعویٰ مدعی اپیلانٹاں کے بمقابلہ جملہ مدعاعلیہم رسپانڈنٹاں کے شمار کیا گیا تہا برطبق اس کے درخواست حسب دفعہ ہذا اس استدعا سے پیش کی گئی کہ اس خاص رسپانڈنٹ کے خرچہ کا پہر حساب لگایا جائے۔
تجویز ہوئی کہ درخواست معقول ہے اور منظور ہونی چاہیے (۳) الفاظ "الا جبکہ ڈگری پانچسو سے زیادہ کی ہو" مرقوعہ دفعہ ۱۴۵ - ایکٹ لگان اودہ کی تعبیر کرنے میں وہ خرچہ جو از روئے ڈگری کے ڈگریدار کو دلایا گیا ہو رقم ڈگری شدہ میں محسوب کیا جائے گا (۴) عدالت ضلع کی ڈگری بحق مدعی اپیل پر چیف کورٹ نے بحال رکہی اور بعد میں مدعی نے اس کی ترمیم کیواسطے بدین وجہ درخواست کی کہ اپنے فیصلہ کے آخری سے اوپر کے فقرہ کے مطابق نہیں ہے۔ ڈسٹرکٹ جج نے بدین وجہ انکار کیا کہ اب آخری ڈگری چیفکورٹ کی ہے جس کو وہ ترمیم کرنیکے مجاز نہیں ہیں۔ مدعی نے چیف کورٹ میں درخواست نگرانی اس دلیل سے پیش کی کہ جب عدالت اپیل عدالت ماتحت کی ڈگری کو بحال رکہے تو وہ ڈگری پہر بہی عدالت ابتدائی سے قابل ترمیم

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۴۴۷ یہی مقدمہ بمبئی لارپورٹر جلد ۹ صفحہ ۴۷۵ بحوالہ کلکتہ لاجرنل جلد ۱ صفحہ ۴۶۴ (۲) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲۴ صفحہ ۲۵ (۳) ویکلی نوٹس الہ آباد جلد ۲۱ سنہ ۱۹۰۱ء صفحہ ۹۴ (۴) اودہ کیسز جلد ۱ صفحہ ۱۴۱۔

رہتی ہے - تجویز ہوئی کہ عدالت اپیل کی ڈگری ہی صرف قابل اجرا ڈگری ہے لہذا بشرط ضرورت یہی ڈگری قابل ترمیم ہے (۱)

صاحب ڈسٹرکٹ جج نے ایک ڈگری بحق مدعی بابت رقم متدعویہ صادر کی اور یہ ہدایت کی کہ ڈگری پر سود بشرح چھ روپیہ فیصدی تاریخ ڈگری سے تا وصولیابی زر لگیگا - باضابطہ پرچہ ڈگری میں حکم در باب سود آیندہ درج نہیں کیا گیا - مدعا علیہ نے بنا راضی ڈگری بشکل موجودہ چیف کورٹ میں اپیل کیا چیف کورٹ نے ڈسٹرکٹ جج کی تجاویز کو بحال اور برقرار رکھا عندالدرخواست مدعی جسمیں یہ استدعا تھی کہ ڈگری عدالت اول کی ترمیم بذریعہ ایزادی فقرہ متعلق سود آیندہ جو فیصلہ کے مؤثر حصہ میں تھا تجویز ہوئی کہ ترمیم صرف چیفکورٹ سے ہوسکتی ہے (۲) کوئی اپیل بنا راضی حکم مصدرہ زیر دفعہ ہذا جس کے رو سے ایک ڈگری جو مطابق فیصلہ کے نہ ہو ترمیم کیگئی ہو نہیں ہوسکتا - لیکن یہ کہ بنا راضی ڈگری ترمیم شدہ کے اپیل ہوسکتا ہے (۳) ایک نالش میں باہم فریقین کے مصالحت ہوگئی برطبق اس کے یہ حکم ہوا کہ ڈگری مطابق شرائط صلحنامہ کے صادر کی جائے صلحنامہ کے مبہم ہونے کی وجہ سے ایک فقرہ جو اُس میں نہ تھا ڈگری میں بعلم و رضامندی فریقین کے درج ہوگیا برطبق اس کے درخواست ترمیم ڈگری پیش کی گئی - تجویز ہوئی کہ ڈگری سے اصل منشار فریقین صلحنامہ کا ظاہر ہوتا تھا لہذا اُس کی ترمیم نہ ہونا چاہیئے (۴) حسب دفعہ ہذا عدالت اپنی طرف سے ڈگری کی ترمیم کرنے کی پابند ہے تاکہ ڈگری مذکور مطابق فیصلہ عدالت ہو یا فروگذاشت کی غلطی کی تصیح کرلے (۵) جب کوئی ڈگری جو خلاف فیصلہ ہو حسب دفعہ ہذا مطابق فیصلہ کے کی جائے تو تاریخ تصیح شمار میعاد اپیل میں جو بنا راضی ڈگری مذکور کیا جائے غیر اہم ہے لیکن جبکہ ڈگری کی غلط ترمیم کی جائے تو وہ فریق جس کے مضر ترمیم مذکور ہو مستحق اس کا ہے کہ میعاد اپیل تاریخ ترمیم سے شمار کرلے (۶) حکم ترمیم ڈگری

(۱) پنجاب ریکارڈ نمبر ۳۲ سنہ ۱۸۹۶ء (۲) پنجاب ریکارڈ نمبر ۵۹ سنہ ۱۹۰۰ء نیز ملاحظہ ہو پنجاب ریکارڈ نمبر ۹۴ سنہ ۱۸۸۸ء (۳) پنجاب ریکارڈ نمبر ۲۴ سنہ ۱۹۱۱ء یہی مقدمہ پنجاب ویکلی رپورٹر نمبر ۵۶ سنہ ۱۹۱۱ء یہی مقدمہ پنجاب لا رپورٹر نمبر ۸۶ سنہ ۱۹۱۱ء یہی مقدمہ انڈین کیسز جلد ۱۰ صفحہ ۸۵۰ (۴) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۸۸۰ (۵) پنجاب ریکارڈ نمبر ۲۱ سنہ ۱۸۹۷ء (۶) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۲ صفحہ ۳۶۴ +

حسب دفعہ ہذا ڈگری نہیں ہے اور بنا راضی ایسے حکم کے اپیل نہیں ہوسکتا چارہ کار بذریعہ درخواست حسب دفعہ ۱۱۵ حاصل ہو سکتا ہے (۱) جب کوئی ڈگری بعد اس کے کہ برطبق اپیل بحال رکھی گئی ہو بحکم عدالت ابتدائی حسب دفعہ ہذا ترمیم کی جائے اور کوئی کارروائی واسطے منسوخی ڈگری ترمیم شدہ کے نہ کی جائے تو ڈگری ترمیمہ باہم فریقین کے قابل پابندی ہے (۲) ہائی کورٹ کو اپنی ڈگری ترمیم کرنے کا بجز بموجب احکام دفعہ ہذا یا دفعہ ۱۱۴ کے اختیار نہیں ہے (۳) از اولڈ فیلڈ صاحب جسٹس۔ جب اصل ڈگری کی ترمیم از روئے دفعہ ہذا عمل میں آوے تو وہ جس طرح سے کہ ترمیم ہوئی ڈگری نالش ہے۔ جبکہ اوس کی ترمیم کے جواز کی نسبت اعتراض کیا جائے معاملہ ترمیم ڈگری حسب دفعہ ہذا سے کوئی مقدمہ حسب معنی دفعہ ۱۱۵ کے قائم نہیں ہوتا بلکہ جزو کارروائی نالش ہوتا ہے۔ از محمود صاحب جسٹس۔ حکم مصدورہ از روئے دفعہ ہذا ترمیم ڈگری ایک علیحدہ فیصلہ ہے اور محض اصلی ڈگری کا جزو نہیں اور اوس کے رو سے تاریخ ڈگری کی تبدیل نہیں ہوسکتی اور حکم مذکور از روئے دفعہ ۵۸۸ (مطابق دفعہ ۱۰۴ مجموعہ حال) قابل اپیل نہیں پس ایسے حکم کی نگرانی ہائی کورٹ از روئے دفعہ ۱۱۵ کے کر سکتی ہے (۴)

اختیار عام نسبت ترمیم کے

دفعہ ۱۵۳۔ عدالت کو ہر وقت اختیار ہے کہ کوئی سقم یا غلطی جو کسی کارروائی مقدمہ میں رہ گئی ہو درست کر دے اور شرائط خرچہ متعلق اس کے عدالت کی رائے پر موقوف ہیں۔ اور جملہ ضروری ترمیمیں اس غرض سے کی جائیں گی کہ وہ اصلی مسئلہ یا تنقیح جو کارروائی مذکور سے پیدا ہو یا کارروائی مذکور پر محول ہو طے پا جائے۔

دفعہ ہذا جدید ہے۔

"ہر وقت" سے مراد ارجاع نالش سے صدور فیصلہ تک ہے۔ یعنے دوران مقدمہ میں بعد فیصلہ کے عدالت ہر قسم کی قانونی سقم یا غلطی کو درست کر سکتی ہے۔ مثلاً بند سوالات۔ نوٹس تحریک۔ مراتب عذرات۔ عرائض اور اسی قسم کی دیگر دستاویزات ہیں۔

(۱) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۹۲ یہی مقدمہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۸ صفحہ ۱۷۷ (۲) ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۰۵ ۱۹۰۵ء

(۳) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۵ یہی مقدمہ انڈین اپیلز جلد ۲۷ پریوی کونسل (۴) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۷۶ یہی مقدمہ ویکلی نوٹس الہ آباد ۱۸۸۵ء صفحہ ۲۵۶۔

استثنا موجودہ حق اپیل کا۔

دفعہ ۱۵۴- مجموعہ ہذا کا کوئی مضمون کسی موجودہ حق اپیل کا نہ ہوگا جو کسی فریق کو بوقت شروع نفاذ مجموعہ ہذا حاصل ہو۔

دفعہ ہذا بجائے فقرہ (۳)، دفعہ ۳- ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔ نیز ملاحظہ ہو انڈین کیسز جلد ۹ صفحہ ۸۱۵ و نمبر ۸۴ سنہ ۱۹۱۲ء پنجاب ویکلی رپورٹر۔

بعض ایکٹوں کی ترمیم

دفعہ ۱۵۵- وہ ایکٹ جن کا حوالہ اس مجموعہ کے چوتھے ضمیمہ میں ہے۔ اُس حد تک ترمیم کئے گئے جس کی تصریح ضمیمہ مذکور کے چوتھے خانہ میں کر دی گئی ہے۔

دفعہ ہذا جدید ہے۔

تنسیخ

دفعہ ۱۵۶- وہ ایکٹ جن کا حوالہ اس مجموعہ کے پانچویں ضمیمہ میں ہے۔ اُس حد تک منسوخ کئے گئے جس کی تصریح ضمیمہ مذکور کے چوتھے خانہ میں کر دی گئی ہے۔

دفعہ ہذا بجائے فقرہ اوّل دفعہ ۳- ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

جاری رہنا ان احکام کا جو ایسے ایکٹوں کی رو سے جاری ہوئے ہوں جو اب منسوخ ہو گئے۔

دفعہ ۱۵۷- وہ تمام اشتہارات جو ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۸۵۹ء کی رُو سے یا کسی مجموعہ ضابطہ دیوانی یا کسی ایکٹ ترمیم کنندہ مجموعہ مذکور کی رُو سے یا کسی اور ایکٹ کی رُو سے جو اُس کے ذریعہ سے منسوخ ہوا ہو مشتہر اور تمام اطلاع نامجات اور قواعد جو اُس کی رو سے مشتہر اور مرتب۔ اور مقامات اور اقرار نامجات اور شرح نامجات اور نمونجات جو اُس کی رو سے مقرر اور داخل اور معین اور تیار کئے گئے ہوں۔ اور تقرر کہ ہوئے ہوں اور اختیارات کہ بخشے گئے ہوں۔ جہاں تک اس مجموعہ کے مضمون کے موافق ہوں اُسی طرح مؤثر ہوں گے۔ گویا کہ اسی مجموعہ کی رُو سے اور از طرف اُس حاکم کے جو مجموعہ ہذا کی رُو سے اُن کے واسطے با اختیار کیا گیا ہو مشتہر اور مرتب اور مقرر اور داخل اور معین اور تیار کئے گئے اور بخشے گئے۔

دفعہ ہذا بجائے فقرہ دوم دفعہ ۳- ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی یا کسی دوسرے منسوخ شدہ ایکٹ کیطرف حوالہ۔

دفعہ ۱۵۸ - اور جہاں کسی ایکٹ یا اشتہار میں جو اس مجموعہ کے نافذ ہونے کی تاریخ سے پہلے نافذ یا صادر ہوا ہو - ایکٹ نمبر ۸ سنہ ۱۸۵۹ء یا کسی مجموعہ ضابطہ دیوانی یا کسی ایکٹ ترمیم کنندہ مجموعہ مذکور یا کسی ایکٹ منسوخ شدہ کا یا اُس کے کسی باب یا دفعہ کا حوالہ دیا گیا ہو تو وہ حوالہ جہاں تک ممکن ہو اِس مجموعہ یا اس کے مناسب حصّہ یا دفعہ یا قاعدہ کی طرف سمجھا جائے گا۔

(دفعہ ہذا بجائے فقرہ دوم دفعہ ۳ - ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ہے - نیز ملاحظہ ہو انڈین لا ریپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۴ و ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۸۸ء صفحہ ۱۱۲ (اجلاس کامل)